توضیح المسائل

(اردو)

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای حاج السید علی حسینی سیستانی مدظلہ

(کے فتوی کے مطابق)

بسم الله الرحمن الرحیم

توضیح المسائل مرجع عظیم الشان آقای سید علی حسینی سیستانی کی سا□□

مصنف:

آیت اللہ العظمی سید علی حسینی سیستانی

پرن□ کرد□ پبلیشر:

دفتر حضرت آیه الله العظمی سیستانی

□یجی□ل پبلشر:

کمپیو□ر ریسرچ انس□ی □یو□ اصف□ان ن□ اسلامی

براؤز کری

توضیح المسائل مرجع عظیم الشان آقای سید علی حسینی سیستانی کی سا□□

کتاب کی وضاحتی□

اکثریت: حسینی سیستانی، علی، ۱۳۰۹

مصنف کا عنوان اور عنوان: الاسلامی کی تشریح / فتوی علی حسینی سیستانی ک□ مطابق

اشاعت کی تفصیلات: قوم: آفیس آف گرین□ آیت الل□ الیسستانی، ۱۴۲۵ عدد [۱۳۸۳].

ظ□ور: ص ۶۳۰

۹۰۰۰ ۶۶-۰۶۶-۴۸۴-۹۶۴ :ISBN زبانی؛ ۹۶۴-۴۸۴-۰۶۶-۶۶ ۹۰۰۰ زبانی

ف□رست کی حیثیت: پچ□لا کی□لاگ

موضوع: جعفری فق□ - عملی علاج

مضمون: شیع□ فاطاس - ۱۴ وی□ صدی

اضافی ID: گرین□ آیت الل□ سیستانی □دامزئی آفس

کانگریس کی درج□ بندی: بی پی۱۸۳ / ۹ / ۱۳۸۳ H۴۷T۹

Dewey درج□ بندی: ۲۹۷/۳۴۲۲

قومی بائبلگرافک نمبر: M۸۳-۱۵۹۷۰

ص:۱

اشاره

بسمہ اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین

والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیآء والمرسلین

محمد و آلہ الطیبین الطاہرین

واللعنۃ الدائمۃ علی اعدائہم اجمعین

من الآن الی قیام یوم الدین

احکام تقلید

(مسئلہ ۱) ہر مسلمان کے لئے اصول دین کو از روئے بصیرت جاننا ضروری ہے کیونکہ اصول دین میں کسی طور پر بھی تقلید نہیں کی جاسکتی یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اصول دین میں کسی کی بات صرف اس وجہ سے مانے کہ وہ ان اصول کو جانتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسلام کے بنیادی عقائد پر یقین رکھتا ہو اور اس کا اظہار کرتا ہو اگرچہ یہ اظہار از روئے بصیرت نہ ہو تب بھی وہ مسلمان اور مومن ہے۔ لہذا اس مسلمان پر ایمان اور اسلام کے تمام احکام جاری ہوں گے لیکن "مسلمات دین" کو چھوڑ کر باقی دینی احکامات میں ضروری ہے کہ انسان یا تو خود مجتہد ہو یعنی احکام کو دلیل کے ذریعے حاصل کرے یا کسی مجتہد کی تقلید کرے یا از راہ احتیاط اپنا فریضہ یوں ادا کرے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے اپنی شرعی ذمہ دار پوری کردی ہے۔ مثلا اگر چند مجتہد کسی عمل کو حرام قرار دیں اور چند دوسرے کہیں کہ حرام نہیں ہے تو اس عمل سے باز رہے اور اگر بعض مجتہد کسی عمل کو واجب اور بعض مستجب گردانیں تو اسے بجالائے۔ لہذا جو اشخاص نہ تو مجتہد ہوں اور نہ ہی احتیاط پر عمل پیرا ہوسکیں اور ان کے لئے واجب ہے کہ مجتہد کی تقلید کریں۔

۲۔ دینی احکامات میں تقلید کا مطلب یہ ہے کہ کسی مجتہد کے فتوے پر عمل کیا جائے۔ اور ضروری ہے کہ جس مجتہد کی تقلید کی جائے وہ مرد، بالغ، عاقل، شیعہ اثنا عشری، حلال زادہ، زندہ اور عادل ہو۔ عادل وہ شخص ہے جو تمام واجب کاموں کو بجالائے اور تمام حرام کاموں کو ترک کرے۔ عادل وہ شخص ہے جو تمام واجب کاموں کو بجالائے اور تمام حرام کاموں کو ترک کرے۔ عادل ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ بظاہر ایک اچھا شخص ہو اور اس کے اہل محلہ یا ہمسایوں یا ہم نشینوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ اس کی اچھائی کی تصدیق کریں۔

اگر یہ بات اجمالاً معلوم ہو کہ در پیش مسائل میں مجتہد کے فتوے ایک دوسرے سے مختلف ہیں تو ضروری ہے کہ اس

مجتہد کی تقلید کی جائے جو "اعلم" ہو یعنی اپنے زمانے کے دوسرے مجتہدوں کے مقابلے میں احکام الہی کو سمجھنے کی بہتر صلاحیت رکھتا ہو۔

۳۔ مجتہد اور اعلم کی پہچان تین طریقوں سے ہوسکتی ہے:

* (اول) ایک شخص کو جو خود صاحب علم ہو ذاتی طور پر یقین ہو اور مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

* (دوم) دو اشخاص جو عالم اور عادل ہوں نیز مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کا ملکہ رکھتے ہوں، کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں بشرطیکہ دو اور عالم اور عادل ان کی تردیدنہ کریں اور بظاہر کسی کا مجتہد یا اعلم ہونا ایک قابل اعتماد شخص کے قول سے بھی ثابت ہوجاتا ہے۔

* (سوم) کچھ اہل علم (اہل خبرہ) جو مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ہوں، کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں اور ان کی تصدیق سے انسان مطمئن ہوجائے۔

۴۔ اگر در پیش مسائل میں دو یا اس سے زیادہ مجتہدین کے اختلافی فتوے اجمالی طور پر معلوم ہوں اور بعض کے مقابلے میں بعض دوسروں کا اعلم ہونا بھی معلوم ہو لیکن اگر اعلم کی پہچان آسان نہ ہو تو اخوط یہ ہے کہ آدمی تمام مسائل میں ان کے فتووں میں جتنا ہو سکے احتیاط کرے (یہ مسئلہ تفصیلی ہے اور اس کے بیان کا یہ مقام نہیں ہے)۔ اور ایسی صورت میں جبکہ احتیاط ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عمل اس مجتہد کے فتوے کے مطابق ہو جس کے اعلم ہونے کا احتمال دوسروں کے مقابلے میں زیادہ ہو۔ اگر دونوں کے اعلم ہونے کا احتمال یکساں ہو تو اسے اختیار ہے (کہ جس کے فتوے پر چاہے عمل کرے)۔

۵۔ کسی مجتہد کا فتوی حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں:

* (اول) خود مجہتد سے (اس کا فتوی) سننا۔

* (دوم) ایسے دو عادل اشخاص سے سننا جو مجتہد کا فتوی بیان کریں۔

* (سوم) مجتہد کا فتوی کسی ایسے شخص سے سننا جس کے قول پر اطمینان ہو

* (چہارم) مجتہد کی کتاب (مثلاً توضیح المسائل) میں پڑھنا بشرطیکہ اس کتاب کی صحت کے بارے میں اطمینان ہو

۶۔ جب تک انسان کو یہ یقین نہ ہوجائے کہ مجتہد کا فتوی بدل چکا ہے وہ کتاب میں لکھے ہوئے فتوے پر عمل کر سکتا ہے اور اگر فتوے کے بدل جانے کا احتمال ہو تو چھان بین کرنا ضروری نہیں۔

۷۔ اگر مجتہد اعلم کوئی فتوی دے تو اس کا مقلد اس مسئلے کے بارے میں کسی دوسرے مجتہد کے فتوے پر عمل نہیں کر سکتا۔ تاہم اگر وہ (یعنی مجتہد اعلم) فتوی نہ دے بلکہ یہ کہے کہ احتیاط اس میں ہے کہ یوں عمل کیا جائے مثلا احتیاط اس میں ہے کہ نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک اور پوری سورت پڑھے تو مقلد کو چاہئے کہ یا تو اس احتیاط پر، جسے احتیاط واجب کہتے ہیں، عمل کرے یا کسی ایسے دوسرے مجتہد کے فتوے پر عمل کرے جس کی تقلید جائز ہو۔ (مثلاً فالاً علم)۔ پس اگر وہ (یعنی دوسرا مجتہد) فقط سورہ الحمد کو کافی سمجھتا ہو تو دوسری سورت ترک کی جاسکتی ہے۔ جب مجتہد اعلم کسی مسئلے کے بارے میں کہے کہ محل تامل یا محل اشکال ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

۸۔ اگر مجتہد اعلم کسی مسئلے کے بارے میں فتوی دینے کے بعد یا اس سے پہلے احتیاط لگائے مثلاً یہ کہے کہ کس نجس برتن کو پانی میں ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے اگرچہ احتیاط اس میں ہے کہ تین مرتبہ دھوئے تو مقلد ایسی احتیاط کو ترک کر سکتا ہے۔ اس قسم کی احتیاط کو احتیاط مستجب کہتے ہیں۔

۹۔ اگر وہ مجتہد جس کی ایک شخص تقلید کرتا ہے فوت ہو جائے تو جو حکم اس کی زندگی میں تھا وہی حکم اس کی وفات کے بعد بھی ہے۔ بنا بریں اگر مرحوم مجتہد، زندہ مجتہد کے مقابلے میں اعلم تھا تو وہ شخص جسے در پیش مسائل میں دونوں مجتہدین کے مابین اختلاف کا اگرچہ اجمالی طور پر علم ہو اسے مرحوم مجتہد کی تقلید پر باقی رہنا ضروری ہے۔ اور اگر زندہ مجتہد اعلم ہو تو پھر زندہ مجتہد کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ اس مسئلے میں تقلید سے مراد معین مجتہد کے فتوے کی پیروی کرنے (قصد رجوع) کو صرف اپنے لئے لازم قرار دینا ہے نہ کہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرنا۔

۱۰۔ اگر کوئی شخص کسی مسئلے میں ایک مجتہد کے فتوے پر عمل کرے، پھر اس مجتہد کے فوت ہوجانے کے بعد وہ اسی مسئلے میں زندہ مجتہد کے فتوے پر عمل کرلے تو اسے اس امر کی اجازت نہیں کہ دوبارہ مرحوم مجتہد کے فتوے پر عمل کرے۔

۱۱۔ جو مسائل انسان کو اکثر پیش آتے رہتے ہیں ان کو یاد کر لینا واجب ہے۔

۱۲۔ اگر کسی شخص کو کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس کا حکم اسے معلوم نہ تو لازم ہے کہ احتیاط کرے یا ان شرائط کے مطابق تقلید کرے جن کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ لیکن اگر اس مسئلے میں اسے اعلم کے فتوے کا علم نہ ہو اور اعلم اور غیر اعلم کی آراء کے مختلف ہونے کا مجملاً علم ہو یا تو غیر اعلم کی تقلید جائز ہے۔

۱۳۔ اگر کوئی شخص مجتہد کا فتوی کسی دوسرے شخص کو بتائے لیکن مجتہد نے اپنا سابقہ فتوی بدل دیا ہو تو اس کے لئے دوسرے شخص کو فتوے کی تبدیلی کی اطلاع دینا ضروری نہیں۔ لیکن اگر فتوی بتانے کے بعد یہ محسوس ہو کہ (شاید فتوی بتانے میں) غلطی ہوگئی ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ اس اطلاع کی وجہ سے وہ شخص اپنے شرعی وظیفے کے خلاف عمل کرے گا تو احتیاط لازم کی بنا پر جہاں تک ہوسکے اس غلطی کا ازالہ کرے۔

۱۴۔ اگر کوئی مکلف ایک مدت تک کسی کی تقلید کیے بغیر اعمال بجا لاتا رہے لیکن بعد میں کسی مجتہد کی تقلید کرلے تو اس صورت میں اگر مجتہد اس کے گزشتہ اعمال کے بارے میں حکم لگائے کہ وہ صحیح ہیں تو وہ صحیح متصور ہوں گے ورنہ طابل شمار ہوں گے۔

احکام طہارت

مطلق اور مضاف پانی

۱۵۔ پانی یا مطلق ہوتا ہے یا مضاف۔ "مُضَاف" وہ پانی ہے جو کسی چیز سے حاصل کیا جائے مثلاً تربوز کا پانی (ناریل کا پانی) گلاب کا عرق (وغیرہ)۔ اس پانی کو بھی مضاف کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے آلودہ ہو مثلا گدلا پانی جو اس حد تک مٹیالا ہو کہ پھر اسے پانی نہ کہا جاسکے۔ ان کے علاوہ جو پانی ہو اسے "آپ مُطلَق" کہتے ہیں اور اس کی پانچ قسمیں ہیں۔ (اول) کر پانی (دوم) قلیل پانی (سوم) جاری پانی (چہارم) بارش کا پانی (پنجم) کنویں کا پانی۔

کُر پانی

۱۶۔ مشہور قول کی بنا پر کُر اتنا پانی ہے جو ایک ایسے برتن کو بھر دے جس کی لمبائی،چوڑائی اور گہرائی ہر ایک ساڑھے تین بالشت ہو اس بنا پر اس کا مجموعہ ضرب ۸۔۷۔۴۲ (۸۷ ء ۴۲) بالشت ہونا ضروری ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ اگر چھتیس بالشت بھی ہو تو کافی ہے۔ تاہم کرُ پانی کا وزن کے لحاظ سے تعین کرنا اشکال سے خالی نہیں ہے۔

۱۷۔ اگر کوئی چیز عین نجس ہو مثلاً پیشاب یا خون یا وہ چیز جو نجس ہو گئی ہو جیسے کہ نجس لباس ایسے پانی میں گر جائے جس کی مقدار ایک کُر کے برابر ہو اور اس کے نتیجے کی بو، رنگ یا ذائقہ پانی میں سرایت کر جائے تو پانی نجس ہوجائے گا لیکن اگر ایسی کوئی تبدیلی واقع نہ ہو تو نجس نہیں ہوگا۔

۱۸۔ اگر ایسے پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ جس کی مقدار ایک کُرکے برابر ہو نجاست کے علاوہ کسی اور چیز سے تبدیل ہو جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا۔

۱۹۔ اگر کوئی عین نجاست مثلاً خون ایسے پانی میں جاگرے جس کی مقدار ایک کُر سے زیادہ ہو اور اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل کر دے تو اس صورت میں اگر پانی کے اس حصے کی مقدار جس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ایک کُر سے کم ہو تو سارا پانی نجس ہو جائے گا لیکن اگر اس کی مقدار ایک کُر یا اس سے زیادہ ہو تو صرف وہ حصہ نجس متصور ہوگا جس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل ہوا ہے۔

۲۰۔ اگر فوارے کا پانی (یعنی وہ پانی جو جوش مار کر فوارے کی شکل میں اچھلے) ایسے دوسرے پانی سے متصل ہو جس کی مقدار ایک کُر کے برابر ہو تو فوارے کا پانی نجس پانی کو پاک کر دیتا ہے لیکن اگر نجس پانی پر فوارے کے پانی کا ایک ایک قطرہ گرے تو اسے پاک نہیں کرتا البتہ اگر فوارے کے سامنے کوئی چیز رکھ دی جائے جس کے نتیجے میں اس کا پانی قطرہ قطرہ ہونے سے پہلے نجس پانی سے متصل ہو جائے تو نجس پانی کو پلک کر دیتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ فوارے کا پانی نجس پانی سے مخلوط ہو جائے۔

۲۱۔ اگر کسی نجس چیز کو ایسے نل کے نیچے دھوئیں جو ایسے (پاک) پانی سے ملا ہوا ہو جس کی مقدار ایک کُر کے برابر ہو اور اس چیز کی دھوون اس پانی سے متصل ہو جائے جس کی مقدار کرُ کے برابر ہو تو وہ دھوون پاک ہوگی بشرطیکہ اس میں نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ پیدا نہ ہو اور نہ ہی اس میں عین نجاست کی آمیزش ہو۔

۲۲۔ اگر کُر پانی کا کچھ حصہ جم کر برف بن جائے اور کچھ حصہ پانی کی شکل میں باقی بچے جس کی مقدار ایک کُر سے کم ہو تو جونہی نجاست اس پانی کو چھوئے گی وہ نجس ہو جائے گا اور برف پگھلنے پر جو پانی سے بنے گا وہ بھی نجس ہوگا۔

۲۳۔ اگر پانی کی مقدار ایک کُر کے برابر ہو اور بعد میں شک ہو کہ آیا اب بھی کُر کے برابر ہے یا نہیں تو اس کی حیثیت ایک کُر پانی ہی کی ہوگی۔ یعنی وہ نجاست کو بھی پاک کرے گا اور نجاست کے اتصال سے نجس بھی نہیں ہوگا۔اس کے برعکس جو پانی کُر سے کم تھا اور اگر اس کے متعلق شک ہو کہ اب اس کی مقدار ایک کُر کے برابر ہوگئی ہے یا نہیں تو اسے ایک کُر سے کم ہی سمجھا جائے گا۔

۲۴۔ پانی کا ایک کُر کے برابر ہونا دو طریقوں سے ثابت ہوسکتا ہے۔ (اول) انسان کو خود اس بارے میں یقین یا اطمینان ہو (دوم) دو عادل مرد اس بارے میں خبر دیں۔

قلیل پانی

۲۵۔ ایسے پانی کو قلیل پانی کہتے ہیں جو زمین سے نہ ابلے اور جس کی مقدار ایک کُر سے کم ہو۔

۲۶۔ جب قلیل پانی کسی نجس چیز پر گرے یا کوئی نجس چیز اس پر گرے تو پانی نجس ہوجائے گا۔ البتہ اگر پانی نجس چیز پر زور سے گرے تو اس کا جتنا حصہ اس نجس چیز سے ملے گا نجس ہو جائے گا لیکن باقی پاک ہوگا۔

۲۷۔ جو قلیل پانی کسی چیز پر عَین نجاست دور کرنے کے لئے ڈالا جائے وہ نجاست سے جدا ہونے کے بعد نجس ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح وہ قلیل پانی جو عین نجاست کے الگ ہوجانے کے بعد نجس چیز کو پاک کرنے کے لئے اس پر ڈالا جائے اس سے جدا ہو جانے کے بعد بنا بر احتیاط لازم مطلقاً نجس ہے۔

۲۸۔ جس قلیل پانی سے پیشاب یا پاخانے کے مخارج دھوئے جائیں وہ اگر کسی چیز کو لگ جائے تو پانچ شرائط کے ساتھ اسے نجس نہیں کرے گا۔

(اول) پانی میں نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ پیدا نہ ہوا ہو۔ (دوم) باہر سے کوئی نجاست اس سے نہ آملی ہو۔ (سوم) کوئی اور نجاست (مثلاً خون) پیشاب یا پاخانے کے ساتھ خارج نہ ہوئی ہو۔ (چہارم) پاخانے کے ذرے پانی میں دکھائی نہ دیں۔ (پنجم) پیشاب یا پاخانے کے مخارج پر معمول سے زیادہ نجاست نہ لگی ہو۔

جاری پانی

جاری پانی وہ ہے جو زمین سے اُبلے اور بہتا ہو۔ مثلاً چشمے کا پانی۔

۲۹۔ جاری پانی اگرچہ کُرسے کم ہی کیوں نہ ہو نجاست کے آملنے سے تب تک نجس نہیں ہوتا جب تک نجاست کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ بدل نہ جائے۔

۳۰۔ اگر نجاست جاری پانی سے آملے تو اس کی اتنی مقدار جس کی بو، رنگ یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل جائے نجس ہے۔ البتہ اس پانی کا وہ حصہ جو چشمے سے متصل ہو پاک ہے خواہ اس کی مقدار کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ ندی کی دوسری طرف کا پانی اگر ایک کُر جتنا ہو یا اس پانی کے ذریعے جس میں (بُو، رنگ یا ذائقے کی) کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی چشمے کی طرف کے پانی سے ملا ہوا ہو تو پاک ہے ورنہ نجس ہے۔

۳۱۔ اگر کسی چشمے کا پانی جاری نہ ہو لیکن صورت حال یہ ہو کہ جب اس میں سے پانی نکال لیں تو دوبارہ اس کا پانی اُبل پڑتا ہو تو وہ پانی، جاری پانی کا حکم نہیں رکھتا یعنی اگر نجاست اس سے آملے تو نجس ہوجاتا ہے۔

۳۲۔ ندی یا نہر کے کنارے کا پانی جو ساکن ہو اور جاری پانی سے متصل ہو، جاری پانی کا حکم نہیں رکھتا۔

۳۳۔ اگر ایک ایسا چشمہ ہو جو مثال کے طور پر سردیوں میں اُبل پڑتا ہو لیکن گرمیوں میں اس کا جوش ختم ہوجاتا ہو اسی وقت جاری پانی کے حکم میں آئے گا جب اس کا پانی اُبل پڑتا ہو۔

۳۴۔ اگر کسی (تُرکی اور ایرانی طرز کے) حمام کے چھوٹے حوض کا پانی ایک کُر سے کم ہو لیکن وہ ایسے "وسیلۂ آب" سے متصل ہو جس کا پانی حوض کے پانی سے مل کر ایک کُر بن جاتا ہو تو جب تک نجاست کے مل جانے سے اس کی بُو، رنگ اور ذائقہ تبدیل نہ ہوجائے وہ نجس نہیں ہوتا۔

۳۵۔ حمام اور بلڈنگ کے نلکوں کا پانی جا ٹنٹیوں اور شاوروں کے ذریعے بہتا ہے اگر اس حوض کے پانی سے مل کر جو ان نلکوں سے متصل ہو ایک کُر کے برابر ہو جائے تو نلکوں کا پانی بھی کُر پانی کے حکم میں شامل ہوگا۔

۳۶۔ جو پانی زمین پر بہہ رہا ہو لیکن زمین سے اُبل نہ رہا ہو اگر وہ ایک کُر سے کم ہو اور اس میں نجاست مل جائے تو وہ نجس ہو جائے گا لیکن اگر وہ پانی تیزی سے بہہ رہا ہو اور مثال کے طور پر اگر نجاست اس کے نچلے حصے کو لگے تو اس کا اوپر والا حصہ نجس نہیں ہوگا۔

بارش کا پانی

۳۷۔ جو چیز نجس ہو اور عین نجاست اس میں نہ ہو اس پر جہاں جہاں ایک بار بارش ہو جائے پاک ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر بدن اور لباس پیشاب سے نجس ہو جائے تو بنابر احتیاط ان پر دوبار بارش ہونا ضروری ہے مگر قالین اور لباس وغیرہ کا نچوڑنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن ہلکی بونداباندی کافی نہیں بلکہ اتنی بارش لازمی ہے کہ لوگ کہیں کہ بارش ہو رہی ہے۔

۳۸۔ اگر بارش کا پانی عین نجس پر برسے اور پھر دوسری جگہ چھینٹے پڑیں لیکن عین نجاست اس میں شامل نہ ہو اور نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ بھی اس میں پیدا نہ ہو تو وہ پانی پاک ہے۔ پس اگر بارش کا پانی خون پر برسنے سے چھینٹے پڑیں اور ان میں خون کے ذرات شامل ہوں یا خون کی بُو، رنگ یا ذائقہ پیدا ہوگیا ہو تو وہ پانی نجس ہوگا۔

۳۹۔ اگر مکان کی اندرونی یا اوپری چھت پر عین نجاست موجود ہو تو بارش کے دوران جو پانی نجاست کو چھو کر اندرونی چھت سے ٹپکے یا پرنالے سے گرے وہ پاک ہے۔ لیکن جب بارش تھم جائے اور یہ بات علم میں آئے کہ اب جو پانی گر رہا ہے وہ کسی نجاست کو چھو کر آرہا ہے تو وہ پانی نجس ہوگا۔

۴۰۔ جس نجس زمین پر بارش برس جائے وہ پاک ہوجاتی ہے اور اگر بارش کا پانی زمین پر بہنے لگے اور اندرونی چھت کے اس مقام پر جا پہنچے جو نجس ہے تو وہ جگہ بھی پاک ہو جائے گی بشرطیکہ ہنوز بارش ہو رہی ہو۔

۴۱۔ نجس مٹی کے تمام اجزاء تک بارش کا مُطلَق پانی پہنچ جائے تو مٹی پاک ہوجائے گی۔

۴۲۔ اگر بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہو جائے خواہ ایک کُرسے کم ہی کیوں نہ ہو بارش برسنے کے وقت وہ (جمع شدہ پانی) کُر کا حکم رکھتا ہے اور کوئی نجس چیز اس میں دھوئی جائے اور پانی نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ قبول نہ کرے تو وہ نجس چیز پاک ہو جائیگی۔

۴۳۔اگر نجس زمین پر بچھے ہوئے پاک قالین (یادری) پر بارش برسے اور اس کا پانی برسنے کے وقت قالین سے نجس زمین پر پہنچ جائے تو قالین بھی نجس نہیں ہو گا اور زمین بھی پاک ہوجائے گی۔

کُنویں کا پانی

۴۴۔ ایک ایسے کنویں کا پانی جو زمین سے اُبلتا ہواگرچہ مقدار میں ایک کُر سے کم ہو نجاست پڑنے سے اس وقت تک نجس نہیں ہوگا۔ جب تک اس نجاست سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ بدل نہ جائے۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ بعض نجاستوں کے گرنے پر کنویں سے اتنی مقدار میں پانی نکال دیں جو مفصل کتابوں میں درج ہے۔

۴۵۔ اگر کوئی نجاست کنویں میں گر جائے اور اس کے پانی کی بو، رنگ یا ذائقے کو تبدیل کر دے تو جب کنویں کے پانی میں پیدا شدہ یہ تبدیلی ختم ہو جائے گی پانی پاک ہو جائے گا اور بہتر یہ ہے کہ یہ پانی کنویں سے اُبلنے والے پانی میں مخلوط ہو جائے۔

۴۶۔ اگر بارش کا پانی ایک گڑھے میں جمع ہوجائے اور اس کی مقدار ایک کُرسے کم ہو تو بارش تھمنے کے بعد نجاست کی آمیزش سے وہ پانی نجس ہوجائے گا۔

پانی کے احکام

۴۷۔ مضاف پانی (جس کے معنی مسئلہ نمبر ۱۵ میں بیان ہوچکے ہیں) کسی نجس چیز کو پاک نہیں کرتا۔ ایسے پانی سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہے۔

۴۸۔ مضاف پانی کی مقدار اگرچہ ایک کُر کے برابر ہو اگر اس میں نجاست کا ایک ذرہ بھی پڑجائے تو نجس ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر ایسا پانی کسی نجس چیز پر زور سے گرے تو اس کا جتنا حصہ نجس چیز سے متصل ہوگا۔ نجس ہوجائے گا اور جو متصل نہیں ہوگا وہ پاک ہوگا مثلاً اگر عرق گلاب کو گلاب دان سے نجس ہاتھ پر چھڑکا جائے تو اس کا جتنا حصہ ہاتھ کو لگے گا نجس ہوگا اور جو نہیں لگے گا وہ پاک ہوگا۔

۴۹۔ اگر وہ مُضاف پانی جو نجس ہو ایک کُر کے برابر پانی یا جاری پانی سے یوں مل جائے کہ پھر اسے مضاف پانی نہ کہا جاسکے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

۵۰۔ اگر ایک پانی مطلق تھا اور بعد میں اس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ مضاف ہو جانے کی حد تک پہنچا ہے۔ انہیں تو وہ مطلق پانی متصور ہوگا یعنی نجس چیز کو پاک کرے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح ہوگا اور اگر پانی مضاف تھا اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ مطلق ہوا یا نہیں تو وہ مضاف متصور ہوگا یعنی کسی نجس چیز کو پاک نہیں کرے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہوگا۔

۵۱۔ ایسا پانی جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ مطلق ہے یا مضاف، نجاست کو پاک نہیں کرتا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہے۔ جونہی کوئی نجاست ایسے پانی سے آملتی ہے تو احتیاط لازم کی بنا پر وہ نجس ہو جاتا ہے خواہ اس کی مقدار ایک کُر ہی کیوں نہ ہو۔

۵۲۔ ایسا پانی جس میں خون یا پیشاب جیسی عین نجاست آپڑے اور اس کی بو، رنگ یا ذائقہ کو تبدیل کر دے نجس ہوجاتا ہے خواہ وہ کُر کے برابر یا جاری پانی ہی کیوں نہ ہو۔ تاہم اگر اس پانی کی بُو، رنگ یا ذائقہ کسی ایسی نجاست سے تبدیل ہوجائے جو اس سے باہر ہے مثلاً قریب پڑے ہوئے مُردار کی وجہ سے اس کی بُو بدل جائے تو احتیاط لازم کی بنا پر وہ نجس ہو جائے گا۔

۵۳ وہ پانی جس میں عین نجاست مثلاً خون یا پیشاب گر جائے اور اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل کر دے اگر کُر کے برابر یا جاری پانی سے متصل ہو جائے یا بارش کا پانی اس پر برس جائے یا ہوا کی وجہ سے بارش کا پانی اس پر گرے یا بارش کا پانی اس دوران جب کہ بارش ہو رہی ہو پرنالے سے اس پر گرے اور جاری ہو جائے تو ان تمام صورتوں میں اس میں واقع شدہ تبدیلی زائل ہو جانے پر ایسا پانی پاک ہوجاتا ہے لیکن قول اقوی کی بنا پر ضروری ہے کہ بارش کا پانی یا کُر پانی یا جاری پانی اس میں مخلوط ہوجائے۔

۵۴۔ اگر کسی نجس چیز کو بہ مقدار کر پانی جلدی پانی میں پاک کیا جائے تو وہ پانی جو باہر نکالنے کے بعد اس سے ٹپکے پاک ہوگا۔

۵۵۔ جو پانی پہلے پاک ہو اور یہ علم نہ ہو کہ بعد میں نجس ہوا یا نہیں، وہ پاک ہے اور جو پانی پہلے نجس ہو اور معلوم نہ ہو کہ بعد میں پاک ہوا یا نہیں، وہ نجس ہے۔

۵۶۔ کُتے، سُوّر اور غیر کتابی کافر کا جھوٹا بلکہ احتیاط مُستحب کے طور پر کتابی کافر کا جھوٹا بھی نجس ہے اور اس کا کھانا پینا حرام ہے مگر حرام گوشت جانور کا جھوٹا پاک ہے اور بلی کے علاوہ اس قسم کے باقی تمام جانوروں کے جھوٹے کا کھانا اور پینا مکروہ ہے۔

بَیتُ الخَلاء کے احکام

۵۷۔ انسان پر واجب ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت اور دوسرے مواقع پر اپنی شرمگاہوں کو ان لوگوں سے جا بالغ ہوں خواہ وہ ماں اور بہن کی طرح اس کے محرم ہی کیوں نہ ہوں اور اسی طرح دیوانوں اور ان بچوں سے جو اچھے بُرے کی تمیز رکھتے ہوں چھپا کر رکھے۔ لیکن بیوی اور شوہر کے لئے اپنی شرمگاہوں کو ایک دوسرے سے چھپانا لازم نہیں۔

۵۸۔ اپنی شرمگاہوں کو کسی مخصوص چیز سے چھپانا لازم نہیں مثلاً اگر ہاتھ سے بھی چھپالے تو کافی ہے۔

۵۹۔ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت احتیاط لازم کی بنا پر بدن کا اگلا حصہ یعنی پیٹ اور سینہ قبلے کی طرف نہ ہو اور نہ ہی پشت قبلے کی طرف ہو۔

۶۰۔ اگر پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت کسی شخص کے بدن کا اگلا حصہ رو بہ قبلہ یا پشت بقبلہ ہو اور وہ اپنی شرمگاہ کو قبلے کی طرف سے موڑ لے تو یہ کافی نہیں ہے اور اگر اس کے بدن کا اگلا حصہ رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ شرمگاہ کو رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ موڑے۔

۶۱۔ احتیاط مُستحب یہ ہے کہ اِستبراء کے موقع پر، جس کے احکام بعد میں بیان کئے جائیں گے، نیز اگلی اور پچھلی شرم گاہوں کو پاک کرتے وقت بدن کا اگلا حصہ رو بہ قبلہ اور پشت بہ قبلہ نہ ہو۔

۶۲۔ اگر کوئی شخص اس لئے کہ نامحرم اسے نہ دیکھے رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ بیٹھنے پر مجبور ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ پشت بہ قبلہ بیٹھ جائے اگر پشت بہ قبلہ بیٹھنا ممکن نہ ہو تو رو بہ قبلہ بیٹھ جائے۔ اگر کسی اور وجہ سے رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ بیٹھنے پر مجبور ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

۶۳۔ احتیاط مُستحب یہ ہے کہ بچے کو رفع حاجت کے لئے رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ بٹھائیں ہاں اگر بچہ خود ہی اس طرح بیٹھ جائے تو روکنا واجب نہیں۔

۶۴۔ چار جگہوں پر رفع حاجت حرام ہے۔

۱۔ بند گلی میں جب کہ وہاں رہنے والوں نے اس کی اجازت نہ دے رکھی ہو۔ ۲۔ اس قطعہ زمین میں جو کسی کی نجی ملکیت ہو جب کہ اس نے اس رفع حاجت کی اجازت نہ دے رکھی ہو۔

۳۔ ان جگہوں میں جو مخصوص لوگوں کے لئے وقف ہوں مثلاً بعض مدرسے۔ ۴۔ مومنین کی قبروں کے پاس جب کہ اس فعل سے ان کی بے حرمتی ہوتی ہو۔ یہی صورت ہر اس جگہ کی ہے جہاں رفع حاجت دین یا مذہب کے مقدسات کی توہین کا موجب ہو۔

۶۵۔ تین صورتوں میں مقعد (پاخانہ خارج ہونے کا مقام) فقط پانی سے پاک ہوتا ہے۔

۱۔ پاخانے کے ساتھ کوئی اور نجاست (مثلاً خون) باہر آئی ہو۔

۲۔ کوئی بیرونی نجاست مقعد پر لگ گئی ہو۔

۳۔مقعد کا اطراف معمول سے زیادہ آلودہ ہوگیا ہو۔

ان تین صورتوں کے علاوہ مقعد کو یا تو پانی سے دھویا جاسکتا ہے اور یا اس طریقے کے مطابق جو بعد میں بیان کیا جائے گا کپڑے یا پتھر وغیرہ سے بھی پاک کیا جاسکتا ہے اگرچہ پانی سے دھونا بہتر ہے۔

۶۶۔ پیشاب کا مخرج پانی کے علاوہ کسی چیز سے پاک نہیں ہوتا۔ اگر پانی کُر کے برابر ہو یا جاری ہو تو پیشاب کرنے کے بعد ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔ لیکن اگر قلیل پانی سے دھویا جائے تو احتیاط مُستحب کی بنا پر دو مرتبہ دھونا چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ تین مرتبہ دھوئیں۔

۶۷۔ اگر مقعد کو پانی سے دھویا جائے تو ضروری ہے کہ پاخانے کا کوئی زرہ باقی نہ رہے البتہ رنگ یا بُو باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں اور اگر پہلی بار ہی وہ مقام یوں دُھل جائے کہ پاخانے کا کوئی ذرہ باقی نہ رہے تو دوبارہ دھونا لازم نہیں۔

۶۸۔ پتھر، ڈھیلا، کپڑا یا انہی جیسی دوسری چیزیں اگر خشک اور پاک ہوں تو ان سے مقعد کو پاک کیا جاسکتا ہے اور اگر ان میں معمولی نمی بھی ہو جو مقعد تک نہ پہنچے تو کوئی حرج نہیں۔

۶۹۔ اگر مقعد کو پتھر یا ڈھیلے یا کپڑے سے ایک مرتبہ بالکل صاف کر دیا جائے تو کافی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ تین مرتبہ صاف کیا جائے اور (جس چیز سے صاف کیا جائے اس کے) تین ٹکڑے بھی ہوں اور اگر تین ٹکڑوں سے صاف نہ ہو تو اتنے مزید ٹکڑوں کا اضافہ کرنا چاہئے کہ مقعد بالکل صاف ہو جائے۔ البتہ اگر اتنے چھوٹے ذرے باقی رہ جائیں جو نظر نہ آئیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۰۔ مقعد کو ایسی چیزوں سے پاک کرنا حرام ہے جن کا احترام لازم ہو (مثلا کاپی یا اخبار کا ایسا کاغذ جس پر خدا تعالی اور پیغمبروں کے نام لکھے ہوں) اور مقعد کے ہڈی یا گوبر سے پاک ہونے میں اشکال ہے۔

۷۱۔ اگر ایک شخص کو شک ہو کہ مقعد پاک کیا ہے یا نہیں تو اس پر لازم ہے کہ اسے پاک کرے اگرچہ پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد وہ ہمیشہ متعلقہ مقام کو فوراً پاک کرتا ہو۔

۷۲۔ اگر کسی شخص کو نماز کے بعد شک گزرے کہ نماز سے پہلے پیشاب یا پاخانے کا مخرج پاک کیا تھا یا نہیں تو اس نے جو نماز ادا کی ہے وہ صحیح ہے لیکن آئندہ نمازوں کے لئے اس (متعلقہ مقامات کو) پاک کرنا ضروری ہے۔

اِستِبرَاء

۷۳۔ اِستِبرَاء ایک مستحب عمل ہے جو مرد پیشاب کرنے کے بعد اس غرض سے انجام دیتے ہیں تاکہ اطمینان ہو جائے کہ اب پیشاب نالی میں باقی نہیں رہا۔ اس کی کئی ترکیبیں ہیں جن میں سے بہترین یہ ہے کہ پیشاب سے فارغ ہوجانے کے بعد اگر مقعد نجس ہوگیا ہو تو پہلے اسے پاک کرے اور پھر تین دفعہ بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کے ساتھ مقعد سے لے کر عضو تناسل کی جڑ تک سونتے اور اس کے بعد انگوٹھے کو عضو تناسل کے اوپر اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اس کے نیچے رکھے اور تین دفعہ سپاری تک سونتے اور پھر تین دفعہ سپاری کو جھٹکے۔

۷۴۔ وہ رطوبت جو کبھی کبھی عورت سے مُلاَعَبَت یا جنسی مذاق کرنے کے بعد مرد کے آلۂ تناسل سے خارج ہوتی ہے اسے مَذِی کہتے ہیں اور وہ پاک ہے۔ علاوہ ازیں وہ رطوبت جو کبھی کبھی مَنِی کے بعد خارج ہوتی ہے۔ جیسے وذی کہا جاتا

ہے یا وہ رطوبت جو بعض اوقات پیشاب کے بعد نکلتی ہے اور جسے ودی کہا جاتا ہے پاک ہے بشرطیکہ اس میں پیشاب کی آمیزش نہ ہو۔ مزید یہ کہ جب کسی شخص نے پیشاب کے بعد اِستِبراء کیا ہو اور اس کے بعد رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں شک ہو کہ وہ پیشاب ہے یا مذکورہ بالا تین رطوبتوں میں سے کوئی ایک تو وہ بھی پاک ہے۔

۷۵۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اِستِبراء کیا ہے یا نہیں اور اس کے پیشاب کے مخرج سے رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو کہ پاک ہے یا نہیں تو وہ نجس ہے۔ نیز یہ کہ اگر وہ وضو کر چکا ہو تو وہ بھی باطل ہو گا۔ لیکن اگر اسے اس بارے میں شک ہو کہ جو اِستِبراء اس نے کیا تھا وہ صحیح تھا یا نہیں اور اس دوران رطوبت خارج ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ وہ رطوبت پاک ہے یا نہیں تو وہ پاک ہو گی اور اس کا وضو بھی باطل نہ ہو گا۔

۷۶۔ اگر کسی شخص نے اِستِبراء نہ کیا ہو اور پیشاب کرنے کے بعد کافی وقت گزر جانے کی وجہ سے اسے اطمینان ہو کہ پیشاب نالی میں باقی نہیں رہا تھا اور اس دوران رطوبت خارج ہو اور اسے شک ہو کہ پاک ہے یا نہیں تو وہ رطوبت پاک ہو گی اور اس سے وضو بھی باطل نہ ہو گا۔

۷۷۔ اگر کوئی شخص پیشاب کے بعد استبراء کر کے وضو کر لے اور اس کے بعد رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں اس کا خیال ہو کہ پیشاب ہے یا منی تو اس پر واجب ہے کہ احتیاطاً غسل کرے اور وضو بھی کرے البتہ اگر اس نے پہلے وضو نہ کیا ہو تو وضو کر لینا کافی ہے۔

۷۸۔ عورت کے لئے پیشاب کے بعد استبراء نہیں ہے۔ پس اگر کوئی رطوبت خارج ہو اور شک ہو کہ یہ پیشاب ہے یا نہیں تو وہ رطوبت پاک ہو گی اور اس کے وضو اور غسل کو بھی باطل نہیں کرے گی۔

رفع حاجت کے مُستَحَبّات اور مکرُوہات

۷۹۔ ہر شخص کے لئے مستحب ہے کہ جب بھی رفع حاجت کے لئے جائے تو ایسی جگہ بیٹھے جہاں اسے کوئی نہ دیکھے۔ اور بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاوں اندر رکھے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاوں باہر رکھے اور یہ بھی مستحب ہے کہ رفع حاجت کے وقت (ٹوپی، دوپٹے وغیرہ سے) سر ڈھانپ کر رکھے اور بدن کا بوجھ بائیں پاوں پر ڈالے۔

۸۰۔ رفع حاجت کے وقت سورج اور چاند کی طرف منہ کرکے بیٹھنا مکروہ ہے لیکن اگر اپنی شرم گاہ کو کسی طرح ڈھانپ لے تو مکروہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں رفع حاجت کے لئے ہوا کے رُخ کے بالمقابل نیز گلی کوچوں، راستوں، مکان کے دروازوں کے سامنے اور میوہ دار درختوں کے نیچے بیٹھنا بھی مکروہ ہے اور اس حالت میں کوئی چیز کھانا یا زیادہ وقت لگانا یا دائیں ہاتھ سے طہارت کرنا بھی مکروہ ہے اور یہی صورت باتیں کرنے کی بھی ہے لیکن اگر مجبوری ہو یا ذکر خدا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۱۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور سخت زمین پر یا جانوروں کے بلوں میں یا پانی میں بالخصوص ساکن پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

۸۲۔ پیشاب اور پاخانہ روکنا مکروہ ہے اور اگر بدن کے لئے مکمل طور پر مضر ہو تو حرام ہے۔

۸۳۔ نماز سے پہلے، سونے سے پہلے، مباشرت کرنے سے پہلے اور انزال منی کے بعد پیشاب کرنا مستحب ہے۔

نجاسات

اشارہ

۸۴۔ دس چیزیں نجس ہیں:

۱۔ پیشاب ۲۔ پاخانہ ۳۔ منی ۴۔ مُردار۔ خون " ۶، ۷" کتا اور سور ۸۔ کافر ۹۔ شراب ۱۰۔نجاست خور حیوان کا پسینہ۔

پیشاب اور پاخانہ

۸۵۔ انسان کا اور ہر اس حیوان کا جس کا گوشت حرام ہے اور جس کا خون جہندہ ہے یعنی اگر اس کی رگ کاٹی جائے تو خون اچھل کر نکلتا ہے، پیشاب اور پاخانہ نجس ہے۔ لیکن ان حیوانوں کا پاخانہ پاک ہے جن کا گوشت حرام ہے مگر ان کا خون اچھل کر نہیں نکلتا، مثلاً وہ مچھلی جس کا گوشت حرام ہے اور اسی طرح گوشت نہ رکھنے والے چھوٹے حیوانوں مثلاً مکھی، مچھر (کھٹمل اور پسو) کا فُضلہ یا الائش بھی پاک ہے لیکن حرام گوشت حیوان کے جو اچھلنے والا خون نہ رکھتا ہو احتیاط لازم کی بنا پر اس کے پیشاب سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے۔

۸۶۔ جن پرندوں کا گوشت حرام ہے ان کا پیشاب اور فضلہ پاک ہے لیکن اس سے پرہیز بہتر ہے۔

۸۷۔ نجاست خور حیوان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے۔ اور اسی طرح اس بھیڑ کے بچے کا پیشاب اور پاخانہ جس نے سورنی کا دودھ پیا ہو نجس ہے جس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔ اسی طرح اس حیوان کا پیشاب اور پاخانہ بھی نجس ہے جس سے کسی انسان نے بدفعلی کی ہو۔

منی

۸۸۔ انسان کی اور ہر اس جانور کی منی نجس ہے جس کا خون (ذبح ہوتے وقت اس کی شہ رگ سے) اچھل کر نکلے اگرچہ احتیاط لازم کی بنا پر وہ حیوان حلال گوشت ہی کیوں نہ ہو۔

مُردار

۸۹۔ انسان کی اور اچھلنے والا خون رکھنے والے ہر حیوان کی لاش نجس ہے خواہ وہ (قدرتی طور پر) خود مرا ہو یا شرعی طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے سے ذبح کیا گیا ہو۔

مچھلی چونکہ اچھلنے والا خون نہیں رکھتی اس لئے پانی میں مر جائے تو بھی پاک ہے۔

۹۰۔ لاش کے وہ اجزاء جن میں جان نہیں ہوتی پاک ہیں مثلاً پشم، بال، ہڈیاں اور دانت۔

۹۱۔ جب کسی انسان یا جہندہ خون والے حیوان کے بدن سے اس کی زندگی کے دوران میں گوشت یا کوئی دوسرا ایسا حصہ جس میں جان ہو جدا کر لیا جائے تو وہ نجس ہے۔

۹۲۔ اگر ہونٹوں یا بدن کی کسی اور جگہ سے باریک سی تہہ (پپڑی) اکھیڑ لی جائے تو وہ پاک ہے۔

۹۳۔ مُردہ مرغی کے پیٹ سے جو انڈا نکلے وہ پاک ہے لیکن اس کا چھلکا دھو لینا ضروری ہے۔

۹۴۔ اگر بھیڑ یا بکری کا بچہ (میمنا) گھاس کھانے کے قابل ہونے سے پہلے مرجائے تو وہ نپیر مایا جو اس کے شیردان میں ہوتا ہے پاک ہے لیکن شیردان باہر سے دھو لینا ضروری ہے۔

۹۵۔ بہنے والی دوائیاں، عطر، روغن (تیل،گھی) جوتوں کی پالش اور صابن جنہیں باہر سے درآمد کیا جاتا ہے اگر ان کی نجاست کے بارے میں یقین نہ ہو تو پاک ہیں۔

۹۶۔ گوشت، چربی اور چمڑا جس کے بارے میں احتمال ہو کہ کسی ایسے جانور کا ہے جسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے پاک ہے۔ لیکن اگر یہ چیزیں کسی کافر سے لی گئی ہوں یا کسی ایسے مسلمان سے لی گئی ہوں جس نے کافر سے لی ہوں اور یہ تحقیق نہ کی ہو کہ آیا یہ کسی ایسے جانور کی ہیں جسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے یا نہیں تو ایسے گوشت اور چربی کا کھانا حرام ہے البتہ ایسے چمڑے پر نماز جائز ہے۔ لیکن اگر یہ چیزیں مسلمانوں کے بازار سے یا کسی مسلمان سے خریدی جائیں اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس سے پہلے یہ کسی کافر سے خریدی گئی تھیں یا احتمال اس بات کا ہو کہ تحقیق کر لی گئی ہے تو خواہ کافر سے ہی خریدی جائیں اس چمڑے پر نماز پڑھنا اور اس گوشت اور چربی کا کھانا جائز ہے۔

خون

۹۷۔ انسان کا اور خون جہندہ رکھنے والے ہر حیوان کا خون نجس ہے۔ پس ایسے جانوروں مثلاً مچھلی اور مچھر کا خون جو اچھل کر نہیں نکلتا پاک ہے۔

۹۸۔ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اگر انہیں شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے اور ضروری مقدار میں اس کا خون خارج ہو جائے تو جو خون بدن میں باقی رہ جائے وہ پاک ہے لیکن اگر (نکلنے والا) خون جانور کے سانس کھینچنے سے یا اس کا سر بلند جگہ پر ہونے کی وجہ سے بدن میں پلٹ جائے تو وہ نجس ہوگا۔

۹۹ مرغی کے جس انڈے میں خون کا ذرہ ہو اس سے احتیاط مستحب کی بنا پر پرہیز کرنا چاہئے۔ لیکن اگر خون زردی میں ہو تو جب تک اس کا نازک پردہ پھٹ نہ جائے سفیدی بغیر اشکال کے پاک ہے۔

۱۰۰۔ وہ خون جو بعض اوقات چوائی کرتے ہوئے نظر آتا ہے نجس ہے اور دودھ کو بھی نجس کر دیتا ہے۔

۱۰۱۔ اگر دانتوں کی ریخوں سے نکلنے والا خون لُعاب دہن سے مخلوط ہو جانے پر ختم ہو جائے تو اس لعاب سے پرہیز لازم نہیں ہے۔

١٠٢۔ جو خون چوٹ لگنے کی وجہ سے ناخن یا کھال کے نیچے جم جائے اگر اس کی شکل ایسی ہو کہ لوگ اسے خون نہ کہیں تو وہ پاک اور اگر خون کہیں اور وہ ظاہر ہو جائے تو نجس ہوگا۔ ایسی صورت میں جب کہ ناخن یا کھال میں سوراخ ہوجائے اگر خون کا نکالنا اور وضو یا غسل کے لئے اس مقام کا پاک کرنا بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہو تو تیمم کر لینا چاہئے۔

١٠٣۔ اگر کسی شخص کو یہ پتہ نہ چلے کہ کھال کے نیچے خون جم گیا ہے یا چوٹ لگنے کی وجہ سے گوشت نے ایسی شکل اختیار کر لی ہے تو وہ پاک ہے۔

١٠٤۔ اگر کھانا پکاتے ہوئے خون کا ایک ذرہ بھی اس میں گر جائے تو سارے کا سارا کھانا اور برتن احتیاط لازم کی بنا پر نجس ہو جائے گا۔ ابال، حرارت اور آگ انہیں پاک نہیں کر سکتے۔

١٠٥۔ ریم یعنی وہ زرد مواد جو زخم کی حالت بہتر ہونے پر اس کے چاروں طرف پیدا ہو جاتا ہے اس کے متعلق اگر یہ معلوم نہ ہو کہ اس میں خون ملا ہوا ہے تو وہ پاک ہوگا۔

کُتا اور سُوّر

کتا اور سور جو زمین پر رہتے ہیں۔ حتی کہ ان کے بال، ہڈیاں، پنجے، ناخن اور رطوبتیں بھی نجس ہیں البتہ سمندری کتا اور سور پاک ہیں۔

کافر

١٠٧۔ کافر یعنی وہ شخص جا باری تعالی کے وجود یا اس کی وحدانیت کا منکر ہو نجس ہے۔ اور اسی طرح غلات (یعنی وہ لوگ جو ائمہ علیہم السلام میں سے کسی کو خدا کہیں یا یہ کہیں کہ خدا، امام میں سما گیا ہے) اور خارجی و ناصبی (وہ لوگ جو ائمہ علیہم السلام سے بیر اور بغض کا اظہار کریں) بھی نجس ہیں۔

اس طرح وہ شخص جو کسی نبی کی نبوت یا ضروریات دین (یعنی وہ چیزیں جنہیں مسلمان دین کا جز سمجھتے ہیں مثلاً۔ نماز اور روزہ) میں سے کسی ایک کا یہ جانتے ہوئے کہ یہ ضروریات دین ہیں، منکر ہو نیز اہل کتاب (یہودی، عیسائی اور مجوسی) بھی جو خاتم الانبیاء حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار نہیں کرتے مشہور روایات کی بنا پر نجس ہیں اگرچہ ان کی طہارت کا حکم بعید نہیں لیکن اس سے بھی پرہیز بہتر ہے۔

۱۰۸۔ کافر کا تمام بدن حتی کہ اس کے بال، ناخن اور رطوبتیں بھی نجس ہیں۔

۱۰۹۔ اگر کسی نابالغ بچے کے ماں باپ یا دادا دادی کافر ہوں تو وہ بچہ بھی نجس ہے۔ البتہ اگر وہ سوجھ بوجھ رکھتا ہو، اسلام کا اظہار کرتا ہو اور اگر ان میں سے (یعنی ماں باپ یا دادا دادی میں سے) ایک بھی مسلمان ہو تو اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ ۲۱۷ میں آئے گی بچہ پاک ہے۔

۱۱۰۔ اگر کسی شخص کے متعلق یہ علم نہ ہو کہ مسلمان ہے یا نہیں اور کوئی علامت اس کے مسلمان ہونے کی نہ ہو تو وہ پاک سمجھا جائے گا لیکن اس پر اسلام کے دوسرے احکامات کا اطلاق نہیں ہوگا مثلاً نہ ہی وہ مسلمان عورت سے شادی کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاسکتا ہے۔

۱۱۱۔ جو شخص (خانوادہ رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے) بارہ اماموں میں سے کسی ایک کو بھی دشمنی کی بنا پر گالی دے وہ نجس ہے۔

شراب

۱۱۲۔ شراب نجس ہے۔ اور احتیاط مستحب کی بنا پر ہر وہ چیز بھی جو انسان کو مست کر دے اور مائع ہو نجس ہے۔ اور اگر مائع نہ ہو جیسے بھنگ اور چرس تو وہ پاک ہے خواہ اس میں ایسی چیز ڈال دیں جو مائع ہو۔

۱۱۳۔ صنعتی الکحل، جو دروازے، کھڑکی، میز یا کرسی وغیرہ رنگنے کے لئے استعمال ہوتی ہے، اس کی تمام قسمیں پاک ہیں۔

۱۱۴۔ اگر انگور اور انگور کا رس خود بخود یا پکانے پر خمیر ہو جائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا پینا حرام ہے۔

۱۱۵۔ کھجور، منقی،کشمش اور ان کا شیرہ خواد خمیر ہو جائیں تو بھی پاک ہیں اور ان کا کھانا حلال ہے۔

۱۱۶۔ "فقاع" جو کہ جو سے تیار ہوتی ہے اور اسے آب جو کہتے ہیں حرام ہے لیکن اس کا نجس ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے۔ اور غیر فقاع یعنی طبی قواعد کے مطابق حاصل کردہ "آب جو" جسے "ماء الشعیر" کہتے ہیں، پاک ہے۔

نجاست کھانے والے حیوان کا پسینہ

۱۱۷۔ نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ اور ہر اس حیوان کا پسینہ جسے انسانی نجاست کھانے کی عادت ہو نجس ہے۔

۱۱۸۔ جو شخص فعل حرام سے جُنب ہوا ہو اس کا پسینہ پاک ہے لیکن احتیاط مستحب کی بنا پر اس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے اور حالت حیض میں بیوی سے جماع کرنا جبکہ اس حالت کا علم ہو حرام سے جنب ہونے کا حکم رکھتا ہے۔

۱۱۹۔ اگر کوئی شخص ان اوقات میں بیوی سے جماع کرے جن میں جماع حرام ہے (مثلا رمضان المبارک میں دن کے وقت) تو اس کا پسینہ حرام سے جنب ہونے والے کے پسینے کا حکم نہیں رکھتا۔

۱۲۰۔ اگر حرام سے جنب ہونے والا غسل کے بجائے تیمم کرے اور تیمم کے بعد اسے پسینہ آجائے تو اس پسینے کا حکم وہی ہے جو تیمم سے قبل والے پسینے کا تھا۔

۱۲۱۔ اگر کوئی شخص حرام سے جنب ہو جائے اور پھر اس عورت سے جماع کرے جو اس کے لئے حلال ہے تو اس کے لئے احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس پسینے کے ساتھ نماز نہ پڑھے اور اگر پہلے اس عورت سے جماع کرے جو حلال ہو اور بعد میں حرام کا مرتکب ہو تو اس کا پسینہ حرام سے جنب ہونے والے کے پسینے کا حکم نہیں رکھتا۔

نجاست ثابت ہونے کے طریقے

۱۲۲۔ ہر چیز کی نجاست تین طریقوں سے ثابت ہوتی ہے:

(اول) خود انسان کو یقین یا اطمینان ہو کہ فلاں چیز نجس ہے۔ اگر کسی چیز کے متعلق محض گمان ہو کہ نجس ہے تو اس سے پرہیز کرنا لازم نہیں۔ لہذا قہوہ خانوں اور ہوٹلوں میں جہاں لاپروا لوگ اور ایسے لوگ کھاتے پیتے ہیں جو نجاست اور طہارت کا لحاظ نہیں کرتے کھانا کھانے کی صورت یہ ہے کہ جب تک انسان کو اطمینان نہ ہو کہ جو کھانا اس کے لئے لایا گیا ہے وہ نجس ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(دوم) کسی کے پاس کوئی چیز ہو اور وہ اس چیز کے بارے میں کہے کہ نجس ہے اور وہ شخص غلط بیانی نہ کرتا ہو مثلاً کسی شخص کی بیوی یا نوکر یا ملازمہ کہے کہ برتن یا کوئی دوسری چیز جو اس کے پاس ہے نجس ہے تو وہ نجس شمار ہوگی۔

(سوم) اگر دو عادل آدمی کہیں کہ ایک چیز نجس ہے تو وہ نجس شمار ہوگی بشرطیکہ وہ اس کے نجس ہونے کی وجہ بیان کریں۔

۱۲۳۔ اگر کوئی شخص مسئلے سے عدم واقفیت کی بتا پر جان سکے کہ ایک چیز نجس ہے یا پاک مثلاً سے یہ علم نہ ہو کر چوہے کی مینگنی پاک ہے یا نہیں تو اسے چاہئے کہ مسئلہ پوچھ لے۔ لیکن اگر مسئلہ جانتا ہو اور کسی چیز کے بارے میں اسے شک ہو کہ پاک ہے یا نہیں مثلاً اسے شک ہو کہ وہ چیز خون ہے یا نہیں یا یہ نہ جانتا ہو کہ مچھر کا خون ہے یا انسان کا تو وہ چیز پاک شمار ہوگی اور اس کے بارے میں چھان بین کرنا یا پوچھنا لازم نہیں ۔

۱۲۴۔ اگر کسی نجس چیز کے بارے میں شک ہو کہ (بعد میں) پاک ہوئی ہے یا نہیں تو وہ نجس ہے۔ اگر کسی پاک چیز کے بارے میں شک ہو کہ (بعد میں) نجس ہوگئی ہے یا نہیں تو وہ پاک ہے۔ اگر کوئی شخص ان چیزوں کے نجس یا پاک ہونے کے متعلق پتہ چلا بھی سکتا ہو تو تحقیق ضروری نہیں ہے۔

۱۲۵۔ اگر گوئی شخص جانتا ہو کہ جو دو برتن یا دو کپڑے وہ استعمال کرتا ہے ان میں سے ایک نجس ہو گیا ہے لیکن اسے یہ علم نہ ہو کہ ان میں سے کون سا نجس ہوا ہے تو دونوں اس اجتناب کرنا ضروری ہے اور مثال کے طور پر اگر یہ نہ جانتا ہو کہ خود اس کا کپڑا نجس ہوا ہے یا وہ کپڑا جو اس کے زیر استمال نہیں ہے اور کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہے تو یہ ضروری نہیں کہ اپنے کپڑے سے اجتناب کرے۔

پاک چیز نجس کیسے ہوتی ہے؟

۱۲۶۔ اگر کوئی پاک چیز کسی نجس چیز سے لگ جائے اور دونوں یا ان میں سے ایک اس قدر تر ہو کہ ایک کی ترسی دوسری تک پہنچ جائے تو پاک چیز بھی نجس ہو جائے گی اور اگر وہ اسی تری کے ساتھ کسی تیسری چیز کے ساتھ لگ جائے تو اسے بھی نجس کر دیتی ہے اور مشہور قول ہے کہ جو چیز نجس ہوگئی ہو وہ دوسری چیز کو بھی نجس کر دیتی ہے لیکن یکے بعد دیگرے کئی چیزوں پر نجاست کا حکم لگانا مشکل ہے بلکہ طہارت کا حکم لگانا قوت سے خالی نہیں ہے۔ مثلاـ گرادیاہ ہاتھ پیشاب سے نجس ہو جائے اور پھر یہ تر ہاتھ بائیں ہاتھ کو چھو جائے تو وہ لباس بھی نجس ہو جائے گا لیکن اگر اب وہ تر لباس کسی دوسری تر چیز کو لگ جائے تو وہ چیز نجس نہیں ہوگی اور اگر تری اتنی کم ہو کہ دوسری چیز کو نہ لگے تو پاک چیز نجس نہیں ہوگی خواہ وہ عین نجس کو ہی کیوں نہ لگی ہو۔

۱۲۷۔ اگر کوئی پاک چیز کسی نجس چیز کو لگ جائے اور ان دونوں یا کسی ایک کے تر ہونے کے متعلق کسی کو شک ہو تو پاک چیز نجس نہیں ہوتی۔

۱۲۸۔ ایسی دو چیزیں جن کے بارے میں انسان کو علم نہ ہو کہ ان میں سے کون سی پاک ہے اور کون سی نجس اگر ایک پاک تر چیز ان میں سے کسی ایک چیز کو چھو جائے تو اس سے پرہیز کرنا ضروری نہیں ہے لیکن بعض صورتوں میں مثلاً دونوں چیزیں پہلے نجس تھیں یا یہ کہ کوئی پاک چیز تری کی حالت میں ان میں سے کسی ایک کو چھو جائے (تو اس سے اجتناب ضروری ہے)۔

۱۲۹۔ اگر زمین، کپڑا یا ایسی دوسری چیزیں تر ہوں تو ان کے جس حصے کو نجاست لگے گی وہ نجس ہو جائے گا اور باقی حصہ پاک رہے گا یہی حکم کھیرے اور خربوزے وغیرہ کے بارے میں ہے۔

۱۳۰۔ جب شیرے، تیل، (گھی) یاایسی ہی کسی اور چیز کی صورت ایسی ہو کہ اگر اس کی کچھ مقدار نکال لی جائے تو اس کی جگہ خالی نہ رہے تو جوں ہی وہ ذرہ بھر بھی نجس ہوگا سارے کا سارا نجس ہو جائے گا اگر اس کی صورت ایسی ہو کہ نکالنے کے مقام پر جگہ خالی رہے اگر چہ بعد میں پر ہی ہو جائے تو صرف وہی حصہ نجس ہوگا جسے نجاست لگی ہے۔ لہذا اگر چوہے کی مینگنی اس میں گر جائے تو جہاں وہ مینگنی گری ہے وہ جگہ نجس اور باقی پاک ہوگی۔

۱۳۱۔ اگر مکھی یا ایسا ہی کوئی اور جاندار ایک ایسی تر چیز پر بیٹھے جو نجس ہو اور بعد ازاں ایک تر پاک چیز پر جابیٹھے اور یہ علم ہو جائے کہ اس جاندار کے ساتھ نجاست تھی تو پاک چیز نجس ہو جائے گی اور اگر علم نہ ہو تو پاک رہے گی۔

۱۳۲۔ اگر بدن کے کسی حصے پر پسینہ اور وہ حصہ نجس ہو جائے اور پھر پسینہ بہہ کر بدن کے دوسرے حصوں تک چلا جائے تو جہاں جہاں پسینہ بہے گا بدن کے وہ حصے نجس ہو جائیں گے لیکن اگر پسینہ آگے نہ بہے تو باقی بدن پاک رہے گا۔

۱۳۳۔ جو بلغم ناک یا گلے سے خارج ہو اگر اس میں خون ہو تو بلغم میں جہاں خون ہوگا نجس اور باقی حصہ پاک ہوگا لہذا اگر یہ بلغم منہ یا ناک کے باہر لگ جائے تو بدن کے جس مقام کے بارے میں یقین ہو کہ نجس بلغم اس پر لگا ہے نجس ہے اور جس جگہ کے بارے میں شک ہو کہ وہاں بلغم کا نجاست والا حصہ پہنچا ہے یا نہیں تو وہ پاک ہوگا۔

۱۳۴۔ اگر ایک ایسا لوٹا جس کے پیندے میں سوراخ ہو نجس زمین پر رکھ دیا جائے اور اس سے پانی بہنا بند ہوجائے تو جو پانی اس کے نیچے جمع ہوگا، وہ اس کے اندر والے پانی سے مل کر یکجا ہو جائے تو لوٹے کا پانی نجس ہو جائے گا لیکن اگر لوٹے کا پانی تیزی کے ساتھ بہتا رہے تو نجس نہیں ہوگا۔

۱۳۵۔ اگر کوئی چیز بدن میں داخل ہو کر نجاست سے جا ملے لیکن بدن سے باہر آنے پر نجاست آلود نہ ہو تو وہ چیز پاک ہے چنانچہ اگر اینما کا سامان یا اس کا پانی مقعد میں داخل کیا جائے یا سوئی، چاقو یا کوئی اور ایسی چیز بدن میں چبھ جائے اور باہر نکلنے پر نجاست آلود نہ ہو تو نجس نہیں ہے۔ اگر تھوک اور ناک کا پانی جسم کے اندر خون سے جا ملے لیکن باہر نکلنے پر خون آلود نہ ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

احکام نجاسات

۱۳۶۔ قرآن مجید کی تحریر اور ورق کو نجس کرنا جب کہ یہ فعل بے حرمتی میں شمار ہوتا ہو بلا شبہ حرام ہے اور اگر نجس ہو جائے تو فورا پانی سے دھونا ضروری ہے بلکہ اگر بے حرمتی کا پہلو نہ بھی نکلے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر کلام پاک کو نجس کرنا حرام اور پانی سے دھونا واجب ہے۔

۱۳۷۔ اگر قرآن مجید کی جلد نجس ہو جائے اور اس سے قرآن مجید کی بے حُرمتی ہوتی ہو تو جلد کو پانی سے دھونا ضروری ہے۔

۱۳۸۔ قرآن مجید کو کسی عین نجاست مثلاً خون مُردار پر رکھنا خواہ وہ عین نجاست خشک ہی کیوں نہ ہو اگر قرآن مجید کی بے حرمتی کا باعث ہو تو حرام ہے۔

۱۳۹۔ قرآن مجید کو نجس روشنائی سے لکھنا خواہ ایک حرف ہی کیوں نہ ہو اسے نجس کرنے کا حکم رکھتا ہے۔ اگر لکھا جا چکا ہو تو اسے پانی سے دھو کر یا چھیل کر یا کسی اور طریقے سے مٹا دینا ضروری ہے۔

۱۴۰۔ اگر کافر کو قرآن مجید دینا بے حرمتی کا موجب ہو تو حرام ہے اور اس سے قرآن مجید واپس لے لینا واجب ہے۔

۱۴۱۔ اگر قرآن مجید کا ورق یا کوئی ایسی چیز جس کا احترام ضروری ہو مثلاً ایسا کاغذ جس پر اللہ تعالی کا یا نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ) یا کسی امام علیہ السلام کا نام لکھا ہو بیت الخلاء میں گر جائے تو اس کا باہر نکالنا اور اسے دھونا واجب ہے خواہ اس

پر کچھ رقم ہی کیوں نہ خرچ کرنی پڑے۔ اور اگر اس کا باہر نکالنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس وقت تک اس بیت الخلاء کو استعمال نہ کیا جائے جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ گل کر ختم ہو گیا ہے۔ اسی طرح اگر خاک شفابیت الخلاء میں گرجائے اور اس کا نکالنا ممکن نہ ہو تو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ بالکل ختم ہو چکی ہے، اس بیت الخلاء کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

۱۴۲۔ نجس چیز کا کھانا پینا یا کسی دوسرے کو کھلانا پلانا حرام ہے لیکن بچے یا دیوانے کو کھلانا پلانا بظاہر جائز ہے اور اگر بچہ یا دیوانہ نجس غذا کھائے پیئے یا نجس ہاتھ سے غذا کو نجس کر کے کھائے تو اسے روکنا ضروری نہیں۔

۱۴۳۔ جو نجس چیز دھوئی جاسکتی ہو اسے بیچنے اور ادھار دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کے نجس ہونے کے بارے میں جب یہ دو شرطیں موجود ہوں تو خریدنے یا ادھار لینے والے کو بتانا ضروری ہے۔

(نجس چیز) کو کھانے یا پینے میں استعمال کرے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو بتانا ضروری نہیں ہے مثلاً لباس کے نجس ہونے کے بارے میں بتانا ضروری نہیں جسے پہن کر دوسرا فریق نماز پڑھے۔ کیونکہ لباس کا پاک ہونا شرط واقعی نہیں ہے۔

(دوسری شرط) جب بیچنے یا ادھار دینے والے کو توقع ہو کہ دوسرا فریق اس کی بات پر عمل کرے گا اور اگر وہ جانتا ہو کہ دوسرا فریق اس کی بات پر عمل نہیں کرے گا تو اسے بتانا ضروری نہیں ہے۔

۱۴۴۔ اگر ایک شخص کسی دوسرے کو نجش چیز کھاتے یا نجس لباس سے نماز پڑھتے دیکھے تو اسے اس بارے میں کچھ کہنا ضروری نہیں ۔

۱۴۵۔ اگر گھر کا کوئی حصہ یا قالین (یا دری) نجس ہو اور وہ دیکھے کہ اس کے گھر آنے والوں کا بدن، لباس یا کوئی اور چیز تری کے ساتھ نجس جگہ سے جالگی ہے اور صاحب خانہ اس کا باعث ہوا ہو تو دو شرطوں کے ساتھ جو مسئلہ ۱۴۳ میں بیان ہوئی ہیں ان لوگوں کو اس بارے میں آگاہ کر دینا ضروری ہے۔

۱۴۶۔ اگر میزبان کو کھانا کھانے کے دوران پتہ چلے کہ غذا نجس ہے تو دونوں شرطوں کے مطابق جو (مسئلہ ۱۴۳ میں) بیان ہوئی ہیں ضروری ہے کہ مہمانوں کو اس کے متعلق آگاہ کر دے لیکن اگر مہمانوں میں سے کسی کو اس بات کا علم ہو

جائے تو اسکے لئے دوسروں کو بتانا ضروری نہیں ہے البتہ اگر وہ ان کے ساتھ یوں گھل مل کر رہتا ہو کہ ان کے نجس ہونے کی وجہ سے وہ خود بھی نجاست میں مبتلا ہو کر واجب احکام کی مخالف کا مرتکب ہوگا تو ان کو بتانا ضروری ہے۔

۱۴۷۔ اگر کوئی ادھار لی ہوئی چیز نجس ہو جائے تو اسکے مالک کو دو شرطوں کے ساتھ جو مسئلہ ۱۴۳ میں بیان ہوئی ہیں آگاہ کرے۔

۱۴۸۔ اگر بچہ کہے کہ کوئی چیز نجس ہے یا کہے کہ اس نے کسی چیز کو دھو لیا ہے تو اس کی بات پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر بچہ کی عمر مکلف ہونے کے قریب ہو اور وہ کہے کہ اس نے ایک چیز پانی سے دھوئی ہے جب کہ وہ چیز اس کے استعمال میں ہو یا بچہ کا قول اعتماد کے قابل ہو تو اس کی بات قبول کر لینی چاہئے اور یہی حکم ہے جب کہ بچہ کہے کہ وہ چیز نجس ہے۔

مُطہّرات

اشارہ

۱۴۹۔ بارہ چیزیں ایسی ہیں جو نجاست کو پاک کرتی ہیں اور انہیں مطہرات کہا جاتا ہے۔

۱۔ پانی ۲۔ زمین ۳۔ سورج ۴۔ استحالہ ۵۔ انقلاب ۶۔ انتقال ۷۔ اسلام ۸۔ تبعیت ۹۔ عین نجاست کا زائل ہو جانا ۱۰۔ نجاست کھانے والے حیوان کا استبراء ۱۱۔ مسلمان کا غائب ہوجانا ۱۲۔ ذبح کئے گئے جانور کے بدن سے خون کا نکل جانا۔

ان مطہرات کے بارے میں مفصل احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

پانی

۱۵۰۔ پانی چار شرطوں کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے۔

۱۔ پانی مطلق ہو۔ مضاف پانی مثلاً عرق گلاب یا عرق بید مشک سے نجس چیز پاک نہیں ہوتی۔

۲۔ پانی پاک ہو۔

۳۔نجس چیز کو دھونے کے دوران پانی مضاف نہ بن جائے۔ جب کسی چیز کو پاک کرنے کے لئے پانی سے دھویا جائے اور اس کے بعد مزید دھونا ضروری نہ ہو تو یہ بھی لازم ہے کہ اس پانی میں نجاست کی بو، رنگ یا ذائقہ موجود نہ ہو لیکن اگر دھونے کی صورت اس سے مختلف ہو (یعنی وہ آخری دھونا نہ ہو) اور پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ بدل جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً اگر کوئی چیز کُر پانی یا قلیل پانی سے دھوئی جائے اور اسے دو مرتبہ دھونا ضروری ہو تو خواہ پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ پہلی دفعہ دھونے کے وقت بدل جائے لیکن دوسری دفعہ استعمال کئے جانے والے پانی میں ایسی کوئی تبدیلی رونما نہ ہو تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔

۴۔ نجس چیز کو پانی سے دھونے کے بعد اس میں عین نجاست کے ذرات باقی نہ رہیں۔

نجس چیز کو قلیل پانی یعنی ایک کُر سے کم پانی سے پاک کرنے کی کچھ اور شرائط بھی ہیں جن کا ذکر کیا جا رہا ہے:

۱۵۱۔ نجس برتن کے اندرونی حصے کو قلیل پانی سے تین دفعہ دھونا ضروری ہے اور کُر یا جاری پانی کا بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے لیکن جس برتن سے کُتے نے پانی یا کوئی اور مائع چیز پی ہو اسے پہلے پاک مٹی سے مانجھنا چاہئے پھر اس برتن سے مٹی کو دُور کرنا چاہئے، اس کے بعد قلیل یا کُر یا جاری پانی سے دو دفعہ دھونا چاہئے۔ اسی طرح اگر کُتے نے کسی برتن کو چاٹا ہو اور کوئی چیز اس میں باقی رہ جائے تو اسے دھونے سے پہلے مٹی سے مانجھ لینا ضروری ہے۔ البتہ اگر کتے کا لعاب کسی برتن میں گر جائے تو احتیاط لازم کی بنا پر اسے مٹی سے مانجھنے کے بعد تین دفعہ پانی سے دھونا ضروری ہے۔

۱۵۲۔ جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہے اگر اس کا منہ تنگ ہو تو اس میں مٹی ڈال کر خوب ہلائیں تاکہ مٹی برتن کے تمام اطراف میں پہنچ جائے۔ اس کے بعد اسے اسی ترتیب کے مطابق دھوئیں جس کا ذکر سابقہ مسئلے میں ہو چکا ہے۔

۱۵۳۔ اگر کسی برتن کو سؤر چاٹے یا اس میں سے کوئی بہنے والی چیز پی لے یا اس برتن میں جنگلی چوہا مر گیا ہو تو اسے قلیل یا کُر یا جاری پانی سے سات مرتبہ دھونا ضروری ہے لیکن مٹی سے مانجھنا ضروری نہیں۔

۱۵۴۔ جو برتن شراب سے نجس ہو گیا ہو اسے تین مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ اس بارے میں قلیل یا کُر یا جاری پانی کی کوئی تخصیص نہیں۔

۱۵۵۔ اگر ایک ایسے برتن کو جو نجس مٹی سے تیار ہوا ہو یا جس میں نجس پانی سرایت کر گیا ہو کُر یا جاری پانی میں ڈال دیا جائے تو جہاں جہاں وہ پانی پہنچے گا برتن پاک ہو جائے گا اور اگر اس برتن کے اندرونی اجزاء کو بھی پاک کرنا مقصود ہو تو اسے کُر یا جاری پانی میں اتنی دیر تک پڑے رہنے دینا چاہئے کہ پانی تمام برتن میں سرایت کر جائے۔ اور اگر اس برتن میں کوئی ایسی نمی ہو جو پانی کے اندرونی حصوں تک پہنچنے میں مانع ہو تو پہلے اسے خشک کر لینا ضروری ہے اور پھر برتن کو کُر یا جاری پانی میں ڈال دینا چاہئے۔

۱۵۶۔ نجس برتن کو قلیل پانی سے دو طریقے سے دھویا جا سکتا ہے۔

(پہلا طریقہ) برتن کو تین دفعہ بھرا جائے اور ہر دفعہ خالی کر دیا جائے۔

(دوسرا طریقہ) برتن میں تین دفعہ مناسب مقدار میں پانی ڈالیں اور ہر دفعہ پانی کو یوں گھمائیں کہ وہ تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے اور پھر اسے گرا دیں۔

۱۵۷۔ اگر ایک بڑا برتن مثلاً دیگ یا مٹکا نجس ہو جائے تو تین دفعہ پانی سے بھرنے اور ہر دفعہ خالی کرنے کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر اس میں تین دفعہ اوپر سے اس طرح پانی انڈیلیں کہ اس کی تمام اطراف تک پہنچ جائے اور ہر دفعہ اس کی تہہ میں جو پانی جمع ہو جائے اس کو نکال دیں تو برتن پاک ہو جائے گا۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوسری اور تیسری بار جس برتن کے ذریعے پانی باہر نکالا جائے اسے بھی دھو لیا جائے۔

۱۵۸۔ اگر نجس تانبہ وغیرہ کو پگھلا کر پانی سے دھو لیا جائے تو اس کا ظاہری حصہ پاک ہو جائیگا۔

۱۵۹۔ اگر تنور پیشاب سے نجس ہو جائے اور اس میں اوپر سے ایک مرتبہ پانی ڈالا جائے کہ اس کی تمام اطراف تک پہنچ جائے تو تنور پاک ہو جائے گا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ یہ عمل دو دفعہ کیا جائے۔ اور اگر تنور پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہوا ہو تو نجاست دور کرنے کے بعد مذکورہ طریقے کے مطابق اس میں ایک دفعہ پانی ڈالنا کافی ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ تنور کی تہہ میں ایک گڑھا کھود لیا جائے جس میں پانی جمع ہو سکے پھر اس پانی کو نکال لیا جائے اور گڑھے کو پاک مٹی سے پُر کر دیا جائے۔

۱۶۰۔ اگر کسی نجس چیز کو کُر یا جاری پانی میں ایک دفعہ یوں ڈبو دیا جائے کہ پانی اس کے تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی اور قالین یا دری اور لباس وغیرہ کو پاک کرنے کے لئے اسے نچوڑنا اور اسی طرح سے ملنا یا پاؤں سے رگڑنا ضروری نہیں ہے۔ اور اگر بدن یا لباس پیشاب سے نجس ہو گیا ہو تو اسے کُر پانی میں دو دفعہ دھونا بھی لازم ہے۔

۱۶۱۔ اگر کسی ایسی چیز کو جو پیشاب سے نجس ہو گئی ہو قلیل پانی سے دھونا مقصود ہو تو اس پر ایک دفعہ یوں پانی بہا دیں کہ پیشاب اس چیز میں باقی نہ رہے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔ البتہ لباس اور بدن پر دو دفعہ پانی بہانا ضروری ہے تاکہ پاک ہو جائیں۔ لیکن جہاں تک لباس، قالین، دری اور ان سے ملتی جلتی چیزوں کا تعلق ہے انہیں ہر دفعہ پانی ڈالنے کے بعد نچوڑنا چاہئے تاکہ غسالہ ان میں سے نکل جائے۔ (غسالہ یا دھون اس پانی کو کہتے ہیں جو کسی دھوئی جانے والی چیز سے دُھلنے کے دوران یا دھل جانے کے بعد خود بخود یا نچوڑنے سے نکلتا ہے۔)

۱۶۲۔ جو چیز ایسے شیر خوار لڑکے یا لڑکی کے پیشاب سے جس نے دودھ کے علاوہ کوئی غذا کھانا شروع نہ کی ہو اور احتیاط کی بنا پر دو سال کا نہ ہو نجس ہو جائے تو اس پر ایک دفعہ اس طرح پانی ڈالا جائے کہ تمام نجس مقامات پر پہنچ جائے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ مزید ایک بار اس پر پانی ڈالا جائے۔ لباس، قالین اور دری وغیرہ کو نچوڑنا ضروری نہیں۔

۱۶۳۔ اگر کوئی چیز پیشاب کے علاوہ کسی نجاست سے نجس ہو جائے تو وہ نجاست دور کرنے کے بعد ایک دفعہ قلیل پانی اس پر ڈالا جائے۔ جب وہ پانی بہہ جائے تو وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔ البتہ لباس اور اس سے ملتی جلتی چیزوں کو نچوڑ لینا چاہئے تاکہ ان کا دھوون نکل جائے۔

۱۶۴۔ اگر کسی نجس چٹائی کو جو دھاگوں سے بنی ہوئی ہو کُر یا جاری پانی میں ڈبو دیا جائے تو عین نجاست دور ہونے کے بعد وہ پاک ہو جائے گی لیکن اگر اسے قلیل پانی سے دھویا جائے تو جس طرح بھی ممکن ہو اس کا نچوڑنا ضروری ہے (خواہ اس میں پاؤں ہی کیوں نہ چلانے پڑیں) تاکہ اس کا دھوون الگ ہو جائے۔

۱۶۵۔ اگر گندم، چاول، صابن وغیرہ کا اوپر والا حصہ نجس ہو جائے تو وہ کُر یا جاری پانی میں ڈبونے سے پاک ہو جائے گا لیکن اگر ان کا اندرونی حصہ نجس ہو جائے تو کُر یا جاری پانی ان چیزوں کے اندر تک پہنچ جائے اور پانی مطلق ہی رہے تو یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی لیکن ظاہر یہ ہے کہ صابن اور اس سے ملتی جلتی چیزوں کے اندر آب مطلق بالکل نہیں پہنچتا۔

۱۶۶۔ اگر کسی شخص کو اس بارے میں شک ہو کہ نجس پانی صابن کے اندرونی حصے تک سرایت کر گیا ہے یا نہیں تو وہ حصہ پاک ہوگا۔

۱۶۷۔ اگر چاول یا گوشت یا ایسی ہی کسی چیز کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو کسی پاک پیالے یا اس کے مثل کسی چیز میں رکھ کر ایک دفعہ اس پر پانی ڈالنے اور پھر پھینک دینے کے بعد وہ چیز پاک ہو جاتی ہے اور اگر کسی نجس برتن میں رکھیں تو یہ کام تین دفعہ انجام دینا ضروری ہے اور اس صورت میں وہ برتن بھی پاک ہو جائے گا لیکن اگر لباس یا کسی دوسری ایسی چیز کو برتن میں ڈال کر پاک کرنا مقصود ہو جس کا نچوڑنا لازم ہے تو جتنی بار اس پر پانی ڈالا جائے اسے نچوڑنا ضروری ہے اور برتن کو الٹ دینا چاہئے تاکہ جو دھوون اس میں جمع ہو گیا ہو وہ بہہ جائے۔

۱۶۸۔ اگر کسی نجس لباس کو جو نیل یا اس جیسی چیز سے رنگا گیا ہو کُر یا جاری پانی میں ڈبویا جائے اور کپڑے کے رنگ کی وجہ سے پانی مضاف ہونے سے قبل تمام جگہ پہنچ جائے تو وہ لباس پاک ہو جائے گا اور اگر اسے قلیل پانی سے دھویا جائے اور نچوڑنے پر اس میں سے مضاف پانی نہ نکلے تو وہ لباس پاک ہو جاتا ہے۔

۱۶۹۔ اگر کپڑے کو کُر یا جاری پانی میں دھویا جائے اور مثال کے طور پر بعد میں کائی وغیرہ کپڑے میں نظر آئے اور یہ احتمال نہ ہو کہ یہ کپڑے کے اندر پانی کے پہنچنے میں مانع ہوئی ہے تو وہ کپڑا پاک ہے۔

۱۷۰۔ اگر لباس یا اس سے ملتی جلتی چیز کے دھونے کے بعد مٹی کا ذرہ یا صابن اس میں نظر آئے اور احتمال ہو کہ یہ کپڑے کے اندر پانی کے پہنچنے میں مانع ہوا ہے تو وہ پاک ہے لیکن اگر نجس پانی مٹی یا صابن میں سرایت کر گیا ہو تو مٹی اور صابن کا اوپر والا حصہ پاک اور اس کا اندرونی حصہ نجس ہوگا۔

۱۷۱۔ جب تک عین نجاست کسی نجس چیز سے الگ نہ ہو وہ پاک نہیں ہوگی لیکن اگر بو یا نجاست کا رنگ اس میں باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لہذا اگر خون لباس پر سے ہٹا دیا جائے اور لباس دھو لیا جائے اور خون کا رنگ لباس پر باقی بھی رہے۔

جائے تو لباس پاک ہو گا لیکن اگر بو یا رنگ کی وجہ سے یہ یقین یا احتمال پیدا ہو کہ نجاست کے ذرے اس میں باقی رہ گئے ہیں تو وہ نجس ہو گی۔

۱۷۲۔ اگر کُر جاری پانی میں بدن کی نجاست دور کر لی جائے تو بدن پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر بدن پیشاب سے نجس ہوا ہو تو اس صورت میں ایک دفعہ سے پاک نہیں ہوگا لیکن پانی سے نکل آنے کے بعد دوبارہ اس میں داخل ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر پانی کے اندر ہی بدن پر ہاتھ پھیرلے کہ پانی دو دفعہ بدن تک پہنچ جائے تو کافی ہے۔

۱۷۳۔ اگر نجس غذا دانتوں کی ریخوں میں رہ جائے اور پانی منہ میں بھر کر یوں گھمایا جائے کہ تمام نجس غذا تک پہنچ جائے تو وہ غذا پاک ہو جاتی ہے۔

۱۷۴۔ اگر سر یا چہرے کے بالوں کو قلیل پانی سے دھویا جائے اور وہ بال گھنے نہ ہوں تو ان سے دھوون جدا کرنے کے لئے انہیں نچوڑنا ضروری نہیں کیونکہ معمولی پانی خود بخود جدا ہو جاتا ہے۔

۱۷۵۔ اگر بدن یا لباس کو کوئی حصہ قلیل پانی سے دھوتے جائے تو نجس مقام کے پاک ہونے سے اس مقام سے متصل وہ جگہیں بھی پاک ہو جائیں گی جن تک دھوتے وقت عموماً پانی پہنچ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نجس مقام کے اطراف کو علیحدہ دھونا ضروری نہیں بلکہ وہ نجس مقام کو دھونے کے ساتھ ہی پاک ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ایک پاک چیز ایک نجس چیز کے برابر رکھ دیں اور دونوں پر پانی ڈالیں تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ لہٰذا اگر ایک نجس انگلی کو پاک کرنے کے لئے سب انگلیوں پر پانی ڈالیں اور نجس پانی یا پاک پانی سب انگلیوں تک پہنچ جائے تو نجس انگلی کے پاک ہونے پر تمام انگلیاں پاک ہو جائیں گی۔

۱۷۶۔ جو گوشت یا چربی نجس ہو جائے دوسری چیزوں کی طرح پانی سے دھوئی جاسکتی ہے۔ یہی صورت اس بدن یا لباس کی ہے جس پر تھوڑی بہت چکنائی ہو جو پانی کو بدن یا لباس پہنچنے سے نہ روکے۔

۱۷۷۔ اگر برتن یا بدن نجس ہو جائے اور بعد میں اتنا چکنا ہو جائے کہ پانی اس تک نہ پہنچ سکے اور برتن یا بدن کو پاک کرنا مقصود ہو تو پہلے چکنائی دور کرنی چاہئے تاکہ پانی ان تک (یعنی برتن یا بدن تک) پہنچ سکے۔

۱۷۸۔ جو نل کُر پانی سے متصل ہو وہ کُر پانی کا حکم رکھتا ہے۔

۱۷۹۔ اگر کسی چیز کو دھویا جائے اور یقین ہو جائے کہ پاک ہو گئی ہے لیکن بعد میں شک گزرے کہ عین نجاست اس سے دور ہوئی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اسے دوبارہ پانی سے دھولیا جائے اور یقین کر لیا جائے کہ عین نجاست دور ہو گئی ہے۔

۱۸۰۔ وہ زمین جس میں پانی جذب ہو جاتا ہو مثلاً ایسی زمین جس کی سطح ریت یا بحری پر مشتمل ہو اگر نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو جاتی ہے۔

۱۸۱۔ اگر وہ زمین جس کا فرش پتھر یا اینٹوں کا ہو یا دوسری سخت زمین جس میں پانی جذب نہ ہوتا ہو نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو سکتی ہے لیکن ضروری ہے کہ اس پر اتنا پانی گرایا جائے کہ بہنے لگے۔ جو پانی اوپر ڈالا جائے اگر وہ کسی گڑھے سے باہر نہ نکل سکے اور کسی جگہ جمع ہو جائے تو اس جگہ کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جمع شدہ پانی کو کپڑے یا برتن سے باہر نکال دیا جائے۔

۱۸۲۔ اگر معدنی نمک کا ڈلا یا اس جیسی کوئی اور چیز اوپر سے نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہوسکتی ہے۔

۱۸۳۔ اگر پگھلی ہوئی نجس شکر سے قند بنالیں اور اسے کُر یا جاری پانی میں ڈال دیں تو وہ پاک نہیں ہوگی۔

زمین

۱۸۴۔ زمین پاؤں کے تلوے اور جوتے کے نچلے حصے کو چار شرطوں سے پاک کرتی ہے۔

(اول) یہ کہ زمین پاک ہو۔

(دوم) احتیاط کی بنا پر خشک ہو۔

(سوم) احتیاط لازم کی بنا پر نجاست زمین پر چلنے سے لگی ہو۔

(چہارم) عین نجاست مثلاً خون اور پیشاب یا متنجس چیز مثلاً متنجس مٹی پاؤں کے تلوے یا جوتے کے نچلے حصے میں لگی ہو وہ راستہ چلنے سے یا پاؤں زمین پر رگڑنے سے دور ہو جائے لیکن اگر عین نجاست زمین پر چلنے یا زمین پر رگڑنے سے پہلے ہی دور ہو گئی ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر پاک نہیں ہوں گے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ زمین مٹی یا پتھر یا اینٹوں کے فرش یا

ان سے ملتی جلتی چیز پر مشتمل ہوں قالین و دری وغیرہ اور چٹائی، یا گھاس پر چلنے سے پاوں کا نجس تلوا یا جوتے کا نجس حصہ پاک نہیں ہوتا۔

۱۸۵۔ پاوں کا تلوا یا جوتے کا نچلا حصہ نجس ہو تو ڈامر پر یا لکڑی کے بنے ہوئے فرش پر چلنے سے پاک ہونا محل اشکال ہے۔

۱۸۶۔ پاوں کے تلوے یا جوتے کے نچلے حصے کو پاک کرنے کے لئے بہتر ہے کہ پندرہ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ زمین پر چلے خواہ پندرہ ہاتھ سے کم چلنے یا پاوں زمین پر رگڑنے سے نجاست دور ہوگئی ہو۔

۱۸۷۔ پاک ہونے کے لئے پاوں یا جوتے کے نجس تلوے کا تر ہونا ضروری نہیں بلکہ خشک بھی ہوں تو زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

۱۸۸۔ جب پاوں یا جوتے کا نجس تلوا زمین پر چلنے سے پاک ہو جائے تو اس کی اطراف کے وہ حصے بھی جنہیں عموماً کیچڑ وغیرہ لگ جاتی ہے پاک ہو جاتے ہیں۔

۱۸۹۔ اگر کسی ایسے شخص کے ہاتھ کی ہتھیلی یا گھٹنا نجس ہو جائے جو ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلتا ہو تو اس کے راستے چلنے سے اس کی ہتھیلی یا گھٹنے کا پاک ہو جانا محل اشکال ہے۔ یہی صورت لاٹھی اور مصنوعی ٹانگ کے نچلے حصے، چوپائے کے نعل، موٹر گاڑیوں اور دوسری گاڑیوں کے پہیوں کی ہے۔

۱۹۰۔ اگر زمین پر چلنے کے بعد نجاست کی بو یا رنگ یا باریک ذرے جو نظر نہ آئیں پاوں یا جوتے کے تلوے سے لگے رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ کہ زمین پر اس قدر چلا جائے کہ وہ بھی زائل ہو جائیں ۔

۱۹۱۔ جوتے کا اندرونی حصہ زمین پر چلنے سے پاک نہیں ہوتا اور زمین پر چلنے سے موزے کے نچلے حصے کا پاک ہونا بھی محل اشکال ہے لیکن اگر موزے کا نچلا حصہ چمڑے یا چمڑے سے ملتی جلتی چیز سے بنا ہو (تو وہ زمین پر چلنے سے پاک ہو جائے گا)۔

سورج

۱۹۲۔ سورج ۔ زمین، عمارت اور دیوار کو پانچ شرطوں کے ساتھ پاک کرتا ہے۔

(اول) نجس چیز اس طرح تر ہو کہ اگر دوسری چیز اس سے لگے تو تر ہو جائے لہٰذا اگر وہ چیز خشک ہو تو اسے کسی طرح تر کر لینا چاہئے تاکہ دھوپ سے خشک ہو۔

(دوم) اگر کسی چیز میں عین نجاست ہو تو دھوپ سے خشک کرنے سے پہلے اس چیز سے نجاست کو دور کر لیا جائے۔

(سوم) کوئی چیز دھوپ میں رکاوٹ نہ ڈالے۔ پس اگر دھوپ پردے، بادل یا ایسی ہی کسی چیز کے پیچھے سے نجس چیز پر پڑے اور اسے خشک کر دے تو وہ چیز پاک نہیں ہوگی البتہ اگر بادل اتنا ہلکا ہو کہ دھوپ کو نہ روکے تو کوئی حرج نہیں۔

(چہارم) فقط سورج نجس چیز کو خشک کرے۔ لہٰذا مثال کے طور پر اگر نجس چیز ہوا اور دھوپ سے خشک ہو تو پاک نہیں ہوتی ہاں اگر ہوا اتنی ہلکی ہو کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ نجس چیز کو خشک کرنے میں اس نے بھی کوئی مدد کی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(پنجم) بنیاد اور عمارت کے جس حصے میں نجاست سرایت کر گئی ہے دھوپ سے ایک ہی مرتبہ خشک ہو جائے۔ پس اگر ایک دفعہ دھوپ نجس زمین اور عمارت پر پڑے اور اس کا سامنے والا حصہ خشک کرے اور دوسری دفعہ نچلے حصے کو خشک کرے تو اس کا سامنے والا حصہ پاک ہوگا اور نچلا حصہ نجس رہے گا۔

۱۹۳۔ سورج، نجس چٹائی کو پاک کر دیتا ہے لیکن اگر چٹائی دھاگے سے بنی ہوئی ہو تو دھاگے کے پاک ہونے میں اشکال ہے۔ اسی طرح درخت، گھاس اور دروازے، کھڑکیاں سورج سے پاک ہونے میں اشکال ہے۔

۱۹۴۔ اگر دھوپ نجس زمین پر پڑے، بعد ازاں شک پیدا ہو کہ دھوپ پڑنے کے وقت زمین تر تھی یا نہیں یا تری دھوپ کے ذریعے خشک ہوئی یا نہیں تو وہ زمین نجس ہوگی۔ اور اگر شک پیدا ہو کہ دھوپ پڑنے سے پہلے عین نجاست زمین پر سے ہٹادی گئی تھی یا نہیں یا یہ کہ کوئی چیز دھوپ کو مانع تھی یا نہیں تو پھر بھی وہی صورت ہوگی (یعنی زمین نجس رہے گی)۔

۱۹۵۔ اگر دھوپ نجس دیوار کی ایک طرف پڑے اور اس کے ذریعے دیوار کی وہ جانب بھی خشک ہو جائے جس پر دھوپ نہیں پڑی تو بعید نہیں کہ دیوار دونوں طرف سے پاک ہو جائے۔

استحالہ

۱۹۶۔ اگر کسی نجس چیز کی جنس یوں بدل جائے کہ ایک پاک چیز کی شکل اختیار کرلے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر نجس لکڑی جل کر راکھ ہو جائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے۔ لیکن اگر اس چیز کی جنس نہ بدلے مثلاً نجس گیہوں کا آٹا پیس لیا جائے یا (نجس آٹے کی) روٹی پکالی جائے تو وہ پاک نہیں ہوگی۔

۱۹۷۔ مٹی کا لوٹا اور دوسری ایسی چیزیں جو نجس مٹی سے بنائی جائیں نجس ہیں لیکن وہ کوئلہ جو نجس لکڑی سے تیار کیا جائے اگر اس میں لکڑی کی کوئی خاصیت باقی نہ رہے تو وہ کوئلہ پاک ہے۔

۱۹۸۔ ایسی نجس چیز جس کے متعلق علم نہ ہو کہ آیا اس کا استحالہ ہوا یا نہیں (یعنی جنس بدلی ہے یا نہیں) نجس ہے۔

انقلاب

۱۹۹اگر شراب خود بخود یا کوئی چیز ملانے سے مثلا سر کہ اور نمک ملانے سے سرکہ بن جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔

۲۰۰۔ وہ شراب جو نجس انگور یا اس جیسی کسی دوسری چیز سے تیار کی گئی ہو یا کوئی نجس چیز شراب میں گر جائے تو سرکہ بن جانے سے پاک نہیں ہوتی۔

۲۰۱۔نجس انگور، نجس کشمش اور نجس کھجور سے جو سرکہ تیار کیا جائے وہ نجس ہے۔

۲۰۲۔ اگر انگور یا کھجور کے ڈنٹھل بھی ان کے ساتھ ہوں اور ان سے سرکہ تیار کیا جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اسی برتن میں کھیرے اور بینگن وغیرہ ڈالنے میں بھی کوئی خرابی نہیں خواہ انگور یا کھجور کے سرکہ بننے سے پہلے ہی ڈالے جائیں بشرطیکہ سرکہ بننے سے پہلے ان میں نشہ نہ پیدا ہوا ہو۔

۲۰۳۔ اگر انگور کے رس میں آنچ پر رکھنے سے یا خود بخود جوش آجائے تو وہ حرام ہوجاتا ہے اور اگر وہ اتنا ابل جائے کہ اس کا دو تہائی حصہ کم ہوجائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے تو حلال ہو جاتا اور مسئلہ (۱۱۴) میں بتایا جا چکا ہے کہ انگور کا رس جوش دینے سے نجس نہیں ہوتا۔

۲۰۴۔ اگر انگور کے رس کا دو تہائی بغیر جوش میں آئے کم ہوجائے اور جو باقی بچے اس میں جوش آجائے تو اگر لوگ اس انگور کارس کہیں، شیرہ نہ کہیں تو احتیاط لازم کی بنا پر وہ حرام ہے۔

۲۰۵۔ اگر انگور کے رس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ جوش میں آیا ہے یا نہیں تو وہ حلال ہے لیکن اگر جوش میں آجائے اور یہ یقین نہ ہو کہ اس کا دو تہائی کم ہوا ہے یا نہیں تو وہ حلال نہیں ہوتا۔

۲۰۶۔ اگر کچے انگور کے خوشے میں کچھ پکے انگور بھی ہوں اور جو رس اس خوشے سے لیا جائے اسے لوگ انگور کا رس نہ کہیں اور اس میں جوش آجائے تو اس کا پینا حلال ہے۔

۲۰۷۔ اگر انگور کا ایک دانہ کسی ایسی چیز میں گر جائے جو آگ پر جوش کھا رہی ہو اور وہ بھی جوش کھانے لگے لیکن وہ اس چیز میں حل نہ ہو تو فقط اس دانے کا کھانا حرام ہے۔

۲۰۸۔ اگر چند دیگوں میں شیرہ پکایا جائے تو جو چمچہ جوش میں آئی ہوئی دیگ میں ڈالا جا چکا ہو اس کا ایسی دیگ میں ڈالنا بھی جائز ہے جس میں جوش نہ آیا ہو۔

۲۰۹۔ جس چیز کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کچے انگوروں کا رس ہے یا پکے انگوروں کا اگر اس میں جوش آجائے تو حلال ہے۔

انتقال

۲۱۰۔ اگر انسان کا خون یا اچھلنے والا خون رکھنے والے حیوان کا خون کوئی ایسا حیوان جس میں عرفاً خون نہیں ہوتا اس طرح چوس لے کہ وہ خون اس حیوان کے بدن کا جز ہو جائے مثلاً مچھر، انسان یا حیوان کے بدن سے اس طرح خون چوسے تو وہ خون پاک ہو جاتا ہے اور اسے انتقال کہتے ہیں۔ لیکن علاج کی غرض سے انسان کا جو خون جونک چوستی ہے وہ جونک کے بدن کا جز نہیں بنتا بلکہ انسانی خون ہی رہتا ہے اس لئے وہ نجس ہے۔

۲۱۱۔ اگر کوئی شخص اپنے بدن پر بیٹھے ہوئے مچھر کو مار دے اور وہ خون جو مچھر نے چوسا ہو اس کے بدن سے نکلے تو ظاہر یہ ہے کہ وہ خون پاک ہے کیونکہ وہ خون اس قابل تھا کہ مچھر کی غذا بن جائے اگرچہ مچھر کے خون چوسنے اور مارے جانے کے درمیان وقفہ بہت کم ہو۔ لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس خون سے اس حالت میں پرہیز کرے۔

اسلام

۲۱۲۔ اگر کوئی کافر "شہادتین" پڑھ لے یعنی کسی بھی زبان میں اللہ کی واحدانیت اور خاتم الانبیاء حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی نبوت کی گواہی دیدے تو مسلمان ہوجاتا ہے۔ اور اگرچہ وہ مسلمان ہونے سے پہلے نجس کے حکم میں تھا لیکن مسلمان ہو جانے کے بعد اس کا بدن، تھوک، ناک کا پانی اور پسینہ پاک ہو جاتا ہے لیکن مسلمان ہونے کے وقت اگر اس کے بدن پر کوئی عین نجاست ہو تو اسے دور کرنا اور اس مقام کو پانی سے دھونا ضروری ہے بلکہ اگر مسلمان ہونے سے پہلے ہی عین نجاست دور ہو چکی ہو تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس مقام کو پانی سے دھو ڈالے۔

۲۱۳۔ ایک کافر کے مسلمان ہونے سے پہلے اگر اس کا گیلا لباس اس کے بدن سے چھو گیا ہو تو اس کے مسلمان ہونے کے وقت وہ لباس اس کے بدن پر ہو یا نہ ہو احتیاط واجب کی بنا پر اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

۲۱۴۔ اگر کافر شہادتین پڑھ لے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ دل سے مسلمان ہوا ہے یا نہیں تو وہ پاک ہے۔ اور اگر یہ علم ہو کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہوا لیکن ایسی کوئی بات اس سے ظاہر نہ ہوئی ہو جو توحید اور رسالت کی شہادت کے منافی ہو تو صورت وہی ہے (یعنی وہ پاک ہے) ۔

تبعیت

۲۱۵۔ تبعیت کا مطلب ہے کوئی نجس چیز کسی دوسری چیز کے پاک ہونے کی وجہ سے پاک ہونے کی وجہ سے پاک ہو جائے ۔

۲۱۶۔ اگر شراب سرکہ ہو جائے تو اس کا برتن بھی اس جگہ تک پاک ہو جاتا ہے جہاں تک شراب جوش کھا کر پہنچی ہو اور اگر کپڑا یا کوئی دوسری چیز جو عموماً اس (شراب کے برتن) پر رکھی جاتی ہے اور اس سے نجس ہو گئی ہو تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے لیکن اگر برتن کی بیرونی سطح اس شراب سے آلودہ ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ شراب کے سرکہ ہو جانے کے بعد اس سطح سے پرہیز کیا جائے۔

۲۱۷۔ کافر کا بچہ بذریعہ تبعیت دو صورتوں میں پاک ہو جاتا ہے۔

۱۔ جو کافر مرد مسلمان ہو جائے اس کا بچہ طہارت میں اس کے تابع ہے۔ اور اسی طرح بچے کی ماں یا دادی یا دادا مسلمان ہو جائیں تب بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اس صورت میں بچے کی طہارت کا حکم اس سے مشروط ہے کہ بچہ اس نو مسلم کے ساتھ اور اس کے زیر کفالت ہو نیز بچے کا کوئی کافر رشتہ دار اس بچے کے ہمراہ نہ ہو۔

۲۔ ایک کافر بچے کو کسی مسلمان نے قید کر لیا ہو اور اس بچے کے باپ یا بزرگ (دادا یا نانا وغیرہ) میں سے کوئی ایک بھی اس کے ہمراہ نہ ہو۔ ان دونوں صورتوں میں بچے کے تبعیت کی بنا پر پاک ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ جب باشعور ہو جائے تو کفر کا اظہار نہ کرے۔

۲۱۸۔ وہ تختہ یا سل جس پر میت کو غسل دیا جائے اور وہ کپڑا جس سے میت کی شرمگاہ ڈھانپی جائے نیز غسال کے ہاتھ غسل مکمل ہونے کے بعد پاک ہو جاتے ہیں۔

۲۱۹۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پانی سے دھوئے تو اس چیز کے پاک ہونے پر اس شخص کا وہ ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے جس سے وہ اس چیز کو دھوتا ہے۔

۲۲۰۔ اگر لباس یا اس جیسی کسی چیز کو قلیل پانی سے دھویا جائے اور اتنا نچوڑ دیا جائے جتنا عام طور پر نچوڑا جاتا ہو تا کہ جس پانی سے دھویا گیا ہے اس کا دھوون نکل جائے تو جو پانی اس میں رہ جائے وہ پاک ہے۔

۲۲۱۔ جب نجس برتن کو قلیل پانی سے دھویا جائے تو جو پانی برتن کو پاک کرنے کے لئے اس پر ڈالا جائے اس کے بہہ جانے کے بعد جو معمولی پانی اس میں باقی رہ جائے وہ پاک ہے۔

عین نجاست کا دور ہونا

۲۲۲۔ اگر کسی حیوان کا بدن عین نجاست مثلاً خون یا نجس شدہ چیز مثلاً نجس پانی سے آلودہ ہو جائے تو جب وہ نجاست دور ہو جائے حیوان کا بدن پاک ہو جاتا ہے اور یہی صورت انسانی بدن کے اندرونی حصوں مثال کے طور پر منہ یا ناک اور کان کے اندر والے حصوں کی ہے کہ وہ باہر سے نجاست لگنے سے نجس ہو جائیں گے اور جب نجاست دور ہو جائے تو پاک ہو جائیں گے لیکن نجاست داخلی مثلاً دانتوں کے ریخوں سے خون نکلنے سے بدن کا اندرونی حصہ نجس نہیں ہوتا اور یہی حکم ہے جب کسی خارجی چیز کو بدن کے اندرونی حصے میں نجاست داخلی لگ جائے تو وہ چیز نجس نہیں ہوتی۔ اس بنا پر

اگر مصنوعی دانت منہ کے اندر دوسرے دانتوں کے ریخوں سے نکلے ہوئے خون سے آلودہ ہو جائیں تو ان دانتوں کو دھونا لازم نہیں ہے۔ لیکن اگر ان مصنوعی دانتوں کو نجس غذا لگ جائے تو ان کو دھونا لازم ہے۔

۲۲۳۔ اگر دانتوں کی ریخوں میں غذا لگی رہ جائے اور پھر منہ کے اندر خون نکل آئے تو وہ غذا خون ملنے سے نجس نہیں ہوگی۔

۲۲۴۔ ہونٹوں اور آنکھ کی پلکوں کے وہ حصے جو بند کرتے وقت ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں وہ اندرونی حصے کا حکم رکھتے ہیں۔ اگر اس اندرونی حصے میں خارج سے کوئی نجاست لگ جائے تو اس اندرونی حصے کو دھونا ضروری نہیں ہے لیکن وہ مقامات جن کے بارے میں انسان کو یہ علم نہ ہو کہ آیا انہیں اندرونی حصہ سمجھا جائے یا بیرونی اگر خارج سے نجاست ان مقامات پر لگ جائے تو انہیں دھونا چاہئے۔

۲۲۵۔ اگر نجس مٹی کپڑے یا خشک قالین، دری یا ایسی ہی کسی اور چیز کولگ جائے اور کپڑے وغیرہ کو یوں جھاڑا جائے کہ نجس مٹی اس سے الگ ہو جائے تو اس کے بعد اگر کوئی تر چیز کپڑے وغیرہ کو چھو جائے تو وہ نجس نہیں ہوگی۔

نجاست کھانے والے حیوان کا استبراء

۲۲۶۔ جس حیوان کو انسانی نجاست کھانے کی عادت پڑگئی ہو اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور اگر اسے پاک کرنا مقصود ہو تو اس کا استبراء کرنا ضروری ہے یعنی ایک عرصے تک اسے نجاست نہ کھانے دیں اور پاک غذا دیں حتی کہ اتنی مدت گزر جائے کہ پھر اسے نجاست کھانے والا نہ کہا جاسکے اور احتیاط مستحب کی بنا پر نجاست کھانے والے اونٹ کو چالیس دن تک ، گائے کو بیس دن تک بھیڑ کو دس دن تک، مرغابی کو کو سات یا پانچ دن تک اور پالتو مرغی کو تین دن تک نجاست کھانے سے باز رکھا جائے۔ اگرچہ مقررہ مدت گزرنے سے پہلے ہی انہیں نجاست کھانے والا حیوان نہ کہا جاسکے (تب بھی اس مدت تک انہیں نجاست کھانے سے باز رکھنا چاہئے)۔

مسلمان کا غائب ہو جانا

۲۲۷۔ اگر بالغ اور پاکی، ناپاکی کی سمجھ رکھنے والے مسلمان کا بدن لباس یا دوسری اشیاء مثلاً برتن اور دری وغیرہ جو اس کے استعمال میں ہوں نجس ہو جائیں اور پھر وہ وہاں سے چلا جائے تو اگر کوئی انسان یہ سمجھے کہ اس نے یہ چیزیں دھوئی تھیں تو وہ پاک ہوں گی لیکن احتیاط مستحب ہے کہ ان کو پاک نہ سمجھے مگر درج ذیل چند شرائط کے ساتھ :

(اول) جس چیز نے اس مسلمان کے لباس کو نجس کیا ہے اسے وہ نجس سمجھتا ہو لہذا اگر مثال کے طور پر اس کا لباس تر ہو اور کافر کے بدن چھو گیا ہو اور وہ اسے نجس نہ سمجھتا ہو تو اس کے چلے جانے کے بعد اس کے لباس کو پاک نہیں سمجھنا چاہئے۔

(دوم) اسے علم ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس چیز سے لگ گیا ہے۔

(سوم) کوئی شخص اسے اس چیز کو ایسے کام میں استعمال کرتے ہوئے دیکھے جس میں اس کا پاک ہونا ضروری ہو مثلاً اسے اس لباس کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھے۔

(چہارم) اس بات کا احتمال ہو کہ وہ مسلمان جو کام اس چیز کے ساتھ کر رہا ہے اس کے بارے میں اسے علم ہے کہ اس چیز کا پاک ہونا ضروری ہے لہذا مثال کے طور پر اگر وہ مسلمان یہ نہیں جانتا کہ نماز پڑھنے والے کا لباس پاک ہونا چاہئے اور نجس لباس کے ساتھ ہی نماز پڑھ رہا ہے تو ضروری ہے کہ انسان اس لباس کو پاک نہ سمجھے۔

(پنچم) وہ مسلمان نجس اور پاک چیز میں فرق کرتا ہو۔ پس اگر وہ مسلمان نجس اور پاک چیز میں فرق کرتا ہو۔ پس اگر وہ مسلمان نجس اور پاک میں لاپروائی کرتا ہو تو ضروری ہے کہ انسان اس چیز کو پاک نہ سمجھے۔

۲۲۸۔ اگر کسی شخص کو یقین یا اطمینان ہو کہ جو چیز پہلے نجس تھی اب پاک ہوگئی ہے یا وہ عادل اشخاص اس کے پاک ہونے کی خبر دیں اور ان کی شہادت اس چیز کی پاکی کا جواز ہے تو وہ چیز پاک ہے اسی طرح اگر وہ شخص جس کے پاس کوئی نجس چیز ہو کہے کہ وہ چیز پاک ہوگئی ہے اور وہ غلط بیاں نہ ہو یا کسی مسلمان نے ایک نجس چیز کو دھویا ہو گویہ معلوم نہ ہو کہ اس نے اسے ٹھیک طرح سے دھویا ہے یا نہیں تو وہ چیز بھی پاک ہے۔

۲۲۹۔ اگر کسی نے ایک شخص کا لباس دھونے کی ذمہ دار لی ہو اور کہے کہ میں نے اسے دھو دیا ہے اور اس شخص کو اس کے یہ کہنے سے تسلی ہو جائے تو وہ لباس پاک ہے۔

۲۳۰۔ اگر کسی شخص کی یہ حالت ہو جائے کہ اسے کسی نجس چیز کے دھوئے جانے کا یقین ہی نہ آئے۔ اگر وہ اس چیز کو جس طرح لوگ عام طور پر دھوتے ہیں دھولے تو کافی ہے۔

معمول کے مطابق (ذبیحے کے) خون کا بہہ جانا

۲۳۱۔ جیسا کہ مسئلہ ۹۸ میں بتایا گیا ہے کہ کسی جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کرنے کے بعد اس کے بدن سے معمول کے مطابق (ضروری مقدار میں) خون نکل جائے تو جو خون اس کے بدن کے اندر باقی رہ جائے وہ پاک ہے۔

۲۳۲۔ مذکورہ بالا حکم جس کا بیان مسئلہ ۲۳۱ میں ہوا ہے احتیاط کی بنا پر اس جانور سے مخصوص ہے جس کا گوشت حلال ہو۔ جس جانور کا گوشت حرام ہو اس پر یہ حکم جاری نہیں ہو سکتا بلکہ احتیاط مستحب کی بنا پر اس کا اطلاق حلال گوشت والے جانور کے ان اعضاء پر بھی نہیں ہو سکتا جو حرام ہیں۔

برتنوں کے احکام

۲۳۳۔ جو برتن کتے، سور یا مردار کے چمڑے سے بنایا جائے اس میں کسی چیز کا کھانا پینا جب کہ تری اس کی نجاست کا موجب بنی ہو، حرام ہے اور اس برتن کو وضو اور غسل اور ایسے دوسرے کاموں میں استعمال نہیں کرنا چاہئے جنہیں پاک چیز سے انجام دینا ضروری ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ کتے، سور اور مردار کے چمڑے کو خواہ وہ برتن کی شکل میں نہ بھی ہو استعمال نہ کیا جائے۔

۲۳۴۔ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر ان کو کسی طرح بھی استعمال کرنا حرام ہے لیکن ان سے کمرہ وغیرہ سجانے یا انہیں اپنے پاس رکھنے میں کوئی حرج نہیں گو ان کا ترک کر دینا احوط ہے۔ اور سجاوٹ یا قبضے میں رکھنے کے لئے سونے اور چاندی کے برتن بنانے اور ان کی خرید و فروخت کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

۲۳۵۔ استکان (شیشے کا چھوٹا سا گلاس جس میں قہوہ پیتے ہیں) کا ہولڈر جو سونے یا چاندی سے بنا ہوا ہو اگر اسے برتن کہا جائے تو وہ سونے، چاندی کے برتن کا حکم رکھتا ہے اور اگر اسے برتن نہ کہا جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

۲۳۶۔ ایسے برتنوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں جن پر سونے یا چاندی کا پانی چڑھایا گیا ہو۔

۲۳۷□ اگر جست کو چاندی یا سون□ می□ مخلوط کر ک□ برتن بنائ□ جائی□ اور جست اتنی زیاد□ مقدار می□ □و ک□ اس برتن کو سون□ یا چاندی کا برتن ن□ ک□ا جائ□ تو اس ک□ استعمال می□ کوئی حرج ن□ی□□

۲۳۸□ اگر غذا سون□ یا چاندی ک□ برتن می□ رک□ی □و اور کوئی شخص اس□ دوسر□ برتن می□ ان□یل ل□ تو اگر دوسرا برتن عام طور پر پ□ل□ برتن می□ ک□ان□ کا ذریع□ شمار ن□ □و تو ایسا کرن□ می□ کوئی حرج ن□ی□ □□□

۲۳۹□ حق□ ک□ چلم کا سوراخو□ والا □□کنا، چ□ری یا چاقو کا میان اور قرآن مجید رک□ن□ کا □ب□ اگر سون□ یا چاندی س□ بن□ □و□ تو کوئی حرج ن□ی□ تا□م احتیاط مستحب ی□ □□ ک□ سون□ چاندی کی بنی □وئی عطر دانی، سرم□ دانی اور افیم دانی استعمال ن□ کی جائی□□

۲۴۰□ مجبوری کی حالت می□ سون□ چاندی ک□ برتنو□ می□ اتنا ک□ان□ پین□ می□ کوئی حرج ن□ی□ جس س□ ب□وک م□ جائ□ لیکن اس س□ زیاد□ ک□انا پینا جائز ن□ی□□

۲۴۱□ ایسا برتن استعمال کرن□ می□ کوئی حرج ن□ی□ جس ک□ بار□ می□ معلوم ن□ □و ک□ ی□ سون□ یا چاندی کا □□ یا کسی اور چیز س□ بنا □وا □□□

عبادات (وضو)

وضو

۲۴۲□وضو می□ واجب □□ ک□ چ□ر□ اور دونو□ □ات□ د□وئ□ جائی□ اور سر ک□ اگل□ حص□ اور دونو□ پاو□ ک□ سامن□ وال□ حص□ کا مسح کیا جائ□□

۲۴۳□ چ□ر□ کو لمبائی می□ پیشانی ک□ اوپر اس جگ□ س□ ل□ کر ج□ا□ سر ک□ بال اگت□ □ی□ □□و□ی ک□ آخری کنار□ تک د□ونا ضروری □□ اور چو□ائی می□ بیچ کی انگلی اور انگو□□□ ک□ پ□یلاو می□ جتنی جگ□ آجائ□ اس□ د□ونا ضروری □□ اگر اس مقدار کا ذرا سا حص□ ب□ی چ□و□ جائ□ تو وضو باطل □□□اور اگر انسان کو ی□ یقین ن□ □و ک□ ضروری حص□ پورا □□ل گیا □□ تو یقین کرن□ ک□ لئ□ ت□و□ا ت□و□ا اد□ر اد□ر س□ د□ونا ب□ی ضروری □□□

۲۴۴۔ اگر کسی شخص کے ہاتھ یا چہرہ عام لوگوں کی بہ نسبت بڑے یا چھوٹے ہوں تو اسے دیکھنا چاہئے کہ عام لوگ کہاں تک اپنا چہرہ دھوتے ہیں اور پھر وہ بھی اتنا ہی دھو ڈالے۔ علاوہ ازیں اگر اس کی پیشانی پر بال اگے ہوئے ہوں یا سر کے اگلے حصے پر بال نہ ہوں تو اسے چاہئے کہ عام اندازے کے مطابق پیشانی دھو ڈالے۔

۲۴۵۔ اگر اس بات کا احتمال ہو کہ کسی شخص کی بھوؤں، آنکھ کے گوشوں اور ہونٹوں پر میل یا کوئی دوسری چیز ہے جو پانی کے ان تک پہنچنے میں مانع ہے اور اس کا یہ احتمال لوگوں کی نظروں میں درست ہو تو اسے وضو سے پہلے تحقیق کر لینی چاہئے اور اگر کوئی چیز ہو تو اسے دور کرنا چاہئے۔

۲۴۶۔ اگر چہرے کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ہو تو پانی جلد تک پہنچانا ضروری ہے اور اگر نظر نہ آتی ہو تو بالوں کا دھونا کافی ہے اور ان کے نیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں۔

۲۴۷۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ آیا اس کے چہرے کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ہے یا نہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ بالوں کو دھوئے اور پانی جلد تک بھی پہنچائے۔

۲۴۸۔ ناک کے اندرونی حصے اور ہونٹوں اور آنکھوں کے ان حصوں کا جو بند کرنے پر نظر نہیں آتے دھونا واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی انسان کو یہ یقین نہ ہو کہ جن جگہوں کا دھونا ضروری ہے ان میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی تو واجب ہے کہ ان اعضاء کا کچھ اضافی حصہ بھی دھو لے تاکہ اسے یقین ہو جائے اور جس شخص کو اس (مذکورہ) بات کا علم نہ ہو اگر اس نے جو وضو کیا ہے اس میں ضروری حصے دھونے یا نہ دھونے کے بارے میں نہ جانتا ہو تو اس وضو سے اس نے جو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے اور بعد کی نمازوں کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

۲۴۹۔ احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ ہاتھوں اور اسی طرح چہرے کو اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔ اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے جائیں تو وضو باطل ہو گا۔

۲۵۰۔ اگر ہتھیلی پانی سے تر کر کے چہرے اور ہاتھوں پر پھیری جائے اور ہاتھ میں اتنی تری ہو کہ اسے پھیرنے سے پورے چہرے اور ہاتھوں پر پانی پہنچ جائے تو کافی ہے۔ ان پر پانی کا بہنا ضروری نہیں۔

۲۵۱۔ چہرہ دھونے کے بعد پہلے دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ کہنی سے انگلیوں کے سروں تک دھونا چاہئے۔

۲۵۲۔ اگر انسان کو یقین نہ ہو کہ کہنی کو پوری طرح دھولیا ہے تو یقین کرنے کے لئے کہنی سے اوپر کا کچھ حصہ دھونا بھی ضروری ہے۔

۲۵۳۔ جس شخص نے چہرہ دھونے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کلائی کے جوڑ تک دھویا ہو اسے چاہئے کہ وضو کرتے وقت انگلیوں کے سروں تک دھوئے۔ اگر وہ صرف کلائی کے جوڑ تک دھوئے گا تو اس کا وضو باطل ہوگا۔

۲۵۴۔ وضو میں چہرے اور ہاتھوں کا ایک دفعہ دھونا واجب، دوسری دفعہ دھونا مستحب اور تیسری دفعہ یا اس سے زیادہ بار دھونا حرام ہے۔ ایک دفعہ دھونا اس وقت مکمل ہوگا جب وضو کی نیت سے اتنا پانی چہرے یا ہاتھ پر ڈالے کہ وہ پانی پورے چہرے یا ہاتھ پر پہنچ جائے اور احتیاطاً کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ لہذا اگر پہلی دفعہ دھونے کی نیت سے دس بار بھی چہرے پر پانی ڈالے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی جب تک مثلاً وضو کرنے یا چہرہ دھونے کی نیت نہ کرے پہلی بار دھونا شمار نہیں ہوگا۔ لہذا اگر چاہے تو چند بار چہرے کو دھولے اور آخری بار چہرہ دھوتے وقت وضو کی نیت کر سکتا ہے لیکن دوسری دفعہ دھونے میں نیت کا معتبر ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ اگرچہ وضو کی نیت سے نہ بھی ہو ایک دفعہ دھونے کے بعد ایک بار سے زائد چہرہ یا ہاتھوں کو نہ دھوئے۔

۲۵۵۔ دونوں ہاتھ دھونے کے بعد سر کے اگلے حصے کا مسح وضو کے پانی کی اس تری سے کرنا چاہئے جو ہاتھوں کو لگی رہ گئی ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مسح دائیں ہاتھ سے کیا جائے جو اوپر سے نیچے کی طرف ہو۔

۲۵۶۔ سر کے چار حصوں میں سے پیشانی سے ملا ہوا ایک حصہ وہ مقام ہے جہاں مسح کرنا چاہئے۔ اس حصے میں جہاں بھی اور جس انداز سے بھی مسح کریں کافی ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ طول میں ایک انگلی کی لمبائی کے لگ بھگ اور عرض میں تین ملی ہوئی انگلیوں کے لگ بھگ جگہ پر مسح کیا جائے۔

۲۵۷۔ یہ ضروری نہیں کہ سر کا مسح جلد پر کیا جائے بلکہ سر کے اگلے حصے کے بالوں پر کرنا بھی درست ہے لیکن اگر کسی کے سر کے بال اتنے لمبے ہوں کہ مثلاً اگر کنگھا کرے تو چہرے پر آگریں یا سر کے کسی دوسرے حصے تک جا پہنچیں تو ضروری ہے کہ وہ بالوں کی جڑوں پر یا مانگ نکال کر سر کی جلد پر مسح کرے۔ اور اگر وہ چہرے پر آگرنے والے یا سر کے دوسرے حصوں تک پہنچنے والے بالوں کو آگے کی طرف جمع کر کے ان پر مسح کرے گا یا سر کے دوسرے حصوں کے بالوں پر جو آگے کو بڑھ آئے ہوں مسح کرے گا تو ایسا مسح باطل ہے۔

۲۵۸۔ سر کے مسح کے بعد وضو کے پانی کی اس تری سے جو ہاتھوں میں باقی ہو پاوں کی کسی ایک انگلی سے لے کر پاوں کے جوڑ تک مسح کرنا ضروری ہے۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ دائیں پیر کا دائیں ہاتھ سے اور بائیں پیر کا بائیں ہاتھ سے مسح کیا جائے۔

۲۵۹۔ پاوں پر مسح کا عرض جتنا بھی ہو کافی ہے لیکن بہتر ہے کہ تین جڑی ہوئی انگلیوں کی چوڑائی کے برابر ہو اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ پاوں کے پورے اوپری حصے کا مسح پوری ہتھیلی سے کیا جائے۔

۲۶۰۔ احتیاط یہ ہے کہ پاوں کا مسح کرتے وقت ہاتھ انگلیوں کے سروں پر رکھے اور پھر پاوں کے ابھار کی جانب کھینچے یا ہاتھ پاوں کے جوڑ پر رکھ کر انگلیوں کے سروں کی طرف کھینچے یہ درست نہیں کہ پورا ہاتھ پاوں پر رکھے اور تھوڑا سا کھینچے۔

۲۶۱۔ سر اور پاوں کا مسح کرتے وقت ہاتھ پر کھینچنا ضروری ہے۔ اور اگر ہاتھ کو ساکن رکھے اور سر یا پاوں کو اس پر چلائے تو باطل ہے لیکن ہاتھ کھینچنے کے وقت سر اور پاوں معمولی حرکت کریں تو کوئی حرن نہیں۔

۲۶۲۔ جس جگہ کا مسح کرنا ہو وہ خشک ہونی چاہئے۔ اگر وہ اس قدر تر ہو کہ ہتھیلی کی تری اس پر اثر نہ کرے تو مسح باطل ہے لیکن اگر اس پر نمی ہو یا تری اتنی کم ہو کہ وہ ہتھیلی کی تری سے ختم ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

۲۶۳۔ اگر مسح کرنے کے لئے ہتھیلی پر تری باقی نہ رہی ہو تو اسے دوسرے پانی سے تر نہیں کیا جاسکتا بلکہ ایسی صورت میں اپنی داڑھی کی تری لے کر اس سے مسح کرنا چاہئے۔ اور داڑھی کے علاوہ اور کسی جگہ سے تری لے کر مسح کرنا محل اشکال ہے۔

۲۶۴۔ اگر ہتھیلی کی تری صرف سر کے مسح کے لئے کافی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ سر کا مسح اس تری سے کیا جائے اور پاوں کے مسح کے لئے اپنی داڑھی سے تری حاصل کرے۔

۲۶۵۔ موزے اور جوتے پر مسح کرنا باطل ہے۔ ہاں اگر سخت سردی کی وجہ سے یا چور یا درندے وغیرہ کے خوف سے جوتے یا موزے نہ اتارے جاسکیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ موزے اور جوتے پر مسح کرے اور تیمم بھی کرے۔ اور تقیہ کی صورت میں موزے اور جوتے پر مسح کرنا کافی ہے۔

۲۶۶۔ اگر پاؤں کا اوپر والا حصہ نجس ہو اور مسح کرنے کے لئے اسے دھویا بھی نہ جاسکتا ہو تو تیمم کرنا ضروری ہے۔

ارتماسی وضو

۲۶۷۔ ارتماسی وضو یہ ہے کہ انسان چہرے اور ہاتھوں کو وضو کی نیت سے پانی میں ڈبو دے۔ بظاہر ارتماسی طریقے سے دھلے ہوئے ہاتھ کی تری سے مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسا کرنا خلاف احتیاط ہے۔

۲۶۸۔ ارتماسی وضو میں بھی چہرے اور ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف دھونے چاہئیں۔ لہذا جب کوئی شخص وضو کی نیت سے چہرے اور ہاتھ پانی میں ڈبوئے تو ضروری ہے کہ چہرہ پیشانی کی طرف سے اور ہاتھ کہنیوں کی طرف سے ڈبوئے۔

۲۲۹۔ اگر کوئی شخص بعض اعضاء کا وضو ارتماسی طریقے سے اور بعض کا غیر ارتماسی (یعنی ترتیبی) طریقے سے کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

دعائیں جن کا وضو کرتے وقت پڑھنا مستحب ہے

۲۷۰۔ جو شخص وضو کرنے لگے اس کے لئے مستحب ہے کہ جب اس کی نظر پانی پر پڑے تو یہ دعا پڑھے:

بِسمِ اللہِ وَ بِاللہِ وَالحَمدُ للہِ الّذی جَعَلَ المَاءَ طَہُوراوّلم یَجعَلہُ نجسنا۔

جب وضو سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰہُمَّ اجعَلنی مِنَ التَّوَّابِینَ وَاجعَلنِی مِنَ المُتَطَہِّرِینَ۔

کُلّی کرتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰہُمَّ لَقِّنّی حُجَّتِی یَومَ اَلقاکَ وَاَطلِق لِسَانِي بِذِکرِکَ نام میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰہُمَّ لَا تُحَرِّم عَلَیَّ رِیحَ الجَنَّۃِ واجعَلنِی مِمَّن یَّشُمُّ رِیحَہَا وَرَوحَہَا وَ طِیبَہَا۔

چہرہ دھوتے یا دُعا پڑھے: اَللّٰہُمَّ بَیِض وَجہِی یَومَ تَسوَدّ الوُجُوہُ وَلَا تُسَوِدوَلَاَ تُسَوِد وَجہِی یَومَ تَبیَضُّ الوُجُوہُ۔

دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰہُمَّ اَعطِنِی کِتَابِی بِیَمِینِی وَالخُلدَفِی الجِنَانِ بِیَسَارِی وَ حَاسِبنِی حِسَاباً یَّسِیراً۔

بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰہُمَّ لَا تُعطِنِی کِتَابِی بِشِمَالِی وَلاَ مِن وَّرَآءِ ظَہرِی وَلاَ تَجعَلہَا مَغلُولَۃً اِلٰی عُنُقِی وَاَعُوذُ بِکَ مِن مُّقَطَّعَاتِ النِّیرانِ۔

سر کا مسح کرتے وقت یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ غَشِّنِی عَلَی الصِّراطِ یَومَ تَزِلُّ فِیہِ الاَقدَامُ وَاجعَل سَعیِی فِی مَا یُرضِیکَ عَنِّی یَاذَالجَلَالِ وَالِاکرَامِ۔

وضو صحیح ہونے کی شرائط

وضو کا صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں۔

(پہلی شرط) وضو کا پانی پاک ہو۔ ایک قول کی بنا پر وضو کا پانی ایسی چیزوں مثلاً حلال گوشت حیوان کے پیشاب، پاک مُردار اور زخم کی ریم سے آلودہ نہ ہو جن سے انسان کو گھن آتی ہو اگرچہ شرعی لحاظ سے (ایسا پانی) پاک ہے اور یہ قول احتیاط کی بنا پر ہے۔

(دوسری شرط) پانی مطلق ہو۔

۲۷۱۔ نجس یا مضاف پانی سے وضو کرنا باطل ہے خواہ وضو کرنے والا شخص اس کے نجس یا مضاف ہونے کے بارے میں علم نہ رکھتا ہو یا بھول گیا ہو کہ یہ نجس یا مضاف پانی ہے۔ لہذا اگر وہ ایسے پانی سے وضو کرکے نماز پڑھ چکا ہو تو صحیح وضو کرکے دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔

۲۷۲۔ اگر ایک شخص کے پاس مٹی ملے ہوئے مضاف پانی کے علاوہ اور کوئی پانی وضو کے لئے نہ ہو اور نماز کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کر لے لیکن اگر وقت تنگ نہ ہو تو ضروری ہے کہ پانی کے صاف ہونے کا انتظار کرے یا کسی طریقے سے اس پانی کو صاف کرے اور وضو کرے۔

(تیسری شرط) وضو کا پانی مباح ہو۔

۲۷۳۔ ایسے پانی سے وضو کرنا جو غصب کیا گیا ہو یا جس کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ اس کا مالک اس کے استعمال راضی ہے یا نہیں حرام اور باطل ہے۔ علاوہ ازیں اگر چہرے اور ہاتھوں سے وضو کا پانی غصب کی ہوئی جگہ پر گرتا ہو یا وہ جگہ جس میں وضو کر رہا ہے غصبی ہے اور وضو کرنے کے لئے کوئی اور جگہ بھی نہ ہو تو متعلقہ شخص کا فریضہ تیمم ہے اور اگر کسی دوسری جگہ وضو کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ دوسری جگہ وضو کرے۔ لیکن اگر دونوں صورتوں میں گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے اسی جگہ وضو کرلے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

۲۷۴۔ کسی مدرسے کے ایسے حوض سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں جس کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ آیا وہ تمام لوگوں کے لئے وقت کیا گیا ہے یا صرف مدرسے سے طلباء کے لئے وقف ہے اور صورت یہ ہو کہ لوگ عموماً اس حوض سے وضو کرتے ہوں اور کوئی منع نہ کرتا ہو۔

۲۷۵۔ اگر کوئی شخص ایک مسجد میں نماز پڑھنا نہ چاہتا ہو اور یہ بھی نہ جانتا ہو کہ آیا اس مسجد کا حوض تمام لوگوں کے لئے وقف ہے یا صرف ان لوگوں کے لئے جو اس مسجد میں نماز پڑھتے ہیں تو اس کے لئے اس حوض سے وضو کرنا درست نہیں لیکن اگر عموماً وہ لوگ بھی اس حوض سے وضو کرتے ہوں جو اس مسجد میں نماز نہ پڑھنا چاہتے ہوں اور کوئی منع نہ کرتا ہو تو وہ شخص بھی اس حوض سے وضو کر سکتا ہے۔

۲۷۶۔ سرائے، مسافرخانوں اور ایسے ہی دوسرے مقامات کے حوض سے ان لوگوں کا جو ان میں مقیم نہ ہوں، وضو کرنا اسی صورت میں درست ہے جب عموماً ایسے لوگ بھی جو وہاں مقیم نہ ہوں اس حوض سے وضو کرتے ہوں اور کوئی منع نہ کرتا ہو۔

۲۷۷۔ بڑی نہروں سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ انسان نہ جانتا ہو کہ ان کا مالک راضی ہے یا نہیں۔ لیکن اگر ان نہروں کا مالک وضو کرنے سے منع کرے یا معلوم ہو کہ وہ ان سے وضو کرنے پر راضی نہیں یا ان کا مالک نابالغ یا پاگل ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان نہروں کے پانی سے وضو نہ کرے۔

۲۷۸۔ اگر کوئی شخص یہ بھول جائے کہ پانی غصبی ہے اور اس سے وضو کرلے تو اس کا وضو صحیح ہے۔ لیکن اگر کسی شخص نے خود پانی غصب کیا ہو اور بعد میں بھول جائے کہ یہ پانی غصبی ہے اور اس سے وضو کرلے تو اس کا وضو صحیح ہونے میں اشکال ہے۔

(چوتھی شرط) وضو کا برتن مباح ہو۔

(پانچویں شرط) وضو کا برتن احتیاط واجب کی بنا پر سونے یا چاندی کا بنا ہوا نہ ہو۔ ان دو شرطوں کی تفصیل بعد والے مسئلے میں آرہی ہے۔

۲۷۹۔ اگر وضو کا پانی غصبی یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو اور اس شخص کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی پانی نہ ہو تو اگر وہ اس پانی کو شرعی طریقے سے دوسرے برتن میں انڈیل سکتا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اسے کسی دوسرے برتن میں انڈیل لے اور پھر اس سے وضو کرے اور اگر ایسا کرنا آسان نہ ہو تو تیمم کرنا ضروری ہے۔ اور اگر اس کے پاس اس کے علاوہ دوسرا پانی موجود ہو تو ضروری ہے کہ اس سے وضو کرے۔ اور اگر ان دونوں صورتوں میں وہ صحیح طریقے پر عمل نہ کرتے ہوئے اس پانی سے جو غصبی یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہے وضو کر لے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

۲۸۰۔ اگر کسی حوض میں مثال کے طور پر غصب کی ہوئی ایک اینٹ یا ایک پتھر لگا ہو اور عرف عام میں اس حوض میں سے پانی نکالنا اس اینٹ یا پتھر پر تصرف نہ سمجھا جائے تو (پانی لینے میں) کوئی حرج نہیں لیکن اگر تصرف سمجھا جائے تو پانی کا نکالنا حرام لیکن اس سے وضو کرنا صحیح ہے۔

۲۸۱۔ اگر ائمہ طاہرین علیہم السلام یا ان کی اولاد کے مقبرے کے صحن میں جو پہلے قبرستان تھا کوئی حوض یا نہر کھودی جائے اور یہ علم نہ ہو کہ صحن کی زمین قبرستان کے لئے وقف ہو چکی ہے تو اس حوض یا نہر کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(چوتھی شرط) وضو کے اعضاء دھوتے وقت اور مسح کرتے وقت پاک ہو۔

۲۸۲۔ اگر وضو مکمل ہونے سے پہلے وہ مقام نجس ہو جائے جسے دھویا جا چکا ہے یا جس کا مسح کیا جاچکا ہے تو وضو صحیح ہے۔

۲۸۳۔ اگر اعضائے وضو کے سوا بدن کا کوئی حصہ نجس ہو تو وضو صحیح ہے لیکن اگر پاخانے یا پیشاب کے مقام کو پاک نہ کیا ہو تو پھر احتیاط مستحب یہ ہے کہ پہلے انہیں پاک کرے اور پھر وضو کرے۔

۲۸۴۔ اگر وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نجس ہو اور وضو کرنے کے بعد متعلقہ شخص کو شک گزرے کہ آیا وضو کرنے سے پہلے اس عضو کو دھویا تھا یا نہیں تو وضو صحیح ہے لیکن اس نجس مقام کو دھو لینا ضروری ہے۔

۲۸۵۔ اگر کسی کے چہرے یا ہاتھوں پر کوئی ایسی خراش یا زخم ہو جس سے خون نہ رکتا ہو اور پانی اس کے لئے مضر نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس عضو کے صحیح سالم اجزاء کو ترتیب وار دھونے کے بعد زخم یا خراش والے حصے کو کُر برابر پانی یا جاری

پانی میں ڈبو دے اور اسے اس قدر دبائے کہ خون بند ہو جائے اور پانی کے اندر ہی اپنی انگلی زخم یا خراش پر رکھ کر اوپر سے نیچے کی طرف کھینچے تاکہ اس (خراش یا زخم) پر پانی جاری ہو جائے۔ اس طرح اس کا وضو صحیح ہو جائے گا۔

(ساتویں شرط) وضو کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے وقت کافی ہو۔

۲۸۶۔ اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ متعلقہ شخص وضو کرے تو ساری کی ساری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے تو ضروری ہے کہ تیمم کرلے لیکن اگر تیمم اور وضو کے لئے تقریباً یکساں وقت درکار ہو تو پھر وضو کرے۔

۲۸۷۔ جس شخص کے لئے نماز کا وقت تنگ ہونے کے باعث تیمم کرنا ضروری ہو اگر وہ قصد قربت کی نیت سے یا کسی مستحب کام مثلاً قرآن مجید پڑھنے کے لئے وضو کرے تو اس کا وضو صحیح ہے۔ اور اگر اسی نماز کو پڑھنے کے لئے وضو کرے تو بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اسے قصد قُربت حاصل نہیں ہوگا۔

(آٹھویں شرط) وضو بقصد قربت یعنی اللہ تعالی کی رضا کے لئے کیاجائے۔ اگر اپنے آپ کو ٹھنڈک پہنچانے یا کسی اور نیت سے کیا جائے تو وضو باطل ہے۔

۲۸۸۔ وضو کی نیت زبان سے یا دل میں کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر ایک شخص وضو کے تمام افعال اللہ تعالی کے حکم پر عمل کرنے کی نیت سے بجا لائے تو کافی ہے۔

(نویں شرط) وضو اس ترتیب سے کیا جائے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یعنی پہلے چہرہ اور اس کے بعد دایاں اور پھر بایاں ہاتھ دھویا جائے اس کے بعد سر کا اور پھر پاوں کا مسح کیا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں پاوں کا ایک ساتھ مسح نہ کیا جائے بلکہ بائیں پاوں کا مسح دائیں پاوں کے بعد کیا جائے۔

(دسویں شرط) وضو کے افعال سر انجام دینے میں فاصلہ نہ ہو۔

۲۸۹۔ اگر وضو کے افعال کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے کہ عرف عام میں متواتر دھونا نہ کہلائے تو وضو باطل ہے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی عذر پیش آجائے مثلاً یہ کہ بھول جائے یا پانی ختم ہو جائے تو اس صورت میں بلافاصلہ دھونے کی شرط معتبر نہیں ہے۔ بلکہ وضو کرنے والا شخص جس وقت چاہے کسی عضو کو دھولے یا اس کا مسح کرلے تو اس اثنا میں اگر ان مقامات کی تری خشک ہو جائے جنہیں وہ پہلے دھوچکا ہو یا جن کا مسح کر چکا ہو تو وضو باطل ہوگا لیکن اگر جس عضو کو

دھونا ہے یا مسح کرنا ہے صرف اس سے پہلے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو کی تری خشک ہو گئی ہو مثلاً جب بایاں ہاتھ دھوتے وقت دائیں ہاتھ کی تری خشک ہو چکی ہو لیکن چہرہ تر ہو تو وضو صحیح ہے۔

۲۹۰۔ اگر کوئی شخص وضو کے افعال بلا فاصلہ انجام دے لیکن گرم ہوا یا بدن کی تپ یا کسی اور ایسی ہی وجہ سے پہلی جگہوں کی تری (یعنی ان جگہوں کی تری جنہیں وہ پہلے دھو چکا ہو یا جن کا مسح کر چکا ہو) خشک ہو جائے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

۲۹۱۔ وضو کے دوران چلنے پھرنے میں کوئی حرن نہیں لہذا اگر کوئی شخص چہرہ اور ہاتھ دھونے کے بعد چند قدم چلے اور پھر سر اور پاؤں کا مسح کرے تو اس کا وضو و صحیح ہے۔

(گیارہویں شرط) انسان خود اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے اور پھر سر اور پاؤں کا مسح کرے۔ اگر کوئی دوسرا اسے وضو کرائے یا اس کے چہرے یا ہاتھوں پر پانی ڈالنے یا سر اور پاؤں کا مسح کرنے میں اس کی مدد کرے تو اس کا وضو باطل ہے۔

۲۹۲۔ اگر کوئی کوئی شخص خود وضو نہ کر سکتا ہو تو کسی دوسرے شخص سے مدد لے لے اگرچہ دھونے اور مسح کرنے میں حتی الامکان دونوں کی شرکت ضروری ہے اور اگر وہ شخص اجرت مانگے تو اگر اس کی ادائیگی کر سکتا ہو اور ایسا کرنا اسکے لئے مالی طور پر نقصان دہ نہ ہو تو اجرت ادا کرنا ضروری ہے۔ نیز ضروری ہے کہ وضو کی نیت خود کرے اور اپنے ہاتھ سے مسح کرے اور اگر خود دوسرے کے ساتھ شرکت نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ کسی دوسرے شخص سے مدد لے جو اسے وضو کروائے یا اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں وضو کی نیت کریں۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا نائب اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی مسح کی جگہوں پر پھیرے ار اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نائب اس کے ہاتھ سے تری حاصل کرے اور اس تری سے اس کے سر اور پاؤں پر مسح کرے۔

۲۹۳۔ وضو کے جا افعال بھی انسان بذات خود انجام دے سکتا ہو ضروری ہے کہ انہیں انجام دینے کے لئے دوسروں کی مدد نہ لے۔

(بارہویں شرط) وضو کرنے والے کے لئے پانی کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہ ہو

۲۹۴۔ جس شخص کو خوف ہو کہ وضو کرنے سے بیمار ہو جائے گا یا اس پانی سے وضو کرے گا تو پیاسارہ جائے گا اس کا فریضہ وضو نہیں ہے۔ اور اگر اسے علم نہ ہو کہ پانی اس کے لئے مضر ہے اور وہ وضو کر لے اور اسے وضو کرنے سے نقصان پہنچے تو اس کا وضو باطل ہے۔

۲۹۵۔ اگر چہرہ اور ہاتھوں کو اتنے کم پانی سے دھونا جس سے وضو صحیح ہو جاتا ہو ضرر رساں نہ ہو اور اس سے زیادہ ضرر رساں ہو تو ضروری ہے کہ کم مقدار سے ہی وضو کرے۔

(تیرہویں شرط) وضو کے اعضاء تک پانی پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو

۲۹۶۔ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ اس کے وضو کے اعضاء پر کوئی چیز لگی ہوئی ہے لیکن اس بارے میں اسے شک ہو کہ آیا وہ چیز پانی کے ان اعضاء تک پہنچنے میں مانع ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ یا تو اس چیز کو ہٹا دے یا پانی اس کے نیچے تک پہنچائے۔

۲۹۷۔ اگر ناخن کے نیچے میل ہو تو وضو درست ہے لیکن اگر ناخن کا ہونا جائے اور اس میل کی وجہ سے پانی کھال تک نہ پہنچے تو وضو کے لئے اس میل کا دور کرنا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں اگر ناخن معمول سے زیادہ بڑھ جائیں تو جتنا حصہ معمول سے زیادہ بڑھا ہوا ہو اس کے نیچے سے میل نکالنا ضروری ہے۔

۲۹۸۔ اگر کسی شخص کے چہرے، ہاتھوں، سر کے اگلے حصے یا پاؤں کے اوپر والے حصے پر جل جانے سے یا کسی اور وجہ سے ورم ہو جائے تو اسے دھو لینا اور اس پر مسح کر لینا کافی ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو پانی جلد کے نیچے پہنچانا ضروری نہیں بلکہ اگر جلد کا ایک حصہ اکھڑ جائے تب بھی یہ ضروری نہیں کہ جو حصہ نہیں اکھڑا اس کے نیچے تک پانی پہنچایا جائے۔ لیکن جب اکھڑی ہوئی جلد کبھی بدن سے چپک جاتی ہو اور کبھی اوپر اٹھ جاتی ہو تو ضروری ہے کہ یا تو اسے کاٹ دے یا اس کے نیچے پانی پہنچائے۔

۲۹۹۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اس کے وضو کے اعضاء سے کوئی چیز چپکی ہوئی ہے یا نہیں اور اس کا یہ احتمال لوگوں کی نظر میں بھی درست ہو مثلاً گارے سے کوئی کام کرنے کے بعد شک ہو کہ گارا اس کے ہاتھ سے لگا رہ گیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تحقیق کر لے یا ہاتھ کو اتنا ملے کہ اطمینان ہو جائے کہ اگر اس پر گارا لگا رہ گیا تھا تو دور ہو گیا ہے یا پانی اس کے نیچے پہنچ گیا ہے۔

۳۰۰۔ جس جگہ کو دھونا ہو یا جس کا مسح کرنا ہو اگر اس پر میل ہو لیکن وہ میل پانی کے جلد تک پہنچنے میں رکاوٹ نہ ڈالے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر پلستر وغیرہ کا کام کرنے کے بعد سفیدی ہاتھ پر لگی رہ جائے جو پانی کو جلد تک پہنچنے سے نہ روکے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر شک ہو کہ ان چیزوں کی موجودگی پانی کے جلد تک پہنچنے میں مانع ہے یا نہیں تو انہیں دور کرنا ضروری ہے۔

۳۰۱۔ اگر کوئی شخص وضو کرنے سے پہلے جانتا ہو کہ وضو کے بعض اعضاء پر ایسی چیز موجود ہے جو ان تک پانی پہنچنے میں مانع ہے اور وضو کے بعد شک کرے کہ وضو کرتے وقت پانی ان اعضاء تک پہنچایا ہے یا نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے۔

۳۰۲۔ اگر وضو کے بعض اعضاء میں کوئی ایسی رکاوٹ ہو جس کے نیچے پانی کبھی تو خود بخود چلا جاتا ہو اور کبھی نہ پہنچتا ہو اور انسان وضو کے بعد شک کرے کہ پانی اس کے نیچے پہنچا ہے یا نہیں جب کہ وہ جانتا ہو کہ وضو کے وقت وہ اس رکاوٹ کے نیچے پانی پہنچنے کی جانب متوجہ نہ تھا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ وضو کرے۔

۳۰۳۔ اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد وضو کے اعضاء پر کوئی ایسی چیز دیکھے جو پانی کے بدن تک پہنچنے میں مانع ہو اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وضو کے وقت یہ چیز موجود تھی یا بعد میں پیدا ہوئی تو اس کا وضو صحیح ہے لیکن اگر وہ جانتا ہو کہ وضو کرتے وقت وہ اس رکاوٹ کی جانب متوجہ نہ تھا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ وضو کرے۔

۳۰۴۔ اگر کسی شخص کو وضو کے بعد شک ہو کہ جو چیز پانی کے پہنچنے میں مانع ہے وضو کے اعضاء پر تھی یا نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے۔

وضو کے احکام

۳۰۵۔ اگر کوئی شخص وضو کے افعال اور شرائط مثلاً۔ پانی کے پاک ہونے یا غصبی نہ ہونے کے بارے میں بہت زیادہ شک کرے تو اسے چاہئے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۳۰۶۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو اسے یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کا وضو باقی ہے لیکن اگر اس نے پیشاب کرنے کے بعد استبراء کئے بغیر وضو کے بعد اس کے مخرج پیشاب سے ایسی رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہو کہ پیشاب ہے یا کوئی اور چیز تو اس کا وضو باطل ہے۔

۳۰۷۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اس نے وضو کیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ وضو کرے۔

۳۰۸۔ جس شخص کو معلوم ہو کہ اس نے وضو کیا ہے اور اس سے حدث بھی واقع ہو گیا ہے مثلاً اس نے پیشاب کیا ہے لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ کونسی بات پہلے واقع ہوئی ہے اگر یہ صورت نماز سے پہلے پیش آئے تو اسے چاہئے کہ وضو کرے اور اگر نماز کے دوران پیش آئے تو نماز توڑ کر وضو کرنا ضروری ہے اور اگر نماز کے بعد پیش آئے تو جو نماز وہ پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے البتہ دوسری نمازوں کے لئے نیا وضو کرنا ضروری ہے۔

۳۰۹۔ اگر کسی شخص کو وضو کے بعد یا وضو کے دوران یقین ہو جائے کہ اس نے بعض جگہیں نہیں دھوئیں یا ان کا مسح نہیں کیا اور جن اعضاء کو پہلے دھویا ہو یا ان کا مسح کیا ہو ان کی تری زیادہ وقت گزر جانے کی وجہ سے خشک ہو چکی ہو تو اسے چاہئے کہ دوبارہ وضو کرے لیکن اگر وہ تری خشک نہ ہوئی ہو یا ہوا کی گرمی یا کسی اور ایسی وجہ سے خشک ہو گئی ہو تو ضروری ہے کہ جن جگہوں کے بارے میں بھول گیا ہو انہیں اور ان کے بعد آنے والی جگہوں کو دھوئے یا ان کا مسح کرے اور اگر وضو کے دوران کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے کے بارے میں شک کرے تو اسی حکم پر عمل کرنا ضروری ہے۔

۳۱۰۔ اگر کسی شخص کو نماز پڑھنے کے بعد شک ہو کہ اس نے وضو کیا تھا یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن آئندہ نمازوں کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔

۳۱۱۔ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران شک ہو کہ آیا اس نے وضو کیا تھا یا نہیں تو اس کی نماز باطل ہے۔ اور ضروری ہے کہ وہ وضو کرے اور نماز دوبارہ پڑھے۔

۳۱۲۔ اگر کوئی شخص نماز کے بعد یہ سمجھے کہ اس کا وضو باطل ہو گیا تھا لیکن شک ہو کہ اس کا وضو نماز سے پہلے باطل ہوا تھا یا بعد میں تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے۔

۳۱۳۔ اگر کوئی شخص ایسے مرض میں مبتلا ہو کہ اسے پیشاب کے قطرے گرتے رہتے ہوں یا پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہو تو اگر اسے یقین ہو کہ نماز کے اول وقت سے لے کر آخر وقت تک اسے اتنا وقفہ مل جائے گا کہ وضو کر کے نماز پڑھ سکے تو ضروری ہے کہ اس وقفہ کے دوران نماز پڑھ لے اور اگر اسے صرف اتنی مہلت ملے جو نماز کے واجبات ادا کرنے کے

لئے کافی ہو تو اس دوران صرف نماز کے واجبات بجا لانا اور مستحب افعال مثلاً اذان، اقامت اور قنوت کو ترک کر دینا ضروری ہے۔

۳۱۴۔ اگر کسی شخص کو (بیماری کی وجہ سے) وضو کر کے نماز کا کچھ حصہ پڑھنے کی مہلت ملتی ہو اور نماز کے دوران ایک دفعہ یا چند دفعہ اس کا پیشاب یا پاخانہ خارج ہوتا ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اس مہلت کے دوران وضو کر کے وضو کر کے نماز پڑھے لیکن نماز کے دوران لازم نہیں ہے کہ پیشاب یا پاخانہ خارج ہونے کی وجہ سے دوبارہ وضو کرے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ پانی کا برتن اپنے ساتھ رکھے اور جب بھی پیشاب یا پاخانہ خارج ہو وضو کرے اور باقی ماندہ نماز پڑھے اور یہ احتیاط اس صورت میں ہے کہ جب پیشاب یا پاخانہ خارج ہونے کا وقفہ طویل نہ ہو یا دوبارہ وضو کرنے کی وجہ سے ارکان نماز کے درمیان فاصلہ زیادہ نہ ہو۔ بصورت دیگر احتیاط کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

۳۱۵۔ اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ بار باریوں آتا ہے کہ اسے وضو کر کے نماز کا کچھ حصہ پڑھنے کی بھی مہلت نہ ملتی ہو تو اس کی ہر نماز کے لئے بلا اشکال ایک وضو کافی ہے بلکہ اظہر یہ ہے کہ ایک وضو چند نمازوں کے لئے بھی کافی ہے۔ ماسوا اس کے کہ کسی دوسرے حدث میں مبتلا ہو جائے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ہر نماز کے لئے ایک بار وضو کرے لیکن قضا سجدے، قضا تشہد اور نماز احتیاط کے لئے دوسرا وضو ضروری نہیں ہے۔

۳۱۶۔ اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ بار بار آتا ہو تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ وضو کے بعد فوراً نماز پڑھے اگرچہ بہتر ہے کہ نماز پڑھنے میں جلدی کرے۔

۳۱۷۔ اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ بار بار آتا ہو تو وضو کرنے کے بعد اگر وہ نماز کی حالت میں نہ ہو تب بھی اس کے لئے قرآن مجید کے الفاظ کو چھونا جائز ہے۔

۳۱۸۔ اگر کسی شخص کو قطرہ قطرہ پیشاپ آتا رہتا ہو تو اسے چاہئے کہ نماز کے لئے ایک ایسی تھیلی استعمال کرے جس میں روئی یا کوئی اور چیز رکھی ہو جو پیشاب کو دوسری جگہوں تک پہنچنے سے روکے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز سے پہلے نجس شدہ ذکر کو دھولے۔ علاوہ ازیں جو شخص پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہو اسے چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو نماز پڑھنے تک پاخانہ کو دوسری جگہوں تک پھیلنے سے روکے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر باعث زحمت نہ ہو تو ہر نماز کے لئے مقعد کو دھوئے۔

۳۱۹۔ جو شخص پیشاب پاخانے کو روکنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو نماز میں پیشاب یا پاخانے کو روکے چاہے اس پر کچھ خرچ کرنا پڑے۔ بلکہ اس کا مرض اگر آسانی سے دور ہو سکتا ہو تو اپنا علاج کرائے۔

۳۲۰۔ جو شخص اپنا پیشاب یا پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہو اس کے لئے صحت یاب ہونے کے بعد یہ ضروری نہیں کہ جو نمازیں اس نے مرض کی حالت میں اپنے وظیفے کے مطابق پڑھی ہوں ان کی قضا کرے لیکن اگر اس کا مرض نماز پڑھتے ہوئے دور ہو جائے تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ جو نماز اس وقت پڑھی ہو اسے دوبارہ پڑھے۔

۳۲۱۔ اگر کسی شخص کو یہ عارضہ لاحق ہو کہ ریاح روکنے پر قادر نہ ہو تو ضروری ہے کہ ان لوگوں کے وظیفے کے مطابق عمل کرے جو پیشاب اور پاخانہ روکنے پر قدرت رکھتے ہوں۔

وہ چیزیں جن کے لئے وضو کرنا چاہئے

۳۲۲۔ چھ چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ہے:

(اول) واجب نمازوں کے لئے سوائے نماز میت کے ۔ اور مستحب نمازوں میں وضو شرط صحت ہے۔

(دوم) اس سجدے اور تشہد کے لئے جو ایک شخص بھول گیا ہو جب کہ ان کے اور نماز کے درمیان کوئی حدث اس سے سر زد ہوا ہو مثلاً اس نے پیشاب کیا ہو لیکن سجدہ سہو کے لئے وضو کرنا واجب نہیں ہے۔

(سوم) خانہ کعبہ کے واجب طواف کے لئے جو کہ حج اور عمرہ کا جز ہو ۔

(چہارم) وضو کرنے کی منت مانی ہو یا عہد کیا ہو یا قسم کھائی ہو ۔

(پنجم) جب کسی نے منت مانی ہو کہ مثلاً قرآن مجید کا بوسہ لے گا ۔

(ششم) نجس شدہ قرآن مجید کو دھونے کے لئے یا بیت الخلاء وغیرہ سے نکالنے کے لئے جب کہ متعلقہ شخص مجبور ہو کر اس مقصد کے لئے اپنا ہاتھ یا بدن کا کوئی اور حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے مس کرے لیکن وضو میں صرف ہونے والا وقت اگر قرآن مجید کو دھونے یا اسے بیت الخلاء سے نکالنے میں اتنی تاخیر کا باعث ہو جس سے کلام اللہ کی بے حرمتی

ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ وضو کئے بغیر قرآن مجید کو بیت الخلاء وغیرہ سے باہر نکال لے یا اگر نجس ہو گیا ہو تو اسے دھو ڈالے۔

٣٢٣۔ جو شخص باوضو نہ ہو اس کے لئے قرآن مجید کے الفاظ کو چھونا یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے لگانا حرام ہے لیکن اگر قرآن مجید کا فارسی زبان یا کسی اور زبان میں ترجمہ کیا گیا ہو تو اسے چھونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

٣٢٤۔ بچے اور دیوانے کو قرآن مجید کے الفاظ کو چھونے سے روکنا واجب نہیں لیکن اگر ان کے ایسا کرنے سے قرآن مجید کی توہین ہوتی ہو تو انہیں روکنا ضروری ہے۔

٣٢٥۔ جو شخص باوضو نہ ہو اس کے لئے اللہ تعالی کے ناموں اور ان صفتوں کو چھونا جو صرف اسی کے لئے مخصوص ہیں خواہ کسی زبان میں لکھی ہوں احتیاط واجب کی بنا پر حرام ہے اور بہتر یہ ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ) اور ائمہ طاہرین علیہم الصلوۃ والسلام اور حضرت فاطمہ زہرا علیہاالسلام کے اسمائے مبارکہ کو بھی نہ چھوئے۔

٣٢٦۔اگر کوئی شخص کو یقین ہو کہ (نماز کا) وقت داخل ہو چکا ہے اور واجب وضو کی نیت کرے لیکن وضو کرنے کے بعد اسے پتہ چلے کہ ابھی وقت داخل نہیں ہوا تھا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

٣٢٨۔ میت کی نماز کے لئے قبرستان جانے کے لئے، مسجد یا ائمہ علیہم السلام کے حرم میں جانے کے لئے، قرآن مجید ساتھ رکھنے، اسے پڑھنے، لکھنے اور اس کا حاشیہ چھونے کے لئے اور سونے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔ اور اگر کسی شخص کا وضو ہو تو ہر نماز کے لئے دوبارہ وضو کرنا مستحب ہے۔ اور مذکورہ بالا کاموں میں سے کسی ایک کے لئے وضو کرے تو ہر وہ کام کر سکتا ہے جو باوضو کرنا ضروری ہے مثلاً اس وضو کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

مبطلات وضو

٣٢٩۔ سات چیزیں وضو کو باطل کر دیتی ہیں:۔

(اول) پیشاب (دوم) پاخانہ (سوم) معدہ اور آنتوں کی ہوا جو مقعد سے خارج ہوتی ہے (چہارم) نیند جس کی وجہ سے نہ آنکھیں دیکھ سکیں اور نہ کان سن سکیں لیکن اگر آنکھیں نہ دیکھ رہی ہوں لیکن کان سن رہے ہوں تو وضو باطل

نہیں ہوتا (پنجم) ایسی حالت جن میں عقل زائل ہو جاتی ہو مثلاً دیوانگی، مستی یا بے ہوشی (ششم) عورتوں کا استحاضہ جس کا ذکر بعد میں آئے گا (ہفتم) جنابت بلکہ احتیاط مستحب کی بنا پر ہر وہ کام جس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

جبیرہ وضو کے احکام

وہ چیز جس سے زخم یا ٹوٹی ہوئی ہڈی باندھی جاتی ہے اور وہ دوا جو زخم یا ایسی ہی کسی چیز پر لگائی جاتی ہے جبیرہ کہلاتی ہے۔

۳۳۰۔ اگر وضو کے اعضا میں سے کسی پر زخم یا پھوڑا ہو یا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو اور اس کا منہ کھلا ہو اور پانی اس کے لئے مضر نہ ہو تو اسی طرح وضو کرنا ضروری ہے جیسے عام طور پر کیا جاتا ہے۔

۳۳۱۔ اگر کسی شخص کے چہرے اور ہاتھوں پر زخم یا پھوڑا ہو یا اس (چہرے یا ہاتھوں) کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو اور اس کا منہ کھلا ہو اور اس پر پانی ڈالنا نقصان دہ ہو تو اسے زخم یا پھوڑے کے آس پاس کا حصہ اس طرح اوپر سے نیچے کو دھونا چاہئے جیسا وضو کے بارے میں بتایا گیا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اگر اس پر تر ہاتھ کھینچنا نقصان دہ نہ ہو تو تر ہاتھ اس پر کھینچے اور اس کے بعد پاک کپڑا اس پر ڈال دے اور گیلا ہاتھ اس کپڑے پر بھی کھینچے۔ البتہ اگر ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو تو تیمم کرنا لازم ہے۔

۳۳۲۔ اگر زخم یا پھوڑا یا ٹوٹی ہڈی کسی شخص کے سر کے اگلے حصے یا پاؤں پر ہو اور اس کا منہ کھلا ہو اور وہ اس پر مسح نہ کر سکتا ہو کیونکہ زخم مسح کی پوری جگہ پر پھیلا ہوا ہو یا مسح کی جگہ کا جو حصہ صحیح و سالم ہو اس پر مسح کرنا بھی اس کی قدرت سے باہر ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ تیمم کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر وضو بھی کرے اور پاک کپڑا زخم وغیرہ پر رکھے اور وضو کے پانی کی تری سے جو ہاتھوں پر لگی ہو کپڑے پر مسح کرے۔

۳۳۳۔ اگر پھوڑے یا زخم یا ٹوٹی ہڈی کا منہ کسی چیز سے بند ہو اور اس کا کھولنا بغیر تکلیف کے ممکن ہو اور پانی بھی اس کے لئے مضر نہ ہو تو اسے کھول کر وضو کرنا ضروری ہے خواہ زخم وغیرہ چہرے اور ہاتھوں پر ہو یا سر کے اگلے حصے اور پاؤں کے اوپر والے حصے پر ہو۔

۳۳۴۔ اگر کسی شخص کا زخم یا پھوڑا یا ٹوٹی ہڈی جو کسی چیز سے بندھی ہوئی ہو اس کے چہرے یا ہاتھوں پر ہو اور اس کا کھولنا اور اس پر پانی ڈالنا مضر ہو تو ضروری ہے کہ آس پاس کے جتنے حصے کو دھونا ممکن ہو اسے دھوئے اور جبیرہ پر مسح کرے۔

۳۳۵۔ اگر زخم کا منہ نہ کھل سکتا ہو اور خود زخم اور جو چیز اس پر لگائی گئی ہو پاک ہو اور زخم تک پانی پہنچانا ممکن ہو اور مضر بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ پانی کو زخم کے منہ پر اوپر سے نیچے کی طرف پہنچائے۔ اور اگر زخم یا اس کے اوپر لگائی گئی چیز نجس ہو اور اس کا دھونا اور زخم کے منہ تک پانی پہنچانا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اسے دھوئے اور وضو کرتے وقت پانی زخم تک پہنچائے۔ اور اگر پانی زخم کے لئے مضر نہ ہو لیکن زخم کے منہ تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو یا زخم نجس ہو اور اسے دھویا نہ جاسکتا ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

۳۳۶۔ اگر جبیرہ اعضائے وضو کے کسی حصے پر پھیلا ہوا ہو تو بظاہر وضو جبیرہ سے کافی ہے لیکن اگر جبیرہ تمام اعضائے وضو پر پھیلا ہوا ہو تو احتیاط کی بنا پر تیمم کرنا ضروری ہے اور وضوئے جبیرہ بھی کرے۔

۳۳۷۔ یہ ضروری نہیں کہ جبیرہ ان چیزوں میں سے ہو جن کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے بلکہ اگر وہ ریشم یا ان حیوانات کے اجزا سے بنی ہو جن کا گوشت کھانا جائز نہیں تو ان پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔

۳۳۸۔ جس شخص کی ہتھیلی اور انگلیوں پر جبیرہ ہو اور وضو کرتے وقت اس نے تر ہاتھ اس پر کھینچا ہو تو سر اور پاؤں کا مسح اسی تری سے کرے۔

۳۳۹۔ اگر کسی شخص کے پاؤں کے اوپر والے پورے حصے پر جبیرہ ہو لیکن کچھ حصہ انگلیوں کی طرف سے اور کچھ حصہ پاؤں کے اوپر والے حصے کی طرف سے کھلا ہو تو جو جگہیں کھلی ہیں وہاں پاؤں کے اوپر والے حصے پر اور جن جگہوں پر جبیرہ ہے وہاں جبیرہ پر مسح کرنا ضروری ہے۔

۳۴۰۔ اگر چہرے یا ہاتھوں پر کئی جیرے ہوں تو ان کا درمیانی حصہ دھونا ضروری ہے اور اگر سر یا پاؤں کے اوپر والے حصے پر جبیرے ہوں تو ان کے درمیانی حصے کا مسح کرنا ضروری ہے اور جہاں جبیرے ہوں وہاں جبیرے کے بارے میں احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

۳۴۱۔ اگر جبیرہ زخم کے آس پاس کے حصول کو معمول سے زیادہ گھیرے ہوئے ہو اور اس کو ہٹانا بغیر تکلیف کے ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ متعلقہ شخص تیمم کرے بجز اس کے کہ جبیرہ و تیمم کی جگہوں پر ہو کیونکہ اس صورت میں ضروری ہے کہ وضو اور تیمم دونوں کرے اور دونوں صورتوں میں اگر جبیرے کا ہٹانا بغیر تکلیف کے ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اسے

□□ا د□□ پس اگر زخم چہرے یا ہاتھوں پر ہو تو اس کے اس پاس کی جگہوں کی دھوئے اور اگر سر یا پاؤں کے اوپر والے حصے پر ہو تو اس کے اس پاس کی جگہوں کا مسح کرے اور زخم کی جگہ کے لئے جبیرہ کے احکام پر عمل کرے۔

۳۴۲۔ اگر وضو کے اعضا پر زخم نہ ہو یا ان کی ہڈی ٹوٹی نہ ہو لیکن کسی دوسری وجہ سے پانی ان کے لئے مضر ہو یا تیمم کرنا ضروری ہے۔

۳۴۳۔ اگر وضو کے اعضا کی کسی رگ سے خون نکل آیا ہو اور اسے دھونا ممکن نہ ہو تو تیمم کرنا لازم ہے۔ لیکن اگر پانی اس کے لئے مضر ہو تو جبیرہ کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

۳۴۴۔ اگر وضو یا غسل کی جگہ پر کوئی ایسی چیز چپک گئی ہو جس کا اتارنا ممکن نہ ہو یا اسے اتارنے کی تکلیف نا قابل برداشت ہو تو متعلقہ شخص کا فریضہ تیمم ہے۔ لیکن اگر چپکی ہوئی چیز تیمم کے مقامات پر ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ وضو اور تیمم دونوں کرے اور اگر چپکی ہوئی چیز دوا ہو تو وہ جبیرہ کے حکم میں آتی ہے۔

۳۴۵۔ غسل مس میت کے علاوہ تمام قسم کے غسلوں میں غسل جبیرہ وضوئے جبیرہ کی طرح ہے لیکن احتیاط لازم کی بنا پر مکلف شخص کے لئے ضروری ہے کہ غسل ترتیبی کرے (ارتماسی نہ کرے) اور اظہر یہ ہے کہ اگر بدن پر زخم یا پھوڑا ہو تو مکلف کو غسل یا تیمم کا اختیار ہے۔ اگر وہ غسل کو اختیار کرتا ہے اور زخم یا پھوڑے پر جبیرہ نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ زخم یا پھوڑے پر پاک کپڑا رکھے اور اس کپڑے کے اوپر مسح کرے۔ اور اگر بدن کا کوئی حصہ ٹوٹا ہوا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور احتیاط جبیرہ کے اوپر بھی مسح کرے اور اگر جبیرہ پر مسح کرنا ممکن نہ ہو یا جو جگہ ٹوٹی ہوئی ہے وہ کھلی ہو تو تیمم کرنا ضروری ہے۔

۳۴۶۔ جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو اگر اس کی تیمم کی بعض جگہوں پر زخم یا پھوڑا ہو یا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو تو ضروری ہے کہ وہ وضوئے جبیرہ کے احکام کے مطابق تیمم جبیرہ کرے۔

۳۴۷۔ جس شخص کو وضوئے جبیرہ یا غسل جبیرہ کرکے نماز پڑھنا ضروری ہو اگر اسے علم ہو کہ نماز کے آخر وقت تک اس کا عذر دور نہیں ہو گا تو وہ اول وقت میں نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر اسے امید ہو کہ آخر وقت تک اس کا عُذر دور ہو جائے گا تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ انتظار کرے اور اگر اس کا عذر دور نہ ہو تو آخر وقت میں وضوئے جبیرہ یا غسل جبیرہ

ک□ ساتھ نماز ادا کر□ لیکن اگر اول وقت می□ نماز پ□□ ل□ اور آخر وقت تک اس کا عذر دور □و جائ□ تو احتیاط مستحب ی□ □□ ک□ وضو یا غسل کر□ اور دوبار□ نماز پ□□□□

۳۴۸□ اگر کوئی شخص آنک□ کی بیماری کی وج□ س□ پلکی□ موند کر رک□تا □و تو ضروری □□ ک□ و□ تیمم کر□□

۳۴۹□ اگر کسی شخص کو ی□ علم ن□ □و ک□ آیا اس کا وظیف□ تیمم □□ یا وضوئ□ جبیر□ تو احتیاط واجب کی بنا پر اس□ تیمم اور وضوئ□ جبیر□ دونو□ بجالان□ چا□ئی□□

۳۵۰□ جو نمازی□ کسی انسان ن□ وضوئ□ جبیر□ س□ پ□□ی □و□ و□ صحیح □ی□ اور و□ اسی وضو ک□ ساتھ آئند□ کی نمازی□ ب□ی پ□□ سکتا □□□

واجب غسل

اشاره

واجب غسل سات □ی□ : (پ□لا) غسل جنابت (دوسرا) غسل حیض (تیسرا) غسل نفاس (چوت□ا) غسل استحاض□ (پانچوا□) غسل مس میت (چ□□ا) غسل میت اور (ساتوا□) و غسل جو منت یا قسم وغیر□ کی وج□ س□ واجب □و جائ□□

جنابت ک□ احکام

۳۵۱□ دو چیزو□ س□ انسان جُنُب □و جاتا □□ اول جماع س□ اور دوم منی ک□ خارج □ون□ س□ خوا□ و نیند کی حالت می□ نکل□ یا جاگت□ □ی□، کم □و یا زیاد□، ش□وت ک□ ساتھ نکل□ یا بغیر ش□وت ک□ اور اس کا نکلنا متعلق□ شخص ک□ اختیار می□ □و یا ن□ □و□

۳۵۲□ اگر کسی شخص ک□ بدن س□ کوئی رطوبت خارج □و اور و□ ی□ ن□ جانتا □و ک□ منی □□ یا پیشاب یا کوئی اور چیز اور اگر و□ رطوبت ش□وت ک□ ساتھ اور اچ□ل کر نکلی □و اور اس ک□ نکلن□ ک□ بعد بدن سست □و گیا □و تو و□ رطوبت منی کا حکم رک□تی □□□ لیکن اگر ان تین علامات می□ س□ ساری کی ساری یا کچ□ موجود ن□ □و□ تو و□ رطوبت منی ک□ حکم می□ ن□ی□ آئ□ گی□ لیکن اگر متعلق□ شخص بیمار □و تو پ□ر ضروری ن□ی□ ک□ و□ رطوبت اچ□ل کر نکلی □و اور اس ک□ نکلن□ ک□ وقت بدن سست □و جائ□ بلک□ اگر صرف ش□وت ک□ ساتھ نکل□ تو و□ رطوبت منی ک□ حکم می□ □و گی□

۳۵۳۔ اگر کسی ایسے شخص کے مخرج پیشاب سے جو بیمار نہ ہو کوئی ایسا پانی خارج ہو جس میں ان تین علامات میں سے جن کا ذکر اوپر والے مسئلے میں کیا گیا ہے ایک علامت موجود ہو اور اسے یہ علم نہ ہو کہ باقی علامات بھی اس میں موجود ہیں یا نہیں تو اگر اس پانی کے خارج ہونے سے پہلے اس نے وضو کیا ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اسی وضو کو کافی سمجھے۔ اور اگر وضو نہیں کیا تھا تو صرف وضو کرنا کافی ہے اور اس پر غسل کرنا لازم نہیں۔

۲۵۴۔ منی خارج ہونے کے بعد انسان کے لئے پیشاب کرنا مستحب ہے اور اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد اس کے مخرج پیشاب سے رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا کوئی اور رطوبت تو وہ رطوبت منی کا حکم رکھتی ہے۔

۳۵۵۔ اگر کوئی شخص جماع کرے اور عضو تناسل سپاری کی مقدار تک یا اس سے زیادہ عورت کی فرج میں داخل ہو جائے تو خواہ یہ دخول فرج میں ہو یا دُبُر میں اور خواہ وہ بالغ ہوں یا نابالغ اور خواہ منی خارج ہو یا نہ ہو دونوں جنب ہو جاتے ہیں۔

۳۵۶۔ اگر کسی کو شک ہو کہ عضو تناسل سپاری کی مقدار تک داخل ہوا ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

۳۵۷۔ نعوذ باللہ اگر کوئی شخص کسی حیوان کے ساتھ وطی کرے اور اس کی منی خارج ہو تو صرف غسل کرنا کافی ہے اور اگر منی خارج نہ ہو اور اس نے وطی کرنے سے پہلے وضو کیا ہوا ہو تب بھی صرف غسل کافی ہے اور اگر وضو نہ کر رکھا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ غسل کرے اور وضو بھی کرے اور مرد یا لڑکے سے وطی کرنے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے۔

۳۵۸۔ اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن خارج نہ ہو یا انسان کو شک ہو کہ منی خارج ہوئی ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

۳۵۹۔ جو شخص غسل نہ کر سکے لیکن تیمم کر سکتا ہو وہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد بھی اپنی بیوی سے جماع کرسکتا ہے۔

۳۶۰۔ اگر کوئی شخص اپنے لباس میں منی دیکھے اور جانتا ہو کہ اس کی اپنی منی ہے اور اس نے اس منی کے لئے غسل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور جن نمازوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ اس نے منی خارج ہونے کے بعد پڑھی تھیں ان کی قضا کرے لیکن ان نمازوں کی قضا ضروری نہیں جن کے بارے میں احتمال ہو کہ وہ اس نے منی خارج ہونے سے پہلے پڑھی تھیں۔

وہ چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں

۳۶۱۔ پانچ چیزیں جنب شخص پر حرام ہیں:

(اول) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ یا اللہ تعالی کے نام سے خواہ وہ کسی بھی زبان میں ہو مس کرنا اور بہتر یہ ہے کہ پیغمبروں، اماموں اور حضرت زہرا علیہم السلام کے ناموں سے بھی اپنا بدن مس نہ کرے۔

(دوم) مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں جانا ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل آئے۔

(سوم) مسجد الحرام اور اور مسجدی نبوی کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ٹھہرنا اور احتیاط واجب کی بنا پر اماموں کے حرم میں ٹھہرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کو عبور کرے مثلاً ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے باہر نکل جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(چہارم) احتیاط لازم کی بنا پر کسی مسجد میں کوئی چیز رکھنے یا کوئی چیز اٹھانے کے لئے داخل ہونا۔

(پنجم) ان آیات میں سے کسی آیت کا پڑھنا جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور وہ آیتیں چار سورتوں میں ہیں
(۱) قرآن مجید کی ۳۲ ویں سورہ (الٓمّ تنزیل) (۲) ۴۱ ویں سورہ (حٰمٓ سجدہ) (۳) ۵۳ ویں سورہ (وَالنَّجم) (۴) ۹۶ ویں سورہ (عَلَق)

وہ چیزیں جو مجنب کے لئے مکروہ ہیں

۳۶۲۔ نو چیزیں جنب شخص کے لئے مکروہ ہیں:

(اول اور دوم) کھانا پینا۔ لیکن اگر ہاتھ منہ دھولے اور کلی کرلے تو مکروہ نہیں ہے اور اگر صرف ہاتھ دھولے تو بھی کراہت کم ہوجائے گی۔

(سوم) قرآن مجید کی سات سے زیادہ ایسی آیات پڑھنا جن میں سجدہ واجب نہ ہوا۔

(چہارم) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کی جلد، حاشیہ یا الفاظ کی درمیانی جگہ سے چھونا۔

(پنجم) قرآنی مجید اپنے ساتھ رکھنا۔

(ششم) سونا۔ البتہ اگر وضو کرلے یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے غسل کے بدلے تیمم کرلے تو پھر سونا مکروہ نہیں ہے۔

(ہفتم) مہندی یا اس سے ملتی جلتی چیز سے خضاب کرنا۔

(ہشتم) بدن پر تیل ملنا۔

(نہم) احتلام یعنی سوتے میں منی خارج ہونے کے بعد جماع کرنا۔

غسل جنابت

۳۶۳۔ غسل جنابت واجب نماز پڑھنے کے لئے اور ایسی دوسری عبادات کے لئے واجب ہو جاتا ہے لیکن نماز میت، سجدہ سہو، سجدہ شکر اور قرآن مجید کے واجب سجدوں کے لئے غسل جنابت ضروری نہیں ہے۔

۳۶۴۔ یہ ضروری نہیں کہ غسل کے وقت نیت کرے کہ واجب غسل کر رہا ہے، بلکہ فقط قُربَۃً اِلَی اللہ یعنی اللہ تعالی کی رضا کے ارادے سے غسل کرے تو کافی ہے۔

۳۶۵۔ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور غسل واجب کی نیت کرلے لیکن بعد میں پتہ چلے کہ اس نے وقت سے پہلے غسل کر لیا ہے تو اس کا غسل صحیح ہے۔

۳۶۶۔ غسل جنابت دو طریقوں سے انجام دیا جا سکتا ہے ترتیبی اور ارتماسی۔

ترتیبی غسل

۳۶۷۔ ترتیبی غسل میں احتیاط لازم کی بنا پر غسل کی نیت سے پہلے پورا سر اور گردن اور بعد میں بدن دھونا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ بدن کو پہلے دائیں طرف سے اور بعد میں بائیں طرف سے دھوئے۔ اور تینوں اعضاء میں سے ہر ایک کو غسل کی نیت سے پانی کے نیچے حرکت دینے سے ترتیبی غسل کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے اور احتیاط اس پر اکتفانہ کرنے میں ہے۔ اور اگر وہ شخص جان بوجھ کر یا بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے بدن کو سر سے پہلے دھوئے تو اس کا غسل باطل ہے۔

۳۶۸۔ اگر کوئی شخص بدن کو سر سے پہلے دھوئے تو اس کے لئے غسل کا اعادہ کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر بدن کو دوبارہ دھولے تو اس کا غسل صحیح ہو جائے گا۔

۳۶۹۔ اگر کسی شخص کو اس بات کا یقین نہ ہو کہ اس نے سر، گردن اور جسم کا دایاں و بایاں حصہ مکمل طور پر دھولیا ہے تو اس بات کا یقین کرنے کے لئے جس حصے کو دھوئے اس کے ساتھ دوسرے حصے کی کچھ مقدار بھی دھونا ضروری ہے۔

۳۷۰۔ اگر کسی شخص کو غسل کے بعد پتہ چلے کہ بدن کا کچھ حصہ دھلنے سے رہ گیا ہے لیکن یہ علم نہ ہو کہ وہ کونسا حصہ ہے تو سر کا دوبارہ دھونا ضروری نہیں اور بدن کا صرف وہ حصہ دھوا ضروری ہے جس کے نہ دھوئے جانے کے بارے میں احتمال پیدا ہوا ہے۔

۳۷۱۔ اگر کسی کو غسل کے بعد پتہ چلے کہ اس نے بدن کا کچھ حصہ نہیں دھویا تو اگر وہ بائیں طرف ہو تو صرف اسی مقدار کا دھو لینا کافی ہے اور اگر دائیں طرف ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اتنی مقدار دھونے کے بعد بائیں طرف کو دوبارہ دھوئے اور اگر سر اور گردن دھلنے سے رہ گئی ہو تو ضروری ہے کہ اتنی مقدار دھونے کے بعد دوبارہ بدن کو دھوئے۔

۳۷۲۔ اگر کسی شخص کو غسل مکمل ہونے سے پہلے دائیں یا بائیں طرف کا کچھ حصہ دھوئے جانے کے بارے میں شک گزرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اتنی مقدار دھوئے اور اگر اسے سر یا گردن کا کچھ حصہ دھوئے جانے کے بارے میں شک ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر سر اور گردن دھونے کے بعد دائیں اور بائیں حصے کو دوبارہ دھونا ضروری ہے۔

ارتماسی غسل

ارتماسی غسل دو طریقے سے انجام دیا جا سکتا ہے۔ دَفعی اور تَدرِیجِی۔

۳۷۳۔ غسل ارتماسی دفعی میں ضروری ہے کہ ایک لمحے میں پورے بدن کو ساتھ پانی میں ڈبکی لگائے لیکن غسل کرنے سے پہلے ایک شخص کے سارے بدن کا پانی سے باہر ہونا معتبر نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدن کا کچھ حصہ پانی سے باہر ہو اور غسل کی نیت سے پانی میں غوطہ لگائے تو کافی ہے۔

۳۷۴۔ غسل ارتماسی تدریجی میں ضروری ہے کہ غسل کی نیت سے ایک دفعہ بدن کو دھونے کا خیال رکھتے ہوئے آہستہ آہستہ پانی میں غوطہ لگائے۔ اس غسل میں ضروری ہے کہ بدن کا پورا حصہ غسل کرنے سے پہلے پانی سے باہر ہو۔

۳۷۵۔ اگر کسی شخص کو غسل ارتماسی کے بعد پتہ چلے کہ اس کے بدن کے کچھ حصے تک پانی نہیں پہنچا ہے تو خواہ وہ اس مخصوص حصے کے متعلق جانتا ہو یا نہ جانتا ہو ضروری ہے کہ دوبارہ غسل کرے۔

۳۷۶۔ اگر کسی شخص کے پاس غسل ترتیبی کے لئے وقت نہ ہو لیکن ارتماسی غسل کے لئے وقت ہو تو ضروری ہے کہ ارتماسی غسل کرے۔

۳۷۷۔ جس شخص نے حج یا عمرے کے لئے احرام باندھا ہو وہ ارتماسی غسل نہیں کر سکتا لیکن اگر اس نے بھول کر ارتماسی غسل کر لیا ہو تو اس کا غسل صحیح ہے۔

غسل کے احکام

۳۷۸۔ غسل ارتماسی یا غسل ترتیبی میں غسل سے پہلے سارے جسم کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر پانی میں غوطہ لگانے یا غسل کے ارادے سے پانی بدن پر ڈالنے سے بدن پاک ہو جائے تو غسل صحیح ہوگا۔

۳۷۹۔ اگر کوئی شخص حرام سے جنب ہوا ہو اور گرم پانی سے غسل کرلے تو اگرچہ اسے پسینہ بھی آئے تب بھی اس کا غسل صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرے۔

۳۸۰۔ غسل میں بال برابر بدن بھی اگر ان دھلا رہ جائے تو غسل باطل ہے لیکن کان اور ناک کے اندرونی حصوں کا اور ہر اس چیز کا دھونا جو باطن شمار ہوتی ہو واجب نہیں ہے۔

۳۸۱۔ اگر کسی شخص کو بدن کے کسی حصے کے بارے میں شک ہو کہ اس کا شمار بدن کے ظاہر میں ہے یا باطن میں تو ضروری ہے کہ اسے دھولے۔

۳۸۲۔ اگر کان کی بالی کا سوراخ یا اس جیسا کوئی اور سوراخ اس قدر کھلا ہو کہ اس کا اندرونی حصہ بدن کا ظاہر شمار کیا جائے تو اسے دھونا ضروری ہے ورنہ اس کا دھونا ضروری نہیں ہے۔

۳۸۳۔ جو چیز بدن تک پانی پہنچنے میں مانع ہو ضروری ہے کہ انسان اسے ہٹا دے اور اگر اس سے پیشتر کہ اسے یقین ہو جائے کہ وہ چیز ہٹ گئی ہے غسل کرے تو اس کا غسل باطل ہے۔

۳۷۴۔ اگر غسل کے وقت کسی شخص کو شک گزرے کہ کوئی ایسی چیز اس کے بدن پر ہے یا نہیں جو بدن تک پانی پہنچنے میں مانع ہو تو ضروری ہے کہ چھان بین کرے حتی کہ مطمئن ہو جائے کہ کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہے۔

۳۸۵۔ غسل میں کہ ان چھوٹے چھوٹے بالوں کو جو بدن کا جزوشمار ہوتے ہیں دھونا ضروری ہے اور لمبے بالوں کا دھونا واجب نہیں ہے بلکہ اگر پانی کو جلد تک اس طرح پہنچائے کہ لمبے بال تر نہ ہوں تو غسل صحیح ہے لیکن اگر انہیں دھوئے بغیر جلد تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو تو انہیں بھی دھونا ضروری ہے تاکہ پانی بدن تک پہنچ جائے۔

۳۸۶۔ وہ تمام شرائط جو وضو کے صحیح ہونے کے لئے بتائی جا چکی ہیں مثلاً پانی کا پاک ہونا اور غصبی نہ ہونا وہی شرائط غسل کے صحیح ہونے کے لئے بھی ہیں۔ لیکن غسل میں یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان بدن کو اوپر سے نیچے کی جانب دھوئے۔ علاوہ ازیں غسل ترتیبی میں یہ ضروری نہیں کہ سر اور گردن دھونے کے بعد فوراً بدن کو دھوئے لہذا اگر سر اور گردن دھونے کے بعد توقف کرے اور کچھ وقت گزرنے کے بعد بدن کو دھوئے تو کوئی حرج نہیں بلکہ ضروری نہیں کہ سر اور گردن یا تمام بدن کو ایک ساتھ دھوئے پس اگر مثال کے طور پر سر دھویا ہو اور کچھ دیر بعد گردن دھوئے تو جائز ہے لیکن جو شخص پیشاب یا پاخانے کے نکلنے کو نہ روک سکتا ہو تاہم اسے پیشاب اور پاخانہ اندازاً اتنے وقت تک نہ آتا ہو کہ غسل کرکے تماز پڑھ لے تو ضروری ہے کہ فوراً غسل کرے اور غسل کے بعد فوراً نماز پڑھ لے۔

۳۸۷۔ اگر کوئی شخص یہ جانے بغیر کہ حمام والاراضی ہے یا نہیں اس کی اجرت ادھار رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو تو خواہ حمام والے کو بعد میں اس بات پر راضی بھی کرلے اس کا غسل باطل ہے۔

۳۸۸۔ اگر حمام والا ادھار غسل کرنے کے لئے راضی ہو لیکن غسل کرنے والا اس کی اجرت نہ دینے یا حرام مال سے دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کا غسل باطل ہے۔

۳۸۹۔ اگر کوئی شخص حمام والے کو ایسی رقم بطور اجرت دے جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو تو اگرچہ وہ حرام کا مرتکب ہوگا لیکن بظاہر اس کا غسل صحیح ہو گا اور مستحقین کو خمس ادا کرنا اس کے ذمے رہے گا۔

۳۹۰۔ اگر کوئی شخص مقعد کو حمام کے حوض کے پانی سے پاک کرے اور غسل کرنے سے پہلے شک کرے کہ چونکہ اس نے حمام کے حوض سے طہارت کی ہے اس لئے حمام والا اس کے غسل کرنے پر راضی ہے یا نہیں تو اگر وہ غسل سے پہلے حمام والے کو راضی کر لے تو صحیح ورنہ اس کا غسل باطل ہے۔

۳۹۱۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ اس نے غسل کیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ غسل کرے لیکن اگر غسل کے بعد شک کرے کہ غسل صحیح کیا ہے یا نہیں تو دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں۔

۳۹۲۔ اگر غسل کے دوران کسی شخص سے حَدَثِ اصغر سرزد ہوجائے مثلاً پیشاب کردے تو اس غسل کو ترک کرکے نئے سرے سے غسل کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ وہ اپنے اس غسل کو مکمل کر سکتا ہے اس صورت میں احتیاط لازم کی بنا پر وضو کرنا بھی ضروری ہے۔ لیکن اگر وہ شخص غسل ترتیبی سے غسل ارتماسی کی طرف یا غسل ارتماسی سے غسل ترتیبی یا ارتماسی دفعی کی طرف پلٹ جائے تو وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

۳۹۳۔ اگر وقت کی تنگی کی وجہ مکلف شخص کا وظیفہ تیمم ہو لیکن اس خیال سے کہ غسل اور نماز کے لئے اس کے پاس وقت ہے غسل کرے تو اگر اس نے غسل قصد قربت سے کیا ہے تو اس کا غسل صحیح ہے اگرچہ اس نے نماز پڑھنے کے لئے غسل کیا ہو۔

۳۹۴۔ جو شخص جنیب ہو اگر وہ شک کرے کہ اس نے غسل کیا ہے یا نہیں تو جو نمازیں وہ پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہیں لیکن بعد کی نمازوں کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔ اور اگر نماز کے بعد اس سے حدث اصغر صادر ہوا ہو تو لازم ہے کہ وضو بھی کرے اور اگر وقت ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر جو نماز پڑھ چکا ہے اسے دوبارہ پڑھے۔

۳۹۵۔ جس شخص پر کئی غسل واجب ہوں وہ ان سب کی نیت کرکے ایک غسل کر سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک مخصوص غسل کا قصد کرے تو وہ باقی غسلوں کے لئے بھی کافی ہے۔

۳۹۶۔ اگر بدن کے کسی حصے پر قرآن مجید کی آیت یا اللہ تعالی کا نام لکھا ہوا ہو تو وضو یا غسل ترتیبی کرتے وقت اسے چاہئے کہ پانی اپنے بدن پر اس طرح پہنچائے کہ اس کا ہاتھ ان تحریروں کو نہ لگے۔

۳۹۷۔ جس شخص نے غسل جنابت کیا ہو ضروری نہیں ہے کہ نماز کے لئے وضو بھی کرے بلکہ دوسرے واجب غسلوں کے بعد بھی سوائے غسل اِستِخاضۂ مُتَوسِّطہ اور مستحب غسلوں کے جن کا ذکر مسئلہ ۶۵۱ میں آئے گا بغیر وضو نماز پڑھ سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے۔

اِستِحاضَہ

اشارہ

عورتوں کو جو خون آتے رہتے ہیں ان میں سے ایک خون استحاضہ ہے اور عورت کو خون استحاضہ آنے کے وقت مستحاضہ کہتے ہیں۔

۳۹۸۔ خون استحاضہ زیادہ تر زرد رنگ کا اور ٹھنڈا ہوتا ہے اور فشار اور جلن کے بغیر خارج ہوتا ہے اور گاڑھا بھی نہیں ہوتا لیکن ممکن ہے کہ کبھی سیاہ یا سرخ اور گرم اور گاڑھا ہو اور فشار اور سوزش کے ساتھ خارج ہو۔

۳۹۹۔ اِستِحاضہ تین قسم کا ہوتا ہے: قلیلہ، مُتَوسِطہ اور کثیرہ۔

قلیلہ یہ ہے کہ خون صرف اس روئی کے اوپر والے حصے کو آلودہ کرے جو عورت اپنی شرمگاہ میں رکھے اور اس روئی کے اندر تک سرایت نہ کرے۔

اِستِخاضۂ مُتَوسِّطہ یہ ہے کہ خون روئی کے اندر تک چلا جائے اگرچہ اس کے ایک کونے تک ہی ہو لیکن روئی سے اس کپڑے تک نہ پہنچے جو عورتیں عموماً خون روکنے کے لئے باندھتی ہیں۔

اِستِخاضہ کثیرہ یہ ہے کہ خون روئی سے تجاوز کر کے کپڑے تک پہنچ جائے۔

اِستِحاضہ کے احکام

۴۰۰۔ اِستِحاضہ قلیلہ میں ہر نماز کے لئے علیحدہ وضو کرنا ضروری ہے اور احتیاط مُستحب کی بنا پر روئی کو دھولے یا اسے تبدیل کر دے اور اگر شرمگاہ کے ظاہری حصے پر خون لگا ہو تو اسے بھی دھونا ضروری ہے۔

۴۰۱۔ اِستِحاضہ مُتَوَسِّطَہ میں احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ عورت اپنی نمازوں کے لئے روزانہ ایک غسل کرے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اِستِحاضہ قلیلہ کے وہ افعال سر انجام دے جو سابقہ مسئلہ میں بیان ہو چکے ہیں چنانچہ اگر صبح کی نماز سے پہلے یا نامز کے دوران عورت کو اِستِحاضہ آجائے تو صبح کی نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے اگر جان بوجھ کر یا بھول کر صبح کی نماز کے لئے غسل نہ کرے تو ظہر اور عصر کی نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے اور اگر نماز ظہر اور عصر کے لئے غسل نہ کرے تو نماز مغرب و عشاء سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے خواہ خون آرہا ہو یا بند ہو چکا ہو۔

۴۰۲۔ استحاضہ کثیرہ میں احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ عورت ہر نماز کے لئے روئی اور کپڑے کا ٹکڑا تبدیل کرے یا اسے دھوئے اور ایک غسل فجر کی نماز کے لئے اور ایک غسل ظہر و عصر کی اور ایک غسل مغرب و عشاء کی نماز کے لئے کرنا ضروری ہے اور ظہر اور عصر کی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ رکھے اور اگر فاصلہ رکھے تو عصری کی نماز کے لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر مغرب و عشاء کی نماز کے درمیاہ فاصلہ رکھے تو عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے۔ یہ مذکورہ احکام اس صورت میں ہیں اگر خون بار بار روئی سے پھی پر پہنچ جائے۔ اگر روئی سے پھی تک خون پہنچنے میں اتنا فاصلہ ہو جائے کہ عورت اس فاصلہ کے اندر ایک نماز یا ایک سے زیادہ نمازیں پڑھ سکتی ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ جب خون روئی سے پھی تک پہنچ جائے تو روئی اور پھی کو تبدیل کرلے یا دھولے اور غسل کر لے۔ اسی بنا پر اگر عورت غسل کرے اور مثلاً ظہر کی نماز پڑھے لیکن عصر کی نماز سے پہلے یا نماز کے دوران دوبارہ خون روئی سے پھی پر پہنچ جائے تو عصر کی نماز کے لئے بھی غسل کرنا ضروری ہے لیکن اگر فاصلہ اتنا ہو کہ عورت اس دوران دو یا دو سے زیادہ نمازیں پڑھ سکتی ہو مثلاً مغرب اور عشاء کی نماز خون کے دوبارہ پھی پر پہنچنے سے پہلے پڑھ سکتی ہو تو ظاہر یہ ہے کہ ان نمازوں کے لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔ ان تمام صورتوں میں اظہر یہ ہے کہ استحاضہ کثیرہ میں غسل کرنا وضو کے لئے بھی کافی ہے۔

۴۰۳۔ اگر خون اِستحاضہ کے وقت سے پہلے بھی آئے اور عورت نے اس خون کے لئے وضو یا غسل نہ کیا ہو تو نماز کے وقت وضو یا غسل کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ وہ اس وقت مستحاضہ نہ ہو۔

۴۰۴۔ مُستَحاضَہ مُتَوَسِّطہ جس کے لئے وضو اور غسل کرنا ضروری ہے احتیاط لازم کی بنا پر اسے چاہئے کہ پہلے غسل کرے اور بعد میں وضو کرے لیکن مُستَحاضہ کثیرہ میں اگر وضو کرنا چاہئے تو ضروری ہے کہ وضو غسل سے پہلے کرے۔

۴۰۵۔ اگر عورت کا اِستِحاضہ قلیلہ صبح کی نماز کے بعد مُتَوَسطہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز کے لئے غسل کرے۔ اور اگر ظہر اور عصر کی نماز کے بعد مُتَوسِّطَہ ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

۴۰۶۔ اگر عورت کا استحاضہ قلیلہ یا متوسطہ صبح کی نماز کے بعد کثیرہ ہو جائے اور وہ عورت اسی حالت پر باقی رہے تو مسئلہ ۴۰۲ میں جو احکام گزر چکے ہیں نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء پڑھنے کے لئے ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

۴۰۷۔ مستحاضہ کثیرہ کی جس صورت میں نماز اور غسل کے درمیان ضروری ہے کہ فاصلہ نہ ہو جیسا کہ مسئلہ ۴۰۲ میں گزر چکا ہے اگر نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے غسل کرنے کی وجہ سے نماز اور غسل میں فاصلہ ہو جائے تو اس غسل کے ساتھ نماز صحیح نہیں ہے اور یہ مستحاضہ نماز کے لئے دوبارہ غسل کرے اور یہی حکم مستحاضہ متوسطہ کے لئے بھی ہے۔

۴۰۸۔ ضروری ہے کہ مسحاضہ قلیلہ و متوسطہ روزانہ کی نمازوں کے علاوہ جن کے بارے میں حکم اوپر بیان ہو چکا ہے ہر نماز کے لئے خواہ وہ واجب ہو یا مستحب، وضو کرے لیکن اگر وہ چاہے کہ، روزانہ کی وہ نمازیں جو وہ پڑھ چکی ہو احتیاط دوبارہ پڑھے یا جو نماز اس نے تنہا پڑھی ہے دوبارہ با جماعت پڑھے تو ضروری ہے کہ وہ تمام افعال بجالائے جن کا ذکر استحاضہ کے سلسلے میں کیا گیا ہے البتہ اگر وہ نماز احتیاط، بھولے ہوئے سجدے اور بھولے ہوئے تشہد کی بجا آوری نماز کے فورا بعد کرے اور اسی طرح سجدہ سہو کسی بھی صورت میں کرے تو اس کے لئے استحاضہ کے افعال کا انجام دینا ضروری نہیں ہے۔

۴۰۹۔ اگر کسی مستحاضہ عورت کا خون رک جائے تو اس کے بعد جو پہلی نماز پڑھے صرف اس کے لئے استحاضہ کے افعال انجام دینا ضروری ہے۔ لیکن بعد کی نمازوں کے لئے ایسا کرنا ضروری نہیں۔

۴۱۰۔ اگر کسی عورت کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا استحاضہ کون سا ہے تو جب نماز پڑھنا چاہے تو بطور احتیاط ضروری ہے کہ تحقیق کرنے کے لئے پہلے تھوڑی سی روئی شرمگاہ میں رکھے اور کچھ دیر انتظار کرے اور پھر روئی نکال لے اور جب اسے پتہ چل جائے کہ اس کا استحاضہ تین اقسام میں سے کون سی قسم کا ہے تو اس قسم کے استحاضہ کے لئے جن افعال کا حکم دیا

گیا ہے انہیں انجام دے۔ لیکن اگر وہ جانتی ہو کہ جس وقت تک وہ نماز پڑھنا چاہتی ہے اس کا استحاضہ تبدیل نہیں ہوگا تو نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے بھی وہ اپنے بارے میں تحقیق کر سکتی ہے۔

۴۱۱۔ اگر مستحاضہ اپنے بارے میں تحقیق کرنے سے پہلے نماز میں مشغول ہو جائے تو اگر وہ قربت کا قصد رکھتی ہو اور اس نے اپنے وظیفے کے مطابق عمل کیا ہو مثلاً اس کا استحاضہ قلیلہ ہو اور اس نے اسحاضہ قلیلہ کے مطابق عمل کیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر وہ قربت کا قصد نہ رکھتی ہو یا اس کا عمل اس کے وظیفے کے مطابق نہ ہو مثلاً اس کا استحاضہ متوسطہ ہو اور اس نے عمل استحاضہ قلیلہ کے مطابق کیا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

۴۱۲۔ اگر مستحاضہ اپنے بارے میں تحقیق نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ جو اس کا یقینی وظیفہ ہو اس کے مطابق عمل کرے مثلاً۔ اگر وہ یہ نہ جانتی ہو کہ اس کا استحاضہ قلیلہ ہے یا متوسطہ تو ضروری ہے کہ استحاضہ قلیلہ کے افعال انجام دے اور اگر وہ یہ نہ جانتی ہو کہ اس کا استحاضہ متوسطہ ہے یا کثیرہ تو ضروری ہے کہ استحاضہ متوسطہ کے افعال انجام دے لیکن اگر وہ جانتی ہو کہ اس سے پیشتر اسے ان تین اقسام میں سے کونسی قسم کا استحاضہ تھا تو ضروری ہے کہ اسی قسم کے استحاضہ کے مطابق اپنا وظیفہ انجام دے۔

۴۱۳۔ اگر استحاضہ کا خون اپنے ابتدائی مرحلے پر جسم کے اندر ہی ہو اور باہر نہ نکلے تو عورت نے جو وضو یا غسل کیا ہوا ہو اسے باطل نہیں کرتا لیکن اگر باہر آجائے تو خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو وضو اور غسل کو باطل کر دیتا ہے۔

۴۱۴۔ مستحاضہ اگر نماز کے بعد اپنے بارے میں تحقیق کرے اور خون نہ دیکھے تو اگرچہ اسے علم ہو کہ دوبارہ خون آئے گا جو وضو وہ کئے ہوئے ہے اسی سے نماز پڑھ سکتی ہے۔

۴۱۵۔ مستحاضہ عورت اگر یہ جانتی ہو کہ جس وقت سے وہ وضو یا غسل میں مشغول ہوئی ہے خون اس کے بدن سے باہر نہیں آیا اور نہ ہی شرمگاہ کے اندر ہے تو جب تک اسے پاک رہنے کا یقین ہو نماز پڑھنے میں تاخیر کر سکتی ہے۔

۴۱۶۔ اگر مستحاضہ کو یقین ہو کہ نماز کا وقت گزرنے سے پہلے پوری طرح پاک ہو جائے گی یا اندازاً جتنا وقت نماز پڑھنے میں لگتا ہے اس میں خون آنا بند ہو جائے گا تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ انتظار کرے اور اس وقت نماز پڑھے جب پاک ہو۔

۴۱۷۔ اگر وضو اور غسل کے بعد خون آنا بظاہر بند ہو جائے اور مستحاضہ کو معلوم ہو کہ اگر نماز پڑھنے میں تاخیر کرے تو جتنی دیر میں وضو، غسل اور نماز بجا لائے گی بالکل پاک ہو جائے گی تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز کو موخر کر دے اور جب بالکل پاک ہو جائے تو دوبارہ وضو اور غسل کرکے نماز پڑھے اور اگر خون کے بظاہر بند ہونے کے وقت نماز کا وقت تنگ ہو تو وضو اور غسل دوبارہ کرنا ضروری نہیں بلکہ جو وضو اور غسل اس نے کئے ہوئے ہیں انہی کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے۔

۴۱۸۔ مستحاضہ کثیرہ جب خون سے بالکل پاک ہو جائے اگر اسے معلوم ہو کہ جس وقت سے اس نے گذشتہ نماز کے لئے غسل کیا تھا اس وقت تک خون نہیں آیا تو دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں ہے بصورت دیگر غسل کرنا ضروری ہے۔ اگر اس حکم کا بطور کلی ہونا احتیاط کی بنا پر ہے۔ اور مستحاضہ متوسطہ میں ضروری نہیں ہے کہ خون سے بالکل پاک ہو جائے پھر غسل کرے۔

۴۱۹۔ مستحاضہ قلیلہ کو وضو کے بعد اور مستحاضہ متوسطہ کو غسل اور وضو کے بعد اور مستحاضہ کثیرہ کو غسل کے بعد (ان دو صورتوں کے علاوہ جو مسئلہ ۴۰۳ میں آئی ہیں) فوراً نماز میں مشغول ہونا ضروری ہے۔ لیکن نماز سے پہلے اَذان اور اقامت کہنے میں کوئی حرج نہیں اور وہ نماز میں مستحب کام مثلاً قنوت وغیرہ پڑھ سکتی ہے۔

۴۲۰۔ اگر مستحاضہ جس کا وظیفہ یہ ہو کہ وضو یا غسل اور نماز کے درمیان فاصلہ نہ رکھے۔ اگر اس نے اپنے وظیفہ کے مطابق عمل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کرنے کے بعد فوراً نماز میں مشغول ہو جائے۔

۴۲۱۔ اگر عورت کا خون استحاضہ جاری رہے اور بند ہونے میں نہ آئے اور خون کا روکنا اس کے لئے مضر نہ ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے بعد خون کو باہر آنے سے روکے اور اگر ایسا کرنے میں کوتاہی برتے اور خون نکل آئے تو جو نماز پڑھ لی ہو اسے دوبارہ پڑھے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ غسل کرے۔

۴۲۲۔ اگر غسل کرتے وقت خون نہ رکے تو غسل صحیح ہے لیکن اگر غسل کے دوران استحاضہ متوسطہ استحاضہ کثیرہ ہو جائے تو از سر نو غسل کرنا ضروری ہے۔

۴۲۳۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ مستحاضہ روزہ سے ہو تو سارا دن جہاں تک ممکن ہو خون کو نکلنے سے روکے۔

۴۲۴□ مش□ور قول کی بنا پر مستحاض□ کثیر□ کا روز□ اس صورت می□ صحیح □وگا ک□ جس رات ک□ بعد ک□ دن و□ روز□ رک□نا چا□تی □و اس رات کو مغرب اور عشاء کی نماز کا غسل کر□□ علاو□ ازی□ دن ک□ وقت و□ غسل انجام د□ جو دن کی نمازو□ ک□ لئ□ واجب □ی□ لیکن کچ□ بعید ن□ی□ ک□ اس ک□ روز□ کی صحت کا انحصار غسل پر ن□ □و□ اسی طرح بنا بر اقوی مستحاض□ متوسط□ می□ ی□ غسل شرط ن□ی□ □□□

۴۲۵□ اگر عورت عصر کی نماز ک□ بعد مستحاض□ □و جائ□ اور غروب آفتاب تک غسل ن□ کر□ تو اس کا روز□ بلا اشکال صحیح □□□

۴۲۶□ اگر کسی عورت کا استحاض□ قلیل□ نماز س□ پ□ل□ متوسط□ یا کثیر□ □و جائ□ تو ضروری □□ ک□ متوسط□ یا کثیر□ ک□ افعال جن کا اوپر ذکر □وچکا □□ انجام د□ اور اگر استحاض□ متوسط□ کثیر□ □و جائ□ تو چا□ئ□ ک□ استحاض□ کثیر□ ک□ افعال انجام د□□ چنانچ□ اگر و□ استحاض□ متوسط□ ک□ لئ□ غسل کر چکی □و تو اس کا ی□ غسل ب□ فائد□ □و گا اور اس□ استحاض□ کثیر□ ک□ لئ□ دوبار□ غسل کرنا ضروری □□□

۴۲۷□ اگر نماز ک□ دوران کسی عورت کا استحاض□ متوسط□ کثیر□ می□ بدل جائ□ تو ضروری □□ ک□ نماز تو□ د□ اور استحاض□ کثیر□ ک□ لئ□ غسل کر□ اور اس ک□ دوسر□ افعال انجام د□ اور پ□ر اسی نماز کو پ□□□ اور احتیاط مستحب کی بنا پر غسل س□ پ□ل□ وضو کر□ اور اگر اس ک□ پاس غسل ک□ لئ□ وقت ن□ □و تو غسل ک□ بدل□ تیمم کرنا ضروری □□□ اور اگر تیمم ک□ لئ□ ب□ی وقت ن□ □و تو احتیاط کی بنا پر نماز ن□ تو□□ اور اسی حالت می□ ختم کر□ لیکن ضروری □□ ک□ وقت گزرن□ ک□ بعد اس نماز کی قضا کر□□ اور اسی طرح اگر نماز ک□ دوران اس کا استحاض□ قلیل□ متوسط□ یا کثیر□ □و جائ□ تو ضروری □□ ک□ نماز کو تو□ د□ اور استحاض□ متوسط□ یا کثیر□ ک□ افعال انجام د□□

۴۲۸□ اگر نماز ک□ دوران خون بند □و جائ□ اور مستحاض□ کو معلوم ن□ □و ک□ باطن می□ ب□ی خون بند □وا □□ یا ن□ی□ تو اگر نماز ک□ بعد اس□ پت□ چل□ ک□ خون پور□ طور پر بند □و گیا ت□ا اور اسک□ پاس اتنا وسیع وقت □و ک□ پاک □و کر دوبار□ نماز پ□□ سک□ تو اگر خون بند □ون□ س□ مایوس ن□ □وئی □و تو احتیاط لازم کی بنا پر اپن□ وظیف□ ک□ مطابق وضو یا غسل کر□ اور نماز دوبار□ پ□□□□

۴۲۹۔ اگر کسی عورت کا استحاضہ کثیرہ متوسطہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ پہلی نماز کے لئے کثیرہ کا عمل اور بعد کی نمازوں کے لئے متوسطہ کا عمل بجالائے مثلاً اگر ظہر کی نماز سے پہلے استحاضہ کثیرہ متوسطہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ ظہر کی نماز کے لئے غسل کرے اور نماز عصر و مغرب و عشاء کے لئے صرف وضو کرے لیکن اگر نماز ظہر کے لئے غسل نہ کرے اور اسکے پاس صرف نماز عصر کے لئے وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ نماز عصر کے لئے غسل کرے اور اگر نماز عصر کے لئے بھی غسل نہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز مغرب کے لئے غسل کرے اور اگر اس کے لئے بھی غسل نہ کرے اور اس کے پاس صرف نماز عشاء کے لئے وقت ہو تو نماز عشاء کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

۴۳۰۔ اگر ہر نماز سے پہلے مستحاضہ کثیرہ کا خون بند ہو جائے اور دوبارہ آجائے تو ہر نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

۴۳۱۔ اگر استحاضہ کثیرہ قلیلہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ عورت پہلی نماز کے لئے کثیرہ والے اور بعد کی نمازوں کے لئے قلیلہ والے افعال بجالائے اور اگر استحاضہ متوسطہ قلیلہ ہو جائے تو پہلی نماز کے لئے متوسطہ والے اور بعد کی نمازوں کے لئے قلیلہ والے افعال بجالانا ضروری ہے۔

۴۳۲۔ مستحاضہ کے لئے جو افعال واجب ہیں اگر وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی ترک کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۴۳۳۔ مستحاضہ قلیلہ یا متوسطہ اگر نماز کے علاوہ وہ کام انجام دینا چاہتی ہو جس کے لئے وضو کا ہونا شرط ہے مثلاً اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے چھونا چاہتی ہو تو نماز ادا کرنے کے بعد وضو کرنا ضروری ہے اور وہ وضو جو جماز کے لئے کیا تھا کافی نہیں ہے۔

۴۳۴۔ جس مستحاضہ نے اپنے واجب غسل کر لئے ہوں اسکا مسجد میں جانا اور وہاں ٹھہرنا اور وہ آیات پڑھنا جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور اس کے شوہر کا اس کے ساتھ مجامعت کرنا حلال ہے۔ خواہ اس نے وہ افعال جو وہ نماز کے لئے انجام دیتی تھی (مثلاً روئی اور کپڑے کے ٹکڑے کا تبدیل کرنا) انجام نہ دیئے ہوں اور بعید نہیں ہے کہ یہ افعال بغیر غسل بھی جائز ہوں اگرچہ احتیاط ان کے ترک کرنے میں ہے۔

۴۳۵۔ جو عورت استحاضہ کثیرہ یا متوسطہ میں ہو اگر وہ چاہے کہ نماز کے وقت سے پہلے اس آیت کو پڑھے جس کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے یا مسجد میں جائے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ضروری ہے کہ غسل کرے اور اگر اس کا شوہر اس سے مجامعت کرنا چاہے تب بھی یہی حکم ہے۔

۴۳۶۔ مستحاضہ پر نماز آیات کا پڑھنا واجب ہے اور نماز آیات ادا کرنے کے لئے یومیہ نمازوں کے لئے بیان کئے گئے تمام اعمال انجام دینا ضروری ہیں۔

۴۳۷۔ جب بھی یومیہ نماز کے وقت میں نماز آیات مستحاضہ پر واجب ہو جائے تو وہ چاہے کہ ان دونوں نمازوں کو یکے بعد دیگرے ادا کرے تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر وہ ان دونوں کو ایک وضو اور غسل سے نہیں پڑھ سکتی۔

۴۳۸۔ اگر مستحاضہ قضا نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ نماز کے لئے وہ افعال انجام دے جو ادا نماز کے لئے اس پر واجب ہیں اور احتیاط کی بنا پر قضا نماز کے لئے ان افعال پر اکتفا نہیں کر سکتی جو کہ اس نے ادا نماز کے لئے انجام دیئے ہوں۔

۴۳۹۔ اگر کوئی عورت جانتی ہو کہ جو خون اسے آرہا ہے وہ زخم کا خون نہیں ہے لیکن اس خون کے استحاضہ، حیض یا نفاس ہونے کے بارے میں شک کرے اور شرعاً وہ خون حیض و نفاس کا حکم بھی نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ استحاضہ والے احکام کے مطابق عمل کرے۔ بلکہ اگر اسے شک ہو کہ یہ خون استحاضہ ہے یا کوئی دوسرا اور وہ دوسرے خون کی علامات بھی نہ رکھتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر استحاضہ کے افعال انجام دینا ضروری ہیں۔

حیض

حیض وہ خون ہے جو عموماً ہر مہینے چند دنوں کے لئے عورتوں کے رحم سے خارج ہوتا ہے اور عورت کو جب حیض کا خون آئے تو اسے حائض کہتے ہیں۔

۴۴۰۔ حیض کا خون عموماً گاڑھا اور گرم ہوتا ہے اور اس کا رنگ سیاہ یا سرخ ہوتا ہے۔ وہ اچھل کر اور تھوڑی سی جلن کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔

۴۴۱۔ وہ خون جو عورتوں کو ساٹھ برس پورے کرنے کے بعد آتا ہے حیض کا حکم نہیں رکھتا۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ عورتیں جو غیر قریشی ہیں وہ پچاس سے ساٹھ سال کی عمر کے دوران خون اس طرح دیکھیں کہ اگر وہ پچاس سال سے پہلے خون دیکھتیں تو وہ خون یقیناً حیض کا حکم رکھتا تو وہ مستحاضہ والے افعال بجا لائیں اور ان کاموں کو ترک کریں جنہیں حائض ترک کرتی ہے۔

۴۴۲۔ اگر کسی لڑکی کو نو سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے۔

۴۴۳۔ حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو بھی حیض آنا ممکن ہے اور حاملہ اور غیر حاملہ کا حکم ایک ہی ہے بس (فرق یہ ہے کہ) حاملہ عورت اپنی عادت کے ایام شروع ہونے کے بیس روز بعد بھی اگر حیض کی علامتوں کے ساتھ خون دیکھے تو اس کے لئے احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ ان کاموں کو ترک کر دے جنہیں حائض ترک کرتی ہے اور مستحاضہ کے افعال بھی بجالائے۔

۴۴۴۔ اگر کسی ایسی لڑکی کو خون آئے جسے اپنی عمر کے نو سال پورے ہونے کا علم نہ ہو اور اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں تو وہ حیض نہیں ہے اور اگر اس خون میں حیض کی علامات ہوں تو اس پر حیض کا حکم لگانا محل اشکال ہے مگر یہ کہ اطمینان ہو جائے کہ یہ حیض ہے ۔ اور اس صورت میں یہ معلوم ہوجائے گا کہ اس کی عمر پورے نو سال ہو گئی ہے۔

۴۴۵۔ جس عورت کو شک ہو کہ اس کی عمر ساٹھ سال ہو گئی ہے یا نہیں اگر وہ خون دیکھے اور یہ نہ جانتی ہو کہ یہ حیض ہے یا نہیں تو اسے سمجھنا چاہئے کہ اس کی عمر ساٹھ سال نہیں ہوئی ہے۔

۴۴۶۔ حیض کی مدت تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اور اگر خون آنے کی مدت تین دن سے بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں ہوگا۔

۴۴۷۔ حیض کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تین دن لگاتار آئے لہذا اگر مثال کے طور پر کسی عورت کو دو دن خون آئے پھر ایک دن نہ آئے اور پھر ایک دن آجائے تو وہ حیض نہیں ہے۔

۴۴۸۔ حیض کی ابتدا میں خون کا باہر آنا ضروری ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ پورے تین دن خون نکلتا رہے بلکہ اگر شرم گاہ میں خون موجود ہو تو کافی ہے اور اگر تین دنوں میں تھوڑے سے وقت کے لئے بھی کوئی عورت پاک ہو جائے جیسا کہ تمام یا بعض عورتوں کے درمیان متعارف ہے تب بھی وہ حیض ہے۔

۴۴۹۔ ایک عورت کے لئے یہ ضروری نہیں خہ اس کا خون پہلی رات اور چوتھی رات کو باہر نکلے لیکن یہ ضروری ہے کہ دوسری اور تیسری رات کو منقطع نہ ہو پس اگر پہلے دن صبح سویرے سے تیسرے دن غروب آفتاب تک متواتر خون آتا

رہے اور کسی وقت بند نہ ہو تو وہ حیض ہے۔ اور اگر پہلے دن دوپہر سے خون آنا شروع ہو اور چوتھے دن اسی وقت بند ہو تو اس کی صورت بھی یہی ہے (یعنی وہ بھی حیض ہے)۔

۴۵۰۔ اگر کسی عورت کو تین دن متواتر خون آتا رہے پھر وہ پاک ہو جائے چنانچہ اگر وہ دوبارہ خون دیکھے تو جن دنوں میں وہ خون دیکھے اور جن دنوں میں وہ پاک ہو ان تمام دنوں کو ملا کر اگر دس دن سے زیادہ نہ ہوں تو جن دنوں میں وہ خون دیکھے وہ حیض کے دن ہیں لیکن احتیاط لازم کی بنا پر پاکی کے دنوں میں وہ ان تمام امور کو جو پاک عورت پر واجب اور حائض کے لئے حرام ہیں انجام دے۔

۴۵۱۔ اگر کسی عورت کو تین دن سے زیادہ اور دس دن سے کم خون آئے اور اسے یہ علم نہ ہو کہ یہ خون پھوڑے یا زخم کا ہے یا حیض کا تو اسے چاہئے کہ اس خون کو حیض نہ سمجھے۔

۴۵۲۔ اگر کسی عورت کو ایسا خون آئے جس کے بارے میں اسے علم نہ ہو کہ زخم کا خون ہے یا حیض کا تو ضروری ہے کہ اپنی عبادات بجا لاتی رہے۔ لیکن اگر اس کی سابقہ حالت حیض کی رہی ہو تو اس صورت میں اسے حیض قرار دے۔

۴۵۳۔ اگر کسی عورت کو خون آئے اور اسے شک ہو کہ یہ خون حیض ہے یا استحاضہ تو ضروری ہے کہ حیض کی علامات موجود ہونے کی صورت میں اسے حیض قرار دے۔

۴۵۴۔ اگر کسی عورت کو خون آئے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ حیض ہے یا بکارت کا خون ہے تو ضروری ہے کہ اپنے بارے میں تحقیق کرے یعنی کچھ روئی شرم گاہ میں رکھے اور تھوڑی دیر انتظار کرے۔

پھر روئی باہر نکالے۔ پس اگر خون روئی کے اطراف میں لگا ہو تو خون بکارت ہے اور اگر ساری کی ساری روئی خون میں تر ہو جائے تو حیض ہے۔

۴۵۵۔ اگر کسی عورت کو تین دن سے کم مدت تک خون آئے اور پھر بند ہو جائے اور تین دن کے بعد خون آئے تو دوسرا خون حیض ہے اور پہلا خون خواہ وہ اس کی عادت کے دنوں ہی میں آیا ہو حیض نہیں ہے۔

حائض کے احکام

۴۵۶□ چند چیزی□ حائض پر حرام □ی□:

۱□ نماز اور اس جیسی دیگر عبادتی□ جن□ی□ وضو یا غسل یا تیمم ک□ سات□ ادا کرنا ضروری □□□ لیکن ان عبادتو□ ک□ ادا کرن□ می□ کوئی حرج ن□ی□ جن ک□ لئ□ وضو، غسل یا تیمم کرنا ضروری ن□ی□ جیس□ نماز میت□

۲□ و□ تمام چیزی□ جو مجنب پر حرام □ی□ اور جن کا ذکر جنابت ک□ احکام می□ آچکا □□□

۳□ عورت کی فرج می□ جماع کرنا اور جو مرد اور عورت دونو□ ک□ لئ□ حرام □□ خوا□ دخول صرف سپاری کی حد تک □ی □و اور منی ب□ی خارج ن□ □و بلک□ احتیاط واجب ی□ □□ ک□ سپاری س□ کم مقدار می□ ب□ی دخول ن□ کیا جائ□ نیز احتیاط کی بنا پر عورت کی دبر می□ مجامعت ن□ کر□ خو□ و□ حائض □و یا ن□ □و□

۴۵۷□ ان دنو□ می□ ب□ی جماع کرنا حرام □□ جن می□ عورت کا حیض یقینی ن□ □و لیکن شرعاً اس ک□ لئ□ ضروری □□ ک□ اپن□ آپ کو حائض قرار د□□ پس جس عورت کو دس دن س□ زیاد□ خون آیا □و اور اس ک□ لئ□ ضروری □و ک□ اس حکم ک□ مطابق جس کا ذکر بعد می□ کیا جائ□ گا اپن□ آپ کو اتن□ دن ک□ لئ□ حائض قرار د□ جتن□ دن کی اس ک□ کنب□ کی عورتو□ کو عادت □و تو اس کا شو□ر ان دنو□ می□ اس س□ مجامعت ن□ی□ کر سکتا□

۴۵۸□ اگر مرد اپنی بیوی س□ حیض کی حالت می□ مجامعت کر□ تو اس ک□ لئ□ ضروری □□ ک□ استغفار کر□ اور احتیاط مستحب ی□ □□ ک□ کفار□ ب□ی ادا کر□، اس کا کفار□ مسئل□ ۴۶۰ می□ بیان □وگا□

۴۵۹□ حائض س□ مجامعت ک□ علاو□ دوسری لطف اندوزیو□ مثلاً بوس و کنار کی ممانعت ن□ی□ □□□

۴۶۰□ حیض کی حالت می□ مجامعت کا کفار□ حیض ک□ پ□ل□ حص□ می□ ا□□ار□ چنو□ ک□ برابر، دوسر□ حص□ می□ نو چنو□ ک□ برابر اور تیسر□ حص□ می□ سا□□□ چار چنو□ ک□ برابر سک□ دار سونا □□ مثلاً اگر کسی عورت کو چ□ دن حیض کا خون آئ□ اور اس کا شو□ر پ□لی یا دوسری رات یا دن می□ اس س□ جماع کر□ تو ا□□ار□ چنو□ ک□ برابر سونا د□ اور اگر تیسری یا چوت□ی رات یا دن می□ جماع کر□ تو نو چنو□ ک□ برابر سونا د□ اور اگر پانچوی□ یا چ□□ی رات یا دن می□ جماع کر□ تو سا□□□ چار چنو□ ک□ برابر سونا د□□

۴۶۱۔ اگر سکہ دار سونا ممکن نہ ہو تو متعلقہ شخص اس کی قیمت دے اور اگر سونے کی اس وقت کی قیمت ہے جب کہ اس نے جماع کیا تھا اس وقت کی قیمت جب کہ وہ غریب محتاج کو دینا چاہتا ہو مختلف ہو گئی ہو تو اس وقت کی قیمت کے مطابق حساب لگائے جب وہ غریب محتاج کو دینا چاہتا ہو۔

۴۶۲۔ اگر کسی شخص نے حیض کے پہلے حصے میں بھی دوسرے حصے میں بھی اور تیسرے حصے میں بھی اپنی بیوی سے جماع کیا ہو تو وہ تینوں کفارے دے جو سب مل کر ساڑھے اکتیس چنے (۶ء۰۵ گرام) ہو جاتے ہیں۔

۴۶۳۔ اگر مرد کو جماع کے دوران معلوم ہو جائے کہ عورت کو حیض آنے لگا ہے تو ضروری ہے کہ فورا اس سے جدا ہو جائے اور اگر جدا نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ دے۔

۴۶۵۔ اگر کوئی مرد حائض سے زنا کرے یا یہ گمان کرتے ہوئے نامحرم حائض سے جماع کرے کہ وہ اس کی اپنی بیوی ہے تب بھی احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ دے۔

۴۶۶۔ اگر کوئی شخص لاعلمی کی بنا پر یا بھول کر عورت سے حالت حیض میں مجامعت کرے تو اس پر کفارہ نہیں۔

۴۶۷۔ اگر ایک مرد یہ خیال کرتے ہوئے کہ عورت حائض ہے اس سے مجامعت کرے لیکن بعد میں معلوم ہو کہ حائض نہ تھی تو اس پر کفارہ نہیں۔

۴۶۸۔ جیسا کہ طلاق کے احکام میں بتایا جائے گا عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینا باطل ہے۔

۴۶۹۔ اگر عورت کہے کہ میں حائض ہوں یا یہ کہے کہ میں حیض سے پاک ہوں اور وہ غلط بیانی نہ کرتی ہو تو اس کی بات قبول کی جائے لیکن اگر غلط بیاں ہو تو اس کی بات قبول کرنے میں اشکال ہے۔

۴۷۰۔ اگر کوئی عورت نماز کے دوران حائض ہو جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۴۷۱۔ اگر عورت نماز کے دوران شک کرے کہ حائض ہوئی ہے یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ نماز کے دوران حائض ہو گئی تھی تو جو نماز اس نے پڑھی ہے وہ باطل ہے۔

۴۷۲۔ عورت کے حیض سے پاک ہوجانے کے بعد اس پر واجب ہے کہ نماز اور دوسری عبادات کے لئے جو وضو، غسل یا تیمم کرکے بجالانا چاہئیے غسل کرے اور اس کا طریقہ غسل جنابت کی طرح ہے اور بہتر یہ ہے کہ غسل سے پہلے وضو بھی کرے۔

۴۷۳۔ عورت کے حیض سے پاک ہوجانے کے بعد اگرچہ اس نے غسل نہ کیا ہو اسے طلاق دینا صحیح ہے اور اس کا شوہر اس سے جماع بھی کرسکتا لیکن احتیاط لازم یہ ہے کہ جماع شرم گاہ دھونے کے بعد کیا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے غسل کرنے سے پہلے مرد اس سے جماع نہ کرے۔

البتہ جب تک وہ عورت غسل نہ کرلے وہ دوسرے کام جو حیض کے وقت اس پر حرام تھے مثلاً مسجد میں ٹھہرنا یا قرآن مجید کے الفاظ کو چھونا اس پر حلال نہیں ہوتے۔

۴۷۴۔ اگر پانی (عورت کے) وضو اور غسل کے لئے کافی نہ ہو اور تقریباً اتنا ہو کہ اس سے غسل کر سکے تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کے بدلے تیمم کرے اور اگر پانی صرف وضو کے لئے کافی ہو اور اتنا نہ ہو کہ اس سے غسل کیا جاسکے تو بہتر یہ ہے کہ وضو کرے اور غسل کے بدلے تیمم کرنا ضروری ہے اور اگر دونوں میں سے کسی کے لئے بھی پانی نہ ہو تو غسل کے بدلے تیمم کرنا ضروری ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ وضو کے بدلے بھی تیمم کرے۔

۴۷۵۔ جو نمازیں عورت نے حیض کی حالت میں نہ پڑھی ہوں ان کی قضا نہیں لیکن رمضان کے وہ روزے جو حیض کی حالت میں نہ رکھے ہوں ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے اور اسی طرح احتیاط لازم کی بنا پر جو روزے منت کی وجہ سے معین دنوں میں واجب ہوئے ہوں اور اس نے حیض کی حالت میں وہ روزے نہ رکھے ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے۔

۴۷۶۔ جب نماز کا وقت ہوجائے اور عورت یہ جان لے (یعنی اسے یقین ہو) کہ اگر وہ نماز پڑھنے میں دیر کرے گی تو خالص ہوجائے گی تو ضروری ہے کہ فوراً نماز پڑھے۔ اور اگر اسے فقط احتمال ہو کہ نماز میں تاخیر کرنے سے وہ حائض ہوجائے گی احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے۔

۴۷۷۔ اگر عورت نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور اول وقت میں سے اتنا وقت گزر جائے جتنا کہ حدث سے پانی کے ذریعے، اور احتیاط لازم کی بنا پر تیمم کے ذریعے طہارت حاصل کرکے ایک نماز پڑھنے میں لگتا اور اسے حیض آجائے تو

اس نماز کی قضا اس عورت پر واجب ہے۔ لیکن جلدی پڑھنے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور دوسری باتوں کے بارے میں ضروری ہے کہ اپنی عادت کا لحاظ کرے مثلاً اگر ایک عورت جو سفر میں نہیں ہے اول وقت میں نماز ظہر نہ پڑھے تو اس کی قضا اس پر اس صورت میں واجب ہوگی جب کہ حدث سے طہارت حاصل کرنے کے بعد چار رکعت نماز پڑھنے کے برابر وقت اول ظہر سے گزر جائے اور وہ حائض ہو جائے اور اس عورت کے لئے جو سفر میں ہو طہارت حاصل کرنے کے بعد دو رکعت پڑھنے کے برابر وقت گزرجانا بھی کافی ہے۔

۴۷۸۔ اگر ایک عورت نماز کے آخر وقت میں خون سے پاک ہو جائے اور اس کے پاس اندازاً اتنا وقت ہو کہ غسل کرکے ایک یا ایک سے زائد رکعت پڑھ سکے تو ضروری ہے کہ نماز پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے۔

۴۷۹۔ اگر ایک حائض کے پاس (حیض سے پاک ہونے کے بعد) غسل کے لئے وقت نہ ہو لیکن تیمم کر کے نماز وقت کے اندر پڑھ سکتی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ نماز تیمم کے ساتھ پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو قضا کرے۔ لیکن اگر وقت کی تنگی سے قطع نظر کسی اور وجہ سے اس کا فریضہ ہی تیمم کرنا ہو مثلاً۔اگر پانی اس کے لئے مضر ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرکے وہ نماز پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے۔

۴۸۰۔ اگر کسی عورت کو حیض سے پاک ہو جانے کے بعد شک ہو کہ نماز کے لئے وقت باقی ہے یا نہیں تو اسے چاہئے کہ نماز پڑھ لے۔

۴۸۱۔ اگر کوئی عورت اس خیال سے نماز نہ پڑھے کہ حدث سے پاک ہونے کے بعد ایک رکعت نماز پڑھنے کے لئے بھی اس کے پاس وقت نہیں ہے لیکن بعد میں اسے پتہ چلے کہ وقت تھا تو اس نماز کی قضا بجالانا ضروری ہے۔

۴۸۲۔ حائض کے لئے مستحب ہے کہ نماز کے وقت اپنے آپ کو خون سے پاک کرے اور روئی اور کپڑے کا ٹکڑا بدلے اور وضو کرے اور اگر وضو نہ کرسکے تو تیمم کرے اور نماز کی جگہ پر روبقبلہ بیٹھ کر ذکر، دعا اور صلوات میں مشغول ہو جائے۔

۴۸۳۔ حائض کے لئے قرآن مجید کا پڑھنا اور اسے اپنے ساتھ رکھنا اور اپنے بدن کا کوئی حصہ اس کے الفاظ کے درمیانی حصے سے چھونا نیز مہندی یا اس جیسی کسی اور چیز سے خضاب کرنا بعض فقہای عظام کی نظر میں مکروہ شمار کیا گیا ہے۔

حائض کی قسمیں

۴۸۴۔ حائض کی چھ قسمیں ہیں :

۱۔ وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی عورت : یہ وہ عورت ہے جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں ایک معین وقت پر حیض آئے اور اس کے حیض کے دنوں کی تعداد بھی دونوں مہینوں میں ایک جیسی ہو۔ مثلاً اسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک خون آتا ہو۔

۲۔ وقت کی عادت رکھنے والی عورت : یہ وہ عورت ہے جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں معین وقت پر حیض آئے لیکن اس کے حیض کے دنوں کی تعداد دونوں مہینوں میں ایک جیسی نہ ہو۔

مثلاً یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں اسے مہینے کی پہلی تاریخ سے خون آنا شروع ہو لیکن وہ پہلے مہینے میں ساتویں دن اور دوسرے مہینے میں آٹھویں دن خون سے پاک ہو۔

۳۔ عدد کی عادت رکھنے والی عورت: یہ وہ عورت ہے جس کے حیض کے دنوں کی تعداد یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں ایک جیسی ہو لیکن ہر مہینے خون آنے کا وقت یکساں نہ ہو۔ مثلاً۔ پہلے مہینے میں اسے پانچویں سے دسویں تاریخ تک، اور دوسرے مہینے میں بارھویں سے سترھویں تاریخ تک خون آتا ہو۔

۴۔ مُضطَربَہ : یہ وہ عورت ہے جسے چند مہینے خون آیا ہو لیکن اس کی عادت معین نہ ہوئی ہو یا اس کی سابقہ عادت بگڑ گئی ہو اور نئی عادت نہ بنی ہو۔

۵۔ مُبتَدِئَہ: یہ وہ عورت ہے جسے پہلی دفعہ خون آیا ہو۔

۶۔ نَاسِیَہ: یہ وہ عورت ہے جو اپنی عادت بھول چکی ہو۔

ان میں سے ہر قسم کی عورت کے لئے علیحدہ علیحدہ احکام ہیں جن کا ذکر آئندہ مسائل میں کیا جائے گا۔

۱۔ وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی عورت

۴۸۵۔ جو عورتیں وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:۔

(اول) وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں ایک مُعَیّن وقت پر خون آئے اور وہ ایک مُعَیّن وقت پر ہی پاک بھی ہو جائے مثلاً یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں اسے مہینے کی پہلی تاریخ کو خون آئے اور وہ ساتویں روز پاک ہو جائے تو اس عورت کی حیض کی عادت مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک ہے۔

(دوم) وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں مُعَیّن وقت پر خون آئے اور جب تین یا زیادہ دن تک خون آچکے تو وہ ایک یا زیادہ دنوں کے لئے پاک ہو جائے اور پھر اسے دوبارہ خون آجائے اور ان تمام دنوں کی تعداد جن میں اسے خون آیا ہے بشمول ان درمیانی دنوں کے جن میں وہ پاک رہی ہے دس سے زیادہ نہ ہو اور دونوں مہینوں میں تمام دن جن میں اسے خون آیا اور بیچ کے وہ دن جن میں پاک رہی ہو ایک جتنے ہوں تو اس کی عادت ان تمام دنوں کے مطابق قرار پائے گی جن میں اسے خون آیا لیکن ان دنوں کو شامل نہیں کر سکتی جن کے درمیان پاک رہی ہو۔ پس لازم ہے کہ جن دنوں میں اسے خون آیا ہو اور جن دنوں میں وہ پاک رہی ہو دونوں مہینوں میں ان دنوں کی تعداد ایک جتنی ہو مثلاً اگر پہلے مہینے میں اور اسی طرح دوسرے مہینے میں اسے پہلی تاریخ سے تیسری تاریخ تک خون آئے اور پھر تین دن پاک رہے اور پھر تین دن دوبارہ خون آئے تو اس عورت کی عادت چھ دن کی ہو جائے گی اور اگر اسے دوسرے مہینے میں آنے والے خون کے دنوں کی تعداد اس سے کم یا زیادہ ہو تو یہ عورت وقت کی عادت رکھتی ہے، عدد کی نہیں۔

۴۸۶۔ جو عورت وقت کی عادت رکھتی ہو خواہ عدد کی عادت رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو اگر اسے عادت کے وقت یا اس سے ایک دو دن یا اس سے بھی زیادہ دن پہلے خون آجائے جب کہ یہ کہا جائے کہ اس کی عادت وقت سے قبل ہو گئی ہے اگر اس خون میں حیض کی علامات نہ بھی ہوں تب بھی ضروری ہے کہ ان احکام پر عمل کرے جو حائض کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ اور اگر ابعد میں اسے پتہ چلے کہ وہ حیض کا خون نہیں تھا مثلاً وہ تین دن سے پہلے پاک ہو جائے تو ضروری ہے کہ جو عبادات اس نے انجام نہ دی ہوں ان کی قضا کرے۔

۴۸۷۔ جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے عادت کے تمام دنوں میں اور عادت سے چند دن پہلے اور عادت کے چند دن بعد خون آئے اور وہ کل ملا کر دس دن سے زیادہ نہ ہوں تو وہ سارے کا سارا حیض ہے اور اگر یہ مدت دس دن سے بڑھ جائے تو جو خون اسے عادت کے دنوں میں آیا ہے وہ حیض ہے اور جو عادت سے پہلے یا بعد میں آیا ہے وہ استحاضہ ہے اور جو عبادات وہ عادت سے پہلے اور بعد کے دنوں میں بجا نہیں لائی ان کی قضا کرنا ضروری ہے۔ اور اگر

عادت کے تمام دنوں میں اور ساتھ ہی عادت سے کچھ دن پہلے اسے خون آئے اور ان سب دنوں کو ملا کر ان کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہو تو سارا حیض ہے اور اگر دنوں کی تعداد دس سے زیادہ ہو جائے تو صرف عادت کے دنوں میں آنے والا خون حیض ہے اگرچہ اس میں حیض کی علامات نہ ہوں اور اس سے پہلے آنے والا۔ خون حیض کی علامات کے ساتھ ہو اور جو خون اس سے پہلے آئے وہ استحاضہ ہے اور اگر عادت کے تمام دنوں میں اور ساتھ ہی عادت کے چند دن بعد خون آئے اور کل دنوں کی تعداد ملا۔ کر دس سے زیادہ نہ ہو تو سارے کا سارا حیض ہے اور اگر یہ تعداد دس سے بڑھ جائے تو صرف عادت کے دنوں میں آنے والا خون حیض ہے اور باقی استحاضہ ہے۔

۴۸۸۔ جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے عادت کے کچھ دنوں میں یا عادت سے پہلے خون آئے اور ان تمام دنوں کو ملا۔ کر ان کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہو تو وہ سارے کا سارا حیض ہے۔ اور اگر ان دنوں کی تعداد دس سے بڑھ جائے تو جن دنوں میں اسے حسب عادت خون آیا ہے اور پہلے کے چند دن شامل کرکے عادت کے دنوں کی تعداد پوری ہونے تک حیض اور شروع کے دنوں کو استحاضہ قرار دے۔ اور اگر عادت کے کچھ دنوں کے ساتھ ساتھ عادت کے بعد کے کچھ دنوں میں خون آئے اور ان سب دنوں کو ملا کر ان کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہو تو سارے کا سارا حیض ہے اور اگر دس سے بڑھ جائے تو اسے چاہئے کہ جن دنوں میں عادت کے مطابق خون آیا ہے اس میں بعد کے چند دن ملا کر جن دنوں کی مجموعی تعداد اس کی عادت کے دنوں کے برابر ہو جائے انہیں حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

۴۸۹۔ جو عورت عادت رکھتی ہو اگر اس کا خون تین یا زیادہ دن تک آنے کے بعد رک جائے اور پھر دوبارہ خون آئے اور ان دونوں خون کا درمیانی فاصلہ دس دن سے کم ہو اور ان سب دنوں کی تعداد جن میں خون آیا ہے بشمول ان درمیانی دنوں کے جن میں پاک رہی ہو دس سے زیادہ ہوں مثلاً پانچ دن خون آیا ہو پھر پانچ دن رک گیا ہو اور پھر پانچ دن دوبارہ آیا ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں :

۱۔ وہ تمام خون یا اس کی کچھ مقدار جو پہلی بار دیکھے عادت کے دنوں میں ہو اور دوسرا خون جو پاک ہونے کے بعد آیا ہے عادت کے دنوں میں نہ ہو اس صورت میں ضروری ہے کہ پہلے تمام خون کو حیض اور دوسرے خون کو استحاضہ قرار دے۔

۲۔ پہلا خون عادت کے دنوں میں نہ آئے اور دوسرا تمام خون یا اس کی کچھ مقدار عادت کے دنوں میں آئے تو ضروری ہے کہ دوسرے تمام خون کو حیض اور پہلے کو استحاضہ قرار دے۔

۳۔ دوسرے اور پہلے خون کی کچھ مقدار عادت کے دنوں میں آئے اور ایام عادت میں آنے والا پہلا خون تین دن سے کم نہ ہو اس صورت میں وہ مدت بمع درمیان میں پاک رہنے کی مدت اور عادت کے دنوں میں آنے والے دوسرے خون کی مدت دس دن سے زیادہ نہ ہو تو دونوں میں خون حیض ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ پاکی کی مدت میں پاک عورت کے کام بھی انجام دے اور وہ کام جو حائض پر حرام ہیں ترک کرے۔اور دوسرے خون کی وہ مقدار جو عادت کے دنوں کے بعد آئے استحاضہ ہے۔ اور خون اول کی وہ مقدار جو ایام عادت سے پہلے آئی ہو اور عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت وقت سے قبل ہو گئی ہے تو وہ خون، حیض کا حکم رکھتا ہے۔ لیکن اگر اس خون پر حیض کا حکم لگانے سے دوسرے خون کی بھی کچھ مقدار جو عادت کے دنوں میں تھی یا سارے کا سارا خون، حیض کا حکم لگانے سے دوسرے خون کی بھی کچھ مقدار جو عادت کے دنوں میں تھی یا سارے کا سارا خون، حیض کے دس دن سے زیادہ ہو جائے تو اس صورت میں وہ خون، خون استحاضہ کا حکم رکھتا ہے۔ مثلاً۔ اگر عورت کی عادت مہینے کی تیسری سے دسویں تاریخ تک ہو اور اسے کسی مہینے کی پہلی سے چھٹی تاریخ تک خون آئے اور پھر دو دن کے لئے بند ہو جائے اور پھر پندرہویں تاریخ تک آئے تو تیسری سے دسویں تاریخ تک حیض ہے اور گیارہویں سے پندرہویں تاریخ تک آنے والا خون استحاضہ ہے۔

۴۔ پہلے اور دوسرے خون کی کچھ مقدار عادت کے دنوں میں آئے لیکن ایام عادت میں آنے والا پہلا خون تین دن سے کم ہو تو اس صورت میں بعید نہیں ہے کہ جتنی مدت اس عورت کو ایام عادت میں خون آیا ہے اسے عادت سے پہلے آنے والے خون کی کچھ مدت کے ساتھ ملا کر تین دن پورے کرے اور انہیں ایام حیض قرار دے۔ پس اگر ایسا ہو کہ وہ دوسرے خون کی اس مدت کو جو عادت کے دنوں میں آیا ہے حیض قرار دے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ مدت اور پہلے خون کی وہ مدت جسے حیض قرار دیا ہے اور ان کے درمیان پاکی کی مدت سب ملا کر دس دن سے تجاوز نہ کریں۔ تو یہ سب ایام حیض ہیں ورنہ دوسرا خون استحاضہ ہے۔ اور بعض صورتوں میں ضروری ہے کہ پہلے پورے خون کو حیض قرار دے نہ کہ اس خاص مقدار کو جسے پہلے خون کی کمی پورا کرنے کے لئے وہ لازمی طور پر حیض قرار دیتی ہے اور اس میں دو شرطیں ہیں:

(اول)اسے اپنی عادت سے کچھ دن پہلے خون آیا ہو کہ اس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ اس کی عادت تبدیل ہو کر وقت سے پہلے ہو گئی ہے۔

(دوم) وہ اسے حیض قرار دے تو یہ لازم نہ آئے کہ اس کے دوسرے خون کی کچھ مقدار جو کہ عادت کے دنوں میں آیا ہو حیض کے دس دن سے زیادہ ہو جائے مثلاً اگر عورت کی عادت مہینے کی چوتھی تاریخ سے دس تاریخ تک تھی اور اسے مہینے کے پہلے دن سے چوتھے دن کے آخری وقت تک خون آئے اور دو دن کے لئے پاک ہو اور پھر دوبارہ اسے پندرہ تاریخ تک خون آئے تو اس صورت میں پہلا پورے کا پورا خون حیض ہے اور اسی طرح دوسرا وہ خون بھی جو دسویں دن کے آخری وقت تک آئے حیض کا خون ہے۔

۴۹۰۔ جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے عادت کے وقت خون نہ آئے بلکہ اس کے علاوہ کسی اور وقت حیض کے دنوں کے برابر دنوں میں حیض کی علامات کے ساتھ اسے خون آئے تو ضروری ہے کہ اسی خون کو حیض قرار دے خواہ وہ عادت کے وقت سے پہلے آئے یا بعد میں آئے۔

۴۹۱۔ جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے عادت کے وقت تین یا تین سے زیادہ دن تک خون آئے لیکن اس کے دنوں کی تعداد اس کی عادت کے دنوں سے کم یا زیادہ ہو اور پاک ہونے کے بعد اسے دوبارہ اتنے دنوں کے لئے خون آئے جتنی اس کی عادت ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ دونوں خون کے دنوں اور ان کے درمیان پاک رہنے کے دنوں کو ملا کر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو اس صورت میں دونوں خون ایک حیض شمار ہوں گے۔

۲۔ دونوں خون کے درمیان پاک رہنے کی مدت دس دن یا دس دن سے زیادہ ہو تو اس صورت میں دونوں خون میں سے ہر ایک کو ایک مستقل حیض قرار دیا جائے گا۔

۳۔ ان دونوں خون کے درمیان پاک رہنے کی مدت دس دن سے کم ہو لیکن ان دونوں خون کو اور درمیان میں پاک رہنے کی ساری مدت کو ملا کر دس دن سے زیادہ ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ پہلے آنے والے خون کو حیض اور دوسرے خون کو استحاضہ قرار دے۔

۴۹۲۔ جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے دس سے زیادہ دن تک خون آئے تو جو خون اسے عادت کے دنوں میں آئے خواہ وہ حیض کی علامات نہ بھی رکھتا ہو تب بھی حیض ہے اور جو خون عادت کے دنوں کے بعد آئے خواہ وہ

حیض کی علامات بھی رکھتا ہو استحاضہ ہے۔ مثلاً اگر ایک ایسی عورت جس کی حیض کی عادت مہینے کی پہلی سے ساتویں تاریخ تک ہو اسے پہلی سے بارھویں تاریخ تک خون آئے تو پہلے سات دن حیض اور بقیہ پانچ دن استحاضہ کے ہوں گے۔

۲۔ وقت کی عادت رکھنے والی عورت

۴۹۳۔ جو عورتیں وقت کی عادت رکھتی ہیں اور ان کی عادت کی پہلی تاریخ معین ہو ان کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں معین وقت پر خون آئے اور چند دنوں بعد بند ہو جائے لیکن دونوں مہینوں میں خون آنے کے دنوں کی تعداد مختلف ہو۔ مثلاً اسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں مہینے کی پہلی تاریخ کو خون آئے لیکن پہلے مہینے میں ساتویں دن اور دوسرے مہینے میں آٹھویں دن بند ہو۔ ایسی عورت کو چاہئے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنی عادت قرار دے۔

۲۔ وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں معین وقت پر تین یا زیادہ دن آئے اور پھر بند ہو جائے اور پھر دوبارہ خون آئے اور ان تمام دنوں کی تعداد جن میں خون آیا ہے مع ان درمیانی دنوں کے جن میں خون بند رہا ہے دس سے زیادہ ہو لیکن دوسرے مہینے میں دنوں کی تعداد پہلے مہینے سے کم یا زیادہ ہو مثلا پہلے مہینے میں آٹھ دن اور دوسرے مہینے میں نو دن بنتے ہوں تو اس عورت کو بھی چاہئے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنی حیض کی عادت کا پہلا دن قرار دے۔

۴۹۴۔ وہ عورت جو وقت کی عادت رکھتی ہے اگر اس کو عادت کے دنوں میں یا دادت سے دو تین دن پہلے خون آئے تو ضروری ہے کہ وہ عورت ان کا احکام پر عمل کرے جو حائض کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور اس صورت کی تفصیل مسئلہ ۴۸۶ میں گزر چکی ہے۔ لیکن ان دو صورتوں کے علاوہ مثلاً یہ کہ عادت سے اس قدر پہلے خون آئے کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ عادت وقت سے قبل ہو گئی ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ عادت کی مدت کے علاوہ (یعنی دوسرے وقت میں) خون آیا ہے یا یہ کہا جائے کہ عادت کے بعد خون آیا ہے چنانچہ وہ خون حیض کی علامات کے ساتھ آئے تو ضروری ہے کہ ان احکام پر عمل کرے جو حائض کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ اور اگر اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں لیکن وہ عورت یہ جان لے کہ خون تین دن تک جاری رہے گا تب بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر یہ نہ جانتی ہو کہ خون تین دن تک جاری رہے گا یا نہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ کام جو مستحاضہ پر واجب ہیں انجام دے اور وہ کام جو حائض پر حرام ہیں ترک کرے۔

۴۹۵۔ جو عورت وقت کی عادت رکھتی ہے اگر اسے عادت کے دنوں میں خون آئے اور اس خون کی مدت دس دن سے زیادہ ہو اور حیض کی نشانیوں کے ذریعے اس کی مدت معین نہ کر سکتی ہو تو احوط یہ ہے کہ اپنے رشتے داروں میں سے بعض عورتوں کی عادت کے مطابق حیض قرار دے چاہے وہ رشتہ ماں کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے زندہ ہو یا مردہ لیکن اس کی دو شرطیں ہیں :

۱۔ اسے اپنے حیض کی مقدار اور اس رشتہ دار عورت کی عادت کی مقدار میں فرق کا علم نہ ہو مثلاً یہ کہ وہ خود نوجوان ہو اور طاقت کے لحاظ سے قوی اور دوسری عورت عمر کے لحاظ سے یاس کے نزدیک ہو تو ایسی صورت میں معمولاً عادت کی مقدار کم ہوتی ہے اسی طرح وہ خود عمر کے لحاظ سے یاس کے نزدیک ہو اور رشتہ دار عورت نوجوان ہو۔

۲۔ اسے اس عورت کی عادت کی مقدار میں اور اس کی دوسری رشتہ دار عورتوں کی عادت کی مقدار میں کہ جن میں پہلی شرط موجود ہے اختلاف کا علم نہ ہو لیکن اگر اختلاف اتنا کم ہو کہ اسے اختلاف شمار نہ کیا جاتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اس عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے جو وقت کی عادت رکھتی ہے اور عادت کے دنوں میں کوئی خون نہ آئے لیکن عادت کے وقت کے علاوہ کوئی خون آئے جو دس دن سے زیادہ ہو اور حیض کی مقدار کو نشانیوں کے ذریعے معین نہ کر سکے۔

۴۹۶۔ وقت کی عادت رکھنے والی عورت اپنی عادت کے علاوہ وقت میں آنے والے خون کو حیض قرار نہیں دے سکتی، لہذا اگر اسے عادت کا ابتدائی وقت معلوم ہو مثلاً ہر مہینے کی پہلی کو خون آتا ہو اور کبھی پانچویں اور کبھی چھٹی کو خون سے پاک ہوتی ہو چنانچہ اسے کسی ایک مہینے میں بارہ دن خون آئے اور وہ حیض کی نشانیوں کے ذریعے اس کی مدت معین نہ کر سکے تو چاہئے کہ مہینے کی پہلی کو حیض کی پہلی تاریخ قرار دے اور اس کی تعدا کے بارے میں جو کچھ پہلے مسئلے میں بیان کیا گیا ہے اس پر عمل کرے اور اگر اس کی عادت کی درمیانی یا آخری تاریخ معلوم ہو چنانچہ اگر اسے دس دن سے زیادہ خون آئے تو ضروری ہے کہ اس کا حساب اس طرح کرے کہ آخری یا درمیانی تاریخ میں سے ایک اس کی عادت کے دنوں کے مطابق ہو۔

۴۹۷۔ جو عورت وقت کی عادت رکھتی ہو اور اسے دس دن سے زیادہ خون آئے اور اس خون کو مسئلہ ۴۹۵ میں بتائے گئے طریقے سے معین نہ کر سکے مثلاً اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں یا پہلے بتائی گئی دو شرطوں میں سے ایک شرط نہ ہو تو اسے اختیار ہے کہ تین دن سے دس دن تک جتنے دن حیض کی مقدار کے مناسب سمجھے حیض قرار دے۔ چھ یا آٹھ دنوں کو اپنے حیض کو مقدار کے مناسب سمجھنے کی صورت میں بہتر یہ ہے کہ سات دنوں کو حیض قرار دے۔ لیکن

ضروری ہے کہ جن دنوں کو وہ حیض قرار دے وہ دن اس کی عادت کے وقت کے مطابق ہوں جیسا کہ پہلے مسئلے میں بیان کیا جاچکا ہے۔

۳۔ عدد کی عادت رکھنے والی عورت

۴۹۸۔ جو عورتیں عدد کی عادت رکھتی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ عورت جس کے حیض کے دنوں کی تعداد یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں یکساں ہو لیکن اس کے خون آنے کے وقت ایک جیسا نہ ہو اس صورت میں جتنے دن اسے خون آئے وہی اس کی عادت ہوگی۔ مثلاً اگر پہلے مہینے میں اسے پہلی تاریخ سے پانچویں تاریخ تک اور دوسرے مہینے میں گیارہویں سے پندرہویں تاریخ تک خون آئے تو اس کی عادت پانچ دن ہوگی۔

۲۔ وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں سے ہر ایک میں تین یا تین سے زیادہ دنوں تک خون آئے اور ایک یا اس سے زائد دنوں کے لئے بند ہو جائے اور پھر دوبارہ خون آئے اور خون آنے کا وقت پہلے مہینے اور دوسرے مہینے میں مختلف ہو اس صورت میں اگر ان تمام دنوں کی تعداد جن میں خون آیا ہے بمع ان درمیانی دنوں کے جن میں خون بند رہا ہے دس سے زیادہ نہ ہو اور دونوں مہینوں میں سے ہر ایک میں ان کی تعدا بھی یکساں ہو تو وہ تمام دن جن میں خون آیا ہے اس کے حیض کی عادت کے دن شمار کئے جائیں گے اور ان درمیانی دنوں میں جن میں خون نہیں آیا احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ جو کام پاک عورت پر واجب ہیں انجام دے اور جو کام حائض پر حرام ہیں انہیں ترک کرے مثلاً اگر پہلے مہینے میں اسے پہلی تاریخ سے تیسری تاریخ تک خون آئے اور پھر دو دن کے لئے بند ہو جائے اور پھر دوبارہ تین دن خون آئے اور دوسرے مہینے میں گیارہویں تاریخ سے تیرہویں تک خون آئے اور وہ دن کے لئے بند ہوجائے اور پھر دو بارہ تین دن خون آئے تو اس عورت کی عادت چھ دن کی ہوگی۔ اور اگر پہلے مہینے میں اسے آٹھ دن خون آئے اور دوسرے مہینے میں چار دن خون آئے اور پھر بند ہو جائے اور پھر دوبارہ آئے اور خون کے دنوں اور درمیان میں خون بند ہوجانے والے دنوں کی مجموعی تعداد آٹھ دن ہو تو ظاہراً یہ عورت عدد کی عادت نہیں رکھتی بلکہ مُضطَرِبہ شمار ہوگی جس کا حکم بعد میں بیان کیا جائے گا۔

۴۹۹۔ جو عورت عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے اپنی عادت کی تعداد سے کم یا زیادہ دن خون آئے اور ان دنوں کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہو تو ان تمام دنوں کو حیض قرار دے۔ اور اگر اس کی عادت سے زیادہ خون آئے اور دس دن سے تجاوز کر جائے تو اگر تمام کا تمام خون ایک جیسا ہو تو خون آنے کی ابتدا سے لے کر اس کی عادت کے دنوں تک حیض اور باقی خون کو استحاضہ قرار دے۔ اور اگر آنے والا تمام خون ایک جیسا نہ ہو بلکہ کچھ دن حیض کی علامات کے ساتھ اور کچھ دن استحاضہ کی علامات کے ساتھ آئے پس اگر حیض کی علامات کے ساتھ آنے والے خون کے دنوں کی تعداد اس کی عادت کے دنوں کے برابر ہو تو ضروری ہے کہ ان دنوں کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دے اور اگر ان دنوں کی تعداد جن میں خون حیض کی علامات کے ساتھ آیا ہو عادت کے دنوں سے زیادہ ہو تو صرف عادت کے دن حیض اور باقی دن استحاضہ ہے۔ اور اگر حیض کی علامات کے ساتھ آنے والے خون کے دنوں کی تعداد عادت کے دنوں سے کم ہو تو ضروری ہے کہ ان دنوں کے ساتھ چند اور دنوں کو ملا کر عادت کی مدت پوری کرے اور ان کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دے۔

۴۔ مُضطَرِبَہ

۵۰۰۔ مضطربہ یعنی وہ عورت جسے چند مہینے خون آئے لیکن وقت اور عدد دونوں کے لحاظ سے اس کی عادت معین نہ ہوئی ہو اگر اسے دس دن سے زیادہ خون آئے اور سارا خون ایک جیسا ہو مثلاً تمام خون یا حیض کی نشانیوں کے ساتھ یا استحاضہ کی نشانیوں کے ساتھ آیا ہو تو اس کا حکم وقت کی عادت رکھنے والی عورت کا حکم ہے کہ جسے اپنی عادت کے علاوہ وقت میں خون آئے اور علامات کے ذریعے حیض کو استحاضہ سے تمیز نہ دے سکتی ہو تو احتیاط کی بنا پر اسے چاہئے کہ اپنی رشتے دار عورتوں میں سے بعض عورتوں کی عادت کے مطابق حیض قرار دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین اور دس دن میں سے کسی ایک عدد کو اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ ۴۹۵ اور ۴۹۷ میں بیان کی گئی ہے اپنے حیض کی عادت قرار دے۔

۵۰۱۔ اگر مضطربہ کو دس دن سے زیادہ خون آئے جس میں سے چند دنوں کے خون میں حیض کی علامات اور چند دوسرے دنوں کے خون میں استحاضہ کی علامات ہوں تو اگر وہ خون جس میں حیض کی علامات ہوں تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ مدت تک نہ آیا ہو تو اس تمام خون کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے ۔ اور تین دن کم اور دس دن سے زیادہ ہو تو حیض کے دنوں کی تعداد معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جو حکم سابقہ مسئلہ میں گزرچکا ہے اس کے مطابق عمل کرے اور اگر اس سابقہ خون کو حیض قرار دیئے کے بعد دس دن گزرنے سے پہلے دوبارہ حیض کی علامات کی ساتھ خون آئے تو بعید نہیں کہ اس کے استحاضہ قرار دینا ضروری ہو۔

۵۔ مُبتَدِئَہ

۵۰۲۔ مبتدئہ یعنی اس عورت کو جسے پہلی بار خون آیا ہو دس دن سے زیادہ خون آئے اور وہ تمام خون جو متبدئہ کو آیا ہے جیسا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے کنبے والیوں کی عادت کی مقدار کو حیض اور باقی کو ان دو شرطوں کے ساتھ استحاضہ قرار دے جو مسئلہ ۴۹۵ میں بیان ہوئی ہیں۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ مسئلہ ۴۹۷ میں دی گئی تفصیل کے مطابق تین اور دس دن میں سے کسی ایک عدد کو اپنے حیض کے دن قرار دے۔

۵۰۳۔ اگر مبتدئہ کو دس سے زیادہ دن تک خون آئے جب کہ چند دن آنے والے خون میں حیض کی علامات اور چند دن آنے والے خون میں استحاضہ کی علامات ہوں تو جس خون میں حیض کی علامات ہوں وہ تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو وہ سارا حیض ہے۔ لیکن جس خون میں حیض کی علامات تھیں اس کے بعد دس دن گزرنے سے پہلے دوبارہ خون آئے اور اس میں بھی حیض کی علامات ہوں مثلاً پانچ دن سیاہ خون اور نو دن زرد خون اور پھر دوبارہ پانچ دن سیاہ خون آئے تو اسے چاہئے کہ پہلے آنے والے خون کو حیض اور بعد میں آنے والے دونوں خون کو استحاضہ قرار دے جیسا کہ مضطربہ کے متعلق بتایا گیا ہے۔

۵۰۴۔ اگر مبتدئہ کو دس سے زیادہ دنوں تک خون آئے جو چند دن حیض کی علامات کے ساتھ اور چند دن استحاضہ کی علامات کے ساتھ ہو لیکن جس خون میں حیض کی علامات ہوں وہ تین دن سے کم مدت تک آیا ہو تو چاہئے کہ اسے حیض قرار دے اور دنوں کی مقدار سے متعلق مسئلہ ۵۰۱ میں بتائے گئے طریقے پر عمل کرے۔

۶۔ نَاسِیَہ

۵۰۵۔ ناسیہ یعنی ناسیہ یعنی وہ عورت جو اپنی عادت کی مقدار بھول چکی ہو، اس کی چند قسمیں ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ عدد کی عادت رکھنے والی عورت اپنی عادت کی مقدار بھول چکی ہو اگر اس عورت کو کوئی خون آئے جس کی مدت تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ وہ ان تمام دنوں کو حیض قرار دے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو اس کے لئے مضطربہ کا حکم ہے جو مسئلہ ۵۰۰ اور ۵۰۱ میں بیان کیا گیا ہے صرف ایک فرق کے ساتھ اور وہ فرق یہ ہے کہ جن ایام کو وہ حیض قرار دے رہی ہے وہ اس تعداد سے کم نہ ہوں جس تعداد کے متعلق وہ جانتی ہے کہ اس کے حیض کے دنوں کی تعداد اس سے کم نہیں ہوتی (مثلاً یہ کہ وہ جانتی ہے کہ پانچ دن سے کم اسے خون نہیں آتا تو پانچ دن حیض

قرار دے گی) اسی طرح ان ایام سے بھی زیادہ دنوں کو حیض قرار نہیں دے سکتی جن کے بارے میں اسے علم ہے کہ اس کی عادت کی مقدار ان دنوں سے زیادہ نہیں ہوتی (مثلاً وہ جانتی ہے کہ پانچ دن سے زیادہ اسے خون نہیں آتا تو پانچ دن سے زیادہ حیض قرار نہیں دے سکتی) اور اس جیسا حکم ناقص عدد رکھنے والی عورت پر بھی لازم ہے یعنی وہ عورت جسے عادت کے دنوں کی مقدار تین دن سے زیادہ اور دس دن سے کم ہونے میں شک ہو مثلاً جسے ہر مہینے میں چھ یا ساتھ دن خون آتا ہو وہ حیض کی علامات کے ذریعے یا اپنی بعض کنبے والیوں کی عادت کے مطابق یا کسی اور ایک عدد کو اختیار کرکے دس دن سے زیادہ خون آنے کی صورت میں دونوں عددوں (چھ یا سات) سے کم یا زیادہ دنوں کو حیض قرار نہیں دے سکتی۔

حیض کے متفرق مسائل

۵۰۶۔ مُبتَدِئَہ، مُضطَرِبَہ، نَاسِیَہ اور عَدَد کی عادت رکھنے والی عورتوں کو اگر خون آئے جس میں حیض کی علامات ہوں یا یقین ہو کہ یہ خون تین دن تک آئے گا تو انہیں چاہئے کہ عبادات ترک کر دیں اور اگر بعد میں انہیں پتہ چلے کہ یہ حیض نہیں تھا تو انہیں چاہئے کہ جو عبادات بجا نہ لائی ہوں ان کی قضا کریں۔

۵۰۷۔ جو عورت حیض کی عادت رکھتی ہو خواہ یہ عادت حیض کے وقت کے اعتبار سے ہو یا حیض کے عدد کے اعتبار سے یا وقت اور عدد دونوں کے اعتبار سے ہو اگر اسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں اپنی عادت کے برخلاف خون آئے جس کا وقت یا دنوں کی تعداد یا وقت اور ان دونوں کی تعداد یکساں ہو تو اس کی عادت جس طرح ان دو مہینوں میں اسے خون آیا ہے اس میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر پہلے اسے مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک خون آتا تھا اور پھر بند ہو جاتا تھا مگر دو مہینوں میں اسے دسویں تاریخ سے سترھویں تاریخ تک خون آیا ہو اور پھر بند ہوا ہو تو اس کی عادت دسویں تاریخ سے سترھویں تاریخ تک ہو جائے گی۔

۵۰۸۔ ایک مہینے سے مراد خون کے شروع ہونے سے تیس دن تک ہے۔ مہینے کی پہلی تاریخ سے مہینے کے آخر تک نہیں ہے۔

۵۰۹۔ اگر کسی عورت کو عموماً مہینے میں ایک مرتبہ خون آتا ہو لیکن کسی ایک مہینے میں دو مرتبہ آجائے اور اس خون میں حیض کی علامات ہوں تو اگر ان درمیانی دنوں کی تعداد جن میں اس خون نہیں آیا دس دن سے کم نہ ہو تو اسے چاہئے کہ دونوں خون کو حیض قرار دے۔

۵۱۰۔ اگر کسی عورت کو تین یا اس سے زیادہ دنوں تک ایسا خون آئے جس میں حیض کی علامات ہوں اور اس کے بعد دس یا اس سے زیادہ دنوں تک ایسا خون آئے جس میں استحاضہ کی علامات ہوں اور پھر اس کے بعد دوبارہ تین دن تک حیض کی علامتوں کے ساتھ خون آئے تو اسے چاہئے کہ پہلے اور آخری خون کو جس میں حیض کی علامات ہوں حیض قرار دے۔

۵۱۱۔ اگر کسی عورت کا خون دس دن سے پہلے رک جائے اور اسے یقین ہو کہ اس کے باطن میں خون حیض نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی عبادات کے لئے غسل کرے اگرچہ گمان رکھتی ہو کہ دس دن پورے ہونے سے پہلے دوبارہ خون آجائے گا لیکن اگر اس یقین ہو کہ دس دن پورے ہونے سے پہلے اسے دوبارہ خون آجائے گا تو جیسے بیان ہوچکا اسے چاہئے کہ احتیاطاً غسل کرے اور اپنی عبادات بجا لائے اور جو چیزیں حائض پر حرام ہیں انہیں ترک کرے۔

۵۱۲۔ اگر کسی عورت کا خون دس دن گزرنے سے پہلے بند ہو جائے اور اس بات کا احتمال ہو کہ اس کے باطن میں خون حیض ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی شرم گاہ میں روئی رکھ کر کچھ دیر انتظار کرے۔ لیکن اس مدت سے کچھ زیادہ انتظار کرے جو عالم طور پر عورتیں حیض سے پاک ہونے کی مدت کے درمیان کرتی ہیں اس کے بعد نکالے پس اگر خون ختم ہوگیا ہو تو غسل کرے اور عبادات بجا لائے اور اگر خون بند نہ ہو یا ابھی اس کی عادت کے دس دن تمام نہ ہوئے ہوں تو اسے چاہئے کہ انتظار کرے اور اگر دس دن سے پہلے خون ختم ہو جائے تو غسل کرے اور اگر دسویں دن کے خاتمے پر خون آنا بند ہو یا خون دس دن کے بعد بھی آتا رہے تو دسویں دن غسل کرے اور اگر اس کی عادت دس دنوں سے کم ہو اور وہ جانتی ہو کہ دس دن ختم ہونے سے پہلے یا دسویں دن کے خاتمے پر خون بند ہو جائے تو غسل کرنا ضروری نہیں ہے اور اگر احتمال ہو کہ اسے دس دن تک خون آئے گا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایک دن کے لئے عبادت ترک کرے اور دسویں دن تک بھی عبادت کو ترک کر سکتی ہے اور یہ حکم صرف اس عورت کے لئے مخصوص ہے جسے عادت سے پہلے لگاتار خون نہیں آتا تھا ورنہ عادت کے گزرنے کے بعد عبادت ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۱۳۔ اگر کوئی عورت چند دنوں کو حیض قرار دے اور عبادت نہ کرے لیکن بعد میں اسے پتہ چلے کہ حیض نہیں تھا تو اسے چاہئے کہ جو نمازیں اور روزے وہ دنوں میں بجا نہیں لائی ان کی قضا کرے اور اگر چند دن اس خیال سے عبادات بجا

لاتی رہی ہو کہ حیض نہیں ہے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ حیض تھا تو اگر ان دنوں میں اس نے روزے بھی رکھے ہوں تو ان کی قضا کرنا ضروری ہے۔

نفاس

۵۱۴۔ بچے کا پہلا جزو ماں کے پیٹ سے باہر آنے کے وقت سے جو خون عورت کو آئے اگر وہ دس دن سے پہلے یا دسویں دن کے خاتمے پر بند ہو جائے تو وہ خون نفاس ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کو نفساء کہتے ہیں۔

۵۱۵۔ جو خون عورت کو بچے کا پہلا جزو باہر آنے سے پہلے آئے وہ نفاس نہیں ہے۔

۵۱۶۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ بچے کی خلقت مکمل ہو بلکہ اس کی خلقت نامکمل ہو تب بھی اگر اسے "بچہ جننا" کہا جاسکتا ہے تو وہ خون جو عورت کو دس دن تک آئے خون نفاس ہے۔

۵۱۷۔ یہ ہو سکتا ہے کہ خون نفاس ایک لحظے سے زیادہ نہ آئے لیکن وہ دس دن سے زیادہ نہیں آتا۔

۵۱۸۔ اگر کسی عورت کو شک ہو کہ اسقاط ہوا ہے یا نہیں یا جو اسقاط ہوا وہ بچہ تھا یا نہیں تو اس کے لئے تحقیق کرنا ضروری نہیں اور جو خون اسے آئے وہ شرعاً نفاس نہیں ہے۔

۵۱۹۔ مسجد میں ٹھہرنا اور دوسرے افعال جو حائض پر حرام ہیں احتیاط کی بنا پر نفساء پر بھی حرام ہیں اور جو کچھ حائض پر واجب ہے وہ نفساء پر بھی واجب ہے۔

۵۲۰۔ جو عورت نفاس کی حالت میں ہو اسے طلاق دینا اور اس سے جماع کرنا حرام ہے لیکن اگر اس کا شوہر اس سے جماع کرے تو اس پر بلا اشکال کفارہ نہیں ہے۔

۵۲۱۔ جب عورت نفاس کے خون سے پاک ہو جائے تو اسے چاہئے کہ غسل کرے اور اپنی عبادات بجالائے اور اگر بعد میں ایک یا ایک بار سے زیادہ خون آئے تو خون آنے والے دنوں کو پاک رہنے والے دنوں سے ملا کر اگر دس دن یا دس دن سے کم ہو تو سارے کا سارا خون نفاس ہے اور ضروری ہے کہ درمیان میں پاک رہنے کے دنوں میں احتیاط کی بنا پر جو کام پاک عورت پر واجب ہیں انجام دے اور جو کام نفساء پر حرام ہیں انہیں ترک کرے اور اگر ان دنوں میں کوئی

روزہ رکھا ہو تو ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور اگر بعد میں آنے والا خون دس دن سے تجاوز کر جائے اور وہ عورت عدد کی عادت نہ رکھتی ہو تو خون کی وہ مقدار جو دس دن کے اندر آئی ہے اسے نفاس اور دس دن کے بعد آنے والے خون کو استحاضہ قرار دے۔ اور اگر وہ عورت عدد کی عادت رکھتی ہو تو ضروری ہے کہ احتیاطاً عادت کے بعد آنے والے خون کی تمام مدت میں جو کام مستحاضہ کے لئے ہیں انجام دے اور جو کام نفساء پر حرام ہیں انہیں ترک کرے۔

۵۲۲۔ اگر عورت خون نفاس سے پاک ہو جائے اور احتمال ہو کہ اس کے باطن میں خون نفاس ہے تو اسے چاہئے کہ کچھ روئی اپنی شرم گاہ میں داخل کرے اور کچھ دیر انتظار کرے پھر اگر وہ پاک ہو تو عبادات کے لئے غسل کرے۔

۵۲۳۔ اگر عورت کو نفاس کا خون دس دن سے زیادہ آئے اور وہ حیض میں عادت رکھتی ہو تو عادت کے برابر دنوں کی مدت نفاس اور باقی استحاضہ ہے اور اگر عادت نہ رکھتی ہو تو دس دن تک نفاس اور باقی استحاضہ ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو عورت عادت رکھتی ہو وہ عادت کے بعد کے دن سے اور جو عورت عادت نہ رکھتی ہو وہ دسویں دن کے بعد سے بچے کی پیدائش کے اٹھارویں دن تک استحاضہ کے افعال بجا لائے اور وہ کام جو نفساء پر حرام ہیں انہیں ترک کرے۔

۵۴۴۔ اگر کسی عورت کو جس کی حیض کی عادت دس دن سے کم ہو اپنی عادت سے زیادہ دن خون آئے تو اسے چاہئے کہ اپنی عادت کے دنوں کی تعداد کو نفاس قرار دے اور اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ دس دن تک نماز ترک کرے یا مستحاضہ کے احکام پر عمل کرے لیکن ایک دن کی نماز ترک کرنا بہتر ہے۔ اور اگر خون دس دن کے بعد بھی آتا رہے تو اسے چاہئے کہ عادت کے دنوں کے بعد دسویں دن تک بھی استحاضہ قرار دے اور جو عبادات وہ ان دنوں میں بجا نہیں لائی ان کی قضا کرے۔ مثلاً جس عورت کی عادت چھ دنوں کی ہو اگر اسے چھ دن سے زیادہ خون آئے تو اسے چاہئے کہ چھ دنوں کو نفاس قرار دے اور ساتویں، آٹھویں، نویں اور دسویں دن اسے اختیار ہے کہ یا تو عبادت ترک کرے یا استحاضہ کے افعال بجالائے اور اگر اسے دس دن سے زیادہ خون آیا ہو تو اس کی عادت کے بعد کے دن سے وہ استحاضہ ہو گا۔

۵۲۵۔ جو عورت حیض میں عادت رکھتی ہو اگر اسے بچہ جننے کے بعد ایک مہینے تک یا ایک مہینے سے زیادہ مدت تک لگاتار خون آتا رہے تو اس کی عادت کے دنوں کی تعداد کے برابر خون نفاس ہے اور جو خون، نفاس کے بعد دس دن تک آئے خواہ وہ اس کی ماہانہ عادت کے دنوں میں آیا ہو استحاضہ ہے۔ مثلاً ایسی عورت جس کے حیض کی عادت ہر مہینے کی بیس تاریخ سے ستائیس تاریخ تک ہو اگر وہ مہینے کی دس تاریخ کو بچہ جنے اور ایک مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک اسے متواتر

خون آئے تو سترہویں تاریخ تک نفاس اور سترہویں تاریخ سے دس دن تک کا خون حتی کہ وہ خون بھی جو بیس تاریخ سے ستائیس تاریخ تک اس کی عادت کے دنوں میں آیا ہے استحاضہ ہوگا اور دس دن گزرنے کے بعد جو خون اسے آئے اگر وہ عادت کے دنوں میں ہو تو حیض ہے خواہ اس میں حیض کی علامات ہوں یا نہ ہوں۔ اور اگر وہ خون اس کی عادت کے دنوں میں نہ آیا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی عادت کے دنوں کا انتظار کرے اگرچہ اس کے انتظار کی مدت ایک مہینہ یا ایک مہینے سے زیادہ ہو جائے اور خواہ اس مدت میں جو خون آئے اس میں حیض کی علامات ہوں۔ اور اگر وہ وقت کی عادت والی عورت نہ ہو اور اس کے لئے ممکن ہو تو ضروری ہے کہ وہ اپنے حیض کو علامات کے ذریعے معین کرے اور اگر ممکن نہ ہو جیسا کہ نفاس کے بعد دس دن جو خون آئے وہ سارا ایک جیسا ہو اور ایک مہینے یا چند مہینے اسی کے ساتھ آتا رہے تو ضروری ہے کہ ہر مہینے میں اپنے کنبے کی بعض عورتوں کے حیض کی جو صورت ہو وہی اپنے لئے قرار دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جو عدد اپنے لئے مناسب سمجھتی ہے اختیار کرے اور ان تمام امور کی تفصیل حیض کی بحث میں گزر چکی ہے۔

۵۲۶۔ جو عورت حیض میں عدد کے لحاظ سے عادت نہ رکھتی ہو اگر اسے بچہ جننے کے بعد ایک مہینے تک یا ایک مہینے سے زیادہ مدت تک خون آئے تو اس کے پہلے دس دنوں کے لئے وہی حکم ہے جس کا ذکر مسئلہ ۵۲۳ میں آچکا ہے اور دوسری دہائی میں جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اور جو خون اسے اس کے بعد آئے ممکن ہے وہ حیض ہو اور ممکن ہے استحاضہ ہو اور حیض قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ اس حکم کے مطابق عمل کرے جس کا ذکر سابقہ مسئلہ میں گزر چکا ہے۔

غسل مس میت

۵۲۷۔ اگر کوئی شخص کسی ایسے مردہ انسان کے بدن کو چھوئے جو ٹھنڈا ہو چکا ہو اور جسے غسل نہ دیا گیا ہو یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ اس سے لگائے تو اسے چاہئے کہ غسل مس میت کرے خواہ اس نے نیند کی حالت میں مردے کا بدن چھوا ہو یا بیداری کے عالم میں اور خواہ ارادی طور پر چھوا ہو یا غیر ارادی طور پر حتی کہ اگر اس کا ناخن یا ہڈی مردے کے ناخن یا ہڈی سے چھو جائے تب بھی اسے چاہئے کہ غسل کرے لیکن اگر مردہ حیوان کو چھوئے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

۵۲۸۔ جس مردے کا تمام بدن ٹھنڈا نہ ہوا ہو اسے چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا خواہ اس کے بدن کا جو حصہ چھوا ہو وہ ٹھنڈا ہو چکا ہو۔

۵۲۹۔ اگر کوئی شخص اپنے بال مردے کے بدن سے لگائے یا اپنا بدن مردے کے بالوں سے لگائے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

۵۳۰۔ مردہ بچے کو چھونے پر حتی کہ ایسے سقط شدہ بچے کو چھونے پر جس کے بدن میں روح داخل ہو چکی ہو غسل مس میت واجب ہے۔ اس بنا پر اگر مردہ بچہ پیدا ہو اور اس کا بدن ٹھنڈا ہو چکا ہو اور وہ ماں کے ظاہری حصے کو چھو جائے تو ماں کو چاہئے کہ غسل مس میت کرے بلکہ اگر ظاہری حصے کو مس نہ کرے تب بھی ماں کو چاہئے کہ احتیاط واجب کی بنا پر غسل مس میت کرے۔

۵۳۱۔ جو بچہ ماں کے مرجانے اور اس کا بدن ٹھنڈا ہو جانے کےبعد پیدا ہو اگر وہ ماں کے بدن کے ظاہرے حصے کو مس کرے تو اس پر واجب ہے کہ جب بالغ ہو تو غسل مس میت کرے بلکہ اگر ماں کے بدن کے ظاہری حصے کو مس نہ کرے تب بھی احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ بچہ بالغ ہونے کے بعد غسل مس میت کرے۔

۵۳۲۔ اگر کوئی شخص ایک ایسی میت کو مس کرے جسے تین غسل مکمل طور پر دیئے جاچکے ہوں تو اس پر گسل واجب نہیں ہوتا لیکن اگر وہ تیسرا عمل مکمل ہونے سے پہلے اسکے بدن کے کسی حصے کو مس کرے تو خواہ اس حصے کو تیسرا غسل دیا جا چکا ہو اس شخص کے لئے غسل مس میت کرنا ضروری ہے۔

۵۳۳۔ اگر کوئی دیوانہ یا نابالغ بچہ میت کو مس کرے تو دیوانے کو عاقل ہونے اور بچے کو بالغ ہونے کے بعد غسل مس میت کرنا ضروری ہے۔

۵۳۴۔ اگر کسی زندہ شخص کے بدن سے یا کسی ایسے مردے کے بدن سے جسے غسل نہ دیا گیا ہو ایک حصہ جدا ہو جائے اور اس سے پہلے کہ جدا ہونے والے حصے کو غسل دیا جائے کوئی شخص اسے مس کر لے تو قول اقوی کی بنا پر اگرچہ اس حصے میں ہڈی ہو غسل مس میت کرنا ضروری نہیں۔

۵۳۵۔ ایک ایسی ہڈی کے مس کرنے سے جسے غسل نہ دیا گیا ہو خواہ وہ مردے کے بدن سے جدا ہوئی ہو یا زندہ شخص کے بدن سے غسل واجب نہیں ہے اور دانت خواہ وہ مردے کے بدن سے جدا ہوئے ہوں یا زندہ شخص کے بدن سے ان کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۵۳۶۔ غسل مس میت کا طریقہ وہی ہے جو غسل جنابت کا ہے لیکن جس شخص نے میت کو مس کیا ہو اگر وہ نماز پڑھنا چاہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے۔

۵۳۷۔ اگر کوئی شخص کئی میتوں کو مس کرے یا ایک میت کو کئی بار مس کرے تو ایک غسل کافی ہے۔

۵۳۷۔ جس شخص نے میت کو مس کرنے کے بعد غسل نہ کیا ہو اس کے لئے مسجد میں ٹھہرنا اور بیوی سے جماع کرنا اور ان آیات کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے ممنوع نہیں ہے لیکن نماز اور اس جیسی عبادات کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

محتضر ، میت کے احکام

اشارہ

۵۳۹۔ جو مسلمان محتضر ہو یعنی جاں کنی کی حالت میں ہو خواہ مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، اسے احتیاط کی بنا پر بصورت امکان پشت کے بل یوں لٹانا چاہئے کہ اس کے پاؤں کے تلوے قبلہ رخ ہوں۔

۵۴۰۔ اولی یہ ہے کہ جب تک میت کا غسل مکمل نہ ہو اسے بھی روبقبلہ لٹائیں لیکن جب اس کا غسل مکمل ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ اسے اس حالت میں لٹائیں جس طرح اس نماز جنازہ پڑھتے وقت لٹاتے ہیں۔

۵۴۱۔ جو شخص جاں کنی کی حالت میں ہو اسے احتیاط کی بنا پر رو بقبلہ لٹانا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ لہذا وہ شخص جو جاں کنی کی حالت میں ہے راضی ہو اور قاصر بھی نہ ہو (یعنی بالغ اور عاقل ہو) تو اس کام کے لئے اس کے ولی کی اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کسی دوسری صورت میں اس کے ولی سے اجازت لینا احتیاط کی بنا پر ضروری ہے۔

۵۴۲۔ مستحب ہے کہ جو شخص جاں کنی کی حالت میں ہو اس کے سامنے شہادتین، بارہ اماموں کے نام اور دوسرے دینی عقائد اس طرح دہرائے جائیں کہ وہ سمجھ لے۔ اور اسکی موت کے وقت تک ان چیزوں کی تکرار کرنا بھی مستحب ہے۔

۵۴۳۔ مستحب ہے کہ جو شخص جاں کنی کی حالت میں ہو اسے مندرجہ ذیل دعا اس طرح سنائی جائے کہ سمجھ لے:

"اَللّٰهُمَّ اغفِرلِیَ مِن مَّعاصِیکَ وَاقبَل مِنّی الیَسِیرَ مِن طَاعَتِک یَامَن یَّقبَلُ الیَسِیرَ وَ یَعفُو عَنِ الکَثِیرِ اقبَل مِنّی الیَسِیرَ وَاعفُ عَنّی الکَثِیرَ اِنَّکَ اَنتَ العَفُوُّ الغَفُورُ ارحَمنِی فَاِنَّکَ رَحِیم"

۵۴۴۔ کسی کی جان سختی سے نکل رہی ہو تو اگر اسے تکلیف نہ ہو تو اسے اس جگہ لے جانا جہاں وہ نماز پڑھا کرتا تھا مُستحب ہے۔

۵۴۵۔ جو شخص جانکنی کے عالم میں ہو اس کی آسانی کے لئے (یعنی اس مقصد سے کہ اس کی جان آسانی سے نکل جائے) اس کے سرہانے سورۂ یَسین، سُورۂ صَافّات، سورۂ اَحزاب، آیتُ الکُرسی اور سُورۂ اعراف کی ۵۴ ویں آیت اور سورۂ بَقَرہ کی آخری تین آیات پڑھنا مُستحب ہے بلکہ قرآن مجید جتنا بھی پڑھا جاسکے پڑھا جائے۔

۵۴۶۔ جو شخص جانکنی کے عالم میں ہو اسے تنہا چھوڑنا اور کوئی بھاری چیز اس کے پیٹ پر رکھنا اور جُنُب اور حائض کا اس کے قریب ہونا اسی طرح کے پاس زیادہ باتیں کرنا، رونا اور صرف عورتوں کو چھوڑنا مکروہ ہے۔

مرنے کے بعد کے احکام

۵۴۷۔ مستحب ہے کہ مرنے کے بعد میت کی آنکھیں اور ہونٹ بند کر دیئے جائیں اور اس کی ٹھوڑی کو باندھ دیا جائے نیز اس کے ہاتھ اور پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں اور اس کے اوپر کپڑا ڈال دیا جائے۔ اور اگر موت رات کو واقع ہو تو جہاں موت واقع ہوئی ہو وہاں چراغ جلائیں (روشنی کر دیں) اور جنازے میں شرکت کے لئے مومنین کو اطلاع دیں اور میت کو دفن کرنے میں جلدی کریں لیکن اگر اس شخص کے مرنے کا یقین نہ ہو تو انتظار کریں تاکہ صورت حال واضح ہو جائے۔ علاوہ ازیں اگر میت حاملہ ہو اور بچہ اس کے پیٹ میں زندہ ہو تو ضروری ہے کہ دفن کرنے میں اتنا توقف کریں کہ اس کا پہلو چاک کرکے بچہ باہر نکال لیں اور پھر اس پہلو کو سی دیں۔

غسل،کفن،نماز اور دفن کا وجوب

۵۴۸۔ کسی مسلمان کا غسل، حنوط، کفن، نماز میت اور دفن خواہ وہ اثنا عشری شیعہ نہ بھی ہو اس کے ولی پر واجب ہے۔ ضروری ہے کہ ولی خود ان کاموں کو انجام دے یا کسی دوسرے کو ان کاموں کے لئے معین کرے اور اگر کوئی شخص ان کاموں کو ولی کی اجازت سے انجام دے تو ولی پر سے وجوب ساقط ہو جاتا ہے بلکہ اگر دفن اور اس کی مانند دوسرے امور کو کوئی شخص ولی کی اجازت کے بغیر انجام دے تب بھی ولی سے وجوب ساقط ہو جاتا ہے اور ان امور کو دوبارہ انجام دینے کی ضرورت نہیں اور اگر میت کا کوئی ولی نہ ہو یا ولی ان کاموں کو انجام دینے سے منع کرے تب بھی باقی مکلف لوگوں پر واجب کفائی ہے کہ میت کے ان کاموں کو انجام دیں اور اگر بعض مکلف لوگوں نے انجام دیا تو دوسروں پر سے وجوب

ساقط □و جاتا □□□ چناچ□ اگر کوئی ب□ی انجام ن□ د□ تو تمام مکلف لوگ گنا□ گار □و□ گ□ اور ولی ک□ منع کرن□ کی صورت می□ اس س□ اجازت لین□ کی شرط ختم □و جاتی □□□

۵۴۹□ اگر کوئی شخص تج□یز و تکفین ک□ کامو□ می□ مشغول □و جائ□ تو دوسرو□ ک□ لئ□ اس بار□ می□ کوئی اقدام کرنا واجب ن□ی□ لیکن اگر و□ ان کامو□ کو اد□ورا چ□و□ د□ تو ضروری □□ ک□ دوسر□ ان□ی□ پای□ تکمیل تک پ□نچائی□□

۵۵۰□ اگر کسی شخص کو اطمینان □و ک□ کوئی دوسرا میت (کو ن□لان□،کفنان□ اور دفنان□) ک□ کامو□ می□ مشغول □□ تو اس پر واجب ن□ی□ □□ ک□ میت ک□ (متذکر□) کامو□ ک□ بار□ می□ اقدام کر□ لیکن اگر اس□ (متذکر□ کامو□ ک□ ن□ □ون□ کا) محض شک یا گمان □و تو ضروری □□ ک□ اقدام کر□□

۵۵۱□ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ میت کا غسل یا کفن یا نماز یا دفن غلط طریق□ س□ ہوا ہ□ تو ضروری ہ□ کہ ان کامو□ کو دوبارہ انجام د□ لیکن اگر اس□ باطل ہون□ کا گمان ہو (یعنی یقین نہ ہو) یا شک ہو کہ درست ت□ا یا نہی□ تو پ□ر اس بار□ می□ کوئی اقدام کرنا ضروری نہی□□

۵۵۲□ عورت کا ولی اس کا شوہر ہ□ اور عورت ک□ علاوہ وہ اشخاص کہ جن کو میت س□ میراچ ملتی ہ□ اسی ترتیب س□ جس کا ذکر میراث ک□ مختلف طبقو□ می□ ائ□ گا دوسرو□ پر مقدم ہی□□ میت کا باپ میت ک□ بی□□ پر اور میت کا دادا اس ک□ ب□ائی پر اور میت کا پدری و مادری ب□ائی اس ک□ صرف پدری ب□ائی یا مادری ب□ائی پر اس کا پدری ب□ائی اس ک□ مادری ب□ائی پر□ اور اسک□ چچا ک□ اس ک□ مامو□ پر مقدم ہون□ می□ اشکال ہ□ چنانچہ اس سلسل□ می□ احتیاط ک□ (تمام) تقاضو□ کو پیش نظر رک□نا چاہئ□□

۵۵۳□ نابالغ بچہ اور دیوانہ میت ک□ کامو□ کو انجام دین□ ک□ لئ□ ولی نہی□ بن سکت□ اور بالکل اسی طرح وہ شخص ب□ی جو غیر حاضر ہو وہ خود یا کسی شخص کو مامور کرک□ میت س□ متعلق امور کو انجام نہ د□ سکتا ہو تو وہ ب□ی ولی نہی□ بن سکتا□

۵۵۴□ اگر کوئی شخص کہ□ کہ می□ میت کا ولی ہو□ یا میت ک□ ولی ن□ مج□□ اجازت دی ہ□ کہ میت ک□ غسل، کفن اور دفن کو انجام دو□ یا کہ□ کہ می□ میت ک□ دفن س□ متعلق کامو□ می□ میت کا وصی ہو□ اور اسک□ کہن□ س□ اطمینان حاصل ہوجائ□ یا میت اس ک□ تصرف می□ ہو یا دو عادل شخص گواہی دی□ تو اس کا قول قبول کر لینا چاہئ□□

۵۵۵□ اگر مرن□ والا۔ اپن□ غسل، کفن،دفن اور نماز ک□ لئ□ اپن□ ولی ک□ علاوہ کسی اور کو مقرر کر□ تو ان امور کی ولایت اسی شخص ک□ ہات□ می□ ہ□ اور یہ ضروری نہی□ کہ جس شخص کو میت ن□ وصیت کی ہو کہ وہ خود ان کامو□ کو انجام دین□ کا ذمہ دار بن□ اور اس وصیت کو قبول کر□ لیکن اگر قبول کرل□ تو ضروری ہ□ کہ اس پر عمل کر□□

غسل میت کی کیفیت

۵۵۶□ میت کو تین غسل دین□ واجب ہی□ : پہل□ ایس□ پانی س□ جس می□ بیری ک□ پت□ مل□ ہوئ□ ہو□، دوسرا ایس□ پانی س□ جس می□ کافور ملا ہوا ہو اور تیسرا خالص پانی س□□

۵۵۷□ ضروری ہ□ کہ بیری اور کافور نہ اس قدر زیادہ ہو□ کہ پانی مضاف ہو جائ□ اور نہ اس قدر کم ہو□ کہ یہ نہ کہا جاسک□ کہ بیری اور کافور اس پانی می□ نہی□ ملائ□ گئ□ ہی□□

۵۵۸□ اگر بیری اور کافور اتنی مقدار می□ نہ مل سکی□ جتنی کہ ضروری ہ□ تو احتیاط مستحب کی بنا پر جتنی مقدار میسر □ ائ□ پانی می□ □ال دی جائ□□

۵۵۹□ اگر کوئی شخص احرام کی حالت می□ مرجائ□ تو اس□ کافور ک□ پانی س□ غسل نہی□ دینا چاہئ□ بلکہ اس ک□ بجائ□ خالص پانی س□ غسل دینا چاہئ□ لیکن اگر وہ حج تَمتّع کا اِحرام ہو اور وہ طواف اور طواف کی نماز اور سعی کو مکمل کر چکا ہو یا حج قران یا افراد ک□ احرام می□ ہو اور سر من□ا چکا ہو تو ان دو صورتو□ می□ اس کو کافور ک□ پانی س□ غسل دینا ضروری ہ□□

۵۶۰□ اگر بیری اور کافور یا ان می□ س□ کوئی ایک نہ مل سک□ یا اس کا استعمال جائز نہ ہو مثلاً یہ کہ عصبی ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہ□ کہ ان می□ س□ ہر اس چیز ک□ بجائ□ جس کا ملنا ممکن نہ ہو میت کو خالص پانی س□ غسل دیا جائ□ اور ایک تیمم ب□ی کرایا جائ□□

۵۶۱□ جو شخص میت کو غسل د□ ضروری ہ□ کہ وہ عقل مند اور مسلمان ہو اور قول مشہور کی بنا پر ضروری ہ□ کہ وہ اثنا عشری ہو اور غسل ک□ مسائل س□ ب□ی واقف ہو اور ظاہر یہ ہ□ کہ جو بچہ اچ□□ اور بر□ کی تمیز رک□تا ہو اگر وہ غسل کو صحیح طریق□ س□ انجام د□ سکتا ہو تو اس کا غسل دینا ب□ی کافی ہ□ چنانچہ اگر غیر اثنا عشری مسلمان کی میت کو اس کا ہم

مذہب اپنے مذہب کے مطابق غسل دے تو مومن اثنا عشری سے ذمہ داری ساقط ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ اثنا عشری شخص میت کا ولی ہو تو اس صورت میں ذمہ داری اس سے ساقط نہیں ہوتی۔

۵۶۲۔ جو شخص غسل دے ضروری ہے که وہ قربت کی نیت رکھتا ہو یعنی اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے غسل دے۔

۵۶۳۔ مسلمان کے بچے کو خواہ وہ وَلَدُالزِّنا ہی کیوں نہ ہو غسل دینا واجب ہے اور کافر اور اس کی اولاد کا غسل، کفن اور دفن شریعت میں نہیں ہے اور جو شخص بچپن سے دیوانہ ہو اور دیوانگی کی حالت میں ہی بالغ ہو جائے اگر وہ اسلام کے حکم میں ہو تو ضروری ہے که اسے غسل دیں۔

۵۶۴۔ اگر ایک بچہ چار مہینے یا اس سے زیادہ کا ہو کرساقط ہو جائے تو اسے غسل دینا ضروری ہے بلکہ اگر چار مہینے سے بھی کم کا ہو لیکن اس کا پورا بدن بن چکا ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کو غسل دینا ضروری ہے۔ ان دو صورتوں کی علاوہ احتیاط کی بنا پر اسے کپڑے میں لپیٹ کر بغیر غسل دیئے دفن کر دینا چاہئے۔

۵۶۵۔ مرد عورت کو غسل نہیں دے سکتا اسی طرح عورت مرد کو غسل نہیں دے سکتی۔ لیکن بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے اور شوہر بھی اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے که بیوی اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو حالت اختیار میں غسل نہ دے۔

۵۶۶۔ مرد اتنی چھوٹی لڑکی کو غسل دے سکتا ہے جو ممیز نہ ہو اور عورت بھی اتنے چھوٹے لڑکے کو غسل دے سکتی ہے جو ممیز نہ ہو۔

۵۶۷۔ اگر مرد کی میت کو غسل دینے کے لئے مرد نہ مل سکے تو وہ عورتیں جو اس کی قرابت دار اور محرم ہوں مثلاً ماں، بہن، پھوپھی اور خالہ یا وہ عورتیں جو رضاعت یا نکاح کے سبب سے اس کی محرم ہو گئی ہوں اسے غسل دے سکتی ہیں اور اسی طرح اگر عورت کی میت کو غسل دینے کے لئے کوئی اور عورت نہ ہو تو جو مرد اس کے قرابت دار اور محرم ہوں یا رضاعت یا نکاح کے سبب سے اس کے محرم ہو گئے ہوں اسے غسل دے سکتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں لباس کے نیچے سے غسل دینا ضروری نہیں ہے اگرچہ اس طرح غسل دینا احوط ہے سوائے شرمگاہوں کے (جنہیں لباس کے نیچے ہی سے غسل دینا چاہئے)۔

۵۶۸۔ اگر میت اور غَسَّال دونوں مرد ہوں یا دونوں عورت ہوں تو جائز ہے کہ شرمگاہ کے علاوہ میت کا بقی بدن برہنہ ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ لباس کے نیچے سے غسل دیا جائے۔

۵۶۹۔ میت کی شرم گاہ پر نظر ڈالنا حرام ہے اور جو شخص اسے غسل دے رہا ہو اگر وہ اس پر نظر ڈالے تو گناہ گار ہے لیکن اس سے غسل باطل نہیں ہوتا۔

۵۷۰۔ اگر میت کے بدن کے کسی حصے پر عین نجاست ہو تو ضروری ہے کہ اس حصے کو غسل دینے سے پہلے عین نجس دور کرے اورع اَولٰی یہ ہے کہ غسل شروع کرنے سے پہلے میت کا تمام بدن پاک ہو۔

۵۷۱۔ غسل میت غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک میت کو غسل ترتیبی دینا ممکن ہو غسل اِرتماسی نہ دیا جائے اور غسل ترتیبی میں بھی ضروری ہے کہ داہنی طرف کی بائیں طرف سے پہلے دھویا جائے اور اگر ممکن ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر بدن کے تینوں حصوں میں سے کسی حصے کو پانی میں نہ ڈبویا جائے بلکہ پانی اس کے اوپر ڈالا جائے۔

۵۷۲۔ جو شخص حیض یا جنابت کی حالت میں مر جائے اسے غسل حیض یا غسل جنابت دینا ضروری نہیں ہے بلکہ صرف غسل میت اس کے لئے کافی ہے۔

۵۷۳۔ میت کو غسل دینے کی اجرت لینا احتیاط کی بنا پر حرام ہے اور اگر کوئی شخص اجرت لینے کے لئے میت کو اس طرح غسل دے کہ یہ غسل دینا قصد قربت کے منافی ہو تو غسل باطل ہے لیکن غسل کے ابتدائی کاموں کی اجرت لینا حرام نہیں ہے۔

۵۷۴۔ میت کے غسل میں غسل جبِیرہ جائز نہیں ہے اور اگر پانی میسر نہ ہو یا اس کے استعمال میں کوئی امر مانع ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے بدلے میت کو ایک تیمم کرائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تین تیمم کرائے جائیں اور ان تین تیمم میں سے ایک مَافِی الذِّمَّہ کی نیت کرے یعنی جو شخص تیمم کرا رہا ہو یہ نیت کرے کہ یہ تیمم اس شرعی ذمہ داری کو انجام دینے کے لئے کرا رہا ہوں جو مجھ پر واجب ہے۔

۵۷۵۔ جو شخص میت کو تیمم کرا رہا ہو اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور میت کے چہرے اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو میت کو اس کے اپنے ہاتھوں سے بھی تیمم کرائے۔

کفن کے احکام

۵۷۶۔ مسلمان میت کو تین کپڑوں کو کفن دینا ضروری ہے جنہیں لنگ، کُرتہ اور چادر کہا جاتا ہے۔

۵۷۷۔ احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ لنگ ایسی ہو جو ناف سے گھٹنوں تک بدن کی اطراف کو ڈھانپ لے اور بہتر یہ ہے کہ سینے سے پاوں تک پہنچے اور (کُرتہ یا) پیراہن احتیاط کی بنا پر ایسا ہو کہ کندھوں کے سروں سے آدھی پنڈلیوں تک تمام بدن کو ڈھانپے اور بہتر یہ ہے کہ پاوں تک پہنچے اور چادر کی لمبائی اتنی ہونی چاہئے کہ پورے بدن کو ڈھانپ دے اور احتیاط یہ ہے کہ چادر کی لمبائی اتنی ہونی چاہئے کہ میت کے پاوں اور سر کی طرف سے گرہ دے سکیں اور اس کی چوڑائی اتنی ہونی چاہئے کہ اس کا ایک کنارہ دوسرے کنارہ پر آسکے۔

۵۷۸۔ لنگ کی اتنی مقدار جو ناف سے گھٹنوں تک کے حصے کو ڈھانپ لے اور (کُرتے یا) پیراہن کی اتنی مقدار ہو جو کندھے سے نصف پنڈلی تک ڈھانپ لے کفن کے لئے واجب ہے اور اس مقدار سے زیادہ جو کچھ سابقہ مسئلے میں بتایا گیا ہے وہ کفن کی مستحب مقدار ہے۔

۵۷۹۔ واجب مقدار کی حد تک کفن جس کا ذکر سابقہ مسئلہ میں ہو چکا ہے میت کے اصل مال سے لیا جاتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مستحب مقدار کی حد تک کفن میت کی شان اور عرف عام کو پیش نظر رکھتے ہوئے میت کے اصل مال سے لیا جائے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ واجب مقدار سے زائد کفن ان وارثوں کے حصے سے نہ لیا جائے جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں۔

۵۸۰۔ اگر کسی شخص نے وصیت کی ہو کہ مستحب کفن کی مقدار جس کا ذکر دو سابقہ مسائل میں آچکا ہے اس کے تہائی مال سے لی جائے یا یہ وصیت کی ہو کہ اس کا تہائی مال خود اس پر خرچ کیا جائے لیکن اس کے مَصرَف کا تعین نہ کیا ہو یا صرف اس کے کچھ حصے کے مَصرَف کا تعین کیا ہو تو مستحب کفن اس کے تہائی مال سے لیا جاسکتا ہے۔

۵۸۱□ اگر مرن□ وال□ ن□ یہ وصیت نہ کی ہو کہ کفن اس ک□ تہائی مال س□ لیا جائ□ اور متعلقہ اشخاص چاہی□ کہ اس ک□ اصل مال س□ لی□ تو جو بیان مسئلہ ۵۷۹ می□ گزر چکا ہ□ اس س□ زیادہ نہ لی□ مثلاً۔ وہ مستحب کام جو کہ معمولا انجام نہ دیئ□ جات□ ہو□ اور جو میت کی شان ک□ مطابق ب□ی نہ ہو□ تو ان کی ادائیگی ک□ لئ□ ہرگز اصل مال س□ نہ لی□ اور بالکل اسی طرح اگر کفن معمول س□ زیادہ قیمتی ہو تو اضافی رقم کو میت ک□ اصل مال س□ نہی□ لینا چاہئ□ لیکن جو ورثاء بالغ ہی□ اگر وہ اپن□ حص□ می□ س□ لین□ کی اجازت دی□ تو جس حد تک وہ لوگ اجازت دی□ ان ک□ حص□ س□ لیا جاسکتا ہ□□

۵۸۲□ عورت ک□ کفن کی ذمہ داری شوہر پر ہ□ خواہ عورت اپنا مال ب□ی رک□تی ہو□ اسی طرح اگر عورت کو اس تفصیل ک□ مطابق جو طلاق ک□ احکام می□ ائ□ گی طلاق رَجعی دی گئی ہو اور وہ عدت ختم ہون□ س□ پہل□ مر جائ□ تو شوہر ک□ لئ□ ضروری ہ□ کہ اس□ کفن د□□ اور اگر شوہر بالغ نہ ہو یا دیوانہ ہو تو شوہر ک□ ولی کو چاہئ□ کہ اس ک□ مال س□ عورت کو کفن د□□

۵۸۳□ میت کو کفن دینا اس ک□ قرابت دارو□ پر واجب نہی□ گو اس کی زندگی می□ اخراجات کی کفالت ان پر واجب رہی ہو□

۵۸۴□ احتیاط یہ ہ□ کہ کفن ک□ تینو□ کپ□و□ می□ س□ ہر کپ□ا اتنا باریک نہ ہو کہ میت کا بدن اس ک□ نیچ□ س□ نظر ائ□ لیکن اگر اس طرح ہو کہ تینو□ کپ□و□ کو ملا کر میت کا بدن اس ک□ نیچ□ س□ نظر نہ ائ□ تو بنابر اقوی کافی ہ□□

۵۸۵□ غصب کی ہوئی چیز کا کفن دینا خواہ کوئی دوسری چیز میسر نہ ہو تب ب□ی جائز نہی□ ہ□ پس اگر میت کا کفن غَصبی ہو اور اس کا مالک راضی نہ ہو تو وہ کفن اس ک□ بدن س□ اتار لینا چاہئ□ خواہ اس کو دفن ب□ی کیا جاچکا ہو لیکن بعض صورتو□ می□ (اس ک□ بدن س□ کفن اتارنا جائز نہی□) جس کی تفصیل کی گنجائش اس مقام پر نہی□ ہ□□

۵۸۶□ میت کو نجس چیز یا خالص ریشمی کپ□□ کا کفن دینا (جائز نہی□) اور احتیاط کی بنا پر سون□ ک□ پانی س□ کام کئ□ ہوئ□ کپ□□ کا کفن دینا (ب□ی) جائز نہی□ لیکن مجبوری کی حالت می□ کوئی حرج نہی□ ہ□□

۵۸۷□ میت کو نجش مُردار کی ک□ال کا کفن دینا اختیاری حالت می□ جائز نہی□ ہ□ بلکہ پاک مُردار کی ک□ال کو کفن دینا ب□ی جائز نہی□ ہ□ اور احتیاط کی بنا پر کسی ایس□ کپ□□ کا کفن دینا جو ریشمی ہو یا اس جانور کی اون س□ تیار کیا گیا ہو جس کا گوشت

کھانا حرام ہو اختیاری حالت میں جائز نہیں ہے لیکن اگر کفن حلال گوشت جانور کی کھال یا بال اور اون کا ہو تو کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان دونوں چیزوں کا بھی کفن نہ دیا جائے۔

۵۸۸۔ اگر میت کا کفن اس کی اپنی نجاست یا کسی دوسری نجاست سے نجس ہو جائے تو (نجاست لگنے سے) کفن ضائع نہیں ہوتا (ایسی صورت میں) جتنا حصہ نجس ہوا ہو اسے دھونا یا کاٹنا ضروری ہے خواہ میت کو قبر میں ہی کیوں نہ اتارا جاچکا ہو۔ اور اگر اس کا دھونا یا کاٹنا ممکن نہ ہو لیکن بدل دینا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ بدل دیں۔

۵۸۹۔ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس نے حج یا عمرے کا احرام باندھ رکھا ہو تو اسے دوسروں کی طرح کفن پہنانا ضروری ہے اور اس کا سر اور چہرہ ڈھانک دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۹۰۔ انسان کے لئے اپنی زندگی میں کفن، بیری اور کافور کا تیار رکھنا مستحب ہے۔

حَنُوط کے احکام

۵۹۱۔ غسل دینے کے بعد واجب ہے کہ میت کو حنوط کیا جائے یعنی اس کی پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر کافور اس طرح ملا جائے کہ کچھ کافور اس پر باقی رہے خواہ کچھ کافور بغیر ملے باقی بچے اور مستحب یہ ہے کہ میت کی ناک پر بھی کافور ملا جائے۔ کافور پسا ہوا اور تازہ ہونا چاہئے اور اگر پرانا ہونے کی وجہ سے اس کی خوشبو زائل ہو گئی ہو تو کافی نہیں۔

۵۹۲۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ کافور پہلے میت کی پیشانی پر ملا جائے لیکن دوسرے مقامات پر ملنے میں ترتیب ضروری نہیں ہے۔

۵۹۳۔ بہتر یہ ہے کہ میت کو کفن پہنانے سے پہلے حنوط کیا جائے۔ اگرچہ کفن پہنانے کے دوران یا اس کے بعد بھی حنوط کریں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۹۴۔ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس نے حج یا عمرے کے لئے احرام باندھ رکھا ہو تو اسے حنوط کرنا جائز نہیں ہے مگر ان دو صورتوں میں (جائز ہے) جن کا ذکر مسئلہ ۵۵۹ میں گزر چکا ہے۔

۵۹۵۔ ایسی عورت جس کا شوہر مر گیا ہو اور ابھی اس کی عدت باقی ہو اگرچہ خوشبو لگانا اس کے لئے حرام ہے لیکن اگر وہ مر جائے تو اسے حنوط کرنا واجب ہے۔

۵۹۶۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ میت کو مشک،عنبر، عُود اور دوسری خوشبوئیں نہ لگائی جائیں اور انہیں کافور کے ساتھ بھی نہ ملایا جائے۔

۵۹۷۔ مستحب ہے کہ سَیِد الشہداء امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی مٹی (خاک شفا) کی کچھ مقدار کافور میں ملا لی جائے لیکن اس کافور کو ایسے مقامات پر نہیں لگانا چاہئے جہاں لگانے سے خاک شفا کی بے حرمتی ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ خاک شفا اتنی زیادہ نہ ہو کہ جب وہ کافور کے ساتھ مل جائے تو اسے کافور نہ کہا جاسکے۔

۵۹۸۔ اگر کافور نہ مل سکے یا فقط غسل کے لئے کافی ہو تو حنوط کرنا ضروری نہیں اور اگر غسل کی ضروری سے زیادہ ہو لیکن تمام سات اعضا کے لئے کافی نہ ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر چاہئے کہ پہلے پیشانی پر اور اگر بچ جائے تو دوسرے مقامات پر ملا جائے۔

۵۹۹۔ مستحب ہے کہ (درخت کی) دو تر و تازہ ٹہنیاں میت کے ساتھ قبر میں رکھی جائیں۔

نماز میت کے احکام

۶۰۰۔ ہر مسلمان کی میت پر اور ایسے بچے کی میت پر جو اسلام کے حکم میں ہو اور پورے چھ سال کا ہو چکا ہو نماز پڑھنا واجب ہے۔

۶۰۱۔ ایک ایسے بچے کی میت پر جو چھ سال کا نہ ہوا ہو لیکن نماز کو جانتا ہو احتیاط لازم کی بنا پر نماز پڑھنا چاہئے اور اگر نماز کو نہ جانتا ہو تو رجاء کی نیت سے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور وہ بچہ جو مردہ پیدا ہوا ہو اس کی میت پر نماز پڑھنا مستحب نہیں ہے۔

۶۰۲۔ میت کی نماز اسے غسل دینے، حنوط کرنے اور کفن پہنانے کے بعد پڑھنی چاہئے اور اگر ان امور سے پہلے یا ان کے دوران پڑھی جائے تو ایسا کرنا خواہ بھول چوک یا مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر ہی کیوں نہ ہو کافی نہیں ہے۔

۶۰۳□ جو شخص میت کی نماز پر□نا چاه□ اس ک□ لئ□ ضروری نهی□ که اس ن□ وضو، غسل یا تیمم کر رک□ا هو اور اس کا بدن اور لباس پاك هو□ اور اگر اس کا لباس غصبی هو تب ب□ی کوئی حرج نهی□□ اگرچه بهتر یه ه□ که ان تمام چیزو□ کا لحاظ رک□□ جو دوسری نمازو□ می□ لازمی هی□□

۶۰۴□ جو شخص نماز میت پ□□ رها هو اس□ چاهئ□ که رو بقبله هو اور یه ب□ی واجب ه□ که میت کو نماز پ□□ن□ وال□ ک□ سامن□ پشت ک□ بل یو□ ل□ا جائ□ که میت کا سر نماز پ□□ن□ وال□ ک□ دائی□ طرف هو اور پاو□ بائی□ طرف هو□□

۶۰۵□ احتیاط مستحب کی بنا پر ضروری ه□ که جس جگه ایك شخص میت کی نماز پ□□□ وی غصبی نه هو اور یه ب□ی ضروری ه□ که نماز پ□□ن□ کی جگه میت ک□ مقام س□ اونچی یا نیچی نه هو لیکن معمولی پستی یا بلندی می□ کوئی حرج نهی□□

۶۰۶□ نماز پ□□ن□ وال□ کو چاهئ□ که میت س□ دور نه هو لیکن جو شخص نماز میت با جماعت پ□□ رها هو اگر وه میت س□ دور هو جب که صفی□ باهم متصل هو□ تو کوئی حرج نهی□□

۶۰۷□ نماز پ□□ن□ وال□ کو چاهئ□ که میت ک□ سامن□ ک□□ا هو لیکن اگر نماز، باجماعت پ□□ی جائ□ اور جماعت کی صفت میت ک□ دونو□ طرف س□ گزر جائ□ تو ان لوگو□ کی نماز می□ جو میت ک□ سامن□ نه هو□ کوئی اشکال نهی□ ه□□

۶۰۸□ احتیاط کی بنا پر میت اور نماز پر□ن□ وال□ ک□ درمیان پرده یا دیوار یا کوئی اور ایسی چیز حائل نهی□ هونی چاهئ□ لیکن اگر میت تابوت می□ یا ایسی هی کسی اور چیز می□ رک□ی هو تو کوئی حرج نهی□□

۶۰۹□ نماز پ□□ت□ وقت ضروری ه□ که میت کی شرمگاه □□کی هوئی هو اور اگر اس□ کفن پهنانا ممکن نه هو تو ضروری ه□ که اس شرمگاه کو خواه لک□ی یا این□ یا ایسی هی کسی اور چیز س□ هی □□انک دی□□

۶۱۰□ نماز میت ک□□□ هو کر اور قربت کی نیت س□ پ□□نی چاهئ□ اور نیت کرن□ وقت میت کو معین کر لینا چاهئ□ مثلاً نیت کرنی چاهئ□ که می□ اس میت پر قُربهً اِلَی الله نماز پ□□ رها هو□□

۶۱۱□ اگر کوئی شخص ک□□□ هو کر نماز میت نه پ□□ سکتا هو تو بی□□ کر پ□□ ل□□

۶۱۲۔ اگر مرنے والے نے وصیت کی ہو کہ کوئی مخصوص شخص اس کی نماز پڑھائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ شخص میت کے ولی سے اجازت حاصل کرے۔

۶۱۳۔ میت پر کئی دفعہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر میت کسی صاحب علم و تقوی کی ہو تو مکروہ نہیں ہے۔

۶۱۴۔ اگر میت کو جان بوجھ کر یا بھول چوک کی وجہ سے یا کسی عذر کی بنا پر بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا جائے یا دفن کر دینے کے بعد پتہ چلے کہ جو نماز اس پر پڑھی جاچکی ہے وہ باطل ہے تو میت پر نماز پڑھنے کے لئے اس کی قبر کو کھولنا جائز نہیں لیکن جب تک اس کا بدن پاش پاش نہ ہو جائے اور جن شرائط کا نماز میت کے سلسلے میں ذکر آچکا ہے ان کے ساتھ رَجَاء کی نیت سے اس کی قبر پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نماز میت کا طریقه

۶۱۵۔ میت کی نماز میں پانچ تکبیریں ہیں اور اگر نماز پڑھنے والا شخص مندرجه ذیل ترتیب کے ساتھ پانچ تکبیریں کہے تو کافی ہے۔

نیت کرنے اور پہلی تکبیر پڑھنے کے بعد کہے۔ اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ و اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ اور دوسری تکبیر کے بعد کہے : اَللّٰهُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور تیسری تکبیر کے بعد کہے : اَللّٰهُمَّ اغفِر لِلمُئومِنِینَ وَالمئومِنَاتِ۔

اور چوتھی تکبیر کے بعد اگر میت مرد ہو تو کہے : اَللّٰهُمَّ اغفِر لِهٰذَا المَیِّتِ۔

اور اگر میت عورت ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ اغفِر لِهٰذِهِ المَیِّتِ اور اس کے بعد پانچویں تکبیر پڑھے۔

اور بہتر یه ہے که پہلی تکبیر کے بعد کہے : اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَه لَاشَرِیکَ لَه وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُه وَرَسُولُه اَرسَلَه بِالحَقِّ بَشِیرًا وَ نَذِیرًا بَینَ یَدَیِ السَّاعَةِ۔

اور دوسری تکبیر کے بعد کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارحَم مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ کَاَفضَلِ مَاصَلَّیتَ وَبَارَکتَ وَ تَرَحَّمتَ عَلٰی اِبرَاهِیمَ وَاٰلِ اِبرَاهِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیعِ الاَنبِیَاءِ وَالمُرسَلِینَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّیقِینَ وَجَمِیعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِینَ۔

اور تیسری تکبیر کے بعد کہے : اَللّٰھُمَّ اغفِر لِلمُئومِنِینَ وَالمُئومِنَاتِ وَالمُسلِمِینَ وَالمُسلِمَاتِ الاَحیَاءِ مِنھُم وَالاَموَاتِ تَابع بَینَنَا وَبَینَھُم بِالخَیرَاتِ اِنَّک مجِیبُ الدَّعَوَابِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیر۔

اور اگر میت مرد ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے : اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبدُکَ وَابنُ عَبدِکَ وَابنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنَ خَیر مَنزُولٍ بِهِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَانَعلَمُ اِلَّا خَیرًا وَّاَنتَ اَعلمُ بِهِ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِن کَانَ مُحسِناً فَزِدفِی اِحسَانِه وَاِن کَانَ مُسِیئاً فَتَجَاوَزعَنهُ وَاغفِرلُه اَللّٰھُمَّ اجعَلهُ عِندَکَ فِی اَعلٰی عِلِّیِینَ وَاخلُف عَلٰی اَھلِه فِی الغَابِرِینَ وَارحَمهُ بِرَحمهُ برحمَتِکَ یَااَرحَمَ الرَّاحِمِین اور اس کے بعد پانچویں تکبیر پڑھے۔ لیکن اگر میت عورت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے : اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِهِ اَمَتُکَ وَابنَۃُ عَبدِکَ وَابنَۃُ اَمَتِکَ نَزَلَت بِکَ وَاَنتَ خَیرُ مَنزُولٍ بِه اَللّٰھُمَّ اِنَّا لاَ نَعلَمُ مِنھَا اِلَّا خَیرًا وَّاَنتَ اَعلَمُ بِھَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِن کَانَت مُحسِنَۃً فَزِد فِی اِحسَانِھَا وَاِن کَانَت مُسِیئَۃً فَتَجَاوَز عَنھَا وَاغفِرلَھَا اَللّٰھُمَّ اجعَلھَا عِندکَ فِی اَعلٰی عِلِّیِینَ وَاخلُف عَلٰی اَھلِھَا فِ الغَابِرِینَ وَارحَمھَا بِرَحمَتِکَ یَااَرحَمَ الرَّحِمِینَ۔

۶۱۶۔ تکبیریں اوعر دعائیں (تسلسل کے ساتھ) یکے بعد دیگرے اس طرح پڑھنی چاہیئں کہ نماز اپنی شکل نہ کھو دے۔

۶۱۷۔ جو شخص میت کی نماز با جماعت پڑھ رہا ہو خواہ وہ مقتدی ہی ہو اسے چاہئے کہ اس کی تکبیریں اور دعائیں بھی پڑھے۔

نماز میت کے مُستحبات

۶۱۸۔ چند چیزیں نماز میت میں مستحب ہیں۔

۱۔ جو شخص نماز میت پڑھے وہ وضو، غسل یا تیمم کرے اور احتیاط میں ہے کہ تیمم اس وقت کرے جب وضو اور غسل کرنا ممکن نہ ہو یا اسے خدشہ ہو کہ اگر وضو یا غسل کریگا تو نماز میں شریک نہ ہو سکے گا۔

۲۔ اگر میت مرد ہو تو امام جو شخص اکیلا میت پر نماز پڑھ رہا ہو میت کے شکم کے سامنے کھڑا ہو اور اگر میت عورت ہو تو اسکے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔

۳۔ نماز ننگے پاوں پڑھی جائے۔

۴□ هر تکبیر می□ هات□و□ کو بلند کیا جائ□□

۵□ نمازی اور میت ک□ درمیان اتنا کم فاصله هو که اگر هوا نمازی ک□ لباس کو حرکت د□ تو وه جناز□ کو جا چ□وئ□□

۶□ نماز میت جماعت ک□ سات□ پ□□ی جا۴□□

۷□ امام تکبیری□ اور دعائی□ بلند آواز س□ پ□□□ اور مقتدی آهسته پ□□ی□□

۸□ نماز با جماعت می□ مقتدی خواه ایک شخص هی کیو□ نه هو امام ک□ پیچ□□ ک□ra هو□

۹□ نماز پ□□□ والا میت اور مومنین ک□ لئ□ کثرت س□ دعا کر□□

۱۰□ باجماعت نماز س□ پهل□ تین مرتبه "اَلصَّلو□□" که□□

۱۱□ نماز ایسی جگه پ□□ی جائ□ جها□ نماز میت ک□ لئ□ لوگ زیاده تر جات□ هو□□

۱۲□ اگر حائض نماز میت جماعت ک□ سات□ پ□□□ تو اکیلی ک□□ی هو اور نمازیو□ کی صف می□ نه ک□□ی هو□

۶۱۹□ نماز میت مسجدو□ می□ پ□□نا مکروه ه□ لیکن مسجد الحرام می□ پ□□نا مکروه نهی□ ه□□

دفن ک□ احکام

۶۲۰□ میت کو اس طرح زمین می□ دفن کرنا واجب ه□ که اس کی بو باهر نه آئ□ اور درند□ ب□ی اس کا بدن باهر نه نکال سکی□ اور اگر اس بات کا خوف هو که درند□ اس کا بدن باهر نکال لی□ گ□ تو قبر کو اینٹو□ وغیره س□ پخته کر دینا چاهئ□□

۶۲۱□ اگر میت کو زمی□ می□ دفن کرنا ممکن نه هو تو دفن کرن□ ک□ بجائ□ اس□ کمر□ یا تابوت می□ رک□ا جاسکتا ه□□

۶۲۲□ میت کو قبر می□ دائی□ پهلو اس طرح ل□انا چاهئ□ که اس ک□ بدن کا سامن□ کا حصه رو بقبله هو□

۶۲۳□ اگر کوئی شخص کشتی می□ مر جائ□ اور اس کی میت ک□ خراب هون□ کا امکان نه هو اور اس□ کشتی می□ رک□ن□ می□ ب□ی کوئی امر مانع نه هو تو لوگو□ کو چاهئ□ که انتظار کری□ تاکه خشکی تک پهنچ جائی□ اور اس□ زمین می□ دفن کر دی□ ورنه چاهئ□

که اس□ کشتی می□ هی غسل د□ کر حنوط کری□ اور کفن پهنائی□ اور نماز میت پ□□ن□ ک□ بعد اس چ□ائی می□ رک□ کر اس کا منه بند کر دی□ اور سمندر می□ □ال دی□ کو کوئی ب□اری چیز اس ک□ پاو□ می□ باند□ کر سمند می□ □ال دی□ اور جها□ تک ممکن هو اس□ ایسی جگه نهی□ گرانا چاهئ□ جها□ جانور اس□ فورا لقمه بنالی□□

۶۲۴□ اگر اس بات کا خوف هو که دشمن قبر کو ک□ود کر میت کا جسم باهر نکال ل□ گا اور اس ک□ کان یا ناک یا دوسر□ اعضاء کا□ ل□ گا تو اگر ممکن هو تو سابقه مسئل□ می□ بیان کی□ گئ□ طریق□ ک□ مطابق اس□ سمندر می□ □ال دینا چاهئ□□

۶۲۵□ اگر میت کو سمندر می□ □النا یا اس کی قبر کو پخته کرنا ضروری هو تو اس ک□ اخراجات میت ک□ اصل مال می□ س□ ل□ سکت□ هی□□

۶۲۶□ اگر کوئی کافر عورت مر جائ□ اور اس ک□ پی□ می□ مرا هوا بچه هو اور اس بچ□ کا باپ مسلمان هو تو اس عورت کو قبر می□ بائی□ پهلو قبل□ کی طرف پی□□ کر ک□ ل□انا چاهئ□ تاکه بچ□ کا منه قبل□ کی طرف هو اور اگر پی□ می□ موجود بچ□ ک□ بدن می□ اب□ی جان نه پ□ی هو تب ب□ی احتیاط مستحب کی بنا پر یهی حکم ه□□

۶۲۷□ مسلمان کو کافرو□ ک□ قبرستان می□ دفن کرنا اور کافر کو مسلمانو□ ک□ قبرستان می□ دفن کرنا جائز نهی□ ه□□

۲۶۸□ مسلمان کو ایسی جگه جها□ اس کی ب□ حرمتی هوتی هو مثلاً جها□ کو□ا کرک□ اور گندگی پ□ینکی جاتی هو، دفن کرنا جائز نهی□ ه□□

۶۲۹□ میت کو غصبی زمین می□ یا ایسی زمین می□ جو دفن ک□ علاوه کسی دوسر□ مقصد مثلاً مسجد ک□ لئ□ وقت هو دفن کرنا جائز نهی□ ه□□

۲۳۰□ کسی میت کی قبر ک□ود کر کسی دوسر□ مرد□ کو اس قبر می□ دفن کرنا جائز نهی□ ه□ لیکن اگر قبر پرانی هو گئی هو اور پهلی میت کا نشان باقی نه رها هو تو دفن کر سکت□ هی□□

۶۳۱□ جو چیز میت س□ جدا هو جائ□ خواه وه اس ک□ بال، ناخن، یا دانت هی هون اس□ اس ک□ سات□ هی دفن کر دینا چاهئ□ اور اگر جدا هون□ والی چیزی□ اگرچه وه دانت، ناخن یا بال هی کیو□ نه هو□ میت کو دفنان□ ک□ بعد ملی□ تو احتیاط لازم کی بنا

پر انھی کسی دوسری جگہ دفن کر دینا چاھئ اور جو ناخن اور دانت انسان کی زندگی می ھی اس س جدا ھو جائی انھی دفن کرنا مستحب ھ

۶۳۲ اگر کوئی شخص کنوی می مر جائ اور اس باھر نکالنا ممکن نہ ھو تو چاھئ کہ کنوی کا منہ بند کر دی اور اس کنوی کو ھی اس ک قبر قرار دی

۶۳۳ اگر کوئی بچہ ما ک پی می مر جائ اور اس کا پی می رھنا ما کی زندگی ک لئ خطرناک ھو تو چاھئ کہ اس آسان ترین طریق س باھر نکالی چنانچہ اگر اس کرن پر بی مجبور ھو تو ایسا کرن می کوئی حرج نھی لیکن چاھئ کہ اگر اس عورت کا شوھر اھل فن ھو تو بچ کو اس ک ذریع باھر نکال اور اگر یہ ممکن نہ ھو تو کسی اھل فن عورت ک ذریع س نکال اور اگر یہ ممکن نہ ھو تو ایس محرم مرد ک ذریع نکالی جو اھل فن ھو اور اگر یہ بی ممکن نہ ھو تو نا محرم مرد جو اھل فن ھو بچ کو باھر نکال اور اگر کوئی ایسی شخص بی موجود نہ ھو تو پر جو شخص اھل فن نہ ھو وہ بی بچ کو باھر نکال سکتا ھ

۶۳۴ اگر ما مر جائ اور بچہ اس ک پی می زندہ ھو اور اگرچہ اس بچ ک زندہ رھن کی امید نہ ھو تب بی ضروری ھ کہ ھر اس جگہ کو چاک کری جو بچ کی سلامتی ک لئ بھتر ھ اور بچ کو باھر نکالی اور پر اس جگہ کو انک لگا دی

دفن ک مستحبات

۶۳۵ مستحب ھ کہ متعلقہ اشخاص قبر کو ایک متوسط انسان ک قد ک لگ بگ کو دی اور میت کو نزدیک ترین قبرستان می دفن کری ماسوا اس ک کہ جو قبرستان دور ھو وہ کسی وجہ س بھتر ھو مثلاً وھا نیک لوگ دفن کئ گئ ھو یا زیادہ لوگ وھا فاتحہ پڑن جات ھو یہ بی مستحب ھ کہ جنازہ قبر س چند گز دور زمین پر رک دی اور تین دفعہ کرک تو تو قبر ک نزدیک ل جائی اور ھر دفعہ زمین پر رکی اور پر اٹالی اور چوتی دفعہ قبر می اتار دی اور اگر میت مرد ھو تو تیسری دفعہ زمین پر اس طرح رکی کہ اس کا سر قبر کی نچلی طرف ھو اور چوتی دفعہ سر کی طرف س قبر می داخل کری اور اگر میت عورت ھو تو تیسری دفعہ اس قبر ک قبل کی طرف رکی اور پھلو کی طرف س قبر می اتار دی اور قبر می اتارت وقت ایک کپا قبر ک اوپر تان لی یہ بی مستحب ھ کہ جنازہ ب آرام ک سات تابوت س نکالی اور قبر می داخل کری اور وہ دعائی جنھی پڑن ک لئ کھا گیا ھ دفن کرن س پھل اور دفن

کرتے وقت پہنچیں اور میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اس کے کفن کی گرہیں کھول دیں اور اس کا رخسار زمین پر رکھ دیں اور اس کے سر کے نیچے مٹی کا تکیہ بنا دیں اور اس کی پیٹھ کے پیچھے کچی اینٹیں یا ڈھیلے رکھ دیں تاکہ میت چت نہ ہو جائے اور اس سے پیشتر کہ قبر بند کریں دایاں ہاتھ میت کے دائیں کندھے پر ماریں اور بایاں ہاتھ زور سے میت کے بائیں کندھے پر رکھیں اور منہ اس کے کان کے قریب لے جائیں اور اسے زور سے حرکت دیں اور تین دفعہ کہیں اَسمَع اِفہَم یَافُلَانَ ابنَ فُلَانٍ ۔ اور فلان ابن فلان کی جگہ میت کا اور اسکے باپ کا نام لیں مثلاً اگر اس کا اپنا نام موسی اور اس کے باپ کو نام عمران ہو تو تین دفعہ کہیں : اِسمَع اِفہَم یَامُوسَی بنَ عِمرَانَ اس کے بعد کہیں : ہَل اَنتَ عَلَی العَہدِالَّذی فَارَقتَنَا عَلَیہِ مِن شَہَادَۃِ اَن لَّا اِلَٰہَ اِلَّا اللہُ وَحدَہ لَا شَرِیکَ لَہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہ عَبدُہ وَرَسُولُہ وَسَیِّدُالنَّبِیینَ وَخَاتَمُ المُرسَلِینَ وَ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیرُالمُئومِنِینَ وَسَیِّدُالوَصِیِّینَ وَاِمَامُ نِ افتَرَضَ اللہُ طَاعَتَہ عَلَی العٰلَمِینَ وَاَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَینَ وَ عَلِیَّ بِنَ الحُسَینِ وَ مُحَمَّد بنَ عَلِیٍّ وَّ جَعفَرَبنَ مُحَمَّدٍ وَّ مُوسَیَ بنَ جُعفَرٍ وَّ عَلِیَّ بنَ مُوسٰی وَ مُحَمَّدَبنَ عَلِیَّ بنَ مُحَمّدٍ وَالحَسَنَ بنَ عَلِیَّ وَّالقَآئِمَ الحُجَّۃَ المَہدِیَّ صَلَوٰاتُ اللہِ عَلَیہِم اَئِمَّۃُ المُئومِنِینَ وَحُجَجُ اللہِ عَلَی الخَلقِ اَجمَعِینَ وَ اَئِمَتَیکَ اَئِمَّۃُ ہُدًی اَبرَارُ یَا فُلَانَ ابنَ فُلانٍ اور فلان ابن فلان کی بجائے میت کا اور اس کے باپ کا نام لے اور پھر کہے : اِذَّا اَتَاکَ المَلَکَانِ المُقَرَّبَانِ رَسُولَینِ مِن عِندِ اللہِ تَبارَکَ وَتَعَالٰی وَسَالَاکَ عَن رَّبِّکَ وَعَن نَّبِیِّکَ وَعَن دِینِکَ وَعَن کِتَابِکَ وَعَن قِبلَتِکَ وَعَن اَئِمَّتِکَ فَلَا تَخَف وَلَا تَحزَن وَقُل فِی جَوَابِہِمَا اللہُ رَبِّی وَ مُحَمّد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَاٰلِہ نَبِّیی وَالاِسلَامُ دِینِی وَالقُراٰنُ کِتَابِی وَالکَعبَۃُ قِبلَتِی وَاَمِیرُ المُئومِنِینَ عَلِیُّ بنُ اَبِی طَالِبٍ اِمَامِی وَالحَسَنُ بنُ عَلِیٍّ المُجتَبٰی اَمَامِی وَالحُسَینُ بنُ عَلِیٍّ الشَّہِیدُ بِکَربَلَاءَ اِمَامِی وَعَلَیٌّ زَینُ العَابِدِینَ اِمَامِی وَمُحَمَّدُ البَاقِرُ اِمامِی وَجَعفَر الصَّادِقُ اِمَامِی وَمُوسَیَ الکَاظِمُ اِمَامِی وَعَلِیُّ الرِّضَا اِمَامِی وَمُحَمَّدُ الجَوَادُ اِمَامِی وَعَلِیُّ الہَادِی اِمَامِیی وَالحَسَنُ العَسکَرِیُّ اِمَامِی وَالحُجَّۃُ المُنتَظَرُ اِمَامِی ہٰوٗلَاءِ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیہِم اَجمَعِینَ اَئِمَّتِی وَسَادَتِی وَشُفَعَائِی بِہِم اَتَوَلّی وَمِن اَعدَائِہِم اَتَبَرَّاُ فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ ثُمَّ اعلَم یَافُلَانٍ اور فلان بن فلان کی بجائے میت کا اور اس کے باپ کا نام لے اور پھر کہے: اَنَّ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نِعمَالرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہ نِعمَ الرَّسُولُ وَاَنَّ عَلِیَّ بنَ اَبِی طَالِبٍ وَاَولَادَہُ المَعصُومِینَ الاَئِمَّۃَ الاِثنَی عَشَرَنِعمَ الاَئِمَّۃُ وَاَنَّ مَاجَاءَ بِہ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہ حَقٌّ وَّاَنَّ المَوتَ حَقٌّ وَّ سُئوَالَ مُنکَرٍ وَّ نَکِیرٍ فِی القَبرِ حَقٌّ وَّ البَعثُ حَقٌّ وَّ النُّشُورَ حِقٌّ وَّالصِّرَاطِ حَقٌّ وَّالمِیزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَایُرَالکُتُبِ حَقٌّ وَّاَنَّ الجَنَّۃَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لاَّرَیبَ فِیہَا وَاَنَّ اللہُ یَبعثُ مَن فِی القُبُورِ پھر کہے "اَفَہِمتَ یَا فُلَانُ" اور فلان کی بجائے میت کا نام لے اور اس کے بعد کہے : ثَبَّتَکَ اللہُ بَالقَولِ الثَّابِتِ ہَدَاکَ اللہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّستَقِیم عَرَّفَ اللہُ بَینَکَ وَبَینَ اَولِیَائِکَ فِی مُستَقَرٍّ مِّن رَّحمَتِہ ۔ اس کے بعد کہے "اَللّٰہُمَّ جَافِ الاَرضَ عَن جَنبَیہِ وَاَصعِد بِرُوحِہ اِلَیکَ وَلَقِّہ مِنکُ بُرہَاناً اَللّٰہُمَّ عَفوَکَ عَفوَکَ"۔

۶۳۶۔ مستحب ہے کہ جو شخص میت کو قبر میں اتارے وہ با طہارت، برہنہ سر اور برہنہ پاہو اور میت کی پائنتی کی طرف سے قبر سے باہر نکلے اور میت کے عزیز اقربا کے علاوہ جو لوگ موجود ہوں وہ ہاتھ کی پشت سے قبر پر مٹی ڈالیں اور اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیہِ رَاجِعُونَ پڑھیں۔ اگر میت عورت ہو تو اس کا محرم اسے قبر میں اتارے اور اگر محرم نہ ہو تو اس کے عزیز و اقربا اسے قبر میں اتاریں۔

۶۳۷۔ مستحب ہے کہ قبر مربع یا مستطیل بنائی جائے اور زمین سے تقریباً چار انگل بلند ہو اور اس پر کوئی (کتبہ یا) نشانی لگا دی جائے تاکہ پہنچاننے میں غلطی نہ ہو اور قبر پر پانی چھڑکا جائے اور پانی چھڑکنے کے بعد جو لوگ موجودہ ہوں وہ اپنی انگلیاں قبر کی مٹی میں گاڑ کر سات دفعہ سورہ قدر پڑھیں اور میت کے لئے مغفرت طلب کریں اور یہ دعا پڑھیں:
اَللّٰھُمَّ جَافِ الاَرضَ عَن جَنبَیہِ وَاَصعِد اِلَیکَ رَوحَہُ وَلَقِّہ مِنکَ رِضوَاناًوَّاَسکِن قَبرَہ مِن رَّحمَتِکَ مَا تُغنِیہِ بِہ عَن رَّحمَۃِ مَن سِوَاکَ۔

۶۳۸۔ مستحب ہے کہ جو لوگ جنازے کی مشایعت کے لئے ہوں ان کے چلے جانے کے بعد میت کا ولی یا وہ شخص جسے ولی اجازت دے میت کو ان دعاوں کی تلقین کرے جو بتائی گئی ہیں۔

۶۳۹۔ دفن کے بعد مستحب ہے کہ میت کے پس ماندگان کو پرسا دیا جائے لیکن اگر اتنی مدت گزر چکی ہوکہ پُرسا دینے سے ان کا دکھ تازہ ہو جائے تو پرسانہ دینا بہتر ہے یہ بھی مستحب ہے کہ میت کے اہل خانہ کے لئے تین دن تک کھانا بھیجا جائے۔ ان کے پاس بیٹھ کر اور ان کے گھر میں کھانا کھانا مکروہ ہے۔

۶۴۰۔ مستحب ہے کہ انسان عزیز اقربا کی موت پر خصوصا بیٹے کی موت پر صبر کرے اور جب بھی میت کی یاد آئے اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ پڑھے اور میت کے لئے قرآن خوانی کرے اور ماں باپ کی قبروں پر جاکر اللہ تعالی سے اپنی حاجتیں طلب کرے اور قبر کو پختہ کر دے تاکہ جلدی ٹوٹ پھوٹ نہ جائے۔

۶۴۱۔ کسی کی موت پر بھی انسان کے لئے احتیاط کی بنا پر جائز نہیں کہ اپنا چہرہ اور بدن زخمی کرے اور اپنے بال نوچے لیکن سر اور چہرے کا پیٹنا بنا بر اقوی جائز ہے۔

۶۴۲۔ باپ اور بھائی کے علاوہ کسی کی موت پر گریبان چاک کرنا احتیاط کی بنا پر جائز نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ باپ اور بھائی کی موت پر بھی گریبان چاک نہ کیا جائے۔

۶۴۳۔ اگر عورت میت کے سوگ میں اپنا چہرہ زخمی کرکے خون آلود کرلے یا بال نوچے تو احتیاط کی بنا پر وہ ایک غلام کو آزاد کرے یا دس فقیروں کو کھانا کھلائے یا انہیں کپڑے پہنائے اور اگر مرد اپنی بیوی یا فرزند کی موت پر اپنا گریبان یا لباس پھاڑے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۶۴۴۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ میت پر روتے وقت آواز بہت بلند نہ کی جائے۔

نماز وحشت

۶۴۵۔ مناسب ہے کہ میت کے دفن کے بعد پہلی رات کو اس کے لئے دو رکعت نماز وحشت پڑھی جائے اور اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک دفعہ آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قدر پڑھا جائے اور سلام نماز کے بعد کہا جائے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّاٰلِ مُحَمَّدٍوَّابعَث ثَوَابَھَا اِلٰی قَبرِ فُلَانٍ اور لفظ فلاں کی بجائے میت کا نام لیا جائے۔

۶۳۶۔ نماز وحشت میت کے دفن کے بعد پہلی رات کو کسی وقت بھی پڑھی جاسکتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اول شب میں نماز عشا کے بعد پڑھی جائے۔

۶۴۷۔ اگر میت کو کسی دور کے شہر میں لے جانا مقصود ہو یا کسی اور وجہ سے اس کے دفن میں تاخیر ہو جائے تو نماز وحشت کو اس کے سابقہ طریقے کے مطابق دفن کی پہلی رات تک ملتوی کر دینا چاہئے۔

نَبشِ قبر (قبر کا کھولنا)

۶۴۸۔ کسی مسلمان کا نبش قبر یعنی اس کی قبر کا کھولنا خواہ وہ بچہ یا دیوانہ ھی کیوں نہ ہو حرام ہے۔ ہاں اگر اس کا بدن مٹی کے ساتھ مل کر مٹی ہوچکا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

۶۴۹۔ امام زادوں، شہیدوں، عالموں اور صالح لوگوں کی قبروں کو اجاڑنا خواہ انہیں فوت ہوئے سالہا سال گزر چکے ہوں اور ان کے بدن خاک ہو گئے ہوں، اگر ان کی بے حرمتی ہوتی ہو تو حرام ہے۔

۶۵۰۔ چند صورتیں ایسی ہیں جن میں قبر کا کھولنا حرام نہیں ہے:

ا جب میت کو غصبی زمین می دفن کیا گیا هو اور زمین کا مالك اس ک وها رهن پر راضی نه هو

۲ جب کفن یا کوئی اور چیز جو میت ک ساتھ دفن کی گئی هو غصبی هو اور اس کا مالك اس بات پر رضامند نه هو که وه قبر می ره اور اگر خود میت ک مال می س کوئی چیز جو اس ک وارثو کو ملی هو اس ک ساتھ دفن هوگئی هو اور اس ک وارث اس بات پر راضی نه هو که وه چیز قبر می ره تو اس کی بی یهی صورت ه البته اگر مرن وال ن وصیت کی هو که دعا یا قرآن مجید یا انگوی اس ک ساتھ دفن کی جائ اور اس کی وصیت پر عمل کیا گیا هو تو ان چیزو کو نکالن ک لئ قبر کو نهی کولا جاسکتا ه اسی طرح ان بعض صورتو می بی جب زمین یا کفن می س کوئی ایک چیز غصبی هو یا کوئی اور غصبی چیز میت ک ساتھ دفن هو گئی هو تو قبر کو نهی کولا جاسکتا لیکن یها ان تمام صورتو کی تفصیل بیان کرن کی گنجائش نهی ه

۳ جب قبر کا کولنا میت کی ب حرمتی کا موجب نه هو اور میت کو بغیر غسل دیئ یا بغیر کفن پهنائ دفن کیا گیا هو یا پته چل که میت کا غسل باطل تا یا اس شرعی احکام ک مطابق کفن نهی دیا گیا تا یا قبر می قبل ک رخ پر نهی لایا گیا تا

۴ جب کوئی ایسا حق ثابت کرن ک لئ جو نبش قبر س اهم هو میت کا بدن دیکنا ضروری هو

۵ جب میت کو ایسی جگه دفن کیا گیا هو جها اس کی ب حُرمتی هوتی هو مثلاً اس کافرو ک قبرستان می یا اس جگه دفن کیا گیا هو جها غلاظت اور کوا کرک پینکا جاتا هو

۶ جب کسی ایس شرعی مقصد ک لئ قبر کولی جائ جس کی اهمیت قبر کولن س زیاده هو مثلاً کسی زنده بچ حامله عورت ک پی س نکالنا مطلوب هو جس دفن کر دیا گیا هو

۷ جب یه خوف هو که درنده میت کو چیرپا الی گا یا سیلاب اس بها ل جائ گا یا دشمن اس نکال ل گا

۸ میت ن وصیت کی هو که اس دفن کرن س پهل مقدس مقامات کی طرف منتقل کیا جائ اور ل جات وقت اس کی ب حرمتی بی نه هوتی هو لیکن جان بوج کر یا بولن س کسی دوسری جگه دفنا دیا گیا هو تو ب حرمتی نه هون کی صورت می قبر کول کر اس مقدس مقامات کی طرف ل جاسکت هی

مستحب غسل

۶۵۱□ اسلام کی مقدس شریعت می□ بهت س□ غسل مستحب هی□ جن می□ س□ کچھ□ یه هی□:

۱□ غسل جمعه□ اس کا وقت صبح کی اذان ک□ بعد س□ سورج غروب هون□ تک ه□ اور بهتر یه ه□ که ظهر ک□ قریب بجالایا جائ□ (اور اگر کوئی شخص اس□ ظهر تک انجام نه د□ تو بهتر ه□ که ادا اور قضا کی نیت کئ□ بغیر غروب آفتاب تک بجالائ□) اور اگر جمعه ک□ دن غسل نه کر□ تو مستحب ه□ که هفت□ ک□ دن صبح س□ غروب آفتاب تک اس کی قضا بجالائ□□ اور جو شخص جانتا هو که اس□ جمعه ک□ دن پانی میسر نه هوگا تو وه رجاء جمعرات ک□ دن غسل انجام د□ سکتا ه□ اور مستحب ه□ که انسان غسل جمعه کرت□ وقت یه دعا پ□□□□ "اَشـ□َدُ اَن لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحدَهُ لاَ شَرِیکَ لَه وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُه وَرَسُولُهُ اَللّٰ□ُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجعَلنِی مِنَ التَّوَّبِینَ وَاجعَلنِی مِنَ المُتَطَ□ِّرِینَ "□

۲ تا ۷ □ ماه رمضان کی پهلی اور ستر□وی□ رات اور انیسوی□، اکیسوی□ اور تیئسوی□ راتو□ ک□ پهل□ حص□ کا غسل اور چوبیسوی□ رات کا غسل□

۸□۹□ عید الفطر اور عید قربان ک□ دن کا غسل□ اس کا وقت صبح کی اذان س□ سورج غروب هون□ تک ه□ اور بهتر یه ه□ که عید کی نماز س□ پهل□ کر لیا جائ□□

۱۰□۱۱□ ماه ذی الحجه ک□ آ□□وی□ اور نوی□ دن کا غسل اور بهتر یه ه□ که نوی□ دن کا غسل ظهر ک□ نزدیک کیا جائ□□

۱۳□ اس شخص کا غسل جس ن□ اپن□ بدن کا کوئی حصه ایسی میت ک□ بدن س□ مس کیا هو جس□ غسل دیا گیا هو□

۱۳□ احرام کا غسل□

۱۴□ حرم مکه می□ داخل هون□ کا غسل□

۱۵□ مکه مکرمه می□ داخل هون□ کا غسل □

۱۶□ خانه کعبه کی زیارت کا غسل□

۱۷۔ کعبه میں داخل هونے کا غسل۔

۱۸۔ ذبح اور نحر کے لئے غسل۔

۱۹۔ بال مونڈنے کے لئے غسل۔

۲۰۔ حرم مدینه میں داخل هونے کا غسل۔

۲۱۔ مدینه منوره میں داخل هونے کا غسل۔

۲۲۔ مسجد نبوی میں داخل هونے کا غسل۔

۲۳۔ نبی کریم صلی الله علیه وآله وسلم کی قبر مطهر سے وداع هونے کا غسل۔

۲۴۔ دشمن کے ساتھ مباهله کرنے کا غسل۔

۲۵۔ نوزائده بچے کو غسل دینا۔

۲۶۔ استخاره کرنے کا غسل

۲۷۔ طلب باران کا غسل

۶۵۲۔ فقهاء نے مستحب غسلوں کے باب میں بهت سے غسلوں کا ذکر فرمایا هے جن میں سے چند یه هیں۔ ۱۔ ماه رمضان المبارک کی تمام طاق راتوں کا غسل اور اس کی آخری دهائی کی تمام راتوں کا غسل اور اس کی تیسویں رات کے آخری حصے میں دوسرا غسل۔

۲۔ ماه ذی الحجه کے چوبیسویں دن کا غسل۔

۳۔ عید نوروز کے دن اور پندرهویں شعبان اور نویں اور سترهویں ربیع الاول اور ذی القعده کے پچیسویں دن کا غسل۔

۴۔ اس عورت کا غسل جس نے اپنے شوهر کے علاوه کسی اور کے لئے خوشبو استعمال کی هو۔

۵۔ اس شخص کا غسل جو مستی کی حالت میں سو گیا ہو ۔

۶۔ اس شخص کا غسل جو کسی سولی چڑھے ہوئے انسان کو دیکھنے گیا ہو اور اسے دیکھا بھی ہو لیکن اگر اتفاقاً یا مجبوری کی حالت میں نظر گئی ہو یا مثال کے طور پر اگر شہادت دینے گیا ہو تو غسل مستحب نہیں ہے۔

۷۔ دور یا نزدیک سے معصومین علیہم السلام کی زیارت کے لئے غسل ۔ لیکن احوط یہ ہے کہ یہ تمام غسل رجاء کی نیت سے بجالائے جائیں۔

۶۵۳۔ ان مستحب غسلوں کے ساتھ جن کا ذکر مسئلہ ۶۵۱ میں کیا گیا ہے انسان ایسے کام مثلاً نماز انجام دے سکتا ہے جن کے لئے وضو لازم ہے (یعنی وضو کرنا ضروری نہیں ہے) لیکن جو غسل بطور رجاء کیے جائیں وہ وضو کے لئے کفایت نہیں کرتے (یعنی ساتھ ساتھ وضو کرنا بھی ضروری ہے)۔

۶۵۴۔ اگر کئی مستحب غسل کسی شخص کے ذمے ہوں اور وہ سب کی نیت کرکے ایک غسل کر لے تو کافی ہے۔

تیمم

اشارہ

سات صورتوں میں وضو اور غسل کے بجائے تیمم کرنا چاہئے :

تیمم کی پہلی صورت

وضو یا غسل کے لئے ضروری مقدار میں پانی مہیا کرنا ممکن نہ ہو ۔

۶۵۵۔ اگر انسان آبادی میں ہو تو ضروری ہے کہ وضو اور غسل کے لئے پانی مہیا کرنے کے لئے اتنی جستجو کرے کہ بالآخر اس کے ملنے سے ناامید ہو جائے اور اگر بیابان میں ہو تو ضروری ہے کہ راستوں میں یا اپنے ٹھہرنے کی جگہوں میں یا اس کے آس پاس والی جگہوں میں پانی تلاش کرے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ وہاں کی زمین ناہموار ہو یا درختوں کی کثرت کی وجہ سے راہ چلنا دشوار ہو تو چاروں اطراف میں سے ہر طرف پرانے زمانے میں کمان کے چلے پر چڑھا کر پھینکے جانے والے تیر کی ۱ پرواز کے فاصلے کے برابر پانی کی تلاش میں جائے۔ ورنہ ہر طرف اندازاً دو بار پھینکے جانے والے تیر کے فاصلے کے برابر جستجو کرے۔

۶۵۶□ اگر چار اطراف می□ س□ بعض □موار اور بعض نا□موار □و□ تو جو طرف □موار □و اس می□ دو تیرو□ کی پرواز ک□ برابر اور جو طرف نا □موار □و اس می□ ایک تیرکی پرواز برابر پانی تلاش کر□□

۶۵۷□ جس طرف پانی ک□ ن□ □ون□ کا یقین □و اس طرف تلاش کرنا ضروری ن□ی□□

۶۵۸□ اگر کسی شخص کی نماز کا وقت تنگ ن□ □و اور پانی حاصل کرن□ ک□ لئ□ اس ک□ پاس وقت □و اور اس□ یقین یا اطمینان □و ک□ جس فاصل□ تک اس ک□ لئ□ پانی تلاش کرنا ضروری □□ اس س□ دور پانی موجود □□ تو اس□ چا□ئ□ ک□ پانی حاصل کرن□ ک□ لئ□ و□ا□ جائ□ لیکن اگر و□ا□ جانا مشقت کا باعث □و یا پانی ب□ت زیاد□ دور □و ک□ لوگ ی□ ک□ی□ ک□ اس ک□ پاس پانی ن□ی□ □□ تو و□ا□ جانا لازم ن□ی□ □□ اور اگر پانی موجود □ون□ کا گمان □و تو پ□ر ب□ی و□ا□ جانا ضروری ن□ی□ □□□

۶۵۹□ ی□ ضروری ن□ی□ ک□ انسان خود پانی کی تلاش می□ جائ□ بلک□ و□ کسی اور ایس□ شخص کو ب□یج سکتا □□ جس ک□ ک□ن□ پر اس□ اطمینان □و اور اس صورت می□ اگر ایک شخص کئی اشخاص کی طرف س□ جائ□ تو کافی □□□

۶۶۰□ اگر اس بات کا احتمال □و ک□ کسی شخص ک□ لئ□ اپن□ سفر ک□ سامان می□ یا پ□او □الن□ کی جگ□ پر یا قافل□ می□ پانی موجود □□ تو ضروری □□ ک□ اس قدر جستجو کر□ ک□ اس□ پانی ک□ ن□ □ون□ کا اطمینان □و جائ□ یا اس ک□ حصول س□ ناامید □و جائ□□

۶۶۱□ اگر ایک شخص نماز ک□ وقت س□ پ□ل□ پانی تلاش کر□ اور حاصل ن□ کر پائ□ اور نماز ک□ وقت تک و□ی□ ر□□ تو اگر پانی ملن□ کا احتمال □و تو احتیاط مستحب ی□ □□ ک□ دوبار□ پانی کی تلاش می□ جائ□□

۶۶۲□ اگر نماز کا وقت داخل □ون□ ک□ بعد تلاش کر□ اور پانی حاصل ن□ کرپائ□ اور بعد والی نماز ک□ وقت تک اسی جگ□ ر□□ تو اگر پانی ملن□ کا احتمال □و تو احتیاط مستحب ی□ □□ ک□ دوبار□ پانی کی تلاش می□ جائ□□

۶۶۳۔ اگر کسی شخص کی نماز کا وقت تنگ ہو یا اسے چور ڈاکو اور درندے کا خوف ہو یا پانی کی تلاش اتنی کٹھن ہو کہ وہ اس صعوبت کو برداشت نہ کر سکے تو تلاش ضروری نہیں۔

۱۔ مجلسی اول قدس سرہ نے مَن لاَ یَحضُرُہُ الفَقِیہ کی شرح میں تیر کے پرواز کی مقدار دو سو قدم معین فرمائی ہے۔

۶۶۴۔ اگر کوئی شخص پانی تلاش نہ کرے حتی کہ نماز کا وقت تنگ ہو جائے اور پانی تلاش کرنے کی صورت میں پانی میں مل سکتا تھا تو وہ گناہ کا مرتکب ہوا لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے۔

۶۶۵۔ اگر کوئی شخص اس یقین کی بنا پر کہ اسے پانی نہیں مل سکتا پانی کی تلاش میں نہ جائے اور تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ اگر تلاش کرتا تو پانی مل سکتا تھا تو احتیاط لازم کی بنا پر وضو کر کے نماز کو دوبارہ پڑھے۔

۶۶۶۔ اگر کسی شخص کو تلاش کرنے پر پانی نہ ملے اور ملنے سے مایوس ہو کر تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ جہاں اس نے تلاش کیا تھا وہاں پانی موجود تھا اور اس کی نماز صحیح ہے۔

۶۶۷۔ جس شخص کو یقین ہو کہ نماز کا وقت تنگ ہے اگر وہ پانی تلاش کئے بغیر تیمم کرکے نماز پڑھ لے اور نماز پڑھنے کے بعد اور وقت گزرنے سے پہلے اسے پتہ چلے کہ پانی تلاش کرنے کے لئے اس کے پاس وقت تھا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

۶۶۸۔ اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کسی شخص کو وضو باقی ہو اور اسے معلوم ہو کہ اگر اس نے اپنا وضو باطل کر دیا تو وہ دوبارہ وضو کرنے کے لئے پانی نہیں ملے گا یا وہ وضو نہیں کر پائے گا تو اس صورت میں اگر وہ اپنا وضو برقرار رکھ سکتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے چاہئے کہ اسے باطل نہ کرے لیکن ایسا شخص یہ جانتے ہوئے بھی کہ غسل نہ کر پائے گا اپنی بیوی سے جماع کر سکتا ہے۔

۶۶۹۔ اگر کوئی شخس نماز کے وقت سے پہلے باوضو ہو اور اسے معلوم ہو کہ اگر اس نے اپنا وضو باطل کر دیا تو دوبارہ وضو کرنے کے لئے پانی مہیا کرنا اس کے لئے ممکن نہ ہوگا تو اس صورت میں اگر وہ اپنا وضو برقرار رکھ سکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے باطل نہ کرے۔

۶۷۰۔ جب کسی کے پاس فقط وضو یا غسل کے لئے پانی ہو اور وہ جانتا ہو کہ اسے گرادینے کی صورت میں مزید پانی نہیں مل سکے گا تو اگر نماز کا وقت داخل ہو گیا ہو تو اس پانی کا گرانا حرام ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کے وقت سے پہلے بھی نہ گرائے۔

۶۷۱۔ اگر کوئی شخص یہ جانتے ہوئے کہ اس پانی نہ مل سکے گا، نماز کا وقت داخل ہونے کےبعد اپنا وضو باطل کر دے یا جو پانی اس کے پاس ہو اسے گرادے تو اگرچہ اس نے (حکم مسئلہ کے) برعکس کام کیا ہے، تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہوگی لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کی قضا بھی کرے۔

تیمم کی دوسری صورت

۶۷۲۔ اگر کوئی شخص بڑھاپے یا کمزوری کی وجہ سے یا چور ڈاکو اور جانور وغیرہ کے خوف سے یا کنویں سے پانی نکالنے کے وسائل میسر نہ ہونے کی وجہ سے پانی حاصل نہ کر سکے تو اسے چاہئے کہ تیمم کرے۔ اور اگر پانی مہیا کرنے یا اسے استعمال کرنے میں اسے اتنی تکلیف اٹھانی پڑے جو ناقابل برداشت ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے۔ لیکن آخری صورت میں اگر تیمم نہ کرے اور وضو کرے تو اس کا وضو صحیح ہوگا۔

۶۷۳۔ اگر کنویں سے پانی نکالنے کے لئے ڈول اور رسی وغیرہ ضروری ہو اور متعلقہ شخص مجبور ہو کہ اس انہیں خریدے یا کرایہ پر حاصل کرے تو خواہ ان کی قیمت عام بھاؤ سے کئی گنا زیادہ ہی کیوں نہ ہو اسے چاہئے کہ انہیں حاصل کرے۔ اور اگر پانی اپنی اصلی قیمت سے مہنگا بیچا جا رہا ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر ان چیزوں کے حصول پر اتنا خرچ اٹھتا ہو کہ اس کی جیب اجازت نہ دیتی ہو تو پھر ان چیزوں کا مہیا کرنا واجب نہیں ہے۔

۶۷۴۔ اگر کوئی شخص مجبور ہو کہ پانی مہیا کرنے کے لئے قرض لے تو قرض لینا ضروری ہے۔ لیکن جس شخص کو علم ہو یاگمان ہو کہ وہ اپنے قرضے کی ادائیگی نہیں کرسکتا اس کے لئے قرض لینا واجب نہیں ہے۔

۶۷۵۔ اگر کنواں کھودنے میں کوئی مشقت نہ ہو تو متعلقہ شخص کو چاہئے کہ پانی مہیا کرنے کے لئے کنواں کھودے۔

۶۷۶۔ اگر کوئی شخص بغیر احسان رکھے کچھ پانی دے تو اسے قبول کر لینا چاہئے۔

تیمم کی تیسری صورت

۶۷۷۔ اگر کسی شخص کو پانی استعمال کرنے سے اپنی جان پر بن جانے یا بدن میں کوئی عیب یا مرض پیدا ہونے یا موجودہ مرض کے طولانی یا شدید ہوجانے یا علاج معالجہ میں دشواری پیدا ہونے کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ تیمم کرے۔ لیکن اگر

پانی کے ضرر کو کسی طریقے سے دور کر سکتا ہو مثلاً یہ کہ پانی کو گرم کرنے سے ضرور دور ہو سکتا ہو تو پانی گرم کرکے وضو کرے اور اگر غسل کرنا ضروری ہو تو غسل کرے۔

۶۷۸۔ ضروری نہیں کہ کسی شخص کو یقین ہو کہ پانی اس کے لئے مضر ہے بلکہ اگر ضرر کا احتمال ہو اور یہ احتمال عام لوگوں کی نظروں میں معقول ہو اور اس احتمال سے اسے خوف لاحق ہو جائے تو تیمم کرنا ضروری ہے۔

۶۷۹۔ اگر کوئی شخص درد چشم میں مبتلا ہو اور پانی اس کے لئے مضر ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

۶۸۰۔ اگر کوئی شخص ضرر کے یقین یا خوف کی وجہ سے تیمم کرے اور اسے نماز سے پہلے اس بات کا پتہ چل جائے کہ پانی اس کے لئے نقصان دہ نہیں تو اس کا تیمم باطل ہے اور اگر اس بات کا پتہ نماز کے بعد چلے تو وضو یاغسل کرکے دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔

۶۸۱۔ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ پانی اس کے لئے مضر نہیں ہے اور غسل یا وضو کرلے، بعد میں اسے پتہ چلے کہ پانی اس کے لئے مضر تھا تو اس کا وضو اور غسل دونوں باطل ہیں۔

تیمم کی چوتھی صورت

۶۸۲۔ اگر کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ پانی سے وضو یا غسل کرلینے کے بعد وہ پیاس کی وجہ سے بے تاب ہو جائے گا تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اس وجہ سے تیمم کے جائز ہونے کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ اگر پانی وضو یا غسل کرنے میں صرف کر دے تو وہ خود فوری طور پر یا بعد میں ایسی پیاس لگے گی جو اس کی ہلاکت یا علالت کا موجب ہوگی یا جس کا برداشت کرنا اس کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہوگا۔

۲۔ اسے خوف ہو کہ جن لوگوں کی حفاظت کرنا اس پر واجب ہے وہ کہیں پیاس سے ہلاک یا بیمار نہ ہوجائیں۔

۳۔ اپنے علاوہ کسی دوسرے کی خاطر خواہ اور انسان ہو یا حیوان، ڈرتا ہو اور اس کی ہلاکت یا بیماری یا بیتابی اسے گراں گزرتی ہو خواہ محترم نفوس میں سے ہو یا غیر محترم نفوس میں سے ہو ان تین صورتوں کے علاوہ کسی صورت میں پانی ہوتے ہوئے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔

۶۸۳۔ اگر کسی شخص کے پاس اس پاک پانی کے علاوہ جو وضو یا غسل کے لئے ہو اتنا نجس پانی بھی ہو جتنا اسے پینے کے لئے در کار ہے تو ضروری ہے کہ پاک پانی پینے کے لئے رکھ لے اور تیمم کرکے نماز پڑھے۔ لیکن اگر پانی اس کے ساتھیوں کے پینے کے لئے در کار ہو تو کہ وہ پاک پانی سے وضو یا غسل کر سکتا ہے خواہ اس کے ساتھی پیاس بجھانے کے لئے نجس پانی پینے پر بھی مجبور کیوں نہ ہوں بلکہ اگر وہ لوگ اس پانی کے نجس ہونے کے بارے میں نہ جانتے ہوں یا یہ کہ نجاست سے پرہیز نہ کرتے ہوں تو لازم ہے کہ پاک پانی کو وضو یا غسل کے لئے صرف کرے اور اسی طرح پانی اپنے کسی جانور یا نابالغ بچے کو پلانا چاہے تب بھی ضروری ہے کہ انہیں وہ نجس پانی پلائے اور پاک پانی سے وضو یا غسل کرے۔

تیمم کی پانچویں صورت

۶۸۴۔ اگر کسی شخص کا بدن یا لباس نجس ہو اور اس کے پاس اتنی مقدار میں پانی ہو کہ ااس سے وضو یا غسل کر لے تو بدن یا لباس دھونے کے لئے پانی نہ بچتا ہو تو ضروری ہے کہ بدن یا لباس دھوئے اور تیمم کر کے نماز پڑھے۔ لیکن اگر اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو جس پر تیمم کرے تو ضروری ہے کہ پانی وضو یا غسل کے لئے استعمال کرے اور نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔

تیمم کی چھٹی صورت

۶۸۵۔ اگر کسی شخص کے پاس سوائے ایسے پانی یا برتن کے جس کا استعمال کرنا حرام ہے کوئی اور پانی یا برتن نہ ہو مثلاً جو پانی یا برتن اس کے پاس ہو وہ غصبی ہو اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی پانی یا برتن نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وضو اور غسل کے بجائے تیمم کرے۔

تیمم کی ساتویں صورت

۶۸۶۔ جب وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر ایک شخص وضو یا غسل کرے تو ساری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھا جاسکے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

۶۸۷۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ وضو یا غسل کا وقت باقی نہ رہے تو گو وہ گناہ کا مرتکب ہو گا لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کی قضا بھی کرے۔

۶۸۸□ اگر کسی کو شک □و ک□ و□ وضو یا غسل کر□ تو نماز کا وقت باقی ر□□ گا یا ن□ی□ تو ضروری □□ ک□ تیمم کر□□

۶۸۹□ اگر کسی شخص ن□ وقت کی تنگی کی وج□ س□ تیمم کیا □و اور نماز ک□ بعد وضو کر سکن□ ک□ باوجود ن□ کیا □و حتی ک□ جو پانی اس ک□ پاس ت□ا و□ ضائع □وگیا □و تو اس صورت می□ ک□ اس کا فریض□ تیمم □و ضروری □□ ک□ آئند□ نمازو□ ک□ لئ□ دوبار□ تیمم کر□ خوا□ و□ تیمم جو اس ن□ کیا ت□ا ن□ □و□ا □و □

۶۹۰□ اگر کسی شخص ک□ پاس پانی □و لیکن وقت کی تنگی ک□ باعث تیمم کرک□ نماز پ□□ن□ لگ□ اور نماز ک□ دوران جو پانی اس ک□ پاس ت□ا و□ ضائع □و جائ□ اور اگر اس کا فریض□ تیمم □و تو احتیاط مستحب ی□ □□ ک□ بعد کی نمازو□ ک□ لئ□ دوبار□ تیمم کر□□

۶۹۱□ اگر کسی شخص ک□ پاس اتنا وقت □و ک□ وضو یا غسل کرسک□ اور نماز کو اس ک□ مستحب افعال مثلاً قامت اور قنوت ک□ بغیر پ□□ ل□ تو ضروری □□ ک□ غسل یا وضو کرل□ اور اس ک□ مستحب افعال ک□ بغیر نماز پ□□□ بلک□ اگر سور□ پ□□ن□ جتنا وقت ب□ی ی□ بچتا □و تو ضروری □□ ک□ غسل یا وضو کر□ اور بغیر سور□ ک□ نماز پ□□□□

و□ چیزی□ جن پر تیمم کرنا صحیح □□

۶۹۲□ م□ی، ریت، □□یل□ اور رو□ی یا پت□ر پر تیمم کرنا صحیح □□ لیکن احتیاط مستحب ی□ □□ ک□ اگر م□ی میسر □و تو کسی دوسری چیز پر تیمم ن□ کیا جائ□□ اور اگر متی ن□ □و تو ریت یا □□یل□ پر اور اگر ریت اور □□یلا ب□ی ن□ □و□ تو پ□ر رو□ی یا پت□ر پر تیمم کیا جائ□□

۶۹۳□ جپسم اور چون□ ک□ پت□ر پر تیمم کرنا صحیح □□ نیز اس گردوغبار پر جو قالین، کپ□□ اور ان جیسی دوسری چیزو□ پر جمع □وجاتا □□ اگر عرف عام می□ اس□ نرم م□ی شمار کیا جاتا □و تو اس پر تیمم صحیح □□□ اگرچ□ احتیاط مستحب ی□ □□ ک□ اختیار کی حالت می□ اس پر تیمم ن□ کر□□ اسی طرح احتیاط مستحب کی بنا پر اختیار کی حالت می□ پک□ جپسم اور چون□ پر اور پکی □وئی این□ اور دوسر□ معدنی پت□ر مثلاً عقیق وغیر□ پر تیمم ن□ کر□□

۶۹۴□ اگر کسی شخص کو م□ی، ریت، □□یل□ یا پت□ر ن□ مل سکی□ تو ضروری □□ ک□ تر م□ی پر تیمم کر□ اور اگر تر م□ی ن□ مل□ تو ضروری □□ ک□ قالین، دری یا لباس اور ان جیسی دوسری چیزو□ ک□ اندر یا اوپر موجود اس مختصر س□ گردوغبار س□ جو

عرف میں مٹی شمار نہ ہوتا ہو تیمم کرے اور اگر ان میں سے کوئی چیز بھی دستیاب نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم کے بغیر نماز پڑھے لیکن واجب ہے کہ بعد میں اس نماز کی قضا پڑھے۔

۶۹۵۔ اگر کوئی شخص قالین، دری اور ان جیسی دوسری چیزوں کو جھاڑ کر مٹی مہیا کر سکتا ہے تو اس کا گرد آلود چیز پر تیمم کرنا باطل ہے اور اسی طرح اگر تر مٹی کو خشک کرے کہ اس سے سوکھی مٹی حاصل کر سکتا ہے تو تر مٹی پر تیمم کرنا باطل ہے ۔

۶۹۶۔ جس شخص کے پاس پانی نہ ہو لیکن برف ہو اور اسے پگھلا سکتا ہو تو اسے پگھلا کر پانی بنانا اور اس سے وضو یا غسل کرنا ضروری ہے اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز بھی نہ ہو جس پر تیمم کرنا صحیح ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے وقت میں نماز کو قضا کرے اور بہتر یہ ہے کہ برف سے وضو یا غسل کے اعضا کو ترکرے اور اگر ایسا کرنا بھی ممکن نہ ہو تو برف پر تیمم کرلے اور وقت پر بھی نماز پڑھے۔

۶۹۷۔ اگر مٹی اور ریت کے ساتھ سوکھی گھاس کی طرح کی کوئی چیز (مثلاً بیج، پھلیاں) ملی ہوئی ہو جس پر تیمم کرنا باطل ہو تو متعلقہ شخص اس پر تیمم نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر وہ چیز اتنی کم ہو کہ اسے مٹی یا ریت میں نہ ہونے کے برابر سمجھا جاسکے تو اس مٹی اور ریت پر تیمم صحیح ہے۔

۶۹۸۔ اگر ایک شخص کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس پر تیمم کیا جاسکے اور اس کا خریدنا یا کسی اور طرح حاصل کرنا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اس طرح مہیا کرلے۔

۶۹۹۔ مٹی کی دیوار پر تیمم کرنا صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ خشک زمین یا خشک مٹی کے ہوتے ہوئے تر زمین یا تر مٹی پر تیمم نہ کیا جائے۔

۷۰۰۔ جس چیز پر انسان تیمم کرے اس کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر اس کے پاس کوئی ایسی پاک چیز نہ ہو جس پر تیمم کرنا صحیح ہو تو اس پر نماز واجب نہیں لیکن ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے اور بہتر یہ ہے کہ وقت میں بھی نماز پڑھے۔

۷۰۱۔ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ ایک چیز پر تیمم کرنا صحیح ہے اور اس پر تیمم کر لے بعد ازاں اسے پتہ چلے کہ اس چیز پر تیمم کرنا باطل تھا تو ضروری ہے کہ جو نمازیں اس تیمم کے ساتھ پڑھی ہیں وہ دوبارہ پڑھے۔

۷۰۲۔ جس چیز پر کوئی شخص تیمم کرے ضروری ہے کہ وہ عصبی نہ ہو پس اگر وہ عضبی مٹی پر تیمم کرے تو اس کا تیمم باطل ہے۔

۷۰۳۔ غصب کی ہوئی فضا میں تیمم کرنا باطل نہیں ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص اپنی زمین میں اپنے ہاتھ مٹی پر مارے اور پھر بلا۔اجازت دوسرے کی زمین میں داخل ہوجائے اور ہاتھوں کو پیشانی پر پھیرے تو اس کا تیمم صحیح ہوگا اگرچہ وہ گناہ کا مرتکب ہوا ہے۔

۷۰۴۔ اگر کوئی شخص بھولے سے کریا غفلت سے غصبی چیز تیمم صحیح ہے لیکن اگر وہ خود کوئی چیز غصب کرے اور پھر بھول جائے کہ غصب کی ہے تو اس چیز پر تیمم کے صحیح ہونے میں اشکال ہے۔

۷۰۵۔ اگر کوئی شخص غصبی جگہ میں محبوس ہو اور اس جگہ کا پانی اور مٹی دونوں غصبی ہوں تو ضروری ہے کہ تیمم کرکے نماز پڑھے۔

۷۰۶۔ جس چیز پر تیمم کیا جائے احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اس پر گردوغبار موجود ہو جو کہ ہاتھوں پرلگ جائے اور اس پر ہاتھ مارنے کے بعد ضروری ہے کہ اتنے زور سے ہاتھوں کو نہ جھاڑے کہ ساری گرد گر جائے۔

۷۰۷۔ گ□□□□ والی زمین، راستے کی مٹی اور ایسی شور زمین پر جس پر نمک کی تہہ نہ جمی ہو تیمم کرنا مکروہ ہے اور اگر اس پر نمک کی تہہ جم گئی ہو تو تیمم باطل ہے۔

وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ

۷۰۸۔ وضو یا غسل کے بدلے کئے جانے والے تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں:

۱۔ نیت ۔

۲۔ دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ ایسی چیز پر مارنا یا رکھنا جس پر تیمم کرنا صحیح ہو۔ اور احتیاط لازم کی بنا پر دونوں ہاتھ ایک ساتھ زمین پر مارنے یا رکھنے چاہئیں۔

۳۔ پوری پیشانی پر دونوں ہتھیلیوں کو پھیرنا اور اسی طرح احتیاط لازم کی بنا پر اس مقام سے جہاں سر کے بال اگتے ہیں بھنووں اور ناک کے اوپر تک پیشانی کے دونوں طرف دونوں ہتھیلیوں کو پھیرنا، اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہاتھ بھنووں پر بھی پھیرے جائیں۔

۴۔ بائیں ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی تمام پشت پر اور اس کے بعد دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی تمام پشت پر پھیرنا۔

۷۰۹۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم خواہ وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے اسے ترتیب سے کیا جائے یعنی یہ کہ ایک دفعہ ہاتھ زمین پر مارے جائیں اور پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے جائیں اور پھر ایک دفعہ زمین پر مارے جائیں اور ہاتھوں کی پشت کا مسح کیا جائے۔

تیمم کے احکام

۷۱۰۔ اگر ایک شخص پیشانی یا ہاتھوں کی پشت کے ذرا سے حصے کا بھی مسح نہ کرے تو اس کا تیمم باطل ہے قطع نظر اس سے کہ اس نے عمداً مسح نہ کیا ہو یا مسئلہ بھول گیا ہو لیکن بال کی کھال نکالنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اگر یہ کہا جاسکے کہ تمام پیشانی اور ہاتھوں کا مسح ہو گیا ہے تو اتنا ہی کافی ہے۔

۷۱۱۔ اگر کسی شخص کو یقین نہ ہو کہ ہاتھ کی تمام پشت پر مسح کر لیا ہے تو یقین حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کلائی سے کچھ اوپر والے حصے کا بھی مسح کرے لیکن انگلیوں کے درمیان مسح کرنا ضروری نہیں ہے۔

۷۱۲۔ تیمم کرنے والے کو پیشانی اور ہاتھوں کو پشت کا مسح احتیاط کی بنا پر اوپر سے نیچے کی جانب کرنا ضروری ہے اور یہ افعال ایک دوسرے سے متصل ہونے چاہیئے اور اگر ان افعال کے درمیان اتنا فاصلہ دے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ تیمم کر رہا ہے تو تیمم باطل ہے۔

۷۱۳۔ نیت کرتے وقت لازم نہیں کہ اس بات کا تعین کرے کہ اس کا تیمم غسل کے بدلے ہے یا وضو کے بدلے لیکن جہاں دو تیمم انجام دینا ضروری ہوں تولازم ہے کہ ان میں سے ہرایک کو معین کرے اور اگر اس پر ایک تیمم واجب ہو

اور نیت کرے کہ میں اس وقت اپنا وظیفہ انجام دے رہا ہوں تو اگرچہ وہ معین کرنے میں غلطی کرے (کہ یہ تیمم غسل کے بدلے ہے یا وضو کے بدلے) اس کا تیمم صحیح ہے۔

۷۱۴۔ احتیاط مستحب کے بنا پر تیمم میں پیشانی، ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور ہاتھوں کی پشت جہاں تک ممکن ہو ضروری ہے کہ پاک ہوں۔

۷۱۵۔ انسان کو چاہئے کہ ہاتھ پر مسح کرتے وقت انگوٹھی اتار دے اور اگر پیشانی یا ہاتھوں کی پشت یا ہتھیلیوں پر کوئی رکاوٹ ہو مثلا ان پر کوئی چیز چپکی ہوئی ہو تو ضروری ہے کہ اسے ہٹا دے۔

۷۱۶۔ اگر کسی شخص کی پیشانی یا ہاتھوں کی پشت پر زخم ہو اور اس پر کپڑا یا پٹی وغیرہ بندھی ہو جس کو کھولا۔ نہ جاسکتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کے اوپر ہاتھ پھیرے اور اگر ہتھیلی زخمی ہو اور اس پر کپڑا یا پٹی وغیرہ بندھی ہو جسے کھولا۔نہ جاسکتا ہو تو ضروری ہے کہ کپڑےیا پٹی وغیرہ سمیت ہاتھ اس چیز پر مارے جس پر تیمم کرنا صحیح ہو اور پھر پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔

۷۱۷۔ اگر کسی شخص کی پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر بال ہوں تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر سر کے بال پیشانی پر آگرے ہوں تو ضروری ہے کہ انہیں پیچھے ہٹا دے۔

۷۱۸۔ اگر احتمال ہو کہ پیشانی اور ہتھیلیوں یا ہاتھوں کی پشت پر کوئی رکاوٹ ہے اور یہ احتمال لوگوں کی نظروں میں معقول ہو تو ضروری ہے کہ چھان بین کرے تاکہ اسے یقین یا اطمینان ہو جائے کہ رکاوٹ موجود نہیں ہے۔

۷۱۹۔ اگر کسی شخص کا وظیفہ تیمم ہو اور خود تیمم نہ کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ کسی دوسرے شخص سے مدد لے تاکہ وہ مددگار متعلقہ شخص کے ہاتھوں کو اس چیز پر مارے جس پر تیمم کرنا صحیح ہو اور پھر معتلقہ شخص کے ہاتھوں کو اس کی پیشانی اور دونوں ہاتھوں کی پشت پر رکھ دے تاکہ امکان کی صورت میں وہ خود اپنی دونوں ہتھیلیوں کو پیشانی اور دونوں ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو نائب کے لئے ضروری ہے کہ متعلقہ شخص کو خود اس کے ہاتھوں سے تیمم کرائے اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو نائب کے لئے ضروری ہے کہ اپنے ہاتھوں کو اس چیز پر مارے جس پر تیمم کرنا صحیح ہو اور پھر متعلقہ شخص کی پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔ ان دونوں صورتوں میں احتیاط لازم کی بنا پر دونوں شخص تیمم کی نیت کریں لیکن پہلی صورت میں خود مکلف کی نیت کافی ہے۔

۷۲۰۔ اگر کوئی شخص تیمم کے دوران شک کرے کہ وہ اس کا کوئی حصہ بھول گیا ہے یا نہیں اور اس حصے کا موقع گزر گیا ہو تو وہ اپنے شک کا لحاظ نہ کرے اور اگر موقع نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ اس حصے کا تیمم کرے۔

۷۲۱۔ اگر کسی شخص کو بائیں ہاتھ کا مسح کرنے کے بعد شک ہو کہ آیا اس نے تیمم درست کیا ہے یا نہیں تو اس کا تیمم صحیح ہے اور اگر اس کا شک بائیں ہاتھ کے مسح کے بارے میں ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا مسح کرے سوائے اس کے کہ لوگ یہ کہیں کہ تیمم سے فارغ ہوچکا ہے مثلاً۔ اس شخص نے کوئی ایسا کام کیا ہو جس کے لئے طہارت شرط ہے یا تسلسل ختم ہو گیا ہو۔

۷۲۲۔ جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو اگر وہ نماز کے پورے وقت میں عذر کے ختم ہونے سے مایوس ہو جائے تو تیمم کر سکتا ہے اور اگر اس نے کسی دوسرے واجب یا مستحب کام کے لئے تیمم کیا ہو اور نماز کے وقت تک اس کا عذر باقی ہو(جس کی وجہ سے اس کا وظیفہ تیمم ہے) تو اسی تیمم کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

۷۲۳۔ جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو اگر اسے علم ہو کہ آخر وقت تک اس کا عذر باقی رہے گا یا وہ عذر کے ختم ہونے سے مایوس ہو تو وقت کے وسیع ہوتے ہوئے وہ تیمم کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ جانتا ہو کہ آخر وقت تک اس کا عذر دور ہو جائے گا تو ضروری ہے کہ انتظار کرے اور وضو یا غسل کرکے نماز پڑھے۔ بلکہ اگر وہ آخر وقت تک عذر کے ختم ہونے سے مایوس نہ ہو تو مایوس ہونے سے پہلے تیمم کر کے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

۷۲۴۔ اگر کوئی شخص وضو یا غسل نہ کر سکتا ہو اور اسے یقین ہو کہ اس کا عذر دور ہونے والا نہیں ہے یا دور ہونے سے مایوس ہو تو وہ اپنی قضا نمازیں تیمم کے ساتھ پڑھ سکتا ہے لیکن اگر بعد میں عذر ختم ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ نمازیں وضو یا غسل کرکے دوبارہ پڑھے۔ اور اگر اسے عذر دور ہونے سے مایوسی نہ ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر قضا نمازوں کے لئے تیمم نہیں کرسکتا۔

۷۲۵۔ جو شخص وضو یا غسل نہ کر سکتا ہو اس کے لئے جائز ہے کہ مستحب نمازیں دن رات کے ان نوافل کی طرح جن کا وقت معین ہے تیمم کرکے پڑھے۔ لیکن اگر مایوس نہ ہو کہ آخر وقت تک اس کا عذر دور ہو جائے گا تو احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ نمازیں ان کے اول وقت میں نہ پڑھے۔

۷۲۶۔ جس شخص نے احتیاطاً گسل جبیرہ اور تیمم کیا ہو اگر وہ غسل اور تیمم کے بعد نماز پڑھے اور نماز کے بعد اس سے حدث اصغر صادر ہو مثلاً اگر وہ پیشاب کرے تو بعد کی نمازوں کے لئے ضروری ہے کہ وضو کرے اور اگر حدث نماز سے پہلے صادر ہو تو ضروری ہے کہ اس نماز کے لئے بھی وضو کرے۔

۷۲۷۔ اگر کوئی شخص پانی نہ ملنے کی وجہ سے یا کسی اور عذر کی بنا پر تیمم کرے تو عذر کے ختم ہو جانے کے بعد اس کا تیمم باطل ہو جاتا ہے۔

۷۲۸۔ جو چیزیں وضو کو باطل کرتی ہیں وہ وضو کے بدلے کئے ہوئے تیمم کو بھی باطل کرتی ہیں اور جو چیزیں غسل کو باطل کرتی ہیں وہ غسل کے بدلے کئے ہوئے تیمم کو بھی باطل کرتی ہیں۔

۷۲۹۔ اگر کوئی شخص غسل نہ کر سکتا ہو اور چند غسل اس پر واجب ہوں تو اس کے لئے جائز ہے کہ ان غسلوں کے بدلے ایک تیمم کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان غسلوں میں سے ہر ایک کے بدلے ایک تیمم کرے۔

۷۳۰۔ جو شخص غسل نہ کر سکتا ہو اگر وہ کوئی ایسا کام انجام دینا چاہے جس کے لئے غسل واجب ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے بدلے تیمم کرے اور جو شخص وضو نہ کر سکتا ہو اگر وہ کوئی ایسا کام انجام دینا چاہے جس کے لئے وضو واجب ہو تو ضروری ہے کہ وضو کے بدلے تیمم کرے۔

۷۳۱۔ اگر کوئی شخص غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے تو نماز کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر دوسرے غسلوں کے بدلے تیمم کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے اور اگر وہ وضو نہ کرسکے تو وضو کے بدلے ایک اور تیمم کرے۔

۷۳۲۔ اگر کوئی شخص غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے لیکن بعد میں اسے کسی ایسی صورت سے دو چار ہونا پڑے جو وضو کو باطل کر دیتی ہو اور بعد کی نمازوں کے لئے غسل بھی نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ وضو کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم بھی کرے اور اگر وضو نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کے بدلے تیمم کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس تیمم کو مافی الذمہ کی نیت سے بجا لائے (یعنی جو کچھ میرے ذمے ہے اسے انجام دے رہا ہوں)۔

۷۳۳□ کسی شخص کو کوئی کام انجام دین□ مثلاً نماز پ□□ن□ ک□ لئ□ وضو یا غسل ک□ بدل□ تیمم کرنا ضروری □و تو اگر و□ پ□ل□ تیمم می□ وضو ک□ بدل□ تیمم یا غسل ک□ بدل□ تیمم کی نیت کر□ اور دوسرا تیمم اپن□ وظیف□ کو انجام دین□ کی نیت س□ کر□ تو ی□ کافی □□□

۷۳۴□ جس شخص کا فریض□ تیمم □و اگر و□ کسی کام ک□ لئ□ تیمم کر□ تو جب تک اس کا تیمم اور عذر باقی □□ و□ ان کامو□ کو کر سکتا □□ جو وضو یا غسل کرک□ کرن□ چا□ئی□ لیکن اگر اس کا عذر وقت کی تنگی □و یا اس ن□ پانی □وت□ □وئ□ نماز میت یا سون□ ک□ لئ□ تیمم کیا □و تو و□ فقط ان کامو□ کو انجام د□ سکتا □□ جن ک□ لئ□ اس ن□ تیمم کیا □و□

۷۳۵□ چند صورتو□ می□ ب□تر □□ ک□ جو نمازی□ انسان ن□ تیمم ک□ سات□ پ□□ی □و□ ان کی قضا کر□ :

(اول) پانی ک□ استعمال س□ □رتا □و اور اس ن□ جان بوج□ کر اپن□ آپ کو جنب کر لیا □و اور تیمم کر ک□ نماز پ□□ی □و□

(دوم) ی□ جانت□ □وئ□ یا گمان کرت□ □وئ□ ک□ اس پانی ن□ مل سک□ گا عمداً اپن□ آپ کو جنب کر لیا □و اور تیمم کرک□ نماز پ□□ی □و□

(سوم) آخر وقت تک پانی کی تلاش می□ ن□ جائ□ اور تیمم کرک□ نماز پ□□□ اور بعد می□ اس□ پت□ چل□ ک□ اگر تلاش کرتا تو اس□ پانی مل جاتا□

(چ□ارم) جان بوج□ کر نماز پ□□ن□ می□ تاخیر کی □و اور آخر وقت می□ تیمم کرک□ نماز پ□□ی □و□

(پنجم) ی□ جانت□ □وئ□ یا گمان کرت□ □وئ□ ک□ پانی ن□ی□ مل□ گا جو پانی اس ک□ پاس ت□ا اس□ گرا دیا □و اور تیمم کرک□ نماز پ□□ی □و□

احکام نماز

اشاره

نماز دینی اعمال می□ س□ بهترین عمل ه□□ اگر یه درگاره الهی می□ قبول هوگئی تو دوسری عبادات ب□ی قبول هو جائی□ گی اور اگر یه قبول نه هوئی تو دوسر□ اعمال ب□ی قبول نه هو□ گ□□ جس طرح انسان اگر دن رات می□ پانچ دفعه نهر می□ نهائ□ د□وئ□ تو اس ک□ بدن پر میل کچیل نهی□ رهتی اسی طرح پنج وقته نماز ب□ی انسان کو گناهو□ س□ پاک کر دیتی ه□ اور بهتر

ہے کہ انسان نماز اول وقت میں پڑھے۔ جو شخص نماز کو معمولی اور غیر اہم سمجھے وہ اس شخص کو مانند ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے فرمایا ہے کہ "جو شخص نماز کو اہمیت نہ دے اور اسے معمولی چیز سمجھے وہ عذاب آخرت کا مستحق ہے" ایک دن رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) مسجد میں تشریف فرماتھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنے میں مشغول ہو گیا لیکن رکوع اور سجود مکمل طور پر بجانہ لایا۔ اس پر حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اس حالت میں مرجائے جبکہ اس کے نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے تو یہ ہمارے دین پرنہیں مرے گا۔ پس انسان کو خیال رکھنا چاہئے کہ نماز جلدی جلدی نہ پڑھے اور نماز کی حالت میں خدا کی یاد میں رہے اور خشوع و خضوع اور سنجیدگی سے نماز پڑھے اور یہ خیال رکھے کہ کس ہستی سے کلام کر رہا ہے اور اپنے آپ کو خداوند عالم کی عظمت اور بزرگی کے مقابلے میں حقیر اور ناچیز سمجھے۔ اگر انسان نماز کے دوران پوری طرح ان باتوں کی طرف متوجہ رہے تو وہ اپنے آپ سے بے خبر ہوجاتا ہے جیسا کہ نماز کی حالت میں امیرالمومنین امام علی ؑ کے پاوں سے تیر کھینچ لیا گیا اور آپ ؑ کو خبر تک نہ ہوئی۔ علاوہ ازیں نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ توبہ و استغفار کرے اور نہ صرف ان گناہوں کو جو نماز قبول ہونے میں مانع ہوتے ہیں۔ مثلاً حسد، تکبر، غیبت، حرام کھانا، شراب پینا، اور خمس و زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا۔ ترک کرے بلکہ تمام گناہ ترک کردے اور اسی طرح بہتر ہے کہ جو کام نماز کا ثواب گھٹاتے ہیں وہ نہ کرے مثلاً اونگھنے کی حالت میں یا پیشاب روک کر نماز کے لئے نہ کھڑا ہو اور نماز کے موقع پر آسمان کی جانب نہ دیکھے اور وہ کام کرے جو نماز کا ثواب بڑھاتے ہیں مثلاً عقیق کی انگوٹھی اور پاکیزہ لباس پہنے، کنگھی اور مسواک کرے نیز خوشبو لگائے۔

واجب نمازیں

چھ نمازیں واجب ہیں :

۱۔ روزانہ کی نمازیں

۲۔ نماز آیات

۳۔ نماز میت

۴۔ خانہ کعبہ کے واجب طواف کی نماز

۵۔ باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔

۶۔ جو نمازیں اجارہ، منت، قسم اور عہد سے واجب ہو جاتی ہیں۔ اور نماز جمعہ روزانہ نمازوں میں سے ہے۔

روزانہ کی واجب نمازیں

روانہ کی واجب نمازیں پانچ ہیں۔

ظہر اور عصر (ہر ایک چار رکعت) مغرب (تین رکعت) عشا (چار رکعت) اور فجر (دو رکعت)

۷۳۶۔ انسان سفر میں ہو تو ضروری ہے کہ چار رکعتی نمازیں ان شرائط کے ساتھ جو بعد میں بیان ہوں گی دو رکعت پڑھے۔

ظہر اور عصر کی نماز کا وقت

۷۳۷۔ اگر لکڑی یا کسی اور ایسی ہی سیدھی چیز کو -- جسے شاخص کہتے ہیں -- ہموار زمین میں گاڑا جائے تو صبح کے وقت جب سورج طلوع ہوتا ہے اس کا سایہ مغرب کی طرف پڑتا ہے اور جوں جوں سورج اونچا ہوتا جاتا ہے اس کا سایہ گھٹتا جاتا ہے اور ہمارے شہروں میں اول ظہر شرعی کے وقت کمی کے آخری درجے پر پہنچ جاتا ہے اور ظہر گزرنے کے بعد اس کا سایہ مشرق کی طرف ہو جاتا ہے اور جوں جوں سورج مغرب کی طرف ڈھلتا ہے سایہ بڑھتا جاتا ہے۔ اس بنا پر جب سایہ کمی کے آخری درجے تک پہنچے اور دوبارہ بڑھنے لگے تو پتہ چلتا ہے کہ ظہر شرعی کا وقت ہو گیا ہے لیکن بعض شہروں مثلاً مکہ مکرمہ میں جہاں بعض اوقات ظہر کے وقت سایہ بالکل ختم ہوجاتا ہے جب سایہ دوبارہ ظاہر ہوتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ظہر کا وقت ہو گیا ہے۔

۷۳۸۔ ظہر اور عصر کی نماز کا وقت زوال آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے لیکن اگر کوئی شخص جان بوجھ کر عصر کی نماز کی ظہر کی نماز سے پہلے پڑھے تو اس کی عصر کی نماز باطل ہے سوائے اس کے کہ آخری وقت تک ایک نماز سے زیادہ پڑھنے کا وقت باقی نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں اگر اس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو اس کی ظہر کی نماز قضا ہوگی اور اسے چاہئے کہ عصر کی نماز پڑھے اور اگر کوئی شخص اس وقت سے پہلے غلط فہمی کی بنا پر عصر کی پوری نماز ظہر کی

نماز سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کو نماز ظہر قرار دے اور مافی الذمہ کی نیت سے چار رکعت اور پڑھے۔

۷۳۹۔ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھنے سے پہلے غلطی سے عصر کی نماز پڑھنے لگ جائے اور نماز کے دوران اسے پتہ چلے کہ اس سے غلطی ہوئی ہے تو اسے چاہئے کہ نیت نماز ظہر کی جانب پھیر دے یعنی نیت کرے کہ جو کچھ میں پڑھ چکا ہوں اور پڑھ رہا ہوں اور پڑھوں گا وہ تمام کی تمام نماز ظہر ہے اور جب نماز ختم کرے تو اس کے بعد عصر کی نماز پڑھے۔

نماز جمعہ کے احکام

۷۴۰۔ جمعہ کی نماز صبح کی نماز کی طرح دو رکعت کی ہے۔ اس میں اور صبح کی نماز میں فرق یہ ہے کہ اس نماز سے پہلے دو خطبے بھی ہیں۔ جمعہ کی نماز واجب تخییری ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جمعہ کے دن مکلف کو اختیار ہے کہ اگر نماز جمعہ کی شرائط موجود ہوں تو جمعہ کی نماز پڑھے یا ظہر کی نماز پڑھے۔ لہذا اگر انسان جمعہ کی نماز پڑھے تو وہ ظہر کی نماز کی کفایت کرتی ہے (یعنی پھر ظہر کی نماز پڑھنا ضروری نہیں)۔

جمعہ کی نماز واجب ہونے کی چند شرطیں ہیں :

(اول) وقت کا داخل ہونا جو کہ زوال آفتاب ہے۔ اور اس کا وقت اول زوال عرفی ہے پس جب بھی اس سے تاخیر ہوجائے، اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور پھر ظہر کی نماز ادا کرنی چاہئے۔

(دوم) نماز پڑھنے والوں کی تعداد جو کہ بمع امام پانچ افراد ہے اور جب تک پانچ مسلمان اکٹھے نہ ہوں جمعہ کی نماز واجب نہیں ہوتی۔

(سوم) امام کا جامع شرائط امامت ہونا مثلاً عدالت وغیرہ جو کہ امام جماعت میں معتبر ہیں اور نماز جماعت کی بحث میں بتایا جائے گا۔ اگر یہ شرط پوری نہ ہو تو جمعہ کی نماز واجب نہیں ہوتی۔

جمعہ کی نماز کے صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں :

(اول) باجماعت پڑھا جاتا ہے پس یہ نماز فرادی ادا کرنا صحیح نہیں اور جب مقتدی نماز کی دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے امام کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے اور وہ اس نماز پر ایک رکعت کے رکوع سے پہلے امام کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے اور وہ اس نماز پر ایک رکعت کا اضافہ کرے گا اور اگر وہ رکوع میں امام کو پالے (یعنی نماز میں شامل ہو جائے) تو اس کی نماز کا صحیح ہونا مشکل ہے اور احتیاط ترک نہیں ہوتی (یعنی اسے ظہر کی نماز پڑھنی چاہئے)

(دوم) نماز سے پہلے دو خطبے پڑھنا پہلے خطبے میں خطیب اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کرے نیز نمازیوں کو تقوی اور پرہیز گاری کی تلقین کرے پھر قرآن مجید کا ایک چھوٹا سورہ پڑھ کر (منبر پر لمحہ دو لمحہ) بیٹھ جائے اور پھر کھڑا ہو اور دوبارہ اللہ تعالی کی حمد و ثنا بجا لائے۔ پھر حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) اور ائمہ طاہرین علیہم السلام پر درود بھیجے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مومنین اور مومنات کے لئے استغفار (بخشش کی دعاء) کرے۔ ضروری ہے کہ خطبے نماز سے پہلے پڑھے جائیں۔ پس اگر نماز دو خطبوں سے پہلے شروع کر لی جائے تو صحیح نہیں ہو گی اور زوال آفتاب سے پہلے خطبے پڑھنے میں اشکال ہے اور ضروری ہے کہ جو شخص خطبے پڑھے وہ خطبے پڑھنے کے وقت کھڑا ہو لہذا اگر وہ بیٹھ کر خطبے پڑھے گا تو صحیح نہیں ہو گا اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ دینا لازم اور واجب ہے۔ اور ضروری ہے کہ مختصر لمحوں کے لئے بیٹھے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ امام جماعت اور خطیب ۔۔۔ یعنی جو شخص خطبے پڑھے ۔۔۔ ایک ہی شخص ہو اور اقوی یہ ہے کہ خطبے میں طہارت شرط نہیں ہے اگرچہ اشتراط (یعنی شرط ہونا) احوط ہے۔ اور احتیاط کی بنا پر اللہ تعالی کی حمد و ثنا اسی طرح پیغمبر اکرام (صلی اللہ علیہ وآلہ) اور ائمہ المسلمین ؑ پر عربی زبان میں درود بھیجنا معتبر ہے اور اس سے زیادہ میں عربی معتبر نہیں ہے۔ بلکہ اگر حاضرین کی اکثریت عربی نہ جانتی ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ تقوی کے بارے میں وعظ و نصیحت کرتے وقت جو زبان حاضرین جانتے ہیں اسی میں تقوی کی نصیحت کرے۔

(سوم) یہ کہ جمعہ کی دو نمازوں کے درمیان ایک فرسخ سے کم فاصلہ نہ ہو۔ پس جب جمعہ کی دوسری نماز ایک فرسخ سے کم فاصلہ پر قائم ہو اور دو نمازیں بیک وقت پڑھی جائیں تو دونوں باطل ہوں گی اور اگر ایک نماز کو دوسری پر سبقت حاصل ہو خواہ وہ تکبیرۃ الاحرام کی حد تک ہی کیوں نہ ہو تو وہ (نماز جسے سبقت حاصل ہو) صحیح ہو گی اور دوسری باطل ہو گی لیکن اگر نماز کے بعد پتہ چلے کہ ایک فرسخ سے کم فاصلہ پر جمعہ کی ایک اور نماز اس نماز سے پہلے یا اس کے ساتھ ساتھ قائم ہوئی تھی تو ظہر کی نماز واجب نہیں ہو گی اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس بات کا علم وقت میں ہو یا وقت کے بعد ہو۔ اور جمعہ کی نماز کا قائم کرنا مذکورہ فاصلے کے اندر جمعہ کی دوسری نماز قائم کرنے میں اس وقت مانع ہوتا ہے۔

جب وه نماز خود صحیح اور جامع الشرائط هو ورنه اس کے مانع هونے میں اشکال هے اور زیاده احتمال اس کے مانع نه هونے کا هے۔

۷۴۱۔ جب جمعه کی ایک ایسی نماز قائم هو جو شرائط کو پورا کرتی هو اور نماز قائم کرنے والا امام وقت یا اس کا نائب هو تو اس صورت میں نماز جمعه کے لئے حاضر هونا واجب هے۔ اور اس صورت کے علاوه حاضر هونا واجب نهیں هے۔ پهلی صورت میں حاضری کے وجوب کے لئے چند چیزیں معتبر هیں :

(اول) مکلف مرد هو۔ اور جمعه کی نماز میں حاضر هونا عورتوں کے لئے واجب نهیں هے۔

(دوم) آزاد هونا۔ لهذا غلاموں کے لئے جمعه کی نماز میں حاضر هونا واجب نهیں هے۔

(سوم) مقیم هونا۔ لهذا مسافر کے لئے جمعه کی نماز میں شامل هونا واجب نهیں هے۔ اس مسافر میں۔ جس کا فریضه قصر هو اور جس مسافر نے اقامت کا قصد کیا هو اور اسکا فریضه پوری نماز پڑھنا هو، کوئی فرق نهیں هے۔

(چهارم) بیمار اور اندھانه هونا۔ لهذا بیمار اور اندھے شخص پر جمعه کی نماز واجب نهیں هے۔

(پنجم) بوڑھا نه هونا۔ لهذا بوڑھوں پر یه نماز واجب نهیں۔

(ششم) یه که خود انسان کے اور اس جگه کے درمیان جهاں جمعه کی نماز قائم هو دو فرسخ سے زیاده فاصله نه هو اور جو شخص دو فرسخ کے سرے پر هو اس کے لئے حاضر هونا واجب هے اور اسی طرح وه شخص جس کے لئے جمعه کی نماز میں بارش یا سخت سردی وغیره کی وجه سے حاضر هونا مشکل یا دشوار هو تو حاضر هونا واجب نهیں هے۔

۷۴۲۔ چند احکام جن کا تعلق جمعه کی نماز سے هے یه هیں :

(اول) جس شخص پر جمعه کی نماز ساقط هوگئی هو اور اس کا اس نماز میں حاضر هونا واجب نه هو اس کے لئے جائز هے که ظهر کی نماز اول وقت میں ادا کرنے کے لئے جلدی کرے۔

(دوم) امام کے خطبے کے دوران باتیں کرنا مکروہ ہے لیکن باتوں کی وجہ سے خطبہ سننے میں رکاوٹ ہو تو احتیاط کی بنا پر باتیں کرنا جائز نہیں ہے۔ اور جو تعداد نماز جمعہ کے واجب ہونے کے لئے معتبر ہے اس میں اور اس سے زیادہ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

(سوم) احتیاط کی بنا پر دونوں خطبوں کا توجہ سے سننا واجب ہے لیکن جو لوگ خطبوں کے معنی نہ سمجھتے ہوں ان کے لئے توجہ سے سننا واجب نہیں ہے۔

(چہارم) جمعہ کے دن کی دوسری اذان بدعت ہے اور یہ وہی اذان ہے جسے عام طور پر تیسری اذان کہا جاتا ہے۔

(پنجم) ظاہر یہ ہے کہ جب امام جمعہ خطبہ پڑھ رہا ہو تو حاضر ہونا واجب نہیں ہے۔

(ششم) جب جمعہ کی نماز کے لئے اذان دی جارہی ہو تو خرید فروخت اس صورت میں جب کہ وہ نماز میں مانع ہو حرام ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر حرام نہیں ہے اور اظہر یہ ہے کہ خرید و فروخت حرام ہونے کی صورت میں بھی معاملہ باطل نہیں ہوتا۔

(ہفتم) اگر کسی شخص پر جمعہ کی نماز میں حاضر ہونا واجب ہو اور وہ اس نماز کو ترک کرے اور ظہر کی نماز بجا لائے تو اظہر یہ ہے کہ اس کی نماز صحیح ہوگی۔

مغرب اور عشا کی نماز کا وقت

۷۴۳۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک مشرق کی جانب کی وہ سرخی جو سورج غروب ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے انسان کے سر پر سے نہ گزر جائے وہ مغرب کی نماز نہ پڑھے۔

۷۴۴۔ مغرب اور عشا کی نماز کا وقت مختار شخص کے لئے آدھی رات تک رہتا ہے لیکن جن لوگوں کو کوئی عذر ہو مثلاً بھول جانے کی وجہ سے یا نیند یا حیض یا ان جیسے دوسرے امور کی وجہ سے آدھی رات سے پہلے نماز نہ پڑھ سکتے ہوں تو ان کے لئے مغرب اور عشا کی نماز کا وقت فجر طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے۔ لیکن ان دونوں نمازوں کے درمیان متوجہ ہونے کی صورت میں ترتیب معتبر ہے یعنی عشا کی نماز کو جان بوجھ کر مغرب کی نماز سے پہلے پڑھے تو باطل ہے۔ لیکن

اگر عشا کی نماز ادا کرن□ کی مقدار س□ زیادہ وقت باقی نہ رہا ہو تو اس صورت لازم ہ□ کہ عشا کی نماز کو مغرب کی نماز س□ پہل□ پ□□□□

۷۴۵□ اگر کوئی شخص غلط فہمی کی بنا پر عشا کی نماز مغرب کی نماز س□ پہل□ پ□□ ل□ اور نماز ک□ بعد اس امر کی جانب متوجہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہ□ اور ضروری ہ□ کہ مغرب کی نماز اس ک□ بعد پ□□□□

۷۴۶□ اگر کوئی شخص مغرب کی نماز پ□□ن□ س□ پہل□ ب□ول کر عشا کی نماز پ□□ن□ می□ مشغول ہو جائ□ اور نماز ک□ دوران اس□ پتہ چل□ کہ اس ن□ غلطی کی ہ□ اور اب□ی وہ چوت□ی رکعت ک□ رکوع تک نہ پہنچا ہو تو ضروری ہ□ کہ مغرب کی نماز کی طرف نیت پ□یرل□ اور نماز کو تمام کر□ اور بعد می□ عشا کی نماز پ□□□ اور اگر چوت□ی رکعت ک□ رکوع می□ جاچکا ہو تو اس□ عشا کی نماز قرار د□ اور ختم کر□ اور بعد می□ مغرب کی نماز بجالائ□□

۷۴۷□ عشا کی نماز کا مختار شخص ک□ لئ□ آد□ی رات ہ□ اور رات کا حساب سورج غروب ہون□ کی ابتدا س□ طلوع فجر تک ہ□□

۷۴۸□ اگر کوئی شخص اختیاری حالت می□ مغرب اور عشا کی نماز آد□ی رات تک نہ پ□□□ تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہ□ کہ اذان صبح س□ پہل□ قضا اور ادا کی نیت کئ□ بغیر ان نمازو□ کو پ□□□□

صبح کی نماز کا وقت

۷۴۹□ صبح کی اذان ک□ قریب مشرق کی طرف س□ ایک سفیدی اوپر ا□□تی ہ□، جس□ فجر اول کہا جاتا ہ□ جب یہ سفید پ□یل جائ□ تو فجر دوم اور صبح کی نماز کا اول وقت ہ□ اور صبح کی نماز کا آخری وقت سورج نکلت□ تک ہ□□

اوقات نماز ک□ احکام

۷۵۰□ انسان نماز می□ اس وقت مشغول ہو سکتا ہ□ جب اس□ یقین ہو جائ□ کہ وقت داخل ہوگیا ہ□ یا دو عادل مرد وقت داخل ہوگیا ہ□ یا دو عادل مرد وقت داخل ہون□ کی خبر دی□ بلکہ کسی وقت شناس شخص کی جو قابل اطمینان ہو اذان پر یا وقت داخل ہون□ ک□ بار□ می□ گواہی پر ب□ی اکتفا کیا جاسکتا ہ□□

۷۵۱□ اگر کوئی شخص کسی ذاتی عذر مثلاً بینائی نہ ہون□ یا قید خان□ می□ ہون□ کی وجہ نماز کا اول وقت داخل ہون□ کا یقین نہ کرسک□ تو ضروری ہ□ کہ نماز پ□□ن□ می□ تاخیر کر□ حتی کہ اس□ یقین یا اطمینان ہو جائ□ کہ وقت داخل ہو گیا ہ□□ اسی طرح اگر وقت داخل ہون□ کا یقین ہون□ می□ ایسی چیز مانع ہو جو مثلاً بادل، غبار یا ان جیسی دوسری چیزو□ (مثلاً د□ند) کی طرح عموماً پیش آتی ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر اس ک□ لئ□ ب□ی یہی حکم ہ□□

۷۵۲□ اگر مذکورہ بالا طریق□ س□ کسی شخص کو اطمینان ہو جائ□ کہ نماز کا وقت ہو گیا ہ□ اور وہ نماز می□ مشغول ہو جائ□ لیکن نماز ک□ دوران اس□ پتہ چل□ کہ اب□ی وقت داخل نہی□ ہوا تو اس کی نماز باطل ہ□ اور اگر نماز ک□ بعد پتہ چل□ کہ اس ن□ ساری نماز وقت س□ پہل□ پ□□ی ہ□ تو اس ک□ لئ□ ب□ی یہی حکم ہ□ لیکن اگر نماز ک□ دوران اس□ پتہ چل□ کہ وقت داخل ہوگیا ہ□ یا نماز ک□ بعد پتہ چل□ کہ نماز پ□□ت□ ہوئ□ وقت داخل ہوگیا ت□ا تو اس کی نماز صحیح ہ□□

۷۵۳□ اگر کوئی شخص اس امر کی جانب متوجہ نہ ہو کہ وقت ک□ داخل ہون□ کا یقین کرک□ نماز می□ مشغول ہونا چاہئ□ لیکن نماز ک□ بعد اس□ معلوم ہو کہ اس ن□ ساری نماز وقت می□ پ□□ی ہ□ تو اس کی نماز صحیح ہ□ اور اگر اس□ یہ پتہ چل جائ□ کہ اس ن□ وقت س□ پہل□ نماز پ□□ی ہ□ یا اس□ یہ پتہ نہ چل□ کہ وقت می□ پ□□ی ہ□ یا وقت س□ پہل□ پ□□ی ہ□ تو اس کی نماز باطل ہ□ بلکہ اگر نماز ک□ بعد اس□ پتہ چل□ کہ نماز ک□ دوران وقت داخل ہوگیا ت□ا تب ب□ی اس□ چاہئ□ کہ اس نماز کو دوبارہ پ□□□□

۷۵۴□ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ وقت داخل ہوگیا ہ□ اور نماز پ□□ن□ لگ□ لیکن نماز ک□ دوران شک کر□ کہ وقت داخل ہوا ہ□ یا نہی□ تو اس کی نماز باطل ہ□ لیکن اگر نماز ک□ دوران اس□ یقین ہو کہ وقت داخل ہوگیا ہ□ اور شک کر□ کہ جتنی نماز پ□□ی ہ□ وہ وقت می□ پ□□ی ہ□ یا نہی□ تو اس کی نماز صحیح ہ□□

۷۵۵□ اگرنماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز ک□ بعد مستحب افعال ادا کرن□ س□ نماز کی کچ□ مقدار وقت ک□ بعد پ□□نی پ□تی ہو تو ضروری ہ□ کہ وہ مستحب امور کو چ□و□ د□ مثلاً اگر قنوت پ□□ن□ کی وجہ س□ نماز کا کچ□ حصہ وقت ک□ بعد پ□□نا پ□تا ہو تو اس□ چاہئ□ کہ قنوت نہ پ□□□□

۷۵۶□ جس شخص ک□ پاس نماز کی فقط ایک رکعت ادا کرن□ کا وقت ہو اس□ چاہئ□ کہ نماز ادا کی نیت س□ پ□□□ البتہ اس□ جان بوج□ کر نماز می□ اتنی تاخیر نہی□ کرنی چاہئ□□

۷۵۷۔ جو شخص سفر میں نہ ہو اگر اس کے پاس غروب آفتاب تک پانچ رکعت نماز پڑھنے کے اندازے کے مطابق وقت ہو تو اسے چاہئے کہ ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں پڑھے۔ لیکن اگر اس کے پاس اس سے کم وقت ہو تو اسے چاہئے کہ ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں پڑھے۔ لیکن اگر اس کے پاس اس سے کم وقت ہو تو اسے چاہئے کہ صرف عصر کی نماز پڑھے اور بعد میں ظہر کی نماز قضا کرے اور اسی طرح اگر آدھی رات تک اس کے پاس پانچ رکعت پڑھنے کے اندازے کے مطابق وقت ہو تو اسے چاہئے کہ مغرب اور عشا کی نماز پڑھے اور اگر وقت اس کم ہو تو اسے چاہئے کہ صرف عشا کی نماز پڑھے اور بعد میں ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر نماز مغرب پڑھے۔

۷۵۸۔ جو شخص سفر میں ہو اگر غروب آفتاب تک اس کے پاس تین رکعت نماز پڑھنے کے اندازے کے مطابق وقت ہو تو اسے چاہئے کہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو چاہئے کہ صرف عصر پڑھے اور بعد میں نماز ظہر کی قضا کرے اور اگر آدھی رات تک اس کے پاس چار رکعت نماز پڑھنے کے اندازے کے مطابق وقت ہو تو اسے چاہئے کہ مغرب اور عشا کی نماز پڑھے اور اگر نماز کی تین رکعت کے برابر وقت باقی ہو تو اسے چاہئے کہ پہلے عشا کی نماز پڑھے اور بعد میں مغرب کی نماز بجا لائے تاکہ نماز مغرب کی ایک رکعت وقت میں انجام دی جائے، اور اگر نماز کی تین رکعت سے کم وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ پہلے عشا کی نماز پڑھے اور بعد میں مغرب کی نماز ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر پڑھے اور اگر عشا کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ آدھی رات ہونے میں ایک رکعت یا اس سے زیادہ رکعتیں پڑھنے کے لئے وقت باقی ہے تو اسے چاہئے کہ مغرب کی نماز فوراً ادا کی نیت سے بجالائے۔

۷۵۹۔ انسان کے لئے مستحب ہے کہ نماز اول وقت میں پڑھے اور اس کے متعلق بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور جتنا اول وقت کے قریب ہو بہتر ہے ماسوا اس کے کہ اس میں تاخیر کسی وجہ سے بہتر ہو مثلاً اس لئے انتظار کرے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔

۷۶۰۔ جب انسان کے پاس کوئی ایسا عذر ہو کہ اگر اول وقت میں نماز پڑھنا چاہے تو تیمم کر کے نماز پڑھنے پر مجبور ہو اور اسے علم ہو کہ اس کا عذر آخر وقت تک باقی رہے گا یا آخر وقت تک عذر کے دور ہونے سے مایوس ہو تو وہ اول وقت میں تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر مایوس نہ ہو تو ضروری ہے کہ عذر دور ہونے تک انتظار کرے اور اگر اس کا عذر دور نہ ہو تو آخر وقت میں ماز پڑھے اور یہ ضروری نہیں کہ اس قدر انتظار کرے کہ نماز کے صرف واجب افعال انجام دے سکے بلکہ اگر اس کے پاس مستحبات نماز مثلاً اذان، اقامت اور قنوت کے لئے بھی وقت ہو تو وہ تیمم کرکے ان مستحبات کے

ساتھ نماز ادا کر سکتا ہے اور تیمم کے علاوہ دوسری مجبوریوں کی صورت میں اگرچہ عذر دور ہونے سے مایوس نہ ہوا ہو اس کے لئے جائز ہے کہ اول وقت میں نماز پڑھے لیکن اگر وقت کے دوران اس کا عذر دور ہو جائے تو ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

۷۶۱۔ اگر ایک شخص نماز کے مسائل اور شکیات اور سہویات کا علم نہ رکھتا ہو اور اسے اس بات کا احتمال ہو کہ اسے نماز کے دوران ان مسائل میں سے کوئی نہ کوئی مسئلہ پیش آئے گا اور اس کے یاد نہ کرنے کی وجہ سے کسی لازمی حکم کی مخالفت ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے نماز کو اول وقت سے موخر کر دے لیکن اگر اسے امید ہو کہ صحیح طریقے سے نماز انجام دے سکتا ہے۔ اور اول وقت میں نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے پس اگر نماز میں کوئی ایسا مسئلہ پیش نہ آئے جس کا حکم نہ جانتا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آجائے جس کا حکم نہ جانتا ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ جن دو باتوں کا احتمال ہو ان میں سے ایک عمل کرے اور نماز ختم کرے تاہم ضروری ہے کہ نماز کے بعد مسئلہ پوچھے۔ اور اگر اس کی نماز باطل ثابت ہو تو دوبارہ پڑھے۔ اور اگر صحیح ہو تو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔

۷۶۲۔ اگر نماز کو وقت وسیع ہو اور قرض خواہ بھی اپنے قرض کا مطالبہ کرے تو اگر ممکن ہو تو ضروری ہے کہ پہلے قرضہ ادا کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔ اور اگر کوئی ایسا دوسرا واجب کام پیش آجائے جسے فوراً بجا لانا ضروری ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے مثلاً۔ اگر دیکھے۔ کہ مسجد نجس ہو گئی ہے تو ضروری ہے کہ پہلے مسجد کو پاک کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔ اور اگر مذکورہ بالا۔ دونوں صورتوں میں پہلے نماز پڑھے۔ تو گناہ کا مرتکب ہوگا لیکن اس کی نماز صحیح ہوگی۔

وہ نمازیں جو ترتیب سے پڑھنی ضروری ہیں

۷۶۳۔ ضروری ہے کہ انسان نماز عصر، نماز ظہر کے بعد اور نماز عشا، نماز مغرب کے بعد پڑھے۔ اور اگر جان بوجھ کر نماز عصر نماز ظہر سے پہلے اور نماز عشا نماز مغرب سے پہلے پڑھے۔ تو اس کی نماز باطل ہے۔

۷۶۴۔ اگر کوئی شخص نماز ظہر کی نیت سے نماز پڑھنی شروع کرے اور نماز کے دوران اسے یاد آئے کہ نماز ظہر پڑھ چکا ہے تو وہ نیت کو نماز عصر کی جانب نہیں موڑ سکتا بلکہ ضروری ہے کہ نماز توڑ کر نماز عصر پڑھے۔ اور مغرب اور عشا کی نماز میں بھی یہی صورت ہے۔

۷۶۵۔ اگر نماز عصر کے دوران کسی شخص کو یقین ہو کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی ہے اور وہ نیت کو نماز ظہر کی طرف موڑ دے تو جونہی اسے یاد آئے کہ وہ نماز ظہر پڑھ چکا ہے تو نیت کو نماز عصر کی طرف موڑ دے اور نماز مکمل کرے۔ لیکن اگر اس نے نماز کے بعض اجزاء کو ظہر کی نیت سے انجام نہ دیا ہو یا ظہر کی نیت سے انجام دیا ہو تو اس صورت میں ان اجزا کو عصر کی نیت سے دوبارہ انجام دے لیکن اگر وہ جز ایک رکعت ہو تو پھر ہر صورت میں نماز باطل ہے۔ اسی طرح اگر وہ جز ایک رکعت کا رکوع ہو یا دور سجدے ہوں تو احتیاط لازم کی بنا پر نماز باطل ہے۔

۷۶۶۔ اگر کسی شخص کو نماز عصر کے دوران شک ہو کہ اس نے نماز ظہر پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ عصر کی نیت سے نماز تمام کرے اور بعد میں ظہر کی نماز پڑھے۔ لیکن اگر وقت اتنا کم ہو کہ نماز پڑھنے کے بعد سورج ڈوب جاتا ہو اور ایک رکعت نماز کے لئے بھی وقت باقی نہ بچتا ہو تو لازم نہیں ہے کہ نماز ظہر کی قضا پڑھے۔

۷۶۷۔ اگر کسی شخص کو نماز عشا کے دوران شک ہو جائے کہ اس نے مغرب کی نماز پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ عشا کی نیت سے نماز ختم کرے اور بعد میں مغرب کی نماز پڑھے۔ لیکن اگر وقت اتنا کم ہو کہ نماز ختم ہونے کے بعد آدھی رات ہو جاتی ہو اور ایک رکعت نماز کا وقت بھی نہ بچتا ہو تو نماز مغرب کی قضا اس پر لازم نہیں ہے۔

۷۶۸۔ اگر کوئی شخص نماز عشا کی چوتھی رکعت کے رکوع میں پہنچنے کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز مغرب پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز مکمل کرے۔ اور اگر بعد میں مغرب کی نماز کے لئے وقت باقی ہو تو مغرب کی نماز بھی پڑھے۔

۷۶۹۔ اگر کوئی شخص ایسی نماز جو اس نے پڑھ لی ہو احتیاط دوبارہ پڑھے اور نماز کے دوران اسے یاد آئے کہ اس نماز سے پہلے والی نماز نہیں پڑھی تو وہ نیت کو اس نماز کی طرف نہیں موڑ سکتا۔ مثلاً جب وہ نماز عصر احتیاطاً پڑھ رہا ہو اگر اسے یاد آئے کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی تو وہ نیت کو نماز ظہر کی طرف نہیں موڑ سکتا۔

۷۷۰۔ نماز قضا کی نیت نماز ادا کی طرف اور نماز مستحب کی نیت نماز واجب کی طرف موڑنا جائز نہیں ہے۔

۷۷۱۔ اگر ادا نماز کا وقت وسیع ہو تو انسان نماز کے دوران یہ یاد آنے پر کہ اس کے ذمے کوئی قضا نماز ہے، نیت کو نماز قضا کی طرف موڑ سکتا ہے بشرطیکہ نماز قضا کی طرف نیت موڑنا ممکن ہو۔ مثلاً اگر وہ نماز ظہر میں مشغول ہو تو نیت کو قضائے صبح کی طرف اسی صورت میں موڑ سکتا ہے کہ تیسری رکعت کے رکوع میں داخل نہ ہوا ہو۔

مستحب نمازیں

۷۷۲۔ مستحب نمازیں بہت سی ہیں جنہیں نفل کہتے ہیں، اور مستحب نمازوں میں سے روزانہ کے نفلوں کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ یہ نمازیں روز جمعہ کے علاوہ چونتیس رکعت ہیں جن میں سے آٹھ رکعت ظہر کی، آٹھ رکعت عصر کی، چار رکعت مغرب کی، دو رکعت عشا کی، گیارہ رکعت نماز شب (یعنی تہجد) کی اور دو رکعت صبح کی ہوتی ہیں اور چونکہ احتیاط واجب کی بنا پر عشا کی دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنی ضروری ہیں اس لئے وہ ایک رکعت شمار ہوتی ہے۔ لیکن جمعہ کے دن ظہر اور عصر کی سولہ رکعت نفل پر چار رکعت کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور بہتر ہے کہ یہ پوری کی پوری بیس رکعتیں زوال سے پہلے پڑھی جائیں۔

۷۷۳۔ نماز شب کی گیارہ رکعتوں میں سے آٹھ رکعتیں نافلہ شب کی نیت سے اور دو رکعت نماز شفع کی نیت سے اور ایک رکعت نماز وتر کی نیت سے پڑھنی ضروری ہیں اور نافلہ شب کا مکمل طریقہ دعا کی کتابوں میں مذکور ہے۔

۷۷۴۔ نفل نمازیں بیٹھ کر بھی پڑھی جاسکتی ہیں لیکن بعض فقہا کہتے ہیں کہ اس صورت میں بہتر ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نفل نماز کی دو رکعتوں کو ایک رکعت شمار کیا جائے مثلاً جو شخص ظہر کی نفلیں جس کی آٹھ رکعتیں ہیں بیٹھ کر پڑھنا چاہے تو اس کے لئے بہتر ہے کہ سولہ رکعتیں پڑھے اور اگر چاہے کہ نماز وتر بیٹھ کر پڑھے تو ایک ایک رکعت کی دو نمازیں پڑھے۔ تاہم اس کام کا بہتر ہونا معلوم نہیں ہے۔ لیکن رجا کی نیت سے انجام دے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۷۷۵۔ ظہر اور عصر کی نفلی نمازیں سفر میں نہیں پڑھنی چاہئیں اور اگر عشا کی نفلیں رجا کی نیت سے پڑھی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

روزانہ کی نفلوں کا وقت

۷۷۶۔ظہر کی نفلیں نماز ظہر سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اسے ظہر کی کی نماز سے پہلے پڑھا جائے اور اس کا وقت اول ظہر سے لے کر ظہر کی نماز ادا کرنے تک باقی رہتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ظہر کی نفلیں اس وقت تک موخر کر دے کہ شاخص کے سایہ کی وہ مقدار جو ظہر کے بعد پیدا ہو ساتویں میں سے دو حصوں کے برابر ہو جائے مثلاً شاخص کی لمبائی سات بالشت اور سایہ کی مقدار دو بالشت ہو تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ انسان ظہر کی نماز پڑھے۔

۷۷۷۔ عصر کی نفلیں عصر کی نماز سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ اور جب تک ممکن ہو اسے عصر کی نماز سے پہلے پڑھا جائے۔ اور اس کا وقت عصر کی نماز ادا کرنے تک باقی رہتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص عصر کی نفلیں اس وقت تک موخر کر دے کہ شاخص کے سایہ کی وہ مقدار جو ظہر کی بعد پیدا ہو سات میں سے چار حصوں تک پہنچ جائے تو اس صورت میں بہتر ہے کہ انسان عصر کی نماز پڑھے۔ اور اگر کوئی شخص ظہر یا عصر کی نفلیں اس کے مقررہ وقت کے بعد پڑھنا چاہے تو ظہر کی نفلیں نماز ظہر کے بعد اور عصر کی نفلیں نماز عصر کے بعد پڑھ سکتا ہے لیکن احتیاط کی بنا پر ادا اور قضا کی نیت نہ کرے۔

۷۷۸۔ مغرب کی نفلوں کا وقت نماز مغرب ختم ہونے کے بعد ہوتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو اسے مغرب کی نماز کے فوراً بعد بجالائے لیکن اگر کوئی شخص اس سرخی کے ختم ہونے تک جو سورج کے غروب ہونے کے بعد آسمان میں دکھائی دیتی ہے مغرب کی نفلوں میں تاخیر کرے تو اس وقت بہتر یہ ہے کہ عشا کی نماز پڑھے۔

۷۷۹۔ عشا کی نفلوں کا وقت نماز عشا ختم ہونے کے بعد سے آدھی رات تک ہے اور بہتر ہے کہ نماز عشا ختم ہونے کے فوراً بعد پڑھی جائے۔

۷۸۰۔ صبح کی نفلیں صبح کی نماز سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور اس کا وقت نماز شب کا وقت ختم ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبح کی نماز کے ادا ہونے تک باقی رہتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو صبح کی نفلیں صبح کی نماز سے پہلے پڑھنی چاہئیں لیکن اگر کوئی شخص صبح کی نفلیں مشرق کی سرخی ظاہر ہونے تک نہ پڑھے تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ صبح کی نماز پڑھے۔

۷۸۱۔ نماز شب کا اول وقت مشہور قول کی بنا پر آدھی رات ہے اور صبح کی اذان تک اس کا وقت باقی رہتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبح کی اذان کے قریب پڑھی جائے۔

۷۸۲۔ مسافر اور وہ شخص جس کے لئے نماز شب کا آدھی رات کے بعد ادا کرنا مشکل ہو اسے اول شب میں بھی ادا کر سکتا ہے۔

نماز غُفیلہ

۷۸۳□ مشهور مستحب نمازو□ می□ س□ ایک نماز غفیله ه□ جو مغرب اور عشا کی نماز ک□ درمیان پ□□ی جاتی ه□ □ اس کی پهلی رکعت می□ الحمد ک□ بعد کسی دوسری سور□ ک□ بجائ□ یه آیت پ□□نی ضروری ه□: وَذَا النُّونِ اِذ ذَّ□َبَ مُغَاضِباً اَن لَّن نَّقدِ عَلَیهِ فَنَا□دٰی فِی الظُّلُ□مٰتِ اَن لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اَنتَ سُبحٰنَکَ اِنِّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ فَاستَجَبنَا لَهُ وَنَجَّینٰ□هُ مِنَ الغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنجِی المُئومِنِینَ□ اور دوسری رکعت می□ الحمد ک□ بعد بجائ□ کسی اور سور□ ک□ یه آیت پ□□□: وَ عِندَهُ مَفَاتِحُ الغَیبِ لاَ یَعلَمُهَا اِلاَّ □ُوَ وَیَعلَمُ مَا فِی البَرِّ وَالبَحرِ وَمَا تَسقُطُ مِن وَّرَقَةٍ اِلاَّ یَعلَمُ□ا وَلاَ حَبَّةٍ فِی ظُلُ□مٰتِ الاَرضِ وَلاَ رَطبٍ وَّلاَ یَابِسٍ اِلاَّ فِی کِتٰبٍ مُّبِینٍ □ اور اس ک□ قنوت می□ یه پ□□□ : اللّٰ□مّ اِنِّی اَسئَلُکَ بِمَفَاتِحِ الغَیبِ الَّتِی لاَ یَعلَمُ□ا اِلاَّ اَنتَ تُصَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَن تَفعَلَ بِی کَذَا وَ کَذَا□ اور کَذَا وَ کَذَا کی بجائ□ اپنی حاجتی□ بیان کر□ اور اسک□ بعد کہ□ : اللّٰ□مَّ اَنتَ وَلِیُّ نِعمَتِی وَالقَادِرُ عَلٰی طَلِبَتِی تَعلَمُ حَاجَتِی فَاَسئَلُکَ بِحَقِّ وَّآلِ مُحَمَّدٍ عَلِیهِ وَعَلَی□ِمُ السَّلاَمُ لَمَّا قَضَیتَهَالِی □

قبل□ ک□ احکام

۷۸۴□ خانه کعبه جو مکه مکرمه می□ ه□ وه همارا قبله ه□ لهذا (هرمسلمان ک□ لئ□) ضروری ه□ که اس ک□ سامن□ ک□□□ هو کر نماز پ□□□ لیکن جو شخص اس س□ دور هو اگر وه اس طرح ک□□ا هو که لوگ کهی□ که قبل□ کی طرف منه کر ک□ نماز پ□□ رها ه□ تو کافی ه□ اور دوسر□ کام جو قبل□ کی طرف منه کر ک□ انجام دین□ ضروری هی□□ مثلاً حیوانات کو ذبح کرنا□ ان کا ب□ی یهی حکم ه□□

۷۸۵□ جو شخص ک□□ا هو کر واجب نماز پر□ رها هو ضروری ه□ که اس کا سینه اور پی□ قبل□ کی طرف هو□□□ بلکه اس کا چهره قبل□ س□ بهت زیاده پ□را هوا نهی□ هونا چاهئ□ اور احتیاط مستحب یه ه□ که اس ک□ پاو□ کی انگلیا□ ب□ی قبله کی طرف هو□□

۷۸۶□ جس شخص کو بی□□ کر نماز پ□□نی هو ضروری ه□ که اس کا سینه اور پی□ نماز ک□ وقت قبل□ کی طرف هو□ بلکه اس کا چهره ب□ی قبل□ س□ بهت زیاده پ□را هوا نه هو□

۷۸۷□ جو شخص بی□□ کر نماز نه پ□□ سک□ ضروری ه□ که دائی□ پهلو ک□ بل یو□ لی□□ که اس ک□ بدن کا اگلا حصه قبل□ کی طرف هو اور اگر یه ممکن نه هو تو ضروری ه□ بائی□ پهلو ک□ بل یو□ لیئ□ که اس ک□ بدن کا اگلا حصه قبل□ کی طرف هو□ اور

جب تک دائیں پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھنا ممکن ہوا احتیاط لازم کی بنا پر بائیں پہلو کے بل لیٹ کر نماز نہ پڑھے۔ اور اگر یہ دونوں صورتیں ممکن نہ ہوں تو ضروری ہے کہ پشت کے بل یوں لیٹے کہ اسکے پاوں کے تلوے قبلے کی طرف ہوں۔

۷۸۸۔ نماز احتیاط، بھولا ہوا سجدہ اور بھولا ہوا تشہد قبلے کی طرف منہ کر کے ادا کرنا ضروری ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر سجدہ سہو بھی قبلے کی طرف منہ کر کے ادا کرے۔

۷۸۹۔ مستحب نماز راستہ چلتے ہوئے اور سواری کی حالت میں پڑھی جاسکتی ہے اور اگر انسان ان دونوں حالتوں میں مستحب نماز پڑھے تو ضروری نہیں کہ اس کا منہ قبلے کی طرف ہو۔

۷۹۰۔ جو شخص نماز پڑھنا چاہے ضروری ہے کہ قبلے کی سمت کا تعین کرنے کے لئے کوشش کرے تاکہ قبلے کی سمت کے بارے میں یقین یا ایسی کیفیت جو یقین کے حکم میں ہو۔ مثلاً دو عادل آدمیوں کی گواہی۔۔۔ حاصل کرلے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ مسلمانوں کی مسجد کے محراب سے یا ان کی قبروں سے یا دوسرے طریقوں سے جو گمان پیدا ہو اس کے مطابق عمل کرے حتی کہ اگر کسی ایسے فاسق یا کافر کے کہنے پر جو سائنسی قواعد کے ذریعے قبلے کا رخ پہچانتا ہو قبلے کے بارے میں گمان پیدا کرے تو وہ بھی کافی ہے۔

۷۹۱۔ جو شخص قبلے کی سمت کے بارے میں گمان کرے، اگر وہ اس سے قوی ترگمان پیدا کر سکتا ہو تو وہ اپنے گمان پر عمل نہیں کرسکتا مثلاً۔ اگر مہمان، صاحب خانہ کے کہنے پر قبلے کی سمت کے بارے میں گمان پیدا کرلے لیکن کسی دوسرے طریقے پر زیادہ قوی گمان پیدا کر سکتا ہو تو اسے صاحب خانہ کے کہنے پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔

۷۹۲۔ اگر کسی کے پاس قبلے کا رخ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو (مثلاً قطب نما) یا کوشش کے باوجود اس کا گمان کسی ایک طرف نہ جاتا ہو تو اس کا کسی بھی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا کافی ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو چار نمازیں چاروں طرف منہ کر کے پڑھے (یعنی وہی ایک نماز چار مرتبہ ایک ایک سمت کی جانب منہ کرکے پڑھے)۔

۷۹۳۔ اگر کسی شخص کو یقین یا گمان ہو کہ قبلہ دو میں میں ہے ایک طرف ہے تو ضروری ہے کہ دونوں طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔

۷۹۴□ جو شخص کئی طرف منه کر ک□ نماز پ□□نا چاهتا هو اگر وه ایسی دو نمازی□ پ□□نا چاه□ جو ظهر اور عصر کی طرح یک□ بعد دیگر□ پ□□نی ضروری هی□ تو احتیاط مستحب یه ه□ که پهلی نماز مختلف سمتو□ کی طرف منه کرک□ پ□□□ اور بعد می□ دوسری نماز شروع کر□□

۷۹۵□ جس شخص کو قبل□ کی سمت کا یقین نه هو اگر وه نماز ک□ علاوه کوئی ایسا کام کرنا چاه□ جو قبل□ کی طرف منه کر ک□ کرنا ضروری ه□ مثلاً اگر وه کوئی حیوان ذبح کرنا چاهتا هو تو اس□ چاهئ□ که گمان پر عمل کر□ اور اگر گمان پیدا کرنا ممکن نه هو تو جس طرف منه کرک□ وه کام انجام د□ درست ه□□

نماز می□ بدن کا □□انپنا

۷۹۲□ ضروری ه□ که مرد خواه اس□ کوئی ب□ی نه دیک□ رها هو نماز کی حالت می□ اپنی شرمگاهو□ کو □□انپ□ اور بهتر یه ه□ که ناف س□ گ□□نو□ تک بدن ب□ی □□انپ□□

۷۹۷□ضروری ه□ که عورت نماز ک□ وقت اپنا تمام بدن حتّی که سر اور بال ب□ی □□انپ□ اور احتیاط مُستحب یه ه□ که پاو□ ک□ تلو□ ب□ی □□انپ□ البته چهر□ کا جتنا حصه وضو می□ د□ویا جاتا ه□ اور کلائیو□ تک هات□ اور □خنو□ تک پاو□ کا ظاهری حصه □□انپا ضروری نهی□ ه□ لیکن یه یقین کرن□ ک□ لئ□ که اس ن□ بدن کی واجب مقدار □□انپ لی ه□ ضروری ه□ که چهر□ کی اطراف کا کچ□ حصه اور کلائیو□ س□ نیچ□ کا کچ□ حصه ب□ی □□انپ□□

۷۹۸□ جب انسان ب□ول□ هوئ□ سجد□ یا ب□ول□ هوئ□ تشهد کی قضا بجا لا رها هو تو ضروری ه□ که اپن□ اپ کو اس طرح □□انپ□ جس طرح نماز ک□ وقت □□انپا جاتا ه□ اور احتیاط مستحب یه ه□ که سجده سهو ادا کرن□ ک□ وقت ب□ی اپن□ اپ کو □□انپ□□

۷۹۹□ اگر انسان جان بوج□ کر یا مسئله نه جانن□ کی وجه س□ غلطی کرت□ هوئ□ نماز می□ اپنی شرم گاه نه □□انپ□ تو اس کی نماز باطل ه□□

۸۰۰□اگر کسی شخص کو نماز ک□ دوران پته چل□ که اس کی شرم گاه ننگی ه□ تو ضروری ه□ که اپنی چ□پائ□ اور اس پر لازم نهی□ ه□ که نماز دوباره پ□□□ لیکن احتیاط یه ه□ که جب اس□ پته چل□ که اس کی شرم گاه ننگی ه□ تو اس ک□ بعد نماز کا

کوئی جز انجام نہ دے لیکن اگر اسے نماز کے بعد پتہ چلے کہ نماز کے دوران اس کی شرم گاہ ننگی تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۸۰۱۔ اگر کسی شخص کا لباس کھڑے ہونے کی حالت میں اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ لے لیکن ممکن ہو کہ دوسری حالت میں مثلاً رکوع اور سجود کی حالت میں نہ ڈھانپے تو اگر شرمگاہ کے ننگا ہونے کے وقت اسے کسی ذریعے سے ڈھانپ لے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس لباس کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

۸۰۲۔ انسان نماز میں اپنے آپ کو گھاس پھونس اور درختوں کے (بڑے) پتوں سے ڈھانپ سکتا ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان چیزوں سے اس وقت ڈھانپے جب اس کے پاس کوئی اور چیز نہ ہو۔

۸۰۳۔ انسان کے پاس مجبوری کی حالت میں شرم گاہ چھپانے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو اپنی شرم گاہ کی کھال نمایاں نہ ہونے کے لئے گارا یا اس جیسی کسی دوسری چیز کو لیت پوت کر اسے چھپائے۔

۸۰۴۔ اگر کسی شخص کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو جس سے وہ نماز میں اپنے آپ کو ڈھانپے اور ابھی وہ ایسی چیز ملنے سے مایوس بھی نہ ہوا ہو تو بہتر یہ ہے کہ نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور اگر کوئی چیز نہ ملے تو آخر وقت میں اپنے وظیفے کے مطابق نماز پڑھے لیکن اگر وہ اول وقت میں نماز پڑھے اور اس کا عذر آخر وقت تک باقی نہ رہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

۸۰۵۔ اگر کسی شخص کے پاس جو نماز پڑھنا چاہتا ہو اپنے آپ کو ڈھانپنے کے لئے درخت کے پتے، گھاس، گارا یا دلدل نہ ہو اور آخرت وقت تک کسی ایسی چیز کے ملنے سے مایوس ہو جس سے وہ اپنے آپ کو چھپا سکے اگر اسے اس بات کا اطمینان ہو کہ کوئی شخص اسے نہیں دیکھے گا تو وہ کھڑا ہو کر اسی طرح نماز پڑھے جس طرح اختیاری حالت میں رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن اگر اسے اس بات کا احتمال ہو کہ کوئی شخص اسے دیکھ لے گا تو ضروری ہے کہ اس طرح نماز پڑھے کہ اس کی شرم گاہ نظر نہ آئے مثلاً بیٹھ کر نماز پڑھے یا رکوع اور سجود جو اختیاری حالت میں انجام دیتے ہیں ترک کرے اور رکوع اور سجود کو اشارے سے بجالائے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ ننگا شخص نماز کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو اپنے بعض اعضا کے ذریعے مثلاً بیٹھا ہو تو دونوں رانوں سے اور کھڑا ہو تو دونوں ہاتھوں سے چھپائے۔

نمازی کے لباس کی شرطیں

۸۰۶□ نماز پ□□ن□ وال□ ک□ لباس کی چ□ شرطی□ هی□ :

(اول) پاک هو□

(دوم) مُباح هو□

(سوم) مُردار ک□ اجزا س□ نه بنا هو□

(چهارم) حرام گوشت حیوان ک□ اجزا س□ نه بنا هو□

(پنجم اور ششم) اگر نماز پ□□ن□ والاـ مرد هو تو اس کا لباس خالص ریشم اور زر دوزی کا بنا هو نه هو□ ان شرطو□ کی تفصیل ائنده مسائل می□ بتائی جائ□ گی□

پهلی شرط

۸۰۷□ نماز پ□□ن□ وال□ کا لباس پاک هونا ضروری ه□□ اگر کوئی شخص حالت اختیار می□ نجس بدن یا نجس لباس ک□ سات□ نماز پ□□□ تو اس کی نماز باطل ه□□

۸۰۸□ اگر کوئی شخص اپنی کوتاهی کی وجه س□ یه نه جانتا هو که نجس بدن اور لباس ک□ سات□ نماز باطل ه□ اور نجس بدن یا لباس ک□ سات□ نماز پ□□□ تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کی نماز باطل ه□□

۸۰۹□ اگر کوئی شخص مسئله نه جانن□ کی وجه س□ کوتاهی کی بنا پر کسی نجس چیز ک□ بار□ می□ یه جانتا هو که نجس ه□ مثلاً یه نه جانتا هو که کافر کا پسینه نجس ه□ اور اس (پسین□) ک□ سات□ نماز پ□□□ تو اس کی نماز احتیاط لازم کی بنا پر باطل ه□□

۸۱۰□اگر کسی شخص کو یه یقین هو که اس کا بدن یا لباس نجس نهی□ ه□ اور اسک□ نجس هون□ ک□ بار□ می□ اس□ نماز ک□ بعد پته چل□ تو اس کی نماز صحیح ه□□

۸۱۱□ اگر کوئی شخص یه ب□ول جائ□ که اس کا بدن یا لباس نجس ه□ اور اس□ نماز ک□ دوران یا اس ک□ بعد یاد ائ□ چنانچه اگر اس ن□ لاپروائی اور اهمیت نه دین□ کی وجه س□ ب□لا دیا هو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ه□ که وه نماز کو دوباره پ□□□

اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا کرے اور اس صورت کے علاوہ ضروری نہیں ہے کہ وہ نماز کو دوبارہ پڑھے لیکن اگر نماز کے دوران اسے یاد آئے تو ضروری ہے کہ اس حکم پر عمل کرے جو بعد والے مسئلے میں بیان کیا جائے گا۔

۸۱۲۔ جو شخص وسیع وقت میں نماز میں مشغول ہو اگر نماز کے دوران اسے پتہ چلے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور اسے یہ احتمال ہو کہ نماز شروع کرنے کے بعد نجس ہوا ہے تو اس صورت میں اگر بدن یا لباس پاک کرنے یا لباس تبدیل کرنے یا لباس اتار دینے سے نماز نہ ٹوٹے تو نماز کے دوران بدن یا لباس پاک کرے یا لباس تبدیل کرے یا اگر کسی اور چیز نے اس کی شرم گاہ کو ڈھانپ رکھا ہو تو لباس اتار دے لیکن جب صورت یہ ہو کہ اگر بدن یا لباس پاک کرے یا اگر لباس بدلے یا اتارے تو نماز ٹوٹتی ہو یا اگر لباس اتارے تو ننگا ہو جاتا ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ دوبارہ پاک لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔

۸۱۳۔جو شخص تنگ وقت میں نماز میں مشغول ہو اگر نماز کے دوران اسے پتہ چلے کہ اس کا لباس نجس ہے اور اسے یہ احتمال ہو کہ نماز شروع کرنے کے بعد نجس ہوا ہے تو اگر صورت یہ ہو کہ لباس پاک کرنے یا بدلنے یا اتارنے سے نماز نہ ٹوٹتی ہو اور وہ لباس اتار سکتا ہو تو ضروری ہے کہ لباس کو پاک کرے یا بدلے یا اگر کسی اور چیز نے اس کی شرم گاہ کو ڈھانپ رکھا ہو تو لباس اتار دے اور نماز ختم کرے لیکن اگر کسی اور چیز نے اس کی شرمگاہ کو نہ ڈھانپ رکھا ہو اور وہ لباس پاک نہ کر سکتا ہو اور اسے بدل بھی نہ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسی نجس لباس کے ساتھ نماز کو ختم کرے۔

۸۱۴۔کوئی شخص جو تنگ وقت میں نماز میں مشغول ہو اور نماز کے دوران پتہ چلے کہ اس کا بدن نجس ہے اور اسے یہ احتمال ہو کہ نماز شروع کرنے کے بعد نجس ہوا ہے تو اگر صورت یہ ہو کہ بدن پاک کرنے سے نماز نہ ٹوٹتی ہو تو بدن کو پاک کرے اور اگر نماز ٹوٹتی ہو تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں نماز ختم کرے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

۸۱۵۔ ایسا شخص جو اپنے بدن یا لباس کے پاک ہونے کے بارے میں شک کرے اور جستجو کے بعد کوئی چیز نہ پا کر اور نماز پڑھے اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر اس نے جستجو نہ کی ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا کرے۔

۸۱۶۔ اگر کوئی شخص اپنا لباس دھوئے اور اسے یقین ہو جائے کہ لباس پاک ہو گیا ہے ، اس کے ساتھ نماز پڑھے اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ پاک نہیں ہوا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۸۱۷□ اگر کوئی شخص اپن□ بدن یا لباس می□ خون دیک□□ اور اس□ یقین ہو کہ یہ نجس خون می□ س□ نہی□ ہ□ مثلاً۔ اس□ یقین ہو کہ مچ□ر کا خون ہ□ لیکن نماز پ□□ن□ ک□ بعد اس□ پتہ چل□ کہ یہ اس خون می□ س□ ہ□ جس ک□ سات□ نماز نہی□ پ□□ی جاسکتی تو اس کی نماز صحیح ہ□□

۸۱۸□ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ اس ک□ بدن یا لباس می□ جو خون ہ□ وہ ایسا نجس خون ہ□ جس ک□ سات□ نماز صحیح ہ□ مثلاً۔ اس□ یقین ہو کہ زخم اور پ□و□□ کا خون ہ□ لیکن نماز ک□ بعد اس□ پتہ چل□ کہ یہ ایسا خون ہ□ جس ک□ سات□ نماز باطل ہ□ تو اس کی نماز صحیح ہ□□

۸۱۹□ اگر کوئی شخص یہ ب□ول جائ□ کہ ایک چیز نجس ہ□ اور گیلا بدن یا گیلا لباس اس چیز س□ چ□و جائ□ اور اسی ب□ول ک□ عالم می□ وہ نماز پ□□ ل□ اور نماز ک□ بعد اس□ یاد ائ□ تو اس کی نماز صحیح ہ□ لیکن اگر اس کا گیلا بدن اس چیز کو چ□و جائ□ جس کا نجس ہونا وہ ب□ول گیا ہ□ اور اپن□ اپ کو پاک کئ□ بغیر وہ غسل کر□ اور نماز پ□□□ تو اس کا غسل اور نماز باطل ہی□ ما سوا اس صورت ک□ کہ غسل کرن□ س□ بدن ب□ی پاک ہو جائ□□ اور اگر وضو ک□ گیل□ اعضا کا کوئی حصہ اس چیز س□ چ□و جائ□ جس ک□ نجس ہون□ ک□ بار□ می□ وہ ب□ول گیا ہ□ اور اس س□ پہل□ کہ وہ اس حص□ کو پاک کر□ وہ وضو کر□ اور نماز پ□□□ تو اس کا وضو اور نماز دونو□ باطل ہی□ ماسوا اس صورت ک□ کہ وضو کرن□ اس□ وضو ک□ اعضا ب□ی پاک ہو جائی□□

۸۲۰□ جس شخص ک□ پاس صرف ایک لباس ہو اگر اس کا بدن اور لباس نجس ہو جائی□ اور اس ک□ پاس ان می□ س□ ایک کو پاک کرن□ ک□ لئ□ پانی ہو تو احتیاط لازم یہ ہ□ کہ بدن کو پاک کر□ اور نجس لباس ک□ سات□ نماز پ□□□□ اور لباس کو پاک کرک□ نجس بدن ک□ سات□ نماز پ□□نا جائز نہی□ ہ□□ لیکن اگر لباس کی نجاست بدن کی نجاست س□ بہت زیادہ ہو یا لباس کی نجاست بدن کی نجاست ک□ لحاظ س□ زیادہ شدید ہو تو اس□ اختیار ہ□ کہ لباس اور بدن می□ س□ جس□ چاہ□ پاک کر□□

۸۲۱□جس شخص ک□ پاس نجس لباس ک□ علاوہ کوئی لباس نہ ہو ضروری ہ□ کہ نجس لباس ک□ سات□ نماز پر□□ اور اس کی نماز صحیح ہ□□

۸۲۲۔ جس شخص کے پاس دو لباس ہوں اگر وہ یہ جانتا ہو کہ ان میں سے ایک نجس ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ کون سانجس ہے اور اس کے پاس وقت ہو تو ضروری ہے کہ دونوں لباس کے ساتھ نماز پڑھے (یعنی ایک دفعہ ایک لباس پہن کر اور ایک دفعہ دوسرا لباس پہن کر دو دفعہ وہی نماز پڑھے) مثلاً اگر وہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ ہر ایک لباس سے ایک نماز ظہر کی اور ایک نماز عصر کی پڑھے لیکن اگر وقت تنگ ہو تو جس لباس کے ساتھ نماز پڑھ لے کافی ہے۔

دوسری شرط

۸۲۳۔ نماز پڑھنے والے کا لباس مباح ہونا ضروری ہے۔ پس اگر ایک ایسا شخص جو جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے یا کوتاہی کی وجہ سے مسئلہ کا حکم نہ جانتا ہو اور جان بوجھ کر اس لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔ لیکن اگر لباس میں وہ چیزیں شامل ہوں جو تنہا شرمگاہ کو نہیں ڈھانپ سکتیں اور اسی طرح وہ چیزیں جن سے اگرچہ شرمگاہ کو ڈھانپا جاسکتا ہو لیکن نماز پڑھنے والے نے انہیں حالت نماز میں نہ پہن رکھا ہو مثلاً بڑا رومال یا لنگوٹی جو جیب میں رکھی ہو اور اسی طرح وہ چیزیں جنہیں نمازی نے پہن رکھا ہو اگرچہ اس کے پاس ایک مباح سترپوش بھی ہو۔ ایسی تمام صورتوں میں ان (اضافی)چیزوں کے غصبی ہونے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا اگرچہ احتیاط ان کے ترک کر دینے میں ہے۔

۸۲۴۔جو شخص یہ جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے لیکن اس لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم نہ جانتا ہو اگر وہ جان بوجھ کر غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو جیسا کہ سابقہ مسئلے میں تفصیل سے بتایا گیا ہے احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

۸۲۵۔ اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو یا بھول جائے کہ اس کا لباس غصبی ہے اور اس لباس کے ساتھ نماز پرھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن اگر وہ شخص خود اس لباس کو غصب کرے اور پھر بھول جائے کہ اس غصب کیا ہے اور اسی لباس میں نماز پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

۷۲۶۔ اگر کسی شخص کو علم نہ ہو یا بھول جائے کہ اس کا لباس غصبی ہے لیکن نماز کے دوران اسے پتہ چل جائے اور اس کی شرمگاہ کسی دوسری چیز سے ڈھکی ہوئی ہو اور وہ فوراً یا نماز کا تسلسل توڑے بغیر غصبی لباس اتار سکتا ہو تو ضروری ہے کہ

فوراً اس لباس کو اتار د□ اور اگر اس کی شرمگاہ کسی دوسری چیز س□ □□کی ہوئی نہ ہو یا وہ غصبی لباس کو فوراً نہ اتار سکتا ہو یا اگر لباس کا اتارنا نماز ک□ تسلسل کو تو□ دیتا اور صورت یہ ہو کہ اس ک□ پاس ایک رکعت پ□□ن□ جتنا وقت ب□ی ہو تو ضروری ہ□ کہ نماز کو تو□ د□ اور اس لباس ک□ سات□ نماز پ□□□ جو غصبی نہ ہو اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو ضروری ہ□ کہ نماز کی حالت می□ لباس اتار د□ اور "برہنہ لوگو□ کی نماز ک□ مطابق" نماز ختم کر□□

۸۲۷□ اگر کوئی شخص اپنی جان کی حفاظت ک□ لئ□ غصبی لباس ک□ سات□ نماز پ□□ن□ یا مثال ک□ طور پر غصبی لباس ک□ سات□ اس لئ□ نماز پ□□□ تاکہ چوری نہ ہوجائ□ تو اس کی نماز صحیح ہ□□

۸۲۸□ اگر کوئی شخص اس رقم لباس خرید□ جس کا خمس اس ن□ ادا نہ کیا ہو تو اس لباس ک□ سات□ نماز پ□□ن□ ک□ لئ□ وہی حکم ہ□ جو غصبی لباس ک□ سات□ نماز پ□□ن□ کا ہ□□

تیسری شرط

۸۲۹□ ضروری ہ□ کہ نماز پ□□ن□ وال□ کا لباس اور ہر وہ چیز جو شرم گاہ چ□پان□ ک□ لئ□ ناکافی ہ□ احتیاط لازم کی بنا پر جھندہ خون وال□ مردہ حیوان ک□ اجزاء س□ نہ بنی ہو بلکہ اگر لباس اس مردہ حیوان مثلاً مچ□لی اور سانپ س□ تیار کیا جائ□ جس کا خون جھندہ نہی□ ہوتا تو احتیاط مستحب یہ ہ□ کہ اس ک□ سات□ نماز نہ پ□□ی جائ□□

۸۳۰□ اگر نجس مردار کی ایسی چیز مثلاً گوشت اور ک□ال جس می□ روح ہوتی ہ□ نماز پ□□ن□ وال□ ک□ ہمراہ ہو تو کچ□ بعید نہی□ ہ□ کہ اس کی نماز صحیح ہو□

۸۳۱□ اگر حلال گوشت مردار کی کوئی ایسی چیز جس می□ روح نہی□ ہوتی مثلاً بال اور ان نماز پ□□ن□ وال□ ک□ ہمراہ ہو یا اس لباس ک□ سات□ نماز پ□□□ جو ان چیزو□ س□ تیار کیا گیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہ□□

چوت□ی شرط

۸۳۲□ ضروری ہ□ کہ نماز پ□□ن□ وال□ کا لباس □□□ ان چیزو□ ک□ علاوہ جو صرف شرم گاہ چ□پان□ ک□ لئ□ ناکافی ہ□ مثلاً۔ جراب □□□ جانورو□ ک□ اجزا س□ تیار کیا ہوا نہ ہو بلکہ احتیاط لازم کی بنا پر ہر اس جانور ک□ اجزا س□ بنا ہوا نہ ہو جس کا گوشت ک□انا حرام ہ□ اسی طرح ضروری ہ□ کہ نماز پ□□ن□ وال□ کا لباس اور بدن حرام گوشت جانور ک□ پیشاب،

پاخان□، پسین□، دود□ اور بال س□ آلوده نه هو لیکن اگر حرام گوشت جانور کا ایک بال اس ک□ لباس پر لگا هو تو کوئی حرج نهی□ ه□□ اسی طرح نماز گزار ک□ همراه ان می□ س□ کوئی چیز اگر □بیه (یا بوتل وغیره) می□ بند رک□ی هو تب ب□ی کوئی حرج نهی□ ه□□

۸۳۳□ حرام گوشت جانور مثلاً بلی ک□ منه یا ناک کا پانی یا کوئی دوسری رطوبت نماز پ□□ن□ وال□ ک□ بدن یا لباس پر لگی هو اور اگر وه تر هو تو نماز باطل ه□ لیکن اگر خشک هو اور اس کا عین جزو زائل هو گیا هو تو نماز صحیح ه□□

۸۳۴□ اگر کسی کا بال یا پسینه یا منه کا لعاب نماز پ□□ن□ وال□ ک□ بدن یا لباس پرلگا هو تو کوئی حرج نهی□□ اسی طرح مرداريد، موم اور شهد اس ک□ همراه هو تب ب□ی نماز پ□□نا جائز ه□□

۸۳۵□ اگر کسی کو شک هو که لباس حلال گوشت جانور س□ تیار کیا گیا ه□ یا حرام گوشت جانور س□ تو خواه وه مقامی طور پر تیار کیا گیا هو یا زر آمد کیا گیا هو اس ک□ سات□ نماز پ□□نا جائز ه□□

۸۳۶□ یه معلوم نهی□ ه□ که سیپی حرام گوشت حیوان ک□ اجزا می□ س□ ه□ لهذا سیپ (ک□ ب□ن وغیره) ک□ سات□ نماز پ□□نا جائز ه□□

۸۳۷□ سمور کا لباس ( ) اور اسی طرح گلهری کی پوستین پهن کر نماز پ□□ن□ می□ کوئی حرج نهی□ لیکن احتیاط مستحب یه ه□ که گلهری کی پوستین ک□ سات□ نماز نه پ□□ی جائ□□

۸۳۸□ اگر کوئی شخص ایس□ لباس ک□ سات□ نماز پ□□□ جس ک□ متعلق وه نه جانتا هو یا ب□ول گیا هو که حرام گوشت جانور س□ تیار هوا ه□ تو احتیاط مستحب کی بنا پر اس نماز کو دوباره پ□□□□

پانچوی□ شرط

۸۳۹□ زر دوزی کا لباس پهننا مردو□ ک□ لئ□ حرام ه□ اور اس ک□ سات□ نماز پ□□نا باطل ه□ لیکن عورتو□ ک□ لئ□ نماز می□ یا نماز ک□ علاوه اس ک□ پهنن□ می□ کوئی حرج نهی□ ه□□

۸۴۰□ سونا پهننا مثلاً سون□ کی زنجیر گل□ می□ پهننا، سون□ کی انگو□□ی هات□ می□ پهننا، سون□ کی گ□□ی کلائی پر باند□نا اور سون□ کی عینك لگانا مردو□ ک□ لئ□ حرام ه□ اور ان چیزو□ ک□ سات□ نماز پ□□نا باطل ه□□لیکن عورتو□ ک□ لئ□ نماز می□ اور نماز ک□ علاوه ان چیزو□ ک□ استعمال می□ کوئی حرج نهی□□

۸۴۱□ اگر کوئی شخص نه جانتا هو یا ب□ول گیا هو تو اس کی انگو□□ی یا لباس سون□ کا ه□ یاشک رک□تا هو اور اس ک□ سات□ ناز پ□□□ تو اس کی نماز صحیح ه□□

چ□□ی شرط

۸۴۲□نماز پ□□ن□ وال□ مرد کا لباس حتی که احتیاط مستحب کی بنا پر □وپی اور ازار بند ب□ی خالص ریشم کا نهی□ هونا چاهئ□ اور نماز ک□ علاوه ب□ی خالص ریشم پهننا مردو□ ک□ لئ□ حرام ه□□

۸۴۳□ اگر لباس کا تمام استریا اس کا کچ□ خالص ریشم کا هو تو مرد ک□ لئ□ اس کا پهننا حرام اور اس ک□ سات□ نماز پ□□نا باطل ه□□

۸۴۴□ جب کسی لباس ک□ بار□ می□ یه علم نه هو که خالص ریشم کا ه□ یا کسی اور چیز کا بنا هوا ه□ تو اس کا پهننا جائز ه□ اور اس ک□ سات□ نماز پ□□ن□ می□ ب□ی کوئی حرج نهی□ ه□□

۸۴۵□ ریشمی رومال یا اسی جیسی کوئی چیز مرد کی جیب می□ هو تو کوئی حرج نهی□ ه□ اور وه نماز کو باطل نهی□ کرتی□

۸۴۶□ عورت ک□ لئ□ نماز می□ یا اس ک□ علاوه ریشمی لباس پهنن□ می□ کوئی حرج نهی□ ه□□

۸۴۷□ مجبوری کی حالت می□ غصبی اور خالص ریشمی اور زردوزی کا لباس پهنن□ می□ کوئی حرج نهی□□ علاوه ازی□ جو شخص یه لباس پهنن□ پر مجبور هو اور اس ک□ پاس کوئی اور لباس نه هو تو وه ان لباسو□ ک□ سات□ نماز پ□□ سکتا ه□□

۸۴۸□ اگر کسی شخص ک□ پاس غصبی لباس ک□ علاوه کوئی لباس نه هو اور وه یه لباس پهنن□ پر مجبور نه هو تو اس□ چاهئ□ که ان احکام ک□ مطابق نماز پ□□□ جو برهنه لوگو□ ک□ لئ□ بتائ□ گئ□ هی□□

۸۴۹□ اگر کسی ک□ پاس درند□ ک□ اجزا س□ بن□ هوئ□ لباس ک□ علاوه اور کوئی لباس نه هو اور وه یه لباس پهنن□ پر مجبور هو تو اس لباس ک□ سات□ نماز پ□□ سکتا ه□ اور اگر لباس پهنن□ پر مجبور نه هو تو اس□ چاهئ□ که ان احکام ک□ مطابق نماز پ□□ن□ جو برهنه لوگو□ ک□ لئ□ بتائ□ گئ□ هی□□ اور اگر اس ک□ پاس غیر شکاری حرام جانورو□ ک□ اجزا س□ تیار شده لباس ک□ سوا دوسرا لباس نه هو اور وه اس لباس کو پهنن□ پر مجبور نه هو تو احتیاط لازم یه ه□ که دو دفعه نماز پ□□□□ ایک بار اسی لباس ک□ سات□ اور ایک بار اس طریق□ ک□ مطابق جس کا ذکر برهنه لوگو□ کی نماز می□ بیان هو چکا ه□□

۸۵۰□ اگر کسی مرد ک□ پاس خالص ریشمی یا زربفتی لباس ک□ سوا کوئی لباس نه هو اور وه لباس پهنن□ پر مجبور نه هو تو ضروری ه□ که ان احکام ک□ مطابق نماز پ□□□ جو برهنه لوگو□ ک□ لئ□ بتائ□ گئ□ هی□□

۸۵۱□ اگر کسی ک□ پاس ایسی کوئی چیز نه هو جس س□ وه اپنی شرم گاهو□ کو نماز می□ □□انپ سک□ تو واجب ه□ که ایسی چیز کرائ□ پر ل□ یا خرید□ لیکن اگر اس پر اس کی حیثیت س□ زیاده خرچ ا□□تا هو یا صورت یه هو که اس کام ک□ لئ□ خرچ برداشت کر□ تو اس کی حالت تباه هو جائ□ تو ان احکام ک□ مطابق نماز پ□□□ جو برهنه لوگو□ ک□ لئ□ بتائ□ گئ□ هی□□

۸۵۲□ جس شخص ک□ پاس لباس نه هو اگر کوئی دوسرا شخص اس□ لباس بخش د□ یا اد□ار د□ د□ تو اگر اس لباس کا قبول کرنا اس پر گرا□ نه گزرتا هو تو ضروری ه□ که اس□ قبول کرل□ بلکه اگر اد□ار لینا یا بخشش ک□ طور پر طلب کرنا اس ک□ لئ□ تکلیف کا باعث نه هو تو ضروری ه□ که جس ک□ پاس لباس هو اس س□ اد□ار مانگ ل□ یا بخشش ک□ طور پر طلب کر□□

۸۵۳□ اگر کوئی شخص ایسا لباس پهننا چاه□ جس کا کپ□ا، رنگ یا سلائی رواج ک□ مطابق نه هو تو اگر اس کا پهننا اس کی شان ک□ خلاف اور توهین کا باعث هو تو اس کا پهننا حرام ه□□ لیکن اگر وه اس لباس ک□ سات□ نماز پ□□□ اور اس ک□ پاس شرمگاه چ□پان□ ک□ لئ□ فقط وهی لباس هو تو اس کی نماز صحیح ه□□

۸۵۴□ اگر مرد زنانه لباس پهن□ اور عورت مردانه لباس پهن□ اور اس□ اپنی زینت قرار د□ تو احتیاط کی بنا پر اس کی پهننا حرام ه□ لیکن اس لباس ک□ سات□ نماز پ□□نا هر صورت می□ صحیح ه□□

۸۵۵□ جس شخص کو لی□ کر نماز پر□نی چاه□ اگر اس کا لحاف درند□ ک□ اجزا س□ بلکه احتیاط کی بنا پر هر حرام گوشت جانور ک□ اجزاء س□ بنا هو یا نس یا ریشمی هو اور اس□ پهناوا کها جاسک□ تو اس می□ ب□ی نماز جائز نهی□ ه□□ لیکن اگر اس□ محض

اپن□ اوپر □ال لیا جائ□ تو کوئی حرج نہی□ اور اس س□ نماز باطل نہی□ ہو گی البتہ گدیل□ ک□ استعمال می□ کسی حالت می□ ب□ی کوئی قباحت نہی□ ماسوا اس ک□ کہ اس کا کچ□ حصہ انسان اپن□ اوپر لپی□ ل□ اور اس□ عرف عام می□ پہناوا کہا جائ□ تو اس صورت می□ اس کا ب□ی وہی حکم ہ□ جو لحاف کا ہ□□

جن صورتو□ می□ نمازی کا بدن اور لباس پاک ہونا ضروری نہی□

۸۵۶□تین صورتو□ می□ جن کی تفصیل نیچ□ بیان کی جارہی ہ□ اگر نماز پ□□ن□ وال□ کا بدن یا لباس نجس ب□ی ہو تو اس کی نماز صحیح ہ□□

(اول) اس ک□ بدن ک□ زخم، جراحت یا پ□و□□ کی وجہ س□ اس ک□ لباس یا بدن پر خون لگ جائ□□

(دوم) اس ک□ بدن یا لباس پر درہم□ جس کی مقدار تقریباً انگو□□□ ک□ اوپر والی گرہ ک□ برابر ہ□□ کی مقدار س□ کم خون لگ جائ□□

(سوم) وہ نجس بدن یا لباس ک□ سات□ نماز پ□□ن□ پر مجبور ہو□

علاوہ ازی□ ایک اور صورت می□ اگر نماز پ□□ن□ وال□ کا لباس نجس ب□ی ہو تو اس کی نماز صحیح ہ□ اور وہ صورت یہ ہ□ کہ اس کا چ□و□ا لباس مثلاً موزہ اور □وپی نجس ہو□

ان چارو□ صورتو□ ک□ مفصل احکام آئندہ مسئلو□ می□ بیان کئ□ جائی□ گ□□

۸۵۷□ اگر نماز پ□□ن□ وال□ ک□ بدن یا لباس پر زخم یا جراحت یا پ□و□□ کا خون ہو تو وہ اس خون ک□ سات□ یا اس وقت تک نماز پ□□ سکتا ہ□ جب تک زخم یا جراحت یا پ□و□ا □□یک نہ ہو جائ□ اور اگر اس ک□ بدن یا لباس پر ایسی پیپ ہو جو خون ک□ سات□ نکلی ہو یا ایسی دوائی ہو جو زخم پر لگائی گئی ہو اور نجس ہو گئی ہو تو اس ک□ لئ□ ب□ی یہی حکم ہ□□

۸۵۸□ اگر نماز پ□□ن□ وال□ ک□ بدن یا لباس پر ایسی خراش یا زخم کا خون لگا ہو جو جلدی □□یک ہو جاتا ہو اور جس کا د□ونا آسان ہو تو اس کی نماز باطل ہ□□

۸۵۹۔ اگر بدن یا لباس کی ایسی جگہ جو زخم سے فاصلے پر ہو زخم کی رطوبت سے نجس ہو جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے لیکن اگر لباس یا بدن کی وہ جگہ جو عموماً زخم کی رطوبت سے آلودہ ہوجاتی ہے اس زخم کی رطوبت سے نجس ہو جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۸۶۰۔ اگر کسی شخص کے بدن یا لباس کو اس بواسیر سے جس کے مسے باہرنہ ہوں یا اس زخم سے جو منہ اور ناک وغیرہ کے اندر ہو خون لگ جائے تو ظاہر یہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے البتہ اس بواسیر کے خون کے ساتھ نماز پڑھنا بلا اشکال جائز ہے جس کے مسے مقعد کے باہر ہوں۔

۸۶۱۔ اگر کوئی ایسا شخص جس کے بدن پر زخم ہو اپنے بدن یا لباس پر ایسا خون دیکھے جو درہم سے زیادہ ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ یہ خون زخم کا ہے یا کوئی اور خون ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس خون کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

۸۶۲۔ اگر کسی شخص کے بدن پر چند زخم ہوں اور وہ ایک دوسرے کے اس قدر نزدیک ہوں کہ ایک زخم شمار ہوتے ہوں تو جب تک وہ زخم ٹھیک نہ ہوجائیں ان کے خون کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ ایک دوسرے سے اتنے دور ہوں کہ ان میں سے ہر زخم ایک علیحدہ زخم شمار ہو تو جو زخم ٹھیک ہو جائے ضروری ہے کہ نماز کے لئے بدن اور لباس کو دھو کر اس زخم کے خون سے پاک کرے۔

۸۶۳۔ اگر نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر سوئی کی نوک کے برابر بھی حیض کا خون لگا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔ اور احتیاط کی بنا پر نجس حیوانات مثلاً سؤر، مُردار اور حرام گوشت جانور نیز نفاس اور استحاضہ کی بھی یہی صورت ہے لیکن کوئی دوسرا خون مثلاً انسان یا حلال گوشت حیوان کے خون کی چھینٹے بدن کے کئی حصوں پر لگی ہو لیکن اس کی مجموعی مقدار ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۶۴۔ جو خون بغیر استر کے کپڑے پر گرے اور دوسری طرف پہنچ جائے وہ ایک خون شمار ہوتا ہے لیکن اگر کپڑے کی دوسری طرف الگ سے خون آلودہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ خون شمار کیا جائے۔ پس اگر وہ خون جو کپڑے کے سامنے کے رخ اور پچھلی طرف ہے مجموعی طور پر ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے۔

۸۶۵۔ اگر استر والے کپڑے پر خون گرے اور اس کے استر تک پہنچ جائے یا استر پر گرے اور کپڑے تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ ہر خون کو الگ شمار کیا جائے۔ لیکن اگر کپڑے کا خون اور استر کا خون اس طرح مل جائے کہ لوگوں کے نزدیک ایک خون شمار ہو تو اگر کپڑے کا خون اور استر کا خون ملا کر ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے۔

۸۶۶۔ اگر بدن یا لباس پر ایک درہم سے کم خون ہو اور کوئی رطوبت اس خون سے مل جائے اور اس کے اطراف کو آلودہ کر دے تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے خواہ خون اور جو رطوبت اس سے ملی ہے ایک درہم کے برابر نہ ہوں لیکن اگر رطوبت صرف خون سے ملے اور اس کے اطراف کو آلودہ نہ کرے تو ظاہر یہ ہے کہ اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۶۷۔ اگر بدن یا لباس پر خون نہ ہو لیکن رطوبت لگنے کی وجہ سے خون سے نجس ہو جائے تو اگرچہ جو مقدار نجس ہوئی ہے وہ ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ بھی نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

۸۶۸۔ بدن یا لباس پر جو خون ہو اگر وہ ایک درہم سے کم ہو اور کوئی دوسری نجاست اس سے آلگے مثلاً پیشاب کا ایک قطرہ اس پر گر جائے اور وہ بدن یا لباس سے لگ جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں بلکہ اگر بدن اور لباس تک نہ بھی پہنچے تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر اس میں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

۷۶۹۔ اگر نماز پڑھنے والے کو چھوٹا لباس مثلاً ٹوپی اور موزہ جس سے شرمگاہ کو نہ ڈھانپا جاسکتا ہو نجس ہو جائے اور وہ احتیاط لازم کی بنا پر وہ نجس مردار یا نجس العین حیوان مثلاً کتے (کے اجزا) سے نہ بنا ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اسی طرح اگر نجس انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۸۷۰۔ نجس چیز مثلاً نجس رومال، چابی اور چاقو کا نماز پڑھنے والے کے پاس ہونا جائز ہے اور بعید نہیں ہے کہ مطلق نجس لباس (جو پہنا ہوا نہ ہو) اس کے پاس ہو تب بھی نماز کو کوئی ضرر نہ پہنچائے (یعنی اس کے پاس ہوتے ہوئے نماز صحیح ہو)۔

۸۷۱۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ جو خون اس کے لباس یا بدن پر ہے وہ ایک درہم سے کم ہے لیکن اس امر کا احتمال ہو کہ یہ اس خون میں سے ہے جو معاف نہیں ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ اس خون کے ساتھ نماز پڑھے اور اس کا دھونا ضروری نہیں ہے۔

۸۷۲۔ اگر وہ خون جو ایک شخص کے لباس یا بدن پر ہو ایک درہم سے کم ہو اور اسے یہ علم نہ ہو کہ یہ اس خون میں سے ہے جو معاف نہیں ہے، نماز پڑھ لے اور پھر اسے پتہ چلے کہ یہ اس خون میں سے تھا جو معاف نہیں ہے، تو اس کے لئے دوبارہ نماز پڑھنا ضروری نہیں اور اس وقت بھی یہی حکم ہے جب وہ یہ سمجھتا ہو کہ خون ایک درہم سے کم ہے اور نماز پڑھ لے اور بعد میں پتہ چلے کہ اس کی مقدار ایک درہم یا اس سے زیادہ تھی، اس صورت میں بھی دوبارہ نماز پڑھنے کی ضروری نہیں ہے۔

وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مستحب ہیں

۸۷۳۔ چند چیزیں نمازی کے لباس میں مستحب ہیں کہ جن میں سے تحت الحنک کے ساتھ عمامہ، عبا، سفید لباس، صاف ستھرا لباس، خوشبو لگانا اور عتیق کی انگوٹھی پہننا ہے۔

وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں

۸۷۴۔ چند چیزیں نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں جن میں سے سیاہ، میلا، تنگ، شرابی کا لباس، یا اس شخص کا لباس پہننا جو نجاست سے پرہیز نہ کرتا ہو اور ایسا لباس پہننا جس پر چہرے کی تصویر بنی ہو اس کے علاوہ لباس کے بٹن کھلے ہونا اور ایسی انگوٹھی پہننا جس پر چہرے کی تصویر بنی ہو فقہاء کی نظر میں مکروہ شمار کیا گیا ہے۔

نماز کے پڑھنے کی جگہ

نماز پڑھنے والے کی جگہ کی سات شرطیں ہیں :

پہلی شرط یہ ہے کہ وہ مباح ہو۔

۸۷۵۔ جو شخص غصبی جگہ پر اگرچہ وہ قالین، تخت اور اسی طرح کی دوسری چیزیں ہوں، نماز پڑھ رہا ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے لیکن غصبی چھت کے نیچے اور غصبی خیمے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۷۶۔ ایسی جگہ نماز پڑھنا جس کی منفعت کسی اور کی ملکیت ہو تو منفعت کے مالک کی اجازت کے بغیر وہاں نماز پڑھنا غصبی جگہ پر نماز پڑھنے کے حکم میں ہے مثلاً کرائے کے مکان میں مالک مکان یا اس شخص کی اجازت کے بغیر کہ جس نے وہ مکان کرائے پر لیا ہے نماز پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔ اور اگر مرنے والے نے وصیت کی ہو کہ اس کے مال کا تیسرا حصہ فلاں کام پر خرچ کیا جائے تو جب تک کہ تیسرے حصے کو جدا نہ کریں اس کی جائداد میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

۸۷۷۔ اگر کوئی شخص مسجد میں بیٹھا ہو اور دوسرا شخص اسے باہر نکال کر اس کی جگہ پر قبضہ کرے اور اس جگہ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ اس نے گناہ کیا ہے۔

۸۷۸۔اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ نماز پڑھے جس کے غصبی ہونے کا اسے علم نہ ہو اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے یا ایسی جگہ نماز پڑھے جس کے غصبی ہونے کو وہ بھول گیا ہو اور نماز کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن کوئی ایسا شخص جس نے خود وہ جگہ غصب کی ہو اور وہ بھول جائے اور وہاں نماز پڑھے تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل ہے۔

۸۷۹۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ یہ جگہ غصبی ہے اور اس میں تصرف حرام ہے لیکن اسے یہ علم نہ ہو کہ غصبی جگہ پر نماز پڑھنے میں اشکال ہے اور وہ وہاں نماز پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

۸۸۰۔ اگر کوئی شخص واجب نماز سواری کی حالت میں پڑھنے پر مجبور ہو اور سواری کا جانور یا اس کی زین یا نعل غصبی ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر وہ شخص اس جانور پر سواری کی حالت میں مستحب نماز پڑھنا چاہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

۸۸۱۔ اگر کوئی شخص کسی جائداد میں دوسرے کے ساتھ شریک ہو اور اس کا حصہ جدا نہ ہو تو اپنے شراکت دار کی اجازت کے بغیر وہ اس جائداد پر تصرف نہیں کر سکتا اور اس پر نماز نہیں پڑھ سکتا۔

۸۸۲۔اگر کسی شخص ایک ایسی رقم سے کوئی جائداد خریدے جس کا خمس اس نے ادا نہ کیا ہو تو اس جائداد پر اس کاتصرف حرام ہے۔ اور اس میں اس کی نماز جائز نہیں۔

۸۸۳□اگر کسی جگه کا مالک زبان س□ نماز پ□□ن□ کی اجازت د□ د□ اور انسان کو علم ہو که وہ دل س□ راضی نہی□ ہ□ تو اس کی جگه پر نماز پ□□نا جائز نہی□ اور اگر اجازت نه د□ لیکن انسان کو یقین ہو که وہ دل س□ راضی ہ□ تو نماز پر□نا جائز ہ□□

۸۸۴□ جس متوفی ن□ زکو□ اور اس جیس□ دوسر□ مالی واجبات ادا نه کئ□ ہو□ اس کی جائداد می□ تصرف کرنا اگر واجبات کی ادائیگی می□ مانع نه ہو مثلاً اس ک□ گ□ر می□ ورثاء کی اجازت س□ نماز پ□□ی جائ□ تو اشکال نہی□ ہ□□ اسی طرح اگر کوئی شخص وہ رقم جو متوفی ک□ ذم□ ہو ادا کر د□ یا یه ضمانت د□ که ادا کر د□ گا تو اس کی جائداد می□ تصرف کرن□ می□ ب□ی کوئی اشکال نہی□ ہ□□

۸۸۵□ اگر متوفی لوگو□ کا مقروض ہو تو اس کی جائداد می□ تصرف کرنا اس مرد□ کی جائداد می□ تصرف کرن□ ک□ حکم می□ ہ□ جس ن□ زکو□ اور اس کی مانند دوسر□ مالی واجبات ادا نه کئ□ ہو□□

۸۸۶□اگر متوفی ک□ ذم□ قرض نه ہو لیکن اس ک□ بعض ورثاء کم سن یا مجنون یا غیر حاضر ہو□ تو ان ک□ ولی کی اجازت ک□ بغیر اس کی جائداد می□ تصرف حرام ہ□ اور اس می□ نماز جائز نہی□□

۸۸۷□کسی کی جائداد می□ نماز پ□□نا اس صورت می□ جائز ہ□ جبکه اس کا مالک صریحاً اجازت د□ یا کوئی ایسی بات کہ□ جس س□ معلوم ہو که اس ن□ نماز پ□□ن□ کی اجازت د□ دی ہ□ مثلاً۔ اگر کسی شخص کو اجازت د□ که اس کی جائداد می□ بی□□ یا سوئ□ تو اس س□ سمج□ا جاسکتا ہ□ که اس ن□ نماز پ□□ن□ کی اجازت ب□ی د□ دی ہ□ یا مالک ک□ راضی ہون□ پر دوسری وجوہات کی بناء پر اطمینان رک□تا ہو□

۸۸۸□ وسیع و عریض زمین می□ نماز پ□□نا جائز ہ□ اگرچه اس کا مالک کم سن یا مجنون ہو یا وہا□ نماز پ□□ن□ پر راضی نه ہو□ اسی طرح وہ زمینی□ که جن ک□ درواز□ اور دیوار نه ہو□ ان می□ ان ک□ مالک کی اجازت ک□ بغیر نماز پ□□ سکت□ ہی□□ لیکن اگر مالک کمسن یا مجنون ہو یا اس ک□ راضی نه ہون□ کا گمان ہو تو احتیاط لازم یه ہ□ که وہا□ نماز یه پ□□ی جائ□□

۸۸۹□ (دوسری شرط) ضروری ہ□ که نمازی کی جگه واجب نمازو□ می□ ایسی نه ہو که تیز حرکت نمازی ک□ ک□□□ ہون□ یارکوع اور سجود کرن□ می□ مانع ہو بلکه احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہ□ که اس ک□ بدن کو ساکن رک□ن□ می□ ب□ی مانع نه ہو اور اگر وقت کی تنگی یا کسی اور وجه س□ ایسی جگه مثلاً بس، □رک، کشتی یاریل گا□ی می□ نماز پ□□□ تو جس قدر ممکن ہو

بدن کا ٹھہراو اور قبلہ کی سمت کا خیال رکھے اور اگر ٹرانسپورٹ قبلہ سے کسی دوسری طرف مڑ جائے تو اپنا منه قبلہ کی جانب موڑ دے۔

۸۹۰۔جب گاڑی، کشتی یاریل گاڑی وغیره کھڑی هوئی هوں تو ان میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح جب چل رهی هوں تو اس حد تک نه هل جل رهی هوں که نمازی بدن کے بدن کے ٹھہراو میں حائل هو۔

۸۹۱۔ گندم، جو اور ان جیسی دوسری اجناس کے ڈھیر پر جو هلے جلے بغیر نہیں ره سکتے نماز باطل هے۔ (بوریوں کے ڈھیر مراد نہیں هیں)۔

(تیسری شرط) ضروری هے که انسان ایسی جگه نماز پڑھنے جهاں نماز پوری پڑھ لینے کا احتمال هو۔ ایسی جگه نماز پڑھنا صحیح نہیں هے جس کے متعلق اسے یقین هو که مثلاً هوا اور بارش یا بھیڑ بھاڑ کی وجه سے وهاں پوری نماز نه پڑھ سکے گا گو اتفاق سے پوری پڑھ لے۔

۸۹۲۔ اگر کوئی شخص ایسی جگه نماز پڑھے جهاں ٹھہرنا حرام هو مثلاً کسی ایسی مخدوش چھت کے نیچے جو عنقریب گرنے والی هو تو گو وه گناه کا مرتکب هوگا لیکن اس کی نماز صحیح هے۔

۸۹۳۔ کسی ایسی چیز پر نماز پڑھنا صحیح نہیں هے جس پر کھڑا هونا یا بیٹھنا حرام هو مثلا قالین کے ایسے حصے جهاں الله تعالی کا نام لکھا هو۔ چونکه (یه اسم خدا) قصد قربت کرنے میں مانع هے اس لئے (نماز پڑھنا) صحیح نہیں هے۔

(چوتھی شرط) جس جگه انسان نماز پڑھے اس کی چھت اتنی نیچی نه هو که سیدھا کھڑا نه هوسکے اور نه هی وه جگه اتنی مختصر هو که رکوع اور سجدے کی گنجائش نه هو۔

۸۹۴۔ اگر کوئی شخص ایسی جگه نماز پڑھنے پر مجبور هو جهاں بالکل سیدھا کھڑا هونا ممکن نه هو تو اس کے لئے ضروری هے که بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر رکوع اور سجود ادا کرنے کا امکان نه هو تو ان کے لئے سر سے اشاره کرے۔

۸۹۵۔ ضروری هے که پیغمبر اکرم (صلی الله علیه وآله) اور ائمه اهل بیت علیهم السلام کی قبر کے آگے اگر ان کی بے حرمتی هوتی هو تو نماز نه پڑھے۔ اس کے علاوه کسی اور صورت میں اشکال نہیں۔

(پانچوی□ شرط) اگر نماز پ□□ن□ کی جگہ نجس ہو تو اتنی مرطوب نہ ہو کہ اس کی رطوبت نماز پ□□ن□ وال□ ک□ بدن یا لباس تک پہنچ□ لیکن اگر سجدہ می□ پیشانی رک□ن□ کی جگہ نجس ہو تو خواہ وہ خشک ب□ی ہو نماز باطل ہ□ اور احتیاط مستحب یہ ہ□ کہ نماز پ□□ن□ کی جگہ ہرگز نجس نہ ہو□

(چ□□ی شرط) احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہ□ کہ عورت مرد س□ پیچ□□ ک□□ی ہو اور کم از کم اس ک□ سجدہ کرن□ کی جگہ سجد□ کی حالت می□ مرد ک□ دو زانو□ ک□ برابر فاصل□ پر ہو□

۸۹۶□ اگر کوئی عورت مرد ک□ برابر یا آگ□ ک□□ی ہو اور دونو□ بیک وقت نماز پ□□ن□ لگی□ تو ضروری ہ□ کہ نماز کو دوبارہ پ□□ی□□ اور یہی حکم ہ□ اگر ایک، دوسر□ س□ پہل□ نماز ک□ لئ□ ک□□ا ہو□

۸۹۷□ اگر مرد اور عورت ایک دوسر□ ک□ برابر ک□□□ ہو□ یا عورت آگ□ ک□□ی ہو اور دونو□ نماز پ□□ رہ□ ہو□ لیکن دونو□ ک□ درمیان دیوار یا پردہ یا کوئی اور ایسی چیز حائل ہو کہ ایک دوسر□ کو نہ دیک□ سکی□ یا ان ک□ درمیان دس ہات□ س□ زیادہ فاصلہ ہو تو دونو□ کی نماز صحیح ہ□□

(ساتوی□ شرط) نماز پ□□ن□ وال□ کی پیشانی رک□ن□ کی جگہ، دو زانو اور پاو□ کی انگلیا□ رک□ن□ جگہ س□ چار ملی ہوئی ہوئی انگلیو□ کی مقدار س□ زیادہ اونچی یا نیچی نہ ہو□ اس مسئل□ کی تفصیل سجد□ ک□ احکام می□ آئ□ گی□

۸۹۸□نا محرم مرد اور عورت کا ایک ایسی جگہ ہونا جہا□ گناہ می□ مبتلا ہون□ کا احتمال ہو حرام ہ□ اور احتیاط مستحب یہ ہ□ کہ ایسی جگہ نماز ب□ی نہ پ□□ی□□

۸۹۹□ جس جگہ ستار بجایا جاتا ہو اور اس جیسی چیزی□ استعمال کی جاتی ہو□ وہا□ نماز پ□□نا باطل نہی□ ہ□ گو ان کا سننا اور استعمال کرنا گناہ ہ□□

۹۰۰□ احتیاط واجب یہ ہ□ کہ اختیار کی حالت می□ خانہ کعبہ ک□ اندر اور اس کی چ□ت ک□ اوپر واجب نماز نہ پ□□ی جائ□□ لیکن مجبوری کی حالت می□ کوئی اشکال نہی□ ہ□□

۹۰۱□ خانہ کعبہ ک□ اندر اور اس کی چ□ت ک□ اوپر نفلی نمازی□ پ□□ن□ می□ کوئی حرج نہی□ ہ□ بلکہ مستحب ہ□ کہ خانہ کعبہ ک□ اندر ہر رکن ک□ مقابل دو رکعت نماز پ□□ی جائ□□

وہ مقامات جہا نماز پڑھنا مستحب ہ

۹۰۲ اسلام کی مقدس شریعت می بہت تاکید کی گئی ہ کہ نماز مسجد می پڑھی جائ دنیا بھر کی ساری مسجدو می سب س بہتر مسجد الحرام اور اس ک بعد مسجد نبوی ہ اور اس ک بعد مسجد کوفه اور اس ک بعد بیت المقدس کا درجه ہ اس ک بعد شہر کی جامع اور اس ک بعد محل کی مسجد اور اس ک بعد بازار کی مسجد کا نمبر آتا ہ

۹۰۳ عورتو ک لئ بہتر ہ که نماز ایسی جگه پڑھی جو نا محرم س محفوظ ہون ک لحاظ س دوسری جگھو س بہتر ہو خواہ وہ جگه مکان یا مسجد یا کوئی اور جگه ہو

۹۰۴ ائمه اہل بیت علیہم السلام ک حرمو می نماز پڑھنا مستحب ہ بلکه مسجد می نماز پڑھن س بہتر ہ اور روایت ہ که حضرت امیر المومنین علیه السلام ک حرم پاک می نماز پڑھنا دو لاک نمازو ک برابر ہ

۹۰۵ مسجد می زیادہ جانا اور اس مسجد می جانا آباد نه ہو (یعنی جہا لوگ بہت کم نماز پڑھن آت ہو) مستحب ہ اور اگر کوئی شخص مسجد ک پڑوس می رہتا ہو اور کوئی عذر بھی نه رکھتا ہو تو اس ک لئ مسجد ک علاوہ کسی اور جگه نماز پڑھنا مکروہ ہ

۹۰۶ جو شخص مسجد می نه آتا ہو، مستحب ہ که انسان اس ک سات مل کر کھانا کھائ، اپن کامو می اس س مشورہ نه کر، اس ک پڑوس می نه رہ اور نه اس س عورت کا رشته ل اور نه اس رشته د (یعنی اس کا سوشل بائیکاٹ کر)

وہ مقامات جہا نماز پڑھنا مکروہ ہ

۹۰۷ چند مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ہ جن می س کچ یه ہی :

۱ حمام

۲ شور زمین

۳ کسی انسان ک مقابل

۴□ اس درواز□ ک□ مقابل جو ک□لا هو

۵□ س□ک، اور کوچ□ می□ بشرطیکه گزرن□ والو□ ک□ لئ□ باعث زحمت نه هو اور اگر انهی□ زحمت هو تو ان ک□ راست□ می□ رکاو□ □النا حرام ه□□

۶□ □اگ اور چراغ ک□ مقابل

۷□ باورچی خان□ می□ اور هر اس جگه جها□ □اگ کی ب□□ی هو□

۸□ کنوی□ ک□ اور ایس□ گ□□□ ک□ مقابل جس می□ پیشاب کیا جاتا هو□

۹□ جان دار ک□ فو□و یا مجسم□ ک□ سامن□ مگر یه که اس□ □□انپ دیا جائ□ □

۱۰□ ایس□ کمر□ می□ جس می□ جنب شخص موجود هو□

۱۱□ جس جگه فو□و هو خواه هو نماز پ□□ن□ وال□ ک□ سامن□ نه هو□

۱۲□ قبر ک□ مقابل

۱۳□ قبر ک□ اوپر

۱۴□ دو قبرو□ ک□ درمیان

۱۵□ قبرستان می□□

۹۰۸□ اگر کوئی شخص لوگو□ کی رهگزر پر نماز پ□□ رها هو یا کوئی اور شخص اس ک□ سامن□ ک□□ا هو تو نمازی ک□ لئ□ مستحب ه□ که اپن□ سامن□ کوئی چیز رک□ ل□ اور اگر وه چیز لک□ی یا رسی هو تو ب□ی کافی ه□□

مسجد ک□ احکام

۹۰۹۔ مسجد کی زمین، اندرونی اور بیرونی چھت اور اندرونی دیوار کو نجس کرنا حرام ہے اور جس شخص کو پتہ چلے کہ ان میں سے کوئی مقام نجس ہو گیا ہے تو ضروری ہے کہ اس کی نجاست کو فوراً دور کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مسجد کی دیوار کا بیرونی حصے کو بھی نجس نہ کیا جائے اور اگر وہ نجس ہو جائے تو نجاست کا ہٹانا لازم نہیں لیکن اگر دیوار کا بیرونی حصہ نجس کرنا مسجد کی بے حرمتی کا سبب ہو تو قطعاً حرام ہے اور اس قدر نجاست کا زائل کرنا کہ جس سے بے حرمتی ختم ہو جائے ضروری ہے۔

۹۱۰۔ اگر کوئی شخص مسجد کو پاک کرنے پر قادر نہ ہو یا اسے مدد کی ضرورت ہو جو دستیاب نہ ہو تو مسجد کا پاک کرنا اس پر واجب نہیں لیکن یہ سمجھتا ہو کہ اگر دوسرے کو اطلاع دے گا تو یہ کام ہو جائے گا تو ضروری ہے کہ اسے اطلاع دے۔

۹۱۱۔ اگر مسجد کی کوئی جگہ نجس ہوگئی ہو جسے کھودے یا توڑے بغیر پاک کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس جگہ کو کھودیں یا توڑیں جب کہ جزوی طور پر کھودنا یا توڑنا پڑے یا بے حرمتی کا ختم ہونا مکمل طور پر کھودنے یا توڑنے پر موقوف ہو ورنہ توڑنے میں اشکال ہے۔ جو جگہ کھودی گئی ہو اسے پر کرنا اور جو جگہ توڑی گئی ہو اسے تعمیر کرنا واجب نہیں ہے لیکن مسجد کی کوئی چیز مثلاً اینٹ اگر نجس ہوگئی ہو تو ممکنہ صورت میں اسے پانی سے پاک کر کے ضروری ہے کہ اس کی اصلی جگہ پر لگا دیا جائے۔

۹۱۲۔ اگر کوئی شخص مسجد کو غصب کرے اور اس کی جگہ گھر یا ایسی ہی کوئی چیز تعمیر کرے یا مسجد اس قدر ٹوٹ پھوٹ جائے کہ اسے مسجد نہ کہا جائے تب بھی احتیاط مستحب کی بنا پر اسے نجس نہ کرے لیکن اسے پاک کرنا واجب نہیں۔

۹۱۳۔ ائمہ اہل بیت علیہم السلام میں سے کسی امام کا حرم نجس کرنا حرام ہے اگر ان کے حرموں میں سے کوئی حرم نجس ہو جائے اور اس کا نجس رہنا اس کی بے حرمتی کا سبب ہو تو اس کا پاک کرنا واجب ہے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ خواہ بے حرمتی نہ ہوتی ہو تب بھی پاک کیا جائے۔

۹۱۴۔ اگر مسجد کی چٹائی نجس ہو جائے تو ضروری ہے کہ اسے دھو کر پاک کریں اور اگر چٹائی کا نجس ہونا مسجد کی بے حرمتی شمار ہوتا ہو اور وہ دھونے سے خراب ہوتی ہو اور نجس حصے کا کاٹ دینا بہتر ہو تو ضروری ہے کہ اسے کاٹ دیا جائے۔

۹۱۵ اگر کسی عین نجاست یا نجس چیز کو مسجد می ل جان س مسجد کی ب حرمتی هوتی هو تو اس کا مسجد می ل جانا حرام ه بلکه احتیاط مستحب یه ه که اگر ب حرمتی نه هوتی هو تب بی عین نجاست کو مسجد می نه ل جایا جائ

۹۱۶ اگر مسجد می مجلس عزا ک لئ قنات تانی جائ اور فرش بچایا جائ اور سیاه پرد لکائ جائی اور چائ کا سامان اس ک اندر ل جایا جائ تو اگر یه چیزی مسجد ک تقدس کو پامال نه کرتی هو اور نماز پن می بی مانع نه هوتی هو تو کوئی حرج نهی

۹۱۷ احتیاط واجب یه ه که مسجد کی سون س زینت نه کری اور احتیاط مستحب یه ه که مسجد کو انسان اور حیوان کی طرح جاندارو کی تصویرو س بی نه سجایا جائ

۹۱۸ اگر مسجد و پو بی جائ تب بی نه تو اس بیچا جاسکتا ه اور نه هی ملکیت اور سرک می شامل کیا جاسکتا ه

۹۱۹ مسجد ک دروازو، ککیو اور دوسری چیزو کا بیچنا حرام ه اور اگر مسجد و پو جائ تب بی ضروری ه که ان چیزو کو اسی مسجد کی مرمت ک لئ استعمال کیا جائ اور اگر اس مسجد ک کام کی نه رهی هو تو ضروری ه که کسی دوسری مسجد ک کام می لایا جائ اور اگر دوسری مسجدو ک کام کی بی نه رهی هو تو انهی بیچا جاسکتا ه اور جو رقم حاصل هو وه بصورت امکان اسی مسجد کی مرمت پرورنه کسی دوسری مسجد کی مرمت پر خرچ کی جائ

۹۲۰ مسجد کا تعمیر کرنا اور ایسی مسجد کی مرمت کرنا جو مخدوش هو مستحب ه اور اگر مسجد اس قدر مخدوش هو که اس کی مرمت ممکن نه هو تو اس گرا کر دوباره تعمیر کیا جاسکتا ه بلکه اگر مسجد وی پوی نه هو تب بی اس لوگو کی ضرورت کی خاطر گرا کر وسیع کیا جاسکتا ه

۹۲۱ مسجد کو صاف سترا رکنا اور اس می چراغ جلانا مستحب ه اور اگر کوئی شخص مسجد می جانا چاه تو مستحب ه که خوشبو لگائ اور پاکیزه اور قیمتی لباس پهن اور اپن جوت ک تلوو ک بار می تحقیق کر که کهی نجاست تو نهی لگی هوئی نیز یه که مسجد می داخل هوت وقت پهل دایا پاو اور باهر نکلت وقت پهل بایا پاو رک اور اسی طرح مستحب ه که سب لوگو س پهل مسجد می ائ اور سب س بعد می نکل

۹۲۲□ جب کوئی شخص مسجد می□ داخل ہو تو مستحب ہ□ کہ دو رکعت نماز تحیت و احترام مسجد کی نیت س□ پ□□□ اور اگر واجب نماز یا کوئی اور مستحب نماز پ□□□ تب ب□ی کافی ہ□□

۹۲۳□ اگر انسان مجبور نہ ہو تو مسجد می□ سونا، دنیاوی کامو□ ک□ بار□ می□ گفتگو کرنا اور کوئی کام کاج کرنا اور ایس□ اشعار پ□□نا جن می□ نصیحت اور کام کی کوئی بات نہ ہو مکر وہ ہ□□ نیز مسجد می□ ت□وکنا، ناک کی □الائش پ□ینکنا اور بلغم ت□وکنا ب□ی مکروہ ہ□ بلکہ صورتو□ حرام ہ□□ اور اس ک□ علاوہ گمشدہ (شخص یا چیز) کو تلاش کرت□ ہوئ□ □اواز کو بلند کرنا ب□ی مکروہ ہ□□ لیکن اذان ک□ لئ□ □اواز بلند کرن□ کی ممانعت نہی□ ہ□□

۹۲۴□ دیوان□ کی مسجد می□ داخل ہون□ دینا مکروہ ہ□ اور اسی اس بچ□ کو ب□ی داخل ہون□ دینا مکروہ ہ□ جو نمازیو□ ک□ لئ□ باعث زحمت ہو یا احتمال ہو کہ وہ مسجد کو نجس کر د□ گا□ ان دو صورتو□ ک□ علاوہ بچ□ کو مسجد می□ □ان□ دین□ می□ کوئی حرج نہی□□ اس شخص کا مسجد می□ جانا ب□ی مکروہ ہ□ جس ن□ پیاز، لہسن یا ان س□ مشابہ کوئی چیز ک□ائی ہو کہ جس کی بو لوگو□ کو ناگوار گزرتی ہو□

اذان اور اقامت

۹۲۵□ ہر مرد اور عورت ک□ لئ□ مستحب ہ□ کہ روزانہ کی واجب نمازو□ س□ پہل□ اذان اور اقامت کہ□ اور ایسا کرنا دوسری واجب یا مستحب نمازو□ ک□ لئ□ مشروع نہی□ لیکن عید فطر اور عید قربان س□ پہل□ جب کہ نماز با جماعت پ□□ی□ تو مستحب ہ□ کہ تین مرتبہ "اَلصَّلٰو□□" کہی□□

۹۲۶□ مستحب ہ□ کہ بچ□ کی پیدائش ک□ پہل□ دن یا ناف اک□□□ س□ پہل□ اس ک□ دائی□ کان می□ اذان اور بائی□ کان می□ اقامت کہی جائ□□

۹۲۷□ اذان ا□□ارہ جملو□ پر مشتمل ہ□□

اَللّٰہُ اَکبَرُ□ اَللّٰہُ اَکبَرُ□ اَللّٰہُ اَکبَرُ□ اَللّٰہُ اَکبَرُ□

اَش□َدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ□ اَش□َدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ□

اَشہَدُ اَن مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ اَشہَدُ اَن مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ

حَیَّ عَلَی الصَّلاَۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلاَۃِ

حَیَّ عَلَی الفلاَحِ حَیَّ عَلَی الفَلاَحِ

حَیَّ عَلَی خَیرِالعَمَلِ حَیَّ عَلٰی خَیرِ العَمَلِ

اَللّٰہُ اَکبَرُ اَللّٰہُ اَکبَرُ

لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ

اور اقامت کے سترہ جملے ہیں۔ یعنی اذان کی ابتدا سے دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکبَرُ اور آخر سے ایک مرتبہ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ کم ہو جاتا ہے اور حَیَّ عَلٰی خَیرِالعَمَلِ کہنے کے بعد دو دفعہ قَدقَامَتِ الصَّلاَۃُ کا اضافہ کر دینا ضروری ہے۔

۹۲۸۔ اَشہَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللهِ اذان اور اقامت کا جزو نہیں ہے لیکن اگر اَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ کے بعد قربت کی نیت سے کہا جائے تو اچھا ہے۔

اذان اور اقامت کا ترجمہ

اَللّٰہُ اَکبَرُ یعنی خدائے تعالی اس سے بزرگ تر ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ اَشہَدُ اَن لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ یکتا اور بے مثل اللہ کے علاوہ کوئی اور پرستش کے قابل نہیں ہے۔

اَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ) اللہ کے پیغمبر اور اسی کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔

اَشہَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیرَالمُئومِنِینَ وَلِیُّ اللهِ یعنی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی علیہ السلام مومنوں کے امیر اور تمام مخلوق پر اللہ کے ولی ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلاَۃِ یعنی نماز کی طرف جلدی کرو۔

حَيَّ عَلَى الفلاَحِ یعنی رستگاری کے لئے جلدی کرو۔

حَيَّ عَلَى خَيرِالعَمَلِ یعنی بهترین کام کے لئے جو که نماز ہے جلدی کرو۔

قَدقَامَتِ الصَّلاَۃُ یعنی التحقیق نماز قائم ہوگئی۔

لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللهُ یعنی یکتا اور بے مثل الله کے علاوہ کوئی اور پرستش کے قابل نہیں۔

۹۲۹۔ ضروری ہے که اذان اور اقامت کے جملوں کے درمیان زیادہ فاصله نه ہو اور اگر ان کے درمیان معمول سے فاصله رکھا جائے تو ضروری ہے که اذان اور اقامت دوباره شروع سے کہی جائیں۔

۹۳۰۔ اگر اذان یا اقامت میں آواز کو گلے میں اس طرح پھیریں که غنا ہو جائے یعنی اذان اور اقامت اس طرح کہے جیسا لهو و لعب اور کھیل کود کی محفلوں میں آواز نکالنے کا دستور ہے تو وہ حرام ہے اور اگر غنا نه ہو تو مکروہ ہے۔

۹۳۱۔ تمام صورتوں میں جب که نمازی دو نمازوں کو تلے اوپر ادا کرے اگر اس نے پہلی نماز کے لئے اذان کہی ہو تو بعد والی نماز کے لئے اذان ساقط ہے۔ خواه دو نمازوں کا جمع کرنا بهتر ہو یا نه ہو مثلاً عرفه کے دن جو نویں ذی الحجه کا دن ہے ظهر اور عصر کی نمازوں کا جمع کرنا اور عید قربان کی رات میں مغرب اور عشا کی نمازوں کا جمع کرنا اس شخص کے لئے جو مشعرالحرام میں ہو۔ ان صورتوں میں اذان کا ساقط ہونا اس سے مشروط ہے که دونمازوں کے درمیان بالکل فاصله نه ہو یا بہت کم فاصله ہو لیکن نفل اور تعقیبات پڑھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور احتیاط واجب یه ہے که ان صوتوں میں اذان مشروعیت کی نیت سے نه کہی جائے۔بلکه آخری دو صورتوں میں اذان کہنا مناسب نہیں ہے۔ اگرچه مشروعیت کی نیت سے نه ہو۔

۹۳۲۔ اگر نماز جماعت کے لئے اذان اور اقامت کہی جاچکی ہو تو جو شخص اس جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو اس کے لئے ضروری نہیں که اپنی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے۔

۹۳۳۔ اگر کوئی شخص نماز کے لئے مسجد میں جائے اور دیکھے که نماز جماعت ختم ہو چکی ہے تو جب تک صفیں ٹوٹ نه جائیں اور لوگ منتشر نه ہوجائیں وہ اپنی نماز کے لئے اذان اور اقامت نه کہے یعنی ان دونوں کا کہنا مستحب تاکیدی نہیں۔

بلکہ اگر اذان دینا چاہتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ بہت آہستہ کہے۔ اور اگر دوسری نماز جماعت قائم کرنا چاہتا ہو تو ہرگز اذان اور اقامت نہ کہے۔

۹۳۴۔ ایسی جگہ جہاں نماز جماعت ابھی ابھی ختم ہوئی ہو اور صفیں نہ ٹوٹی ہوں اگر کوئی شخص وہاں تنہا یا دوسری جماعت کے ساتھ جو قائم ہو رہی ہو نماز پڑھنا چاہے تو چھ شرطوں کے ساتھ اذان اور اقامت اس پر سے ساقط ہو جاتی ہیں۔

۱۔ نماز جماعت مسجد میں ہو۔ اور اگر مسجد میں نہ ہو تو اذان اور اقامت کا ساقط ہونا معلوم نہیں۔

۲۔ اس نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی جاچکی ہو۔

۳۔ نماز جماعت باطل نہ ہو۔

۴۔ اس شخص کو نماز اور نماز جماعت ایک ہی جگہ پر ہوں۔ لہذا اگر نماز جماعت مسجد کے اندر پڑھی جائے اور وہ شخص مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا چاہے تو مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کہے۔

۵۔ نماز جماعت ادا ہو۔ لیکن اس بات کی شرط نہیں کہ خود اس کی نماز بھی ادا ہو۔

۶۔ اس شخص کی نماز اور نماز جماعت کا وقت مشترک ہو مثلاً دونوں نماز ظہر یا دونوں نماز عصر پڑھیں یا نماز ظہر جماعت سے پڑھی جارہی ہے اور وہ شخص نماز عصر پڑھے یا وہ شخص ظہر کی نماز پڑھے اور جماعت کی نماز، عصر کی نماز ہو اور اگر جماعت کی نماز عصر ہو اور آخری وقت میں وہ چاہے کہ مغرب کی نماز ادا پڑھے تو اذان اور اقامت اس پر سے ساقط نہیں ہوگی۔

۹۳۵۔ جو شرطیں سابقہ مسئلہ میں بیان کی گئی ہیں اگر کوئی شخص ان میں سے تیسری شرط کے بارے میں شک کرے یعنی اسے شک ہو کہ جماعت کی نماز صحیح تھی یا نہیں تو اس پر سے اذان اور اقامت ساقط ہے۔ لیکن اگر وہ دوسری پانچ شرائط میں سے کسی ایک کے بارے میں شک کرے تو بہتر ہے کہ رجاء مطلوبیت کی نیت سے اذان اور اقامت کہے۔

۹۳۶۔اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی اذان جو اعلان یا جماعت کی نماز کے لئے کہی جائے، سنے تو مستحب ہے کہ اس کا جو حصہ سنے خود بھی اسے آہستہ آہستہ دہرائے۔

۹۳۷□ اگر کسی شخص ن□ کسی دوسر□ ک□ اذان اور اقامت سنی ہو خواہ اس ن□ ان جملو□ کو دہرایا ہو یا نہ دہرایا ہو نہ دہرایا ہو تو اگر اس اذان اور اقامت اور اس نماز ک□ درمیان جو وہ پ□□نا چاہتا ہو زیادہ فاصلہ نہ ہوا ہو تو وہ اپنی نماز ک□ لئ□ اذان اور اقامت کہہ سکتا ہ□□

۹۳۸□اگر کوئی مرد عوت کی اذان کو لذت ک□ قصد س□ سن□ تو اس کی اذان ساقط نہی□ ہو گی بلکہ اگر مرد کا ارادہ لذت حاصل کرن□ کا نہ ہو تب ب□ی اس کی اذان ساقط ہون□ می□ اشکال ہ□□

۹۳۹□ ضروری ہ□ کہ نماز جماعت کی اذان اور اقامت مرد کہ□ لیکن عورتو□ کی نماز جماعت می□ اگر عورت اذان اور اقامت کہہ د□ تو کافی ہ□□

۹۴۰□ ضروری ہ□ کہ اقامت، اذان ک□ بعد کہی جائ□ علاوہ ازی□ اقامت می□ معتبر ہ□ کہ ک□□□ ہو کر اور حدث س□ پاک ہو کر (وضو یا غسل یا تیمم کرک□) کہی جائ□□

۹۴۱□ اگر کوئی شخص اذان اور اقامت ک□ جمل□ بغیر ترتیب ک□ کہ□ مثلاً۔ حَيَّ عَلَى الفَلاَحِ کا جملہ حَيَّ عَلَى الصَّلاَ□ س□ پہل□ کہ□ تو ضروری ہ□ کہ جہا□ س□ ترتیب بگ□ی ہو وہا□ س□ دوبارہ کہ□□

۹۴۲□ ضروری ہ□ کہ اذان اور اقامت ک□ درمیان فاصلہ نہ ہو اور اگر ان ک□ درمیان اتنا فاصلہ ہو جائ□ کہ جو اذان کہی جاچکی ہ□ اس□ اس اقامت کی اذان شمار نہ کیا جاسک□ تو مستحب ہ□ کہ دوبارہ اذان کہی جائ□ □ علاوہ ازی□ اگر اذان اور اقامت ک□ اور نماز ک□ درمیان اتنا فاصلہ ہو جائ□ کہ اذان اور اقامت اس نماز کی اذان اور اقامت شمار نہ ہو تو مستحب ہ□ کہ اس نماز ک□ لئ□ دوبارہ اذان اور اقامت ک□ اور نماز ک□ درمیان اتنا فاصلہ ہو جائ□ کہ اذان اور اقامت اس نماز کی اذان اور اقامت شمار نہ ہو تو مستحب ہ□ کہ اس نماز ک□ لئ□ دوبارہ اذان اور اقامت کہی جائ□□

۹۴۳□ ضروری ہ□ کہ اذان اور اقامت صحیح عربی می□ کہی جائی□□ لہذا اگر کوئی شخص انہی□ غلط عربی می□ کہ□ یا ایک حرف کی جگہ کوئی دوسرا حرف کہ□ یا مثلاً ان کا ترجمہ اردو زبان می□ کہ□ تو صحیح نہی□ ہ□□

۹۴۴□ ضروری ه□ که اذان اور اقامت، نماز کا وقت داخل هون□ ک□ بعد کهی جائی□ اور اگر کوئی شخص عمداً یا ب□ول کر وقت س□ پهل□ که□ تو باطل ه□ مگر ایسی صورت می□ جب که وسط نماز می□ وقت داخل هو تو اس نماز پر صحیح کا حکم لگ□ گا که جس کا مسئله ۷۵۲ می□ ذکر هو چکا ه□□

۹۴۵□ اگر کوئی شخص اقامت کهن□ س□ پهل□ شک کر□ که اذان کهی ه□ یا نهی□ تو ضروری ه□ که اذان که□ اور اگر اقامت کهن□ می□ مشغول هو جائ□ اور شک کر□ که اذان کهی ه□ یا نهی□ تو اذان کهنا ضروری نهی□□

۹۴۶□ اگر کوئی شخص اقامت کهن□ ک□ دوران کوئی جمله کهن□ س□ پهل□ ایک شخص شک کر□ که اس ن□ اس س□ پهل□ والا جمله کها ه□ یا نهی□ تو ضروری ه□ که جس جمل□ کی ادائیگی ک□ بار□ می□ اس□ شک هوا هو اس□ ادا کر□ لیکن اگر اس اذان یا اقامت کا کوئی جمله ادا کرت□ هوئ□ شک هو که اس ن□ اس س□ پهل□ والا جمله کها ه□ یا نهی□ تو اس جمل□ کا کهنا ضروری نهی□□

۹۴۷□ مستحب ه□ که اذان کهت□ وقت انسان قبل□ کی طرف منه کرک□ ک□□ا هو اور وضو یا غسل کی حالت می□ هو اور هات□و□ کو کانو□ پر رک□□ اور آواز کو بلند کر□ اور ک□ینچ□ اور اذان ک□ جملو□ ک□ درمیان قدر□ فاصله د□ اور جملو□ ک□ درمیان باتی□ نه کر□□

۹۴۸□ مستحب ه□ که اقامت کهت□ وقت انسان کا بدن ساکن هو اور اذان ک□ مقابل□ می□ اقامت آهسته که□ اور اس ک□ جملو□ کو ایک دوسر□ س□ ملا نه د□ لیکن اقامت ک□ جملو□ ک□ درمیان اتنا فاصله نه د□ جتنا اذان ک□ جملو□ ک□ درمیان دیتا ه□□

۹۴۹□ مستحب ه□ که اذان اور اقامت ک□ درمیان ایک قدم آگ□ ب□□□ یا ت□و□ی دیر ک□ لئ□ بی□□ جائ□ یا سجده کر□ یا الله کا ذکر کر□ یا دعا پ□□□ یا ت□و□ی دیر ک□ لئ□ ساکت هو جائ□ یا کوئی بات کر□ یا دو رکعت نماز پ□□□ لیکن نماز فجر کی اذان اور اقامت ک□ درمیان کلام کرنا اور نماز مغرب کی اذان اور اقامت ک□ درمیان نماز پ□□نا (یعنی دو رکعت نماز پ□□نا) مستحب نهی□ ه□□

۹۵۰□ مستحب ه□ که جس شخص کو اذان دین□ پر مقرر کیا جائ□ وه عادل اور وقت شناس هو، نیز یه که بلند آهنگ هو اور اونچی جگه پر اذان د□□

نماز ک□ واجبات

اشارہ

واجبات نماز گیارہ ہی□:

۱□ نیت ۲□ قیام ۳□ تکبیر□ الاحرام ۴□ رکوع ۵□ سجود ۶□ قراءت ۷□ ذکر ۸□ تشہُّد ۹□ سلام ۱۰□ ترتیب ۱۱□مُوَالات یعنی اجزائ□ نماز کا پ□ در پ□ بجا لانا□

۹۵۱□ نماز ک□ واجبات می□ س□ بعض اس ک□ رکن ہی□ یعنی اگر انسان انہی□ بجا نہ لائ□ تو خواہ ایسا کرنا یا عمداً ہو یا غلطی س□ ہو نماز باطل ہو جاتی ہ□ اور بعض واجبات رکن نہی□ ہی□ یعنی اگر وہ غلطی س□ چ□و□ جائی□ تو نماز باطل نہی□ ہوتی□

نماز ک□ ارکان پانچ ہی□ :

۱□ نیت

۲□ تکبیر□ الاحرام (یعنی نماز شروع کرت□ وقت اللہ اکبر کہنا)

۳□ رکوع س□ متصل قیام یعی رکوع می□ جان□ س□ پہل□ ک□□ا ہونا

۴□ رکوع

۵□ ہر رکعت می□ دو سجد□□ اور جہا□ تک زیادتی کا تعلق ہ□ اگر زیادتی عمداً ہو تو بغیر کسی شرط ک□ نماز باطل ہ□□ اور اگر غلطی س□ ہوئی ہو تو رکوع می□ یا ایک ہی رکعت ک□ دو سجدو□ می□ زیادتی س□ احتیاط لازم کی بنا پر نماز باطل ہ□ ورنہ باطل نہی□□

نِیّت

۹۵۲□ضروری ہ□ کہ انسان نماز قربت کی نیت س□ یعنی خداوند عالم کی خوشنودی حاصل کرن□ ک□ لئ□ پ□□□ اور یہ ضروری نہی□ کہ نیت کو اپن□ دل س□ گزرا□ یا مثلاً زبان س□ کہ□ کہ چار رکعت نماز ظہر پ□□تا ہو□ قُربَۃً اِلَی اللہِ□

۹۵۳۔ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز میں یا عصر کی نماز میں نیت کرے کہ چار رکعت نماز پڑھتا ہوں لیکن اس امر کا تعین نہ کرے کہ نماز ظہر کی ہے یاعصر کی تو اس کی نماز باطل ہے۔ نیز مثال کے طور پر اگر کسی شخص پر نماز ظہر کی قضا واجب ہو اور وہ اس قضا نماز یا نماز ظہر کو "ظہر کے وقت" میں پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ جو نماز وہ پڑھے نیت میں اس کا تعین کرے۔

۹۵۴۔ ضروری ہے کہ انسان شروع سے آخر تک اپنی نیت پر قائم رہے۔ اگر وہ نماز میں اس طرح غافل ہو جائے کہ اگر کوئی پوچھے کہ وہ کیا کر رہا ہے تو اس کی سمجھ میں نہ آئے کہ کیا جواب دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۹۵۵۔ ضروری ہے کہ انسان فقط خداوند عالم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھے پس جو شخص ریا کرے یعنی لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے خواہ یہ نماز پڑھنا فقط لوگوں کو یا خدا اور لوگوں دونوں کو دکھانے کے لئے ہو۔

۹۵۶۔ اگر کوئی شخص نماز کا کچھ حصہ بھی اللہ تعالی جل شانہ کے علاوہ کسی اور کے لئے بجا لائے خواہ وہ حصہ واجب ہو مثلاً سورہ الحمد یا مستحب ہو مثلاً قنوت اور اگر غیر خدا کا یہ قصد پوری نماز پر محیط ہو یا اس بڑے حصے کے تدارک سے بطلان لازم آتا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔ اور اگر نماز تو خدا کے لئے پڑھے لیکن لوگوں کو دکھانے کے لئے کسی خاص جگہ مثلاً۔ مسجد میں پڑھے یا کسی خاص وقت مثلاً اول وقت میں پڑھے یا کسی خاص قاعدے سے مثلاً باجماعت پڑھے تو اس کی نماز بھی باطل ہے۔

تکبیرۃ الاحرام

۹۵۷۔ ہر نماز کے شروع میں اَللّٰہُ اکبر کہنا واجب اور رکن ہے اور ضروری ہے کہ انسان اللہ کے حروف اور اکبر کے حروف اور دو کلمے اللہ اور اکبر پے در پے کہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ یہ دو کلمے صحیح عربی میں کہے جائیں اور اگر کوئی شخص غلط عربی میں کہے یا مثلاً ان کا اردو میں ترجمہ کر کے کہے تو صحیح نہیں ہے۔

۹۵۸۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ انسان نماز کی تکبیرۃ الاحرام کو اس چیز سے مثلاً اقامت یا دعا سے جو وہ تکبیر سے پہلے پڑھ رہا ہو نہ ملائے۔

۹۵۹۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ اللہ اکبر کو اس جملے کے ساتھ جو بعد میں پڑھنا ہو مثلاً۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم سے ملائے تو بہتر یہ ہے کہ اَکبَرُ کے آخری حرف "را" پر پیش دے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ واجب نماز میں اسے نہ ملائے۔

۹۶۰۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت ضروری ہے کہ انسان کا بدن ساکن ہو اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اس حالت میں تکبیرۃ الاحرام کہے کہ اس کا بدن حرکت میں ہو تو (اس کی تکبیر) باطل ہے۔

۹۶۱۔ ضروری ہے کہ تکبیر، اَلحمد، سورہ، ذکر اور دعا کم سے کم اتنی آواز سے پڑھے کہ خود سن سکے اور اگر اونچا سننے یا بہرہ ہونے کی وجہ سے یا شور و غل کی وجہ سے نہ سن سکے تو اس طرح کہنا ضروری ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو سن لے۔

۹۶۲۔ جو شخص کسی بیماری کو بنا پر گونگا ہو جائے یا اس کی زبان میں کوئی نقص ہو جس کی وجہ سے اللہ اکبر نہ کہہ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اس طرح کہے اور اگر بالکل ہی نہ کہہ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ دل میں کہے اور اس کے لئے انگلی سے اس طرح اشارہ کرے کہ جو تکبیرہ سے مناسب رکھتا ہو اور اگر ہوسکے تو زبان اور ہونٹ کو بھی حرکت دے اور اگر کوئی پیدائشی گونگا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان اور ہونٹ کو اس طرح حرکت دے کہ جو کسی شخص کے تکبیر کہنے سے مشابہ ہو اور اس کے لئے اپنی انگلی سے بھی اشارہ کرے۔

۹۶۳۔ انسان کے لئے مستحب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کے بعد کہے :

"یامُحسِنُ قَد اَتَاکَ المُسِیءُ وَقَد اَمَرتَ المُحسِنَ اَن یَّتَجاوَزَعنِ المُسِیءِ اَنتَ المُحسِنُ وَاَناالمُسِیءُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّتَجاوَزعَن قَبِیحِ مَا تَعلَمُ مِنِّی۔"

(یعنی) اے اپنے بندوں پر احسان کرنے والے خدا ! یہ گنہگار بندہ تیری بارگاہ میں آیا ہے اور تونے حکم دیا ہے کہ نیک لوگ گناہ گاروں سے در گزر کریں۔ تو احسان کرنے والا ہے اور میں گناہ گار ہوں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ) اور آل محمد (علیہم السلام) کے طفیل میری برائیوں سے جنہیں تو جانتا ہے در گزر فرما۔

۹۶۴۔ (انسان کے لئے) مستحب ہے کہ نماز کی پہلی تکبیر اور نماز کی درمیانی تکبریں کہتے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے جائے۔

۹۶۵۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ تکبیرۃ الاحرام کہی ہے یا نہیں اور قرات میں مشغول ہو جائے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ابھی کچھ نہ پڑھا ہو تو ضروری ہے کہ تکبیر کہے۔

۹۶۶۔ اگر کوئی شخص تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد شک کرے کہ صحیح طریقے سے تکبیر کہی ہے یا نہیں تو خواہ اس نے آگے کچھ پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

قیام یعنی کھڑا ہونا

۹۶۸۔ تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے اور اسکے بعد تھوڑی دیر کے لئے کھڑا ہونا واجب ہے تاکہ یقین ہو جائے کہ تکبیر قیام کی حالت میں کہی گئی ہے۔

۹۶۹۔ اگر کوئی شخص رکوع کرنا بھول جائے الحمد اور سورہ کے بعد بیٹھ جائے اور پھر اسے یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور رکوع میں جائے۔ لیکن اگر سیدھا کھڑا ہوئے بغیر جھکے ہونے کی حالت میں رکوع کرے تو چونکہ وہ قیام متصل برکوع بجا نہیں لایا اس لئے اس کا یہ رکوع کفایت نہیں کرتا۔

۹۷۰۔ جس وقت ایک شخص تکبیرۃ الاحرام یا قراءت کے لئے کھڑا ہو ضروری ہے کہ بدن کو حرکت نہ دے اور کسی طرف نہ جھکے اور احتیاط لازم کی بنا پر اختیار کی حالت میں کسی جگہ ٹیک نہ لگائے لیکن اگر ایسا کرنا بہ امر مجبوری ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

۹۷۱۔ اگر قیام کی حالت میں کوئی شخص بھولے سے بدن کو حرکت دے یا کسی طرف جھک جائے یا کسی جگہ ٹیک لگالے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۹۷۲۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ قیام کے وقت انسان کے دونوں پاوں زمین پر ہوں لیکن یہ ضروری نہیں کہ بدن کا بوجھ دونوں پاوں پر ہو چنانچہ اگر ایک پاوں پر بھی ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

۹۷۳۔ جو شخص ٹھیک طور پر کھڑا ہو سکتا ہو اگر وہ اپنے پاؤں ایک دوسرے سے اتنے جدا رکھے کہ اس پر کھڑا ہونا صادق نہ آتا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔ اور اسی طرح اگر معمول کے خلاف پیروں کو کھڑا ہونے کی حالت میں بہت کھلا رکھے تو احتیاط کی بنا پر یہی حکم ہے۔

۹۷۴۔جب انسان نماز میں کوئی واجب ذکر پڑھنے میں مشغول ہو تو ضروری ہے کہ اس کا بدن ساکن ہو اور جب مستحب ذکر میں مشغول ہو تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے اور جس وقت وہ قدرے آگے یا پیچھے ہونا چاہے یا بدن کو دائیں یا بائیں جانب تھوڑی سی حرکت دینا چاہے تو ضروری ہے کہ اس وقت کچھ نہ پڑھے۔

۹۷۵۔اگر متحرک بدن کی حالت میں کوئی شخص مستحب ذکر پڑھے مثلاً رکوع سجدے میں جانے کے وقت تکبیر کہے اور اس ذکر کے قصد سے کہے جس کا نماز میں حکم دیا گیا ہےتو وہ ذکر صحیح نہیں لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔ اور ضروری ہے کہ انسان اللّٰہِ وَقُوَّتِہِ وَاَقعدُ اس وقت کہے جب کھڑا ہو رہا ہو۔

۹۷۶۔ ہاتھوں اور انگلیوں کو الحمد پڑھتے وقت حرکت دینے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ انہیں بھی حرکت نہ دی جائے۔

۹۷۷۔ اگر کوئی شخص الحمد اور سورہ پڑھتے وقت یا تسبیحات پڑھتے وقت بے اختیار اتنی حرکت کرے کہ بدن کے ساکن ہونے کی حالت سے خارج ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بدن کے دوبارہ ساکن ہونے جو کچھ اس نے حرکت کی حالت میں پڑھا تھا، دوبارہ پڑھے۔

۹۷۸۔ نماز کے دوران اگر کوئی شخص کھڑے ہونے کے قابل نہ ہو تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور اگر بیٹھ بھی نہ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ لیٹ جائے لیکن جب تک اس کے بدن کو سکون حاصل نہ ہو ضروری ہے کہ کوئی واجب ذکر نہ پڑھے۔

۹۷۹۔ جب تک انسان کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو ضروری ہے کہ نہ بیٹھے مثلاً اگر کھڑا ہونے کی حالت میں کسی کا بدن حرکت کرتا ہو یا وہ کسی چیز پر ٹیک لگانے پر یا بدن کو تھوڑا سا ٹیڑھا کرنے پر مجبور ہو تو ضروری ہے کہ جیسے بھی ہوسکے کھڑا ہو کر نماز پڑھے لیکن اگر وہ کسی طرح بھی کھڑا نہ ہوسکتا ہو تو ضروری ہے کہ سیدھا بیٹھ جائے اور بیٹھ کر نماز پڑھے۔

۹۸۰۔ جب تک انسان بیٹھ سکے ضروری ہے کہ وہ لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر وہ سیدھا ہو کر نہ بیٹھ سکے تو ضروری ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو بیٹھے اور اگر بالکل نہ بیٹھ سکے تو جیسا کہ قبلے کے احکام میں کہا گیا ہے ضروری ہے کہ دائیں پہلو لیٹے اور دائیں پہلو پر نہ لیٹ سکتا ہو تو بائیں پہلو پر لیٹے اور احتیاط لازم کی بنا پر ضروری کہ جب تک دائیں پہلو پر لیٹ سکتا ہو بائیں پہلو پر نہ لیٹے اور اگر دونوں طرف لیٹنا ممکن نہ ہو تو پشت کے بل اس طرح لیٹے کہ اس کے تلوے قبلے کی طرف ہوں۔

۹۸۱۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر وہ الحمد اور سورہ پڑھنے کے بعد کھڑا ہوسکے اور رکوع کھڑا ہو کر بجا لا سکے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور قیام کی حالت سے رکوع میں جائے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ رکوع بھی بیٹھ کر بجالائے۔

۹۸۲۔ جو شخص کرنماز پڑھ رہا ہو اگر وہ نماز کے دوران اس قابل ہو جائے کہ بیٹھ سکے تو ضروری ہے کہ نماز کی جتنی مقدار ممکن ہو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑا ہوسکے تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار ممکن ہو کھڑا ہو کر پڑھے لیکن جب تک اس کے بدن کو سکون حاصل نہ ہوجائے ضروری ہے کہ کوئی واجب ذکر نہ پڑھے۔

۹۸۳۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر نماز کے دوران اس قابل ہو جائے کہ کھڑا ہوسکے تو ضروری ہے کہ نماز کی جتنی مقدار ممکن ہو کھڑا ہو پڑھے لیکن جب تک اس کے بدن کو سکون حاصل نہ ہو جائے ضروری ہے کہ کوئی واجب ذکر نہ پڑھے۔

۹۸۴۔ اگر کسی ایسے شخص کو جو کھڑا ہو سکتا ہو یہ خوف ہو کہ کھڑا ہونے بیمار ہو جائے گا یا اسے کوئی تکلیف ہوگی تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر بیٹھنے سے بھی تکلیف کا ڈر ہو تو لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

۹۸۵۔اگر کسی شخص کو اس بات کی امید ہو کہ آخر وقت میں کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکے گا اور وہ اول وقت میں نماز پڑھ لے اور آخر وقت میں کھڑا ہونے پر قادر ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے لیکن اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے مایوس ہو اور اول وقت میں نماز پڑھ لے بعد ازاں وہ کھڑے ہونے کے قابل ہو جائے تو ضروری نہیں کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

۹۸۶۔ (انسان کے لئے) مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں جسم سیدھا رکھے اور کندھوں کو نیچے کی طرف ڈھیلا چھوڑ دے نیز ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور انگلیوں کو باہم ملا کر رکھے اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر مرکوز رکھے اور بدن کو بوجھ دونوں پاؤں پر یکساں ڈالے اور خشوع اور خضوع کے ساتھ کھڑا ہو اور پاؤں آگے پیچھے نہ رکھے اور اگر مرد ہو تو پاؤں کے درمیان تین پھیلی ہوئی انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک کا فاصلہ رکھے اور اگر عورت ہو تو دونوں پاؤں ملا کر رکھے۔

قراءت

۹۸۷۔ ضروری ہے کہ انسان روزانہ کی واجب نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں پہلے الحمد اور اس کے بعد احتیاط کی بنا پر کسی ایک پورے سورے کی تلاوت کرے اور وَالضُّحٰی اور اَلَم نَشرَح کی سورتیں اور اسی طرح سورہ فیل اور سورہ قریش احتیاط کی بنا پر نماز میں ایک سورت شمار ہوتی ہیں۔

۹۸۸۔ اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا انسان کسی مجبوری کی وجہ سے سورہ نہ پڑھ سکتا ہو مثلاً اسے خوف ہو کہ اگر سورہ پڑھے گا تو چور یا درندہ یا کوئی اور چیز اسے نقصان پہنچائے گی یا اسے ضروری کام ہو تو اگر وہ چاہے تو سورہ نہ پڑھے بلکہ وقت تنگ ہونے کی صورت میں اور خوف کی بعض حالتوں میں ضروری ہے کہ وہ سورہ نہ پڑھے۔

۹۸۹۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر الحمد سے پہلے سورہ پڑھے تو اس کی نماز باطل ہوگی لیکن اگر غلَطی سے الحمد سے پہلے سورہ پڑھے اور پڑھنے کے دوران یاد آئے تو ضروری ہے کہ سورہ کو چھوڑ دے اور الحمد پڑھنے کے بعد سورہ شروع سے پڑھے۔

۹۹۰۔ اگر کوئی شخص الحمد اور سورہ یا ان سے کسی ایک کا پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں جانے کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۹۹۱۔ اگر رکوع کے لئے جھکنے سے پہلے کسی شخص کو یاد آئے کہ اس نے الحمد اور سورہ نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ پڑھے اور اگر یہ یاد آئے کہ سورہ نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ فقط سورہ پڑھے لیکن اگر اسے یاد آئے کہ فقط الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ پہلے الحمد اور اس کے بعد دوبارہ سورہ پڑھے اور اگر جھک بھی جائے لیکن رکوع حد تک پہنچنے سے پہلے یاد آئے کہ الحمد اور سورہ یا فقط سورہ یا فقط الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور اسی حکم کے مطابق عمل کرے۔

۹۹۲۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر فرض نماز میں ان چار سوروں میں سے کوئی ایک سورہ پڑھے جن میں آیہ سجدہ ہو اور جن کا ذکر مسئلہ ۳۶۱ میں کیا گیا ہے تو واجب ہے کہ آیہ سجدہ پڑھنے کے بعد سجدہ کرے لیکن اگر سجدہ لائے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ اسے دوبارہ پڑھے اور اگر سجدہ نہ کرے تو اپنی نماز جاری رکھے سکتا ہے اگرچہ سجدہ نہ کرکے اس نے گناہ کیا ہے۔

۹۹۳□اگر کوئی شخص ب□ول کر ایسا سورہ پ□□نا شروع کر د□ جس می□ سجدہ واجب ہو لیکن آیہ سجدہ پر پہنچن□ س□ پہل□ اس□ خیال آجائ□ تو ضروری ہ□ کہ اس سورہ کو چ□و□ د□ اور کوئی دوسرا سورہ پ□□□ اور آیہ سجدہ پ□□ن□ ک□ بعد خیال آئ□ تو ضروری ہ□ کہ جس طرح سابقہ مسئلہ می□ کہا گیا ہ□ عمل کر□□

۹۹۴□ اگر کوئی شخص نماز ک□ دوران کسی دوسر□ کو آیہ سجدہ پ□□ت□ ہوئی سن□ تو اس کی نماز صحیح ہ□ لیکن احتیاط کی بنا پر سجد□ کا اشارہ کر□ اور نماز ختم کرن□ ک□ بعد اس کا سجدہ بجالائ□□

۹۹۵□ مستحب نماز می□ سورہ پ□□نا ضروری نہی□ ہ□ خواہ وہ نماز منت مانن□ کی وجہ س□ ہی واجب کیو□ نہ ہوگئی ہو□ لیکن اگر کوئی شخص ایسی مستحب نمازی□ ان ک□ احکام ک□ مطابق پ□□نا چاہ□ مثلاً نماز وحشت کہ جن می□ مخصوص سورتی□ پ□□نی ہوتی ہی□ تو ضروری ہ□ کہ وہی سورتی□ پ□□□

۹۹۶□ جمعہ کی نماز می□ اور جمعہ ک□ دن ظہر کی نماز می□ پہلی رکعت می□ الحمد ک□ بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت می□ الحمد ک□ بعد سورہ منافقو□ پ□□نا مستحب ہ□□ اور اگر کوئی شخص ان می□ س□ کوئی ایک سورہ پ□□نا شروع کر د□ تو احتیاط واجب کی بنا پر اس□ چ□و□ کر کوئی دوسرا سورہ نہی□ پ□□ سکتا□

۹۹۷□ اگر کوئی شخص الحمد ک□ بعد سورہ اخلاص یا سورہ کافرو□ پ□□ن□ لگ□ تو وہ اس□ چ□و□ کر کوئی دوسرا سورہ نہی□ پ□□ سکتا البتہ اگر نماز جمعہ یا جمعہ ک□ دن نماز ظہر می□ ب□ول کر سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی بجائ□ ان دو سورتو□ می□ س□ کوئی سورہ پ□□□ تو انہی□ چ□و□ سکتا ہ□ اور سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پ□□ سکتا ہ□ اور احتیاط یہ ہ□ کہ اگر نصف تک پ□□ چکا ہو تو پ□ر ان سورو□ کو نہ چ□و□□□

۹۹۸□ اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز می□ یا جمعہ ک□ دن ظہر کی نماز می□ جان بوج□ کر سورہ اخلاص یا سورہ کافرون پ□□□ تو خواہ وہ نصف تک نہ پہنچا ہو احتیاط واجب کی بنا پر انہی□ چ□و□ کر سورہ جمعہ اور سورہ منافقو□ نہی□ پ□□ سکتا □

۹۹۹□ اگر کوئی شخص نماز می□ سورہ اخلاص یا سورہ کافرون ک□ علاوہ کوئی دوسرا سورہ پ□□□ تو جب تک نصف تک نہ پہنچا ہو اس□ چ□و□ سکتا ہ□ اور دوسرا سورہ پ□□ سکتا ہ□□ اور نصف تک پہنچن□ ک□ بعد بغیر کسی وجہ ک□ اس سورہ کو چ□و□ کر دوسرا سورہ پ□□نا احتیاط کی بنا پر جائز نہی□□

۱۰۰۰۔ اگر کوئی شخص کسی سورے کا کچھ حصه بھول جائے یا به امر مجبوری مثلاً وقت کی تنگی یا کسی اور وجه سے اسے مکمل نه کرسکتے تو وه اس سوره کو چھوڑ کر کوئی دوسرا سوره پڑھ سکتا هے خواه نصف تک هی پهنچ چکا هو یا وه سوره اخلاص یا سوره کافرون هی هو۔

۱۰۰۱۔ مرد پر احتیاط کی بنا پر واجب هے که صبح اور مغرب و عشا کی نمازوں پر الحمد اور سوره بلند آواز سے پڑھے اور مرد اور عورت دونوں پر احتیاط کی بنا پر واجب هے که نماز ظهر و عصر میں الحمد اور سوره آهسته پڑھیں۔

۱۰۰۲۔احتیاط کی بنا پر ضروری هے که مرد صبح اور مغرب و عشا کی نماز میں خیال رکھے که الحمد اور سوره کے تمام کلمات حتّی که ان کے آخری حرف تک بلند آواز سے پڑھے۔

۱۰۰۳۔صبح کی نماز اور مغرب و عشا کی نماز میں عورت الحمد اور سوره بلند آواز سے یا آهسته جیسا چاهے پڑھ سکتی هے۔ لیکن اگر نا محرم اس کی آواز سن رها هو اور اس کا سننا حرام هو تو احتیاط کی بنا پر آهسته پڑھے۔

۱۰۰۴۔ اگر کوئی شخص جس نماز کی بلند آواز سے پڑھنا ضروری هے اسے عمداً آهسته پڑھے یا جو نماز آهسته پڑھنی ضروری هے اسے عمداً بلند آواز سے پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل هے۔ لیکن اگر بھول جانے کی وجه سے یا مسئله نه جاننے کی وجه سے ایسا کرے تو (اس کی نماز) صحیح هے۔ نیز الحمد اور سوره پڑھنے کی دوران بھی اگر وه متوجه هو جائے که اس سے غلطی هوئی هے تو ضروری نهیں که نماز کا جو حصه پڑھ چکا هو اسے دوباره پڑھے۔

۱۰۰۵۔ اگر کوئی شخص الحمد اور سوره پڑھنے کے دوران اپنی آوز معمول سے زیاده بلند کرے مثلاً ان سورتوں کو ایسے پڑھے جیسے که فریاد کر رها هو تو اس کی نماز باطل هے۔

۱۰۰۶۔ انسان کے لئے ضروری هے که نماز کی قرائت کو سیکھ لے تاکه غلط نه پڑھے اور جوشخص کسی طرح بھی پورے سوره الحمد کو نه سیکھ سکتا هو جس قدر بھی سیکھ سکتا هو سیکھے اور پڑھے لیکن اگر وه مقدار بهت کم هو تو احتیاط واجب کی بنا پر قرآن کے دوسرے سوروں میں سے جس قدر سیکھ سکتا هو اس کے ساتھ ملا کر پڑھے اور اگر ایسا نه کر سکتا هو تو تسبیح کو اس کے ساتھ ملاکر پڑھے اور اگر کوئی پورے سوره کو نه سیکھ سکتا هو تو ضروری نهیں که اس کے بدلے کچھ پڑھے۔ اور هر حال میں احتیاط مستحب یه هے که نماز کو جماعت کے ساتھ بجالائے۔

۱۰۰۷۔ اگر کسی کو الحمد اچھی طرح یاد نہ ہو اور وہ سیکھ سکتا ہو اور نماز کا وقت وسیع ہو تو ضروری ہے کہ سیکھ لے اور اگر وقت تنگ ہو اور وہ اس طرح پڑھے جیسا کہ گزشتہ مسئلے میں کہا گیا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر ممکن ہو تو عذاب سے بچنے کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھے۔

۱۰۰۸۔واجبات نماز سکھانے کی اجرات لینا احتیاط کی بنا حرام لیکن مستحبات نماز سکھانے کی اجرت لینا جائز ہے۔

۱۰۰۹۔ اگر کوئی شخص الحمد اور سورہ کا کوئی کلمہ نہ جانتا ہویا جان بوجھ کر اسے نہ پڑھے یا ایک حرف کے بجائے دوسرا حرف کہے مثلاً۔ "ض" کی بجائے "ظ" کہے یا جہاں زیر اور زبر کے بغیر پڑھنا ضروری ہو وہاں زیر اور زبر لگائے یاتشدیدحذف کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۱۰۱۰۔ اگر انسان نے کوئی کلمہ جس طرح یاد کیا ہوا سے صحیح سمجھتا ہو اور نماز میں اسی طرح پڑھے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ اس نے غلط پڑھا ہے تو اس کے لئے نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔

۱۰۱۱۔ اگر کوئی شخص کسی لفظ کے زبر اور زیر سے واقف نہ ہو یا یہ نہ جانتا ہو کہ وہ لفظ (ہ) سے ادا کرنا چاہئے یا (ح) سے تو ضروری ہے کہ سیکھ لے اور ایسے لفظ کو دو (یا دو سے زائد) طریقوں سے ادا کرے اور اگر اس لفظ کا غلط پڑھنا قرآن یا ذکر خدا شمار نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔ اور اگر دونوں طریقوں سے پڑھنا صحیح ہو مثلاً "اِھدِنَاالصِّراطَ المُستَقِیمَ" کو ایک دفعہ (س) سے اور ایک دفعہ (ص) سے پڑھے تو ان دونوں طریقوں سے پڑھنےمیں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۰۱۲۔ علمائے تجوید کاکہنا ہے کہ اگر کسی لفظ میں واو ہو اور اس لفظ سے پہلے والے حرف پر پیش ہو اور اس لفظ میں داد کے بعد والا حرف ہمزہ ہو مثلاً۔ "سُوٓءٍ" تو پڑھنے والے کو چاہئے کہ اس داد کو مد کے ساتھ کھینچ کر پڑھے۔ اسی طرح اگر کسی لفظ میں "الف" ہو اور اس لفظ میں الف سے پہلے والے حرف پر زبر ہو اور اس لفظ میں الف کے بعد والا حرف ہمزہ ہو مثلاً۔ جآءَ تو ضروری ہے کہ اس لفظ کے الف کو کھینچ کر پڑھے۔ اور اگر کسی لفظ میں "ی" سے پہلے والے حرف پر زیر ہو اور اس لفظ میں "ی" کے بعد والا حرف ہمزہ ہو مثلاً۔ "جِیٓءَ" تو ضروری ہے کہ "ی" کومد کے ساتھ پڑھے۔ اور اگر ان حروف "داد، الف اوریا" کے بعد ہمزہ کے بجائے کوئی ساکن حرف ہو یعنی اس پر زبر، زیر یا پیش میں سے کوئی حرکت نہ ہو تب بھی ان تینوں حروف کو مد کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے ۔ لیکن ظاہراً ایسے معاملے میں قرات کا صحیح ہونا مدپر موقف نہیں۔ لہذا جو طریقہ بتایا گیا ہے اگر کوئی پر اس پر عمل نہ کرے تب بھی اس کی نماز صحیح ہے لیکن وَلَاالضَّآلِّینَ جیسے

الفاظ میں تشدید اور الف کا پورے طور پر ادا ہونا مد پر تھوڑا سا توقف کرنے میں ہے لہذا ضروری ہے کہ الف کو تھوڑا سا کھینچ کر پڑھے۔

۱۰۱۳۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ انسان نماز میں وقف بحرکت اور وصل بسکون نہ کرے اور وقف بحرکت کے معنی یہ ہیں کہ کسی لفظ کے آخر میں زیر زبر پیش پڑھے اور لفظ اور اس کے بعد کے لفظ کے درمیان فاصلہ دے مثلاً کہے اَلرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اور اَلرَّحِیمِ کے میم کو زیر دے اور اس کے بعد قدرے فاصلہ دے اور کہے مَالِکِ یَومِ الدِّینِ اور وصل بسکون کے معنی یہ ہیں کہ کسی لفظ کی زیر زبر یا پیش نہ پڑھے اور اس لفظ کو بعد کے لفظ سے جوڑ دے مثلاً یہ کہے اَلرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اور اَلرَّحِیمِ کے میم کو زیر نہ دے اور فوراً مَالِکِ یَومِ الدِّینِ کہے۔

۱۰۱۴۔ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فقط ایک دفعہ الحمد یا ایک دفعہ تسبیحات اربعہ پڑھی جاسکتی ہے یعنی نماز پڑھنے والا ایک دفعہ کہے سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکبَرُ اور بہتر یہ ہے کہ تین دفعہ کہے اور وہ ایک رکعت میں الحمد اور دوسری رکعت میں تسبیحات بھی پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں رکعتوں میں تسبیحات پڑھے۔

۱۰۱۵۔اگر وقت تنگ ہو تو تسبیحات اربعہ ایک دفعہ پڑھنا چاہئے اور اگر اس قدر وقت بھی نہ ہو تو بعید نہیں کہ ایک دفعہ سُبحَانَ اللہِ کہنا لازم ہو۔

۱۰۱۶۔ احتیاط کی بنا پر مرد اور عورت دونوں پر واجب ہے کہ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد یا تسبیحات اربعہ آہستہ پڑھیں۔

۱۰۱۷۔اگر کوئی شخص تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد پڑھے تو واجب نہیں کہ اس کی بِسمِ اللہ بھی آہستہ پڑھے لیکن مقتدی کے لئے احتیاط واجب یہ ہے کہ بِسمِ اللہ بھی آہستہ پڑھے۔

۱۰۱۸۔ جو شخص تسبیحات یاد نہ کر سکتا ہو یا انہیں ٹھیک ٹھیک پڑھ نہ سکتا ہو ضروری ہے کہ وہ تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد پڑھے۔

۱۰۱۹۔ اگر کوئی شخص نماز کی پہلی دو رکعتوں میں یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ آخری دو رکعتیں ہیں تسبیحات پڑھے لیکن رکوع سے پہلے اسے صحیح صورت کا پتہ چل جائے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر اسے رکوع کے دوران یا رکوع کے بعد پتہ چلے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۰۲۰۔ اگر کوئی شخص نماز کی کی آخری دو رکعتوں میں یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ پہلی دو رکعتیں ہیں الحمد پڑھے یا نماز کی پہلی دو رکعتوں میں یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ آخری دو رکعتیں الحمد پڑھے تو اسے صحیح صورت کا خواہ رکوع سے پہلے پتہ چلے یا بعد میں اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۰۲۱۔اگر کوئی شخص تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد پڑھنا چاہتا ہو لیکن تسبیحات اس کی زبان پر آجائیں یا تسبیحات پڑھنا چاہتا ہو لیکن الحمد اس کی زبان پر آجائے اور اگر اس کے پڑھنے کا بالکل ارادہ نہ تھا تو ضروری ہے کہ اسے چھوڑ کر دوبارہ الحمد یا تسبیحات پڑھے لیکن اگر بطور کلی بلا ارادہ نہ ہو جیسے کہ اس کی عادت وہی کچھ پڑھنے کی ہو جو اس کی زبان پر آیا ہے تو وہ اسی کو تمام کر سکتا ہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۰۲۳۔ جس شخص کی عادت تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات پڑھنے کی ہو اگر وہ اپنی عادت سے غفلت برتے اور اپنے وظیفے کی ادائیگی کی نیت سے الحمد پڑھنے لگے تو وہی کافی ہے اور اس کے لئے الحمد یا تسبیحات دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔

۱۰۲۳۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات کے بعد اِستِغفار کرنا مثلاً کہے "اَستَغفِرُاللہَ رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیہِ" یا کہے "اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی" اور اگر نماز پڑھنے والا رکوع کے لئے جھکنے سے پہلے استغفارہ پڑھ رہا ہو یا اس سے فارغ ہو چکا ہو اور اسے شک ہو جائے کہ اس نے الحمد یا تسبیحات پڑھی ہیں یا نہیں تو ضروری ہے کہ الحمد یا تسبیحات پڑھے۔

۱۰۲۴۔ اگر تیسری یا چوتھی رکعت میں یا رکوع میں جاتے ہوئے شک کرے کہ اس نے الحمد یا تسبیحات پڑھی ہیں یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۱۰۲۵۔ اگر نماز پڑھنے والا شک کرے کہ آیا اس نے کوئی آیت یا جملہ درست پڑھا ہے یا نہیں مثلاً شک کرے کہ قُل ھُوَاللہُ اَحَد درست پڑھا ہے یا نہیں تو وہ اپنے شک کی پروانہ کرے لیکن اگر احتیاط وہی آیت یا جملہ دوبارہ صحیح طریقے سے

پڑھ دے تو کوئی حرج نہیں اور اگر کئی بار بھی شک کرے تو کئی بار پڑھ سکتا ہے۔ ہاں اگر وسوسے کی حد تک پہنچ جائے اور پھر بھی دوبارہ پڑھے تو احتیاط مستحب کی بنا پر پوری نماز دوبارہ پڑھے۔

۱۰۲۶۔ مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد پڑھنے سے پہلے "اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ" کہے اور ظہر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں بسمِ اللهِ بلند آواز سے کہے اور الحمد اور سورہ کو ممیز کرکے پڑھے اور ہر آیت کے آخر پر وقف کرے یعنی اسے بعد والی آیت کے ساتھ نہ ملائے اور الحمد اور سورہ پڑھتے وقت آیات کے معنوں کی طرف توجہ رکھے اور اگر جماعت سے نماز پڑھ رہا ہو تو امام جماعت کے سورہ الحمد ختم کرنے کے بعد اور اگر فُرادیٰ نماز پڑھ رہا ہو تو سورہ الحمد پڑھنے کے بعد کہے "الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ" اور سورہ قُل ھُوَاللهُ اَحَد پڑھنے کے بعد ایک یا دو تین دفعہ "کَذَالِکَ اللهُ رَبِّی" یا تین دفعہ "کَذَلِکَ اللهُ رَبُّنَا" کہے اور سورہ پڑھنے کے بعد اور تھوڑی دیر رکے اور اس کے بعد رکوع سے پہلے کی تکبیر کہے یا قنوت پڑھے۔

۱۰۲۷۔ مستحب ہے کہ تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں سورہ قدر اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے۔

۱۰۲۸۔ پنج گانہ نمازوں میں سے کسی ایک نماز میں بھی انسان کا سورہ اخلاص کا نہ پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۰۲۹۔ ایک ہی سانس میں سورہ قُل ھُوَاللهُ اَحَد کا پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۰۳۰۔ جو سورہ انسان پہلی رکعت میں پڑھے اس کا دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر سورہ اخلاص دونوں رکعتوں میں پڑھے تو مکروہ نہیں ہے۔

رکوع

۱۰۳۱۔ضروری ہے کہ ہر رکعت میں قرائت کے بعد اس قدر جھکے کہ اپنی انگلیوں کے سرے گھٹنے پر رکھ سکے اور اس عمل کو رکوع کہتے ہیں۔

۱۰۳۲۔ اگر رکوع جتنا جھک جائے لیکن اپنی انگلیوں کے سرے گھٹنوں پر نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں ۔

۱۰۳۳□ اگر کوئی شخص رکوع عام طریق□ ک□ مابق نہ بجا لائ□ مثلاً بائی□ یا دائی□ جانب ج□ک جائ□ تو خواہ اس ک□ ہات□ گ□□نو□ تک پہنچ ب□ی جائی□ اس کا رکوع صحیح نہی□ ہ□□

۱۰۳۴□ ضروری ہ□ کہ ج□کنا رکوع کی نیت س□ ہو لہذا اگر کسی اور کام ک□ لئ□ مثلاً۔ کسی جانور کو مارن□ ک□ لئ□ ج□ک□ تو اس□ رکوع نہی□ کہا جاسکتا بلکہ ضروری ہ□ کہ ک□□ا ہو جائ□ اور دوبارہ رکوع ک□ لئ□ ج□ک□ اور اس عمل کی وجہ س□ رکن می□ اضافہ نہی□ ہوتا اور نماز باطل نہی□ ہوتی□

۱۰۳۵□ جس شخص ک□ ہات□ یا گ□□ن□ دوسر□ لوگو□ ک□ ہات□و□ اور گ□□نو□ س□ مختلف ہو□ مثلاً اس ک□ ہات□ اتن□ لمب□ ہو□ کہ اگر معمولی سا ب□ی ج□ک□ تو گ□□نو□ تک پہنچ جائی□ یا اس ک□ گ□□ن□ دوسر□ لوگو□ ک□ گ□□نو□ ک□ مقابل□ می□ نیچ□ ہو□ اور اس□ ہات□ گ□□نو□ تک پہنچان□ ک□ لئ□ بہت زیادہ ج□کنا پ□تا ہو تو ضروری ہ□ کہ اتنا ج□ک□ جتنا عموماً لوگ ج□کت□ ہی□□

۱۰۳۶□ جو شخص بی□۔ کر رکوع کر رہا ہو اس□ اس قدر ج□کنا ضروری ہ□ کہ اس کا چہرہ اس ک□ گ□□نو□ ک□ بالمقابل جا پہنچ□ اور بہتر ہ□ کہ اتنا ج□ک□ کہ اس کا چہرہ سجد□ کی جگہ ک□ قریب جاپہنچ□□

۱۰۳۷□ بہتر یہ ہ□ کہ اختیار کی حالت می□ رکوع می□ تین دفعہ "سُبحَانَ اللہ" یا ایک دفعہ "سُبحَانَ رَبِّی العَظِیمَ وَبِحَمدِہ" کہ□ اور ظاہر یہ ہ□ کہ جو ذکر ب□ی اتنی مقدار می□ کہا جائ□ کافی ہ□ لیکن وقت کی تنگی اور مجبوری کی حالت می□ ایک دفعہ "سبحَانَ اللہ" کہنا ہی کافی ہ□□

۱۰۳۸□ ذِکرِ رکوع مسلسل اور صحیح عربی می□ پ□□نا چاہئ□ اور مستحب ہ□ کہ اس□ تین یا پانچ یا سات□ دفعہ بلکہ اس س□ ب□ی زیادہ پ□□ا جائ□□

۱۰۳۹□ رکوع کی حالت می□ ضروری ہ□ کہ نماز پ□□ن□ وال□ کا بدن ساکن ہو نیز ضروری ہ□ کہ وہ اپن□ اختیار س□ بدن کو اس طرح حرکت نہ د□ کہ اس پر ساکن ہونا صادق نہ ائ□ حتّی کہ احتیاط کی بنا پر اگر وہ واجب ذکر می□ مشغول نہ ہو تب ب□ی یہی حکم ہ□□

۱۰۴۰□ اگر نماز پ□□ن□ والا۔ اس وقت جبکہ رکوع کا واجب ذکر ادا کر رہا ہو ب□ اختیار اتنی حرکت کر□ کہ بدن ک□ سکون کی حالت می□ ہون□ س□ خارج ہوجائ□ تو بہتر یہ ہ□ کہ بدن ک□ سکون حاصل کرن□ ک□ بعد دوبارہ ذکر کو بجالائ□ لیکن

اگر اتنی کم مدت ک□ لئ□ حرکت کر□ که بدن ک□ سکون می□ هون□کی حالت می□ خارج نه هو یا انگلیو□ کو حرکت د□ تو کوئی حرج نهی□ ه□□

۱۰۴۱□ اگر نماز پ□□ن□ والا۔ اس س□ پیشتر که رکوع جتنا ج□ک□ اور اس کا بدن سکون حاصل کر□ جان بوج□ کر ذکر رکوع پ□□نا شروع کر د□ تو اس کی نماز باطل ه□□

۱۰۴۲□ اگر ایک شخص واجب ذکر ک□ ختم هون□ س□ پهل□ جان بوج□ کر سر رکوع س□ ا□□ا□ تو اس کی نماز باطل ه□ اور اگر سهواً سر ا□□ا□ اور اس س□ پیشتر که رکوع کی حالت س□ خارج هو جائ□ اس□ یاد ا□ئ□ که اس ن□ ذکر رکوع ختم نهی□ کیا تو ضروری ه□ که رک جائ□ اور ذکر پ□□□□ اور اگر اس□ رکوع کی حالت س□ خارج هون□ ک□ بعد یاد ا□ئ□ تو اس کی نماز صحیح ه□□

۱۰۴۳□ اگر ایک شخص ذکر کی مقدار ک□ مطابق رکوع کی حالت می□ نه ره سکتا هو تو احتیاط مستحب یه ه□ که اس کا بقیه حصه رکوع س□ ا□□ت□ هوئ□ پ□□□□

۱۰۴۴□ اگر کوئی شخص مرض وغیره کی وجه س□ رکوع می□ اپنا بدن ساکن نه رک□ سک□ تو اس کی نماز صحیح ه□ لیکن ضروری ه□ که رکوع کی حالت می□ خارج هون□ س□ پهل□ واجب ذکر اس طریق□ س□ ادا کر□ جیس□ اوپر بیان کیا گیا ه□□

۱۰۴۵□جب کوئی شخص رکوع ک□ لئ□ نه ج□ک هو تو ضروری ه□ که کسی چیز کا سهارا ل□ کر رکوع بجالائ□ اور اگر سهار□ ک□ ذریع□ ب□ی معمول ک□ مطابق رکوع نه کر سک□ تو ضروری ه□ که اس قدر ج□ک□ که عُرفاً اس□ رکوع کها جاسک□ اور اگر اس قدر نه ج□ک سک□ تو ضروری ه□ که رکوع ک□ لئ□ سر س□ اشاره کر□□

۱۰۴۶□ جس شخص کو رکوع ک□ لئ□ سر س□ اشاره کرنا ضروری هو اگر وه اشاره کرن□ پر قادرنه هو تو ضروری ه□ که رکوع کی نیت ک□ سات□ ا□نک□و□ کو بند کر□ اور ذکر رکوع پ□□□ اور رکوع س□ ا□□ن□ کی نیت س□ ا□نک□و□ کو ک□ول د□ اور اگر اس قابل ب□ی نه هو تو احتیاط کی بنا پر دل می□ رکوع کی نیت کر□ اور اپن□ هات□ س□ رکوع ک□ لئ□ اشاره کر□ اور ذکر رکوع پ□□□□

۱۰۴۷□ جو شخص ک□□□ هو کر رکوع نه کرسک□ لیکن جب بی□□ا هو تو رکوع ک□ لئ□ ج□ک سکتا هو تو ضروری ه□ که ک□□□ هوکر نماز پ□□□ اور رکوع ک□ لئ□ سر س□ اشاره کر□□ اور احتیاط مستحب یه ه□ که ایک دفعه پ□ر نماز پ□□□ اور اس ک□ رکوع ک□ وقت بی□□ جائ□ اور رکوع ک□ لئ□ ج□ک جائ□□

۱۰۴۸□ اگر کوئی شخص رکوع کی حد تک پهنچن□ ک□ بعد سر کو ا□□ا□□ اور دوباره رکوع کرن□ کی حد تک ج□ک□ تو اس کی نماز باطل ه□□

۱۰۴۹□ ضروری ه□ که ذکر رکوع ختم هون□ ک□ بعد سید□ا ک□□ا هو جائ□ اور جب اس کا بدن سکون حاصل کرل□ اس ک□ بعد سجد□ می□ جائ□ اور اگر جان بوج□ کر ک□□ا هون□ س□ پهل□ یا بدن ک□ سکون حاصل کرن□ س□ پهل□ سجد□ می□ چلا جائ□ تو اس کی نماز باطل ه□□

۱۰۵۰□ اگر کوئی شخص رکوع ادا کرنا ب□ول جائ□ اور اس س□ پیشتر که سجد□ کی حالت می□ پهنچ□ اس□ یاد آجائ□ تو ضروری ه□ که ک□□ا هو جائ□ اور پ□ر رکوع می□ جائ□□ اور ج□ک□ هوئ□ هون□ کی حالت می□ اگر رکوع کی جانب لو□ جائ□ تو کافی نهی□□

۱۰۵۱□ اگر کسی شخص کو پیشانی زمین پر رک□ن□ ک□ بعد یاد آئ□ که اس ن□ رکوع نهی□ کیا تو اس ک□ لئ□ ضروری ه□ که لو□ جائ□ اور ک□□ا هون□ ک□ بعد رکوع بجالائ□□ اور اگر اس□ دوسر□ سجد□ می□ یاد آئ□ تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کی نماز باطل ه□□

۱۰۵۲□ مستحب ه□ که انسان رکوع می□ جان□ س□ پهل□ سید□ا ک□□ا هو کر تکبیر که□ اور رکوع می□ گ□□نو□ کو پیچ□□ کی طرف د□کیل□□ پی□□ کو هموار رک□□□ گردن کو ک□ینچ کر پی□□ ک□ برابر رک□□□ دونو□ پاو□ ک□ درمیان دیک□□□ ذکر س□ پهل□ یا بعد می□ درود پ□□□ اور جب رکوع ک□ بعد ا□□□ اور سید□ا ک□□ا هو تو بدن ک□ سکون کی حالت می□ هوت□ هوئ□ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه" که□□

۱۰۵۳□ عورتو□ ک□ لئ□ مستحب ه□ که رکوع می□ هات□و□ کو گ□□نو□ س□ اوپر رک□ی□ اور گ□□نو□ کو پیچ□□ کی طرف نه د□کیلی□□

سجود

اشاره

۱۰۵۴۔ نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ واجب اور مستحب نمازوں کی ہر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے کرے۔ سجدہ یہ ہے کہ خاص شکل میں پیشانی کو خضوع کی نیت سے زمین پر رکھے۔ اور نماز کے سجدے کی حالت میں واجب ہے کہ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے زمین پر رکھے جائیں۔

۱۰۵۵۔دو سجدے مل کر ایک رکن ہیں اور اگر کوئی شخص واجب نماز میں عمداً یا بھولے سے ایک رکعت میں دونوں سجدے ترک کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔ اور اگر بھول کر ایک رکعت میں دو سجدوں کا اضافہ کرے تو احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے۔

۱۰۵۶۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ایک سجدہ کم یا زیادہ کر دے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر سہواً ایک سجدہ کم یا زیادہ کرے تو اس کا حکم بعد میں بیان کیا جائے گا۔

۱۰۵۷۔ جو شخص پیشانی زمین پر رکھ سکتا ہو اگر جان بوجھ کر یا سہواً پیشانی زمین پر نہ رکھے تو خواہ بدن کے دوسرے حصے زمین سے لگ بھی گئے ہوں تو اس نے سجدہ نہیں کیا لیکن اگر وہ پیشانی زمین پر رکھ دے اور سہواً بدن کے دوسرے حصے زمین پر نہ رکھے یا سہواً ذکر نہ پڑھے تو اس کا سجدہ صحیح ہے۔

۱۰۵۸۔ بہتر یہ ہے کہ اختیار کی حالت میں سجدے میں تین دفعہ "سُبحَانَ اللہ" یا ایک دفعہ "سُبحَانَ رَبِّ الاَعلٰی وَبِحَمدِہ" پڑھے اور ضروری ہے کہ یہ جملے مسلسل اور صحیح عربی میں کہے جائیں اور ظاہر یہ ہے کہ ہر ذکر کا پڑھنا کافی ہے لیکن احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اتنی ہی مقدار میں ہو اور مستحب ہے کہ "سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی وَبِحَمدِہ" تین یا پانچ یا سات دفعہ یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ پڑھے۔

۱۰۵۹۔ سجدے کی حالت میں ضروری ہے کہ نمازی کا بدن ساکن ہو اور حالت اختیار میں اسے اپنے بدن کو اس طرح حرکت نہیں دینا چاہئے کہ سکون کی حالت سے نکل جائے اور جب واجب ذکر میں مشغول نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر یہی حکم ہے۔

۱۰۶۰ اگر اس پیشتر کہ پیشانی زمین س لگ اور بدن سکون حاصل کرل کوئی شخص جان بوج کر ذکر سجدہ پ یا ذکر ختم ہون س پہل جان بوج کر سر سجد س ال تو اسکی نماز باطل ہ

۱۰۶۱ اگر اس س پیشتر کہ پیشانی زمین پر لگ کوئی شخص سہواً ذکر سجدہ پ اور اس س پیشتر کہ سر سجد س ائ اس پتہ چل جائ کہ اس ن غلطی کی ہ تو ضروری ہ کہ ساکن ہو جائ اور دوبارہ ذکر پ

۱۰۶۲ اگر کسی شخص کو سر سجد س الین ک بعد پتہ چل کہ اس ن ذکر سجدہ ختم ہون س پہل سر ا لیا ہ تو اس کی نماز صحیح ہ

۱۰۶۳ جس وقت کوئی شخص ذکر سجدہ پ رہا ہو اگر وہ جان بوج کر سات اعضائ سجدہ می س کسی ایک کو زمین پر س ائ تو اس کی نماز باطل ہو جائ گی لیکن جس وقت ذکر پن می مشغول نہ ہو اگر پیشانی ک علاوہ کوئی عضو زمین پر س ال اور دوبارہ رک د تو کوئی حرج نہی ہ لیکن اگر ایسا کرنا اس ک بدن ک ساکن ہون ک منافی ہو تو اس صورت می احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہ

۱۰۶۴ اگر ذکر سجدہ ختم ہون س پہل کوئی شخص سہواً پیشانی زمین ال تو اس دوبارہ زمین پر نہی رک سکتا اور ضروری ہ کہ اس ایک سجدہ شمار کر لیکن اگر دوسر اعضا سہواً زمین پر س ائ تو ضروری ہ کہ انہی دوبارہ زمین پر رک اور ذکر پ

۱۰۶۵ پہل سجد کا ذکر ختم ہون ک بعد ضروری ہ کہ بی جائ حتی کہ اس کا بدن سکون حاصل کرل اور پر دوبارہ سجد می جائ

۱۰۶۶ نماز پن وال کی پیشانی رکن کی جگہ گ نو اور پاو کی انگلیو ک سرو کی جگہ س چار ملی ہوئی انگلیو س زیادہ بلند یا پست نہی ہونی چاہئ بلکہ احتیاط واجب یہ ہ کہ اس کی پیشانی کی جگہ اس ک ک ہون کی جگہ س چار ملی ہوئی انگلیو س زیادہ نیچی یا اونچی بی نہ ہو

۱۰۶۷□ اگر کسی ایسی □□لوان جگه می□ اگرچه اس کا ج□کاو صحیح طور پر معلوم نه هو نماز پ□□ن□ وال□ کی پیشانی کی جگه اس ک□ گ□□نو□ اور پاو□ کی انگلیو□ ک□ سرو□ کی جگه س□ چار ملی هوئی انگلیو□ س□ زیاده بلند یا پست هو تو اس کی نماز می□ اشکال ه□□

۱۰۶۸□ اگر نماز پ□□ن□ والا اپنی پیشانی کی غلطی س□ ایک ایسی چیز پر رک□ د□ جو گ□□نو□ اور اس ک□ پاو□ کی انگلیو□ ک□ سرو□ کی جگه س□ چار ملی هوئی انگلیو□ س□ زیاده بلند هو اور ان کی بلندی اس قدر هو که یه نه کهه سکی□ که سجد□ کی حالت می□ ه□ تو ضروری ه□ که سر کو ا□□ائ□ اور ایسی چیز پر جس کی بلندی چار ملی هوئی انگلیو□ س□ زیاده نه هو رک□□ اور اگر اس کی بلندی اس قدر هو که کهه سکی□ که سجد□ کی حالت می□ ه□ تو پ□ر واجب ذکر پ□□ن□ ک□ بعد متوجه هو تو سر سجد□ س□ ا□□ا کر نماز کو تمام کر سکتا ه□□ اور اگر واجب ذکر پ□□ن□ س□ پهل□ متوجه هو تو ضروری ه□ که پیشانی کو اس چیز س□ ه□ا کر اس چیز پر رک□□ که جس کی بلندی چار ملی هوئی انگلیو□ ک□ برابر یا اس س□ کم هو اور واجب ذکر پ□□□ اور اگر پیشانی کو ه□انا ممکن نه هو تو واجب ذکر کو اسی حالت می□ پ□□□ اور نماز کو تمام کر□ اور ضروری نهی□ که نماز کو دوباره پ□□□□

۱۰۶۹□ ضروری ه□ که نماز پ□□ن□ وال□ کی پیشانی اور اس چیز ک□ درمیان جس پر سجده کرنا صحیح ه□ کوئی دوسری چیز نه هو پس اگر سجده گاه اتنی میلی هو که پیشانی سجده گاه کو نه چ□وئ□ تو اس کا سجده باطل ه□□ لیکن اگر سجده گاه کارنگ تبدیل هوگیا هو تو کوئی حرج نهی□□

۱۰۷۰□ ضروری ه□ که سجد□ می□ دونو□ هت□یلیا□ زمین پر رک□□ لیکن مجبوری کی حالت می□ هات□و□ کی پشت ب□ی زمین پر رک□□ تو کوئی حرن نهی□ اور اگر هات□و□ کی پشت ب□ی زمین پر رک□نا ممکن نه هو تو احتیاط کی بنا ضروری ه□ که هات□و□ کی کلائیا□ زمین پر رک□□ اور اگر انهی□ ب□ی نه رک□ سک□ تو پ□ر کهنی تک جو حصه ب□ی ممکن هو زمین پر رک□□ اور اگر یه ب□ی ممکن نه هو تو پ□ر بازو کا رک□نا ب□ی کافی ه□□

۱۰۷۱□ (نماز پ□□ن□ وال□ ک□ لئ□) ضروری ه□ که سجد□ می□ پاو□ ک□ دونو□ انگو□□□ زمین پر رک□□ لیکن ضروری نهی□ که دونو□ انگو□□و□ ک□ سر□ زمین پر رک□□ بلکه ان کا ظاهری یا باطنی حصه ب□ی رک□□ تو کافی ه□□ اور اگر پاو□ کی دوسری انگلیا□ یا پاو□ کا اوپر والا حصه زمین پر رک□□ یا ناخن لمب□ هون□ کی بنا پر انگو□□و□ ک□ سر□ زمین پر نه لگی□ تو نماز باطل ه□ اور جس شخص ن□ کوتاهی اور مسئله نه جانن□ کی وجه س□ اپنی نمازی□ اس طرح پ□□ی هو□ ضروری ه□ که ان□ی□ دوباره پ□□□□

۱۰۷۲□ جس شخص ک□ پاو□ ک□ انگو□□و□ ک□ سرو□ س□ کچ□ حصہ ک□ا ہوا ہو ضروری ہ□ کہ جتنا باقی ہو وہ زمین پر رک□□ اور اگر انگو□□و□ کا کچ□ حصہ ب□ی نہ بچا ہو اور اگر بچا ب□ی ہو تو بہت چ□و□ا ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہ□ کہ باقی انگلیو□ کو زمین پر رک□□ اور اگر اس کی کوئی ب□ی انگلی نہ ہو تو پاو□ کا جتنا حصہ ب□ی باقی بچا ہو اس□ زمین پر رک□□□

۱۰۷۳□ اگر کوئی شخص معمول ک□ خلاف سجدہ کر□ مثلاً سین□ اور پی□ کو زمین پر □کائ□ یا پاو□ کو کچ□ پ□یلائ□ چنانچہ اگر کہا جائ□ کہ اس ن□ سجدہ کیا ہ□ تو اس کی نماز صحیح ہ□ لیکن اگر کہا جائ□ کہ اس ن□ پاو□ پ□یلائ□ ہی□ اور اس پر سجدہ کرنا صادق نہ آتا ہو تو اس کی نماز باطل ہ□□

۱۰۷۴□ سجدہ گاہ یا دوسری چیز جس پر نماز پ□□ن□ والا سجد□ کر□ ضروری ہ□ کہ پاک ہو لیکن اگر مثال ک□ طور پر سجدہ گاہ کو نجس فرش پر رک□ د□ یا سجدہ گاہ کی ایک طرف نجس ہو اور وہ پیشانی پاک طرف رک□□ تو کوئی حرج نہی□ ہ□□

۱۰۷۵□ اگر نماز پ□□ن□ وال□ کی پیشانی پر پ□و□ا یا زخم یا اس طرح کی کوئی چیز ہو□ جس کی بنا پر وہ پیشانی زمین پر نہ رک□ سکتا ہو مثلاً اگر وہ پ□و□ا پوری پیشانی کو نہ گ□یر□ ہوئ□ ہو تو ضروری ہ□ کہ پیشانی ک□ صحت مند حص□ س□ سجدہ کر□ اور اگر پیشانی کی صحت مند جگہ پر سجدہ کرنا اس بات پر موقوف ہو کہ زمین کو ک□ود□ اور پ□و□□ کو گ□□□ می□ اور صحت مند جگہ کی اتنی مقدار زمین پر رک□□ کہ سجد□ ک□ لئ□ کافی ہو تو ضروری ہ□ کہ اس کام کا انجام د□□

۱۰۷۶□ اگر پ□و□ا یا زخم تمام پیشانی پر پ□یلا ہوا ہو تو نماز پ□□ن□ وال□ ک□ لئ□ ضروری ہ□ کہ اپن□ چہر□ ک□ کچ□ حص□ س□ سجدہ کر□ اور احتیاط لازم یہ ہ□ کہ اگر □□و□ی س□ سجدہ کرسکتا ہو تو □□و□ی س□ سجدہ کر□ اور اگر نہ کر سکتا ہو تو پیشانی ک□ دونو□ اطراف می□ س□ ایک طرف س□ سجدہ کر□ اور اگر چہر□ س□ سجدہ کرنا کسی طرح ب□ی ممکن نہ ہو تو ضروری ہ□ کہ سجد□ ک□ لئ□ اشارہ کر□□

۱۰۷۷□ جو شخص بی□□ سکتا ہو لیکن پیشانی زمین پر نہ رک□ سکتا ہو ضروری ہ□ کہ جس قدر ب□ی ج□ک سکتا ہو ج□ک□ اور سجدہ گاہ یا کسی دوسری چیز کو جس پر سجدہ صحیح ہو کسی بلند چیز پر رک□□ اور اپنی پیشانی اس پر اس طرح رک□□ کہ لوگ کہی□ کہ اس ن□ سجدہ کیا ہ□ لیکن ضروری ہ□ کہ ہت□یلیو□ اور گ□□نو□ اور پاو□ ک□ انگو□□و□ کو معمول ک□ مطابق زمین پر رک□□□

۱۰۷۸۔ اگر کوئی ایسی بلند چیز نہ ہو جس پر نماز پڑھنے والا سجدہ گاہ یا کوئی دوسری چیز جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو رکھ سکے اور کوئی شخص بھی نہ ہو جو مثلاً سجدہ گاہ کو اٹھائے اور پکڑے تا کہ وہ شخص اس پر سجدہ کرے تو احتیاط یہ ہے کہ سجدہ گاہ یا دوسری چیز کو جس پر سجدہ کر رہا ہو ہاتھ سے اٹھائے اور اس پر سجدہ کرے۔

۱۰۷۹۔اگر کوئی شخص بالکل ہی سجدہ نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے اور اگر ایسا نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ آنکھوں سے اشارہ کرے اور اگر آنکھوں سے بھی اشارہ نہ کرسکتا ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ ہاتھ وغیرہ سے سجدے کے لئے اشارہ کرے اور دل میں بھی سجدے کی نیت کرے اور واجب ذکر ادا کرے۔

۱۰۸۰۔ اگر کسی شخص کی پیشانی بے اختیار سجدے کی جگہ سے اٹھ جائے تو ضروری ہے کہ حتی الامکان اسے دوبارہ سجدے کی جگہ پر نہ جانے دے قطع نظر اس کے کہ اس نے سجدے کا ذکر پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو یہ ایک سجدہ شمار ہوگا۔ اور اگر سر کو نہ روک سکے اور وہ بے اختیار دوبارہ سجدے کی جگہ پہنچ جائے تو وہی ایک سجدہ شمار ہوگا۔ لیکن اگر واجب ذکر ادا نہ کیا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے قربت مُطلَقَہ کی نیت سے ادا کرے۔

۱۰۸۱۔ جہاں انسان کے لئے تقیہ کرنا ضروری ہے وہاں وہ قالین یا اسطرح کی چیز پر سجدہ کرے اور یہ ضروری نہیں کہ نماز کے لئے کسی دوسری جگہ جائے یا نماز کو موخر کرے تا کہ اسی جگہ پر اس سبب کے ختم ہونے کے بعد نماز ادا کرے۔ لیکن اگر چٹائی یا کسی دوسری چیز جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اگر وہ اس طرح سجدہ کرے کہ تقیہ کی مخالفت نہ ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ پھر وہ قالین یا اس سے ملتی جلتی چیز پر سجدہ نہ کرے۔

۱۰۸۲۔ اگر کوئی شخص (پرندوں کے) پروں سے بھرے گدے یا اسی قسم کی کسی دوسری چیز پر سجدہ کرے جس پر جسم سکون کی حالت میں نہ رہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۱۰۸۳۔ اگر انسان کیچڑ والی زمین پر نماز پڑھنے پر مجبور ہو اور بدن اور لباس کا آلودہ ہو جانا اس کے لئے مشقت کا موجب نہ ہو تو ضروری ہے کہ سجدہ اور تشہد معمول کے مطابق بجالائے اور اگر ایسا کرنا مشقت کا موجب ہو تو قیام کی حالت میں سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے اور تشہد کھڑے ہو کر پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔

۱۰۸۴۔ پہلی رکعت میں اور مثلاً نماز ظہر، نماز عصر، اور نماز عشا کی تیسری رکعت میں جس میں تشہد نہیں ہے احتیاط واجب یہ ہے کہ انسان دوسرے سجدے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سکون سے بیٹھے اور پھر کھڑا ہو۔

وہ چیزیں جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے

۱۰۸۵۔ سجدہ زمین پر اور ان چیزوں پر کرنا ضروری ہے جو کھائی اور پہنی نہ جاتی ہوں اور زمین سے اگتی ہوں مثلاً لکڑی اور درختوں کے پتے پر سجدہ کرے۔ کھانے اور پہننے کی چیزوں مثلاً۔ گندم، جو اور کپاس پر اور ان چیزوں پر جو زمین کے اجزاء شمار نہیں ہوتیں مثلاً سونے، چاندی اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے لیکن تار کول اور گندہ بیروزا کی مجبوری کی حالت میں دوسری چیزوں کے مقابلے میں کہ جن پر سجدہ کرنا صحیح نہیں سجدے کے لئے اولیت دے۔

۱۰۸۶۔ انگور کے پتوں پر سجدہ کرنا جبکہ وہ کچے ہوں اور انہیں معمولاً کھایا جاتا ہو جائز نہیں۔ اس صورت کے علاوہ ان پر سجدہ کرنے میں ظاہراً کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸۷۔ جو چیزیں زمین سے اگتی ہیں اور حیوانات کی خوراک ہیں مثلاً گھاس اور بھوسا ان پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

۱۰۸۸۔جن پھولوں کو کھایا نہیں جاتا ان پر سجدہ صحیح ہے بلکہ ان کھانے کی دواوں پر بھی سجدہ صحیح ہے جو زمین سے اگتی ہیں اور انہیں کوٹ کر یا جوش دیکر انکا پانی پیتے ہیں مثلاً گل بنفشہ اور گل گاو زبان، پر بھی سجدہ صحیح ہے۔

۱۰۸۹۔ ایسی گھاس جو بعض شہروں میں کھائی جاتی ہو اور بعض شہروں میں کھائی تو نہ جاتی ہو لیکن وہاں اسے اشیاء خوردنی میں شمار کیا جاتا ہو اس پر سجدہ صحیح نہیں اور کچے پھلوں پر بھی سجدہ کر صحیح نہیں ہے۔

۱۰۹۰۔ چونے کے پتھر اور جپسم پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اختیار کی حالت میں پختہ جپسم اور چونے اور اینٹ اور مٹی کے پکے ہوئے برتنوں اور ان سے ملتی جلتی چیزوں پر سجدہ نہ کیا جائے۔

۱۰۹۱۔ اگر کاغذ کو ایسی چیز سے بنایا جائے کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے مثلاً لکڑی اور بھوسے سے تو اس پر سجدہ کیا جاسکتا ہے اور اسی طرح اگر روئی یا کتان سے بنایا گیا ہو تو بھی اس پر سجدہ کرنا صحیح ہے لیکن اگر ریشم یا ابریشم اور اسی طرح کی کسی چیز سے بنایا گیا ہو تو اس پر سجدہ صحیح نہیں ہے۔

۱۰۹۲۔ سجدے کے لئے خاک شفا سب چیزوں سے بہتر ہے اس کے بعد مٹی، مٹی کے بعد پتھر اور پتھر کے بعد گھاس ہے۔

۱۰۹۳۔ اگر کسی کے پاس ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے یا اگر ہو تو سردی یا زیادہ گرمی وغیرہ کی وجہ سے اس پر سجدہ نہ کرسکتا ہو تو ایسی صورت میں تار کول اور گندہ بیروزا کو سجدے کے لئے دوسری چیزوں پر اولیت حاصل ہے لیکن اگر ان پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اپنے لباس یا اپنے ہاتھوں کی پشت یا کسی دوسری چیز پر کہ حالت اختیار میں جس پر سجدہ جائز نہیں سجدہ کرے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ جب تک اپنے کپڑوں پر سجدہ ممکن ہو کسی دوسری چیز پر سجدہ نہ کرے۔

۱۰۹۴۔ کیچڑ اور ایسی نرم مٹی پر جس پر پیشانی سکون سے نہ ٹک سکے سجدہ کرنا باطل ہے ۔

۱۰۹۵۔ اگر پہلے سجدے میں سجدہ گاہ پیشانی سے چپک جائے تو دوسرے سجدے کے لئے اسے چھڑا لینا چاہئے۔

۱۰۹۶۔جس چیز پر سجدہ کرنا ہو اگر نماز پڑھنے کے دوران وہ گم ہو جائے اور نماز پڑھنے والے کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو تو جو ترتیب مسئلہ ۱۰۹۳ میں بتائی گئ ہے اس پر عمل کرے خواہ وقت تنگ ہو یا وسیع، نماز کو توڑ کر اس کا اعادہ کرے۔

۱۰۹۷۔ جب کسی شخص کو سجدے کی حالت میں پتہ چلے کہ اس نے اپنی پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھی ہے جس پر سجدہ کرنا باطل ہے چنانچہ واجب ذکر ادا کرنے کے بعد متوجہ ہو تو سر سجدے سے اٹھائے اور اپنی نماز جاری رکھے اور اگر واجب ذکر ادا کرنے سے پہلے متوجہ ہو تو ضروری ہے کہ اپنی پیشانی کو اس چیز پر کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے لائے اور واجب ذکر پڑھے لیکن اگر پیشانی لانا ممکن نہ ہو تو اسی حال میں واجب ذکر ادا کر سکتا ہے اور اس کی نماز ہر دو صورت میں صحیح ہے۔

۱۰۹۸۔ اگر کسی شخص کو سجدے کے بعد پتہ چلے کہ اس نے اپنی پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھی ہے جس پر سجدہ کرنا باطل ہے تو کوئی حرج نہیں ۔

۱۰۹۹۔ اللہ تعالی کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ عوام میں سے بعض لوگ جو ائمہ علیہم السلام کے مزارات مقدسہ کے سامنے پیشانی زمین پر رکھتے ہیں اگر وہ اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کی نیت سے ایسا کریں تو کوئی حرج نہیں ورنہ ایسا کرنا حرام ہے۔

سجدہ کے مستحبات اور مکروہات

۱۱۰۰۔ چند چیزیں سجدے میں مستحب ہیں :

۱۔ جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو وہ رکوع سر اٹھانے کے بعد مکمل طور پر کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رکوع کے بعد پوری طرح بیٹھ کر سجدہ میں جانے کے لئے تکبیر کہے۔

۲۔ سجدے میں جاتے وقت مرد پہلے اپنی ہتھیلیوں اور عورت اپنے گھٹنوں کو زمین پر رکھے۔

۳۔ نمازی ناک کو سجدہ گاہ یا کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا درست ہو۔

۴۔ نمازی سجدے کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا کر کانوں کے پاس اس طرح رکھے کہ ان کے سرے رو بہ قبلہ ہوں۔

۵۔ سجدے میں دعا کرے، اللہ تعالی سے حاجت طلب کرے اور یہ دعا پڑھے :

"یَاخَیرَ المَسئُولِینَ وَیَاخَیرَ المُعطِینَ ارزُقنِی وَ ارزُق عَیَالِی مِن فضلِکَ فَاِنَکَ ذُوالفَضلِ الَظِیم "۔

یعنی :اے ان سب میں سے بہتر جن سے کہ مانگا جاتا ہے اور اے ان سب سے برتر جو عطا کرتے ہیں۔ مجھے اور میرے اہل و عیال کو اپنے فضل و کرم سے رزق عطا فرما کیونکہ تو ہی فضل عظیم کا مالک ہے۔

۶۔ سجدے کے بعد بائیں ران پر بیٹھ جائے اور دائیں پاوں کا اوپر والا حصہ (یعنی پشت) بائیں پاوں کے تلوے پررکھے۔

۷۔ ہر سجدے کے بعد جب بیٹھ جائے اور بدن کو سکون حاصل ہوجائے تو تکبیر کہے۔

۸۔ پہلے سجدے کہ بعد جب بدن کو سکون حاصل ہو جائے تو "اَستَغفِرُاللهَ رَبّی وَاَتُوبُ اِلَیهِ" کہے۔

۹۔ سجده زیاده دیر تک انجام دے اور بیٹھنے کے وقت ہاتھوں کو رانوں پر رکھے۔

۱۰۔ دوسرے سجدے میں جانے کے لئے بدن کے سکون کی حالت میں اَللّٰہُ اَکبَر کہے :

۱۱۔ سجدوں میں درود پڑھے۔

۱۲۔ سجدے یا قیام کے لئے اٹھتے وقت پہلے گھٹنوں کو اور ان کے بعد ہاتھوں کو زمین سے اٹھائے۔

۱۳۔ مرد کهنیوں اور پیٹ کو زمین سے نه لگائیں نیز بازووں کو پهلو سے جدا رکھیں۔ اور عورتیں کهنیاں اور پیٹ زمین پر رکھیں اور بدن کے اعضاء کو ایک دوسرے سے ملالیں۔ ان کے علاوه دوسرے مستحبات بھی ہیں جن کا ذکر مفصل کتابوں میں موجود ہے۔

۱۱۰۱۔ سجدے میں قرآن مجید پڑھنا مکروه ہے اور سجدے کی جگه کو گردوغبار جھاڑنے کے لئے پھونک مارنا بھی مکروه ہے بلکه اگر پھونک مارنے کی وجه سے دو حرف بھی منه سے عمداً نکل جائیں تو احتیاط کی بنا پر نماز باطل ہے اور ان کے علاوه اور مکروهات کا ذکر بھی مفصل کتابوں میں آیا ہے۔

قرآن مجید کے واجب سجدے

۱۱۰۲۔ قرآن مجید کی چار سورتوں یعنی وَالنَّجم، اِقرَا، الٓمّ تنزیل اور حٰمٓ سجده میں سے ہر ایک میں ایک آیه سجده ہے جسے اگر انسان پڑھے یا سنے تو آیت ختم ہونے کے بعد فوراً سجده کرنا ضروری ہے اور اگر سجده کرنا بھول جائے تو جب بھی اسے یاد آئے سجده کرے اور ظاہر یه ہے که آیه سجده غیر اختیاری حالت میں سنے تو سجده واجب نہیں ہے اگرچه بهتریه ہے که سجده کیا جائے۔

۱۱۰۳۔ اگر انسان سجدے کی آیت سننے کے وقت خود بھی وه آیت پڑھے تو ضروری ہے که دو سجدے کرے۔

۱۱۰۴۔ اگر نماز کے علاوه سجدے کی حالت میں کوئی شخص آیه سجده پڑھے یا سنے تو ضروری ہے که سجدے سے سر اٹھائے اور دوباره سجده کرے۔

۱۱۰۵۔ اگر انسان سوئے ہوئے شخص یا دیوانے یا بچے سے جو قرآن سمجھ کر نہ پڑھ رہا ہو سجدے کی آیت سنے یا اس پر کان دھرے تو سجدہ واجب ہے۔ لیکن اگر گرامافون یا ٹیپ ریکارڈ سے (ریکارڈشدہ آیہ سجدہ) سنے تو سجدہ واجب نہیں۔ اور سجدے کی آیت ریڈیو پر ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے نشر کی جائے تب بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ریڈیو اسٹیشن سے (براہ راست نشریات میں) سجدے کی آیت پڑھے اور انسان اسے ریڈیو پر تو سجدہ واجب ہے۔

۱۱۰۶۔ قرآن کا واجب سجدہ کرنے کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ انسان کی جگہ غصبی نہ ہو اور احتیاط مستحب کی بنا پر اس کے پیشانی رکھنے کی جگہ اس کے گھٹنوں اور پاوں کی انگلیوں کے سروں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ اونچی یا نیچی نہ ہو لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس نے وضو یا غسل کیا ہوا ہو یا قبلہ رخ ہو یا اپنی شرمگاہ کو چھپائے یا اس کا بدن اور پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو۔ اس کے علاوہ جو شرائط نماز پڑھنے والے کے لباس کے لئے ضروری ہیں وہ شرائط قرآن مجید کا واجب سجدہ ادا کرنے والے کے لباس کے لئے نہیں ہیں۔

۱۱۰۷۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ قرآن مجید کے واجب سجدے میں انسان اپنی پیشانی سجدہ گاہ یا کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اور احتیاط مستحب کی بنا پر بدن کے دوسرے اعضاء زمین پر اس طرح رکھے جس طرح نماز کے سلسلے میں بتایا گیا ہے۔

۱۱۰۸۔ جب انسان قرآن مجید کا واجب سجدہ کرنے کے ارادے سے پیشانی زمین پر رکھ دے تو خواہ وہ کوئی ذکر نہ بھی پڑھے تب بھی کافی ہے اور ذکر کا پڑھنا مستحب ہے۔ اور بہتر ہے کہ یہ پڑھے:

"لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ حَقّاً حقّاً، لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ اِیمَاناً وّتَصدِیقاً،لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ عُبُودِیَّۃً وَّرِقاً، سَبَحتُّ لَکَ یَارَبِّ تَعَبُّدًا وَّرِقّاً، مُستَنکِفاً وَّلاَ مُستَکبِرًا، بَل اَنَا عَبدٌ ذَلِیلٌ ضَعِیفٌ خَائِفٌ مُّستَجِیرٌ۔

تشہد

۱۱۰۹۔ سب واجب اور مستحب نمازوں کی دوسری رکعت میں اور نماز مغرب کی تیسری رکعت میں اور ظہر، عصر اور عشا کی چوتھی رکعت میں انسان کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جائے اور بدن کے سکون کی حالت میں تشہد پڑھے یعنی کہے اَشہَدُ اَن لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَحدَہ لاَ شَرِیکَ لَہ وَ اَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہ وَرَسُولُہ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اور

اگر کہے اَشہَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ اَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہ عَبدُہُ وَرَسُولُہ تو بنابر اقوی کافی ہے۔ اور نماز وتر میں بھی تشہُد پڑھنا ضروری ہے۔

۱۱۰۔ضروری ہے کہ تشہد کے جملے صحیح عربی میں اور معمول کے مطابق مسلسل کہے جائیں۔

۱۱۱۱۔ اگر کوئی شخص تشہد پڑھنا بھول جائے اور کھڑا ہو جائے، اور رکوع سے پہلے اسے یاد آئے کہ اس نے تشہد نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور پھر دوبارا کھڑا ہو اور اس رکعت میں جو کچھ پڑھنا ضروری ہے پڑھے اور نماز ختم کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر نماز کے بعد بے جا قیام کرے اور نماز کے سلام کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر تشہد کی قضا کرے اور ضروری ہے کہ بھولے ہوئے تشہد کے لئے دو سجدہ سہو بجا لائے۔

۱۱۱۲۔مستحب ہے کہ تشہد کی حالت میں انسان بائیں ران پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے اور تشہد سے پہلے کہے "اَلحَمدُ لِلّٰہِ" یا کہے "بِسمِ اللہِ وَ بِاللہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَ خَیرُالاَسمَآءِ لِلّٰہِ" اور یہ بھی مستحب ہے کہ ہاتھ رانوں پر رکھے اور انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملائے اور اپنے دامن پر نگاہ ڈالے اور تشہد میں صلوات کے بعد کہے :"وَتَقَبَّل شَفَاعَتَہ وَارفَع دَرَجَتَہ"۔

۱۱۱۳۔ مستحب ہے کہ عورتیں تشہد پڑھتے وقت اپنی رانیں ملا کر رکھیں۔

نماز کا سلام

۱۱۱۴۔ نماز کی آخری رکعت کے تشہد کے بعد جب نمازی بیٹھا ہو اور اس کا بدن سکون کی حالت میں ہو تو مستحب ہے کہ وہ کہے : "اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ اَیُّہَاالنَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ" اور اس کے بعد ضروری ہے کہ کہے اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم کے جملے کے ساتھ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ کے جملے کا اضافہ کرے یا یہ کہے اَلسَّلاَمُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِینَ لیکن اگر اس اسلام کو پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے بعد اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم بھی کہے۔

۱۱۱۵□ اگر کوئی شخص نماز کا سلام کہنا ب□ول جائ□ اور اس□ ایس□ وقت یاد آئ□ جب اب□ی نماز کی شکل ختم نہ ہوئی ہو اور اس ن□ کوئی ایسا کام ب□ی نہ کیا ہو جس□ عمداً اور سہواً کرن□ س□ نماز باطل ہو جاتی ہو مثلاً قبل□ کی طرف پی□□ کرنا تو ضروری ہ□ کہ سلام کہ□ اور اس کی نماز صحیح ہ□□

۱۱۱۶□ اگر کوئی شخص نماز کا سلام کہنا ب□ول جائ□ اور اس□ ایس□ وقت یاد آئ□ جب نماز کی شکل ختم ہوگئی ہو یا اس ن□ کوئی ایسا کام کیا ہو جس□ عمداً اور سہواً کرن□ س□ نماز باطل ہو جاتی ہ□ مثلاً قبل□ کی طرف پی□□ کرنا تو اس کی نماز صحیح ہ□□

ترتیب

۱۱۱۷□ اگر کوئی شخص جان بوج□ کر نماز کی ترتیب ال□ د□ مثلاً الحمد س□ پہل□ سورہ پ□□ ل□ یا رکوع س□ پہل□ سجد□ بجالائ□ تو اس کی نماز باطل ہوجاتی ہ□□

۱۱۱۸□ اگر کوئی شخص نماز کا کوئی رکن ب□ول جائ□ اور اس ک□ بعد کا رکن بجالائ□ مثلاً۔ رکوع کرن□ س□ پہل□ دو سجد□ کر□ تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل ہ□□

۱۱۱۹□ اگر کوئی شخص نماز کو کوئی رکن ب□ول جائ□ اور ایسی چیز بجالائ□ جو اس ک□ بعد ہو اور رکن نہ ہو مثلاً اس س□ پہل□ کہ دو سجد□ کر□ تشہد پ□□ ل□ تو ضروری ہ□ کہ رکن بجالائ□ اور جو کچ□ ب□ول کر اس س□ پہل□ پ□□ا ہو اس□ دوبارہ پ□□□□

۱۱۲۰□ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز ب□ول جائ□ جو رکن نہ ہو اور اس ک□ بعد کا رکن بجالائ□ مثلاً الحمد ب□ول جائ□ اور رکوع می□ چلاجائ□ تو اس کی نماز صحیح ہ□□

۱۱۲۱□ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز ب□ول جائ□ جو رکن نہ ہو اور اس چیز کو بجالائ□ جو اس ک□ بعد ہو اور وہ ب□ی رکن نہ ہو مثلاً الحمد ب□ول جائ□ اور سورہ پ□□ ل□ تو ضروری ہ□ کہ جو چیز ب□ول گیا ہو وہ بجائ□ اور اس ک□ بعد وہ چیز جو ب□ول کر پہل□ پ□□ لی ہو دوبارہ پ□□□□

۱۱۲۲□ اگر کوئی شخص پہلا سجدہ اس خیال س□ بجالائ□ کہ دوسرا سجدہ ہ□ یا دوسرا سجدہ اس خیال س□ بجالائ□ کہ پہلا سجدہ ہ□ تو اس کی نماز صحیح ہ□ اور اس کی پہلا سجدہ، پہلا سجدہ اور دوسرا سجدہ دوسرا سجدہ شمار ہوگا□

مُوَالات

۱۱۲۳۔ ضروری ہے کہ انسان نماز مولات کے ساتھ پڑھے یعنی نماز کے افعال مثلاً رکوع، سجود اور تشہد تواتُر اور تسلسل کے ساتھ بجالائے اور جو چیزیں بھی نماز میں پڑھے معمول کے مطابق پے در پے پڑھے اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ ڈالے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۱۱۲۴۔ اگر کوئی شخص نماز میں سہواً حروف یا جملوں کے درمیان فاصلہ دے اور فاصلہ اتنا نہ ہو کہ نماز کی صورت برقرار نہ رہے تو اگر وہ ابھی بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ وہ حروف یا جملے معمول کے مطابق پڑھے اور اگر بعد کی کوئی چیز پڑھی جاچکی ہو تو ضروری ہے کہ اسے دہرائے اور اگر بعد کے رکن میں مشغول ہو گیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۱۲۵۔ رکوع اور سجود کو طول دینا اور بڑی سورتیں پڑھنا مُوَالات کو نہیں توڑتا۔

قُنوت

۱۱۲۶۔تمام واجب اور مستحب نمازوں میں دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے لیکن نماز شفع میں ضروری ہے کہ اسے رجاءً پڑھے اور نماز وتر میں بھی باوجودیکہ ایک رکعت کی ہوتی ہے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ اور نماز کی جمعہ کی ہر رکعت میں ایک قنوت، نماز آیات میں پانچ قنوت، نماز عید فطر و قربان کی پہلی رکعت میں پانچ قنوت اور دوسری رکعت میں چار قنوت ہیں۔

۱۱۲۷۔ مستحب کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ چہرے کے سامنے اور ہتھیلیاں ایک دوسری کے ساتھ ملا کر آسمان کی طرف رکھے اور انگوٹھوں کے علاوہ باقی انگلیوں کو آپس میں ملائے اور نگاہ ہتھیلیوں پر رکھے۔

۱۱۲۸۔ قنوت میں انسان جو ذکر بھی پڑھے خواہ ایک دفعہ "سُبحَانَ اللهِ" ہی کہے کافی ہے اور بہتر ہے کہ یہ دعا پڑھے۔ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ الحَلِيمُ الكَرِيمُ، لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ العَلِيُّ العَظِيمُ، سُبحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَرَبِّ الاَرَضِينَ السَّبعِ وَمَافِيهِنَّ وَمَا بَينَهُنَّ وَرَبِّ العَرشِ العَظِيمِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ۔

۱۱۲۹۔ مستحب ہے کہ انسان قنوت بلند آواز سے پڑھے لیکن اگر ایک شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو اور امام اس کی آواز سن سکتا ہو تو اس کا بلند آواز سے قنوت پڑھنا مستحب نہیں ہے۔

۱۱۳۰۔ اگر کوئی شخص عمداً قنوت نہ پڑھے تو اس کی قضا نہیں ہے اور اگر بھول جائے اور اس سے پہلے کہ رکوع کی حد تک جھکے اسے یاد آجائے تو مستحب ہے کہ کھڑا ہو جائے اور قنوت پڑھے اور اگر رکوع میں یاد آجائے تو مستحب ہے کہ رکوع کے بعد قضا کرے اور اگر سجدے میں یاد آئے تو مستحب ہے کہ سلام کے بعد اس کی قضا کرے۔

نماز کا ترجمہ

۱۔ سورہ الحمد کا ترجمہ

بِسمِ اللہِ الَّرحِیمِ :"بِسمِ اللہِ " یعنی میں ابتدا کرتا ہوں خدا کے نام سے اس ذات کے نام سے جس میں تمام کمالات یکجا ہیں اور جو ہر قسم کے نقص سے مُنَزَّہ ہے۔ "اَلرَّحمٰنِ " اس کی رحمت وسیع اور بے انتہا ہے۔ "الرَّحِیمِ " اس کی رحمت ذاتی اور اَزَلِی و اَبَدِی ہے۔ "اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ "یعنی ثنا اس خداوند کی ذات سے مخصوص ہے جو تمام موجودات کا پالنے والا ہے۔ "اَلرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ" اس کے معنی بتائے جاچکے ہیں۔ "مَالِکِ یَومِ الدِّینِ" یعنی وہ توانا ذات کہ جزا کے دن کی حکمرانی اس کے ہاتھ میں ہے۔ "اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِینُ" یعنی ہمیں فقط تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور فقط تجھی سے مدد طلب کرتے ہیں "اِہدِنَاالصِّرَاطَ المُستَقِیمَ" یعنی ہمیں راہ راست کی جانب ہدایت فرما جو کہ دین اسلام ہے "صِراطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیہِم" یعنی ان لوگوں کے راستے کی جانب جنہیں تو نے اپنی نعمتیں عطا کی ہیں جو انبیاء اور انبیاء کے جانشین ہیں۔ "غَیرِالمَغضُوبِ عَلَیہِم وَلاَ الضَّالِّینَ" یعنی نہ ان لوگوں کے راستے کی جانب جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان کے راستے کی جانب جو گمراہ ہیں۔

۲۔ سورہ اخلاص کا ترجمہ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اس کے معنی بتائے جاچکے ہیں۔

"قُل □ُوَاللهُ اَحَدٌ"یعنی ا□ محمد صلی الله علیه واله وسلم اپ کهه دی□ که خداوندی وهی ه□ جو یکتا خدا ه□□ "اللهُ الصَّمدُ" یعنی وه خدا جو تمام موجودات س□ ب□ نیاز ه□□ "لَم یَلِدوَلَم یُولَد" یعنی نه اس کی کوئی اولاد ه□ اور نه وه کسی کی اولاد ه□□ "وَلَم یَکُن لَّه کُفُوًا اَحَدٌ" اور مخلوقات می□ س□ کوئی ب□ی اس ک□ مثل نهی□ ه□□

۳□ رکوع، سجود اور ان ک□ بعد ک□ مستحب اذ کار کا ترجمه

"سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ وَبِحَمده " یعنی میرا پروردگار بزرگ هر عیب اور هر نقص س□ پاك اور مُنَزَّه ه□، می□ اس کی ستائش می□ مشغول هو□□ "سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلی وَبِحَمدِه" یعنی میرا پروردگار جو سب س□ بالاتر ه□ اور هر عیب اور نقص س□ پاك اور مُنَزَّ ه□، می□ اس کی ستائش می□ مشغول هو□□ "سَمِعَ اللهُ لِمَن حَمِدَه" یعنی جو کوئی خدا کی ستائش کرتا ه□ خدا اس□ سنتا ه□ اور قبول کرتا ه□□

"اَستغفِرُاللهِ رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیهِ" یعنی می□ مغفرت طلب کرتا هو□ اس خداوند س□ جو میرا پالن□ والا ه□□ اور می□ اس کی طرف رجوع کرتا هو□□ "بِحَولِ اللهِ وَقُوَّتِه اَقُومُ وَاَقعُدُ" یعنی می□ خداتعالی کی مدد س□ ا□□تا اور بی□□تا هو□□

۴□ قنوت کا ترجمه

لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ الحَلِیمُ الکَرِیمُ" یعنی کوئی خدا پرستش ک□ لائق نهی□ سوائ□ اس یکتا اور ب□ مثل خدا ک□ جو صاحب حلم و کرم ه□□ "لَا اِلَهَ الَّا اللهُ العَلِیُّ العَظِیمُ" یعنی کوئی خدا پرستش ک□ لائق نهی□ سوائ□ اس یکتا اور ب□ مثل خدا ک□ جو بلند مرتبه اور بزرگ ه□□ "سُبحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَرَبِّ الاَرَضِینَ السَّبعِ" یعنی پاك اور مُنَزَّه ه□ وه خدا جو سات اسمانو□ اور سات زمینو□ کا پروردگار ه□□ "وَمَا فِی□ِنَّ وَمَا فِی□ِنَّ وَمَا بَینَ□ُنَّ وَرَبِّ العَرشِ العَظِیمِ" یعنی وه هر اس چیز کا پروردگار ه□ جو اسمانو□ اور زمینو□ می□ اور ان ک□ درمیان ه□ اور عرش اعظم کا پروردگار ه□□

"وَالحَمدُلِلّهِ رَبِّ العَالَمِینَ" اور حمد و ثنا اس خدا ک□ لئ□ مخصوص ه□ جو تمام موجودات کا پالن□ والا ه□□

۵□ تسبیحات اربعه کا ترجمه

"سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُلِلّهِ وَلاَ اِلَهَ اِلاَّ اللهُ اَکبَرُ" یعنی خدا تعالی پاك اور مُنَزَّه اور ثنا اسی ک□ لئ□ مخصوص ه□ اور اس ب□ مثل خدا ک□ علاوه کوئی خدا پرستش ک□ لائق نهی□ اور وه اس س□ بالاتر ه□ که اس کی (کَمَاحَقُّه) توصیف کی جائ□□

۶۔ تشہُّد اور سلام کا ترجمہ

"اَلحَمدُلِلّٰہِ، اَشہَدُ اَن لّا اِلٰہَ الاّ اللہُ وَحدَہُ لَا شَرِیکَ لَہ" یعنی ستائش پروردگار کے لئے مخصوص ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اس خدا کے جو یکتا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں کوئی اور خدا پرستش کے لائق نہیں ہے ۔ "وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا وَرَسُولُہ" اور میں گواہی دیتا ہوں کہ مُحمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔ "اللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ" یعنی اے خدا رحمت بھیج محمد اور آل محمد پر ۔ "وَتَقَبَّل شَفَاعَتَہ وَارفَع دَرَجَتَہ" ۔ یعنی رسول اللہ کی شفاعت قبول کر اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ) کا درجہ اپنے نزدیک بلند کر ۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ" یعنی اے اللہ کے رسول آپ پر ہمارا سلام ہو اور آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ۔ "اَلسَّلاَمُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِینَ" یعنی ہم نماز پڑھنے والوں پر اور تمام صالح بندوں پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو ۔ "اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ" یعنی تم مومنین پر خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت و برکت ہو ۔

تعقیبات نماز

۱۱۳۱۔ مستحب ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد انسان کچھ دیر کے لئے تعقیبات یعنی ذکر، دعا اور قرآن مجید پڑھنے میں مشغول رہے اور بہتر ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے حرکت کرے کہ اس کا وضو، غسل یا تیمم باطل ہو جائے روبہ قبلہ ہو کر تعقبات پڑھے اور یہ ضروری نہیں کہ تعقیبات عربی میں ہوں لیکن بہتر ہے کہ انسان وہ دعائیں پڑھے جو دعاوں کی کتابوں میں بتائی گئی ہیں اور تسبیح فاطمہ ان تعقیبات میں سے ہے جن کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے ۔ یہ تسبیح اس ترتیب سے پڑھنی چاہئے: ۳۴ دفعہ "اَللہُ اَکبَرُ" اس کے بعد ۳۳ دفعہ "اَلحَمدُلِلّٰہِ" اور اس کے بعد ۳۳ دفعہ "سُبحَانَ اللہِ" اور سُبحَانَ اللہِ، اَلحَمدُ لِلّٰہِ سے پہلے بھی پڑھا جاسکتا ہے لیکن بہتر ہے کہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ کے بعد پڑھے۔

۱۱۳۲۔ انسان کے لئے مستحب ہے کہ نماز کے بعد سجدہ شکر بجالائے اور اتنا کافی ہے کہ شکر کی نیت سے پیشانی زمین پر رکھے لیکن بہتر ہے کہ سو دفعہ یا تین دفعہ یا ایک دفعہ "شُکرًا لِّلّٰہِ" یا "عَفوًا" کہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب بھی انسان کو کوئی نعمت ملے یا کوئی مصیبت ٹل جائے سجدہ شکر بجالائے۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) پر صَلَوات (دُرود)

۱۱۳۳ جب بی انسان حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کا اسم مبارک مثلاً محمد اور اَحمَد یا آنحضرت کا لقب اور کنیت مثلاً مصطفیٰ اور ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وآلہ) زبان س ادا کر یا سن تو خواہ نماز می ہی کیو نہ ہو مستحب ہ کہ صَلَوات بیج

۱۱۳۴ حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کا اسم مبارک لکت وقت مستحب ہ کہ انسان صَلَوات بی لک اور بہتر ہ کہ جب بی آنحضرت کو یاد کر تو صَلَوات بیج

مبطلات نماز ، شکّیات نماز ، سجدہ سہو

اشارہ

۱۱۳۵ بارہ چیزی نماز کو باطل کرتی ہی اور انہی مبطلات کہا جاتا ہ

(اول) نماز ک دوران نماز کی شرطو می س کوئی شرط مفقد ہو جائ مثلاً نماز پت ہوئ متعلقہ شخص کو پتہ چل کہ جس کپ س اس ن سترپوشی کی ہوئی ہ وہ غصبی ہ

(دوم) نماز ک دوران عمداً یا سہواً یا مجبوری کی وجہ س انسان کسی ایسی چیز س دوچار ہو جو وضو یا غسل کو باطل کر مثلاً اس کا پیشاب خطا ہو جائ اگرچہ احتیاط کی بنا پر اس طرح نماز ک آخری سجد ک بعد سہواً یا مجبوری کی بنا پر تاہم جو شخص یا پاخانہ نہ روک سکتا ہو اگر نماز ک دوران می اس کا پیشاب یا پاخانہ نکل جائ اور وہ اس طریق پر عمل کر جو احکام وضو ک ذیل می بتایا گیا ہ تو اس کی نماز باطل نہی ہو گی اور اسی طرح اگر نماز ک دوران مُستَحاضہ کو خون آجائ تو اگر وہ اِستخاضہ س متعلق احکام ک مطابق عمل کر تو اس کی نماز صحیح ہ

۱۱۳۶جس شخص کو ب اختیار نیند آجائ اگر اس یہ پتہ نہ چل کہ وہ نماز ک دوران سو گیا تا یا اس ک بعد سویا تو ضروری نہی کہ نماز دوبارہ پ بشرطیکہ یہ جانتا ہو کہ جو کچ نماز می پا ہ وہ اس قدر تا کہ اس عرف می نماز کہی

۱۱۳۷اگر کسی شخص کو علم ہو کہ وہ اپنی مرضی س سویا تا لیکن شک کر کہ نماز ک بعد سویا تا یا نماز ک دوران یہ بول گیا کہ نماز پ رہا ہ اور سوگیا تو اس شرط ک سات جو سابقہ مسئل می بیان کی گئی ہ اس کی نماز صحیح ہ

۱۱۳۸۔ اگر کوئی شخص نیند سے سجدے کی حالت میں بیدار ہو جائے اور شک کرے که آیا نماز کے آخری سجدے میں ہے یا سجده شکر میں ہے تو اگر اسے علم ہو که بے اختیار سو گیا تھا تو ضروری ہے که نماز دوباره پڑھے اور اگر جانتا ہو که اپنی مرضی سے سویا تھا اور اس بات کا احتمال ہو که غفلت کی وجه سے نماز کے سجدے میں سوگیا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

(سوم) یه چیز مبطلات نماز میں سے ہے که انسان اپنے ہاتھوں کو عاجزای اور ادب کی نیت سے باندھے لیکن اس کام کی وجه سے نماز کا باطل ہونا احتیاط کی بنا پر ہے اور اگر مشروعیت کی نیت سے انجام دے تو اس کام کے حرام ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

۱۱۳۹۔ اگر کوئی شخص بھولے سے یا مجبوری سے یا تقیه کی وجه سے یا کسی اور کام مثلاً ہاتھ کھجانے اور ایسے ہی کسی کام کے لئے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(چهارم) مبطلات نماز میں سے ایک یه ہے که الحمد پڑھنے کے بعد آمین کہے۔ آمین کہنے سے نماز کا اس طرح باطل ہونا غیر ماموم میں احتیاط کی بنا پر ہے۔ اگرچه آمین کہنے کو جائز سمجھتے ہوئے آمین کہے تو اس کے حرام ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ بهر حال اگر امین کو غلطی یا تقیه کی وجه سے کہے تو اس کی نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(پنجم) مبطلات نماز میں سے ہے که بغیر کسی عذر کے قبلے سے رخ پھیرے لیکن اگر کسی عذر مثلاً بھول کر یا بے اختیاری کی بنا پر مثلاً تیز ہوا کے تھپیڑے اسے قبلے سے پھیر دیں چنانچه اگر دائیں یا بائیں سمت تک نه پہنچے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن ضروری ہے که جسے ہی عذر دور ہو فوراً اپنا قبله درست کرے۔ اور اگر دائیں یا بائیں طرف مڑ جائے خواه قبلے کی طرف پشت ہو یا نه ہو اگر اس کا عذر بھولنے کی وجه سے ہو اور جس وقت متوجه ہو اور نماز کو توڑ دے تو اسے دوباره قبله رخ ہو کر پڑھ سکتا ہو تو ضروری ہے که نماز کو دوباره پڑھے۔ اگرچه اس نماز کی ایک رکعت وقت میں پڑھے ورنه اسی نماز پر اکتفا کرے اور اس پر قضا لازم نہیں اور یہی حکم ہے اگر قبلے سے اس کا پھرنا بے اختیاری کی بنا پر ہو چنانچه قبلے سے پھرے بغیر اگر نماز کو دوباره وقت میں پڑھ سکتا ہو۔ اگرچه وقت میں ایک رکعت ہی پڑھی جا سکتی ہو تو ضروری ہے که نماز کو نئے سرے سے پڑھے ورنه ضروری ہے که اسی نماز کو تمام کرے اعاده اور قضا اس پر لازم نہیں ہے۔

۱۱۴۰۔ اگر فقط اپنے چہرے کو قبلے سے گھمائے لیکن اس کا بدن قبلے کی طرف ہو چنانچه اس حد تک گردن کو موڑے که اپنے سر کے پیچھے کچھ دیکھ سکے تو اس کے لئے بھی وہی حکم ہے جو قبلے سے پھر جانے والے کے لئے ہے جس کا ذکر پہلے کیا

جاچکا ہے۔ اور اگر اپنی گردن کو تھوڑا سا موڑے کہ عرفا کہا جائے اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلے کی طرف ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اگرچہ یہ کام مکروہ ہے۔

(ششم) مبطلات نماز میں سے ایک یہ ہے کہ عمداً بات کرے اگرچہ ایسا کلمہ ہو کہ جس میں ایک حرف سے زیادہ نہ ہو اگر وہ حرف بامعنی ہو مثلاً۔ (ق) کہ جس کے عربی زبان میں معنی حفاظت کرو کے ہیں یا کوئی اور معنی سمجھ میں آتے ہوں مثلاً (ب) اس شخص کے جواب میں کہ جو حروف تہجی کے حرف دوم کے بارے میں سوال کرے اور اگر اس لفظ سے کوئی معنی بھی سمجھ میں نہ آتے ہوں اور وہ دو یا دو سے زیادہ حرفوں سے مرکب ہو تب بھی احتیاط کی بنا پر (وہ لفظ) نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

۱۱۴۱۔اگر کوئی شخص سہواً کلمہ کہے جس کے حروف ایک یا اس سے زیادہ ہوں تو خواہ وہ کلمہ معنی بھی رکھتا ہو اس شخص کی نماز باطل نہیں ہوتی لیکن احتیاط کی بنا پر اس کے لئے ضروری ہے جیسا کہ بعد میں ذکر آئے گا نماز کے بعد وہ سجدہ سہو بجالائے۔

۱۱۴۲۔ نماز کی حالت میں کھانسنے، یا ڈکار لینے میں کوئی حرج نہیں اور احتیاط لازم کی بنا پر نماز میں اختیار آہ نہ بھرے اور نہ ہی گریہ کرے۔ اور آخ اور آہ اور انہی جیسے الفاظ کا عمداً کہنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

۱۱۴۳۔ اگر کوئی شخص کوئی کلمہ ذکر کے قصد سے کہے مثلاً ذکر کے قصد سے اَللّٰہُ اَکبَرُ کہے اور اسے کہتے وقت آواز کو بلند کرے تاکہ دوسرے شخص کو کسی چیز کی طرف متوجہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور اسی طرح اگر کوئی کلمہ ذکر کے قصد سے کہے اگرچہ جانتا ہو کہ اس کام کی وجہ سے کوئی کسی مطلب کی طرف متوجہ ہوجائے گا تو کوئی اگر بالکل ذکر کا قصد نہ کرے یا ذکر کا قصد بھی ہو اور کسی بات کی طرف متوجہ بھی کرنا چاہتا ہو تو اس میں اشکال ہے۔

۱۱۴۴۔نماز میں قرآن پڑھنے (چار آیتوں کا حکم کہ جن میں واجب سجدہ ہے قراءت کے احکام مسئلہ نمبر **۹۹۲** میں بیان ہوچکا ہے) اور دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ عربی کے علاوہ کسی زبان میں دعا نہ کرے۔

۱۱۴۵۔ اگر کوئی شخص بغیر قصد جزئیت عمداً یا احتیاطاً الحمد اور سورہ کے کسی حصے یا اذکار نماز کی تکرار کرے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۱۴۶۔انسان کو چاہئے کہ نماز کی حالت میں کسی کو سلام نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اسے سلام کرے تو ضروری ہے کہ جواب دے لیکن جواب سلام کی مانند ہونا چاہئے یعنی ضروری ہے کہ اصل سلام پر اضافہ ہو مثلاً جواب میں یہ نہیں کہنا چاہئے۔ سَلَامٌ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ، بلکہ احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ جواب میں عَلَیکُم یا عَلَیکَ کے لفظ کو سلام کے لفظ پر مقدم نہ رکھے۔ اگر وہ شخص کہ جس نے سلام کیا ہے اس نے اس طرح نہ کیا ہو بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ جواب مکمل طور پر دے جس طرح کہ اس نے سلام کیا ہو مثلاً اگر کہا ہو "سَلَامٌ عَلَیکُم" تو جواب میں کہے " سَلَامٌ عَلَیکُم" اور اگر کہا ہو "اَلسَّلَامُ عَلَیکُم" تو کہے "اَلسَّلَامُ عَلَیکُم" اور اگر کہا ہو "سَلَامٌ عَلَیکَ" تو کہے "سَلَامٌ عَلَیکَ" لیکن عَلَیکُم السَّلَامُ" کے جواب میں جو لفظ چاہے کہہ سکتا ہے۔

۱۱۴۷۔ انسان کو چاہئے کہ خواہ وہ نماز کی حالت میں ہو یا نہ ہو سلام کا جواب فوراً دے اور اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے سلام کا جواب دینے میں اتنا وقت کرے کہ اگر جواب دے تو وہ اس اسلام کا جواب شمار نہ ہو تو اگر وہ نماز کی حالت میں ہو تو ضروری ہے کہ جواب نہ دے اور اگر نماز کی حالت میں نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں ہے۔

۱۱۴۸۔ انسان کو سلام کا جواب اس طرح دینا ضروری ہے کہ سلام کرنے والا سن لے لیکن اگر سلام کرنے والا بہرا ہو یا سلام کہہ کر جلدی سے گزر جائے چنانچہ ممکن ہو تو سلام کا جواب اشارے سے یا اسی طرح کسی طریقے سے اسے سمجھا سکے تو جواب دینا ضروری ہے۔ اس کی صورت کے علاوہ جواب دینا نماز کے علاوہ کسی اور جگہ پر ضروری نہیں اور نماز میں جائز نہیں ہے۔

۱۱۴۹۔ واجب ہے کہ نمازی اسلام کے جواب کو سلام کی نیت سے کہے۔ اور دعا کا قصد کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں یعنی خداوندعالم سے اس شخص کے لئے سلامتی چاہے جس نے سلام کیا ہو۔

۱۱۵۰۔ اگر عورت یا نامحرم مرد یا وہ بچہ جو اچھے برے میں تمیز کر سکتا ہو نماز پڑھنے والے کو سلام کرے تو ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والا اس کے سلام کا جواب دے اور اگر عورت "سَلَامٌ عَلَیکَ" کہہ کر سلام کرے تو جواب میں کہہ سکتا ہے "سَلَامٌ عَلَیکِ" یعنی کاف کو زیر دے۔

۱۱۵۱۔ اگر نماز پڑھنے والا سلام کا جواب نہ دے تو وہ گناہ گار ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۱۵۲۔کسی ایسے شخص کے سلام کا جواب دینا جو مزاح اور تَمَسخُر کے طور پر سلام کرے اور ایسے غیر مسلم مرد اور عورت کے سلام کا جواب دینا جو ذمّی نہ ہوں واجب نہیں ہے اور اگر ذمّی ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر ان کے جواب میں کلمہ "عَلَیکَ" کہہ دینا کافی ہے۔

۱۱۵۴۔ اگر کوئی شخص کسی گروہ کو سلام کرے تو ان سب پر سلام کا جواب دینا واجب ہے لیکن اگر ان میں سے ایک شخص جواب دے دے تو کافی ہے۔

۱۱۵۵۔ اگر کوئی شخص کسی گروہ کو سلام کرے اور جواب ایک ایسا شخص دے جس کا سلام کرنے والے کو سلام کرنے کا ارادہ نہ ہو تو (اس شخص کے جواب دینے کے باوجود) سلام کا جواب اس گروہ پر واجب ہے۔

۱۱۵۶۔ اگر کوئی شخص کسی گروہ کو سلام کرے اور اس گروہ میں سے جوشخص نماز میں مشغول ہو وہ شک کرے کہ سلام کرنے والے کا ارادہ اسے بھی سلام کرنے کا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ جواب نہ دے اور اگر نماز پڑھنے والے کو یقین ہو کہ اس شخص کا اراداہ اسے بھی سلام کرنے کا تھا لیکن کوئی شخص سلام کا جواب دے دے تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر نماز پڑھنے والے کو معلوم ہو کہ سلام کرنے والے کا ارادہ اسے بھی سلام کرنے کا تھا اور کوئی دوسرا جواب نہ دے تو ضروری ہے کہ سلام کا جواب دے۔

۱۱۵۷۔ سلام کرنا مستحب ہے اور اس امر کی بہت تاکید کی گئی ہے کہ سوار پیدل کو اور کھڑا ہوا شخص بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

۱۱۵۷۔ سلام کرنا مستحب ہے اور اس امر کی بہت تاکید کی گئی ہے کہ سوار پیدل کو اور کھڑا ہوا شخص بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

۱۱۵۸۔ اگر دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو اس کے سلام کا جواب دے۔

۱۱۵۹۔ اگر انسان نماز نہ پڑھ رہا ہو تو مستحب ہے کہ سلام کا جواب اس سلام سے بہتر الفاظ میں دے مثلاً اگر کوئی شخص "سَلَامٌ عَلَیکُم" کہے تو جواب میں کہے "سَلَامٌ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللهِ"۔

(ہفتم) نماز کے مبطلات میں سے ایک آواز کے ساتھ اور جان بوجھ کر ہنسنا ہے۔ اگرچہ بے اختیار ہنسے۔ اور جن باتوں کی وجہ سے ہنسے وہ اختیاری ہوں بلکہ احتیاط کی بنا پر جن باتوں کی وجہ سے ہنسی آئی ہو اگر وہ اختیاری نہ بھی ہوں تب بھی وہ نماز کے باطل ہونے کا موجب ہوں گی لیکن اگر جان بوجھ کر بغیر آواز یا سہواً آواز کے ساتھ ہنسے تو ظاہر یہ ہے کہ اس کی نماز میں کوئی اشکال نہیں۔

۱۱۶۰۔ اگر ہنسی کی آواز روکنے کے لئے کسی شخص کی حالت بدل جائے مثلاً اس کا رنگ سرخ ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ نماز دوبارہ پڑھے۔

(ہشتم) احتیاط واجب کی بنا پر یہ نماز کے مبطلات میں سے ہے کہ انسان دنیاوی کام کے لئے جان بوجھ کر آواز سے یا بغیر آواز کے روئے لیکن اگر خوف خدا سے یا آخرت کے لئے روئے تو خواہ آہستہ روئے یا بلند آواز سے روئے کوئی حرج نہیں بلکہ یہ بہترین اعمال میں سے ہے۔

(نہم) نماز باطل کرنے والی چیزوں میں سے ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جس سے نماز کی شکل باقی نہ رہے مثلاً۔ اچھلنا کودنا اور اسی طرح کا کوئی عمل انجام دینا۔ ایسا کرنا عمداً ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ہو۔ لیکن جس کام سے نماز کی شکل تبدیل نہ ہوتی ہو مثلاً ہاتھ سے اشارہ کرنا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۶۱۔ اگر کوئی شخص نماز کے دوران اس قدر ساکت ہو جائے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۱۱۶۲۔ اگر کوئی شخص نماز کے دوران کوئی کام کرے یا کچھ دیر ساکت رہے اور شک کرے کہ اس کی نماز ٹوٹ گئی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ نماز پوری کرے اور پھر دوبارہ پڑھے۔

(دہم) مبطلات نماز میں سے ایک کھانا اور پینا ہے۔ پس اگر کوئی شخص نماز کے دوران اس طرح کھائے یا پئے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے تو خواہ اس کا یہ فعل عمداً ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ہو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ البتہ جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اگر وہ صبح کی اذان سے پہلے مستحب نماز پڑھ رہا ہو اور پیاسا ہو اور اسے ڈر ہو کہ اگر نماز پوری کرے گا تو صبح ہو جائے گی تو اگر پانی اس کے سامنے دو تین قدم کے فاصلے پر ہو تو وہ نماز کے دوران پانی پی سکتا ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ کوئی ایسا کام مثلاً "قبلے سے منہ پھیرنا" کرے جو نماز کو باطل کرتا ہے۔

۱۱۶۳□ اگر کسی کا جان بوج□ کر ک□انا یا پینا نماز کی شکل کو ختم نه ب□ی کر□ تب ب□ی احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ه□ که نماز کو دوباره پ□□ خواه نماز کا تسلسل ختم هو یعنی یه نه کها جائ□ که نماز کو مسلسل پ□□ رها ه□ یا نماز کا تسلسل ختم نه هو□

۱۱۶۴□ اگر کوئی شخص نماز ک□ دوران کوئی ایسی غذا نگل ل□ جو اس ک□ منه یا دانتو□ ک□ ریخو□ می□ ره گئی هو تو اس کی نماز باطل نهی□ هوتی□ اسی طرح اگر ذر اسی قند یا شکر یا انهی□ جیسی کوئی چیز منه می□ ره گئی هو اور نماز کی حالت می□ اهسته اهسته گُ□ل کر پی□ می□ چلی جائ□ تو کوئی حرج نهی□□

(یاز دهم) مبطلات نماز می□ س□ دو رکعتی یا تین رکعتی نماز کی رکعتو□ می□ یا چار رکعتی نمازو□ کی پهلی دو رکعتو□ می□ شک کرنا ه□ بشرطیکه نماز پ□□ن□ والا شک کی حالت می□ باقی ره□□

(دوازدهم) مبطلات نماز می□ س□ یه ب□ی ه□ که کوئی شخص نماز کا رکن جان بوج□ کر یا ب□ول کر کم کرد□ یا ایک ایسی چیز کو جو رکن نهی□ ه□ جان بوج□ کر گ□□ائ□ یا جان بوج□ کر کوئی چیز نماز می□ ب□□ائ□□ اسی طرح اگر کسی رکن مثلاً۔ رکوع یا دو سجدو□ کو ایک رکعت می□ غلطی س□ ب□□ا د□ تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی نماز باطل هو جائ□ گی البته ب□ول□ س□ تکبیر□ الاحرام کی زیادتی نماز کو باطل نهی□ کرتی□

۱۱۶۵□ اگر کوئی شخص نماز ک□ بعد شک کر□ که دوران نماز اس ن□ کوئی ایسا کام کیا ه□ یا نهی□ جو نماز کو باطل کرتا هو تو اس کی نماز صحیح ه□□

وه چیزی□ جو نماز می□ مکروه هی□

۱۱۶۶□ کسی شخص کا نماز می□ اپنا چهره دائی□ یا بائی□ جانب اتنا کم مو□نا که لوگ یه نه کهی□ که اس ن□ اپنا منه قبل□ س□ مو□ لیا ه□ مکروه ه□□ ورنه جیسا که بیان هوچکا ه□ اس کی نماز باطل ه□□ اور یه ب□ی مکروه ه□ که کوئی شخص نماز می□ اپنی انک□ی□ بند کر□ یا دائی□ اور بائی□ طرف گ□مائ□ اور اپنی □ا□□ی اور هات□و□ س□ ک□یل□ اور انگلیا□ ایک دوسری می□ داخل کر□ اور ت□وک□ اور قران مجید یا کسی اور کتاب یا انگو□□ی کی تحریر کو دیک□□□ اور یه ب□ی مکروه ه□ که الحمد، سوره اور ذکر پ□□ت□ وقت کسی کی بات سنن□ ک□ لئ□ خاموش هو جائ□ بلکه هر وه کام جو خضوع و خشوع کو کالعدم کر د□ مکروه ه□□

۱۱۶۷۔ جب انسان کو نیند آرہی ہو اور اس وقت بھی جب اس نے پیشاب اور پاخانہ روک رکھا ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اسی طرح نماز کی حالت میں ایسا موزہ پہننا بھی مکروہ ہے جو پاؤں کو جکڑ لے اور ان کے علاوہ دوسرے مکروہات بھی مفصل کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں۔

وہ صورتیں جن میں واجب نمازیں توڑی جاسکتی ہیں

۱۱۶۸۔ اختیاری حالت میں واجب نماز کا توڑنا احتیاط واجب کی بنا پر حرام ہے لیکن مال کی حفاظت اور مالی یا جسمانی ضرر سے بچنے کے لئے نماز توڑنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ظاہراً وہ تمام اہم دینی اور دنیاوی کام جو نمازی کو پیش آئیں ان کے لئے نماز توڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۶۹۔ اگر انسان اپنی جان کی حفاظت یا کسی ایسے شخص کی جان کی حفاظت جس کی نگہداشت واجب ہو اور وہ نماز توڑے بغیر ممکن نہ ہو تو انسان کو چاہئے کہ نماز توڑ دے۔

۱۱۷۰۔ اگر کوئی شخص وسیع وقت میں نماز پڑھنے لگے اور قرض خواہ اس سے اپنے قرضے کا مطالبہ کرے اور وہ اس کا قرضہ نماز کے دوران ادا کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں ادا کرے اور اگر بغیر نماز توڑے اس کا قرضہ چکانا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور اس کا قرضہ ادا کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔

۱۱۷۱۔ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران پتہ چلے کہ مسجد نجس ہے اور وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ نماز تمام کرے اور اگر وقت وسیع ہو اور مسجد کو پاک کرنے سے نماز نہ ٹوٹتی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کے دوران اسے پاک کرے اور بعد میں باقی نماز پڑھے اور اگر نماز ٹوٹ جاتی ہو اور نماز کے بعد مسجد کو پاک کرنا ممکن ہو تو مسجد کو پاک کرنے کے لئے اس کا نماز توڑنا جائز ہے اور اگر نماز کے بعد مسجد کا پاک کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور مسجد کو پاک کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔

۱۱۷۲۔ جس شخص کے لئے نماز کا توڑنا ضروری ہو اگر وہ نماز ختم کرے تو وہ گناہگار ہوگا لیکن اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

۱۱۷۳اگر کسی شخص کو قراءت یا رکوع کی حد تک جکن س پہل یاد آجائ کہ وہ اذان اور اقامت یا فقط اقامت کہنا بول گیا ہ اور نماز کا وقت وسیع ہو تو مستحب ہ کہ انہی کہن ک لئ نماز تو د بلکہ اگر نماز ختم ہون س پہل اس یاد آئ کہ انہی بول گیا تا تب بی مستحب ہ کہ انہی کہن ک لئ نماز تو د

شکّیات نماز

نماز ک شکیات کی ۲۲ قسمی ہیان می س سات اس قسم ک شک ہی جو نماز کو باطل کرت ہی اور چ اس قسم ک شک ہی جن کی پروا نہی کرنی چاہئ اور باقی نو اس قسم ک شک ہی جو صحیح ہی

وہ شک جو نماز کو باطل کرت ہی

۱۱۷۴ جو شک نماز کو باطل کرت یہ وہ یہ ہی:

۱ دو رکعتی واجب نماز مثلاً نماز صبح اور نماز مسافر کی رکعتو کی تعداد ک بار می سک البتہ نماز مستحب اور نماز احتیاط کی رکعتو کی تعداد ک بار می شک نماز کو باطل نہی کرتا

۲ تین رکعتی نماز کی تعداد ک بار می شک

۳ چار رکعتی نماز می کوئی شک کر کہ اس ن ایک رکعت پی ہ یا زیادہ پی ہی

۴ چار رکعتی نماز می دوسر سجدہ می داخل ہون س پہل نمازی شک کر کہ اس ن دو رکعتی پی ہی یا زیادہ پی ہی

۵ دو اور پانچ رکعتو می یا دو اور پانچ س زیادہ رکعتو می شک کر

۶ تین اور چ رکعتو می یا تین اور چ س زیادہ رکعتو می شک کر

۷ چار اور چ رکعتو ک درمیان شک یا چار اور چ س زیادہ رکعتو ک درمیان شک، جس کی تفصیل آگ آئ گی

۱۱۷۵۔ اگر انسان کو نماز باطل کرنے والے شکوک میں سے کوئی شک پیش آئے تو بہتر یہ ہے کہ جسیے ہی اسے شک ہو نماز نہ توڑے بلکہ اس قدر غور و فکر کرے کہ نماز کی شکل برقرار نہ رہے یا یقین یا گمان حاصل ہونے سے ناامید ہو جائے۔

وہ شک جن کی پروا نہیں کرنی چاہئے

۱۱۷۶۔ وہ شکوک جن کی پروا نہیں کرنی چاہئے مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ اس فعل میں شک جس کے بجالانے کا موقع گزر گیا ہو مثلاً انسان رکوع میں شک کرے کہ اس نے الحمد پڑھی ہے یا نہیں۔

۲۔ سلام نماز کے بعد شک۔

۳۔ نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک۔

۴۔ کثیرُالشک کا شک۔ یعنی اس شخص کا شک جو بہت زیادہ شک کرتا ہے۔

۵۔ رکعتوں کی تعداد کے بارے میں امام کا شک جب کہ ماموم ان کی تعداد جانتا ہو اور اسی طرح ماموم کا شک جبکہ امام نماز کی رکعتوں کی تعداد جانتا ہو۔

۶۔ مستحب نمازوں اور نماز احتیاط کے بارے میں شک۔

جس فعل کا موقع گزر گیا ہو اس میں شک کرنا

۱۱۷۷۔ اگر نمازی نماز کے دوران شک کرے کہ اس نے نماز کا ایک واجب فعل انجام دیا ہے یا نہیں مثلاً اسے شک ہو کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں جبکہ اس سابق کام کو عمداً ترک کر کے جس کام میں مشغول ہو اس کام میں شرعاً مشغول نہیں ہونا چاہئے تھا مثلاً سورہ پڑھتے وقت شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔ اس صورت کے علاوہ ضروری ہے کہ جس چیز کی انجام دہی کے بارے میں شک ہو، بجالائے۔

۱۱۷۸۔ اگر نمازی کوئی آیت پڑھتے ہوئے شک کرے کہ اس سے پہلے کی آیت پڑھی ہے یا نہیں یا جس وقت آیت کا آخری حصہ پڑھ رہا ہو شک کرے کہ اس کا پہلا حصہ پڑھا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۱۱۷۹۔ اگر نمازی رکوع یا سجود کے بعد شک کرے کہ ان کے واجب افعال۔ مثلاً ذکر اور بدن کا سکون کی حالت میں ہونا۔ اس نے انجام دیئے ہیں یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۱۱۸۰۔ اگر نمازی سجدے میں جاتے وقت شک کرے کہ رکوع بجا لایا ہے یا نہیں یا شک کرے کہ رکوع کے بعد کھڑا ہوا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۱۱۸۱۔ اگر نمازی کھڑا ہوتے وقت شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجالایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۱۱۸۲۔ جو شخص بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر الحمد یا تسبیحات پڑھنے کے وقت شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجالایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر الحمد یا تسبیحات میں مشغول ہونے سے پہلے شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجا لایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ بجالائے۔

۱۱۸۳۔اگر نمازی شک کرے کہ نماز کا کوئی ایک رکن بجا لایا ہے یا نہیں اور اس کے بعد آنے والے فعل میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے اسے بجالائے۔ مثلاً اگر تشہد پڑھنے سے پہلے شک کرے کہ دو سجدے بجالایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ بجالائے اور اگر بعد میں اسے یاد آئے کہ وہ اس رکن کو بجالایا تھا تو ایک رکن بڑھ جانے کی وجہ سے احتیاط لازم کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

۱۱۸۴۔ اگر نمازی شک کرے کہ ایک ایسا عمل جو نماز کا رکن نہیں ہے بجالایا ہے یا نہیں اور اس کے بعد آنے والے فعل میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اسے بجالائے۔ مثلاً اگر سورہ پڑھنے سے پہلے شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ الحمد پڑھے اور اگر اسے انجام دینے کے بعد اسے یاد آئے کہ اسے پہلے ہی بجالا چکا تھا تو چونکہ رکن زیادہ نہیں ہوا اس لئے اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۱۸۵۔ اگر نمازی شک کرے کہ ایک رکن بجالایا ہے یا نہیں مثلاً جب تشہد پڑھ رہا ہو شک کرے کہ دو سجدے بجا لایا ہے یا نہیں اور اپنے شک کی پروا نہ کرے اور بعد مین اسے یاد آئے کہ اس رکن کو بجا نہیں لایا ہے یا نہیں اور اپنے شک کی پروا نہ کرے اور بعد میں اسے یاد آئے کہ اس رکن کو بجا نہیں لایا تو اگر وہ بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اس رکن کو بجالائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہو گیا ہو تو اس کی نماز احتیاط لازم کی بنا پر باطل ہے مثلاً اگر بعد والی رکعت کے رکوع سے پہلے اسے یاد آئے کہ دو سجدے نہیں بجا لایا تو ضروری ہے کہ بجالائے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد اسے یاد آئے (کہ دو سجدے نہیں بجالایا) تو اس کی نماز جیسا کہ بتایا گیا، باطل ہے۔

۱۱۸۶۔ اگر نماز شک کرے کہ وہ ایک غیر رکنی عمل بجالایا ہے یا نہیں اور اس کے بعد والے عمل میں مشغول ہو چکا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔ مثلاً جس وقت سورہ پڑھ رہا ہو شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں لایا اور ابھی بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اس عمل کو بجالائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہوگیا تو تو اس کی نماز صحیح ہے۔ اس بنا پر مثلاً۔ اگر قنوت میں اسے یاد آجائے کہ اس نے الحمد نہیں پڑھی تھی تو ضروری ہے کہ پڑھے اور اگر یہ بات اسے رکوع میں یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۱۸۷۔ اگر نمازی شک کرے کہ اس نے نماز کا سلام پڑھا ہے یا نہیں اور تعقیبات یا دوسری نماز میں مشغول ہو جائے یا کوئی ایسا کام کرے جو نماز کو برقرار نہیں رکھتا اور وہ حالت نماز سے خارج ہوگیا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ان صورتوں سے پہلے شک کرے تو ضروری ہے کہ سلام پڑھے اور اگر شک کرے کہ سلام درست پڑھا ہے یا نہیں تو جہاں بھی ہو اپنے شک کی پروانہ کرے۔

سلام کے بعد شک کرنا

۱۱۸۸۔ اگر نمازی سلام نماز کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز صحیح طور پر پڑھی ہے یا نہیں مثلاً شک کرے کہ رکوع ادا کیا ہے یا نہیں یا چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ، تو وہ اپنے شک کی پروانہ کرے لیکن اگر اسے دونوں طرف نماز کے باطل ہونے کا شک ہو مثلاً چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا پانچ رکعت تو اس کی نماز باطل ہے۔

وقت کے بعد شک کرنا

۱۱۸۹□ اگر کوئی شخص نماز کا وقت گزرن□ ک□ بعد شک کر□ که اس ن□ نماز پ□□ی ه□ یا نهی□ یا گمان کر□ که نهی□ پ□□ی تو اس نماز کا پ□□نا لازم نهی□ لیکن اگر وقت گزرن□ س□ پهل□ شک کر□ که نماز پ□□ی ه□ یا نهی□ تو خواه گمان کر□ که پ□□ی ه□ پ□ر ب□ی ضروری ه□ که وه نماز پ□□□□

۱۱۹۰□ اگر کوئی شخص وقت گزرن□ ک□ بعد شک کر□ که اس ن□ نماز دوست پ□□ی ه□ یا نهی□ تو اپن□ شک کی پروا نه کر□□

۱۱۹۱□اگر نماز ظهر اور عصر کا وقت گزر جان□ ک□ بعد نمازی جان ل□ که چار رکعت نماز پ□□ی ه□ لیکن یه معلوم نه هو که ظهر کی نیت س□ پ□□ی ه□ یا عصر کی نیت س□ تو ضروری ه□ که چار رکعت نماز قضا اس نماز کی نیت س□ پ□□□ جو اس پر واجب ه□□

۱۱۹۲□ اگر مغرب اور عشا کی نماز کا وقت گزرن□ ک□ بعد نمازی کو پته چل□ که اس ن□ ایک نماز پ□□ی ه□ لیکن یه علم نه هو که تین رکعتی نماز پ□□ی ه□ یا چار رکعتی، تو ضروری ه□ که مغرب اور عشا دونو□ نمازو□ کی قضا کر□□

کثیرُالشک کا شک کرنا

۱۱۹۳□کثیرالشک وه شخص ه□ جو بهت زیاده شک کر□ اس معنی می□ که وه لوگ جو اس کی مانند هی□ ان کی نسبت وه حواس فریب اسباب ک□ هون□ یا نه هون□ ک□ بار□ می□ زیاده شک کر□□ پس جها□ حواس کو فریب دین□والا سبب نه هو اور هر تین نمازو□ می□ ایک دفعه شک کر□ تو ایسا شخص اپن□ شک کی پروا نه کر□□

۱۱۹۴□ اگر کثیرالشک نماز ک□ اجزاء می□ س□ کسی جزو ک□ انجام دین□ ک□ بار□ می□ شک کر□ تو اس□ یو□ سمج□نا چاهئ□ که اس جزو کو انجام د□ دیا ه□□ مثلاً۔اگر شک کر□ که رکوع کیا ه□ یا نهی□ تو اس□ سمج□نا چاهئ□ که رکوع کر لیاه□ اور اگر کسی ایسی چیز ک□ بار□ می□ شک کر□ جو مبطل نماز ه□ مثلاً شک کر□ که صبح کی نماز دو رکعت پ□□ی ه□ یا تین رکعت تو یهی سمج□□ نماز □□یک پ□□ی ه□□

۱۱۹۵□جس شخص کو نماز ک□ کسی جزو ک□ بار□ می□ زیاده شک هوتا هو، اس طرح که وه کسی مخصوص جزو ک□ بار□ می□ (کچ□) زیاده (هی) شک کرتا رهتا هو، اگر وه نماز ک□ کسی دوسر□ جزو ک□ بار□ می□ شک کر□ تو ضروری ه□ که شک

کے احکام پر عمل کریں مثلاًـ کسی کو زیادہ شک اس بات میں ہوتا ہو کہ سجدہ کیا ہے یا نہیں، اگر اسے رکوع کرنے کےبعد شک ہو تو ضروری ہے شک کے حکم پر عمل کرے یعنی اگر ابھی سجدے میں نہ گیا ہو تو رکوع کرے اور اگر سجدے میں چلا گیا ہو تو شک کی پروا نہ کرے۔

۱۱۹۶۔ جو شخص کسی مخصوص نماز مثلاً ظہر کی نماز میں زیادہ شک کرتا ہو اگر وہ کسی دوسری نماز مثلاً عصر کی نماز میں شک کرے تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے۔

۱۱۹۷۔ جو شخص کسی مخصوص جگہ پر نماز پڑھتے وقت زیادہ شک کرتا ہو اگر وہ کسی دوسری جگہ نماز پڑھے اور اسے شک پیدا ہو تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے۔

۱۱۹۸۔ اگر کسی شخص کو اس بارے میں شک ہو کہ وہ کثیر الشک ہو گیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے اور کثیر الشک شخص کو جب تک یقین نہ ہو جائے کہ وہ لوگوں کی عام حالت پر لوٹ آیا ہے اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۱۱۹۹۔ اگر کثیر الشک شخص، شک کرے کہ ایک رکن بجالایا ہے یا نہیں اور وہ اس شک کی پروا بھی نہ کرے اور پھر اسے یاد آئے کہ وہ رکن بجا نہیں لایا اور اس کے بعد کے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اس رکن کو بجالائے اور اگر بعد کے رکن میں مشغول ہوگیا ہو تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل ہے مثلاً اگر شک کرے کہ رکوع کیا ہے یا نہیں اور اس شک کی پروا نہ کرے اور دوسرے سجدے سے پہلے اسے یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا تھا تو ضروری ہے کہ رکوع کرے اور اگر دوسرے سجدے کے دوسران اسے یاد آئے تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل ہے۔

۱۲۰۰۔ جو شخص زیادہ شک کرتا ہو اگر وہ شک کرے کہ کوئی ایسا عمل جو رکن نہ ہو انجام کیا ہے یا نہیں اور اس شک کی پروا نہ کرے اور بعد میں اسے یاد آئے کہ وہ عمل انجام نہیں دیا تو اگر انجام دینے کے مقام سے ابھی نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ اسے انجام دے اور اگر اس کے مقام سے گزر گیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے مثلاً اگر شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں اور شک کی پروا نہ کرے مگر قنوت پڑھتے ہوئے اسے یاد آئے کہ الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ الحمد پڑھے اور اگر رکوع میں یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

امام اور مقتدی کا شک

۱۲۰۲۔ اگر کوئی شخص مستحب نماز کی رکعتوں میں شک کرے اور شک عدد کی زیادتی کی طرف ہو جو نماز کو باطل کرتی ہے تو اسے چاہئے کہ یہ سمجھ لے کہ کم رکعتیں پڑھی ہیں مثلاً۔ اگر صبح کی نفلوں میں شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو یہی سمجھے کہ دو پڑھی ہیں۔ اور اگر تعداد کی زیادتی والا شک نماز کو باطل نہ کرے مثلاً اگر نمازی شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا ایک پڑھی ہے تو شک کی جس طرف پر بھی عمل کرے اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۲۰۳۔ رکن کا کم ہونا نفل نماز کو باطل کر دیتا ہے لیکن رکن کا زیادہ ہونا اسے باطل نہیں کرتا۔ پس اگر نمازی نفل کے افعال میں سے کوئی فعل بھول جائے اور یہ بات اسے اس وقت یاد آئے جب وہ اس کے بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو تو ضروری ہے کہ اس فعل کو انجام دے اور دوبارہ اس رکن کو انجام دے مثلاً۔ اگر رکوع کے دوران اسے یاد آئے کہ سورہ الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ واپس لوٹے اور الحمد پڑھے اور دوبارہ رکوع میں جائے۔

۱۲۰۴۔ اگر کوئی شخص نفل کے افعال میں سے کسی فعل کے متعلق شک کرے خواہ وہ فعل رکنی ہو یا غیر رکنی اور اس کا موقع نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ اسے انجام دے اور اگر موقع گزر گیا ہو تو اپنے شک کی پروانہ کرے۔

۱۲۰۵۔ اگر کسی شخس کو دو رکعتی مستحب نماز میں تین یا زیادہ رکعتوں کے پڑھ لینے کا گمان ہو تو چاہئے کہ اس گمان کی پروا نہ کرے اور اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر اس کا گمان دو رکعتوں کا یا اس سے کم کا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسی گمان پر عمل کرے مثلاً اگر اسے گمان ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے تو ضروری ہے کہ احتیاط کے طور پر ایک رکعت اور پڑھے۔

۱۲۰۶۔ اگر کوئی شخص نفل نماز میں کوئی ایسا کام کرے جس کے لئے واجب نماز میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہو یا ایک سجدہ بھول جائے تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ نماز کے بعد سجدہ سہو یا سجدے کی قضا بجالائے۔

صحیح شکوک

۱۲۰۸۔اگر کسی کو نو صورتوں میں چار رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک ہو تو اسے چاہئے کہ فوراً غور و فکر کرے اور اگر یقین یا گمان شک کی کسی ایک طرف ہو جائے تو اسی کی اختیار کرے اور نماز کو تمام کرے ورنہ ان احکام کے مطابق عمل کرے جو ذیل میں بتائے جارہے ہیں۔

وه نو صورتی□ یه هی□:

۱□ دوسر□ سجد□ ک□ دوران شک کر□ که دو رکعتی□ پ□□ی هی□ یا تین □ اس صورت می□ اس□ یو□ سمج□ لینا چاهئ□ که تین رکعتی□ پ□□ی هی□ اور ایک اور رکعت پ□□□ پ□ر نماز کو تمام کر□ اور احتیاط واجب کی بنا پر نماز ک□ بعد ایک رکعت نماز احتیاط ک□□□ هو کر بجالائ□□

۲□ دوسر□ سجد□ ک□ دوران اگر شک کر□ که دو رکعتی□ پ□□ی هی□ یا چار تو یه سمج□ ل□ که چار پ□□ی هی□ اور نماز کو تمام کر□ اور بعد می□ دو رکعت نماز احتیاط ک□□□ هو کر بجالائ□□

۳□ اگر کسی کو دوسر□ سجد□ ک□ دوران شک هو جائ□ که دو رکعتی□ پ□□ی هی□ یا تین یا چار تو اس□ یه سمج□ لینا چاهئ□ که چار پ□□ی هی□ اور وه نماز ختم هون□ ک□ بعد دو رکعت نماز احتیاط ک□□□ هو کر اور بعد می□ دو رکعت بی□□ کر بجالائ□□

۴□ اگر کسی شخص کو دوسر□ سجد□ ک□ دوران شک هو که اس ن□ چار رکعتی□ پ□□ی هی□ یا پانچ تو وه یه سمج□□ که چار پ□□ی هی□ اور اس بنیاد پر نماز پوری کر□ اور نماز ک□ بعد دو سجده سهو بجا لائ□□ اور بعید نهی□ که یهی حکم هر اس صورت می□ هو جها□ کم از کم شک چار رکعت پر هو مثلاً چار اور چ□ رکعتو□ ک□ درمیان شک هو اور یه ب□ی بعید نهی□ که هر اس صورت می□ جها□ چار رکعت اور اس س□ کم یا اس س□ زیاده رکعتو□ می□ دوسر□ سجد□ ک□ دوران شک هو تو چار رکعتی□ قرار د□ کر دونو□ شک ک□ اعمال انجام د□ یعنی اس احتمال کی بنا پر که چار رکعت س□ کم پ□□ی هی□ نماز احتیاط پ□□□ اور اس احتمال کی بنا پر که چار رکعت س□ زیاده پ□□ی هی□ بعد می□ دو سجده سهو ب□ی کر□□ اور تمام صورتو□ می□ اگر پهل□ سجد□ ک□ بعد اور دوسر□ سجد□ می□ داخل هون□ س□ پهل□ سابقه چار شک می□ س□ ایک اس□ پیش ائ□ تو اس کی نماز باطل ه□ □

۵□ نماز ک□ دوران جس وقت ب□ی کسی کو تین رکعت اور چار رکعت ک□ درمیان شک هو ضروری ه□ که یه سمج□ ل□ که چار رکعتی□ پ□□ی هی□ اور نماز کو تمام کر□ اور بعد می□ ایک رکعت نماز احتیاط ک□□□ هو که یا دو رکعت بی□□ کر پ□□□□

۶□ اگر قیام ک□ دوران کسی کو چار رکعتو□ اور پانچ رکعتو□ ک□ بار□ می□ شک هو جائ□ تو ضروری ه□ که بی□□ جائ□ اور تشهد اور کا سلام پ□□□ اور ایک رکعت نماز احتیاط ک□□□ هوکر یا دو رکعت بی□□ کر پ□□□□

۷□ اگر قیام کے دوران کسی کو تین اور پانچ رکعتو□ کے بار□ می□ شک ہو جائ□ تو ضروری ہ□ کہ بی□□ جائ□ اور تشہد اور نماز کا سلام پ□□□ اور دو رکعت نماز احتیاط ک□□□ ہو کر پ□□□□

۸□ اگر قیام کے دوران کسی کو تین، چار اور پانچ رکعتو□ ک□ بار□ می□ شک ہو جائ□ تو ضروری ہ□ کہ بی□□ جائ□ اور تشہد پ□□□ اور سلام نماز ک□ بعد دو رکعت نماز احتیاط ک□ر□ ہو ہو کر اور بعد می□ دو رکعت بی□□ کر پ□□□□

۹□ اگر قیام ک□ دوران کسی کو پانچ اور چ□ رکعتو□ ک□ بار□ می□ شک ہو جائ□ تو ضروری ہ□ کہ بی□□ جائ□ اور تشہد اور نماز کا سلام پ□□□ اور دو سجدہ سہو بجالائ□ اور احتیاط مستحب کی بنا پر ان چار صورتو□ می□ ب□جا قیام ک□ لئ□ دو سجدہ سہو ب□ی بجالائ□□

۱۲۰۹□ اگر کسی کو صحیح شکوک می□ س□ کوئی شک ہو جائ□ اور نماز کو وقت اتنا تنگ ہو کہ ناز از سرنو نہ پ□□ سک□ تو نماز نہی□ تو□نی چاہئ□ اور ضروری ہ□ کہ جو مسئلہ بیان کیا گیا ہ□ اس ک□ مطابق عمل کر□□ بلکہ اگر نماز کا وقت وسیع ہو تب ب□ی احتیاط مستحب یہ ہ□ کہ نماز نہ تو□□ اور جو مسئلہ پہل□ بیان کیا گیا ہ□ اس پر عمل کر□□

۱۲۱۰□ اگر نماز ک□ دوران انسان کو ان شکوک می□ س□ کوئی شک لاحق ہو جائ□ جن ک□ لئ□ نماز احتیاط واجب ہ□ اور وہ نماز کو تمام کر□ تو احتیاط مستحب یہ ہ□ کہ نماز احتیاط پ□□□ اور نماز احتیاط پ□□□ بغیر از سر نو نماز نہ پ□□□ اور اگر وہ کوئی ایسا فعل انجام دین□ س□ پہل□ جونماز کو باطل کرتا ہو از سر نو نماز پر□□ تو احتیاط کی بنا پر اس کی دوسری نماز ب□ی باطل ہ□ لیکن اگر کوئی ایسا فعل انجام دین□ ک□ بعد جونماز کو باطل کرتا ہو نماز می□ مشغول ہو جائ□ تو اس کی دوسری نماز صحیح ہ□□

۱۲۱۱□جب نماز کو باطل کرن□ وال□ شکوک می□ س□ کوئی شک انسان کو لاحق ہو جائ□ اور وہ جانتا ہو کہ بعد کی حالت می□ منتقل ہو جان□ پر اس ک□ لئ□ یقین یا گمان پیدا ہوجائ□ گا تو اس صورت می□ جبکہ اس کا باطل شک شروع کی دو رکعت می□ ہو اس ک□ لئ□ شک کی حالت می□ نماز جاری رک□نا جائز نہی□ ہ□□ مثلاً اگر قیام کی حالت می□ اس□ شک ہو کہ ایک رکعت پ□□ی ہ□ یا زیادہ پ□□ی ہی□ اور وہ جانتا ہو کہ اگر رکوع می□ جائ□ تو کسی ایک طرف یقین یا گمان پیدا کر□ گا تو اس حالت می□ اس ک□ لئ□ رکوع کرنا جائز نہی□ ہ□ اور باقی باطل شکوک می□ بظاہر اپنی نماز جاری رک□ سکتا ہ□ تاکہ اس□ یقین یا گمان حاصل ہو جائ□□

۱۲۱۲۔ اگر کسی شخص کا گمان پہلے ایک طرف زیادہ ہو اور بعد میں اس کی نظر میں دونوں اطراف برابر ہوجائیں تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے اور اگر پہلے ہی دونوں اطراف اس کی نظر میں برابر ہوں اور احکام کے مطابق جو کچھ اس کا وظیفہ ہے اس پر عمل کی بنیاد رکھے اور بعد میں اس کا گمان دوسری طرف چلاجائے تو ضروری ہے کہ اسی طرف کو اختیار کرے اور نماز کو تمام کرے۔

۱۲۱۳۔ جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ اس کا گمان ایک طرف زیادہ ہے یا دونوں اطراف اس کی نظر میں برابر ہیں تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے۔

۱۲۱۴۔اگرکسی شخص کو نماز کے بعد معلوم ہو کہ نماز کے دوران وہ شک کی حالت میں تھا مثلاً اسے شک تھا کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین رکعتیں ہیں اور اس نے اپنے افعال کی بنیاد تین رکعتوں پر رکھی ہو لیکن اسے یہ علم نہ ہو کہ اس کے گمان میں یہ تھا کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا دونوں اطراف اس کی نظر میں برابر تھیں تو نماز احتیاط پڑھنا ضروری ہے۔

۱۲۱۵۔ اگر قیام کے بعد شک کرے کہ دو سجدے ادا کئے تھے یا نہیں اور اسی وقت اسے ان شکوک میں سے کوئی شک ہو جائے جو دو سجدے تمام ہونے کے بعد لاحق ہوتا تو صحیح ہوتا مثلاً وہ شک کرے کہ میں نے دو رکعت پڑھی ہیں یا تین اور وہ اس شک کے مطابق عمل کرے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر اسے تشہد پڑھتے وقت ان شکوک میں سے کوئی شک لاحق ہو جائے تو بالفرض اسے یہ علم ہو کہ دو سجدے ادا کئے ہیں تو ضروری ہے کہ یہ سمجھے۔ کہ یہ ایسی دو رکعت میں سے ہے جس میں تشہد نہیں ہوتا تو اس کی نماز باطل ہے۔ اس مثلا کی طرح جو گزر چکی ہے ورنہ اس کی نماز صحیح ہے جیسے کوئی شک کرے کہ دو رکعت پڑھی ہے یا چار رکعت۔

۱۲۱۶۔ اگر کوئی شخص تشہد میں مشغول ہونے سے پہلے یا ان رکعتوں میں جن میں تشہد نہیں ہے قیام سے پہلے شک کرے کہ ایک یا دو سجدے بجالایا ہے یا نہیں اور اسی وقت اسے ان شکوک میں سے کوئی شک لاحق ہو جائے جو دو سجدے تمام ہونے کے بعد صحیح ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

۱۲۱۷□ اگر کوئی شخص قیام کی حالت می□ تین اور چار رکعتو□ ک□ بار□ می□ یا تین اور چار اور پانچ رکعتو□ ک□ بار□ می□ شک کر□ اور اس□ یہ ب□ی یاد آجائ□ کہ اس ن□ اس س□ پہلی رکعت کا ایک سجدہ یا دونو□ سجد□ ادا نہی□ کئ□ تو اس کی نماز باطل ہ□□

۱۲۱۸□ اگر کسی کا شک زائل ہوجائ□ اور کوئی دوسرا شک اس□ لاحق ہو جائ□ مثلاً پہل□ شک کر□ کہ دو رکعتی□ پ□□ی ہی□ تین رکعتی□ اور بعد می□ شک کیا ت□ا تو ہر دو شک ک□ حکم پر عمل کر سکتا ہ□□ اور نماز کو ب□ی تو□ سکتا ہ□□ اور جو کام نماز کو باطل کرتا ہ□ اس□ کرن□ ک□ بعد نماز دوبارہ پ□□□□

۱۲۲۰□اگر کسی شخص کو نماز ک□ بعد پتہ چل□ کہ نماز کی حالت می□ اس□ کوئی شک لاحق ہو گیا ت□ا لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ وہ شک نماز کو باطل کرن□ وال□ شکوک می□ س□ ت□ا یا صحیح شکوک می□ س□ ت□ا اور اگر صحیح شکوک می□ س□ ب□ی ت□ا تو اس کا تعلق صحیح شکوک کی کون س□ قسم س□ ت□ا تو اس ک□ لئ□ جائز ہ□ کہ نماز کو کالعدم قرار د□ اور دوبارہ پ□□□□

۱۲۲۱□ جو شخص بی□□ کر نماز پ□□ رہا ہو اگر اس□ ایسا شک لاحق ہو جائ□ جس ک□ لئ□ اس□ ایک رکعت نماز احتیاط ک□□□ ہوکر یا دو رکعت بی□□ کر پ□□نی چاہئ□ تو ضروری ہ□ کہ ایک رکعت بی□□ کر پ□□□ اور اگر وہ ایسا شک کر□ جس ک□ لئ□ اس□ دو رکعت نماز احتیاط ک□□□ ہو کر پ□□نی چاہئ□ تو ضروری ہ□ کہ دو رکعت بی□□ کر پ□□□□

۱۲۲۲□ جو شخص ک□□ا ہو کر نماز پ□□تا ہو اگر وہ نماز احتیاط پ□□ن□ ک□ وقت ک□□ا ہون□ س□ عاجز ہو تو ضروری ہ□ کہ نماز احتیاط اس شخص کی طرح پ□□□ جو بی□□ کر نماز پ□□تا ہ□ اور جس کا حکم سابقہ مسئل□ می□ بیان ہو چکا ہ□□

۱۲۲۳□ جو شخص بی□□ کر نماز پ□□تا ہو اگر نماز احتیاط پ□□ن□ ک□ وقت ک□□ا ہوسک□ تو ضروری ہ□ کہ اس شخص ک□ وظیف□ ک□ مطابق عمل کر□ جو ک□□ا ہو کر نماز پ□□تا ہ□□

نماز احتیاط پ□□ن□ کا طریقہ

۱۲۲۴□ جس شخص پر نماز احتیاط واجب ہو ضروری ہ□ کہ نماز ک□ سلام ک□ فوراً بعد نماز احتیاط کی نیت کر□ اور تکبیر کہ□ پ□ر الحمد پ□□□ اور رکوع می□ جائ□ اور دو سجد□ بجالائ□□ پس اگر اس پر ایک رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو دو

سجدوں کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔ اور اگر اس پر دو رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو دو سجدوں کے بعد پہلی رکعت کی طرح ایک اور رکعت بجالائے اور تشہد کے بعد سلام پڑھے۔

۱۲۲۵۔ نماز احتیاط میں سورہ اور قنوت نہیں ہے اور احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ یہ نماز آہستہ پڑھے اور اس کی نیت زبان پر نہ لائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی بِسمِ اللہ بھی آہستہ پڑھے۔

۱۲۲۶۔ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے معلوم ہو جائے کہ جو نماز اس نے پڑھی تھی وہ صحیح تھی تو اس کے لئے نماز احتیاط پڑھنا ضروری نہیں اور اگر نماز احتیاط کے دوران بھی یہ علم ہو جائے تو اس نماز کو تمام کرنا ضروری نہیں۔

۱۲۲۷۔اگر نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے کسی شخص کو معلوم ہو جائے کہ اس نے نماز کی رکعتیں کم پڑھی تھیں اور نماز پڑھنے کے بعد اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ اس نے نماز کا جو حصہ نہ پڑھا ہو اسے پڑھے اور بے محل سلام کے لئے احتیاط لازم کی بنا پر دو سجدہ سہو ادا کرے اور اگر اس سے کوئی ایسا فعل سر زد ہوا ہے جو نماز کو باطل کرتا ہو مثلاً قبلے کی جانب پیٹھ کی ہو تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

۱۲۲۸۔ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط کے بعد پتہ چلے کی اس کی نماز میں کمی احتیاط کے برابر تھی مثلاً تین رکعتوں اور چار رکعتوں کے درمیان شک کی صورت میں ایک نماز احتیاط پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس نے نماز کی تین رکعتیں پڑھی تھیں تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

۱۲۳۰۔ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پڑھنے کے بعد پتہ چلے کہ نماز میں جو کمی ہوئی تھی وہ نماز احتیاط سے زیادہ تھی مثلاً تین رکعتوں اور چار رکعتوں کے مابین شک کی صورت میں ایک رکعت نماز احتیاط پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ نماز کی دو رکعتیں پڑھی تھیں اور نماز احتیاط کے بعد کوئی ایسا کام کیا ہو جو نماز کو باطل کرتا ہو مثلاً قبلے کی جانب پیٹھ کی تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جونماز کو باطل کرتا ہو تو اس صورت میں بھی احتیاط لازم یہ ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور باقی ماندہ ایک رکعت ضم کرنے پر اکتفا نہ کرے۔

۱۲۳۱۔ اگر کوئی شخص دو اور تین اور چار رکعتوں میں شک کرے اور کھڑے ہو کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھنے کے بعد اسے یاد آئے کہ اس نے نماز کی دو رکعتیں پڑھی تھیں تو اس کے لئے بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھنا ضروری نہیں ۔

۱۲۳۲□ اگر کوئی شخص تین اور چار رکعتو□ می□ شک کر□ اور جس وقت وہ ایک رکعت نماز احتیاط ک□□□ ہو کر پ□□ ہو اس□ یاد ائ□ که اس ن□ نماز کی تین رکعتی□ پ□□ی ت□ی□ تو ضروری ہ□ که نماز احتیاط کو چ□و□ د□ چنانچه رکوع می□ داخل ہون□ س□ پہل□ اس□ یاد ایا ہو تو ایک رکعت ملا کر پ□□□ اور اس کی نماز صحیح ہ□ اور احتیاط لازم کی بنا پر زائد سلام ک□ لئ□ دو سجده بجالائ□ اور اگر رکوع می□ داخل ہون□ ک□ بعد یاد ائ□ تو ضروری ہ□ که نماز کو دوباره پ□□□ اور احتیاط کی بنا پر باقی مانده رکعت ضم کرن□ پر اکتفا نہی□ کرسکتا□

۱۲۳۳□ اگر کوئی شخص دو اور تین اور چار رکعتو□ می□ شک کر□ اور جس وقت وہ دو رکعت نماز احتیاط ک□□□ ہو کر پ□□ رہا ہو اس□ یاد ائ□ که اس ن□ نماز کی تین رکعتی□ پ□□ی ت□ی□ تو یہا□ ب□ی بالکل وہی حکم جاری ہوگا جس کا ذکر سابقه مسئل□ می□ کیا گیا ہ□□

۱۲۳۴□ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط ک□ دوران پته چل□ که اس کی نماز می□ کمی نماز احتیاط س□ زیاده یا کم ت□ی تو یہا□ ب□ی بالکل وہی حکم جاری ہوگا جس کا ذکر مسئله ۱۲۳۲ می□ کیا گیا ہ□□

۱۲۳۵□ اگر کوئی شخص شک کر□ که جو نماز احتیاط اس پر واجب ت□ی وہ اس□ بجالایا ہ□ یا نہی□ تو نماز کا وقت گزر جان□ کی صورت می□ اپن□ شک کی پروانه کر□ اور اگر وقت باقی ہو تو اس صورت می□ جبکه شک اور نماز ک□ درمیان زیاده وقفه ب□ی گزرا ہو اور اس ن□ کوئی ایسا کام ب□ی نه کیا ہو مثلاً۔قبل□ س□ منه مو□نا جو نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہ□ که نماز احتیاط پ□□□ اور اگر کوئی ایسا کام کیا ہو جو نماز کو باطل کرتا ہو یا نماز اور اس ک□ شک ک□ درمیان زیاده وقفه ہوگیا ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر نماز دوباره پ□□نا ضروری ہ□ □

۱۲۳۶□ اگر ایک شخص نماز احتیاط می□ ایک رکعت کی بجائ□ دو رکعت پ□□ ل□ تو نماز احتیاط باطل ہوجاتی ہ□ اور ضروری ہ□ که دوباره اصل نماز پ□□□□ اور اگر وہ نماز می□ کوئی رکن ب□□ا د□ تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا ب□ی یہی حکم ہ□□

۱۲۳۷□ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پ□□ت□ ہوئ□ اس نماز ک□ افعال می□ س□ کسی ک□ متعلق شک ہو جائ□ تو اگر اس کا موقع نه گزرا ہو تو اس□ انجام دینا ضروری ہ□ اور اگر اس کا موقع گزر گیا ہو تو ضروری ہ□ که اپن□ شک کی پروانه کر□

مثلاً اگر شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں اور ابھی رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ الحمد پڑھے اور اگر رکوع میں جاچکا ہو تو ضروری ہے اپنے شک کی پروانہ کرے۔

۱۲۳۸۔ اگر کوئی شخص نماز احتیاط کی رکعتوں کے بارے میں شک کرے اور زیادہ رکعتوں کی طرف شک کرنا نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ شک کی بنیاد کم رکھے اور اگر زیادہ رکعتوں کی طرف شک کرنا نماز کو باطل نہ کرتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کی بنیاد زیادہ پر رکھے مثلاً جب وہ دو رکعت نماز احتیاط پڑھ رہاہو اگر شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو چونکہ زیادتی کی طرف شک کرنا نماز کو باطل کرتا ہے اس لئے اسے چاہئے کہ سمجھ لے کہ اس نے دو رکعتیں اور اگر شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعتیں پڑھی ہیں تو چونکہ زیادتی کی طرف شک کرنا نماز کو باطل نہیں کرتا اس لئے اس سمجھنا چاہئے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

۱۲۳۹۔ اگر نماز احتیاط میں کوئی ایسی چیز جو رکن نہ ہو سہواً کم یا زیادہ ہو جائے تو اس کے لئے سجدہ سہو نہیں ہے۔

۱۲۴۰۔ اگر کوئی شخص نماز احتیاط کے سلام کے بعد شک کرے کہ وہ نماز کے اجزا اور شرائط میں سے کوئی ایک جزو یا شرط انجام دے چکا ہے یا نہیں تو وہ اپنے شک کی پروانہ کرے۔

۱۲۴۱۔ اگر کوئی شخص نماز احتیاط میں تشہد پڑھنا یا ایک سجدہ کرنا بھول جائے اور اس تشہد یا سجدے کا اپنی جگہ پر تدارک بھی ممکن نہ ہو تو احتیاط اور ایک سجدے کی قضا یا دو سجدہ سہو واجب ہوں تو ضروری ہے کہ پہلے نماز احتیاط بجالائے۔

۱۲۴۳۔ نماز کی رکعتوں کے بارے میں گمان کا حکم یقین کے حکم کی طرح ہے مثلاً اگر کوئی شخص یہ نہ جانتا ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعتیں پڑھی ہیں اور گمان کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ سمجھے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اگر چار رکعتی نماز میں گمان کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں تو اسے نماز احتیاط پڑھنے کی ضرورت نہیں لیکن افعال کے بارے میں گمان کرنا شک کا حکم رکھتا ہے پس اگر وہ گمان کرے کہ رکوع کیا ہے اور ابھی سجدہ میں داخل نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ رکوع کو انجام دے اور اگر وہ گمان کرے کہ الحمد نہیں پڑھی اور سورے میں داخل ہوچکا ہو تو گمان کی پروا نہ کرے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۲۴۴۔ روزانہ کی واجب نمازوں اور دوسری واجب نمازوں کے بارے میں شک اور سہو اور گمان کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہے مثلاً اگر کسی شخص کو نماز آیات کے دوران شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعتیں تو چونکہ اس کا شک دو رکعتی نماز میں ہے لہذا اس کی نماز باطل ہے اور اگر وہ گمان کرے کہ یہ دوسری رکعت ہے یا پہلی رکعت تو اپنے گمان کے مطابق نماز کو تمام کرے۔

سجدہ سہو

۱۲۴۵۔ ضروری ہے کہ انسان سلام نماز کے بعد پانچ چیزوں کے لئے اس طریقے کے مطابق جس کا آئندہ ذکر ہو گا دو سجدے سہو بجالائے:

۱۔ نماز کی حالت میں سہواً کلام کرنا۔

۲۔ جہاں سلام نماز نہ کہنا چاہئے وہاں سلام کہنا۔ مثلاً بھول کر پہلی رکعت میں سلام پڑھنا۔

۳۔ تشہد بھول جانا۔

۴۔ چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کے دوران شک کرنا کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ، یا شک کرنا کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا چھ، بالکل اسی طرح جیسا کہ صحیح شکوک کے نمبر ۴ میں گزر چکا ہے۔

ان پانچ صورتوں میں اگر نماز پر صحیح ہونے کا حکم ہو تو احتیاط کی بنا پر پہلی، دوسری اور پانچویں صورت میں اور اقوی کی بنا پر تیسری اور چوتھی صورت میں دو سجدہ سہو ادا کرنا ضروری ہے۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ایک سجدہ بھول جائے جہاں کھڑا ہونا ضروری ہو مثلاً الحمد اور سورہ پڑھتے وقت وہاں غلطی سے بیٹھ جائے یا جہاں بیٹھنا ضروری ہو مثلاً تشہد پڑھتے وقت وہاں غلطی سے کھڑا ہو جائے تو دو سجدہ سہو ادا کرے بلکہ ہر اس چیز کے لئے جو غلطی سے نماز میں کم یا زیادہ ہو جائے دو سجدہ سہو کر ان چند صورتوں کے احکام آئندہ مسائل میں بیان ہوں گے۔

۱۲۴۶۔ اگر انسان غلطی سے یا اس خیال سے کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے کلام کرے تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۴۷۔ اس آواز کے لئے جو کھانسنے سے پیدا ہوتی ہے سجدہ سہو واجب نہیں لیکن اگر کوئی غلطی سے نالہ و بکا کرے یا (سرد) آہ بھرے یا (لفظ) آہ کہے تو ضروری ہے کہ احتیاط کی بنا پر سجدہ سہو کرے۔

۱۲۴۸۔ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز کو جو اس نے غلط پڑھی ہو دوبارہ صحیح طور پر پڑھے تو اس کے دوبارہ پڑھنے پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

۱۲۴۹۔ اگر کوئی شخص نماز میں غلطی سے کچھ دیر باتیں کرتا رہے اور عموماً اسے ایک دفعہ بات کرنا سمجھا جاتا ہو تو اس کے لئے نماز کے سلام کے بعد دو سجدہ سہو کافی ہیں۔

۱۲۵۰۔ اگر کوئی شخص غلطی سے تسبیحات اربعہ نہ پڑھے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کے بعد دو سجدہ سہو بجالائے۔

۱۲۵۱۔ جہاں نماز کا سلام نہیں کہنا چاہئے اگر کوئی شخص غلطی سے اَلسَّلاَمُ عَلَینَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِین کہہ دے یا اَلسَّلامُ عَلَیکُم کہے تو اگر چہ اس نے "وَرَحمَۃُ اللهِ وَبَرَکَاتُہ" نہ کہا ہو تب بھی احتیاط لازم کی بنا پرضروری ہے کہ دو سجدہ سہو کرے۔ لیکن اگر غلطی سے "اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللهِ وَبَرَکَاتُہ" کہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دو سجدے سہو بجالائے۔

۱۲۵۲۔ جہاں سلام نہیں پڑھنا چاہئے اگر کوئی شخص وہاں غلطی سے تینوں سلام پڑھ لے تو اس کے لئے دو سجدہ سہو کافی ہیں۔

۱۲۵۳۔ اگر کوئی شخص ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے اور بعد کی رکعت کے رکوع سے پہلے اسے یاد آئے تو ضروری ہے کہ پلٹے اور (سجدہ یا تشہد) بجالائے اور نماز کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر بے جا قیام کے لئے دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۵۴۔ اگر کسی شخس کو رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے کہ وہ اس سے پہلی رکعت میں ایک سجدہ یا تشہد بھول گیا ہے تو ضروری ہے کہ سلام نماز کے بعد سجدے کی قضا کرے اور تشہد کے لئے دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۵۵۔ اگر کوئی شخص نماز کے سلام کے بعد جان بوجھ کر سجدہ سہو نہ کرے تو اس نے گناہ کیا ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ جس قدر جلدی ہوسکے اسے ادا کرے اور اگر اس نے بھول کر سجدہ سہو نہیں کیا تو جس وقت بھی اسے یاد آئے ضروری ہے کہ فوراً سجدہ کرے اور اس کے لئے نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔

۱۲۵۶۔ اگر کوئی شخص شک کرے که مثلاً اس پر دو سجدہ سہو واجب ہوئے ہیں یا نہیں تو ان کا بجالانا اس کے لئے ضروری نہیں۔

۱۲۵۷۔ اگر کوئی شخص شک کرے که مثلاً اس پر دو سجدہ سہو واجب ہوئے ہیں یا چار تو اس کا دو سجدے ادا کرنا کافی ہے۔

۱۲۵۸۔ اگر کسی شخص کو علم ہو که دو سجدہ سہو میں سے ایک سجدہ سہو نہیں بجالایا اور تدارک بھی ممکن نه ہو تو ضروری ہے که دو سجدہ سہو بجالائے اور اگر اسے علم ہو که اس نے سہواً تین سجدے کئے ہیں تو احتیاط واجب یه که دوبارہ دو سجدہ سہو بجالائے۔

سجدہ سہو کا طریقه

۱۲۸۹۔ سجدہ سہو کا طریقه یه ہے که سلام نماز کے بعد انسان فوراً سجدہ سہو کی نیت کرے اور احتیاط لازم کی بنا پر پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھ دے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اور احتیاط مستحب یه ہے که سجدہ سہو میں ذکر پڑھے اور بہتر ہے که کہے : "بِسمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ اَیُّہَاالنَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُه" اس کے بعد اسے چاہئے که بیٹھ جائے اور دوبارہ سجدے میں جائے اور مذکورہ ذکر پڑھے اور بیٹھ جائے اور تشہد کے بعد کہے اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم اور اَولیٰ یه ہے که "وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُه" کا اضافه کرے۔

بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا

۱۲۶۰۔ اگر انسان سجدہ اور تشہد بھول جائے اور نماز کے بعد ان کی قضا بجالائے تو ضروری ہے که وہ نمازی کی تمام شرائط مثلاً بدن اور لباس کا پاک ہونا اور رو به قبله ہونا اور دیگر شرائط پوری کرتا ہو۔

۱۲۶۱۔ اگر انسان کئی دفعه سجدہ کرنا بھول جائے مثلاً ایک سجدہ پہلی رکعت میں اور ایک سجدہ دوسری رکعت میں بھول جائے تو ضروری ہے که نماز کے بعد ان دونوں سجدوں کو قضا بجالائے اور بہتر یه ہے که بھولی ہوئی ہر چیز کے لئے احتیاطاً دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۶۲۔ اگر انسان ایک سجدہ اور ایک تشہد بھول جائے تو احتیاطاً ہر ایک کے لئے دو سجدہ سہو بجالائے۔

۱۶۶۳۔ اگر انسان دو رکعتوں میں سے دو سجدے بھول جائے تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ قضا کرتے وقت ترتیب سے بجالائے۔

۱۲۶۴۔ اگر انسان نماز کے سلام اور سجدے کی قضا کے درمیان کوئی ایسا کام کرے جس کے عمداً یا سہواً کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً پیٹھ قبلے کی طرف کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ سجدے کی قضا کے بعد دوبارہ نماز پڑھے۔

۱۲۶۵۔ اگر کسی شخص کو نماز کے سلام کے بعد یاد آئے کہ آخری رکعت کا ایک سجدہ یا تشہد بھول گیا ہے تو ضروری ہے کہ لوٹ جائے اور نماز کو تمام کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر بے محل سلام کے لئے دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۶۶۔ اگر ایک شخص نماز کے سلام اور سجدے کی قضا کے درمیان کوئی ایسا کام کرے جس کے لئے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہو مثلاً۔ بھولے سے کلام کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ پہلے سجدے کی قضا کرے اور بعد میں دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۶۷۔ اگر کسی شخص کو یہ علم نہ ہو کہ نماز میں سجدہ بھولا ہے یا تشہد تو ضروری ہے کہ سجدے کی قجا کرے اور دو سجدہ سہو ادا کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تشہد کی بھی قضا کرے۔

۱۲۲۸۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ سجدہ یا تشہد بھولا ہے یا نہیں تو اس کے لئے ان کی قضا کرنا یا سجدہ سہو ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

۱۲۲۹۔ اگر کسی شخص کو علم ہو کہ سجدہ بھول گیا ہے اور شک کرے کہ بعد کی رکعت کے رکوع سے پہلے اسے یاد آیا تھا اور اسے بجالایا تھا یا نہیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے کی قضا کرے۔

۱۲۷۰۔ جس شخص پر سجدے کی قضا ضروری ہو، اگر کسی دوسرے کام کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو واجب ہوجائے تو ضروری ہے کہ احتیاط کی بنا پر نماز ادا کرنے کے بعد اولاً سجدے کی قضا کرے اور اس کے بع سجدہ سہو کرے۔

۱۲۷۱۔اگر کسی شخص کو شک ہو کہ نماز پڑھنے کے بعد بھولے سجدے کی قضا بجالایا ہے یا نہیں اور نماز کا وقت نہ گزرا ہو تو اسے چاہئے کہ سجدے کی قضا کرے لیکن اگر نماز کا وقت بھی گزر گیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی قضا کرنا ضروری ہے۔

نماز کے اجزا اور شرائط کو کم یا زیادہ کرنا

۱۲۷۲۔جب نماز کے واجبات میں سے کوئی چیز جان بوجھ کر کم یا زیادہ کی جائے تو خواہ وہ ایک حرف ہی کیوں نہ ہو نماز باطل ہے۔

۱۲۷۳۔اگر کوئی شخص مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز کے واجب ارکان میں سے کوئی ایک کم کر دے تو نماز باطل ہے۔ اور وہ شخص جو (کسی دور افتادہ مقام پر رہنے کی وجہ سے) مَسَائل تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہو یا وہ شخص جس نے کسی حجت (معتبر شخص یا کتاب وغیرہ) پر اعتماد کیا ہو اگر واجب غیر رکنی کو کم کرے یا کسی رکن کو زیادہ کرے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔ چنانچہ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اگرچہ کوتاہی کی وجہ سے ہو صبح اور مغرب اور عشا کی نمازوں میں الحمد اور سورہ آہستہ پڑھے یا ظہر اور عصر کی نمازوں میں الحمد اور سورہ آواز سے پڑھے یا سفر میں ظہر، عصر اور عشا کی نمازوں کی چار رکعتیں پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۲۷۴۔ اگرنماز کے دوران کسی شخص کا دھیان اس طرف جائے کہ اس کا وضو یا غسل باطل تھا یا وضو یا غسل کئے بغیر نماز پڑھنے لگا ہے تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور دوبارہ وضو یا غسل کے ساتھ پڑھے اور اگر اس طرف اس کا دھیان نماز کے بعد جائے تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر نماز کا وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا کرے۔

۱۲۷۵۔ اگر کسی شخص کو رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے کہ پہلے والی رکعت کے دو سجدے بھول گیا ہے تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل ہے اور اگر یہ بات اسے رکوع میں پہنچنے سے پہلے یاد آئے تو ضروری ہے کہ واپس مڑے اور دو سجدے بجالائے اور پھر کھڑا ہو جائے اور الحمد اور سورہ یا تسبیحات پڑھے اور نماز کو تمام کرے اور نماز کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر بے محل قیام کے لئے دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۷۶۔ اگر کسی شخص کو اَلسَّلاَمُ عَلَینَا اور اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم کہنے سے پہلے یاد آئے کہ وہ آخری رکعت کے دو سجدے بجا نہیں لایا تو ضروری ہے کہ دو سجدے بجالائے اور دوبارہ تشہد اور سلام پڑھے۔

۱۲۷۷۔ اگر کسی شخص کو نماز کے سلام سے پہلے یاد آئے کہ اس نے نماز کے آخری حصے کی ایک یا ایک سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھیں تو ضروری ہے کہ جتنا حصہ بھول گیا ہو اسے بجالائے۔

۱۲۷۸۔اگر کسی شخص کو نماز کے سلام کے بعد یاد آئے کہ اس نے نماز کے آخری حصے کی ایک یاایک سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھیں اور اس سے ایسا کام بھی سر زد ہو چکا ہو کہ اگر وہ نماز میں عمداً یا سہواً کیا جائے تو نماز کو باطل کر دیتا ہو مثلاً اس نے قبلے کی طرف پیٹھ کی ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جس کا عمداً یا سہواً کرنا نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ جتنا حصہ پڑھنا بھول گیا ہو اسے فوراً بجا لائے اور زائد سلام کے لئے احتیاط لازم کی بنا پر دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۷۹۔ جب کوئی شخص نماز کے سلام کے بعد ایک کام انجام دے جو اگر نماز کے دوران عمداً سہواً سجدے بجانہیں لایا تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام کرنے سے پہلے اسے یہ بات یاد آئے تو ضروری ہے کہ جو دو سجدے ادا کرنا بھول گیا ہے انہیں بجالائے اور دوبارہ تشہد اور سلام پڑھے اور جو سلام پہلے پڑھا ہو اس کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۸۰۔ اگر کسی شخص کو پتہ چلے کہ اس نے نماز وقت سے پہلے پڑھ لی ہے تو ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو قضا کرے۔ اور اگر یہ پتہ چلے کہ قبلے کی طرف پیٹھ کر کے پڑھی ہے اور ابھی وقت نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو اور تردد کا شکار ہو تو قضا ضروری ہے ورنہ قضا ضروری نہیں۔ اور اگر پتہ چلے کہ قبلے کی شمالی یا جنوبی سمت کے درمیان نماز ادا کی ہے اور وقت گزرنے کے بعد پتہ چلے تو قضا ضروری نہیں لیکن اگر وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہو اور قبلے کی سمت تبدیل کرنے سے معذور نہ ہو مثلاً قبلے کی سمت تلاش کرنے میں کوتاہی کی ہو تو احتیاط کی بنا پر دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔

مسافر کی نماز

اشارہ

ضروری ہے کہ مسافر ظہر عصر اور عشا کی نماز آٹھ شرطیں ہوتے ہوئے قصر بجالائے یعنی دو رکعت پڑھے۔

(پہلی شرط) اس کا سفر آٹھ فرسخ شروع سے کم نہ ہو اور فرسخ شرعی ساڑھے پانچ کیلومیٹر سے قدرے کم ہوتا ہے (میلوں کے حساب سے آٹھ فرسخ شرعی تقریباً ۲۸ میل بنتے ہیں)۔

۱۲۸۱□ جس شخص ک□ جان□ اور واپس ا□ن□ کی مجموعی مسافت ملا کر ا□□□ فرسخ ہو اور خواہ اس ک□ جان□ کی یا واپسی کی مسافت چار فرسخ س□ کم ہو یا نہ ہو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کر ک□ پ□□□□ اس بنا پر اگر جان□ کی مسافت تین فرسخ اور واپسی کی پانچ فرسخ یا اس ک□ برعکس ہو تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر یعنی دو رکعتی پ□□□□

۱۲۸۲□اگر سفر پر جان□ اور واپس ا□ن□ کی مسافت ا□□□ فرسخ ہو تو اگرچہ جس دن وہ گیا ہو اسی دن یا اسی رات کو واپس پل□ کر نہ ا□ئ□ ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□ لیکن اس صورت می□ بہتر ہ□ کہ احتیاطاً پوری نماز ب□ی پ□□□□

۱۲۸۳□ اگر ایک مختصر سفر ا□□□ فرسخ س□ کم ہو یا انسان کو علم نہ ہو کہ اس کا سفر ا□□□ فرسخ ہ□ یا نہی□ تو اس□ نماز قصر کرک□ نہی□ پ□□نی چاہئ□ اور اگر شک کر□ کہ اس کا سفر ا□□□ فرسخ ہ□ یا نہی□ تو اس ک□ لئ□ تحقیق کرنا ضروری نہی□ اور ضروری ہ□ کہ پوری نماز پ□□□□

۱۲۸۴□ اگر ایک عادل یا قابل اعتماد شخص کسی کو بتائ□ کہ اس کا سفر ا□□□ فرسخ ہ□ اور وہ اس کی بات س□ مطمئن ہو تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□□

۱۲۸۵□ ایسا شخص جس□ یقین ہو کہ اس کا سفر ا□□□ فرسخ ہ□ اگر نماز قصر کر ک□ پ□□□ اور بعد می□ اس□ پتہ چل□ کہ ا□□□ فرسخ نہ ت□ا تو ضروری ہ□ کہ پوری نماز پ□□□ اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا لائ□□

۱۲۸۶□ جس شخص کو یقین ہو کہ جس جگہ وہ جانا چاہتا ہ□ وہا□ کا سفر ا□□□ فرسخ نہی□ یا شک ہو کہ ا□□□ فرسخ ہ□ یا نہی□ اور راست□ می□ اس□ معلوم ہو جائ□ کہ اس کا سفر ا□□□ فرسخ ت□ا تو گو ت□و□ا سا سفر باقی ہو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□ اور اگر پوری نماز پ□□ چکا ہو تو ضروری ہ□ کہ دوبارہ قصر پ□□□□ لیکن اگر وقت گزر گیا ہو تو قضا ضروری نہی□ ہ□□

۱۲۸۷□ اگر دو جگہو□ کا درمیانی فاصلہ چار فرسخ س□ کم ہو اور کوئی شخص کئی دفعہ ان ک□ درمیان جائ□ اور ا□ئ□ تو خواہ ان تمام مسافتو□ کا فاصلہ ملا کر ا□□□ فرسخ ب□ہ ہو جائ□ اس□ نماز پوری پ□□نی ضروری ہ□□

۱۲۸۸۔ اگر کسی جگہ جانے کے دو راستے ہوں اور ان میں سے ایک راستہ آٹھ فرسخ سے کم اور دوسرا آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو تو اگر انسان وہاں راستے سے جائے جو آٹھ فرسخ ہے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے اور اگر اس راستے سے جائے جو آٹھ فرسخ نہیں ہے تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

۱۲۸۹۔ آٹھ فرسخ کی ابتدا اس جگہ سے حساب کرنا ضروری ہے کہ جہاں سے گزر جانے کے بعد آدمی مسافر شمار ہوتا ہے اور غالباً وہ جگہ شہر کی انتہا ہوتی ہے لیکن بعض بہت بڑے شہروں میں ممکن ہے وہ شہر کا آخری محلہ ہو۔

(دوسری شرط) مسافر اپنے سفر کی ابتدا سے ہی آٹھ فرسخ طے کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یعنی یہ جانتا ہو کہ آٹھ فرسخ تک کا فاصلہ طے کرے گا لہذا اگر وہ اس جگہ تک کا سفر کرے جو آٹھ فرسخ سے کم ہو اور وہاں پہنچنے کے بعد کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کرے جس کا فاصلہ طے کردہ فاصلے سے ملا کر آٹھ فرسخ ہو جاتا ہو تو چونکہ وہ شروع سے آٹھ فرسخ طے کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اس لئے ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے لیکن اگر وہ وہاں سے آٹھ فرسخ آگے جانے کا ارادہ کرے یا مثلاً چار فرسخ جانا چاہتا ہو اور پھر چار فرسخ طے کرکے اپنے وطن یا ایسی جگہ واپس آنا چاہتا ہو جہاں اس کا ارادہ دس دن ٹھہرنے کا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے۔

۱۲۹۰۔ جس شخص کو یہ علم نہ ہو کہ اس کا سفر کتنے فرسخ کا ہے مثلاً کسی گمشدہ (شخص یا چیز) کو ڈھونڈنے کے لئے سفر کر رہا ہو اور نہ جانتا ہو کہ اسے پالینے کے لئے اسے کہاں تک جانا پڑے گا تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔ لیکن اگر واپسی پر اس کے وطن یا اس جگہ تک کا فاصلہ جہاں وہ دس دن قیام کرنا چاہتا ہو آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ بنتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے۔ مزید براں اگر وہ سفر پر جانے کے دوران ارادہ کرے کہ وہ مثلاً چار فرسخ کی مسافت جاتے ہوئے اور چار فرسخ کی مسافت واپس آتے ہوئے طے کرے گا تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے۔

۱۲۹۱۔ مسافر کو نماز قصر کرکے اس صورت میں پڑھنی ضروری ہے جب اس کا آٹھ فرسخ طے کرنے کا پختہ ارادہ ہو لہذا اگر کوئی شخص شہر سے باہر جا رہا ہو اور مثال کے طور پر اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر کوئی ساتھی مل گیا تو آٹھ فرسخ کے سفر پر چلا جاؤں گا اور اسے اطمینان ہو کہ ساتھی مل جائے گا تو اسے نماز قصر کر کے پڑھنی ضروری ہے اور اگر اسے اس بارے میں اطمینان نہ ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

۱۲۹۲□جو شخص ا□□ فرسخ سفر کرن□ کا ارادہ رک□تا ہو وہ اگرچہ ہر روز ت□و□ا فاصلہ ط□ کر□ اور جب حَدِّ تَر خُّص □ جس ک□ معنی مسئلہ ۱۳۲۷ می□ ائی□ گ□□ تک پہنچ جائ□ تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□ لیکن اگر ہر روز بہت کم فاصلہ ط□ کر□ تو احتیاط لازم یہ ہ□ کہ اپنی نمازی پوری ب□ی پ□□□ اور قصر ب□ی پ□□□□

۱۲۹۳□ جو شخص سفر می□ کسی دوسر□ ک□ اختیار می□ ہو مثلاً نوکر جو اپن□ اقا ک□ سات□ سفر کر رہا ہو اگر اس□ علم ہو کہ اس کا سفر ا□□ فرسخ کا ہ□ تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□ اور اگر اس□ علم نہ ہو تو پوری نماز پ□□□ اور اس بار□ می□ پوچ□نا ضروری نہی□□

۱۲۹۴□ جو شخص سفر می□ کسی دوسر□ ک□ اختیار می□ ہو اگر وہ جانتا ہو یا گمان رک□تا ہو کہ چار فرسخ تک پہنچن□ س□ پہل□ اس س□ جدا ہو جائ□ گا اور سفر نہی□ کر□ گا تو ضروری ہ□ کہ پوری نماز پ□□□□

۱۲۹۵□ جو شخص سفر می□ کسی دوسر□ ک□ اختیار می□ ہو اگر اس□ اطمینان نہ ہو کہ چار فرسخ تک پہنچن□ س□ پہل□ اس س□ جدا نہی□ ہوگا اور سفر جاری رک□□ گا تو ضروری ہ□ کہ پوری نماز پ□□□ لیکن اگر اس□ اطمینان ہو اگرچہ احتمال بہت کم ہو کہ اس ک□ سفر می□ کوئی رکاو□ پیدا ہوگی تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□□

(تیسری شرط) راست□ می□ مسافر اپن□ اراد□ س□ پ□ر نہ جائ□□ پس اگر وہ چار فرسخ تک پہنچن□ س□ پہل□ اپنا ارادہ بدل د□ یا اس کا ارادہ مُتَزَلزل ہو جائ□ تو ضروری ہ□ کہ پوری نماز پر□□□

۱۲۹۶□ اگر کوئی کوئی کچ□ فاصلہ طر□ کرن□ ک□ بعد جو کہ واپسی ک□ سفر کو ملا کر ا□□ فرسخ ہو سفر ترک کر د□ اور پختہ ارادہ کرل□ کہ اسی جگہ رہ□ گا یا دس دن گزرن□ ک□ بعد واپس جائ□ گا یا واپس جان□ اور □□ہرن□ ک□ بار□ می□ کوئی فیصلہ نہ کر پائ□ تو ضروری ہ□ کہ پوری نماز پ□□□□

۱۲۹۷□ اگر کوئی شخص کچ□ فاصلہ ط□ کرن□ ک□ بعد جو کہ واپسی ک□ سفر کو ملا کر ا□□ فرسخ ہو سفر ترک کرد□ اور واپس جان□ کا پختہ ارادہ کرل□ تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□ اگرچہ وہ اس جگہ دس دن س□ کم مدت ک□ لئ□ ہی رہنا چاہتا ہو□

۱۲۹۸□ اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ جان□ ک□ لئ□ جو ا□□ فرسخ دور ہو سفر شروع کر□ اور کچھ□ راستہ ط□ کرن□ ک□ بعد کسی اور جگہ جانا چاہ□ اور جس جگہ س□ اس ن□ سفر شروع کیا ہ□ وہا□ س□ اس جگہ تک جہاں وہ اب جانا چاہتا ہ□ ا□□ فرسخ بنت□ ہو□ تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کر ک□ پ□□□□

۱۲۹۹□ اگر کوئی شخص ا□□ فرسخ تک فاصلہ ط□ کرن□ س□ پہل□ متردد ہوجائ□ کہ باقی راستہ ط□ کر□ یا نہی□ اور دوران تردد سفر نہ کر□ اور بعد می□ باقی راستہ ط□ کرن□ کا پختہ ارادہ کرل□ تو ضروری ہ□ کہ سفر ک□ خاتم□ تک نماز قصر پ□□□□

۱۳۰۰□اگر کوئی شخص ا□□ فرسخ کا فاصلہ ط□ کرن□ س□ پہل□ تردد کا شکار ہو جائ□ کہ باقی راستہ ط□ کر□ یا نہی□□ اور حالت تردد می□ کچھ□ فاصلہ ط□ کرل□ اور بعد می□ پختہ ارادہ کرل□ کہ ا□□ فرسخ مزید سفر کر□ گا یا ایسی جگہ جائ□ کہ جہا□ تک اس کا جانا اور انا ا□□ فرسخ ہو خواہ اسی دن یا اسی رات وہا□ س□ واپس ائ□ یا نہ ائ□ اور وہا□ دس دن س□ کم □□ہرن□ کا ارادہ ہو تو ضروری ہ□ کہ سفر ک□ خاتم□ تک نماز قصر پ□□□□

۱۳۰۱□ اگر کوئی شخص ا□□ فرسخ کا فاصلہ ط□ کرن□ س□ پہل□ متردد ہو جائ□ کہ باقی راستہ ط□ کر□ یا نہی□ اور حالت تردد می□ کچھ□ فاصلہ ط□ کرل□ اور بعد می□ پختہ ارادہ کرل□ کہ باقی راستہ ب□ی ط□ کر□ گا چنانچہ اس کا باقی سفر ا□□ فرسخ س□ کم ہو تو پوری نماز پ□□نا ضروری ہ□□ لیکن اس صورت می□ جبکہ تردد س□ پہلی کی ط□ کردہ مسافت اور تردد ک□ بعد کی ط□ کردہ مصافت ملا کر ا□□ فرسخ ہو تو اظہر یہ ہ□ کہ نماز قصر پ□□□□

(چوت□ی شرط) مسافر ا□□ فرسخ تک پہنچن□ س□ پہل□ اپن□ وطن س□ گزرن□ اور وہا□ توقف کرن□ یا کسی جگہ دس دن یا اس س□ زیادہ دن رہن□ کا ارادہ نہ رک□تا ہو□ پس جو شخص یہ چاہتا ہو کہ ا□□ فرسخ تک پہنچن□ س□ پہل□ اپن□ وطن س□ گزر□ اور وہا□ توقف کر□ یا دس دن کسی جگہ پر رہ□ تو ضروری ہ□ کہ نماز پوری پ□□□□

۱۳۰۲□ جس شخص کو یہ علم نہ ہو کہ ا□□ فرسخ تک پہنچن□ س□ پہل□ اپن□ وطن س□ گزر□ گا یا توقف کر□ گا یا نہی□ یا کسی جگہ دس دن □□ہرن□ کا قصد کر□ گا یا نہی□ تو ضروری ہ□ ک پوری پ□□□□

۱۳۰۳□ وہ شخص جو ا□□ فرسخ تک پہنچن□ س□ پہل□ اپن□ وطن س□ گزرنا چاہتا ہو تا کہ وہا□ توقف کر□ یا کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہو اور وہ شخص ب□ی جو وطن س□ گزرن□ یا کسی جگہ دس دن رہن□ ک□ بار□ می□ مُتَرَدِّد ہو اگر وہ دس دن کہی□

رهن□ یا وطن س□ گزرن□ کا اراده ترک ب□ی کر د□ تب ب□ی ضروری ه□ که پوری نماز پ□□□ لیکن اگر باقی مانده اور واپسی کا راسته ملا کر ا□□ فرسخ هو تو ضروری ه□ که نماز قصر کر ک□ پ□□□□

(پانچوی□ شرط) مسافر حرام کام ک□لئ□ سفر نه کر□ اور اگر حرام کام مثلاً چوری کرن□ ک□ لئ□ سفر کر□ تو ضروری ه□ که نماز پوری پ□□□□ اور اگر خود سفر هی حرام هو مثلاً اس سفر می□ اس ک□ لئ□ کوئی ایسا ضرر مُضَر هو جس کی جانب پیش قدمی شرعاً حرام هو یا عورت شوهر کی اجازت ک□ بغیر ایس□ سفر پر جائ□ جو اس پر واجب نه هو تو اس ک□ لئ□ ب□ی یهی حکم ه□□ لیکن اگر سفر حج ک□ سفر کی طرح واجب هو تو نماز قصر کر ک□ پ□□نی ضروری ه□□

۱۳۰۴□جو سفر واجب نه هو اگر ما□ باپ کی اولاد س□ محبت کی وجه س□ ان ک□ لئ□ اذیت کا باعث هو تو حرام ه□ اور ضروری ه□ که انسان اس سفر می□ پوری نماز پ□□□ اور (رمضان کا مهینه هو تو) روزه ب□ی رک□□□

۱۳۰۵□ جس شخص کا سفر حرام نه هو اور وه کسی حرام کام ک□ لئ□ ب□ی سفر نه کر رها هو وه اگرچه سفر می□ گناه ب□ی کر□ مثلاً غیبت کر□ یا شراب پئ□ تب ب□ی ضروری ه□ که نماز قصر کر ک□ پ□□□□

۱۳۰۶□ اگر کوئی شخص کسی واجب کام کو ترک کرن□ ک□ لئ□ سفر کر□ تو خواه سفر می□ اس کی کوئی دوسری غرض هو یا نه هو اس□ پوری نماز پ□□نی چاهئ□□ پس جو شخص مقروض هو اور اپنا قرض چکا سکتا هو اور قرض خواه مطالبه ب□ی کر□ تو اگر وه سفر کرت□ هوئ□ اپنا قرض چکا سکتا هو اور قرض خواه مطالبه ب□ی کر□ تو اگر وه سفر کرت□ هوئ□ اپنا قرض ادا نه کرسک□ اور قرض چکان□ س□ فرار حاصل کرن□ ک□ لئ□ سفر کر□ تو ضروری ه□ که پوری نماز پ□□□ لیکن اگر اس کا سفر کسی اور کام ک□ لئ□ هو تو اگرچه وه سفر می□ ترک واجب کا مرتکب ب□ی هو تو ضروری ه□ که نماز قصر کر ک□ پ□□□□

۱۳۰۷□اگر کسی شخص کا سفر می□ سواری کا جانور یا سواری کی کوئی اور چیز جس پر وه سوار هو غصبی هو یا اپن□ مالک س□ فرار هون□ ک□ لئ□ سفر کر رها هو یا وه غصبی زمین پر سفر کر رها هو تو ضروری ه□ که پوری نماز پ□□□□

۱۳۰۸□ جو شخص کسی ظالم ک□ سات□ سفر کر رها هو اگر وه مجبور نه هو اور اس کا سفر کرنا ظالم کی ظلم کرن□ می□ مدد کا موجب هو تو اس□ پوری نماز پ□□نی ضروری ه□ اور اگر مجبو هو یا مثال ک□ طور پر کسی مظلوم کو چ□□ان□ ک□ لئ□ اس ظالم ک□ سات□ سفر کر□ تو اس کی نماز قصر هو گی□

۱۳۰۹□ اگر کوئی شخص سیروتفریح (یعنی پکنک) کی غرض س□ سفر کر□ تو اس کا سفر حرام نہی□ ه□ اور ضروری ه□ که نماز قصر کرک□ پ□□□□

۱۳۱۰□ اگر کوئی شخص موج میل□ اور سیرو تفریح ک□ لئ□ شکار کو جائ□ تو اس کی نماز جات□ وقت پوری ه□ اور واپسی پر اگر مسافت کی حد پوری هو تو قصر ه□□ اور اس صورت می□ که اس کی حد مسافت پوری هو اور شکار پر جان□ کی مانند نه هو لهذا اگر حصول معاش ک□ لئ□ شکار کو جائ□ تو اس کی نماز قصر ه□ اور اگر کمائی اور افزائش دولت ک□ لئ□ جائ□ تو اس ک□ لئ□ ب□ی یهی حکم ه□ اگرچه اس صورت می□ احتیاط یه ه□ که نماز قصر کرک□ ب□ی پ□□□ اور پوری ب□ی پ□□□□

۱۳۱۱□اگر کوئی شخص گناه کا کام کرن□ ک□ لئ□ سفر کر□ اور سفر س□ واپسی ک□ وقت فقط اس کی واپسی کا سفر ا□□□ فرسخ هو تو ضروری ه□ که نماز قصر کرک□ پ□□□ اور احتیاط مستحب یه ه□ که اگر اس ن□ توبه نه کی هو تو نماز قصر کرک□ ب□ی پ□□□ اور پوری ب□ی پ□□□□

۱۳۱۲□ جس شخص کا سفر گناه کا سفر هو اگر وه سفر ک□ دوران گناه کا اراده ترک کرد□ خواه باقی مانده مسافت یا کسی جگه جانا اور واپس انا ا□□□ فرسخ هو یا نه هو تو ضروری ه□ که نماز قصر کرک□ پ□□□□

۱۳۱۳□جش شخص ن□ گناه کرن□ کی غرض س□ سفر نه کیا هو اگر وه راست□ می□ ط□ کر□ که بقیه راسته گناه ک□ لئ□ ط□ کر□ گا تو اس□ چاهئ□ که نماز پوری پ□□□ البته اس ن□ جو نمازی□ قصر کرک□ پ□□ی هو□ وه صحیح هی□□

(چ□□ی شرط) ان لوگو□ می□ س□ نه هو جن ک□ قیام کی کوئی (مستقل) جگه نهی□ هوتی اور ان ک□ گ□ر ان ک□ سات□ هوت□ هی□□ یعنی ان صحرانشینو□ (خانه بدوشو□) کی مانند جو بیابانو□ می□ گ□ومت□ رهت□ هی□ اور جها□ کهی□ اپن□ لئ□ اور اپن□ مویشیو□ ک□ لئ□ دانه پانی دیک□ت□ هی□ وهی□ □یر ا□ال دیت□ هی□ اور پ□ر کچ□ دنو□ ک□ بعد دوسری جگه چل□ جات□ هی□□ پس ضروری ه□ که ایس□ لوگ سفر می□ پوری نماز پ□□ی□□

۱۳۱۴□ اگر کوئی صحرا نشین مثلاً جائ□ قیام اور اپن□ حیوانات ک□ لئ□ چراگاه تلاش کرن□ ک□ لئ□ سفر کر□ اور مال و اسباب اس ک□ همراه هو تو وه پوری نماز پ□□□ ورنه اگر اس کاسفرا□□□ فرسخ هو تو نماز قصر کرک□ پ□□□□

۱۳۱۵□اگر کوئی صحرا نشین مثلاً حج، زیارت، تجارت یا ان س□ ملت□ جلت□ کسی مقصد س□ سفر کر□ تو ضروری ه□ که نماز قصر کرک□ پ□□□□

(ساتوی□ شرط) اس شخص کا پیشه سفر نه هو□ پس جس شخص کا پیشه سفر هو یعنی یا تو اس کا کام هی فقط سفر کرنا هو اس حد تک که لوگ اس□ کثیر السفر کهی□ یا جو پیشه اس ن□ اپن□ لئ□ اختیار کیا هو اس کا انحصار سفر کرن□ پر هو مثلاً ساربان، □رائیور، گله بان اور ملاح□ اس قسم ک□ افراد اگرچه اپن□ ذاتی مقصد مثلاً گ□ر کا سامان ل□ جان□ یا اپن□ گ□ر والو□ کو منتقل کرن□ ک□ لئ□ سفر کری□ تو ضروری ه□ که نماز پوری پ□□ی□□ اور جس شخص کا پیشه سفر هو اس مسئل□ می□ اس شخص ک□ لئ□ ب□ی یهی حکم ه□ جو کسی دوسری جگه پر کام کرتا هو (یا اس کی پوس□نگ دوسری جگه پر هو) اور وه هر روز یا دو دن می□ ایک مرتبه وها□ تک کا سفر کرتا هو اور لو□ □اتا هو□مثلاً وه شخص جس کی رهائش ایک جگه هو اور کام مثلاً تجارت، معلمی وغیره دوسری جگه هو□

۱۳۱۶□جس شخص ک□ پیش□ کا تعلق سفر س□ هو اگر وه کسی دوسر□ مقصد مثلاً۔ حج یا زیارت ک□ لئ□ سفر کر□ تو ضروری ه□ که نماز قصر کرک□ پ□□□ لیکن اگر عرف عام می□ کثیرالسفر کهلاتا هو تو قصر نه کر□ لیکن اگر مثال ک□ طور پر □رائیور اپنی گا□ی زیارت ک□ لئ□ کرائ□ پر چلائ□ اور ضمناً خود ب□ی زیارت کر□ تو هر حال می□ ضروری ه□ که پوری نماز پ□□□□

۱۳۱۷□وه بار بردار جو حاجیو□ کو مکه پهنچان□ ک□ لئ□ سفر کرتا هو اگر اس کا پیشه سفر کرنا هو تو ضروری ه□ که پوری نماز پ□□□ اور اگر اس کا پیشه سفر کرنا نه هو اور صرف حج ک□ دنو□ می□ بار برداری ک□ لئ□ سفر کرتا هو تو اس ک□ لئ□ احتیاط واجب یه ه□ که نماز پوری ب□ی پ□□□ اور قصر کرک□ ب□ی پ□□□ لیکن اگر سفر کی مدت کم هو مثلاً دو تین هفت□ تو بعید نهی□ ه□ که اس ک□ لئ□ نماز قصر کرک□ پ□□ن□ کا حکم هو□

۱۳۱۸□ جس شخص کا پیشه بار برداری هو اور وه دور دراز مقامات س□ حاجیو□ کو مکه ل□ جاتا هو اگر وه سال کا کافی حصه سفر می□ رهتا هو تو اس□ پوری نماز پ□□نی ضروری ه□ □

۱۳۱۹□ جس شخص کا پیشه سال ک□ کچ□ حص□ می□ سفر کرنا هو مثلاً ایک □رائیور جو صرف گرمیو□ یا سردیو□ ک□ دنو□ می□ اپنی گا□ی کرائ□ پر چلاتا هو ضروری ه□ که اس سفر می□ نماز پوری پ□□□ اور احتیاط مستحب یه ه□ کو قصر کر ک□ ب□ی پ□□□ اور پوری ب□ی پ□□□□

۱۳۲۰□ □رائیور اور پ□یری والا جو شهر ک□ اس پاس دو تین فرسخ می□ آتا جاتا هو اگر وه اتفاقاً آ□□ فرسخ ک□ سفر پر چلا جائ□ تو ضروری ه□ که نماز قصر کر ک□ پ□□□□

۱۳۲۱□ جش کا پیشه هی مسافرت ه□ اگر دس دن یا اس س□ زیاده عرصه اپن□ وطن می□ ره جائ□ تو خواه ابتدا س□ دس دن رهن□ کا اراداه رک□تا هو یا بغیر اراد□ ک□ اتن□ دن ره□ تو ضروری ه□ که دس دن ک□ بعد جب پهل□ سفر پر جائ□ تو نماز پوری پ□□□ اور اگر اپن□ وطن ک□ علاوه کسی دوسری جگه رهن□ کا قصد کر ک□ یا بغیر قصد ک□ دس دن وها□ مقیم ره□ تو اس ک□ لئ□ ب□ی یهی حکم ه□□

۱۳۲۲□ چار ۱ وادار جس کا پیشه سفر کرنا هو اگر وه اپن□ وطن یا وطن ک□ علاوه کسی اور جگه قصد کر ک□ یا بغیر قصد ک□ دس دن ره□ تو احتیاط مستحب ه□ که دس دن ک□ بعد جب وه پهلا سفر کر□ تو نماز□ مکمل اور قصر دونو□ پ□□□□

۱۳۲۳□ چار وادار اور ساربان کی طرح جن کا پیشه سفر کرنا ه□ اگر معمول س□ زیاده سفر ان کی مشقت اور ت□کاو□ کا سبب هو تو ضروری ه□ که نماز قصر پ□□ی□□

۱۳۲۴□ سیلانی که جو شهر به شهر سیاحت کرتا هو اور جس ن□ اپن□ لئ□ کوئی وطن معین نه کیا هو وه پوری نماز پ□□□□

۱۳۲۵□جس شخص کا پیشه سفر کرنا نه هو اگر مثلاً کسی شهر یا گاو□ می□ اس کا کوئی سامان هو اور وه اس□ لین□ ک□ لئ□ سفر پر سفر کر□ تو ضروری ه□ که نماز قصر کر ک□ پ□□□□ مگر یه که اس کا سفر اس قدر زیاده هو که اس□ عرفاً کثیرالسفر کها جائ□□

۱۳۲۶□ جو شخص ترک وطن کر ک□ دوسرا وطن اپنانا چاهتا هو اگر اس کا پیشه سفر نه هو تو سفر کی حالت می□ اس□ نماز قصر کر ک□ پ□□نی ضروری ه□□

(آٹھویں شرط) مسافر حدِّ تَرخّص تک پهنچ جائے لیکن وطن کے علاوہ حَدِّتُّخص معتبر نہیں ہے اور جونهی کوئی شخص اپنی اقامت گاہ سے نکلے اس کی نماز قصر ہے۔

۱۳۲۷۔ حدترخص وہ جگہ ہے جہاں سے اہل شہر مسافر کو نہ دیکھ سکیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل شہر کو نہ دیکھ سکے۔

۱۳۲۸۔ جو مسافر اپنے وطن واپس آرہا ہو جب تک وہ اپنے وطن واپس نہ پہنچے قصر نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اور ایسے ہی جو مسافر وطن کی علاوہ کسی اور جگہ دس دن ٹھہرنا چاہتا ہو وہ جب تک اس جگہ نہ پہنچے اس کی نماز قصر ہے۔

۱۳۲۹۔ اگر شہر اتنی بلندی پر واقع ہو کہ وہاں کے باشندے دور سے دکھائی دیں یا اس قدر نشیب میں واقع ہو کہ اگر انسان تھوڑا سا دور بھی جائے تو وہاں کے باشندوں کو نہ دیکھ سکے تو اس شہر کے رہنے والوں میں سے جو شخص سفر میں ہو جب وہ اتنا دور چلا جائے کہ اگر وہ شہر ہموار زمین پر ہوتا تو وہاں کے باشندے اس جگہ سے دیکھے نہ جاسکتے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے۔ اور اسی طرح اگر راستے کی بلندی یا پستی معمول سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ معمول کا لحاظ رکھے۔

۱۳۳۰۔ اگر کوئی شخص ایسی جگہ سے سفر کرے جہاں کوئی رہتا نہ ہو تو جب وہ ایسی جگہ پہنچے کہ اگر کوئی اس مقام (یعنی سفر شروع کرنے کے مقام) پر رہتا ہوتا تو وہاں سے نظر نہ آتا تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے۔

۱۳۳۱۔ کوئی شخص کشتی یا ریل میں بیٹھے اور حد ترخص تک پہنچنے سے پہلے پوری نماز کی نیت سے نماز پڑھنے لگے تو اگر تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے حد ترخص تک پہنچ جائے تو قصر نماز پڑھنا ضروری ہے۔

۱۳۳۲۔ جو صورت پچھلے مسئلے میں گزر چکی ہے اس کے مطابق اگر تیسری رکعت کے رکوع کے بعد حد ترخص تک پہنچے تو اس نماز کو توڑ سکتا ہے اور ضروری ہے کہ اسے قصر کرکے پڑھے۔

۱۳۳۳۔ اگر کسی شخص کو یہ یقین ہو جائے کہ وہ حدترخص تک پہنچ چکا ہے اورنماز قصر کرکے پڑھے اور اس کے بعد معلوم ہو کہ نماز کے وقت حدترخص تک نہیں پہنچا تھا تو نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے ۔ چنانچہ جب تک حدترخص تک نہ

پهنچا هو تو نمازی پوری پڑھنا ضروری هے۔ اور اس صورت میں جب که حدترخص سے گزرچکا هو نماز قصر کرکے پڑھے۔ اور اگر وقت نکل چکا هو تو نماز کو اس کے فوت هوتے وقت جو حکم تھا اس کے مطابق ادا کرے۔

۱۳۳۴۔ اگر مسافر کی قوت باصره غیر معمولی هو تو اسے اس مقام پر پهنچ کر نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری هے جهاں سے متوسط قوت کی آنکھ اهل شهر کو نه دیکھ سکے۔

۱۳۳۵۔ اگر مسافر کو سفر کے دوران کسی مقام پر شک هو که حدِّ ترخّص پر پهنچاهے یا نهیں تو ضروری هے که پوری نماز پڑھے۔

۱۳۳۶۔ جو مسافر سفر کے دوران اپنے وطن سے گزر رها هو اگر وهاں توقف کرے تو ضروری هے که پوری نماز پڑھے اور اگر توقف نه کرے تو احتیاط لازم یه هے که قصر اور پوری نماز دونوں پڑھے۔

۱۳۳۷۔ جو مسافر اپنی مسافرت کے دوران اپنے وطن پهنچ جائے اور وهاں کچھ دیر ٹھهرے تو ضروری هے که جب تک وهاں رهے پوری نماز پڑھے لیکن اگر وه چاهے که وهاں سے آٹھ فرسخ کے فاصلے پر چلا جائے یا مثلاً چار فرسخ جائے اور پھر چار فرسخ طے کرکے لوٹے تو جس وقت وه حدِّ ترخّص پر پهنچے ضروری هے که نماز قصر کر کے پڑھے۔

۱۳۳۸۔ جس جگه کو انسان نے اپنی مستقل سکونت اور بود و باش کے لئے منتخب کیا هو وه اس کا وطن هے خواه وه وهاں پیدا هوا هو اور وه اس کا آبائی وطن هو یا اس نے خود اس جگه کو زندگی بسر کرنے کے لئے اختیار کیا هو۔

۱۳۳۹۔ اگر کوئی شخص اراداه رکھتا هو که تھوڑی سی مدت ایک ایسی جگه رهے جو اس کا وطن نهیں هے اور بعد میں کسی اور جگه چلا جائے تو وه اس کا وطن تصور نهیں هوتا۔

۱۳۴۰۔ اگر انسان کسی جگه کو زندگی گزارنے کے لئے اختیار کرے اگرچه وه همیشه رهنے کا قصد نه رکھتا هو تاهم ایسا هو که عرف عام میں اسے وهاں مسافر نه کهیں اور اگرچه وقتی طور پر دس دن یا دس دن سے زیاده دوسری جگه رهے اس کے باوجود پهلی جگه هی کو اس زندگی گزارنے کی جگه کهیں گے اور وهی جگه اس کے وطن کا حکم رکھتی هے۔

۱۳۴۱□ جو شخص دو مقامات پر زندگی گزارتا ہو مثلاً چ□ مہین□ ایک شہر می□ اور چ□ مہین□ دوسر□ شہر می□ رہتا ہو تو دونو□ مقامات اس کا وطن ہی□□ نیز اگر اس ن□ دو مقامات س□ زیادہ مقامات کو زندگی بسر کرن□ ک□ لئ□ اختیار کر رک□ا ہو تو وہ سب اس کا وطن شمار ہوت□ ہی□□

۱۳۴۲□بعض فقہاء ن□ کہا ہ□ کہ جو شخص کسی ایک جگہ سکونتی مکان کا مالک ہو اگر وہ مسلسل چ□ مہین□ وہا□ رہ□ تو جس وقت تک مکان اس کی ملکیت می□ ہ□ یہ جگہ اس ک□ وطن کا حکم رک□تی ہ□□ پس جب ب□ی وہ سفر ک□ دوران وہا□ پہنچ□ ضروری ہ□ کہ پوری نماز پ□□□ اگرچہ یہ حکم ثابت نہی□ ہ□□

۱۳۴۳□ اگر ایک شخص کسی ایس□ مقام پر پہنچ□ جو کسی زمان□ می□ اس کا وطن رہا ہو اور بعد می□ اس ن□ اس□ ترک کر دیا ہو تو خواہ اس ن□ کوئی نیا وطن اپن□ لئ□ منتخب نہ ب□ی کیا ہو ضروری ہ□ کہ وہا□ پوری نماز پ□□□□

۱۳۴۴□ اگر کسی مسافر کا کسی جگہ پر مسلسل دس دن رہن□ کا ارادہ ہو یا وہ جانتا ہو کہ بہ امر مجبوری دس دن تک ایک جگہ رہنا پ□□ گا تو وہا□ اس□ پوری نماز پ□□نی ضروری ہ□□

۱۳۴۵□ اگر کوئی مسافر کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہو تو ضروری نہی□ کہ اس کا ارادہ پہلی رات یا گیارہوی□ رات وہا□ رہن□کا ہو جونہی وہ ارادہ کر□ کہ پہل□ دن ک□ طلوع افتاب س□ دسوی□ دن ک□ غروب افتاب تک وہا□ رہ□ گا ضروری ہ□ کہ پوری نماز پ□□□ اور مثال ک□ طور پر اس کا ارادہ پہل□ دن کی ظہر س□ گیارہوی□ دن کی ظہر تک وہا□ رہن□ کا ہو تو اس ک□ لئ□ ب□ی یہی حکم ہ□□

۱۳۴۶□ جو مسافر کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہو اس□ اس صورت می□ پوری نماز پ□□نی ضروری ہ□ جب وہ سار□ ک□ سار□ دن ایک جگہ رہنا چاہتا ہو□ پس اگر وہ مثال ک□ طور پر چاہ□ کہ دس دن نَجَف اور کوفہ یا تہران اور شمیران (یا کراچی اور گ□ارو) می□ رہ□ تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□□

۱۳۴۷□ جو مسافر کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہو اگر شروع س□ ہی قصد رک□تا ہو کہ ان دس دنو□ ک□ درمیان اس جگہ ک□ اس پاس ایس□ مقامات پر جائ□ گا جو حدِّ تَرَخّص تک یا اس س□ زیادہ دور ہو□ تو اگر اس ک□ جان□ اور ان□ کی مدت عرف می□ دس دن قیام ک□ منافی نہ ہو تو پوری نماز پ□□□ اور اگر منافی ہو تو نماز قصر کرک□ پ□□□□ مثلاً اگر ابتداء ہی س□ ارادہ ہو کہ ایک دن یا ایک رات ک□ لئ□ وہا□ س□ نکل□ گا تو یہ □□ہرن□ ک□ قصر ک□ منافی ہ□ اور ضروری ہ□ کہ نماز قصر

کرک□ پ□□□ لیکن اگر اس کا قصد یہ ہو کہ مثلاً آد□□ دن بعد نکل□ گا اور پ□ر فوراً لو□□ گا اگرچہ اس کی واپسی رات ہون□ ک□ بعد ہو تو ضروری ہ□ کہ نماز پ□□□□ مگر اس صورت می□ کہ اسک□ بار بار نکلن□ کی وجہ س□ عرفاً یہ کہا جائ□ کہ دو یا اس زیادہ جگہ قیام پذیر ہ□ (تو نماز قصر پ□□□)

۱۳۴۸□ اگر کسی مسافر کا کسی جگہ دس دن رہن□ کا مُصَمِّم ارادہ نہ ہو مثلا اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر اس کا سات□ی آگیا یا رہن□ کو اچ□ا مکان مل گیا تو دس دن وہا□ رہ□ گا تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□□

۱۳۴۹ □ جب کوئی شخص کسی جگہ دس دن رہن□ کا مصَمَّم ارادہ نہ ہو مثلاً اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر اس کہ اس ک□ وہا□ رہن□ می□ کوئی روکاو□ پیدا ہوگی اور اس کا یہ احتمال عقلاء ک□ نزدیک معقول ہو تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□□

۱۳۵۰□ اگر مسافر کو علم ہو کہ مہینہ ختم ہون□ می□ مثلاً۔ دس یا دس س□ زیادہ دن باقی ہی□ اور کسی جگہ مہین□ ک□ آخر تک رہن□ کا ارادہ کر□ تو ضروری ہ□ کہ نماز پوری پ□□□ لیکن اگر اس□ علم نہ ہو کہ مہینہ ختم ہون□ می□ کتن□ دن باقی ہی□ اور مہین□ ک□ آخر تک وہا□ رہن□ کا ارادہ کر□ تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□ اگرچہ جس وقت اس ن□ ارادہ کیا ت□ا اس وقت س□ مہینہ ک□ آخری دن تک دس یا اس س□ زیادہ دن بنت□ ہو□□

۱۳۵۱□ اگر مسافر کسی جگہ دس دن رہن□ کا ارادہ کر□ اور ایک چار رکعتی نماز پ□□ن□ س□ پہل□ وہا□ رہن□ کا ارادہ ترک کرد□ یا مُذَبذِب ہو کہ وہا□ رہ□ یا کہی□ اور چلا جائ□ تو ضروری ہ□ کہ نماز قصر کرک□ پ□□□ لیکن اگر ایک چار رکعتی نماز پ□□ن□ ک□ بعد وہا□ رہن□ کا ارادہ ترک کر د□ یا مُذَبذِب ہو جائ□ تو ضروری ہ□ کہ جس وقت تک وہا□ رہ□ نماز پوری پ□□□□

۱۳۵۲□ اگر کوئی مسافر جس ن□ ایک جگہ دس دن رہن□ کا ارادہ کیا ہو روزہ رک□ ل□ اور ظہر ک□ بعد وہا□ رہن□ کا ارادہ ترک کرد□ جب کہ اس ن□ ایک چار رکعتی نماز پ□□ لی ہو تو جب تک وہ وہا□ رہ□ اس ک□ روز□ درست ہی□ اور ضروری ہ□ کہ اپنی نمازی□ پوری پ□□□ اور اگر اس ن□ چار رکعتی نماز نہ پ□□ی ہو تو احتیاطاً اس دن کا روزہ پورا کرنا نیز اس کی قضا رک□نا ضروری ہ□□ اور ضروری ہ□ کہ اپنی نماز نمازی□ قصر کرک□ پ□□□ اور بعد ک□ دنو□ می□ وہ روزہ ب□ی نہی□ رک□ سکتا□

۱۳۵۳□ اگر کوئی مسافر جس ن□ ایک جگہ دس دن رہن□ کا ارادہ کیا ہو وہا□ رہن□ کا ارادہ ترک کر د□ اور شک کر□ کہ وہا□ رہن□ کا ارادہ ترک کرن□ س□ پہل□ ایک چار رکعتی نماز پ□□ی ت□ی یا نہی□ تو ضروری ہ□ کہ اپنی نمازی□ قصر کر ک□ پ□□□

۱۳۵۴□ اگر کوئی مسافر نماز کو قصر کر ک□ پ□□ن□ کی نیت س□ نماز می□ مشغول ہو جائ□ اور نماز ک□ دوران مُصَمَّم ارادہ کرل□ کہ دس یا اس س□ زیادہ دن وہا□ رہ□ گا تو ضروری ہ□ کہ نماز کو چار رکعتی پ□□ کر ختم کر□□

۱۳۵۵□ اگر کوئی مسافر جس ن□ ایک جگہ دس دن رہن□ کا ارادہ کیا ہو پہلی چار رکعتی نماز ک□ دوران اپن□ اراد□ س□ باز آجائ□ اور اب□ی تیسری رکعت می□ مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہ□ کہ دو رکعتی پ□□ کر ختم کر□ اور اپنی باقی نمازی□ قصر کر ک□ پ□□□ اور اسی طرح اگر تیسری رکعت می□ مشغول ہو گیا ہو اور رکوع می□ نہ گیا ہو تو ضروری ہ□ کہ بی□□ جائ□ اور نماز کو بصورت قصر ختم کر□ اور اگر رکوع می□ چلا گیا ہو تو اپنی نماز تو□ سکتا ہ□ اور ضروری ہ□ کہ اس نماز کو دوبارہ قصر کر ک□ پ□□□ اور جب تک وہا□ رہ□ نماز قصر کر ک□ پ□□□□

۱۳۵۶□ جس مسافر ن□ دس دن کسی جگہ رہن□ کا ارادہ کیا ہو اگر وہ وہا□ دس س□ زیادہ دن رہ□ تو جب تک وہا□ س□ سفر نہ کر□ ضروری ہ□ کہ نماز پوری پ□□□ اور یہ ضروری نہی□ کہ دوبارہ دس دن رہن□ کا ارادہ کر□□

۱۳۵۷□ جس مسافر ن□ کسی جگہ دس دن رہن□ کا ارادہ کیا ہو تو ضروری ہ□ کہ واجب روز□ رک□□ اور مستحب روزہ ب□ی رک□ سکتا ہ□ اور ظہر، عصر اور عشا کی نفلی□ ب□ی پ□□ سکتا ہ□□

۱۳۵۸□ اگر کوئی مسافر جس ن□ کسی جگہ دن رہن□ کا ارادہ کیا ہو ایک چار رکعتی نماز پ□□ن□ ک□ بعد یا وہا□ دس دن رہن□ ک□ بعد اگرچہ اس ن□ ایک ب□ی پوری نماز نہ پ□□ی ہو یہ چاہ□ کہ ایک ایسی جگہ جائ□ جو چار فرسخ س□ کم فاصل□ پر ہو اور پ□ر لو□ آئ□ اور اپنی پہلی جگہ پر دس دن یا اس س□ کم مدت ک□ لئ□ جائ□ تو ضروری ہ□ کہ جان□ ک□ وقت س□ واپسی تک اور واپسی ک□ بعد اپنی نمازی□ پوری پ□□□□ لیکن اگر اس کا اپنی اقامت ک□ مقام پر واپس آنا فقط اس وجہ س□ ہو کہ وہ اس ک□ سفر ک□ راست□ می□ واقع ہو اور اس کا سفر شرعی مسافت (یعنی آ□□ فرسخ) کا ہو تو اس ک□ لئ□ ضروری ہ□ کہ جان□ اور آن□ ک□ دوران اور □□ہرن□ کی جگہ می□ نماز قصر کر ک□ پ□□□□

۱۳۵۹□ اگر کوئی مسافر جس ن□ کسی جگہ دس دن رہن□ کا ارادہ کیا ہو ایک چار رکعتی نماز پ□□ن□ ک□ بعد چاہ□ کہ کسی اور جگہ چلا جائ□ جس کا فاصلہ ا□□ فرسخ س□ کم ہو اور دس دن وہا□ رہ□ تو ضروری ہ□ کہ روانگی ک□ وقت اور اس جگہ جہا□ پر وہ دس دن رہن□ کا ارادہ رک□تا ہو اپنی نمازی□ پوری پ□□□ لیکن اگر وہ جگہ جہا□ وہ جانا چاہتا ہو ا□□ فرسخ یا اس س□ زیادہ دور ہو تو ضروری ہ□ کہ روانگی ک□ وقت اپنی نمازی□ قصر کرک□ پ□□□ اور اگر وہ وہا□ دس دن نہ رہنا چاہتا ہو تو ضروری ہ□ کہ جتن□ دن وہا□ رہ□ ان دنو□ کی نمازی□ ب□ی قصر کرک□ پ□□□□

۱۳۶۰□ اگر کوئی مسافر جس ن□ کسی جگہ دس دن رہن□ کا ارادہ کیا ہو ایک چار رکعتی نماز پ□□ن□ ک□ بعد کسی ایسی جگہ جانا چاہ□ جس کا فاصلہ چار فرسخ س□ کم ہو اور مُذَبذِب ہو کہ اپنی پہلی جگہ پر واپس ائ□ یا نہی□ یا اس جگہ واپس ان□ س□ بالکل غافل ہو یا یہ چاہ□ کہ واپس ہوجائ□ لیکن مُذَبذِب ہو کہ دس دن اس جگہ □□ہر□ یا نہی□ یا وہا□ دس دن رہن□ اور وہا□ س□ سفر کرن□ س□ غافل ہو جائ□ تو ضروری ہ□ کہ جان□ ک□ وقت س□ واپسی تک اور واپسی ک□ بعد اپنی نمازی□ پوری پ□□□□

۱۳۶۱□ اگر کوئی مسافر اس خیال س□ کہ اس ک□ سات□ی کسی جگہ دس دن رہنا چاہت□ ہی□ اس جگہ دس دن رہن□ کا ارادہ کر□ اور ایک چار رکعتی نماز پ□□ن□ ک□ بعد اس□ پتہ چل□ کہ اس ک□ سات□یو□ ن□ ایسا کوئی ارادہ نہی□ کیا ت□ا تو اگرچہ وہ خود ب□ی وہا□ رہن□ کا خیال ترک کر د□ ضروری ہ□ کہ جب تک وہا□ رہ□ نماز پوری پ□□□□

۱۳۶۲□ اگر کوئی مسافر اتفاقاً کسی جگہ تیس دن رہ جائ□ مثلاً تیس ک□ تیس دنو□ می□ وہا□ س□ چل□ جان□ یا وہا□ رہن□ ک□ بار□ می□ مُذَبذِب رہا ہو تو تیس دن گزرن□ ک□ بعد اگرچہ وہ ت□و□ی مدت ہی وہا□ رہ□ تو ضروری ہ□ کہ نماز پوری پ□□□□

۱۳۶۳□ جو مسافر نو دن یا اس س□ کم مدت ک□ لئ□ ایک جگہ رہنا چاہتا ہو اگر وہ اس جگہ نو دن یا اس س□ کم مدت گزران□ ک□ بعد نو دن یا اس س□ کم مدت ک□ لئ□ دوبارہ وہا□ رہن□ کا ارادہ کر□ اور اسی طرح تیس دن گزر جائی□ تو ضروری ہ□ کہ اکتیسوی□ دن پوری نماز پ□□□□

۱۳۶۴۔ تیس دن گزرنے کے بعد مسافر کو اس صورت میں نماز پوری پڑھنی ضروری ہے جب وہ تیس دن ایک ہی جگہ رہا ہو پس اگر اس نے اس مدت کا کچھ حصہ ایک جگہ اور کچھ حصہ دوسری جگہ گزارا ہو تو تیس دن کے بعد بھی اسے نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے۔

مُتَفَرِّق مَسَائِل

۱۳۶۵۔ مسافر مسجد الحرام، مسجد نبوی اور مسجد کوفہ میں بلکہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور کوفہ کے پورے شہروں میں اپنی نماز پوری پڑھ سکتا ہے نیز حضرت سَیِّدُالشہداء علیہ السلام کے حَرم میں بھی قبر مُطَہَّر سے ۱۴ گز کے فاصلے تک مسافر اپنی نماز پوری پڑھ سکتا ہے۔

۱۳۶۶۔ اگر کوئی ایسا شخص جسے معلوم ہو کہ وہ مسافر ہے اور اسے نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے ان چار جگہوں کے علاوہ جن کا ذکر سابقہ مسئلہ میں کیا گیا ہے کسی اور جگہ جان بوجھ کر پوری نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر بھول جائے کہ مسافر کو نماز قصر کرکے پڑھنی چاہئے اور پوری نماز پڑھ لے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے لیکن بھول جانے کی صورت میں اگر اسے نماز کے وقت کے بعد یہ بات یاد آئے تو اس نماز کا قضا کرنا ضروری نہیں۔

۱۳۶۷۔جو شخص جانتا ہو کہ وہ مسافر ہے اور اسے نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے اگر وہ بھول کر پوری نماز پڑھ لے اور بروقت متوجہ ہو جائے تو نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے اور اگر وقت گزرنے کے بعد متوجہ ہو تو احتیاط کی بنا پر قضا کرنا ضروری ہے۔

۱۳۶۸۔ جو مسافر یہ نہ جانتا ہو کہ اسے نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے اگر وہ پوری نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۳۶۹۔ جو مسافر جانتا ہو کہ اسے نماز قصر کرکے پڑھنی چاہئے اگر وہ قصر نماز کے بعض خصوصیات سے ناواقف ہو مثلاً یہ نہ جانتا ہو کہ آٹھ فرسخ کے سفر میں نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے تو اگر وہ پوری نماز پڑھ لے اور نماز کے وقت میں اس مسئلے کا پتہ چل جائے تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر دوبارہ نہ پڑھے تو اس کی قضا کرے لیکن اگر نماز کا وقت گزرنے کے بعد اسے (حکم مسئلہ) معلوم ہو تو اس نماز کی قضا نہیں ہے۔

۱۳۷۰□ اگر ایک مسافر جانتا هو که اس□ نماز قصر کرک□ پ□□نی چاهئ□ اور وه اس گمان می□ پوری نماز پ□□ ل□ که اس کا سفر ا□□ فرسخ س□ کم ه□ تو جب اس□ پته چل□ که اس کا سفر ا□□ فرسخ کا ت□ا تو ضروری ه□ که جو نماز پوری پ□□ی هو اس□ دوباره قصر کرک□ پ□□□ اور اگر اس□ اس بات کا پته نماز کا وقت گزر جان□ ک□ بعد چل□ تو قضا ضروری نهی□□

۱۳۷۱□ اگر کوئی شخص ب□ول جائ□ که وه مسافر ه□ اور پوری نماز پ□□ ل□ اور اس□ نماز ک□ وقت ک□ اندر هی یاد آجائ□ تو اس□ چاهئ□ که قصر کرک□ پ□□□ اور اگر نماز ک□ وقت ک□ بعد یاد آئ□ تو اس نماز کی قضا اس پر واجب نهی□□

۱۳۷۲□ جس شخس کو پوری نماز پ□□نی ضروری ه□ اگر وه اس□ قصر کرک□ پ□□□ تو اس کی نماز هر صورت می□ باطل ه□ اگرچه احتیاط کی بنا پر ایسا مسافر هو جو کسی جگه دس دن رهن□ کا اراده رک□تا هو اور مسئل□ کا حکم نه جانن□ کی وجه س□ نماز قصر کرک□ پ□□ی هو□

۱۳۷۳□ اگر ایک شخص چار رکعتی نماز پ□□ رها هو اور نماز ک□ دوران اس□ یاد آئ□ که وه تو مسافر ه□ یا اس امر کی طرف متوجه هو که اس کا سفر ا□□ فرسخ ه□ اور وه اب□ی تیسری رکعت ک□ رکوع می□ نه گیا هو تو ضروری ه□ که نماز کو دو رکعتو□ پر هی تمام کر د□ اور اگر تیسری رکعت ک□ رکوع می□ جاچکا هو تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ه□ اور اگر اس ک□ پاس ایک رکعت پ□□ن□ ک□ لئ□ ب□ی وقت باقی هو تو ضروری ه□ که نماز کو نئ□ سر□ س□ قصر کرک□ پ□□□□

۱۳۷۴□ اگر کسی مسافر کو "نماز مسافر" کی بعض خصوصیات کا علم نه هو مثلاً وه یه جانتا هو که اگر چار فرسخ تک جائ□ اور واپسی می□ چار فرسخ کا فاصله ط□ کر□ تو اس□ نماز قصر کرک□ پ□□نی ضروری ه□ اور چار رکعت والی نماز کی نیت س□ نماز می□ مشغول هو جائ□ اور تیسری رکعت ک□ رکوع س□ پهل□ مسئله اس کی سمج□ می□ آجائ□ تو ضروری ه□ که نماز کو دو رکعتو□ پر هی تمام کر د□ اور اگر وه رکوع می□ اس امر کی جانب متوجه هو تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ه□ اور اس صورت می□ اگر اس ک□ پاس ایک رکعت پ□□ن□ ک□ لئ□ ب□ی وقت باقی هو تو ضروری ه□ که نماز کو نئ□ سر□ س□ قصر کرک□ پ□□□□

۱۳۷۵□ جس مسافر کو پوری نماز پ□□نی ضروری هو اگر وه مسئله نه جانن□ کی وجه س□ دو رکعتی نماز کی نیت س□ نماز پ□□ن□ لگ□ اور نماز ک□ دوران مسئله اس کی سمج□ می□ آجائ□ تو ضروری ه□ که چار رکعتی□ پ□□ کر نماز کو تمام کر□ اور احتیاط مستحب یه ه□ که نماز ختم هون□ ک□ بعد دوباره اس نماز کو چار رکعتی پ□□□□

۱۳۷۶۔ جس مسافر نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو اگر وہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے اپنے وطن پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچے جہاں دس دن رہنا چاہتا ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔ اور جو شخص مسافر نہ ہو اگر اس نے نماز کے اول وقت میں نماز نہ پڑھی ہو اور سفر اختیار کرے تو ضروری ہے کہ سفر میں نماز قصر کرکے پڑھے۔

۱۳۷۷۔ جس مسافر کو نماز قصر کرکے پڑھنا ضروری ہو اگر اس کی ظہر یا عصر یا عشا کی نماز قضا ہو جائے تو اگرچہ وہ اس کی قضا اس وقت بجالائے جب وہ سفر میں نہ ہو ضروری ہے کہ اس کی دو رکعتی قضا کرے۔ اور اگر ان تین نمازوں میں سے کسی ایسے شخص کی کوئی نماز قضا ہو جائے جو مسافر نہ ہو تو ضروری ہے کہ چار رکعتی قضا بجالائے اگرچہ یہ قضا اس وقت بجالائے جب وہ سفر میں ہوا۔

۱۳۷۸۔مستحب ہے کہ مسافر ہر قصر کے نماز کے بعد تیس مرتبہ سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَاللہُ اَکبَرُ کہے اور ظہر، عصر اور عشا کی تعقیبات کے متعلق بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے بلکہ بہتر ہے کہ مسافر ان تین نمازوں کی تعقیب میں یہی ذکر ساٹھ مرتبہ پڑھے۔

قضا نماز

۱۳۷۹۔ جس شخص نے اپنی یومیہ نمازیں ان کے وقت نہ پڑھی ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے اگرچہ وہ نماز کے تمام وقت کے دوران سویا رہا ہو یا اس نے مدہوشی کی وجہ سے نماز نہ پڑھی ہو اور یہی حکم ہر دوسری واجب نماز کا ہے جسے اس کے وقت میں نہ پڑھا ہو۔ حتی کہ احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے اس نماز کا جو منت ماننے کی وجہ سے مُعَیَّین وقت میں اس پر واجب ہو چکی ہو۔ لیکن نماز عید فطر اور نماز عید قربان کی قضا نہیں ہے۔ ایسی ہی جو نمازیں کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں نہ پڑھی ہوں ان کی قضا واجب نہیں خواہ وہ یومیہ نمازیں ہوں یا کوئی اور ہوں۔

۱۳۸۰۔ اگر کسی شخص کو نماز کے وقت کے بعد پتہ چلے کہ جو نماز اس نے پڑھی تھی وہ باطل تھی تو ضروری ہے کہ اس نماز کی قضا کرے۔

۱۳۸۱۔ جس شخص کی نماز قضا ہو جائے ضروری ہے کہ اس کی قضا پڑھنے میں کوتاہی نہ کرے البتہ اس کا فوراً پڑھنا واجب نہیں ہے۔

۱۳۸۲۔ جس شخص پر کسی نماز کی قضا (واجب) هو وه مستحب نماز پڑھ سکتا هے۔

۱۳۸۳۔ اگر کسی شخص کو احتمال هو که قضا نماز اس کے ذمّے هے یا جو نمازیں پڑھ چکا هے وه صحیح نهیں تھیں تو مستحب هے که احتیاطاً نمازوں کی قضا کرے۔

۱۳۸۴۔ یومیه نمازوں کی قضا میں ترتیب لازم نهیں هے سوائے ان نمازوں کے جن کی ادا میں ترتیب هے مثلاً ایک دن کی نماز ظهر و عصر یا مغرب و عشا۔ اگرچه دوسری نمازوں میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھنا بهتر هے۔

۱۳۸۵۔ اگرکوئی شخص چاهے که یومیه نمازوں کے علاوه چند نمازوں مثلاً نماز آیات کی قضا کرے یا مثال کے طور پر چاهے که کسی ایک یومیه نماز کی اور چند غیر یومیه نمازوں کی قضا کرے تو ان کا ترتیب کے ساتھ قضا کرنا ضروری نهیں هے۔

۱۳۷۶۔ اگر کوئی شخص ان نمازوں کی ترتیب بھول جائے جو اس نے نهیں پڑھیں تو بهتر هے که انهیں اس طرح پڑھے که اسے یقین هو جائے که اس نے وه اسی ترتیب سے پڑھی هیں جس ترتیب سے وه قضا هوئی تھیں۔ مثلاً اگر ظهر کی ایک نماز اور مغرب کی ایک نماز کی قضا اس پر واجب هو اور اسے یه معلوم نه هو که کون سی پهلے قضا هوئی تھی تو پهلے ایک نماز مغرب اور اس کے بعد ایک نماز ظهر اور دوباره نماز مغرب پڑھے یا پهلے ایک نماز ظهر اور اس کے بعد ایک نماز مغرب اور پھر دوباره ایک نماز ظهر پڑھے تاکه اسے یقین هو جائے که جو نماز بھی پهلے قضا هوئی تھی وه پهلے هی پڑھی گئی هے۔

۱۳۸۷۔ اگر کسی شخص سے ایک دن کی نماز ظهر اور کسی اور دن کی نماز عصر یا دو نماز ظهر یا دو نماز عصر قضا هوئی هوں اور اسے معلوم نه هو که کونسی پهلے قضا هوئی هوں تو اگر وه دو نمازیں چار رکعتی اس نیت سے پڑھے که ان میں سے پهلی نماز پهلے دن کی قضا هے اور دوسری، دوسرے دن کی قضا هے تو ترتیب حاصل هونے کے لئے کافی هے۔

۱۳۸۸۔ اگر کسی شخص کی ایک نماز ظهر اور ایک نماز عشا یا ایک نماز عصر اور ایک نماز عشا قضا هوجائے اور اسے یه معلوم نه هو که کون سی پهلے قضا هوئی هے تو بهتر هے که انهیں اس طرح پڑھے که اسے یقین هو جائے که اس نے انهیں ترتیب سے پڑھا هے مثلاً اگر اس سے ایک نماز ظهر اور ایک نماز عشا قضا هوئی هو اور اسے یه علم نه هو که پهلے کون سی قضا هوئی تھی تو وه پهلے ایک نماز ظهر، اس کے بعد ایک نماز عشا، اور پھر دوباره ایک نماز ظهر پڑھے یا پهلے ایک نماز عشا، اس کے بعد ایک نماز ظهر اور پھر دوباره ایک نماز عشا پڑھے۔

۱۳۸۹۔ اگر کسی شخص کو معلوم هو که اس نے ایک چار رکعتی نماز نهیں پڑھی لیکن یه علم نه هو که وه ظهر کی نماز تھی یا عشا کی تو اگر وه ایک چار رکعتی نماز اس نماز کی قضا کی نیت سے پڑھے جو اس نے نهیں پڑھی تو کافی ہے اور اسے اختیار ہے که وه نماز بلند آواز سے پڑھے یا آهسته پڑھے۔

۱۳۹۰۔ اگر کسی شخص کی مسلسل پانچ نمازیں قضا هو جائیں اور اسے یه معلوم نه هو که ان میں سے پهلی کون سی تھی تو اگر وه نو نمازیں ترتیب سے پڑھے مثلاً نماز صبح سے شروع کرے اور ظهر و عصر اور مغرب و عشا پڑھنے کے بعد دوباره نماز صبح اور ظهر و عصر اور مغرب پڑھے تو اسے ترتیب کے بارے میں یقین حاصل هو جائے گا۔

۱۳۹۱۔ جس شخص کو معلوم هو که اس کی یومیه نمازوں میں سے کوئی نه کوئی ایک نه ایک دن قضا هوئی ہے لیکن ان کی ترتیب نه جانتا هو تو بهتر یه ہے که پانچ دن رات کی نمازیں پڑھے اور اگر چھ دنوں میں اس کی چھ نمازیں قضا هوئی هوں تو چھ دن رات کی نمازیں پڑھے اور اسی طرح هر اس نماز کے لئے جس سے اس کی قضا نمازوں میں اضافه هو ایک مزید دن رات کی نمازیں پڑھے تاکه اسے یقین هوجائے که اس نے نمازیں اسی ترتیب سے پڑھی هیں جس ترتیب سے قضا هوئی تھیں مثلاً اگر ساتھ دن کی سات نمازیں نه پڑھی هوں تو سات دان رات کی نمازوں کی قضا کرے۔

۱۳۹۲۔ مثال کے طور پر اگر کسی کی چند صبح کی نمازیں یا چند ظهر کی نمازیں قضا هو گئی هوں اور وه ان کی تعداد نه جانتا هو یا بھول گیا هو مثلاً یه نه جانتا هو که وه تین تھیں، چار تھیں یا پانچ تو اگر وه چھوٹے عدد کے حساب سے پڑھ لے تو کافی ہے لیکن بهتر یه ہے که اتنی نمازیں پڑھے که اسے یقین هو جائے که ساری قضا نمازیں پڑھ لی هیں۔ مثلا اگر وه بھول گیا هو که اس کی کتنی نمازیں قضا هوئی تھیں اور اسے یقین هو که دس سے زیاده نه تھیں تو احتیاطاً صبح کی دس نمازیں پڑھے۔

۱۳۹۳۔جس شخص کی گزشته دنوں کی فقط ایک نماز قضا هوئی هو اس کے لئے بهتر ہے که اگر اس دن کی نماز کی فضیلت کا وقت ختم نه هوا هو تو پهلے قضا پڑھے اور اس کے بعد اس دن کی نماز میں مشغول هو نیز اور اگر اس کی گزشته دنوں کی کوئی نماز قضا نه هوئی هو لیکن اسی دن کی ایک یا ایک سے زیاده نمازیں قضا هوئی هوں تو اگر اس دن کی نماز کی فضیلت کا وقت ختم نه هوا هو تو بهتر یه ہے که اس دن کی قضا نمازیں ادا نماز سے پهلے پڑھے۔

۱۳۹۴۔اگر کسی شخص کو نماز پڑھتے هوئے یاد آئے که اسی دن کی ایک یا زیاده نمازیں اس سے قضا هو گئی هیں یا گزشته دنوں کی صرف ایک قضا نماز اس کے ذمے ہے تو اگر وقت وسیع هو اور نیت کو قضا نماز کی طرف پھیرنا ممکن هو اور اس

دن کی نماز کی فضیلت کا وقت ختم نہ ہوا ہو تو بہتر یہ ہے کہ قضا نماز کی نیت کرے۔ مثلاً۔ اگر ظہر کی نماز میں تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے اسے یاد آئے کہ اس دن کی صبح کی نماز قضا ہوئی ہے اور اگر ظہر کی نماز کا وقت بھی تنگ نہ ہو تو نیت کو صبح کی نماز کی طرف پھیردے اور نماز کو دو رکعتی تمام کرے اور اس کے بعد نماز ظہر پڑھے۔ ہاں اگر وقت تنگ ہو یا نیت کو قضا نماز کی طرف نہ پھیر سکتا ہو مثلاً نماز ظہر کی تیسری رکعت کے رکوع میں اسے یاد آئے کہ اس نے صبح کی نماز نہیں پڑھی تو چونکہ اگر وہ نماز صبح کی نیت کرنا چاہے تو ایک رکوع جو کہ رکن ہے زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے نیت کو صبح کی قضا کی طرف نہ پھیرے۔

۱۳۹۵۔ اگر گزشتہ دنوں کی قضا نمازیں ایک شخص کے ذمے ہوں اور اس دن کی (جب نماز پڑھ رہا ہے) ایک یا ایک سے زیادہ نمازیں بھی اس سے قضا ہوگئی ہوں اور ان سب نمازوں کو پڑھنے کے لئے اس کے پاس وقت نہ ہو یا وہ ان سب کو اسی دن نہ پڑھنا چاہتا ہو تو مستحب ہے کہ اس دن کی قضا نمازوں کو ادا نماز سے پہلے پڑھے اور بہتریہ ہے کہ سابق نمازیں پڑھنے کے بعد ان قضا نمازوں کی جو اس دن ادا نماز سے پہلے پڑھی ہوں دوبارہ پڑھے۔

۱۳۹۶۔ جب تک انسان زندہ ہے خواہ وہ اپنی قضا نمازیں پڑھنے سے قاصر ہی کیوں نہ ہو کوئی دوسرا شخص اس کی قضا نمازیں نہیں پڑھ سکتا۔

۱۳۹۷۔ قضا نماز باجماعت بھی پڑھی جاسکتی ہے خواہ امام جماعت کی نماز ادا ہو یا قضا ہو اور یہ ضروری نہیں کہ دونوں ایک ہی نماز پڑھیں مثلاً اگر کوئی شخص صبح کی قضا نماز کو امام کی نماز ظہر یا نماز عصر کے ساتھ پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۳۹۸۔ مستحب ہے کہ سمجھدار بچے کو (یعنی اس بچے کو جو برے بھلے کی سمجھ رکھتا ہو نماز پڑھنے اور دوسری عبادات بجالانے کی عادت ڈالی جائے بلکہ مستحب ہے کہ اسے قضا نمازیں پڑھنے پر بھی آمادہ کیا جائے۔

باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں

۱۳۹۹۔ باپ نے اپنی کچھ نمازیں نہ پڑھی ہوں اور ان کی قضا پڑھنے پر قادر ہو تو اگر اس نے امر خداوندی کی نافرمانی کرتے ہوئے ان کو ترک نہ کیا ہو تو احتیاط کی بنا پر اسکے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ باپ کے مرنے کے بعد اس کی قضا نمازیں پڑھے یا کسی کو اجرت دے کر پڑھوائے اور ماں کی قضا نمازیں اس پر واجب نہیں اگرچہ بہتر ہے (کہ ماں کی قضا نمازیں بھی پڑھے)۔

۱۴۰۰۔ اگر بڑے بیٹے کو شک هو که کوئی قضا نماز اس کے باپ کے ذمے تھی یا نهیں تو پھر اس پر کچھ بھی واجب نهیں۔

۱۴۰۱۔ اگر بڑے بیٹے کو معلوم هو که اس کے باپ کے ذمے قضا نمازیں تھیں اور شک هو که اس نے وه پڑھی تھیں یا نهیں تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری هے که ان کی قضا بجالائے۔

۱۴۰۲۔ اگر یه معلوم نه هو که بڑا بیٹا کون سا هے تو باپ کی نمازوں کی قضا کسی بیٹے پر بھی واجب نهیں هے لیکن احتیاط مستحب یه هے که بیٹے باپ کی قضا نمازیں آپس میں تقسیم کرلیں بجالانے کے لئے قرعه اندازی کرلیں۔

۱۴۰۳۔ اگر مرنے والے نے وصیت کی هو که اس کی قضا نمازوں کے لئے کسی کو اجیر بنایا جائے (یعنی کسی سے اجرت پر نمازیں پڑھوائی جائیں) تو اگر اجیر اس کی نمازیں صحیح طور پر پڑھ دے تو اس کے بعد بڑے بیٹے پر کچھ واجب نهیں هے۔

۱۴۰۴۔ اگر بڑا بیٹا اپنی ماں کی قضا نمازیں پڑھنا چاهے تو ضروری هے که بلند آواز سے یا آهست نماز پڑھنے کے بارے میں اپنے وظیفے کے مطابق عمل کرے تو ضروری هے که اپنی ماں کی صبح، مغرب اور عشا کی قضا نمازیں بلند آواز سے پڑھے۔

۱۴۰۵۔ جس شخص کے ذمے کسی نماز کی قضا هو اگر وه باپ اور ماں کی نمازیں بھی قضا کرنا چاهے تو ان میں سے جو بھی پهلے بجالائے صحیح هے۔

۱۴۰۶۔ اگر باپ کے مرنے کے وقت بڑا بیٹا نابالغ یا دیوانه هو تو اس پر واجب نهیں که جب بالغ یا عاقل هو جائے تو باپ کی قضا نمازیں پڑھے۔

۱۴۰۷۔ اگر بڑا بیٹا باپ کی قضا نمازیں پڑھنے سے پهلے مرجائے تو دوسرے بیٹے پر کچھ بھی واجب نهیں۔

نماز جماعت

اشاره

۱۴۰۸۔واجب نمازیں خصوصاً یومیه نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب هے اور مسجد کے پڑوس میں رهنے والے کو اور اس شخص کو جو مسجد کی اذان کی آواز سنتا هو نماز صبح اور مغرب و عشا جماعت کے ساتھ پڑھنے کی بالخصوص بهت زیاده تاکید کی گئی هے۔

۱۴۰۹□ مُعَتَبر روایات ک□ مطابق یا جماعت نماز فرادی نماز س□ پچیس گنا افضل ہ□□

۱۴۱۰□ ب□ اعتنائی برتت□ ہوئ□ نماز جماعت می□ شریک نہ ہونا جائز نہی□ ہ□ اور انسان ک□ لئ□ یہ مناسب نہی□ ہ□ کہ بغیر عذر ک□ نماز جماعت کو ترک کر□□

۱۴۱۱□مستحب ہ□ کہ انسان صبر کر□ تاکہ نماز جماعت ک□ سات□ پ□□□ اور وہ باجماعت نماز جو مختصر پ□□ی جائ□ اس فرادی نماز س□ بہتر ہ□ جو طول دیکر پ□□ی جائ□ اور وہ نماز با جماعت اس نماز س□ بہتر ہ□ جو اول وقت می□ فرادی یعنی تنہا پ□□ی جائ□ اور وہ نماز با جماعت جو فضیلت ک□وقت می□ نہ پ□□ی جائ□ اور فرادی نماز جو فضیلت ک□ وقت می□ پ□□ی جائ□ ان دونو□ نمازو□ می□ س□ کون سی نماز بہتر ہ□ معلوم نہی□□

۱۴۱۲□ جب جماعت ک□ سات□ نماز پ□□ی جان□ لگ□ تو مستحب ہ□ کہ جس شخص ن□ تنہا نماز پ□□ی ہو وہ دوبارہ جماعت ک□ سات□ پ□□□ اور اگر اس□ بعد می□ پتہ چل□ کہ اس کی پہلی نماز باطل ت□ی تو دوسری نماز کافی ہ□□

۱۴۱۳□ اگر امام جماعت یا مقتدی جماعت ک□ سات□ نماز پ□□ن□ ک□ بعد اسی نماز کو دوبارہ جماعت ک□ سات□ پ□□نا چاہ□ تو اگرچہ اس کا مستحب ہونا ثابت نہی□ لیکن رَجَاءً دوبارہ پ□□ن□ کی کوئی مُمَانَعت نہی□ ہ□□

۱۴۱۴□ جس شخص کو نماز می□ اس قدر وسوسہ ہوتا ہو کہ اس نماز ک□ باطل ہون□ کا موجب بن جاتا ہو اور صرف جماعت ک□ سات□ نماز پ□□ن□ س□ اس□ وسوس□ س□ نجات ملتی ہو تو ضروری ہ□ کہ وہ نماز جماعت ک□ سات□ پ□□□□

۱۴۱۵□اگر باپ یا ما□ اپنی اولاد کو حکم دی□ کہ نماز جماعت ک□ سات□ پر□□ تو احتیاط مستحب یہ ہ□ کہ نماز جماعت ک□ سات□ پ□□□ البتہ جب ب□ی والدین کی طرف س□ امرونہی محبت کی وجہ س□ ہو اور اس کی مخالفت س□ انہی□ اذیت ہوتی ہو تو اولاد ک□ لئ□ ان کی مخالفت کرنا اگرچہ سرکشی کی حد تک نہ ہو تب ب□ی حرام ہ□□

۱۴۱۶□ مستحب نماز کسی ب□ی جگہ احتیاط کی بنا پر جماعت ک□ سات□ نہی□ پ□□ی جاسکتی لیکن نماز اِستِقاء جو طلب باران ک□ لئ□ پ□□ی جاتی ہ□ جماعت ک□ سات□ پ□□ سکت□ ہی□ اور اسی طرح وہ نماز جو پہل□ واجب رہی ہو اور پ□ر کسی وجہ س□ مستحب ہوگئی ہو مثلاً نماز عید فطر اور نماز عید قربان جو امام مہدی علیہ السلام ک□ زمان□ تک واجب ت□ی اور ان کی غیبت کی وجہ س□ مستحب ہوگئی ہ□□

۱۴۱۷□ جس وقت امام جماعت یومیه نمازو□ می□ س□ کوئی نماز پ□□ا رها هو تو اس کی اقتدا کوئی سی ب□ی یومیه نماز می□ کی جاسکتی ه□□

۱۴۱۸□اگر امام جماعت یومیه نماز می□ س□ قضا شده اپنی نماز پ□□ رها هو یا کسی دوسر□ شخص کی ایسی نماز کی قضا پ□□ رها هو جس کا قضا هونا یقینی هو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ه□ لیکن اگر وه اپنی یا کسی دوسر□ کی نماز احتیاطاً پ□□ رها هو تو اس کی اقتدا جائز نهی□ مگر یه که مقتدی ب□ی احتیاطاً پ□□ رها هو اور امام کی احتیاط کا سبب مقتدی کی احتیاط کا ب□ی سبب هو لیکن ضروری نهی□ ه□ که مقتدی کی احتیاط کا کوئی دوسرا سبب نه هو□

۱۴۱۹□ اگر انسان کو یه علم نه هو که نماز امام پ□□ رها ه□ وه واجب پنج گانه نمازو□ می□ س□ ه□ یا مستحب نماز ه□ تو اس نماز می□ اس امام کی اقتدا نهی□ کی جاسکتی□

۱۴۲۰□جماعت ک□ صحیح هون□ ک□ لئ□ یه شرط ه□ که امام اور مقتدی ک□ درمیان اور اسی طرح ایک مقتدی اور دوسر□ ایس□ مقتدی ک□ درمیان جو اس مقتدی اور امام ک□ درمیان واسطه هو کوئی چیز حائل نه هو اور حائل چیز س□ مراد وه چیز ه□ جو انهی□ ایک دوسر□ س□ جدا کر□ خواه دیک□ن□ می□ مانع هو جیس□ که پرده یا دیوار وغیره یا دیک□ن□ می□ حائل نه هو جیس□ شیشه پس اگر نماز کی تمام یا بعض حالتو□ می□ امام اور مقتدی ک□ درمیان یا مقتدی اور دوسر□ ایس□ مقتدی ک□ درمیان جو اتصال کا ذریعه هو کوئی ایسی چیز حائل هو جائ□ تو جماعت باطل هو گی اور جیسا که بعد می□ ذکر هو گا عورت اس حکم س□ مستثنی ه□□

۱۴۲۱□ اگر پهلی صف ک□ لمبا هون□ کی وجه س□ اس ک□ دونو□ طرف ک□□□ هون□ وال□ لوگ امام جماعت کو نه دیک□ سکی□ تب ب□ی وه اقتدا کر سکت□ هی□ اور اسی طرح اگر دوسری صفو□ می□ س□ کسی صف کی لمبائی کی وجه س□ اس ک□ دونو□ طرف ک□□□ هون□ وال□ لوگ اپن□ س□ آگ□ والی صف کو نه دیک□ سکی□ تب ب□ی وه اقتدا کر سکت□ هی□□

۱۴۲۲□ اگر جماعت کی صفی□ مسجد ک□ درواز□ تک پهنچ جائی□ تو جو شخص درواز□ ک□ سامن□ صف ک□ پیچ□□ ک□□ا هو اس کی نماز صحیح ه□□ نیز جو اشخاص اس شخص ک□ پیچ□□ ک□□□ هو کر امام جماعت کی اقتدا کر ره□ هو□ ان کی نماز ب□ی صحیح ه□ بلکه ان لوگو□ کی نماز ب□ی صحیح ه□ جو دونو□ طرف ک□□□ نماز پ□□ ره□ هو□ اور کسی دوسر□ مقتدی ک□ توسط س□ جماعت س□ متصل هو□□

۱۴۲۳۔ جو شخص ستون کے پیچھے کھڑا ہو اگر وہ دائیں یا بائیں طرف سے کسی دوسرے مقتدی کے توسط سے امام جماعت سے اتصال نہ رکھتا ہو تو وہ اقتدا نہیں کرسکتا ہے۔

۱۴۲۴۔ امام جماعت کے کھڑے ہونے کی جگہ ضروری ہے کہ مقتدی کی جگہ سے زیادہ اونچی نہ ہو لیکن اگر معولی اونچی ہو تو حرج نہیں نیز اگر ڈھلوان زمین ہو اور امام اس طرف کھڑا ہو جو زیادہ بلند ہو تو اگر ڈھلوان زیادہ نہ ہو اور اس طرح ہو کہ عموماً اس زمین کو مسطح کہا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۴۲۵۔ (نماز جماعت میں) اگر مقتدی کی جگہ امام کی جگہ سے اونچی ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس قدر اونچی ہو کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ وہ ایک جگہ جمع ہوئے ہیں تو جماعت صحیح نہیں ہے۔

۱۴۲۶۔ اگر ان لوگوں کے درمیان جو ایک صف میں کھڑے ہوں ایک سمجھدار بچہ یعنی ایسا بچہ جو اچھے برے کی سمجھ رکھتا ہو کھڑا ہو جائے اور وہ لوگ نہ جانتے ہوں کہ اسکی نماز باطل ہے تو اقتدا کر سکتے ہیں۔

۱۴۲۷۔ امام کی تکبیر کے بعد اگر اگلی صف کے لوگ نماز کے لئے تیار ہوں اور تکبیر کہنے ہی والے ہوں تو جو شخص پچھلی صف میں کھڑا ہو وہ تکبیر کہہ سکتا ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ انتظار کرے تاکہ اگلی صف والے تکبیر کہہ لیں۔

۱۴۲۸۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ اگلی صفوں میں سے ایک صف کی نماز باطل ہے تو وہ پچھلی صفوں میں اقتدا نہیں کر سکتا لیکن اگر اسے یہ علم نہ ہو کہ اس صف کے لوگوں کی نماز صحیح ہے یا نہیں تو اقتدا کرسکتا ہے۔

۱۴۲۹۔ جب کوئی شخص جانتا ہو کہ امام کی نماز باطل ہے مثلاً اسے علم ہو کہ امام وضو سے نہیں ہے تو خواہ امام خود اس امر کی جانب متوجہ نہ بھی ہو وہ شخص اس کی اقتدا نہیں کر سکتا۔

۱۴۳۰۔ اگر مقتدی کو نماز کے بعد پتہ چلے کہ امام عادل نہ تھا یا کافر تھا یا کسی وجہ سے مثلاً وضو نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نماز باطل تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۴۳۱۔ اگر کوئی شخص نماز کے دوران شک کرے کہ اس نے اقتدا کی ہے یا نہیں چنانچہ علامتوں کی وجہ سے اسے اطمینان ہو جائے کہ اقتدا کی ہے مثلاً ایسی حالت میں ہو جو مقتدی کا وظیفہ ہے مثلاً امام کو الحمد اور سورہ پڑھتے ہوئے سن

رہا ہو تو ضروری ہ□ کہ نماز جماعت ک□ ساتھ ہی ختم کر□ بصورت دیگر ضروری ہ□ کہ نماز فرادی کی نیت س□ ختم کر□□

۱۴۳۲□اگر نماز ک□ دوران مقتدی کسی عذر ک□ بغیر فرادی کی نیت کر□ تو اس کی جماعت ک□ صحیح ہون□ می□ اشکال ہ□□ لیکن اس کی نماز صحیح ہ□ مگر یہ کہ اس ن□ فرادی نماز می□ اس کا جو وظیفہ ہ□، اس پر عمل نہ کیا ہو یا ایسا کام جو فرادی نماز کو باطل کرتا ہ□ انجام دیا ہو اگرچہ سہواً ہو مثلاً رکوع زیادہ کیا ہو بلکہ بعض صورتو□ می□ اگر فرادی نماز می□ اس کا جو وظیفہ ہ□ اس پر عمل نہ کیا ہو تو ب□ی اس کی نماز صحیح ہ□ ہ□□ مثلاً۔ اگر نمازی کی ابتدا س□ فرادی کی نیت نہ ہو اور قراءت ب□ی نہ کی ہو لیکن رکوع می□ اس□ ایسا قصد کرنا پ□□□ تو ایسی صورت می□ فرادی کی نیت س□ تمام ختم کر سکتا ہ□ اور اس□ دوبارہ پ□□نا ضروری نہی□ ہ□□

۱۴۳۳□اگر مقتدی امام ک□ الحمد اور سورہ پ□□ن□ ک□ بعد کسی عذر کی وجہ س□ فرادی کی نیت کر□ تو الحمد اور سورہ پ□□نا ضروری نہی□ ہ□ لیکن اگر (امام ک□) الحمد اور سورہ ختم کرن□ س□ پہل□ فرادی کی نیت کر□ تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہ□ کہ (الحمد اور سور□) جتنی مقدار امام ن□ پ□□ی ہو وہ ب□ی پ□□□□

۱۴۳۴□اگر کوئی شخص نماز جماعت ک□ دوران فرادی کی نیت کر□ تو پ□ر وہ دوبارہ جماعت کی نیت نہی□ کرسکتا لیکن اگر مُذَبذِب ہو کہ فرادی کی نیت کر□ یا نہ کر□ اور بعد می□ نماز کو جماعت ک□ ساتھ تمام کرن□ کا مُصَمَّم ارادہ کر□ تو اسکی جماعت صحیح ہ□□

۱۴۳۵□ اگر کوئی شخص شک کر□ کہ نماز ک□ دوران اس ن□ فرادی کی نیت کی ہ□ یا نہی□ تو ضروری ہ□ کہ سمج□ ل□ کہ اس ن□ فرادی کی نیت نہی□ کی□

۱۴۳۶□ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کر□ جب امام رکوع می□ ہو اور امام ک□ رکوع می□ شریک ہو جائ□ اگرچہ امام ن□ رکوع کا ذکر پ□□ لیا ہو اس شخص کی نماز صحیح ہ□ اور وہ ایک رکعت شمار ہوگی لیکن اگر وہ شخص بقدر رکوع ک□ ج□ک□ تاہم امام کو رکوع می□ نہ پاسک□ تو وہ شخص اپنی نماز فرادی کی نیت س□ ختم کرسکتا ہ□□

۱۴۳۷□ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کر□ جب امام رکوع می□ ہو اور بقدر رکوع کو□ ج□ک□ اور شک کر□ کہ امام ک□ رکوع می□ شریک ہوا ہ□ یا نہی□ تو اگر اس کا موقع نکل گیا ہو مثلاً رکوع ک□ بعد شک کر□ تو ظاہر یہ ہ□ کہ اس کی جماعت صحیح ہ□□ اس ک□ علاوہ دوسری صورت می□ نماز فرادی کی نیت س□ پوری کرسکتا ہ□□

۱۴۳۸□ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کر□ جب امام رکوع می□ ہو اور اس س□ پہل□ کہ وہ بقدر رکوع ج□ک□، امام رکوع س□ سر ا□□ا□ تو اس□ اختیار ہ□ کہ فرادی کی نیت کرک□ نماز پوری کر□ یا قربت مطلقہ کی نیت س□ امام ک□ سات□ سجد□ می□ جائ□ اور سجد□ ک□ بعد قیام کی حالت می□ تکبیر□ الاحرام اور کسی ذکر کا قصد کی□ بغیر دوبارہ تکبیر کہ□ اور نماز جماعت ک□ سات□ پ□□□□

۱۴۳۹□ اگر کوئی شخص نماز کی ابتدا می□ یا الحمد اور سورہ ک□ دوران اقتدا کر□ اور اتفاقاً اس س□ پہل□ کہ وہ رکوع می□ جائ□ امام اپنا سر رکوع س□ ا□□ا□ تو اس شخص کی نماز صحیح ہ□□

۱۴۴۰□ اگر کوئی شخص نماز ک□ لئ□ ایس□ وقت پہنچ□ جب امام نماز کا آخری تشہد پ□□ رہا ہو اور وہ شخص چاہتا ہو کہ نماز جماعت کا ثواب حاصل کر□ تو ضروری ہ□ کہ نیت بان□□□ اور تکبریہ الاحرام کہن□ ک□ بعد بی□□ جائ□ اوعر محض قربت کی نیت س□ تشہد امام ک□ سات□ پ□□□□ لیکن سلام نہ کہ□ اور انتظام کر□ تاکہ امام نماز کا سلام پ□□ ل□□ اس ک□ بعد وہ شخص ک□□ا ہا جائ□ اور دوبارہ نیت کی□ بغیر اور تکبیر کہ□ بغیر الحمد اور سورہ پ□□□ اور اس□ اپنی نماز کی پہلی رکعت شمار کر□□

۱۴۴۱□ مقتدی کو امام س□ آگ□ نہی□ ک□□ا ہونا چاہئ□ بلکہ احتیاط واجب یہ ہ□ کہ اگر مقتدی زیادہ ہو□ تو امام ک□ برابر نہ ک□□□ ہو□□ لیکن اگر مقتدی ایک آدمی ہو تو امام ک□ برابر ک□□□ ہون□ می□ کوئی حرج نہی□□

۱۴۴۲□ اگر امام مرد اور مقتدی عورت ہو تو اگر اس عورت اور امام ک□ درمیان یا عورت اور دوسر□ مرد مقتدی ک□ درمیان جو عورت اور امام ک□ درمیان اتصال کا ذریعہ ہو پردہ وغیرہ ل□کا ہو تو کوئی حرج نہی□□

۱۴۴۳□ اگر نماز شروع ہون□ ک□ بعد امام اور مقتدی ک□ درمیان یا مقتدی اور اس تشخص ک□ درمیان جس ک□ توسط س□ مقتدی امام س□ متصل ہو پردہ یا کوئی دوسری چیز حائل ہو جائ□ تو جماعت باطل ہو جاتی ہ□ اور لازم ہ□ کہ مقتدی فرادی نماز ک□ وظیف□ پر عمل کر□□

۱۴۴۴۔ احتیاط واجب ہے کہ مقتدی کے سجدے کی جگہ اور امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کے بیچ ایک ڈگ سے زیادہ فاصلہ نہ ہو اور اگر انسان ایک ایسے مقتدی کے توسط سے جو اس کے آگے کھڑا ہو امام سے متصل ہو تب بھی یہی حکم ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس سے آگے والے شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ کے درمیان اس سے زیادہ فاصلہ نہ ہو جو انسان کی حالت سجدہ میں ہوتی ہے۔

۱۴۴۵۔ اگر مقتدی کسی ایسے شخص کے توسط سے امام سے متصل ہو جس نے اس کے دائیں طرف یا بائیں طرف اقتدا کی ہو اور سامنے سے امام سے متصل نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس شخص سے جس نے اس کی دائیں طرف یا بائیں طرف اقتدا کی ہو ایک ڈگ سے زیادہ فاصلے پر نہ ہو۔

۱۴۴۶۔ اگر نماز کے دوران مقتدی اور امام یا مقتدی اور اس شخص کے درمیان جس کے توسط سے مقتدی امام سے متصل ہو ایک ڈگ سے زیادہ فاصلہ ہوجائے تو وہ تنہا ہو جاتا ہے اور اپنی نماز فرادی کی نیت سے جاری رکھ سکتا ہے۔

۱۴۴۷۔جو لوگ اگلی صف میں ہوں اگر ان سب کی نماز ختم ہو جائے اور وہ فوراً دوسری نماز کے لئے امام کی اقتدا نہ کریں تو پچھلی صف والوں کی نماز جماعت باطل ہو جاتی ہے بلکہ اگر فوراً ہی اقتدا کر لیں تب بھی پچھلی صف کی جماعت صحیح ہونے میں اشکال ہے۔

۱۴۴۸۔ اگر کوئی شخص دوسری رکعت میں اقتدا کرے تو اس کے لئے الحمد اور سورہ پڑھنا ضروری نہیں البتہ قنوت اور تشہد امام کے ساتھ پڑھے اور احتیاط یہ ہے کہ تشہد پڑھتے وقت ہاتھوں کی انگلیاں اور پاوں کے تلووں کا اگلا حصہ زمین پر رکھے اور گھٹنے اٹھالے اور تشہد کے بعد ضروری ہے کہ امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر سورے کے لئے وقت نہ رکھتا ہو تو الحمد کو تمام کرے اور اپنے رکوع میں امام کے ساتھ مل جائے اور اگر پوری الحمد پڑھنے کے لئے وقت نہ ہو تو الحمد کو چھوڑ سکتا ہے اور امام کے ساتھ رکوع میں جائے۔ لیکن اس صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو فرادی کی نیت سے پڑھے۔

۱۴۴۹۔ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام چار رکعتی نماز کی دوسری رکعت پڑھا رہا ہو تو ضروری ہے کہ اپنی نماز کی دوسری رکعت میں جو امام کی تیسری رکعت ہوگی دو سجدوں کے بعد بیٹھ جائے اور واجب مقدار میں تشہد پڑھے۔

اور پھر اٹھ کھڑا ہو اور اگر تین دفعہ تسبیحات پڑھنے کا وقت نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ ایک دفعہ پڑھے اور رکوع میں اپنے آپ کو امام کے ساتھ شریک کرے۔

۱۴۵۰۔ اگر امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہو اور مقتدی جانتا ہو کہ اگر اقتدا کرے گا اور الحمد پڑھے گا تو امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہ ہوسکے گا تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ امام کے رکوع میں جانے تک انتظار کرے اس کے بعد اقتدا کرے۔

۱۴۵۱۔اگر کوئی شخص امام کو تیسری یا چوتھی رکعت میں قیام کی حالت میں ہونے کے وقت اقتدا کرے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر سورہ پڑھنے کے لئے وقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ الحمد تمام کرے اور رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے اور اگر پوری الحمد پڑھنے کے لئے وقت نہ ہو تو الحمد کو چھوڑ کر امام کے ساتھ رکوع میں جائے لیکن اس صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ فرادی کی نیت سے نماز پوری کرے۔

۱۴۵۲۔ اگر ایک شخص جانتا ہو کہ اگر وہ سورہ یا قنوت پڑھے تو رکوع میں امام کے ساتھ شریک نہیں ہوسکتا اور وہ عمداً سورہ یا قنوت پڑھے اور رکوع میں امام کے ساتھ شریک نہ ہو تو اس کی جماعت باطل ہو جاتی ہے اور ضروری ہے کہ وہ فرادی طور پر نماز پڑھے۔

۱۴۵۳۔جس شخص کو اطمینان ہو کہ اگر سورہ شروع کرے یا اسے تمام کرے تو بشرطیکہ سورہ زیادہ لمبا نہ ہو وہ رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے گا تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ سورہ شروع کرے یا اگر شروع کیا ہو تو اسے تمام کرے لیکن اگر سورہ اتنا زیادہ طویل ہو کہ اسے امام کا مقتدی نہ کہا جاسکے تو ضروری ہے کہ اسے شروع نہ کرے اور اگر شروع کر چکا ہو تو اسے پورا نہ کرے۔

۱۴۵۴۔ جو شخص یقین رکھتا ہو کہ سورہ پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے گا اور امام کی اقتدا ختم نہیں ہوگی لہذا اگر وہ سورہ پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوسکے تو اس کی جماعت صحیح ہے۔

۱۴۵۶۔ اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں ہے الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور رکوع کے بعد اسے پتہ چل جائے کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں تھا تو مقتدی کی نماز صحیح ہے لیکن اگر اسے رکوع سے پہلے اس بات کا پتہ چل جائے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر وقت تنگ ہو تو مسئلہ ۱۴۵۱ کے مطابق عمل کرے۔

۱۴۵۷□ اگر کوئی شخص یہ خیال کرت□ ہوئ□ الحمد اور سورہ پ□□□ کہ امام تیسری یا چوت□ی رکعت می□ ہ□ اور رکوع س□ پہل□ یا اس ک□ بعد اس□ پتہ چل□ کہ امام پہلی دوسری رکعت می□ ت□ا تو مقتدی کی نماز صحیح ہ□ اور اگر یہ بات اس□ الحمد اور سورہ پ□□ت□ ہوئ□ معلوم ہو تو (الحمد اور سورہ کا) تمام کرنا اس ک□ لئ□ ضروری نہی□□

۱۴۵۸□ اگر کوئی شخص مستحب نماز پ□□ رہا ہو اور جماعت قائم ہو جائ□ اور اس□ یہ اطمینان نہ ہو کہ اگر مستحب نماز کو تمام کر□ گا تو جماعت ک□ سات□ شریک ہو سک□ گا تو مستحب یہ ہ□ کہ جو نماز پ□□ رہا ہو اس□ چو□ د□ اور نماز جماعت می□ شامل ہوجائ□ بلکہ اگر اس□ یہ اطمینان نہ ہو کہ پہلی رکعت می□ شریک ہوسک□ گا تب ب□ی مستحب ہ□ کہ اسی حکم ک□ مطابق عمل کر□□

۱۴۵۹□ اگر کوئی شخص تین رکعتی یا چار رکعتی نماز پ□□ رہا ہو اور جماعت قائم ہوجائ□ اور وہ اب□ی تیسری رکعت ک□ رکوع می□ نہ گیا ہو اور اس□ یہ اطمینان نہ ہو کہ اگر نماز کو پورا کر□ گا تو جماعت می□ شریک ہوسک□ گا تو مستحب ہ□ کہ مستحب نماز کی نیت ک□ سات□ اس نماز کو دو رکعت پر ختم کر د□ اور جماعت ک□ سات□ شریک ہو جائ□□

۱۴۶۰□ جو شخص امام س□ ایک رکعت پیچ□□ ہو اس ک□ لئ□ بہتر یہ ہ□ کہ جب امام آخری رکعت کا تشہد پ□□ رہا ہو تو ہات□و□ کی انگلیا□ اور پاو□ ک□ تلوو□ کا اگلا حصہ زمین پر رک□□ اور گ□□نو□ کو بلند کر□ اور امام ک□ سلام پ□□ن□ کا انتظار کر□ اور پ□ر ک□□ا ہو جائ□ اور اگر اسی وقت فرادی کا قصد کرنا چاہ□ تو کوئی حرج نہی□□

امام جماعت کی شرائط

۱۴۶۲□ امام جماعت ک□ لئ□ ضروری ہ□ کہ بالغ، عاقل، شیعہ اثنا عشری، عادل اور حلال زادہ ہو اور نماز صحیح پ□□ سکتا ہو نیز اگر مقتدی مرد ہو تو اس کا امام ب□ی مرد ہونا ضروری ہ□ اور دس سالہ بچ□ کی اقتدا صحیح ہونا اگرچہ وجہ س□ خالی نہی□، لیکن اشکال س□ ب□ی خالی نہی□ ہ□□

۱۴۶۳□ جو شخص پہل□ ایک امام کو عادل سمج□تا ت□ا اگر شک کر□ کہ وہ اب ب□ی اپنی عدالت پرقائم ہ□ یا نہی□ تب ب□ی اس کی اقتدا کرسکتا ہ□□

۱۴۶۴۔ جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھتا ہو اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو لیٹ کر نماز پڑھتا ہو ۔

۱۴۶۵۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہووہ اس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو لیکن جو شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہو اس کا کسی ایسے شخص کی اقتدا کرنا جو لیٹ کر یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو محل اشکال ہے۔

۱۴۶۶۔ اگر امام جماعت کسی عذر کی وجہ سے نجس لباس یا تیمم یا جبیرے کے وضو سے نماز پڑھے تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے۔

۱۴۶۷۔ اگر امام کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس کی وجہ سے وہ پیشاب اور پاخانہ نہ روک سکتا ہو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے نیز جو عورت مستحاضہ نہ ہو وہ مستحاضہ عورت کی اقتدا کر سکتی ہے۔

۱۴۶۸۔ بہتر ہے کہ جو شخص جذام یا برص کا مریض ہو وہ امام جماعت نہ بنے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس (سزا یافتہ) شخص کی جس پر شرعی حد جاری ہوچکی ہو اقتدا نہ کی جائے۔

نماز جماعت کے احکام

۱۴۶۹ ۔ نماز کی نیت کرتے وقت ضروری ہے کہ مقتدی امام کو مُعَیَّین کرے لیکن امام کا نام جاننا ضروری نہیں اور اگر نیت کرے کہ میں موجودہ امام جماعت کی اقتدا کرتا ہوں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۴۷۰۔ ضروری ہے کہ مقتدی الحمد اور سورہ کے علاوہ نماز کی سب چیزیں خود پڑھے لیکن اگر اس کی پہلی اور دوسری رکعت امام کی تیسری اور چوتھی رکعت ہو تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ بھی پڑھے۔

۱۴۷۱۔ اگر مقتدی نماز صبح و مغرب و عشا کی پہلی اور دوسری رکعت میں امام الحمد اور سورہ پڑھنے کی آواز سن رہا ہو تو خواہ وہ کلمات کو ٹھیک طرح نہ سمجھ سکے اسے الحمد اور سورہ نہیں پڑھنی چاہئے اور اگرامام کی آواز سن پائے تو مستحب ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے لیکن ضروری ہے کہ آہستہ پڑھے اور اگر سہواً بلند آواز سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۴۷۲۔ اگر مقتدی امام کی الحمد اور سورہ کی قراءَت کے بعض کلمات سن لے تو جس قدر نہ سن سکے وہ پڑھ سکتا ہے۔

۱۴۷۳۔ اگر مقتدی سہواً الحمد اور سورہ پڑھے یا یہ خیال کرتے ہوئے کہ جو آواز سن رہا ہے وہ امام کی نہیں ہے الحمد اور سورہ پڑھے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ امام کی آواز تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۴۷۴۔ اگر مقتدی شک کرے کہ امام کی آواز سن رہا ہے یا نہیں یا کوئی آواز سنے اور یہ نہ جانتا ہو کہ امام کی آواز ہے یاکسی اور کی تو وہ الحمد اور سورہ پڑھ سکتا ہے۔

۱۴۷۵۔ مقتدی کو نماز ظہر و عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں احتیاط کی بنا پر الحمد اور سورہ نہیں پڑھنا چاہئے اور مستحب ہے کہ ان کی بجائے کوئی ذکر پڑھے۔

۱۴۷۶۔ مقتدی کو تکبیرۃ الاحرام امام سے پہلے نہیں کہنی چاہئے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک امام تکبیر نہ کہہ چکے مقتدی تکبیر نہ کہے۔

۱۴۷۷۔ اگر مقتدی سہواً امام سے پہلے سلام کہہ دے تو اس کی نماز صحیح ہے اور ضروری نہیں کہ وہ دوبارہ امام کے ساتھ سلام کہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اگر جان بوجھ کر بھی امام سے پہلے سلام کہہ دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۴۷۸۔ اگر مقتدی تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ نماز کی دوسری چیزیں امام سے پہلے پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر انہیں سن لے یا یہ جان لے کہ امام انہیں کس وقت پڑھتا ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ امام سے پہلے نہ پڑھے۔

۱۴۷۹۔ ضروری ہے کہ مقتدی جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کے علاوہ نماز کے دوسرے افعال مثلاً رکوع اور سجود امام کے ساتھ یا اس سے تھوڑی دیر بعد بجالائے اور اگر وہ ان افعال کو عمداً امام سے پہلے یا اس سے کافی دیر بعد انجام دے تو اس کی جماعت باطل ہوگی۔ لیکن اگر فعادی شخص کے وظیفے پر عمل کرے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۴۸۰۔ اگر مقتدی بھول کر امام سے پہلے رکوع سے سر اٹھالے اور امام رکوع میں ہی ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ دوبارہ رکوع میں چلاجائے اور امام کےساتھ ہی سر اٹھائے۔ اس صورت میں رکوع کی زیادتی جو کہ رکن ہے کہ نماز کو باطل نہیں کرتی لیکن اگر وہ دوبارہ رکوع میں جائے اور اس سے پیشتر کہ وہ امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو امام سر اٹھالے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

۱۴۸۱□ اگر مقتدی سهواً سر سجد□ س□ ا□□ا□ اور دیک□□ که امام اب□ی سجد□ می□ ه□ تو احتیاط کی بنا پر ضروری ه□ که دوباره سجد□ می□ چلا جائ□ اور ار دونو□ سجدو□ می□ ایسا هی اتفاق هو جائ□ تو دو سجدو□ ک□ زیاده هو جان□ کی وجه س□ جو که رکن ه□ نماز باطل نهی□ هوتی□

۱۴۸۲□جو شخص سهواً امام س□ پهل□ سجد□ س□ سر ا□□ا□ اگر اس□ دوباره سجد□ می□ جان□ پر معلوم هو که امام پهل□ هی سر ا□□ا چکا ه□ تو اس کی نماز صحیح ه□ لیکن اگر دونو□ سجدو□ می□ ایسا هی اتفاق هو جائ□ تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ه□□

۱۴۸۳□ اگر مقتدی غلطی س□ سر رکوع یا سجده س□ ا□□ا□ اور سهواً یا اس خیال س□ که دوباره رکوع یا سجد□ می□ لو□ جان□ س□ امام ک□ سات□ شریک نه هوسک□ گا رکوع یا سجد□ می□ نه جائ□ تو اس کی جماعت اور نماز صحیح ه□□

۱۴۸۴□ اگر مقتدی سجد□ س□ سر ا□□ا□ اور دیک□□ که امام سجد□ می□ ه□ اور اس خیال س□ که یه امام کا پهلا سجده ه□ اور اس نیت س□ که امام ک□ سات□ سجده کر□، سجده می□ چلا جائ□ اور بعد می□ اس□ معلوم هو که یه امام کا دوسرا سجده ت□ا تو یه مقتدی کا دوسرا سجده شمار هو گا اور اگر اس خیال س□ سجد□ می□ جائ□ که یه امام کا دوسرا سجده ه□ اور بعد می□ معلوم هو که یه امام کا پهلا سجده ت□ا تو ضروری ه□ که اس نیت س□ سجده تمام کر□ که امام ک□ سات□ سجده کر رها هو□ اور پ□ر دوباره امام ک□ سات□ سجد□ می□ جائ□ اور دونو□ صورتو□ می□ بهتر یه ه□ که نماز کو جماعت ک□ سات□ تمام کر□ اور پ□ر دوباره ب□ی پ□□□□

۱۴۸۵□ اگر کوئی مقتدی سهواً امام س□ پهل□ رکوع می□ چلا جائ□ اور صورت یه هو که اگر دوباره قیام کی حالت می□ آجائ□ تو امام کی قراءَت کا کچ□ حصه سن سک□ تو اگر وه سر ا□□ا□ اور دوباره امام ک□ سات□ رکوع می□ جائ□ تو اس کی نماز صحیح ه□ اور اگر وه جان بوج□ کر دوباره قیام کی حالت می□ نه آئ□ تو اس کی نماز باطل ه□□

۱۴۸۶□ اگر مقتدی سهواً امام س□ پهل□ رکوع می□ چلا جائ□ اور صورت یه هو که اگر دوباره قیام کی حالت می□ آئ□ تو امام کی قراءَت کا کوئی حصه نه سن سک□ تو اگر وه اس نیت س□ که امام ک□ سات□ نماز پ□□□، اپنا سر ا□□ا□ اور امام ک□ سات□ رکوع می□ جائ□ تو اس کی جماعت اور نماز صحیح ه□ اور اگر وه عمداً دوباره قیام کی حالت می□ نه آئ□ تو اس کی نماز صحیح ه□ لیکن فُرادی شمار هو گی□

۱۴۸۷□ اگر مقتدی غَلَطی س□ امام س□ پہل□ سجد□ می□ چلا جائ□ تو اگر وہ اس قصد س□ کہ امام ک□ ساتھ نماز پ□□□ اپنا سر ا□□ال□ اور امام ک□ ساتھ سجد□ می□ جائ□ تو اس کی جماعت اور نماز صحیح ہ□ اور اگر عمداً سجد□ س□ سر نہ ا□□ائ□ تو اس کی نماز صحیح ہ□ لیکن وہ فرادی شمار ہوگی□

۱۴۸۸□ اگر امام غلطی س□ ایک ایسی رکعت می□ قنوت پ□□ د□ جس می□ قنوت نہ ہو یا ایک ایسی رکعت می□ جس می□ تشہد نہ ہو غلطی س□ تشہد پ□□ن□ لگ□ تو مقتدی کو قنوت اور تشہد نہی□ پ□□نا چاہئ□ لیکن وہ امام س□ پہل□ نہ رکوع می□ جاسکتا ہ□ اور نہ امام ک□ ک□□ا ہون□ س□ پہل□ ک□□ا ہو سکتا ہ□ بلکہ ضروری ہ□ کہ امام ک□ تشہد اور قنوت ختم کرن□ تک انتظار کر□ اور باقی ماندہ نماز اس ک□ ساتھ پ□□□□

جماعت می□ امام اور مقتدی ک□ فرائض

۱۴۸۹□ اگر مقتدی صرف ایک مرد ہو تو مستحب ہ□ کہ وہ امام کی دائی□ طرف ک□□ا ہو اور اگر ایک عورت ہو تب ب□ی مستحب ہ□ کہ امام کی دائی□ طرف ک□□ی ہو لیکن ضروری ہ□ کہ اس ک□ سجدہ کرن□ کی جگہ امام س□ اس ک□ سجد□ کی حالت می□ دو زانو□ ک□ فاصل□ پر ہو□ اور اگر ایک مرد اور ایک عورت یا ایک مرد اور چند عورتی□ ہو□ تو مستحب ہ□ کہ مرد امام کی دائی□ طرف اور عورت یا عورتی□ امام ک□ پیچ□□ ک□□ی ہو□□ اور اگر چند مرد اور ایک یا چند عورتی□ ہو□ تو مردو□ کا امام ک□ پیچ□□ اور عورتو□ کا مردو□ ک□ پیچ□□ ک□□ا ہونا مستحب ہ□□

۱۴۹۰□ اگر امام اور مقتدی دونو□ عورتی□ ہو□ تو احتیاط واجب یہ ہ□ کہ سب ایک دوسری ک□ برابر برابر ک□□ی ہو□ اور امام مقتدیو□ س□ آگ□ نہ ک□□ی ہو□

۱۴۹۱□ مستحب ہ□ کہ امام صف ک□ درمیان می□ آگ□ ک□□ا ہو اور صاحبان علم و فضل اور تقوی و ورع پہلی صف می□ ک□□□ ہو□□

۱۴۹۲□ مستحب ہ□ کہ جماعت کی صفی□ منظم ہو□ اور جو اشخاص ایک صف می□ ک□□□ ہو□ ان ک□ درمیان فاصلہ نہ ہو اور ان ک□ کند□□ ایک دوسر□ ک□ کند□و□ س□ مل□ ہوئ□ ہو□□

۱۴۹۳□ مستحب ہ□ کہ "قَدقَامَتِ الصَّلَاۃُ" کہن□ ک□ بعد مقتدی ک□□□ ہوجائی□□

۱۴۹۴□ مستحب ہ□ کہ امام جماعت اس مقتدی کی حالت کا لحاظ کر□ جو دوسرو□ س□ کمزور ہو اور قنوت اور رکوع اور سجود کو طول نہ د□ بجز اس صورت ک□ کہ اس□ علم ہو کہ تمام وہ اشخاص جنھو□ ن□ اس کی اقتدا کی ہ□ طول دین□ کی جانب مائل ہی□□

۱۴۹۵□ مستحب ہ□ کہ امام جماعت الحمد اور سورہ نیز بلند آواز س□ پ□□□ جان□ وال□ اَذ کار پ□□ت□ ہوئ□ اپنی آواز کو اتنا بلند کر□ کہ دوسر□ سن سکی□ لیکن ضروری ہ□ کہ آواز مناسب حد س□ زیادہ بلند نہ کر□□

۱۴۹۶□ اگر امام کی حالت رکوع می□ معلوم ہو جائ□ کہ کوئی شخص اب□ی اب□ی آیا ہ□ اور اقتدا کرنا چاہتا ہ□ تو مستحب ہ□ کہ رکوع کو معمول س□ دُگنا طُول د□ اور پ□ر ک□□ا ہو جائ□ خواہ اس□ معلوم ہو جائ□ کہ کوئی دوسرا شخص ب□ی اقتدا ک□ لئ□ آیا ہ□□

نماز جماعت ک□ مکروہات

۱۴۹۷□ اگر جماعت کی صفو□ می□ جگہ ہو تو انسان ک□لئ□ تنہا ک□□ا ہونا مکروہ ہ□□

۱۴۹۸□ مقتدی کا نماز ک□ اذکار کو اس طرح پ□□نا کہ امام سن ل□ مکروہ ہ□□

۱۴۹۹□ جو مسافر ظہر، عصر اور عشا کی نمازی□ قصر کرک□ پ□□تا ہو اس ک□ لئ□ ان نمازو□ می□ کسی ایس□ شخص کو اقتدا کرنا مکروہ ہ□ جو مسافر نہ ہو اور جو شخص مسافر نہ ہو اس ک□ لئ□ مکروہ ہ□ کہ ان نمازو□ می□ مسافر کی اقتدا کر□□

نماز آیات

اشارہ

۱۵۰۰ □ نماز آیات جس ک□ پ□□ن□ کا طریقہ بعد می□ بیان ہوگا تین چیزو□ کی وجہ س□ واجب ہوتی ہ□:

۱□ سورج گرہن

۲□ چاند گرہن، اگرچہ اس ک□ کچ□ حص□ کوہی گرہن لگ□ اور خواہ انسان پر اس کی وجہ س□ خوف ب□ی طاری نہ ہوا ہو□

۳□ زلزلہ، احتیاط واجب کی بنا پر، اگرچہ اس س□ کوئی ب□ی خوف زدہ نہ ہوا ہو□

البته بادلوں کی گرج، بجلی کی کڑک، سرخ و سیاه آندھی اور انہی جیسی دوسری آسمانی نشانیاں جن سے اکثر لوگ خوفزده ہوجائیں اور اسی طرح زمین کے حادثات مثلاً (دریا اور) سمندر کے پانی کا سوکھ جانا اور پہاڑوں کا گرنا جن سے اکثر لوگ خوفزده ہوجاتے ہیں ان صورتوں میں بھی احتیاط مستحب کی بنا پر نماز آیات ترک نہیں کرنا چاہئے۔

۱۵۰۱۔ جن چیزوں کے لئے نماز آیات پڑھنا واجب ہے که اگر وه ایک سے زیاده وقوع پذیر ہوجائیں تو ضروری ہے که انسان ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک نماز آیات پڑھے۔ مثلاً اگر سورج کو بھی گرہن لگ جائے اور زلزله بھی آجائے تو دونوں کے لئے دو الگ الگ نمازیں پڑھنی ضروری ہیں۔

۱۵۰۲۔ اگر کسی شخص پر کئی نماز آیات واجب ہوں خواه وه سب اس پر ایک ہی چیز کی وجه سے واجب ہوئی ہوں مثلاً۔ سورج کو تین دفعه گرہن لگا ہو اور اس نے اس کی نمازیں نه پڑھی ہوں یا مختلف چیزوں کی وجه سے مثلاً سورج گرہن اور چاند گرہن اور زلزلے کی وجه سے اس پر واجب ہوئی ہوں تو ان کی قضا کرتے وقت یه ضروری نہیں که وه اس بات کا تعین کرے که کون سی قضا کون سی چیز کے لئے کر رہا ہے۔

۱۵۰۳۔ جن چیزوں کے لئے آیات پڑھنا واجب ہے وه جس شہر میں وقوع پذیر ہوں فقط اسی شہر کے لوگوں کے لئے ضروری ہے که نماز آیات پڑھیں اور دوسرے مقامات کے لوگوں کے لئے اس کا پڑھنا واجب نہیں ہے۔

۱۵۰۴۔ جب سورج یا چاند کو گرہن لگنے لگے تو نماز آیات کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک وه اپنی سابقه حالت پر لوٹ نه آئیں ۔ اگرچه بہتر یه ہے که اتنی تاخیر نه کرے که گرہن ختم ہونے لگے۔ لیکن نماز آیات کی تکمیل سورج یا چاند گرہن ختم ہونے کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔

۱۵۰۵۔ اگر کوئی شخص نماز آیات پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے که چاند یا سورج، گرہن سے نکلنا شروع ہو جائے تو ادا کی نیت کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس کے مکمل طور پر گرہن سے نکل جانے کے بعد نماز پڑھے۔ تو پھر ضروری ہے که قضا کی نیت کرے۔

۱۵۰۶۔ اگر چاند یا سورج کو گرہن لگنے کی مدت ایک رکعت نماز پڑھنے کے برابر یا اس سے بھی کم ہو تو جو نماز وه پڑھ رہا ہے ادا ہے اور یہی حکم ہے اگر ان کے گرہن کی مدت اس سے زیاده ہو لیکن انسان نماز نه پڑھے۔ یہاں تک که گرہن ختم ہونے میں ایک رکعت پڑھنے کے برابر یا اس سے کم وقت باقی ہو۔

۱۵۰۷۔ جب کبھی زلزلہ، بادلوں کی گرج، بجلی کی کڑک، اور اسی جیسی چیزیں وقوع پذیر ہوں تو اگر ان کا وقت وسیع ہو تو نماز آیات کو فوراً پڑھنا ضروری نہیں ہے بصورت دیگر ضروری ہے کہ فوراً نماز آیات پڑھے یعنی اتنی جلدی پڑھے کہ لوگوں کی نظروں میں تاخیر کرنا شمار نہ ہو اور اگر تاخیر کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بعد میں ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر پڑھے۔

۱۵۰۸۔ اگر کسی شخص کو چاند یا سورت کو گرہن لگنے کا پتہ نہ چلے اور ان کے گرہن سے باہر آنے کے بعد پتہ چلے کہ پورے سورج یا پورے چاند کو گرہن لگا تھا تو ضروری ہے کہ نماز آیات کی قضا کرے لیکن اگر اسے یہ پتہ چلے کہ کچھ حصے کو گرہن لگا تھا تو ضروری ہے کہ نماز آیات کی قضا کرے لیکن اگر اسے یہ پتہ چلے کہ کچھ حصے حصے کو گرہن لگا تھا تو نماز آیات کی قضا اس پر واجب نہیں ہے۔

۱۵۰۹۔اگر کچھ لوگ یہ کہیں کہ چاند کو یا یہ کہ سورج کو گرہن لگا ہے اور انسان کو ذاتی طور پر ان کے کہنے سے یقین یا اطمینان حاصل نہ ہو اس لئے وہ نماز آیات نہ پڑھے اور بعد میں پتہ چلے کہ انہوں نے ٹھیک کہا تھا تو اس صورت میں جب کہ پورے چاند کو یا پورے سورج کو گرہن لگا ہو نماز آیات پڑھے لیکن اگر کچھ حصے کو گرہن لگا ہو تو نماز آیات کا پڑھنا اس پر واجب نہیں ہے۔ اور یہی حکم اس صورت میں ہے جب کہ دو آدمی جن کے عادل ہونے کے بارے میں علم نہ ہو یہ کہیں کہ چاند کو یا سورج کو گرہن لگا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ عادل تھے۔

۱۵۱۰۔ اگر انسان کو ماہرین فلکیات کے کہنے پر جو علمی قاعدے کی رو سے سورج کو اور چاند کو گرہن لگنے کا وقت جانتے ہوں اطمینان ہوجائے کہ سورج کو یا چاند کو گرہن لگا ہے تو ضروری ہے کہ نماز آیات پڑھے اور اسی طرح اگر وہ کہیں کہ سورج یا چاند کو فلاں وقت گرہن لگے گا اور اتنی دیر تک رہے گا اور انسان کو ان کے کہنے سے اطمینان حاصل ہوجائے تو ان کے کہنے پر عمل کرنا ضروری ہے۔

۱۵۱۱۔ اگر کسی شخص کو علم ہوجائے کہ جو نماز آیات اس نے پڑھی ہے وہ باطل تھی تو ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا بجالائے۔

۱۵۱۲۔ اگر یومیہ نماز کے وقت نماز آیات بھی انسان پر واجب ہو جائے اور اس کے پاس دونوں کے لئے وقت ہو تو جو بھی پہلے پڑھ لے کوئی حرج نہیں ہے اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کا وقت تنگ ہو تو پہلے وہ نماز پڑھے جس کا وقت تنگ ہو اور اگر دونوں کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ پہلے یومیہ نماز پڑھے۔

۱۵۱۳۔ اگر کسی شخص کو یومیہ نماز پڑھتے ہوئے علم ہو جائے کہ نماز آیات کا وقت تنگ ہے اور یومیہ نماز کا وقت بھی تنگ ہو تو ضروری ہے کہ پہلے یومیہ نماز کو تمام کرے اور بعد میں نماز آیات پڑھے اور اگر یومیہ نماز کا وقت تنگ نہ ہو تو اسے توڑ دے اور پہلے نماز آیات اور اس کے بعد یومیہ نماز بجالائے۔

۱۵۱۴۔ اگر کسی شخص کو نماز آیات پڑھتے ہوئے علم ہوجائے کہ یومیہ نماز کا وقت تنگ ہے تو ضروری ہے کہ نماز آیات کو چھوڑ دے اور یومیہ نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور یومیہ نماز کو تمام کرنے کے بعد اس سے پہلے کہ کوئی ایسا کام کرے جو نماز کو باطل کرتا ہو باقی ماندہ نماز آیات وہیں سے پڑھے جہاں سے چھوڑی تھی۔

۱۵۱۵۔ جب عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو اور سورج یا چاند کو گرہن لگ جائے یا زلزلہ آجائے تو اس پر نماز آیات واجب نہیں ہے اور نہ ہی اس کی قضا ہے۔

نماز کی آیات پڑھنے کا طریقہ

۱۵۱۶۔ نماز آیات کی دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرنے کے بعد انسان تکبیر کہے اور ایک دفعہ الحمد اور ایک پورا سورہ پڑھے اور رکوع میں جائے اور پھر رکوع سے سر اٹھائے پھر دوبارہ ایک دفعہ الحمد اور ایک سورہ پڑھے اور پھر رکوع میں جائے۔ اس عمل کو پانچ دفعہ انجام دے اور پانچویں رکوع سے قیام کی حالت میں آنے کے بعد دو سجدے بجالائے اور پھر اٹھ کھڑا ہو اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بجالائے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

۱۵۱۷۔نماز آیات میں یہ بھی ممکن یہ کہ انسان نیت کرنے اور تکبیر اور الحمد پڑھنے کے بعد ایک سورے کی آیتوں کے پانچ حصے کرے اور ایک آیت یا اس سے کچھ زیادہ پڑھے اور بلکہ ایک آیت سے کم بھی پڑھ سکتا ہے لیکن احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ مکمل جملہ ہو اور اس کے بعد رکوع میں جائے اور پھر کھڑا ہو جائے اور الحمد پڑھے بغیر اسی سورہ کا دوسرا حصہ پڑھے اور رکوع میں جائے اور اسی طرح اس عمل کو دہراتا رہے حتی کہ پانچویں رکوع سے پہلے سورے کو ختم

کردے مثلاً سورہ فلق میں پہلے بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۔ قُل اَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ ۔ پڑھے اور رکوع میں جائے اس کے بعد کھڑا هو اور پڑھے مِن شَرِّ مَاخَلَقَ ۔ اور دوبارہ رکوع میں جائے اور رکوع کے بعد کھڑا هو اور پڑھے وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۔ پھر رکوع میں جائے اور پھر کھڑا هو اور پڑھے ومِن شَرِّالنَّفّٰثٰتِ فِی العُقَدِ اور رکوع میں چلا جائے اور پھر کھڑا هو جائے اور پڑھے وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۔ اور اس کے بعد پانچویں رکوع میں جائے اور (رکوع سے) کھڑا ہونے کے بعد دو سجدے کرے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح بجالائے اور اس کے دوسرے سجدے کے بعد تشهد اور سلام پڑھے۔ اور یہ بھی جائز ہے که سورے کو پانچ سے کم حصوں میں تقسیم کرے لیکن جس وقت بھی سوره ختم کرے لازم ہے که بعد والے رکوع سے پہلے الحمد پڑھے۔

۱۵۱۸۔ اگر کوئی شخص نماز آیات کی ایک رکعت میں پانچ دفعه الحمد اور سوره پڑھے اور دوسری رکعت میں ایک دفعه الحمد پڑھے اور سورے کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۵۱۹۔ جو چیزیں یومیه نماز میں واجب اور مستحب ہیں البته اگر نماز آیات جماعت کے ساتھ هو رهی هو تو اذان اور اقامت کی بجائے تین دفعه بطور رَجَاء "اَلصَّلٰوۃ" کہا جائے لیکن اگر یه نماز جماعت کے ساتھ نه پڑھی جارهی هو تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔

۱۵۲۰۔ نماز آیات پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے که رکوع سے پہلے اور اس کے بعد تکبیر کہے اور پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر سے پہلے "سَمِعَ اللهُ لِمَن حَمِدَه" بھی کہے۔

۱۵۲۱۔ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور اگر قنوت صرف دسویں رکوع سے پہلے پڑھ لیا جائے تب بھی کافی ہے۔

۱۵۲۲۔ اگر کوئی شخص نماز آیات میں شک کرے که کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور کسی نتیجے پر نه پهنچ سکے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۱۵۲۳۔اگر (کوئی شخص جو نماز آیات پڑھ رہا هو) شک کرے که وه پهلی رکعت کے آخری رکوع میں ہے یا دوسری رکعت کے پہلے رکوع میں اور کسی نتیجے پر نه پهنچ سکے تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر مثال کے طور پر شک کرے که چار رکوع بجالایا ہے یا پانچ اور اس کا یه شک سجدے میں جانے سے پہلے هو تو جس رکوع کے بارے میں اسے شک هو که

بجالایا ہ□ یا نہی□ اس□ ادا کرنا ضروری ہ□ لیکن اگر سجد□ ک□ لئ□ ج□ک گیا ہو تو ضروری ہ□ کہ اپن□ شک کی پروانہ کر□□

۱۵۲۴□ نماز آ□یات کا ہر رکوع رکن ہ□ اور اگر ان می□ عمداً کمی یا بیشی ہو جائ□ تو نماز باطل ہ□□ اور یہی حکم ہ□ اگر سہواً کمی ہو یا احتیاط کی بنا پر زیادہ ہو□

عید فطر اور عید قربان کی نماز

۱۵۲۵□ امام عصر علیہ السلام ک□ زمانہ حضور می□ عید فطر و عید قربان کی نمازی□ واجب ہی□ اور ان کا جماعت ک□ سات□ پ□□نا ضروری ہ□ لیکن ہمار□ زمان□ می□ جب کہ امام عصر علیہ السلام غَیبَت کبری می□ ہی□ یہ نمازی□ مستحب ہی□ اور باجماعت یا فرادی دونو□ طرح پ□□ی جاسکتی ہی□□

۱۵۲۶□ نماز عید فطر و قربان کا وقت عید ک□ دن طلوع آ□فتاب س□ ظہر تک ہ□□

۱۵۲۷□ عید قربان کی نماز سورج چ□□ آ□ن□ ک□ بعد پ□□نا مستحب ہ□ اور عید فطر می□ مستحب ہ□ کہ سورج چ□□ آ□ن□ ک□ بعد افطار کیا جائ□، فطرہ دیا جائ□ اور بعد می□ دو گانہ عید ادا کیا جائ□□

۱۵۲۸□ عید فطر و قربان کی نماز دو رکعت ہ□ جس کی پہلی رکعت می□ الحمد اور سورہ پ□□ن□ ک□ بعد بہتر یہ ہ□ کہ پانچ تکبیری□ کہ□ اور ہر دو تکبیر ک□ درمیان ایک قنوت پ□□□ اور پانچوی□ تکبیر ک□ بعد ایک اور تکبیر کہ□ اور رکوع می□ چلاجائ□ اور پ□ر دو سجد□ بجالائ□ اور ا□□ ک□□ا ہو اور دوسری رکعت چار تکبیری□ کہ□ اور ہر دو تکبیر ک□ درمیان قنوت پ□□□ اور چوت□ی تکبیر ک□ بعد ایک اور تکبیر کہہ کر رکوع می□ چلاجائ□ اور رکوع ک□ بعد دو سجد□ کر□ اور تشہد پ□□□ اور چوت□ی تکبیر ک□ بعد ایک اور تکبیر کہہ کر رکوع می□ چلا جائ□ اور رکوع ک□ بعد دو سجد□ کر□ اور تشہد پ□□□ اور سلام کہہ کرنماز کو تمام کر د□□

۱۵۲۹□ عید فطر و قربان کی نماز ک□ قنوت می□ جو دعا اور ذکر کر ب□ی پ□□ی جائ□□

"اَللّٰ□ُمَّ اَ□لَ الِکبرِیَ□اءِ وَالعَظَمَ□ِ وَ اَ□لَ الجُودِ وَالجَبَرُوتِ وَ اَ□لَ العَفوِ وَالرَّحمَهِ وَ اَ□لَ التَّقوٰ□ی وَ المَغفَرِ□ اَسئَلُکَ بِحَقِّ □ ٰ□ذَا الیَوم الَّذِی جَعَلتَیہ لِلمُسلِمِینَ عِیداً وَّلِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآ□لِہ ذُخرًا وَّ شَرَفاً وَّ کَرَامَ□ً وَّ مَزِیدًا اَن تُصَلِّیَ عَلٰ□ی مُحَمَّدٍوَّ آ□لِ مُحَمَّدٍ وَّ اَن تُدخِلِنِی فِی کُلِّ خَیرٍ

اَدخَلتَ فِیہِ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَن تُخرِجَنِی مِن کُلِّ سُوْءٍ اَخرَجتَ مِنہُ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیہِ وَ عَلَیہِم اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسأَلُکَ خَیرَ مَا سَئَلکَ بِہ عِبَادُکَ الصَّالِحُونَ وَاَعُوذُبِکَ مِمَّا استَعَاذَ مِنہُ عِبَادُکَ المُخلِصُونَ"۔

۱۵۳۰۔ امام عصر علیہ السلام کے زمانہ غیبت میں اگر نماز عید فطر و قربان جماعت سے پڑھی جائے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اس کے بعد دو خطبے پڑھے جائیں اور بہتر یہ ہے کہ عید فطر کے خطبے میں فطرے کے احکام بیان ہوں اور عید قربان کے خطبے میں قربانی کے احکام بیان کئے جائیں۔

۱۵۳۱۔ عید کی نماز کے لئے کوئی سورہ مخصوص نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں (الحمد کے بع) سورہ شمس (۹۱ واں سورہ) پڑھا جائے اور دوسری رکعت میں (الحمد کے بعد) سورہ غاشیہ (۸۸ واں سورہ) پڑھا جائے یا پہلی رکعت میں سورہ اعلی (۸۷ واں سورہ) اور دوسری رکعت میں سورہ شمس پڑھا جائے۔

۱۵۳۲۔ نماز عید کھلے میدان میں پڑھنا مستحب ہے مکہ مکرمہ میں مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں پڑھی جائے۔

۱۵۳۳۔مستحب ہے کہ نماز عید کے لئے پیدل اور پا برہنہ اور باوقار طور پر جائیں اور نماز سے پہلے غسل کریں اور سفید عمامہ سر پر باندھیں۔

۱۵۳۴۔ مستحب ہے کہ نماز عید میں زمین پر سجدہ کیا جائے اور تکبیریں کہتے وقت ہاتھوں کو بلند کیا جائے اور جو شخص نماز عید پڑھ رہا ہو خواہ وہ امام جماعت ہو یافرادی نماز پڑھ رہا ہو نماز بلند آواز سے پڑھے۔

۱۵۳۵۔ مستحب ہے کہ عید فطر کی رات کی مغرب و عشا نماز کے بعد اور عید فطر کے دن نماز صبح کے بعد اور نماز عید فطر کے بعد یہ تکبیریں کہی جائیں۔

" اَللّٰہُ اَکبَرُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ وَلِلّٰہِ الحَمدُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا"۔

۱۵۳۶۔ عید قربان میں دس نمازوں کے بعد جن میں سے پہلی نماز عید کے دن کی نماز ظہر ہے اور آخری بارھویں تاریخ کی نماز صبح ہے ان تکبیرات کا پڑھنا مستحب ہےجن کا ذکر سابقہ مسئلہ میں ہوچکا ہے اور ان کے بعد" اَللّٰہُ اَکبَرُ عَلٰی مَارَزَقَنَا مِن بَھِیمَۃِ الاَنعَامِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَبلَانَا" پڑھنا بھی مستحب ہے لیکن اگر عید قربان کے موقع پر انسان منی میں ہو تو مستحب ہے کہ یہ تکبیریں پندرہ نمازوں کے بعد پڑھے جن میں سے پہلی نماز عید کے دن نماز ظہر ہے اور آخری تیرھویں ذی الحجہ کی نماز صبح ہے۔

۱۵۳۷۔ نماز عید میں بھی دوسری نمازوں کی طرح مقتدی کو چاہئے کہ الحمد اور سورہ کے علاوہ نماز کے اذکار خود پڑھے۔

۱۵۳۹۔ اگر مقتدی اس وقت پہنچے جب امام نماز کی کچھ تکبیریں کہہ چکا ہو تو امام کے رکوع میں جانے کے بعد ضروری ہے جتنی تکبیریں اور قنوت اس نے امام کے ساتھ نہیں پڑھی انہیں پڑھے اور اگر ہر قنوت میں ایک دفعہ "سُبحَانَ اللہ" یا ایک دفعہ "اَلحَمدُلِلّٰہ" کہہ دے تو کافی ہے۔

۱۵۴۰۔ اگر کوئی شخص نماز عید میں اس وقت پہنچے جب امام رکوع میں ہو تو وہ نیت کرکے اور نماز کی پہلی تکبیر کہہ کر رکوع میں جاسکتا ہے۔

۱۵۴۱۔ اگر کوئی شخص نماز عید میں ایک سجدہ بھول جائے تو ضروری ہے کہ نماز کے بعد اسے بجا لائے۔ اور اسی طرح اگر کوئی ایسا فعل نماز عید میں سر زد ہو جس کے لئے یومیہ نماز میں سجدہ سہو لازم ہے تو نماز عید پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو بجالائے۔

نماز کے لیے اجیر بنانا (یعنی اجرت دے کر نماز پڑھوانا)

۱۵۴۲۔ انسان کے مرنے کے بعد ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کے لئے جو وہ زندگی میں نہ بجالایا ہو کسی دوسرے شخص کو اجیر بنایا جاسکتا ہے یعنی وہ نمازیں اسے اجرت دے کر پڑھوائی جاسکتی ہیں اور اگر کوئی شخص بغیر اجرت لئے ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کو بجالائے تب بھی صحیح ہے۔

۱۵۴۳۔ انسان بعض مستحب کاموں مثلاً۔ حج و عمرے اور روضہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ) یا قُبورِائمہ علیهم السلام کی زیارت کے لئے زندہ اشخاص کی طرف سے اجیر بن سکتا ہے اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ مستحب کام انجام دے کر اس کا ثواب مردہ یا زندہ اشخاص کو ہدیہ کر دے۔

۱۵۴۴۔جو شخص میت کی قضا نماز کے لئے اجیر بنے اس کے لئے ضروری ہے کہ یا تو مجتہد ہو یا نماز تقلید کے مطابق صحیح طریقے پر ادا کرے یا احتیاط پر عمل کرے بشرطیکہ مَوَارِدِ احتیاط کو پوری طرح جانتا ہو۔

۱۵۴۵۔ ضروری ہے کہ اجیر نیت کرتے وقت میت کو معین کرے اور ضروری نہیں کہ میت کا نام جانتا ہو بلکہ اگر نیت کرے کہ میں یہ نماز اس شخص کے لئے پڑھ رہا ہوں جس کے لئے میں اجیر ہوا ہوں تو کافی ہے۔

۱۵۴۶۔ ضروری ہے کہ اجیر جو عمل بجالائے اس کے لئے نیت کرے کہ جو کچھ میت کے ذمے ہے وہ بجا لا رہا ہوں اور اگر اجیر کوئی عمل انجام دے اور اس کا ثواب میت کو ہدیہ کر دے تو یہ کافی نہیں ہے۔

۱۵۴۷۔ اجیر ایسے شخص کو مقرر کرنا ضروری ہے جس کے بارے میں اطمینان ہو کہ وہ عمل کو بجالائے گا۔

۱۵۴۸۔ جس شخص کو میت کی نمازوں کے لئے اجیر بنایا جائے اگر اس کے بارے میں پتہ چلے کہ وہ عمل کو بجا نہیں لایا یا باطل طور پر بجا لایا ہے تو دوبارہ (کسی دوسرے شخص کو) اجیر مقرر کرنا ضروری ہے۔

۱۵۴۹۔ جب کوئی شخص شک کرے کہ اجیر نے عمل انجام دیا ہے یا نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میں نے انجام دے دیا ہے لیکن اس کی بات پر اطمینان نہ ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ اجیر مقرر کرے۔ اور اگر شک کرے کہ اس نے صحیح طور پر انجام دیا ہے یا نہیں تو اسے صحیح سمجھ سکتا ہے۔

۱۵۵۰۔ جو شخص کوئی عذر رکھتا ہو مثلاً تیمم کرکے یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اسے احتیاط کی بنا پر میت کی نمازوں کے لئے اجیر بالکل مقرر نہ کیا جائے اگرچہ میت کی نمازیں بھی اسی طرح قضا ہوئی ہوں۔

۱۵۵۱۔ مرد عورت کی طرف سے اجیر بن سکتا ہے اور عورت مرد کی طرف سے اجیر بن سکتی ہے اور جہاں تک نماز بلند آواز سے پڑھنے کا سوال ہے ضروری ہے کہ اجیر اپنے وظیفے کے مطابق عمل کرے۔

۱۵۵۲۔ میت کی قضا نمازوں میں ترتیب واجب نہیں ہے سوائے ان نمازوں کے جن کی ادا میں ترتیب ہے مثلاً ایک دن کی نماز ظہر و عصر یا مغرب و عشا جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۱۵۵۳۔ اگر اجیر کے ساتھ طے کیا جائے کہ عمل کو ایک مخصوص طریقے سے انجام دے گا تو ضروری ہے کہ اس عمل کو اسی طریقے سے انجام دے اور اگر کچھ طے نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ وہ عمل اپنے وظیفے کے مطابق انجام دے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنے وظیفے میں سے جوبھی احتیاط کے زیادہ قریب ہو اس پر عمل کرے مثلاً اگر میت کا وظیفہ تسبیحات اربعہ تین دفعہ پڑھنا تھا اور اس کی اپنی تکلیف ایک دفعہ پڑھنا ہو تو تین دفعہ پڑھے۔

۱۵۵۴۔ اگر اجیر کے ساتھ یہ طے نہ کیا جائے کہ نماز کے مستحبات کس مقدار میں پڑھے گا تو ضروری ہے کہ عموماً جتنے مستحبات پڑھے جاتے ہیں انہیں بجالائے۔

۱۵۵۵ اگر انسان میت کی قضا نمازوں کے لئے کئی اشخاص کو اجیر مقرر کرے تو جو کچھ مسئلہ ۱۵۵۲ بتایا گیا ہے اس کی بنا پر ضروری نہیں کہ وہ ہر اجیر کے لئے وقت معین کرے۔

۱۵۵۶ اگر کوئی شخص اجیر بنے کہ مثال کے طور پر ایک سال میں میت کی نمازیں پڑھ دے گا اور سال ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو ان نمازوں کے لئے جن کے بارے میں علم ہو کہ وہ بجا نہیں لایا کسی اور شخص کو اجیر مقرر کیا جائے اور جن نمازوں کے بارے میں احتمال ہو کہ وہ انہیں نہیں بجالایا احتیاط واجب کی بنا پر ان کے لئے بھی اجیر مقرر کیا جائے۔

۱۵۵۷ جس شخص کو میت کی قضا نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیا ہو اور اس نے ان سب نمازوں کی اجرت بھی وصول کر لی ہو اگر وہ ساری نمازیں پڑھنے سے پہلے مرجائے تو اگر اس کے ساتھ یہ طے کیا گیا ہو کہ ساری نمازیں وہ خودھی پڑھے گا تو اجرت دینے والے باقی نمازوں کی طے شدہ اجرت واپس لے سکتے ہیں یا اجارہ کو فسخ کر سکتے ہیں اور اس کی اجرات المثل دے سکتے ہیں۔اور اگر یہ طے نہ کیا گیا ہو کہ ساری نمازیں اجیر خود پڑھے گا تو ضروری ہے کہ اجیر کے ورثاء اس کے مال سے باقیماندہ نمازوں کے لئے کسی کو اجیر بنائیں لیکن اگر اس نے کوئی مال نہ چھوڑا ہو تو اس کے ورثاء پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

۱۵۵۸ اگر اجیر میت کی سب قضا نمازیں پڑھنے سے پہلے مرجائے اور اس کے اپنے ذمے بھی قضا نمازیں ہوں تو مسئلہ سابقہ میں جو طریقہ بتایا گیا ہے اس پر عمل کرنے کے بعد اگر فوت شدہ اجیر کے مال سے کچھ بچے اور اس صورت میں جب کہ اس نے وصیت کی ہو اور اس کے ورثاء بھی اجازت دیں تو اس کی سب نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیاجاسکتا ہے اور اگر ورثاء اجازت نہ دیں تو مال کا تیسرا حصہ اس کی نمازوں پر صرف کیا جاسکتا ہے۔

روزے کے احکام

اشارہ

(شریعت اسلام میں) روزہ سے مراد ہے خداوند عالم کی رضا کے لئے انسان اذان صبح سے مغرب تک نوچیزوں سے جو بعد میں بیان کی جائیں گی پرہیز کرے۔

نیت

۱۵۵۹۔ انسان کے لئے روزے کی نیت دل سے گزارنا یا مثلاً یہ کہنا کہ "میں کل روزہ رکھوں گا" ضروری نہیں بلکہ اس کا ارادہ کرنا کافی ہے کہ وہ اللہ تعالی کی رضا کے لئے اذان صبح سے مغرب تک کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جس سے روزہ باطل ہوتا ہو اور یقین حاصل کرنے کے لئے اس تمام وقت میں وہ روزے سے رہا ہے ضروری ہے کہ کچھ دیر اذان صبح سے پہلے اور کچھ دیر مغرب کے بعد بھی ایسے کام کرنے سے پرہیز کرے جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

۱۵۶۰۔ انسان ماہ رمضان المبارک کی ہر رات کو اس سے اگلے دن کے روزے کی نیت کر سکتا ہے۔اور بہتر یہ ہے کہ اس مہینے کی پہلی رات کو ہی سارے مہینے کے روزوں کی نیت کرے۔

۱۵۶۱۔ وہ شخص جس کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اس کے لئے ماہ رمضان میں روزے کی نیت کا آخری وقت اذان صبح سے پہلے ہے۔ یعنی اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت ضروری ہے اگرچہ نیند یا ایسی ہی کسی وجہ سے اپنے ارادے کی طرف متوجہ نہ ہو۔

۱۵۶۲۔ جس شخص نے ایسا کوئی کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرے تو وہ جس وقت بھی دن میں مستحب روزے کی نیت کرلے اگرچہ مغرب ہونے میں کم وقت ہی رہ گیا ہو، اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۵۶۳۔ جو شخص ماہ رمضان المبارک کے روزوں اور اسی طرح واجب روزوں میں جن کے دن معین ہیں روزے کی نیت کئے بغیر اذان صبح سے پہلے سوجائے اگر وہ ظہر سے پہلے بیدار ہو جائے اور روزے کی نیت کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر وہ ظہر کے بعد بیدار ہو تو احتیاط کی بناپر ضروری ہے کہ قربت مطلقہ کی نیت نہ کرے اور اس دن کے روزے کی قضا بھی بجالائے۔

۱۵۶۴۔اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک کے روزے کے علاوہ کوئی دوسرا روزہ رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ اس روزے کو معین کرے مثلاً۔ نیت کرے کہ میں قضاکا یا کفار کا روزہ رکھ رہا ہوں لیکن ماہ رمضان المبارک میں یہ نیت کرنا ضروری نہیں کہ میں ماہ رمضان کا روزہ کے رہا ہوں بلکہ اگر کسی کو علم نہ ہو یا بھول جائے کہ ماہ رمضان ہے اور کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تب بھی وہ روزہ ماہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا۔

۱۵۶۵۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ رمضان کا مہینہ ہے اور جان بوجھ کر ماہ رمضان کے روزے کے علاوہ کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تو وہ روزہ جس کی اس نے نیت کی ہے وہ روزہ شمار نہیں ہوگا اور اسی طرح ماہ رمضان کا روزہ بھی شمار

نہیں ہوگا اگر وہ نیت قصد قربت کے منافی ہو بلکہ اگر منافی نہ ہو تب بھی احتیاط کی بنا پر وہ روزہ ماہ رمضان کا روزہ شمار نہیں ہوگا۔

۱۵۶۶۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک کے پہلے روزے کی نیت کرے لیکن بعد میں معلوم ہو کہ یہ دوسرا یا تیسرا روزہ تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۵۶۷۔ اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت کرنے کے بعد بے ہوش ہوجائے اور پھر اسے دن میں کسی وقت ہوش آجائے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ تمام کرے اور اگر تمام نہ کرسکے تو اس کی قضا بجالائے۔

۱۵۶۸۔ اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت کرے اور پھر بے حواس ہو جائے اور پھر اسے دن میں کسی وقت ہوش آجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس دن کا روزہ تمام کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

۱۵۶۹۔ اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت کرے اور سوجائے اور مغرب کے بعد بیدار ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۵۷۰۔ اگر کسی شخص کو علم نہ ہو یا بھول جائے کہ ماہ رمضان ہے اور ظہر سے پہلے اس امر کی جانب متوجہ ہو اور اس دوران کوئی ایسا کام کر چکا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہے تو اس کا روزہ باطل ہوگا لیکن ضروری ہے کہ مغرب تک کوئی ایسا کام نہ کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور ماہ رمضان کے بعد روزے کی قضا بھی کرے۔ اور اگر ظہر کے بعد متوجہ ہو کہ رمضان کا مہینہ ہے تو احتیاط کی بنا پر یہی حکم ہے اور اگر ظہر سے پہلے متوجہ ہو اور کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۵۷۱۔ اگر ماہ رمضان میں بچہ اذان صبح سے پہلے بالغ ہو جائے تو ضروری ہے کہ روزہ رکھے۔ اور اگر اذان صبح کے بعد بالغ ہو تو اس کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر مستحب روزہ رکھنے کا ارادہ کر لیا ہو تو اس صورت میں احتیاط کی بنا پر اس دن کے روزے کو پورا کرنا ضروری ہے۔

۱۵۷۲۔ جو شخص میت کے روزے رکھنے کے لئے اجیر بنا ہو یا اس کے ذمے کفارے کا روزہ ہو، اگر وہ مستحب روزے رکھے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر قضا روزے کسی کے ذمے ہوں تو وہ مستحب روزہ نہیں رکھ سکتا اور اگر بھول کر مستحب روزہ رکھ لے تو اس صورت میں اگر اسے ظہر سے پہلے یاد آجائے تو اس کا مستحب روزہ کالعدم ہو جاتا ہے اور وہ اپنی نیت واجب روزے کی جانب موڑ سکتا ہے۔ اور اگر وہ ظہر کے بعد متوجہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے اور اگر اسے مغرب کے بعد یاد آئے تو اس کے روزے کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں۔

۱۵۷۳۔اگر ماہ رمضان کے روزے کے علاوہ کوئی دوسرا مخصوص روزہ انسان پر واجب ہو مثلاً۔ اس نے منت مانی ہو کہ ایک مقررہ دن کو روزہ رکھے گا اور جان بوجھ کر اذان صبح تک نیت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر اسے معلوم نہ ہو کہ اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے یا بھول جائے اور ظہر سے پہلے اسے یاد آئے تو اگر اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو اور روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر ظہر کے بعد اسے یاد آئے تو ماہ رمضان کے روزے میں جس احتیاط کا ذکر کیا گیا ہے اس کا خیال رکھے۔

۱۵۷۴۔ اگر کوئی شخص کسی غیر مُعَیَّن واجب روزے کے لئے مثلاً۔ روزہ کفارہ کے لئے طہر کے نزدیک تک عمداً نیت نہ کرے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اگر نیت سے پہلے مصمم ارادہ رکھتا ہو کہ روزہ نہیں رکھے گا یا مذبذب ہو کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے تو اگر اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو اور ظہر سے پہلے روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۵۷۵۔اگر کوئی کافر ماہ رمضان میں ظہر سے پہلے مسلمان ہو جائے اور اذان صبح سے اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کی نیت کرے اور روزے کو تمام کرے اور اگر اس دن کا روزہ نہ رکھے تو اس کی قضا بجالائے۔

۱۵۷۶۔ اگر کوئی بیمار شخص ماہ رمضان کے کسی دن میں ظہر سے پہلے تندرست ہو جائے اور اس نے اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو نیت کرکے اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے اور اگر ظہر کے بعد تندرست ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔

۱۵۷۷۔ جس دن کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تاریخ، اس دن کا روزہ رکھنا اس پر واجب نہیں ہے اور اگر روزہ رکھنا چاہے تو رمضان المبارک کے روزے کی نیت نہیں کر سکتا لیکن نیت کرے کہ اگر رمضان ہے تو رمضان کا روزہ ہے اور اگر رمضان نہیں ہے تو قضا روزہ یا اسی جیسا کوئی اور روزہ ہے تو بعید نہیں کہ اس کا روزہ صحیح ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ قضا روزے وغیرہ کی نیت کرے اور اگر بعد میں پتہ چلے کہ ماہ رمضان تھا تو رمضان کا روزہ شمار ہوگا لیکن اگر نیت صرف روزے کی کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ رمضان تھا تب بھی کافی ہے۔

۱۵۷۸۔ اگر کسی دن کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان المبارک کی پہلی تاریخ تو وہ قضا یا مستحب یا ایسے ہی کسی اور روزہ کی نیت کرکے روزہ رکھ لے اور دن میں کسی وقت اسے پتہ چلے کہ ماہ رمضان ہے تو ضروری ہے کہ ماہ رمضان کے روزے کی نیت کرلے۔

۱۵۷۹۔ اگر کسی مُعَیَّن واجب روزے کے بارے میں مثلاً رمضان المبارک کے روزے کے بارے میں انسان مُذبذِب ہو کہ اپنے روزے کو باطل کرے یا نہ کرے یا روزے کو باطل کرنے کا قصد کرے تو خواہ اس نے جو قصد کیا ہو اسے ترک کردے اور کوئی ایسا کام بھی نہ کرے جس سے روزہ باطل ہوتا ہو اس کا روزہ احتیاط کی بنا پر باطل ہوجاتا ہے۔

۱۵۸۰۔اگر کوئی شخص جو مستحب روزہ یا ایسا واجب روزہ مثلاً کفارے کا روزہ رکھے ہوئے ہو جس کا وقت مُعَیَّن نہ ہو کسی ایسے کام کا قصد کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو مُذَبذِب ہو کہ کوئی ایسا کام کرے یا نہ کرے تو اگر وہ کوئی ایسا کام نہ کرے اور واجب روزے میں ظہر سے پہلے اور مستحب روزے میں غروب سے پہلے دوبارہ روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

وہ چیزیں جو روزے کو باطل کرتی ہیں

۱۵۸۱۔چند چیزیں روزے کو باطل کر دیتی ہیں:

۱۔ کھانا اور پینا۔

۲۔ جماع کرنا۔

۳۔ اِستِمَناء۔ یعنی انسان اپنے ساتھ یا کسی دوسرے کے ساتھ جماع کے علاوہ کوئی ایسا فعل کرے جس کے نتیجے میں منی خارج ہو۔

۴۔ خدا تعالی پیغمبر اکرام (صلی الله علیه وآله) اور ائمه طاهرین علیهم السلام سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا۔

۵۔ غبار حلق تک پهنچانا۔

۶۔ مشهور قول کی بنا پر پورا سر پانی میں ڈبونا۔

۷۔ اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رهنا۔

۸۔ کسی سَیَّال چیز سے حُقنه (انیما) کرنا ۔

۹۔ قے کرنا۔

ان مبطلات کے تفصیلی احکام آئنده مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

کھانا اور پینا

۱۵۸۲۔ اگر روزه دار اس امر کی جانب متوجه ہوتے ہوئے که روزے سے ہے کوئی چیز جان بوجھ کر کھائے یا پئے تو اس کا روزه باطل هوجاتا ہے قطع نظر اس سے که وه چیز ایسی هو جسے عموماً کھایا یا پیا جاتا هو مثلاً روٹی اور پانی یا ایسی هو جسے عموماً کھایا یا پیانه جاتا هو مثلاً مٹی اور درخت کا شیره، اور خواه کم یا زیاده حتی که اگر روزه دار مسواک منه سے نکالے اور دوباره منه میں لے جائے اور اس کی تری نگل لے تب بھی روزه باطل هوجاتا ہے سوائے اس صورت کے که مسواک کی تری لعاب دهن میں گھل مل کر اس طرح ختم هو جائے که اسے بیرونی تری نه کها جاسکے۔

۱۵۸۳۔ جب روزه دار رکھانا کھا رها هو اگر اسے معلوم هوجائے که صبح هو گئی ہے تو ضروری ہے که جو لقمه منه میں هو اسے اگل دے اور اگر جان بوجھ کر وه لقمه نگل لے تو اس کا روزه باطل ہے اور اس حکم کے مطابق جس کا ذکر بعد میں هوگا اس پر کفاره بھی واجب ہے۔

۱۵۸۴۔ اگر روزہ دار غلطی سے کوئی چیز کھالے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۱۵۸۵۔ جو انجکشن عضو کو بے حس کر دیتے ہیں یا کسی اور مقصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں اگر روزے دار انہیں استعمال کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ ان انجکشنوں سے پرہیز کیا جائے جو دوا اور غذا کی بجائے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۵۸۶۔ اگر روزہ دار دانتوں کی ریخوں میں پھنسی ہوئی کوئی چیز عمداً نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے۔

۱۵۸۷۔ جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اس کے لئے اذان صبح سے پہلے دانتوں میں خلال کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اسے علم ہو کہ جو غذا دانتوں کے ریخوں میں رہ گئی ہے وہ دن کے وقت پیٹ میں چلی جائے گی تو خلال کرنا ضروری ہے۔

۱۵۸۸۔ منہ کا پانی نگلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا خواہ ترشی وغیرہ کے تصور سے ہی منہ میں پانی بھر آیا ہو۔

۱۵۸۹۔ سر اور سینے کا بلغم جب تک منہ کے اندر والے حصے تک نہ پہنچے اسے نگلنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ منہ میں آجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے تھوک دے۔

۱۵۹۰۔ اگر روزہ دار کو اتنی پیاس لگے کہ اسے پیاس سے مرجانے کا خوف ہو جائے یا اسے نقصان کا اندیشہ ہو یا اتنی سختی اٹھانا پڑے جو اس کے لئے ناقابل برداشت ہو تو اتنا پانی پی سکتا ہے کہ ان امور کا خوف ختم ہو جائے لیکن اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اگر ماہ رمضان ہو تو اختیار لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اس سے زیادہ پانی نہ پیئے اور دن کے حصے میں وہ کام کرنے سے پرہیز کرے جس سے روزہ باطل ہوجاتا ہے۔

۱۵۹۱۔ بچے یا پرندے کو کھلانے کے لئے غذا کا چبانا یا غذا کا چکھنا اور اسی طرح کے کام کرنا جس میں غذا عموماً حلق تک نہیں پہنچتی خواہ وہ اتفاقاً حلق تک پہنچ جائے تو روزے کو باطل نہیں کرتی۔ لیکن اگر انسان شروع سے جانتا ہو کہ یہ غذا حلق تک پہنچ جائے گی تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے اور ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے اور کفارہ بھی اس پر واجب ہے۔

۱۵۹۲۔ انسان معمولی نقاہت کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑ سکتا لیکن اگر نقاہت اس حد تک ہو کہ عموماً برداشت نہ ہوسکے تو پھر روزہ چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

جماع

۱۵۹۳۔ جماع روزے کو باطل کر دیتا ہے خواہ عضو تناسل سپاری تک ہی داخل ہو اور منی بھی خارج نہ ہوئی ہو۔

۱۵۹۴۔ اگر آلہ تناسل سپاری سے کم داخل ہو اور منی بھی خارج نہ ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن جس شخص کی سپاری کٹی ہوئی ہو اگر وہ سپاری کی مقدار سے کم تر مقدار داخل کرے تو اگر یہ کہا جائے کہ اس نے ہم بستری کی ہے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۱۵۹۵۔ اگر کوئی شخص عمداً جماع کا ارادہ کرے اور پھر شک کرے کہ سپاری کے برابر دخول ہوا تھا یا نہیں تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ اس روزے کی قضا بجالائے لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔

۱۵۹۶۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ روزے سے ہے اور جماع کرے یا اسے جماع پر اس طرح مجبور کیا جائے کہ اس کا اختیار باقی نہ رہے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا البتہ اگر جماع کی حالت میں اسے یاد آجائے کہ روزے سے ہے یا مجبوری ختم ہوجائے تو ضروری ہے کہ فوراً جماع ترک کر دے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

اِستِمنَاء

۱۵۹۷۔ اگر روزہ دار اِستِمنَاء کرے (استمناء کے معنی مسئلہ ۱۵۸۱ بتائے جاچکے ہیں) تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے۔

۱۵۹۸۔ اگر بے اختیاری کی حالت میں کسی کی منی خارج ہوجائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہے۔

۱۵۹۹۔ اگرچہ روزہ دار کو علم ہو کہ اگر دن میں سوئے گا تو اسے احتلام ہو جائے گا یعنی سوتے میں اس کی منی خارج ہوجائے گی تب بھی اس کے لئے سونا جائز ہے خواہ نہ سونے کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف نہ بھی ہو اور اگر اسے احتلام ہو جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۱۶۰۰۔ اگر روزہ دار منی خارج ہوتے وقت نیند سے بیدار ہو جائے تو اس پر یہ واجب نہیں کہ منی کو نکلنے سے روکے۔

۱۶۰۱۔ جس روزہ دار کو احتلام ہوگیا تو وہ پیشاپ کرسکتا ہے خواہ اسے یہ علم ہو کہ پیشاب کرنے سے باقیماندہ منی نالی سے باہر آجائے گی۔

۱۶۰۲۔ جب روزے دار کو احتلام ہو جائے اگر اسے معلوم ہو کہ منی نالی میں رہ گئی ہے اور اگر غسل سے پہلے پیشاب نہیں کرے گا تو غسل کے بعد منی اس کے جسم سے خارج ہوگی تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل سے پہلے پیشاب کرے۔

۱۶۰۳۔جو شخص منی نکالنے کے ارادے سے چھیڑ چھاڑ اور دل لگی کرے تو خواہ منی نہ بھی نکلے احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کو تمام کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

۱۶۰۴۔ اگر روزہ دار منی نکالنے کے ارادے کے بغیر مثال کے طور پر اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ اور ہنسی مذاق کرے اور اسے اطمینان ہو کہ منی خارج نہیں ہوگی تو اگرچہ اتفاقاً منی خارج ہو جائے اس کا روزہ صحیح ہے۔ البتہ اگر اسے اطمینان نہ ہو تو اس صورت میں جب منی خارج ہوگی تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

خدا و رسول پر بہتان باندھنا

۱۶۰۵۔ اگر روزہ دار زبان سے یا لکھ کر یا اشارے سے یا کسی اور طریقے سے اللہ تعالی یا رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) یا آپ کے (برحق) جانشینوں میں سے کسی سے جان بوجھ کر کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو اگرچہ وہ فوراً کہہ دے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا توبہ کرلے تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر حضرت فاطمہ زَہرا سَلاَمُ اللہِ عَلَیہَا اور تمام انبیائے مرسلین اور ان کے جانشینوں سے بھی کوئی جھوٹی بات منسوب کرنے کا یہی حکم ہے۔

۱۶۰۶۔ اگر (روزہ دار) کوئی ایسی روایت نقل کرنا چاہے جس کے قطعی ہونے کی دلیل نہ ہو اور اس کے بارے میں اسے یہ علم نہ ہو کہ سچ ہے یا جھوٹ تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ جس شخص سے وہ روایت ہو یا جس کتاب میں لکھی دیکھی ہو اس کا حوالہ دے۔

۱۶۰۷۔ اگر (روزہ دار) کسی چیز کے بارے میں اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ واقعی قول خدایا قول پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) ہے اور اسے اللہ تعالی یا پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے منسوب کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ نسبت صحیح نہیں تھی تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۱۶۰۸۔ اگر روزے دار کسی چیز کے بارے میں یہ جانتے ہوئے کہ جھوٹ ہے اسے اللہ تعالی اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے منسوب کرے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ جو کچھ اس نے کہا تھا وہ درست تھا تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کو تمام کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

۱۶۰۹۔ اگر روزے دار کسی ایسے جھوٹ کو جو خود روزے دار نے نہیں بلکہ کسی دوسرے نے گھڑا ہو جان بوجھ کر اللہ تعالی یا رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) یا آپ کے (برحق) جانشینوں سے منسوب کر دے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جائے گا لیکن اگر جس نے جھوٹ گھڑا ہو اس کا قول نقل کرے تو کوئی حرج نہیں ۔

۱۶۱۰۔ اگر روزے دار سے سوال کیا جائے کہ کیا رسول محتشم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے ایسا فرمایا ہے اور وہ عمداً جہاں جواب نہیں دینا چاہئے وہاں اثبات میں دے اور جہاں اثبات میں دینا چاہئے وہاں عمداً نفی میں دے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

۱۶۱۱۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالی یا رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کا قول درست نقل کرے اور بعد میں کہے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا رات کو کوئی جھوٹی بات ان سے منسوب کرے اور دوسرے دن جب کہ روزہ رکھا ہو ہو کہے کہ جو کچھ میں نے گزشتہ رات کہا تھا وہ درست ہے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ روایت کے (صحیح یا غلط ہونے کے) بارے میں بتائے (تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا)۔

غبار کو حلق تک پہنچانا

۱۶۱۲۔ احتیاط واجب کی بنا پر کثیف غبار کو حلق تک پہنچانا روزے کو باطل کر دیتا ہے خواہ غبار کسی ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حلال ہو مثلاً آٹا یا کسی ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حرام ہو مثلاً مٹی ۔

۱۶۱۳۔اقوی یہ ہے کہ غیر کثیف غبار حلق تک پہنچانے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۱۶۱۴۔ اگر ہوا کی وجہ سے کثیف غبار پیدا ہو اور انسان متوجہ ہونے اور احتیاط کر سکنے کے باوجود احتیاط نہ کرے اور غبار اس کے حلق تک پہنچ جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے ۔

۱۶۱۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ دار سگریٹ اور تمباکو وغیرہ کا دھواں بھی حلق تک نہ پہنچائے۔

۱۶۱۶□ اگر انسان احتیاط نہ کر□ اور غبار یا د□وا□ وغیرہ حلق میں چلا جائ□ تو اگر اس□ یقین یا اطمینان ت□ا کہ یہ چیزی□ حلق میں نہ پہنچی□ گی تو اس کا روزہ صحیح ہ□ لیکن اس□ گمان ت□ا کہ یہ حلق تک نہی□ پہنچی□ گی تو بہتر یہ ہ□ کہ اس روز□ کی قضا بجالائ□□

۱۶۱۷□ اگر کوئی شخص یہ ب□ول جان□ پر کہ روز□ س□ ہ□ احتیاط نہ کر□ یا ب□ اختیار غبار وغیرہ اس ک□ حلق می□ پہنچ جائ□ تو اس کا روزہ باطل نہی□ ہوتا□

سر کو پانی می□ □بونا

۱۶۱۸□ اگر روزہ دار جان بوج□ کر سارا سر پانی می□ □بو د□ تو خواہ اس کا باقی بدن پانی س□ باہر رہ□مشہور قول کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہ□ لیکن بعید نہی□ کہ ایسا کرنا روز□ کو باطل نہ کر□□ اگرچہ ایسا کرن□ می□ شدید کراہت ہ□ اور ممکن ہو تو اس س□ احتیاط کرنا بہتر ہ□□

۱۶۱۹□ اگر روزہ دار اپن□ نصف سر کو ایک دفعہ اور باقی نصف سر کو دوسری دفعہ پانی می□ □بوئ□ تو اس کا روزہ صحیح ہون□ می□ کوئی اشکال نہی□ ہ□□

۱۶۲۰□ اگر سارا سر پانی می□ □وب جائ□ تو خواہ کچ□ بال پانی س□ باہر ب□ی رہ جائی□ تو اس کا حکم ب□ی مسئلہ (۱۶۱۸) کی طرح ہ□□

۱۶۲۱□ پانی ک□ علاوہ دوسری سیال چیزو□ مثلاً دود□ می□ سر □بون□ س□ روز□ کو کوئی ضرر نہی□ پہنچتا□ اور مضاف پانی می□ سر □بون□ کا ب□ی یہی حکم ہ□□

۱۶۲۲□ اگر روزہ دار ب□ اختیار پانی می□ گر جائ□ اور اس کا پورا سر پانی می□ □وب جائ□ یا ب□ول جائ□ کہ روز□ س□ ہ□ اور سر پانی می□ □بو ل□ تو اس ک□ روز□ می□ کوئی اشکال نہی□ ہ□□

۱۶۲۳□ اگر کوئی روزہ دار یہ خیال کرت□ ہوئ□ اپن□ آپ کو پانی می□ گرا د□ کہ اس کا سر پانی می□ نہی□ □وب□ گا لیکن اس کا سارا سر پانی می□ □وب جائ□ تو اس ک□ روز□ می□ بالکل اشکال نہی□ ہ□□

۱۶۲۴۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ روزے سے ہے اور سر پانی میں ڈبو دے تو اگر پانی میں ڈوبے ہوئے اسے یاد آئے کہ روزے سے ہے تو بہتر یہ ہے کہ روزہ دار فوراً اپنا سر پانی سے باہر نکالے۔ اور اگر نہ نکالے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۱۶۲۵۔ اگر کوئی شخص روزے دار کے سر کو زبردستی پانی میں ڈبو دے تو اس کے روزے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن جب کہ وہ ابھی پانی میں ہے دوسرا شخص اپنا ہاتھ ہٹا لے تو بہتر ہے کہ فوراً اپنا سر پانی سے باہر نکال لے۔

۱۶۲۶۔ اگر روزہ دار غسل کی نیت سے سر پانی میں ڈبو دے تو اس کا روزہ اور غسل دونوں صحیح ہیں۔

۱۶۲۷۔ اگر کوئی روزہ دار کسی کو ڈوبنے سے بچانے کی خاطر سر کو پانی میں ڈبو دے خواہ اس شخص کو بچانا واجب ہی کیوں نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ روزے کی قضا بجالائے۔

اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رہنا

۱۶۲۷۔اگر جُنب شخص ماہ رمضان المبارک میں جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو، اور وہ جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ بھی باطل ہے اور ماہ رمضان کی قضا کا حکم بھی یہی ہے۔

۱۶۲۹۔ اگر جنب شخص ماہ رمضان کے روزوں اور ان کی قضا کے علاوہ ان واجب روزوں میں جن کا وقت ماہ رمضان کے روزوں کی طرح معین ہے جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے تو اظہر یہ ہے کہ اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۶۳۰۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک کی کسی رات میں جنب ہوجائے تو اگر وہ عمداً غسل نہ کرے حتی کہ وقت تنگ ہو جائے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور روزہ رکھے۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی قضا بھی بجالائے۔

۱۶۳۱۔ اگر جنب شخص ماہ رمضان میں غسل کرنا بھول جائے اور ایک دن کے بعد اسے یاد آئے تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ قضا کرے اور اگر چند دنوں کے بعد یاد آئے تو اتنے دنوں کے روزوں کی قضا کرے جتنے دنوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ جنب تھا مثلاً اگر اسے یہ علم نہ ہو کہ تین دن جنب رہا یا چار دن تو ضروری ہے تین دنوں کے روزوں کی قضا کرے۔

۱۶۳۲۔ اگر ایک ایسا شخص اپنے آپ کو جنب کرلے جس کے پاس ماہ رمضان کی رات میں غسل اور تیمم میں سے کسی کے لئے بھی وقت نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

۱۶۳۳۔ اگر روزہ دار یہ جاننے کے لئے جستجو کرے کہ اس کے پاس وقت ہے یا نہیں اور گمان کرے کہ اس کے پاس غسل کے لئے وقت ہے اور اپنے آپ کو جنب کرلے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ وقت تنگ تھا اور تیمم کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر بغیر جستجو کئے گمان کرے کہ اس کے پاس وقت ہے اور اپنے آپ کو جنب کر لے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ وقت تنگ تھا اور تیمم کرکے روزہ رکھے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

۱۶۳۴۔جو شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور جانتا ہو کہ اگر سوئے گا تو صبح تک بیدار نہ ہوگا اسے بغیر غسل کئے نہیں سونا چاہئے اور اگر وہ غسل کرنے سے پہلے اپنی مرضی سے سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا اور کفارہ دونوں اس پر واجب ہیں۔

۱۶۳۵۔جب جنب ماہ رمضان کی رات میں سو کر جاگ اٹھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر وہ بیدار ہونے کے بارے میں مطمئن نہ ہو تو غسل سے پہلے نہ سوئے اگرچہ اس بات کا احتمال ہو کہ اگر دوبارہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدا ہو جائے گا۔

۱۶۳۶۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور یقین رکھتا ہو کہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور اس کا مصمم ارادہ ہوکہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا اور اس ارادے کے ساتھ سو جائے اور اذان تک سوتا رہے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ اور اگر کوئی شخص صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہونے کے بارے میں مطمئن ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۱۶۳۷۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور اسے علم ہو یا احتمال ہوکہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور وہ اس بات سے غافل ہو کہ بیدار ہونے کے بعد اس پر غسل کرنا ضروری ہے تو اس صورت میں جب کہ وہ سو جائے اور صبح کی اذان تک سویا رہے احتیاط کی بنا پر اس پر قضا واجب ہو جاتی ہے۔

۱۶۳۸□ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی کسی رات می□ جنب ہو اور اس□ یقین ہو یا احتمال اس بات کا ہو کہ اگر وہ سو گیا تو صبح کی اذان س□ پہل□ بیدار ہوجائ□ گا اور وہ بیدار ہون□ ک□ بعد غسل نہ کرنا چاہتا ہوتو اس صورت می□ جب کہ وہ سو جائ□ اور بیدار نہ ہو اس کا روزہ باطل ہ□ اور قضا اور کفارہ اس ک□ لئ□ لازم ہ□□ اور اسی طرح اگر بیدار ہون□ ک□ بعد اس□ تردد ہو کہ غسل کر□ یا نہ کر□ تو احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہ□□

۱۶۳۹□اگر جنب شخص ماہ رمضان کی کسی رات می□ سو کر جاگ ا□□□ اور اس□ یقین ہو یا اس بات کا احتمال ہو کہ اگر دوبارہ سو گیا تو صبح کی اذان س□ پہل□ بیدار ہو جائ□ گا اور وہ مصمم ارادہ ب□ی رک□تا ہو کہ بیدار ہون□ ک□ بعد غسل کر□ گا اور دوبارہ سو جائ□ اور اذان تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہ□ کہ بطور سزا اس دن کا روزہ قضا کر□□ اور اگر دوسری نیند س□ بیدار ہو جائ□ اور تیسری دفعہ سو جائ□ اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہ□ کہ اس دن ک□ روز□ کی قضا کر□ اور احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ ب□ی د□□

۱۶۴۰□ جب انسان کو نیند می□ احتلام ہو جائ□ تو پہلی، دوسری اور تیسری نیند س□ مراد وہ نیند ہ□ کہ انسان (احتلام س□) جاگن□ ک□ بعد سوئ□ لیکن وہ نیند جس می□ احتلام ہوا پہلی نیند شمار نہی□ ہوتی□

۱۶۴۱□ اگر کسی روزہ دار کو دن می□ احتلام ہو جائ□ تو اس پر فوراً غسل کرنا واجب نہی□□

۱۶۴۲□ اگر کوئی شخص ماہ رمضان می□ صبح کی اذان ک□ بعد جاگ□ اور یہ دیک□□ کہ اس□ احتلام ہو گیا ہ□ تو اگرچہ اس□ معلوم ہو کہ یہ احتلام اذان س□ پہل□ ہوا ہ□ اس کا روزہ صحیح ہ□□

۱۶۴۳□ جو شخص رمضان المبارک کا قضا روزہ رک□نا چاہتا ہو اور وہ صبح کی اذان تک جنب رہ□ تو اگر اس کا اس حالت می□ رہنا عمداً ہو تو اس دن کا روزہ نہی□ رک□ سکتا اور اگر عمداً نہ ہو تو روزہ رک□ سکتا ہ□ اگرچہ احتیاط یہ ہ□ کہ روزہ نہ رک□□□

۱۶۴۴□ جو شخص رمضان المبارک ک□ قضا روز□ رک□نا چاہتا ہو اگر وہ صبح کی اذان ک□ بعد بیدار ہو اور دیک□□ کہ اس□ احتلام ہو گیا ہ□ اور جانتا ہو کہ یہ احتلام اس□ صبح کی اذان س□ پہل□ ہوا ہ□ تو اقوی کی بنا پر اس دن ماہ رمضان ک□ روز□ کی قضا کی نیت س□ روزہ رک□ سکتا ہ□□

۱۶۴۵۔ اگر ماہ رمضان کے قضا روزوں کے علاوہ ایسے واجب روزوں میں کہ جن کا وقت معین نہیں ہے مثلاً۔ کفارے کے روزے میں کوئی شخص عمداً اذان صبح تک جنب رہے تو اظہر یہ ہے کہ اس کا روزہ صحیح ہے لیکن بہتر ہے کہ اس دن کے علاوہ کسی دوسرے دن روزہ رکھے۔

۱۶۴۶۔ اگر رمضان کے روزوں میں عورت صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور عمداً غسل نہ کرے یا وقت تنگ ہونے کی صورت میں ۔ اگرچہ اس کے اختیار میں ہو اور رمضان کا روزہ ہو ۔ تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور احتیاط کی بنا پر ماہ رمضان کے قضا روزے کا بھی یہی حکم ہے (یعنی اس کا روزہ باطل ہے) اور ان دو کے علاوہ دیگر صورتوں میں باطل نہیں اگرچہ احوط یہ ہے کہ غسل کرے۔ ماہ رمضان میں جس عورت کی شرعی ذمہ داری حیض یا نفاس کے غسل کے بدلے تیمم ہو اور اسی طرح احتیاط کی بنا پر رمضان میں اگر جان بوجھ کر اذان صبح سے پہلے تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

۱۶۴۷۔ اگر کوئی عورت ماہ رمضان میں صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور غسل کے لئے وقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور صبح کی اذان تک بیدار رہنا ضروری نہیں ہے۔ جب جنب شخص کا وظیفہ تیمم ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۱۶۴۸۔ اگر کوئی عورت ماہ رمضان المبارک میں صبح کی اذان کے نزدیک حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور غسل یا تیمم کسی کے لئے وقت باقی نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۶۴۹۔ اگر کوئی عورت صبح کی اذان کے بعد حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہو جائے یا دن میں اسے حیض یا نفاس کا خون آجائے تو اگرچہ یہ خون مغرب کے قریب ہی کیوں نہ آئے اس کا روزہ باطل ہے۔

۱۶۵۰۔اگر عورت حیض یا نفاس کا غسل کرنا بھول جائے اور اسے ایک دن یا کئی دن کے بعد یاد آئے تو جو روزے اس نے رکھے ہوں وہ صحیح ہیں۔

۱۶۵۱۔ اگر عورت ماہ رمضان المبارک میں صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور غسل کرنے میں کوتاہی کرے اور صبح کی اذان تک غسل نہ کرے اور وقت تنگ ہونے کی صورت میں تیمم بھی نہ کرے تو اس کا روزہ

باطل ه□ لیکن اگر کوتاهی نه کر□ مثلا منتظر هو که زمانه حمام میسر اجائ□ خواه اس مدت می□ وه تین دفعه سوئ□ اور صبح کی اذان تک غسل نه کر□ اور تیمم کرن□ می□ ب□ی کوتاهی نه کر□ تو اس کا روزه صحیح ه□□

۱۶۵۲□ جو عورت استحاضه کثیره کی حالت می□ هو اگر وه اپن□ غسلو□ کو اس تفصیل ک□ سات□ نه بجالائ□ جس کا ذکر مسئله ۴۰۲ می□ کیا گیا ه□ تو اس کا روزه صحیح ه□□ ایس□ هی استحاضه متوسطه می□ اگرچه عورت غسل نه ب□ی کر□، اس کا روزه صحیح ه□□

۱۶۵۳□ جس شخص ن□ میت کو مس کیا هو یعنی اپن□ بدن کا کوئی حصه میت ک□ بدن س□ چ□وا هو وه غسل مس میت ک□ بغیر روزه ر ک□ سکتا ه□ اور اگر روز□ کی حالت می□ ب□ی میت کو مس کر□ تو اس کا روزه باط نهی□ هوت ا□

حقنه لینا

۱۶۵۴□ سیال چیز س□ حقنه (انیما) اگرچه به امر مجبوری اور علاج کی غرض س□ لیا جائ□ روز□ کو باطل کر دیتا ه□□

ق□ کرنا

۱۶۵۵□ اگر روزه دار جان بوج□ کر ق□ کر□ تو اگرچه وه بیماری وغیره کی وجه س□ ایسا کرن□ پر مجبور هو اس کا روزه باطل هو جاتا ه□ لیکن اگر سهواً یا ب□ اختیار هو کر ق□ کر□ تو کوئی حرج نهی□□

۱۶۵۶□ اگر کوئی شخص رات کو ایسی چیز ک□ا□ جس ک□ بار□ می□ معلوم هو که اس ک□ ک□ان□ کی وجه س□ دن می□ ب□ اختیار ق□ ائ□ گی تو احتیاط مستحب یه ه□ که اس دن کا روزه قضا کر□□

۱۶۵۸□ اگر روزه دار ک□ حلق می□ مک□ی چلی جائ□ چنانچه وه اس حد تک اندر چلی گئی هو که اس ک□ نیچ□ ل□ جان□ کو نگلنا نه کها جائ□ تو ضروری نهی□ که اس□ باهر نکالا جائ□ اور اس کا روزه صحیح ه□ لیکن اگر مک□ی کافی حد تک اندر نه گئی هو تو ضروری ه□ که باهر نکال□ اگرچه اس□ ق□ کر ک□ هی نکالنا پ□□□ مگر یه که ق□ کرن□ می□ روزه دار کو ضرر اور شدید تکلیف نه هو□ اور اگر وه ق□ نه کر□ اور اس□ نگل ل□ تو اس کا روزه باطل هو جائ□ گا□

۱۶۵۹□ اگر روزہ دار سہواً کوئی چیز نگل لے□ اور اس کے□ پیٹ□ میں□ پہنچ□ سے□ پہلے□ اسے□ یاد آجائے□ کہ روزے□ سے□ ہے□ تو اس چیز کا نکالنا لازم نہیں□ اور اس کا روزہ صحیح ہے□□

۱۶۶۰□اگر کسی روزہ دار کو یقین ہو کہ □کار لینے□ کی وجہ سے□ کوئی چیز اس کے□ حلق سے□ باہر آجائے□ گی تو احتیاط کی بنا پر اسے□ جان بوجھ□ کر □کار نہیں□ لینی چاہئے□ لیکن اگر اسے□ ایسا یقین نہ ہو تو کوئی حرج نہیں□□

۱۶۶۱□ اگر روزہ دار □کار لے□ اور کوئی چیز اس کے□ حلق یا منہ میں□ آجائے□ تو ضروری ہے□ کہ اسے□ اگل دے□ اور اگر وہ چیز ب□ اختیار پیٹ□ میں□ چلی جائے□ تو اس کا روزہ صحیح ہے□□

ان چیزو□ کے□ احکام جو روزے□ کو باطل کرتی ہیں□

۱۶۶۲□ اگر انسان جان بوجھ□ کر اور اختیار کے□ ساتھ□ کوئی ایسا کام کرے□ جو روزے□ کو باطل کرتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے□ اور اگر کوئی ایسا کام جان بوجھ□ کر نہ کرے□ تو پ□ر اشکال نہیں□ لیکن اگر جنب سوجائے□ اور اس تفصیل کے□ مطابق جو مسئلہ ۱۶۳۹ میں□ بیان کی گئی ہے□ صبح کی اذان تک غسل نہ کرے□ تو اس کا روزہ باطل ہے□□ چنانچہ اگر انسان نہ جانتا ہو کہ جو باتیں□ بتائی گئی ہیں□ ان میں□ سے□ بعض روزے□ کو باطل کرتی ہیں□ یعنی جاہل قاصر ہو اور انکار ب□ی نہ کرتا ہو (بالفاظ دیگر مقصر نہ ہو) یا یہ کہ شرعی حجت پر اعتماد رک□تا ہو اور ک□انے□ پینے□ اور جماع کے□ علاوہ ان افعال میں□ سے□ کسی فعل کو انجام دے□ تو اس کا روزہ باطل نہیں□ ہوگا□

۱۶۲۳□ اگر روزہ دار سہواً کوئی ایسا کام کرے□ جو روزے□ کو باطل کرتا ہو اور اس کے□ گمان سے□ کہ اس کا روزہ باطل ہوگیا ہے□ دوبارہ عمداً کوئی اور ایسا ہی کام کرے□ تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے□□

۱۶۶۴□ اگر کوئی چیز زبردستی روزہ دار کے□ حلق میں□ ان□یل دی جائے□ تو اس کا روزہ باطل نہیں□ ہوتا لیکن اگر اسے□ مجبور کیا جائے□ مثلاً اسے□ کہا جائے□ کہ اگر تم غذا نہیں□ ک□او گے□ تو ہم تمہیں□ مالی یا جانی نقصان پہنچائیں□ گے□ اور وہ نقصان سے□ بچنے□ کے□ لئے□ اپنے□ آپ کچھ□ ک□الے□ تو اس کا روزہ باطل ہو جائے□ گا□

۱۶۶۵□ روزہ دار کو ایسی جگہ نہیں□ جانا چاہئے□ جس کے□ بارے□ میں□ وہ جانتا ہو کہ لوگ کوئی چیز اس کے□ حلق میں□ □ال دیں□ گے□ یا اسے□ روزہ توڑنے□ پر مجبور کریں□ گے□ اور اگر ایسی جگہ جائے□ یا بہ امر مجبوری وہ خود کوئی ایسا کام کرے□ جو روزے□ کو

باطل کرتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے۔ اور اگر کوئی چیز اس کے حلق میں انڈیل دیں تو احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے۔

وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں

۱۶۶۶۔ روزہ دار کے لئے کچھ چیزیں مکروہ ہیں اور ان میں سے بعض یہ ہیں:

۱۔ آنکھ میں دوا ڈالنا اور سرمہ لگانا جب کہ اس کا مزہ یا بو حلق میں پہنچے۔

۲۔ ہر ایسا کام کرنا جو کمزوری کا باعث ہو مثلاً فصد کھلوانا اور حمام جانا۔

۳۔ (ناک سے) ناس کھینچنا بشرطیکہ یہ علم نہ ہو کہ حلق تک پہنچے گی اور اگر یہ علم ہو کہ حلق تک پہنچے گی تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

۴۔ خوشبودار گھاس (اور جڑی بوٹیاں) سونگھنا۔

۵۔ عورت کا پانی میں بیٹھنا۔

۶۔ شیاف استعمال کرنا یعنی کسی خشک چیز سے انیما لینا۔

۷۔ جو لباس پہن رکھا ہو اسے تر کرنا۔

۸۔ دانت نکلوانا اور ہر وہ کام کرنا جس کی وجہ سے منہ سے خون نکلے۔

۹۔ تر لکڑی سے مسواک کرنا۔

۱۰۔ بلاوجہ پانی یا کوئی اور سیال چیز منہ میں ڈالنا

اور یہ بھی مکروہ ہے کہ منی نکالنے کے قصد کے بغیر انسان اپنی بیوی کا بوسہ لے یا کوئی شہوت انگیز کام کرے اور اگر ایسا کرنا منی نکالنے کے قصد سے ہو اور منی نہ نکلے تو احتیاط لازم کی بنا پر روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

ایسے مواقع جن میں روزہ کی قضا اور کفارہ واجب ہو جاتے ہیں

۱۶۶۷۔اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزے کو کھانے، پینے یا ہم بستری یا استمناء یا جنابت پر باقی رہنے کی وجہ سے باطل کرے جب کہ جبر اور ناچاری کی بنا پر نہیں بلکہ عمداً اور اختیاراً ایسا کیا ہو تو اس پر قضا کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہوگا اور جو کوئی مَتَذَکَّرہ امور کے علاوہ کسی اور طریقے سے روزہ باطل کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ قضا کے علاوہ کفار بھی دے۔

۱۶۶۸۔ جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اگر کوئی ان میں سے کسی فعل کو انجام دے جب کہ اسے پختہ یقین ہو کہ اس عمل سے اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

روزے کا کفارہ

۱۶۶۹۔ ماہ رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے کے طور پر ضروری ہے کہ انسان ایک غلام آزاد کرے یا ان احکام کے مطابق جو آئندہ مسئلے میں بیان کئے جائیں گے دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ہر فقیر کو ایک مد تقریباً ۳/۴ کلو طعام یعنی گندم یا جو یا روٹی وغیرہ دے اور اگر یہ افعال انجام دینا اس کے لئے ممکن نہ ہو تو بقدر امکان صدقہ دینا ضروری ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو توبہ و استغفار کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جس وقت (کفارہ دینے کے) قابل ہو جائے کفارہ دے۔

۱۶۷۰۔ جو شخص ماہ رمضان کے روزے کے کفارے کے طور پر دو ماہ روزے رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ ایک پورا مہینہ اور اس سے اگلے مہینے کے ایک دن تک مسلسل روزے رکھے اور اگر باقی ماندہ روزے مسلسل نہ بھی رکھے تو کوئی اشکال نہیں۔

۱۶۷۱۔جو شخص ماہ رمضان کے روزے کے کفارے کے طور پر دو ماہ روزے رکھنا چاہے ضروری ہے کہ وہ روزے ایسے وقت نہ رکھے جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ ایک مہینے اور ایک دن کے درمیان عید قربان کی طرح کوئی ایسا دن آجائے گا جس کا روزہ رکھنا حرام ہے۔

۱۶۷۲□ جس شخص کو مسلسل روز□ رک□ن□ ضروری هی□ اگر وه ان ک□ بیچ می□ بغیر عذر ک□ ایک دن روزه نه رک□□ تو ضروری ه□ که دوباره از سر نو روز□ رک□□□

۱۶۷۳□اگر ان دنو□ ک□ درمیان جن می□ مسلسل روز□ رک□ن□ ضروری هی□ روزه دار کو کوئی غیر اختیار عذر پیش □آجائ□ مثلاً۔ حیض یا نفاس یا ایسا سفر جس□ اختیار کرن□ پر وه مجبور هو تو عذر ک□ دور هون□ ک□ بعد روزو□ کا از سر نو رک□نا اس ک□ لئ□ واجب نهی□ بلکه وه عذر دور هون□ ک□ بعد باقیمانده روز□ رک□□□

۱۶۷۴□ اگر کوئی شخص حرام چیز س□ اپنا روزه باطل کر د□ خواه وه چیز بذات خود حرام هو جیس□ شراب اور زنا یا کسی وجه س□ حرام هو جائ□ جیس□ که حلال غذا جس کا ک□انا انسان ک□ لئ□ بالعموم مضر هویا وه اپنی بیوی س□ حالت حیض می□ مجامعت کر□ تو احتیاط مستحب یه ه□ که کفاره جمع د□□ یعنی اس□ چاهئ□ که ایک غلام □آزاد کر□ اور دو مهین□ روز□ رک□□ اور سا□□ فقیرو□ کو پی□ ب□ر کر ک□نا ک□لائ□ یا ان می□ س□ هر فقیر کو ایک مد گندم یا جَو یا رو□ی وغیره د□ اور اگر یه تینو□ چیزی□ اس ک□ لئ□ ممکن هو□ تو ان می□ س□ جو کفاره ممکن هو، د□□

۱۶۷۵□اگر روزه دار جان بوج□ کر الله تعالی یا نبی اکرم (صلی الله علیه و□آله) س□ کوئی ج□و□ی بات منسوب کر□ تو احتیاط مستحب یه ه□ که کفاره جمع د□ جس کی تفصیل گزشته مسئله می□ بیان کی گئی ه□□

۱۶۷۶□اگر روزه دار ماه رمضان ک□ ایک دن می□ کئی دفعه جماع یا استمناء کر□ تو اس پر ایک کفاره واجب ه□ لیکن احتیاط مستحب یه ه□ که هر دفعه ک□ لئ□ ایک ایک کفاره د□□

۱۶۷۷□اگر روزه دار ماه رمضان ک□ ایک دن می□ جماع اور استمناء ک□ علاوه کئی دفعه کوئی دوسرا ایسا کام کر□ جو روز□ ک□ باطل کرتا هو تو ان سب ک□لئ□ بلااشکال صرف ایک کفاره کافی ه□□

۱۶۷۸□اگر روزه دار جماع ک□ علاوه کوئی دوسرا ایسا کام کر□ جو روز□ کو باطل کرتا هو اور پ□ر اپنی زوجه س□ مجامعت ب□ی کر□ تو دونو□ ک□ لئ□ ایک کفاره کافی ه□□

۱۶۷۹□ اگر روزه دار کوئی ایسا کام کر□ جو حلال هو اور روز□ کو باطل کرتا هو مثلاً پانی پی ل□ اور اس ک□ بعد کوئی دوسرا ایسا کام کر□ جو حرام هو اور روز□ کو باطل کرتا هو مثلاً حرام غذا ک□ال□ تو ایک کفاره کافی ه□□

۱۶۸۰۔اگر روزے دار ڈکار لے اور کوئی چیز اس کے منہ میں آجائے تو اگر وہ اسے جان بوجھ کر نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور کفارہ بھی اس پر واجب ہوجاتا ہے اور اگر اس چیز کا کھانا حرام ہو مثلاً ڈکار لیتے وقت خون یا ایسی خوراک جو غذا کی تعریف میں نہ آتی ہو اس کے منہ میں آجائے اور وہ اسے جان بوجھ کر نگل لے تو ضروری ہے کہ اس روزے کی قضا بجا لائے اور احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ جمع بھی دے۔

۱۶۸۱۔ اگر کوئی شخص میت مانے کی ایک خاص دن روزہ رکھے گا تو اگر وہ اس دن جان بوجھ کر اپنے روزے کو باطل کر دے تو ضروری ہے کہ کفارہ دے اور اس کا کفارہ اسی طرح ہے جیسے کہ منت توڑنے کا کفارہ ہے۔

۱۶۸۲۔ اگر روزہ دار ایک ایسے شخص کے کہنے پر جو کہے کہ مغرب کا وقت ہو گیا ہے اور جس کے کہنے پر اسے اعتماد نہ ہو روزہ افطار کرلے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ مغرب کا وقت نہیں ہوا یا شک کرے کہ مغرب کا وقت ہوا ہے یا نہیں تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔

۱۶۸۳۔ جو شخص جان بوجھ کر اپنا روزہ باطل کرلے اور اگر وہ ظہر کے بعد سفر کرے یا کفارے سے بچنے کے لئے ظہر سے پہلے سفر کرے تو اس پر سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ اگر ظہر سے پہلے اتفاقاً اسے سفر کرنا پڑے تب بھی کفارہ اس پر واجب ہے۔

۱۶۸۴۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنا روزہ توڑ دے اور اس کے بعد کوئی عذر پیدا ہو جائے مثلاً حیض یا نفاس یا بیماری میں مبتلا ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ دے۔

۱۶۸۵۔ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ آج ماہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ہے اور وہ جان بوجھ کر روزہ توڑ دے لیکن بعد میں اسے پتہ چلے کہ شعبان کہ آخری تاریخ ہے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

۱۶۸۶۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کر آج رمضان کی آخری تاریخ ہے یا شوال کی پہلی تاریخ اور وہ جان بوجھ کر روزہ توڑ دے اور بعد میں پتہ چلے کہ پہلی شوال ہے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

۱۶۸۷□ اگر ایک روزہ دار ماہ رمضان می□ اپنی روزہ دار بیوی س□ جماع کر□ تو اگر اس ن□ بیوی کو مجبور کیا ہو تو اپن□ روز□ کا کفارہ اور احتیاط کی بنا پر ضروری ہ□ کہ اپنی بیوی ک□ روز□ کا ب□ی کفارہ د□ اور اگر بیوی جماع پر راضی ہو تو ہر ایک پر ایک ایک کفارہ واجب ہو جاتا ہ□□

۱۶۸۸□ اگر کوئی عورت اپن□ روزہ دار شوہر کو جماع کرن□ پر مجبور کر□ تو اس پر شوہر ک□ روز□ کا کفارہ ادا کرنا واجب نہی□ ہ□□

۱۶۸۹□ اگر روزہ دار ماہ رمضان می□ اپنی بیوی کو جماع پر مجبور کر□ تو اس پر شوہر ک□ روز□ کا کفارہ ادا کرنا واجب نہی□ ہ□□

۱۶۹۰□ اگر روزہ دار ماہ رمضان المبارک می□ اپنی روزہ دار بیوی س□ جو سو رہی ہو جماع کر□ تو اس پر ایک کفارہ واجب ہو جاتا ہ□ اور عورت کا روزہ صحیح ہ□ اور اس پر کفارہ ب□ی واجب نہی□ ہ□□

۱۶۹۱□ اگر شوہر اپنی بیوی کو یا بیوی اپن□ شوہر کو جماع ک□ علاوہ کوئی ایسا کام کرن□ پر مجبور کر□ جس س□ روزہ باطل ہو جاتا ہو تو ان دونو□ می□ س□ کسی پر ب□ی کفارہ واجب نہی□ ہ□□

۱۶۹۲□ جو آدمی سفر یا بیماری کی وجہ س□ روزہ نہ رک□□ وہ اپنی روزہ دار بیوی کو جماع پر مجبور نہی□ کرسکتا لیکن اگر مجبور کر□ تب ب□ی مرد پر کفارہ واجب نہی□□

۱۶۹۳□ ضروری ہ□ کہ انسان کفارہ دین□ می□ کوتا ہی نہ کر□ لیکن فوری طور پر دینا ب□ی ضروری نہی□□

۱۶۹۴□ اگر کسی شخص پر کفارہ واجب ہو اور وہ کئی سال تک نہ د□ تو کفار□ می□ کوئی اضافہ نہی□ ہوتا□

۱۶۹۵□ جس شخص کو بطور کفارہ ایک دن سا□□ فقیرو□ کو ک□انا ک□لانا ضروری ہو اگر سا□□ فقیر موجود ہو□ تو وہ ایک فقیر کو ایک مد س□ زیادہ ک□انا نہی□ د□ سکتا یا ایک فقیر کو ایک س□ زائد مرتبہ پی□ ب□ر کر ک□لائ□ اور اس□ اپن□ کفار□ می□ زیادہ افراد کو ک□انا ک□لانا شمار کر□ البتہ وہ فقیر ک□ اہل و عیال می□ س□ ہر ایک کو ایک مد د□ سکتا ہ□ خواہ وہ چ□و□□ چ□و□□ ہی کیو□ نہ ہو□□

۱۶۹۶□ جو شخص ماه رمضان المبارک ک□ روز□ کی قضا کر□ اگر وه ظهر ک□ بعد جان بوج□ کر کوئی ایسا کام کر□ جو روز□ ک□ باطل کرتا هو تو ضروری ه□ که دس فقیرو□ کو فرداً فرداً ایک مد ک□انا د□ اور اگر نه د□ سکتا هو تو تین روز□ رک□□□

وه صورتی□ جن می□ فقط روز□ کی قضا واجب ه□

۱۶۹۷□ جو صورتی□ بیان هوچکی هی□ ان ک□ علاوه ان چند صورتو□ می□ انسان پر صرف روز□ کی قضا واجب ه□ اور کفاره واجب نهی□ ه□□

۱□ ایک شخص ماه رمضان کی رات می□ جنب هو جائ□ اور جیسا که مسئله ۱۶۳۹ می□ تفصیل س□ بتایا گیا ه□ صبح کی اذان تک دوسری نیند س□ بیدار نه هو□

۲□ روز□ کو باطل کرن□ والا کام تو نه کیا هو لیکن روز□ کی نیت نه کر□ یا ریا کر□ (یعنی لوگو□ پر ظاهر کر□ که روز□ س□ هو□) یا روزه رک□ن□ کا اراده کر□□ اسی طرح اگر ایس□ کام کا اراده کر□ جو روز□ کو باطل کرتا هو تو احتیاط لازم کی بنا پر اس دن ک□ روز□ کی قضا رک□نا ضروری ه□□

۳□ ماه رمضان المبارک می□ غسل جنابت کرنا ب□ول جائ□ اور جنابت کی حالت می□ ایک ایک کئی دن روز□ رک□تا ره□□

۴□ ماه رمضان المبارک می□ یه تحقیق کئ□ بغیر که صبح هوئی ه□ یا نهی□ کوئی ایسا کام کر□ جو روز□ کو باطل کرتا هو اور بعد می□ پته چل□ که صبح هوچکی ت□ی تو اس صورت می□ احتیاط کی بنا پر ضروری ه□ که قُربت مطلقه کی نیت س□ اس دن ان چیزو□ س□ اجتناب کر□ جو روز□ کو باطل کرتی هی□ اور اس دن ک□ روز□ کی قضا ب□ی کر□□

۵□ کوئی ک□ ک□ه□ که صبح نهی□ هوئی اور انسان اس ک□ کهن□ کی بنا پر کوئی ایسا کام کر□ جو روز□ کو باطل کرتا هو اور بعد می□ پته چل□ که صبح هوگئی ت□ی□

۶□ کوئی کہ□ که صبح هوگئی ه□ اور انسان اس ک□ کهن□ پر یقین نه کر□ یا سمج□□ که مذاق کر رها ه□ اور خود تحقیق نه کر□ اور کوئی ایسا کام کر□ جو روز□ کو باطل کرتا هو اور بعد می□ معلوم هو که صبح هوگئی ت□ی□

۷□ نابینا یا اس جیسا کوئی شخص کسی ک□ کهن□ پر جس کا قول اس ک□ لئ□ شرعاً حجت هو روزه افطار کرل□ اور بعد می□ پته چل□ که اب□ی مغرب کا وقت نهی□ هوا ت□ا□

۸□ انسان کو یقین یا اطمینان هو که مغرب هوگئی ه□ اور وه روزه افطار کرل□ اور بعد می□ پته چل□ که مغرب نهی□ هوئی ت□ی□ لیکن اگر مطلع ابر آلود هو اور انسان اس گمان ک□ تحت روزه افطار کرل□ که مغرب هوگئی ه□ اور بعد می□ معلوم هو که مغرب نهی□ هوئی ت□ی تو احتیاط کی بنا پر اس صورت می□ قضا واجب ه□□

۹□ انسان پیاس کی وجه س□ کلی کر□ یعنی پانی منه می□ گ□مائ□ اور ب□ اختیار پانی پی□ می□ چلاجائ□□ اگر نماز واجب ک□ وضو ک□ علاوه کسی وضو می□ کلی کی جائ□ تو احتیاط مستحب کی بنا پر اس ک□ لئ□ ب□ی یهی حکم ه□ لیکن اگر انسان ب□ول جائ□ که روز□ س□ ه□ اور پانی گل□ س□ اتر جائ□ یا پیاس ک□ علاوه کسی دوسری صورت می□ که جها□ کلی کرنا مستحب ه□ □ جیس□ وضو کرت□ وقت□ کلی کر□ اور پانی ب□ اختیار پی□ می□ چلاجائ□ تو اس کی قضا نهی□ ه□□

۱۰□ کوئی شخص مجبوری، اضطرار یا تقیه کی حالت می□ روزه افطار کر□ تو اس پر روز□ کی قضا رک□نا لازم ه□ لیکن کفاره واجب نهی□□

۱۶۹۸□ اگر روزه دار پانی ک□ علاوه کوئی چیز منه می□ □ال□ اور وه ب□ اختیار پی□ می□ چلی جائ□ یا ناک می□ پانی □ال□ اور وه ب□ اختیار (حلق ک□) نیچ□ اتر جائ□ تو اس پر قضا واجب نهی□ ه□□

۱۶۹۹□ روزه دار ک□ لئ□ زیاده کلیا□ کرنا مکروه ه□ اور اگر کلی ک□ بعد لعاب دهن نگلنا چاه□ تو بهتر ه□ که پهل□ تین دفعه لعاب کو ت□وک د□□

۱۷۰۰□ اگرکسی شخص کو معلوم هو یا اس□ احتمال هو که کلی کرن□ س□ ب□ اختیار پانی اس ک□ حلق می□ چلاجائ□ گا تو ضروری ه□ که کلی نه کر□□ اور اگر جانتا هو که ب□ول جان□ کی وجه س□ پانی اس ک□ حلق می□ چلا۔ جائ□ گا تب ب□ی احتیاط لازم کی بنا پر یهی حکم ه□□

۱۷۰۱۔ اگر کسی شخص کو ماہ رمضان المبارک میں تحقیق کرنے کے بعد معلوم نہ ہو کہ صبح ہوگئی ہے اور وہ کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی تو اس کے لئے روزے کی قضا کرنا ضروری نہیں۔

۱۷۰۲۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ مغرب ہوگئی ہے یا نہیں تو وہ روزہ افطار نہیں کر سکتا لیکن اگر اسے شک ہو کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں تو وہ تحقیق کرنے سے پہلے ایسا کام کر سکتا ہے جو روزے کو باطل کرتا ہو۔

قضا روزے کے احکام

۱۷۰۳۔ اگر کوئی دیوانہ اچھا ہوجائے تو اس کے لئے عالم دیوانگی کے روزوں کی قضا واجب نہیں۔

۱۷۰۴۔ اگر کوئی کافر مسلمان ہوجائے تو اس پر زمانہ کفر کے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے لیکن اگر ایک مسلمان کافر ہو جائے اور پھر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو ضروری ہے ایام کفر کے روزوں کی قضا بجالائے۔

۱۷۰۵۔ جو روزے انسان کی بے حواسی کی وجہ سے چھوٹ جائیں ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے خواہ جس چیز کی وجہ سے وہ بے حواس ہوا ہو وہ علاج کی غرض سے ہی کھائی ہو۔

۱۷۰۶۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے چند دن روزے نہ رکھے اور بعد میں شک کرے کہ اس کا عذر کسی وقت زائل ہوا تھا تو اس کے لئے واجب نہیں کہ جتنی مدت روزے نہ رکھنے کا زیادہ احتمال ہو اس کے مطابق قضا بجالائے مثلاً اگر کوئی شخص رمضان المبارک سے پہلے سفر کرے اور اسے معلوم نہ ہو کہ ماہ مبارک کی پانچویں تاریخ کو سفر سے واپس آیا تھا یا چھٹی کو یا مثلاً اس نے ماہ مبارک کے آخر میں سفر شروع کیا ہو اور ماہ مبارک ختم ہونے کے بعد واپس آیا ہو اور اسے پتہ نہ ہو کہ پچیسویں رمضان کو سفر کیا تھا یا چھبیسویں کو تو دونوں صورتوں میں وہ کمتر دنوں یعنی پانچ روزوں کی قضا کر سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ زیادہ دنوں یعنی چھ روزوں کی قضا کرے۔

۱۷۰۷۔ اگر کسی شخص پر کئی سال کے ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا واجب ہو تو جس سال کے روزوں کی قضا پہلے کرنا چاہے کر سکتا ہے لیکن اگر آخر رمضان المبارک کے روزوں کی قضا کا وقت تنگ ہو مثلاً آخری رمضان المبارک

کے پانچ روزوں کی قضا اس کے ذمے ہو اور آئندہ رمضان المبارک کے شروع ہونے میں بھی پانچ ہی دن باقی ہوں تو بہتر یہ ہے کہ پہلے آخری رمضان المبارک کے روزوں کی قضا بجالائے۔

۱۷۰۸۔ اگر کسی شخص پر کئی سال کے ماہ رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہو اور وہ روزہ کی نیت کرتے وقت معین نہ کرے کہ کون سے رمضان المبارک کے روزے کی قضا کر رہا ہے تو اس کا شمار آخری ماہ رمضان کی قضا میں نہیں ہوگا۔

۱۷۰۹۔ جس شخص نے رمضان المبارک کا قضا روزہ رکھاہو وہ اس روزے کو ظہر سے پہلے توڑ سکتا ہے لیکن اگر قضا کا وقت تنگ ہو تو بہتر ہے کہ روزہ نہ توڑے۔

۱۷۱۰۔ اگر کسی نے میت کا قضا روزہ رکھا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ظہر کے بعد روزہ نہ توڑے۔

۱۷۱۱۔اگر کوئی بیماری یا حیض یا نفاس کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اور اس مدت کے گزرنے سے پہلے کہ جس میں وہ ان روزوں کی جو اس نے نہیں رکھے تھے قضا کر سکتا ہو مرجائے تو ان روزوں کی قضا نہیں ہے۔

۱۷۱۲۔اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اور اس کی بیماری آئندہ رمضان تک طول کھینچ جائے تو جو روزے اس نے نہ رکھے ہوں ان کی قضا اس پر واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد طعام یعنی گندم یا جَو یا روٹی وغیرہ فقیر کو دے لیکن اگر کسی اور عذر مثلاً سفر کی وجہ سے روزے نہ رکھے اور اس کا عذر آئندہ رمضان المبارک تک باقی رہے تو ضروری ہے کہ جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر ایک دن کے لئے ایک مد طعام بھی فقیر کو دے۔

۱۷۱۳۔ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اور رمضان المبارک کے بعد اس کی بیماری دور ہوجائے لیکن کوئی دوسرا عذر لاحق ہو جائے جس کی وجہ سے وہ آئندہ رمضان المبارک تک قضا روزے نہ رکھ سکے تو ضروری ہے کہ جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائے نیز اگر رمضان المبارک میں بیماری کے علاوہ کوئی اور عذر رکھتا ہو اور رمضان المبارک کے بعد وہ عذر دور ہو جائے اور آئندہ سال کے رمضان المبارک تک بیماری کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے تو جو روزے نہ رکھے ہوں ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے اور احتیاط واجب کی بنا پر ہر دن کے لئے ایک مد طعام بھی فقیر کو دے۔

۱۷۱۴۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے رمضان المبارک میں روزے نہ رکھے اور رمضان المبارک کے بعد اس کا عذر دور ہوجائے اور وہ آئندہ رمضان المبارک تک عمداً روزوں کی قضا نہ بجالائے تو ضروری ہے کہ روزوں کی قضا کرے اور ہر دن کے لئے ایک مد طعام بھی فقیر کو دے۔

۱۷۱۵۔ اگر کوئی شخص قضا روزے رکھنے میں کوتاہی کرے حتی کہ وقت تنگ ہو جائے اور وقت کی تنگی میں اسے کوئی عذر پیش آجائے تو ضروری ہے کہ روزوں کی قضا کرے اور احتیاط کی بنا پر ہر ایک دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔ اور اگر عذر دور ہونے کے بعد مصمم ارادہ رکھتا ہو کہ روزوں کی قضا بجالائے گا لیکن قضا بجا لانے سے پہلے تنگ وقت میں اسے کوئی عذر پیش آجائے تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے۔

۱۷۱۶۔ اگر انسان کا مرض چند سال طور کھینچ جائے تو ضروری ہے کہ تندرست ہونے کے بعد آخری رمضان المبارک کے چھٹے ہوئے روزوں کی قضا بجالائے اور اس سے پچھلے سالوں کے ماہ ہائے مبارک کے ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔

۱۷۱۷۔ جس شخص کے لئے ہر روزے کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دینا ضروری ہو وہ چند دنوں کا کفارہ ایک ہی فقیر کو دے سکتا ہے۔

۱۷۱۸۔ اگرکوئی شخص ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا کرنے میں کئی سال کی تاخیر کر دے تو ضروری ہے کہ قضا کرے اور پہلے سال میں تاخیر کرنے کی بنا پر ہر روزے کے لئے ایک مدطعام فقیر کو دے لیکن باقی کئی سال کی تاخیر کے لئے اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

۱۷۱۹۔ اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے روزے جان بوجھ کر نہ رکھے تو ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے اور ہر دن کے لئے دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھ فقیروں کو کھانا دے یاایک غلام آزاد کرے اور اگر آئندہ رمضان المبارک تک ان روزوں کی قضانہ کرے تو احتیاط لازم کی بنا پر ہردن کے لئے ایک مد طعام کفارہ بھی دے۔

۱۷۲۰۔ اگر کوئی شخص جان بوجھکر رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھے اور دن میں کئی دفعہ جماع یا استمناء کرے تو اقوی کی بنا پر کفارہ مکررنہیں ہوگا (ایک کفارہ کافی ہے) ایسے ہی اگر کئی دفعہ کوئی اور ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو مثلاً کئی دفعہ کھانا کھائے تب بھی ایک کفارہ کافی ہے۔

۱۷۲۱۔ باپ کے مرنے کے بعد بڑے بیٹے کے لئے احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ باپ کے روزوں کی قضا اسی طرح بجالائے جیسے کہ نماز کے سلسلے میں مسئلہ ۱۳۹۹ میں تفصیل سے بتایا گیا ہے۔

۱۷۲۲۔اگر کسی کے باپ نے ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ کوئی دوسرے واجب روزے مثلاً سَنَّتی روزے نہ رکھے ہوں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بڑا بیٹا ان روزوں کی قضا بجالائے۔ لیکن اگر باپ کسی کے روزوں کے لئے اجیر بنا ہو اور اس نے وہ روزے نہ رکھے ہوں تو ان روزوں کی قضا بڑے بیٹے پر واجب نہیں ہے۔

مسافر کے روزوں کے احکام

۱۷۲۳۔جس مسافر کے لئے سفر میں چار رکعتی نماز کے بجائے دو رکعت پڑھنا ضروری ہو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے لیکن وہ مسافر جو پوری نماز پڑھتا ہو مثلاً وہ شخص جس کا پیشہ ہی سفر ہو یا جس کا سفر کسی ناجائز کام کے لئے ہو ضروری ہے کہ سفر میں روزہ رکھے۔

۱۷۲۴۔ ماہ رمضان المبارک میں سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن روزے سے بچنے کے لئے سفر کرنا مکروہ ہے اور اسی طرح رمضان المبارک کی چوبیسویں تاریخ سے پہلے سفر کرنا (بھی مکروہ ہے) بجز اس سفر کے جو حج، عمرہ یا کسی ضروری کام کے لئے ہو۔

۱۷۲۵۔اگر ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ کسی خاص دن کا روزہ انسان پر واجب ہو مثلاً وہ روزہ اجارے یا اجارے کی مانند کسی وجہ سے واجب ہوا ہو یا اعتکاف کے دنوں میں سے تیسرا دن ہو تو اس دن سفر نہیں کر سکتا اور اگر سفر میں ہو اور اس کے لئے ٹھہرنا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ دس دن ایک جگہ قیام کرنے کی نیت کرے اور اس دن روزہ رکھے۔ لیکن اگر اس دن کا روزہ منت کی وجہ سے واجب ہوا ہو تو ظاہر یہ ہے کہ اس دن سفر کرنا جائز ہے اور قیام کی نیت کرنا واجب نہیں۔ اگرچہ بہتر یہ ہے کہ جب تک سفر کرنے کے لئے مجبور نہ ہو سفر نہ کرے اور اگر سفر میں ہو تو قیام کرنے کی نیت کرے۔

۱۷۲۶۔ اگر کوئی شخص مستحب روزے کی منت مانے لیکن اس کے لئے دن معین نہ کرے تو وہ شخص سفر میں ایسا مَنّتی روزہ نہیں رکھ سکتا لیکن اگر منت مانے کی سفر کے دوران ایک مخصوص دن روزہ رکھے گا تو ضروری ہے کہ وہ روزہ سفر

میں رکھنے: نیز اگر منت مانی کی سفر میں ہو یا نہ ہو ایک مخصوص دن کا روزہ رکھوں گا تو ضروری ہے کہ اگرچہ سفر میں تب بھی اس دن کا روزہ رکھے۔

۱۷۲۷۔ مسافر طلب حاجت کے لئے تین دن مدینہ طیبہ میں مستحب روزہ رکھ سکتا ہے اور اَحوَط یہ ہے کہ وہ تین دن بدن، جمعرات اور جمعہ ہوں۔

۱۷۲۸۔ کوئی شخص جسے یہ علم نہ ہو کہ مسافر کا روزہ رکھنا باطل ہے، اگر سفر میں روزہ رکھ لے اور دن ہی دن میں اسے حکم مسئلہ معلوم ہو جائے تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر مغرب تک حکم معلوم نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۷۲۹۔ اگر کوئی شخص یہ بھول جائے کہ وہ مسافہ ہے یا یہ بھول جائے کہ مسافر کا روزہ باطل ہوتاہے اور سفر کے دوران روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

۱۷۳۰۔ اگر روزہ دار ظہر کے بعد سفر کرے تو ضروری ہے احتیاط کی بنا پر اپنے روزے کو تمام کرے اور اگر ظہر سے پہلے سفر کرے اور رات سے ہی سفر کا ارادہ رکھتا ہو تو اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا بلکہ اگر رات سے سفر کا ارادہ نہ ہو تب بھی احتیاط کی بنا پر اس دن روزہ نہیں رکھ سکتا لیکن ہر صورت میں حد تَرَخُّص تک پہنچنے سے پہلے ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہئے جو روزہ کو باطل کرتا ہو ورنہ اس پر کفارہ واجب ہوگا۔

۱۷۳۱۔ اگر مسافر ماہ رمضان المبارک میں خواہ وہ فجر سے پہلے سفر میں ہو یا روزے سے ہو اور سفر کرے اور ظہر سے پہلے اپنے وطن پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں وہ دس دن قیام کرنا چاہتا ہو اور اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہوجو روزے کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ رکھے۔ اور اگر کوئی ایسا کام کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔

۱۷۳۲۔اگر مسافر ظہر کے بعد اپنے وطن پہنچے یا ایسی جگہ پہنچے جہاں دس دن قیام کرنا چاہتا ہو تو وہ اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا۔

۱۷۳۳۔ مسافر اور وہ شخص جو کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کے لئے ماہ رمضان المبارک میں دن کے وقت جماع کرنا اور پیٹ بھر کر کھانا اور پینا مکروہ ہے۔

وہ لوگ جن پر روزہ رکنا واجب نہی

۱۷۳۴ جو شخص بڑھاپ کی وجہ س روزہ نہ رک سکتا ہو یا روزہ رکنا اس ک لئ شدید تکلیف کا باعث ہو اس پر روزہ واجب نہی ہ لیکن روزہ نہ رکن کی صورت می ضروری ہ کہ ہر روز ک عوض ایک مُدطعام یعنی گندم یا جَو یا رو‌ٹی یا ان س ملتی جلتی کوئی چیز فقیر کو د

۱۷۳۵ جو شخص بڑھاپ کی وجہ س ماہ رمضان المبارک ک روز نہ رک اگر وہ رمضان المبارک ک بعد روز رک ک قابل ہوجائ تو احتیاط مستحب یہ ہ کہ جو روز نہ رک ہو ان کی قضا بجالائ

۱۷۳۶ اگر کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ س اس بہت زیادہ پیاس لگتی ہو اور وہ پیاس برداشت نہ کر سکتا ہو یا پیاس کی وجہ س اس تکلیف ہوتی ہو تو اس پر روزہ واجب نہی ہ لیکن روزہ نہ رکن کی صورت می ضروری ہ کہ ہر روز ک عوض ایک مدطعام فقیر کو د اور احتیاط مستحب یہ ہ کہ جتنی مقدار اشد ضروری ہو اس س زیادہ پانی نہ پیئ اور بعد می جب روزہ رکن ک قابل ہو جائ تو جو روز نہ رک ہو احتیاط مستحب کی بنا پر ان کی قضا بجالائ

۱۷۳۷جس عورت کا وضع حمل کا وقت قریب ہو اس کا روزہ رکنا خود اس ک لئ یا اس ک ہون وال بچ ک لئ مضر ہو اس پر روزہ واجب نہی ہ اور ضروری ہ کہ وہ ہر دن ک عوض ایک مد طعام فقیر کو د اور ضروری ہ کہ دونو صورتو می جو روز نہ رک ہو ان کی قضا بجالائ

۱۷۳۸ جو عورت بچ کو دود پلاتی ہو اور اس کا دود کم ہو خواہ وہ بچ کی ما ہو یا دایہ اور خواہ بچ کو مفت دود پلارہی ہو اگر اس کا روزہ رکنا خود ان ک یا دود پین وال بچ ک لئ مضر ہو تو اس عورت پر روزہ رکنا واجب نہی ہ اور ضروری ہ کہ ہر دن ک عوض ایک مدطعام فقیر کو د اور دونو صورتو می جو روز نہ رک ہو ان کی قضا کرنا ضروری ہ لیکن احتیاط واجب کی بنا پر حکم صرف اس صورت می ہ جبکہ بچ کو دود پلان کا انحصار اسی پر ہو لیکن اگر بچ کو دود پلان کا کوئی اور طریقہ ہو مثلاً کچ عورتی مل کر بچ کو دود پلائی تو ایسی صورت می اس حکم ک ثابت ہون می اشکال ہ

مہین کی پہلی تاریخ ثابت ہون کا طریقہ

۱۷۳۹۔ مہینے کی پہلی تاریخ (مندرجہ ذیل) چار چیزوں سے ثابت ہوتی ہے :

۱۔ انسان خود چاند دیکھے۔

۲۔ ایک ایسا گروہ جس کے کہنے پر یقین یا اطمینان ہو جائے یہ کہے کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور اس طرح ہر وہ چیز جس کی بدولت یقین یا اطمینان ہو جائے۔

۳۔ دو عادل مرد یہ کہیں کہ ہم نے رات کو چاند دیکھا ہے لیکن اگر وہ چاند کے الگ الگ اوصاف بیان کریں تو پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوگی۔ اور یہی حکم ہے اگر ان کی گواہی میں اختلاف ہو۔ یا اس کے حکم میں اختلاف ہو۔ مثلاً شہر کے بہت سے لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں لیکن دو عادل آدمیوں کے علاوہ کوئی دوسرا چاند دیکھنے کا دعوی نہ کرے یا کچھ لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور ان لوگوں میں سے دو عادل چاند دیکھنے کا دعوی کریں اور دوسروں کو چاند نظر نہ آئے حالانکہ ان لوگوں میں دو اور عادل آدمی ایسے ہوں جو چاند کی جگہ پہچاننے، نگاہ کی تیزی اور دیگر خصوصیات میں ان پہلے دو عادل آدمیوں کی مانند ہوں (اور وہ چاند دیکھنے کا دعوی نہ کریں) تو ایسی صورت میں دو عادل آدمیوں کی گواہی سے مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوگی۔

۴۔ شعبان کی پہلی تاریخ سے تیس دن گزر جائیں جن کے گزرنے پر ماہ رمضان المبارک کی پہلی تاریک ثابت ہوجاتی ہے اور رمضان المبارک کی پہلی تاریخ سے تیس دن گزر جائیں جن کے گزرنے پر شوال کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے۔

۱۷۴۰۔ حاکم شرع کے حکم سے مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی اور احتیاط کی رعایت کرنا اولی ہے۔

۱۷۴۱۔ منجموں کی پیش گوئی سے مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی لیکن اگر انسان کو ان کے کہنے سے یقین یا اطمینان ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔

۱۷۴۲۔ چاند آسمان پر بلند ہونا یا اس کا دیر سے غروب ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ سابقہ رات چاند رات تھی اور اسی طرح اگر چاند کے گرد حلقہ ہو تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ پہلی کا چاند گزشتہ رات نکلا ہے۔

۱۷۴۳ اگر کسی شخص پر ماہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ثابت نہ ہو اور وہ روزہ نہ رک لیکن بعد می ثابت ہو جائ کہ گزشتہ رات ہی چاند تی تو ضروری ہ کہ اس دن ک روز کی قضا کر

۱۷۴۴ اگر کسی شہر می مہین کی پہلی تاریخ ثابت ہو جائ تو وہ دوسر شہرو می بی کہ جن کا افق اس شہر س متحد ہو مہین کی پہلی تاریخ ہوتی ہ یہا پر افق ک متحد ہون س مراد یہ ہ کہ اگر پہل شہر می چاند دکائی د تو دوسر شہر می بی اگر بادل کی طرح کوئی رکاو نہ ہو تو چاند دکائی دیتا ہ

۱۷۴۵ مہین کی پہلی تاریخ یلی گرام (اور یلکس یا فیکس) س ثابت نہی ہوتی سوائ اس صورت ک کہ انسان کو علم ہو کہ یہ پیغام دو عادل مردو کی شہادت کی رو س کسی دوسر ایس طریق س آیا ہ جو شرعاً معتبر ہ

۱۷۴۶ جس دن ک متعلق انسان کو علم نہ ہو کہ رمضان المبارک کا آخری دن ہ یا شوال کا پہلا دن اس دن ضروری ہ کہ روزہ رک لیکن اگر دن ہی دن می اس پتہ چل جائ کہ آج یکم شوال (روز عید) ہ تو ضروری ہ کہ روزہ افطار کرل

۱۷۴۷ اگر کوئی شخص قید می ہو اور ماہ رمضان ک بار می یقین نہ کر سک تو ضروری ہ کہ گمان پر عمل کر لیکن اگر قوی گمان پر عمل کر سکتا ہو تو ضعیف گمان پر عمل نہی کر سکتا اور اگر گمان پر عمل ممکن نہ ہو تو ضروری ہ کہ جس مہین ک بار می احتمال ہو کہ رمضان ہ اس مہین می روز رک لیکن ضروری ہ کہ وہ اس مہین کو یاد رک چنانچہ بعد می اس معلوم ہو کہ وہ ماہ رمضان یا اس ک بعد کا زمانہ تا تو اس ک ذم کچ نہی ہ لیکن اگر معلوم ہو کہ ماہ رمضان س پہل کا زمانہ تا تو ضروری ہ کہ رمضان ک روزو کی قضا کر

حرام اور مکروہ روز

۱۷۴۸ عید فطر اور عید قربان ک دن روزہ رکنا حرام ہ نیز جس دن ک بار می انسان کو یہ علم نہ ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہ یا رمضان المبارک کی پہلی تو اگر وہ اس دن پہلی رمضان المبارک کی نیت س روزہ رک تو حرام ہ

۱۷۴۹اگر عورت ک مستحب (نفلی) روزہ رکن س شوہر کی حق تلفی ہوتی ہو تو عورت کا روزہ رکنا حرام ہ اور احتیاط واجب یہ ہ کہ خواہ شوہر کی حق تلفی نہ بی ہوتی ہو اس کی اجازت ک بغیر مستحب (نفلی) روزہ نہ رک

۱۷۵۰□اگر اولاد کا مستحب روزہ □ ما□ باپ کی اولاد س□ شفقت کی وجہ س□ □ ما□ باپ ک□ لئ□ اذیت کا موجب ہو تو اولاد ک□ لئ□ مستحب روزہ رک□نا حرام ہ□□

۱۷۵۱□ اگر بی□ا باپ کی اجازت ک□ بغیر مستحب روزہ رک□ ل□ اور دن ک□ دوران باپ اس□ (روزہ رک□ن□ س□)منع کر□ تو اگر بی□□ کا باپ کی بات نہ ماننا فطری شفقت کی وجہ س□ اذیت کا موجب ہو تو بی□□ کو چاہئ□ کہ روزہ تو□ د□□

۱۷۵۲□ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ روزہ رک□نا اس ک□ لئ□ ایسا مضر نہی□ ہ□ کہ جس کی پروا کی جائ□ تو اگرچہ طبیب کہ□ کہ مضمر ہ□ اس ک□ لئ□ ضروری ہ□ کہ روزہ رک□□ اور اگر کوئی شخص یقین یا گمان رک□تا ہو کہ روزہ اس ک□ لئ□ مضر ہ□ تو اگرچہ طبیب کہ□ کہ مضر نہی□ ہ□ ضروری ہ□ کہ وہ روزہ نہ رک□□ اور اگر وہ روزہ رک□□ جبکہ روزہ رک□نا واقعی مضر ہو یا قصد قربت س□ نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح نہی□ ہ□□

۱۷۵۳□اگر کسی شخص کو احتمال ہو کہ روزہ رک□نا اس ک□ لئ□ ایسا مضر ہ□ کہ جس کی پروا کی جائ□ اور اس احتمال کی بنا پر (اس ک□ دل می□) خوف پیدا ہو جائ□ تو اگر اس کا احتمال لوگو□ کی نظر می□ صحیح ہوتو اس□ روزہ نہی□ رک□نا چاہئ□□ اور اگر وہ روزہ رک□ ل□ تو سابقہ مسئل□ کی طرح اس صورت می□ ب□ی اس کا روزہ صحیح نہی□ ہ□□

۱۷۵۴□ جس شخص کو اعتماد ہو کہ روزہ رک□نا اس ک□ لئ□ مضر نہی□ اگر وہ روزہ رک□ ل□ اور مغرب ک□ بعد اس□ پتہ چل□ کہ روزہ رک□نا اس ک□ لئ□ ایسا مضر ت□ا کہ جس کی پروا کی جاتی تو احتیاط واجب کی بنا پر اس روز□ کی قضا کرنا ضروری ہ□□

۱۷۵۵□ مندرجہ بالا روزو□ ک□ علاوہ اور ب□ی حرام روز□ ہی□ جو مفصل کتابو□ می□ مذکور ہی□□

۱۷۵۶□ عاشور ک□ دن روزہ رک□نا مکروہ ہ□ اور اس دن کا روزہ ب□ی مکروہ ہ□ جس ک□ بار□ می□ شک ہو کہ عرفہ کا دن ہ□ یا عید قربان کا دن□

مستحب روز□

۱۷۵۷□ بجز حرام اور مکروہ روزو□ ک□ جن کا ذکر کیا گیا ہ□ سال ک□ تمام دنو□ ک□ روز□ مستحب ہی□ اور بعض دنو□ ک□ روز□ رک□ن□ کی بہت تاکید کی گئی ہ□ جن می□ س□ چند یہ ہی□ :

۱۔ ہر مہینے کی پہلی اور آخری جمعرات اور پہلا بدھ جو مہینے کی دسویں تاریخ کے بعد آئے۔

اور اگر کوئی شخص یہ روزے نہ رکھے تو مستحب ہے کہ ان کی قضا کرے اور اگر روزہ بالکل نہ رکھ سکتا ہو تو مستحب ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک مُدطعام یا ۶۔ ۱۲ نخود سکہ دار چاندی فقیر کو دے۔

۲۔ ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ ۔

۳۔ رجب اور شعبان کے پورے مہینے کے روزے۔ یا ان دو مہینوں میں جتنے روزے رکھ سکیں خواہ وہ ایک دن ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عید نوروز کا دن

۵۔ شوال کی چوتھی سے نویں تاریخ تک

۶۔ ذی قعدہ کی پچیسویں اور اکتیسویں تاریخ

۷۔ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے نویں تاریخ (یوم عرفہ) تک لیکن اگر انسان روزے کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری کی بنا پر یوم عرفہ کی دعائیں نہ پڑھ سکے تو اس دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

۸۔ عید سعید غدیر کا دن (۱۸ ذی الحجہ)

۹۔ روز مباہلہ (۲۴ ذی الحجہ)

۱۰۔ محرم الحرام کی پہلی، تیسری اور ساتویں تاریخ

۱۱۔ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی ولادت کا دن (۱۷۔ ربیع الاول)

۱۲۔ جمادی الاول کی پندرہ تاریخ۔

نیز (عید بِعثَت یعنی) رسول اکرم (صلی الله علیه وآله) ک اعلان رسالت ک دن (۲۷ رجب) بی روزه رکنا مستحب ه اور جو شخص مستحب روزه رک اس ک لئ واجب نهی ه که اس اختتام تک پهنچائ بلکه اگر اس کا کوئی مومن بائی اس کان کی دعوت د تو مستحب ه که اس کی دعوت قبول کرل اور دن می هی روزه کول ل خواه ظهر ک بعد هی کیو نه هو

وه صورتی جن می مبطلات روزه س پرهیز مستحب ه

۱۷۵۸(مندرجه ذیل) پانچ اشخاص ک لئ مستحب ه که اگرچه روز س نه هو ماه رمضان المبارک می ان افعال س پرهیز کری جو روز کو باطل کرت هی :

۱ وه مسافر جس ن سفر می کوئی ایسا کام کیا هو جو روز کو باطل کرتا هو اور وه ظهر س پهل اپن وطن یا ایسی جگه پهنچ جائ جها وه دس دن رهنا چاهتا هو

۲ وه مسافر جو ظهر ک بعد اپن وطن یا ایسی جگه پهنچ جائ جها وه دس دن رهنا چاهتا هو اور اسی طرح اگر ظهر س پهل ان جگهو پر پهنچ جائ جب که وه سفر می روزه تو چکا هو تب بی یهی حکم ه

۳ وه مریض جو ظهر ک بعد تندرست هو جائ اور یهی حکم ه اگر ظهر س پهل تندرست هوجائ اگرچه اس ن کوئی ایسا کام (بی) کیا هو جو روز کو باطل کرتاهو اور طرح اگر ایسا کام نه کیا هو تو اس کا حکم مسئله ۱۵۷۶ می گزر چکا ه

۴ وه عورت جو دن می حیض یا نفاس ک خون س پاک هو جائ

۱۷۵۹ روزه دار ک لئ مستحب ه که روزه افطار کرن س پهل مغرب اور عشا کی نماز پلیکن اگر کوئی دوسرا شخص اس کا انتظار کر رها هو یا اس اتنی بوک لگی هو که حضور قلب ک سات نماز پ سکتا هو تو بهتر ه که پهل روزه افطار کر لیکن جها تک ممکن هو نماز فضیلت ک وقت می هی ادا کر

خمس ک احکام

اشاره

۱۷۶۰□ خمس سات چیزو□ پر واجب ہ□□

۱□ کاروبار (یا روزگار) کا منافع

۲□ مَعدِنی کانی□

۳□ گ□ا ہوا خزانہ

۴□ حلال مال جو حرام مال می□ مخلوط ہو جائ□

۵□ غوطہ خوری س□ حاصل ہون□ وال□ سمندری موتی اور مونگ□

۶□ جنگ می□ ملن□ والا مال غنیمت

۷□ مشہور قول کی بنا پر وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان س□ خرید□□

ذیل می□ ان ک□ احکام تفصیل س□ بیان کئ□ جائی□ گ□□

کاروبار کا منافع

۱۷۶۱□ جب انسان تجارت، صنعت و حرفت یا دوسر□ کام د□ندو□ س□ روپیہ پیسہ کمائ□ مثال ک□ طور پر اگر کوئی اجیر بن کر کسی متوفی کی نمازی□ پ□□□ اور روز□ رک□□ اور اس طرح کچ□ روپیہ کمائ□ لہذا اگر وہ کمائی خود اس ک□ اور اس ک□ اہل و عیال ک□ سال ب□ر ک□ اخراجات س□ زیادہ ہو تو ضروری ہ□ کہ زائد کمائی کا خمس یعنی پانچوا□ حصہ اس طریق□ ک□ مطابق د□ جس کی تفصیل بعد می□ بیان ہوگی□

۱۷۲۶□ اگر کسی کو کمائی کئ□ بغیر کوئی آمدنی ہوجائ□ مثلاً کوئی شخص اس□ بطور تحفہ کوئی چیز د□ اور وہ اس ک□ سال ب□ر ک□ اخراجات س□ زیادہ ہو تو ضروری ہ□ کہ اس کا خمس د□□

۱۷۶۳□ عورت کو جو مہر ملتا ہ□ اور شوہر، بیوی کو طلاق خلع دین□ ک□ عوض جو مال حاصل کرتا ہ□ ان پر خمس نہی□ ہ□ اور اسی طرح جو میراث انسان کو مل□ اس کا ب□ی میراث ک□ معتبر قواعد کی رو س□ یہی حکم ہ□□ اور اگر اس مسلمان کو جو

شیعه ه□ کسی اور ذریع□ س□ مثلاً پدری رشت□ دار کی طرف س□ میراث مل□ تو اس مال کی "فوائد" می□ شمار کیا جائ□ گا اور ضروری ه□ که اس کا خمس د□□ اسی طرح اگر اس□ باپ اور بی□□ ک□ علاوه کسی اور کی طرف س□ میراث مل□ که جس کا خود اس□ گمان تک نه هو تو احتیاط واجب یه ه□ که وه میراث اگر اس ک□ سال ب□ی ک□ اخراجات س□ زیاده هو تو اس کا خمس د□□

۱۷۲۴□ اگر کسی شخص کو کوئی میراث مل□ اور اس معلوم هو که جس شخص س□ اس□ یه میراث ملی ه□ اس ن□ اس کا خمس نهی□ دیا ت□ا تو ضروری ه□ که وارث اس کا خمس د□□ اسی طرح اگر خود اس مال پر خمس واجب نه هو اور وارث کو علم هو که جس شخص س□ اس□ وه مال ورث□ می□ ملا ه□ اس شخص ک□ ذم□ خمس واجب الادا ت□ا تو ضروری ه□ که اس ک□ مال س□ خمس ادا کر□□ لیکن دونو□ صورتو□ می□ جس شخص س□ مال ورث□ می□ ملا۔ هو اگر وه خمس دین□ کا معتقد نه هو یا یه که وه خمس دیتا هی نه هو تو ضروری نهی□ که وارث وه خمس ادا کر□ جو اس شخص پر واجب ت□ا□

۱۷۶۵□ اگر کسی شخص ن□ کفایت شعاری ک□ سبب سال ب□ر ک□ اخراجات ک□ بعد کچ□ رقم پس انداز کی هو تو ضروری ه□ که اس بچت کا خمس د□□

۱۷۶۶□جس شخص ک□ تمام اخراجات کوئی دوسرا شخص برداشت کرتا هو تو ضروری ه□ که جتنا مال اس ک□ هات□ ائ□ اس کا خمس د□□

۱۷۶۷□ اگر کوئی شخص اپنی جائداد کچ□ خاص افراد مثلاً۔ اپنی اولاد ک□ لئ□ وقف کر د□ اور وه لوگ اس جائداد می□ ک□یتی با□ی اور شجرکاری کری□ اور اس س□ منافع کمائی□ اور وه کمائی ان ک□ سال ب□ر ک□ اخراجات س□ زیاده هو تو ضروری ه□ که اس کمائی کا خمس دی□□ نیز یه که اگر وه کسی اور طریق□ س□ اس جائداد س□ نفع حاصل کری□ مثلاً اس□ کرائ□ (یا □□یک□) پر د□ دی□ تو ضروری ه□ که نفع کی جو مقدار ان ک□ سال ب□ر ک□ اخراجات س□ زیاده هو اس کا خمس دی□□

۱۷۶۸□ جو مال کسی فقیر ن□ واجب یا مستحب صدق□ ک□ طور پر حاصل کیا هو اگر وه اس ک□ سال ب□ر ک□ اخراجات س□ زیاده هو یا جو مال اس□ دیا گیا هو اس س□ اس ن□ نفع کمایا هو مثلاً اس ن□ ایک ایس□ درخت س□ جو اس□ دیا گیا هو میوه حاصل کیا هو اور وه اس ک□ سال ب□ر ک□ اخراجات س□ زیاده هو تو ضروری ه□ که اس کا خمس د□□ لیکن جو مال اس□ بطور خمس یا زکو□ دیا گیا هو ضروری نهی□ که اس کا خمس د□□

۱۷۶۹۔ اگر کوئی شخص ایسی رقم سے کوئی چیز خریدے جس کا خمس نه دیا گیا هو یعنی بیچنے والے سے کہے که "میں یه چیز اس رقم سے خرید رہا ہوں" اگر بیچنے والا شیعه اثنا عشری هو تو ظاہر یه ہے که کل مال کے متعلق معامله درست ہے اور خمس کا تعلق اس چیز سے هو جاتا ہے جو اس نے اس رقم سے خریدی ہے اور (اس معاملے میں) حاکم شرع کی اجازت اور دستخط کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۷۷۰۔ اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدے اور معامله طے کرنے کے بعد اس کی قیمت اس رقم سے ادا کرے جس کا خمس نه دیا هو تو جو معامله اس نے کیا ہے وه صحیح ہے اور جو رقم اس نے فروشنده کو دی ہے اس کے خمس کے لئے وه خمس کے مستحقین کا مقروض ہے۔

۱۷۷۱۔اگر کوئی شیعه اثنا عشری مسلمان کوئی ایسا مال خریدے جس کا خمس نه دیا گیا هو تو اس کا خمس بیچنے والے کی ذمه داری ہے اور خریدار کے ذمے کچھ نہیں ہے۔

۱۷۷۲۔اگر کوئی شخص کسی شیعه اثنا عشری مسلمان کو کوئی ایسی چیز بطور عطیه دے جس کا خمس نه دیا گیا هو تو اس کے خمس کی ادائیگی کی ذمه داری عطیه دینے والے پر ہے اور (جس شخص کو عطیه دیا گیا هو) اس کے ذمے کچھ نہیں۔

۱۷۷۳۔ اگر انسان کو کسی کافر سے یا ایسے شخص سے جو خمس دینے پر اعتقاد نه رکھتا هو کوئی مال ملے تو اس مال کا خمس دینا واجب نہیں ہے۔

۱۷۷۴۔ تاجر، دکاندار، کاریگر اور اس قسم کے دوسرے لوگوں کے لئے ضروری ہے که اس وقت سے جب انہوں نے کاروبار شروع کیا هو، ایک سال گزر جائے تو جو کچھ ان کے سال بھر کے اخراجات سے زیاده هو اس کا خمس دیں۔ اور جو شخص کسی کام دھندے سے کمائی نه کرتا هو اگر اسے اتفاقاً کوئی نفع حاصل هو جائے تو جب اسے یه نفع ملے اس وقت سے ایک سال گزرنے کے بعد جتنی مقدار اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیاده هو ضروری ہے که اس کا خمس دے۔

۱۷۷۵۔سال کے دوران جس وقت بھی کسی شخص کو منافع ملے وه اس کا خمس دے سکتا ہے اور اس کے لئے یه بھی جائز ہے که سال کے ختم هونے تک اس کی ادائیگی کو موخر کر دے اور اگر وه خمس ادا کرنے کے لئے شمسی سال (رومن کیلنڈر) اختیار کرے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۷۷۶□ اگر کوئی تاجر یا دکاندار خمس دین□ ک□ لئ□ سال کی مدت معین کر□ اور اس□ منافع حاصل هو لیکن وه سال ک□ دوران مر جائ□ تو ضروری ه□ که اس کی موت تک ک□ اخراجات اس منافع می□ س□ منها کر ک□ باقی مانده کا خمس دیا جائ□□

۱۷۷۷□ اگر کسی شخص ک□ بغرض تجارت خرید□ هوئ□ مال کی قیمت ب□□ جائ□ اور وه اس□ نه بیچ□ اور سال ک□ دوران اس کی قیمت گر جائ□ تو جتنی مقدار تک قیمت ب□□ی هو اس کا خمس واجب نهی□ ه□□

۱۷۷۸□ اگر کسی شخص ک□ بغرض تجارت خرید□ هوئ□ مال کی قیمت ب□□ جائ□ اور وه اس امید پر که اب□ی اس کی قیمت اور ب□□□ گی اس مال کو سال ک□ خاتم□ ک□ بعد تک فروخت نه کر□ اور پ□ر اس کی قیمت گر جائ□ تو جس مقدار تک قیمت ب□□ی هو اس کا خمس دینا واجب ه□□

۱۷۷۹□کسی شخص ن□ مال تجارت ک□ علاوه کوئی مال خرید کر یا اسی کی طرح کسی طریق□ س□ حاصل کیا هو جس کا خمس وه ادا کر چکا هو تو اگر اس کی قیمت ب□□ جائ□ اور وه اس□ بیچ د□ تو ضروری ه□ که جس قدر اس چیز کی قیمت ب□□ی ه□ اس کا خمس د□□ اسی طرح مثلاً اگر کوئی درخت خرید□ اور اس می□ پ□ل لگی□ یا (ب□ی□ خرید□ اور وه) ب□ی□ مو□ی هو جائ□ تو اگر ان چیزو□ کی نگهداشت س□ اس کا مقصد نفع کمانا ت□ا تو ضروری ه□ که ان کی قیمت می□ جو اضافه هوا ه□ اس کا خمس د□ بلکه اگر اس کا مقصد نفع کمانا نه ب□ی رها هو تب ب□ی ضروری ه□ که ان کا خمس د□□

۱۷۸۰□ اگر کوئی شخص اس خیال س□ باغ (می□ پود□) لگائ□ که قیمت ب□□ جان□ پر انهی□ بیچ د□ گا تو ضروری ه□ که پ□لو□ کی اور درختو□ کی نشوونما اور باغ کی ب□□ی هوئی قیمت کا خمس د□ لیکن اگر اس کا اراده یه رها هو که ان درختو□ ک□ پ□ل بیچ کر ان س□ نفع کمائ□ گا تو فقط پ□لو□ کا خمس دینا ضروری ه□□

۱۷۸۱□ اگر کوئی شخص بید مشک اور چنار وغیره ک□ درخت لگائ□ تو ضروری ه□ که هر سال ان ک□ ب□□ن□ کا خمس د□ اور اسی طرح اگر مثلاً ان درختو□ کی ان شاخو□ س□ نفع کمائ□ جو عموماً هر سال کا□ی جاتی هی□ اور تنها ان شاخو□ کی قیمت یا دوسر□ فائدو□ کو ملا کر اس کی آمدنی اس ک□ سال ب□ر ک□ اخراجات س□ ب□□ جائ□ تو ضروری ه□ که هر سال ک□ خاتم□ پر اس زائد رقم کا خمس د□□

۱۷۸۲۔ اگر کسی شخص کی آمدنی کی متعدد ذرائع ہوں مثلاً جائداد کا کرایہ آتا ہو اور خرید و فروخت بھی کرتا ہو اور ان تمام ذرائع تجارت کی آمدنی اور اخراجات اور تمام رقم کا حساب کتاب یکجا ہو تو ضروری ہے کہ سال کے خاتمے پر جو کچھ اس کے اکراجات سے زائد ہو اس کا خمس ادا کرے۔ اور اگر ایک ذریعے سے نفع کمائے اور دوسرے ذریعے سے نقصان اٹھائے تو وہ ایک ذریعے کے نقصان کا دوسرے ذریعے کے نقصان سے تدارک کر سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کے دو مختلف پیشے ہوں مثلاً۔ تجارت اور زراعت کرتا ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر وہ ایک پیشے کے نقصان کا تدارک دوسرے پیشے کے نفع سے نہیں کر سکتا۔

۱۷۸۳۔ انسان جو اخراجات فائدہ حاصل کرنے کے لئے مثلاً دلالی اور باربرداری کے سلسلے میں خرچ کرے تو انہیں منافع میں سے منہا کر سکتا ہے اور اتنی مقدار کا خمس ادا کرنا لازم نہیں۔

۱۷۸۴۔ کاروبار کے منافع سے کوئی شخص سال بھر میں جو کچھ خوراک، لباس، گھر کے ساز و سامان، مکان کی خریداری، بیٹے کی شادی، بیٹی کے جہیز اور زیارات وغیرہ پر خرچ کرے اوس پر خمس نہیں ہے بشرطیکہ ایسے اخراجات اس کی حیثیت سے زیادہ نہ ہوں اور اس نے فضول خرچی بھی نہ کی ہو۔

۱۷۸۵۔ جو مال انسان منت اور کفارے پر خرچ کرے وہ سالانہ اخراجات کا حصہ ہے۔ اسی طرح وہ مال بھی اس کے سالانہ اخراجات کا حصہ ہے جو وہ کسی کو تحفے یا انعام کے طور پر بشرطیکہ اس کی حیثیت سے زیادہ نہ ہو۔

۱۷۸۶۔ اگر انسان اپنی لڑکی شادی کے وقت تمام جہیز اکٹھا تیار نہ کر سکتا ہو تو وہ اسے کئی سالوں میں تھوڑا تھوڑا کر کے جمع کر سکتا ہے چنانچہ اگر جہیز خریدے جو اس کی حیثیت سے بڑھ کر نہ ہو تو اس پر خمس دینا لازم نہیں ہے اور اگر وہ جہیز اس کی حیثیت سے بڑھ کر ہو یا ایک سال کے منافع سے دوسرے سال میں تیار کیا گیا ہو تو اس کا خمس دینا ضروری ہے۔

۱۷۸۷۔ جو مال کسی شخص نے زیارت بیت اللہ (حج) اور دوسری زیارات کے سفر پر خرچ کیا ہو وہ اس سال کے اخراجات میں شمار ہوتا ہے جس سال میں خرچ کیا جائے اور اگر اس کا سفر سال سے زیادہ طول کھینچ جائے تو جو کچھ وہ دوسرے سال میں خرچ کرے اس کا خمس دینا ضروری ہے۔

۱۷۸۸۔ جو شخص کسی پیشے یا تجارت وغیرہ سے منافع حاصل کرے اگر اس کے پاس کوئی اور مال بھی ہو جس پر خمس واجب نہ ہو تو وہ اپنے سال بھر کے اخراجات کا حساب فقط اپنے منافع کو مدنظر رکھتے ہوئے کر سکتا ہے۔

۱۷۸۹۔ جو سامان کسی شخص نے سال بھر استعمال کرنے کے لئے اپنے منافع سے خریدا ہو اگر سال کے آخر میں اس میں سے کچھ بچ جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر خمس اس کی قیمت کی صورت میں دینا چاہے اور جب وہ سامان خریدا تھا اس کے مقابلے میں اس کی قیمت بڑھ گئی ہو تو ضروری ہے کہ سال کے خاتمے پر جو قیمت ہو اس کا حساب لگائے۔

۱۷۹۰۔ کوئی شخص خمس دینے سے پہلے اپنے منافع میں سے گھریلو استعمال کے لئے سامان خریدے اگر اس کی ضرورت منافع حاصل ہونے والے سال کے بعد ختم ہو جائے تو ضروری نہیں کہ اس کا خمس دے۔ اور اگر دوران سال اس کی ضرورت ختم ہو جائے تو بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر وہ سامان ان چیزوں میں سے جو عموماً آئندہ سالوں میں استعمال کے لئے رکھی جاتی ہو جیسے سردی اور گرمی کے کپڑے تو ان پر خمس نہیں ہوتا۔ اس صورت کے علاوہ جس وقت بھی اس سامان کی ضرورت ختم ہو جائے احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا خمس دے اور یہی صورت زمانہ زیورات کی ہے جب کہ عورت کا انہیں بطور زینت استعمال کرنے کا زمانہ گزر جائے۔

۱۷۹۱۔ اگر کسی شخص کو کسی سال میں منافع نہ ہو تو وہ اس سال کے اخراجات کو آئندہ سال کے منافع سے منہا نہیں کر سکتا۔

۱۷۹۲۔ اگر کسی شخص کو سال کے شروع میں منافع نہ ہو اور وہ اپنے سرمائے سے خرچ اٹھائے اور سال کے ختم ہونے سے پہلے اسے منافع ہو جائے تو اس نے جو کچھ سرمائے میں سے خرچ کیا ہے اسے منافع سے منہا کر سکتا ہے۔

۱۷۹۳۔ اگر سرمائے کا کچھ حصہ تجارت وغیرہ میں ڈوب جائے تو جس قدر سرمایہ ڈوبا ہو انسان اتنی مقدار اس سال کے منافع میں سے منہا کرسکتا ہے۔

۱۷۹۴۔اگر کسی شخص کے مال میں سے سرمائے کے علاوہ کوئی اور چیز ضائع ہو جائے تو وہ اس چیز کو منافع میں سے مہیا نہیں کر سکتا لیکن اگر اسے اسی سال میں اس چیز کی ضرورت پڑجائے تو وہ اس سال کے دوران اپنے منافع سے مہیا کر سکتا ہے۔

۱۷۹۵۔اگر کسی شخص کو سارا سال کوئی منافع نہ ہو اور وہ اپنے اخراجات قرض لے کر پورے کرے تو وہ آئندہ سالوں کے منافع سے قرض کی رقم منہا نہیں کر سکتا لیکن اگر سال کے شروع میں اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے قرض

لے اور سال ختم ہونے سے پہلے منافع کمائے تو اپنے قرضے کی رقم اس منافع میں سے منہا کر سکتا ہے۔ اور اسی طرح پہلے صورت میں وہ اس قرض کو اس سال کے منافع سے ادا کرسکتا ہے اور منافع کی اس مقدار سے خمس کا کوئی تعلق نہیں۔

۱۷۹۶۔ اگر کوئی شخص مال بڑھانے کی غرض سے یا ایسی املاک خریدنے کے لئے جس کی اسے ضرورت نہ ہو قرض لے تو وہ اس سال کے منافع سے اس قرض کو ادا نہیں کر سکتا۔ہاں جو مال بطور قرض لیا ہو یا جو چیز اس قرض سے خریدی ہو اگر وہ تلف ہوجائے تو اس صورت میں وہ اپنا قرض اس سال کے منافع میں سے ادا کر سکتا ہے۔

۱۷۹۷۔ انسان ہر اس چیز کا جس پر خمس واجب ہو چکا ہو اسی چیز کی شکل میں خمس دے سکتا ہے اور اگر چاہے تو جتنا خمس اس پر واجب ہو اس کی قیمت کے برابر رقم بھی دے سکتا ہے لیکن اگر کسی دوسری جنس کی صورت میں جس پر خمس واجب نہ ہو دینا چاہے تو محل اشکال ہے بجز اس کے کہ ایسا کرنا حاکم شرع کی اجازت سے ہو۔

۱۷۹۸۔ جس شخص کے مال پر خمس واجب الادا ہو اور سال گزر گیا ہو لیکن اس نے خمس نہ دیا ہو اور خمس دینے کا ارادہ بھی نہ رکھتا ہو وہ اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر اگر خمس دینے کا ارادہ رکھتا ہو تب بھی وہ تصرف نہیں کرسکتا۔

۱۷۹۹۔ جس شخص کو خمس ادا کرنا ہو وہ یہ نہیں کر سکتا کہ اس خمس کو اپنے ذمے لے یعنی اپنے آپ کو خمس کے مستحقین کا مقروض تصور کرے اور سارا مال استعمال کرتا رہے اور اگر استعمال کرے اور وہ مال تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

۱۸۰۰۔ جس شخص کو خمس ادا کرنا ہو اگر وہ حاکم شرع سے مفاہمت کرکے خمس کو اپنے ذمے لے لے تو سارا مال استعمال کر سکتا ہے اور مفاہمت کے بعد اس مال سے جو منافع اسے حاصل ہو وہ اس کا اپنا مال ہے۔

۱۸۰۱۔ جو شخص کاروبار میں کسی دوسرے کے ساتھ شریک ہو اگر وہ اپنے منافع پر خمس دے دے اور اس کا حصے دار نہ دے اور آئندہ سال وہ حصے دار اس مال کو جس کا خمس اس نے نہیں دیا ساجھے میں سرمائے کے طور پر پیش کرے تو وہ شخص (جس نے خمس ادا کر دیا ہو) اگر شیعہ اثنا عشری مسلمان ہو تو اس مال کو استعمال میں لاسکتا ہے۔

۱۸۰۲۔ اگر نابالغ بچے کے پاس کوئی سرمایہ هو اور اس سے منافع حاصل هو تو اقوی کی بنا پر اس کا خمس دینا هوگا اور اسکے ولی پر واجب هے که اس کا خمس دے اور اگر ولی خمس نه دے تو بالغ هونے کے بعد واجب هے که وه خود اس کا خمس دے۔

۱۸۰۳۔ جس شخص کو کسی دوسرے شخص سے کوئی مال ملے اور اسے شک هو که (مال دینے والے) دوسرے شخص نے اس کا خمس دیا هے یا نهیں تو وه (مال حاصل کرنے والا شخص) اس مال میں تصرف کرسکتا هے۔ بلکه اگر یقین بھی هو که اس دوسرے شخص نے خمس نهیں دیا تب بھی اگر وه شیعه اثنا عشری مسلمان هو تو اس مال میں تصرف کر سکتا هے۔

۱۸۰۴۔ اگر کوئی شخص کاروبار کے منافع سے سال کے دوران ایسی جائداد خریدے جو اس کی سال بھر کی ضروریات اور اخراجات میں شمار نه هو تو اس پر واجب هے که سال کے خاتمے پر اس کا خمس دے اور اگر خمس نه دے اور اس جائداد کی قیمت بڑھ جائے تو لازم هے که اس کی موجوده قیمت پر خمس دے اور جائداد کے علاوه قالین وغیره کے لئے بھی یهی حکم هے۔

۱۸۰۵۔ جس شخص نے شروع سے (یعنی جب سے اس پر خمس کی ادائیگی واجب هوئی هو) خمس نه دیا هو مثال کے طور پر اگر وه کوئی جائداد خریدے اور اس کی قیمت بڑھ جائے اور اگر اس نے یه جائداد اس ارادے سے نه خریدی هو که اس کی قیمت بڑھ جائے گی تو بیچ دے گا مثلا کھیتی باڑی کے لئے زمین خریدی هو اور اس کی قیمت اس رقم سے ادا کی هو جس پر خمس نه دیا هو تو ضروری هے که قیمت خرید پر خمس دے اور مثلاً اگر بیچنے والے کو وه رقم دی هو جس پر خمس نه دیا هو اور اس سے کها هو که میں یه جائداد اس رقم سے خریدتا هوں تو ضروری هے که اس جائداد کی موجوده قیمت پر خمس دے۔

۱۸۰۶۔ جس شخص نے شروع سے (یعنی جب سے خمس کی ادائیگی اس پر واجب هوئی) خمس نه دیا هو اگر اس نے اپنے کاروبار کے منافع سے کوئی ایسی چیز خریدی هو جس کی اسے ضرورت نه هو اور اسے منافع کمائے ایک سال گزر گیا هو تو ضروری هے که اس کا خمس دے اور اگر اس نے گھر کا سازوسامان اور ضرورت کی چیزیں اپنی حیثیت کے مطابق خریدی هوں اور جانتا هو که اس نے یه چیزیں اس سال کے دوران اس منافع سے خریدی هیں جس سال میں اسے منافع هوا هے تو ان پر خمس دینا لازم نهیں لیکن اگر اسے یه معلوم نه هو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری هے که حاکم شرع سے مفاهمت کرے۔

معدنی کانیں

۱۸۰۷۔ سونے، چاندہ، سیسے، تانبے، لوہے (جیسی دھاتوں کی کانیں) نیز پیٹرولیم، کوئلے، فیروزے، عقیق، پھٹکری یا نمک کی کانیں اور (اسی طرح کی) دوسری کانیں انفال کے زمرے میں آتی ہیں یعنی یہ امام عصر علیہ السلام کی ملکیت ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کوئی چیز نکالے جب کہ شرعا کوئی حرج نہ ہو تو وہ اسے اپنی ملکیت قرار دے سکتا ہے اور اگر وہ چیز نصاب کے مطابق ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

۱۸۰۸۔ کان سے نکلی ہوئی چیز کا نصاب ۱۵ مثقال مروجہ سکہ دار سونا ہے یعنی اگر کان سے نکالی ہوئی کسی چیز کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس پر جو اخراجات آئے ہوں انہیں منہا کرکے جو باقی بچے اس کا خمس دے۔

۱۸۰۹۔ جس شخص نے کان سے منافع کمایا ہو اور جو چیز کان سے نکالی ہو اگر اس کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک نہ پہنچے تو اس پر خمس تب واجب ہوگا جب صرف یہ منافع یا اس کے دوسرے منافع اس منافع کو ملا کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہوجائیں۔

۱۸۱۰۔ جپسم، چونا، چکنی مٹی اور سرخ مٹی پر احتیاط لازم کی بنا پر معدنی چیزوں کے حکم کا اطلاق ہوتا ہے لہذا اگر یہ چیزیں حد نصاب تک پہنچ جائیں تو سال بھر کے اخراجات نکالنے سے پہلے ان کا خمس دینا ضروری ہے۔

۱۸۱۱۔ جو شخص کان سے کوئی چیز نکالے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے خواہ وہ کان زمین کے اوپر ہو یا زیر زمین اور خواہ ایسی زمین میں ہو جو کسی کی ملکیت ہو یا ایسی زمین میں ہو جس کا کوئی مالک نہ ہو۔

۱۸۱۲۔ اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ جو چیز اس نے کان سے نکالی ہے اس کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے کے برابر ہے یا نہیں تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو وزن کرکے یا کسی اور طریقے سے اس کی قیمت معلوم کرے۔

۱۸۱۳۔اگر کئی افراد مل کر کان سے کئی چیز نکالیں اور اس کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے لیکن ان میں سے ہر ایک کا حصہ اس مقدار سے کم ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ خمس دیں۔

۱۸۱۴۔ اگر کوئی شخص اس معدنی چیز کو جو زیر زمین دوسرے کی ملکیت میں ہو اس کی اجازت کے بغیر اس کی زمین کھود کر نکالے تو مشہور قول یہ ہے کہ "جو چیز دوسرے کی زمین سے نکالی جائے وہ اسی مالک کی ہے" لیکن یہ بات اشکال سے خالی

نہی□ اور بہتر یہ ہ□ کہ باہم معاملہ ط□ کر□ اور اگر آپس می□ سمج□وتہ نہ ہوسک□ تو حاکم شرع کی طرف رجوع کری□ تاکہ وہ اس تنازع کا فیصلہ کر□□

گ□ا ہوا دفینہ

۱۸۱۵□ دفینہ وہ مال ہ□ جو زمین یا درخت یا پہا□ یا دیوار می□ گ□ا ہوا ہو اور کوئی اس□ وہا□ س□ نکال□ اور اس کی صورت یہ ہو ہ اس□ دفینہ کہا جاسک□□

۱۸۱۶□ اگر انسان کو کسی ایسی زمین س□ دفینہ مل□ جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اس□ اپن□ قبض□ می□ ل□ سکتا ہ□ یعنی اپنی ملکیت می□ ل□ سکتا ہ□ لیکن اس کا خمس دینا ضروری ہ□□

۱۸۱۷□دفین□ کا نصاب ۱۰۵ مثقال سکہ دار چاندی اور ۱۵ مثقال سکہ دار سونا ہ□ یعنی جو چیز دفین□ س□ مل□ اگر اس کی قیمت ان دونو□ می□ س□ کسی ایک ک□ ب□ی برابر ہو تو اس کا خمس دینا واجب ہ□□

۱۸۱۸□ اگر کسی شخص کو ایسی زمین س□ دفینہ مل□ جو اس ن□ کسی س□ خریدی ہو اور اس□ معلوم ہو کہ یہ ان لوگو□ کا مال نہی□ ہ□ جو اس س□ پہل□ اس زمین ک□ مالک ت□□ اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ مالک مسلمان ہ□ یا ذمی ہ□ اور وہ خود یا اس ک□ وارث زندہ ہی□ تو وہ اس دفین□ کو اپن□ قبض□ می□ ل□ سکتا ہ□ لیکن اس کا خمس دینا ضروری ہ□□ اور اگر اس□ احتمال ہو کہ یہ سابقہ مالک کا مال ہ□ جب کہ زمین اور اسی طرح دفینہ یا وہ جگہ ضمناً زمین می□ شامل ہون□ کی بنا پر اس کا حق ہو تو ضروری ہ□ کہ اس□ اطلاع د□ اور اگر یہ معلوم ہو کہ اس کا مال نہی□ تو اس شخص کو اطلاع د□ جو اس س□ ب□ی پہل□ اس زمین کا مالک ت□ا اور اس پر اس کا حق ت□ا اور اسی ترتیب س□ ان تمام لوگو□ کو اطلاع د□ جو خود اس س□ پہل□ اس زمین ک□ مالک رہ□ ہو□ اور اس پر ان کا حق ہو اور اگر پتہ چل□ کہ وہ ان می□ س□ کسی کا ب□ی مال نہی□ ہ□ تو پ□ر وہ اس□ اپن□ قبض□ می□ ل□ سکتا ہ□ لیکن اس کا خمس دینا ضروری ہ□□

۱۸۱۹□اگر کسی شخص کو ایس□ کئی برتنو□ س□ مال مل□ جو ایک جگہ دفن ہو□ اور اس مال کی مجموعی قیمت ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سون□ ک□ برابر ہو تو ضروری ہ□ کہ اس مال کا خمس د□ لیکن اگر مختلف مقامات س□ دفین□ ملی□ تو ان می□ س□ جس دفین□ کی قیمت مذکورہ مقدار تک پہنچ□ اس پر خمس واجب ہ□ اور جب دفین□ کی قیمت اس مقدار تک نہ پہنچ□ اس پر خمس نہی□ ہ□□

۱۸۲۰ جب دو اشخاص کو ایسا دفینہ مل جس کی قیمت ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سون تک پہنچتی ہو لیکن ان می س ہر ایک کا حصہ اتنا نہ بنتا ہو تو اس پر خمس ادا کرنا ضروری نہی ہ

۱۸۲۱اگر کوئی شخص جانور خرید اور اس ک پی س اس کوئی مال مل تو اگر اس احتمال ہو کہ یہ مال بیچن وال یا پہل مالک کا ہ اور وہ جانور پر اور جوکچھ اس ک پی س برامد ہوا ہ اس پر حق رکھتا ہ تو ضروری ہ کہ اس اطلاع د اور اگر معلوم ہو کہ وہ مال ان می س کسی ایک کا بھی نہی ہ تو احتیاط لازم یہ ہ کہ اس کا خمس د اگرچہ وہ مال دفین ک نصاب ک برابر نہ ہو اور یہ حکم مچھلی اور اس کی مانند دوسر ایس جانداروں ک لئ بھی ہ جن کی کوئی شخص کسی مخصوص جگہ می افزائش و پرورش کر اور ان کی غذا کا انتظام کر اور اگر سمندر یا دریا س اس پکڑا تو کسی کو اس کی اطلاع دینا لازم نہی

وہ حلال مال جو حرام مال می مخلوط ہو جائ

۱۸۲۲ اگر حلال مال حرام مال ک سات اس طرح مل جائ کہ انسان انہی ایک دوسر س الگ نہ کر سک اور حرام مال ک مالک اور اس مال کی مقدار کا بھی علم نہ ہو اور یہ بھی علم نہ ہو کہ حرام مال کی مقدار خمس س کم ہ یا زیادہ تو تمام مال کا خمس قربت مطلقہ کی نیت س ایس شخص کو د جو خمس کا اور مال مجہول المالک کا مستحق ہ اور خمس دین ک بعد باقی مال اس شخص پر حلال ہ

۱۸۲۳ اگر حلال مال حرام مال س مل جائ تو انسان حرام کی مقدار خواہ وہ خمس س کم ہو یا زیادہ جانتا ہو لیکن اس ک مالک کو نہ جانتا ہو تو ضروری ہ کہ اتنی مقدار اس مال ک مالک کی طرف س صدقہ کر د اور احتیاط واجب یہ ہ کہ حاکم شرع س بھی اجازت ل

۱۸۲۴ اگر حلال مال حرام مال س مل جائ اور انسان کو حرام کی مقدار کا علم نہ ہو لیکن اس مال ک مالک کو پہچانتا ہو اور دونو ایک دوسر کو راضی نہ کرسکی تو ضروری ہ کہ جتنی مقدار ک بار می یقین ہو کہ دوسر کا مال ہ وہ اس دید بلکہ اگر دو مال اس کی اپنی غلطی س مخلوط ہوئ ہو تو احتیاط کی بنا پر جس مال ک بار می اس احتمال ہو کہ یہ دوسر کا ہ اس اس مال س زیادہ دینا ضروری ہ

۱۸۲۵□ اگر کوئی شخص حرام س□ مخلوط حلال مال کا خمس د□ د□ اور بعد می□ اس□ پته چل□ که حرام کی مقدار خمس س□ زیاده ت□ی تو ضروری ه□ که جتنی مقدار ک□ بار□ می□ علم هو که خمس س□ زیاده ت□ی اس□ اس ک□ مالک کی طرف س□ صدقه کر د□ □

۱۸۲۶□ اگر کوئی شخص حرام س□ مخلوط حلال مال کا خمس د□ یا ایسا مال جس ک□ مالک کو نه پهچانتا هو مال ک□ مالک کی طرف س□ صدقه کر د□ اور بعد می□ اس کا مالک مل جائ□ تو اگر وه راضی نه هو تو احتیاط لازم کی بنا پر اس ک□ مال ک□ برابر اس□ دینا ضروری ه□□

۱۸۲۷□ اگر حلال مال حرام مال س□ مل جائ□ اور حرام کی مقدار معلوم هو اور انسان جانتا هو که اس کا مالک چند لوگو□ می□ س□ هی کوئی ایک ه□ لیکن یه نه جانتا هو که وه کون ه□ تو ان سب کا اطلاع د□ چنانچه ان می□ س□ کوئی ایک که□ که یه میرا مال ه□ اور دوسر□ که□ی□ که همارا مال نهی□ یا اس مال ک□ بار□ می□ لاعلمی کا اظهار کری□ تو اسی پهل□ شخص کو وه مال دید□ اور اگر دو یا دو س□ زیاده آدمی که□ی□ که یه همارا مال ه□ اور صلح یا اسی طرح کسی طریق□ س□ وه معامله حل نه هو تو ضروری ه□ که تنازع ک□ حل ک□ لئ□ حاکم شرع س□ رجوع کری□ اور اگر وه سب لاعلمی کا اظهار کری□ اور باهم صلح ب□ی نه کری□ تو ظاهر یه ه□ که اس مال ک□ مالک کا تعین قرعه اندازی ک□ ذریع□ هوگا اور احتیاط یه ه□ که حاکم شرع یا اس کا وکیل قرعه اندازی کی نگرانی کر□□

غَوَّاصِی س□ حاصل کئ□ هوئ□ موتی

۱۸۲۸□اگر غواصی ک□ ذریع□ یعنی سمندر می□ غوطه لگا کر لُئولُئو، مرجان یا دوسر□ موتی نکال□ جائی□ تو خواه وه ایسی چیزو□ می□ س□ هو□ جو اگتی هی□□ یا معدنیات می□ س□ هو□ اگر اس کی قیمت ۱۸ چن□ سون□ ک□ برابر هوجائ□ تو ضروری ه□ که اس کا خمس دیا جائ□ خواه انهی□ ایک دفعه می□ سمندر س□ نکالا گیا هو یا ایک س□ زیاده دفعه می□ بشرطیکه پهلی دفعه اور دوسری دفعه غوطه لگان□ می□ زیاده فاصله نه هو مثلاً یه که دو موسمو□ می□ غواصی کی هو□ بصورت دیگر هر ایک دفعه می□ ۱۸ چن□ سون□ کی قیمت ک□ برابر نه هو تو اس کا خمس دینا واجب نهی□ ه□□ اور اسی طرح جب غواصی می□ شریک تمام غوطه خورو□ می□ س□ هر ایک کا حصه ۱۸ چن□ سون□ کی قیمت ک□ برابر نه هو تو ان پر اس خمس دینا واجب نهی□ ه□□

۱۸۲۹۔ اگر سمندر میں غوطہ لگائے بغیر دوسرے ذرائع سے موتی نکالے جائیں تو احتیاط کی بنا پر ان پر خمس واجب ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص سمندر کے پانی کی سطح یا سمندر کے کنارے سے موتی حاصل کرے تو ان کا خمس اسے اس صورت میں دینا ضروری ہے جب جو موتی اسے دستیاب ہوئے ہوں وہ تنہا یا اس کے کاروبار کے دوسرے منافع سے مل کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہوں۔

۱۸۳۰۔ مچھلیوں اور ان دوسرے (آبی) جانوروں کا خمس جنہیں انسان سمندر میں غوطہ لگائے بغیر حاصل کرتا ہے اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب ان چیزوں سے حاصل کردہ منافع تنہا یا کاروبار کے دوسرے منافع سے مل کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہوں۔

۱۸۳۱۔ اگر انسان کوئی چیز نکالنے کا ارادہ کئے بغیر سمندر میں غوطہ لگائے اور اتفاق سے کوئی موتی اس کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اسے اپنی ملکیت میں لینے کا ارادہ کرے تو اس کا خمس دینا ضروری ہے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر حال میں اس کا خمس دے۔

۱۸۳۲۔اگر انسان سمندر میں غوطہ لگائے اور کوئی جانور نکال لائے اور اس کے پیٹ میں سے اسے کوئی موتی ملے تو اگر وہ جانور سیپی کی مانند ہو جس کے پیٹ میں عموماً موتی ہوتے ہیں اور وہ نصاب تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر وہ کوئی ایسا جانور ہو جس نے اتفاقاً موتی نگل لیا ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اگرچہ وہ حدنصاب تک نہ پہنچے تب بھی اس کا خمس دے۔

۱۸۳۳۔ اگر کوئی شخص بڑے دریاؤں مثلاً دجلہ اور فرات میں غوطہ لگائے اور موتی نکال لائے تو اگر اس دریا میں موتی پیدا ہوتے ہوں تو ضروری ہے کہ (جو موتی نکالے) ان کا خمس دے۔

۱۸۳۴۔ اگر کوئی شخص پانی میں غوطہ لگائے اور کچھ عنبر نکال لائے اور اس کی قیمت ۱۸ چنے سونے یا اس سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے بلکہ اگر پانی کی سطح یا سمندر کے کنارے سے بھی حاصل کرے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

۱۸۳۵۔ جس شخص کا پیشہ غوطہ خوری یا کان کنی ہو اگر وہ ان کا خمس ادا کر دے اور پھر اس کے سال بھر کے اخراجات سے کچھ بچ رہے تو اس کے لئے یہ لازم نہیں کہ دوبارہ اس کا خمس ادا کرے۔

۱۸۳۶□ اگر بچه کوئی معدنی چیز نکالے یا اسے کوئی دفینه مل جائے یا سمندر میں غوطه لگا کر موتی نکال لائے تو بچے کا ولی اس کا خمس دے اور اگر ولی خمس ادا نه کرے تو ضروری ہے که بچه بالغ ہونے کے بعد خود خمس ادا کرے اور اسی طرح اگر اس کے پاس حرام مال میں حلال مال میں حلال مال ملا ہوا ہو تو ضروری ہے که اس کا ولی اس مال کا پاک کرے۔

مال غنیمت

۱۸۳۷□ اگر مسلمان امام علیه السلام کے حکم سے کفار سے جنگ کریں اور جو چیزیں جنگ میں ان کے ہاتھ لگیں انہیں "غنیمت" کہا جاتا ہے۔ اور اس مال کی حفاظت یا اس کی نقل و حمل وغیره کے مصارف منها کرنے کے بعد اور جو رقم امام علیه السلام اپنی مصلحت کے مطابق خرچ کریں اور جو مال، خاص امام علیه السلام کا حق ہے اسے علیحده کرنے کے بعد باقیمانده پر خمس ادا کیا جائے۔ مال غنیمت پر خمس ثابت ہونے میں اشیائے منقوله اور غیر منقوله میں کوئی فرق نہیں۔ ہاں جن زمینوں کا تعلق "انفال" سے ہے وه تمام مسلمانوں کی مشترکه ملکیت ہیں اگرچه جنگ امام علیه السلام کی اجازت سے نه ہو۔

۱۸۳۸□ اگر مسلمان کافروں سے امام علیه السلام کی اجازت کے بغیر جنگ کریں اور ان سے مال غنیمت حاصل ہو تو جو غنیمت حاصل ہو وه امام علیه السلام کی ملکیت ہے اور جنگ کرنے والوں کا اس میں کوئی حق نہیں۔

۱۸۳۹□ جو کچھ کافروں کے ہاتھ میں ہے اگر اس کا مالک مُحتَرمُ المَال یعنی مسلمان یا کافرِ ذمّی ہو تو اس پر غنیمت حاصل ہو تو جو غنیمت حاصل ہو وه امام علیه السلام کی ملکیت ہے اور جنگ کرنے والوں کا اس میں کوئی حق نہیں۔

۱۸۴۰□ کافر حَربه کا مال چرانا اور اس جیسا کوئی کام کرنا اگر خیانت اور نقص امن میں شمار ہو تو حرام ہے اور اس طرح کی جو چیزیں ان سے حاصل کی جائیں احتیاط کی بنا پر ضروری ہے که انہیں لوٹا دی جائیں۔

۱۸۴۱□ مشہور یه ہے که ناصبی کا مال مومن اپنے لئے لے سکتا ہے البته اس کا خمس دے لیکن یه حکم اشکال سے خالی نہیں ہے۔

وه زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے

۱۸۴۲۔اگر کافر ذمی مسلمان سے زمین خریدے تو مشہور قول کی بنا پر اس کا خمس اسی زمین سے یا اپنے کسی دوسرے مال سے دے لیکن خمس کے عام قواعد کے مطابق اس صورت میں خمس کے واجب ہونے میں اشکال ہے۔

خمس کا مصرف

۱۸۴۳۔ ضروری ہے کہ خمس دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس کا ایک حصہ سادات کا حق ہے اور ضروری ہے کہ کسی فقیر سید یا یتیم سید یا ایسے سید کو دیا جائے جو سفر میں ناچار ہوگیا ہو۔ اور دوسرا حصہ امام علیہ السلام کا ہے جو ضروری ہے کہ موجودہ زمانے میں جامع الشرائط مجتہد کر دیا جائے یا ایسے کاموں پر جس کی وہ مجتہد اجازت دے خرچ کیا جائے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ مرجع اعلم عمومی مصلحتوں سے آگاہ ہو۔

۱۸۴۴۔ جس یتیم سید کو خمس دیا جائے ضروری ہے کہ وہ فقیر بھی ہو لیکن جو سید سفر میں ناچار ہو جائے وہ خواہ اپنے وطن میں فقیر نہ بھی ہو اسے خمس دیا جاسکتا ہے۔

۱۸۴۵۔ جو سید سفر میں ناچار ہوگیا ہو اگر اس کا سفر گناہ کا سفر ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اسے خمس نہ دیا جائے۔

۱۸۴۶۔ جو سید عادل نہ ہو اسے خمس دیا جاسکتا ہے لیکن جو سید اثنا عشری نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے خمس نہ دیا جائے۔

۱۸۴۷۔ جو سید گناہ کا کام کرتا ہو اگر اسے خمس دینے سے گناہ کرنے میں اس کی مدد ہوتی ہو تو اسے خمس نہ دیا جائے اور احوط یہ ہے کہ اس سید کو بھی خمس نہ دیا جائے جو شراب پیتاہو یا نماز نہ پڑھتا ہو یا علانیہ گناہ کرتا ہو گو خمس دینے سے اسے گناہ کرنے میں مدد نہ ملتی ہو۔

۱۸۴۸۔ جو شخص کہے کہ سید ہوں اسے اس وقت تک خمس نہ دیا جائے جب تک دو عادل اشخاص اس کے سید ہونے کی تصدیق نہ کردیں یا لوگوں میں اس کا سید ہونا اتنا مشہور ہو کہ انسان کو یقین اور اطمینان ہو جائے کہ وہ سید ہے۔

۱۸۴۹۔کوئی شخص اپنے شہر میں سید مشہور ہو اور اس کے سید نہ ہونے کے بارے میں جو باتیں کی جاتی ہوں انسان کو ان پر یقین یا اطمینان نہ ہو تو اسے خمس دیا جاسکتا ہے۔

۱۸۵۰۔ اگر کسی شخص کی بیوی سیدانی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ شوہر اسے اس مقصد کے لئے خمس نہ دے کہ وہ اسے اپنے ذاتی استعمال میں لے آئے لیکن اگر دوسرے لوگوں کی کفالت اس عورت پر واجب ہو اور وہ ان اخراجات کی ادائیگی سے قاصر ہو تو انسان کے لئے جائز ہے کہ اپنی بیوی کو خمس دے تاکہ وہ زیر کفالت لوگوں پر خرچ کرے۔ اور اس عورت کو اس غرض سے خمس دینے کے بارے میں بھی یہی حکم ہے جبکہ وہ (یہ رقم) اپنے غیر واجب اخراجات پر صرف کرے (یعنی اس مقصد کے لئے اس خمس نہیں دینا چاہئے)۔

۱۸۵۱۔ اگر انسان پر کسی سید کے یا ایسی سیدانی کے اخراجات واجب ہوں جو اس کی بیوی نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر وہ اس سید یا سیدانی کے خوراک اور پوشاک کے اخراجات اور باقی واجب اخراجات اپنے خمس سے ادا نہیں کر سکتا ہاں اگر وہ اس سید یا سیدانی کو خمس کی کچھ رقم اس مقصد سے دے کہ وہ واجب اخراجات کے علاوہ اسے دوسری ضروریات پر خرچ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۸۵۲۔ اگر کسی فقیر سید کے اخراجات کسی دوسرے شخص پر واجب ہوں اور وہ شخص اس سید کے اخراجات برداشت نہ کر سکتا ہو یا استطاعت رکھتا ہو لیکن نہ دیتا ہو تو اس سید کو خمس دیا جاسکتا ہے۔

۱۸۵۳۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ کسی ایک فقیر سید کو اس کے ایک سال کے اخراجات سے زیادہ خمس نہ دیا جائے ۔

۱۸۵۴۔ اگر کسی شخص کے شہر میں کوئی مستحق سید نہ ہو اور اسے یقین یا اطمینان ہو کہ کوئی ایسا سید بعد میں بھی نہیں ملے گا یا جب تک کوئی مستحق سید ملے خمس کی حفاظت کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ خمس دوسرے شہر لے جائے اور مستحق کو پہنچا دے اور خمس دوسرے شہر لے جانے کے اخراجات خمس میں سے لے سکتا ہے اور اگر خمس تلف ہو جائے تو اگر اس شخص نے اس کی نگہداشت میں کوتاہی برتی ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے اور اگر کوتاہی نہ برتی ہو تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

۱۸۵۵۔ جب کسی شخص کے اپنے شہر میں خمس کا مستحق شخص موجود نہ ہو تو اگرچہ اسے یقین یا اطمینان ہو کہ بعد میں مل جائے گا اور خمس کے مستحق شخص کے ملنے تک خمس کی نگہداشت بھی ممکن ہو تب بھی وہ خمس دوسرے شہر لے جاسکتا ہے اور اگر وہ خمس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتے اور وہ تلف ہو جائے تو اس کے لئے کوئی چیز دینا ضروری نہیں لیکن وہ خمس کے دوسری جگہ لے جانے کے اخراجات خمس میں سے نہیں لے سکتا ہے۔

۱۸۵۶□ اگر کسی شخص کو□ اپن□ شهر می□ خمس کا مستحق مل جائ□ تب ب□ی وه خمس دوسر□ شهر ل□ جاکر مستحق کو پهنچاسکتا ه□ البته خمس کا ایک شهر س□ دوسر□ شهر ل□ جانا اس قدرتاخیر کا موجب نه هو که خمس پهنچان□ می□ سستی شمار هو لیکن ضروری ه□ که اس□ ل□ جان□ ک□ اخراجات خود ادا کر□□ اور اس صورت می□ اگر خمس ضائع هو جائ□ تو اگرچه اس ن□ اس کی نگهداشت می□ کوتاهی نه برتی هو وه اس کا ذمه دار ه□□

۱۸۵۷□ اگر کوئی شخص حاکم شرع ک□ حکم س□ خمس دوسر□ شهر ل□ جائ□ اور وه تلف هو جائ□ تو اس ک□ لئ□ دوباره خمس دینا لازم نهی□ اور اسی طرح اگر وه خمس حاکم شرع ک□ وکیل کو د□ د□ جو خمس کی وصولی پر مامور هو اور وه وکیل خمس کو ایک شهر س□ دوسر□ شهر ل□ جائ□ تو اس ک□ لئ□ ب□ی یهی حکم ه□□

۱۸۵۸□ یه جائز نهی□ که کسی چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت س□ زیاده لگا کر اس□ بطور خمس دیا جائ□□ اور جیسا که مسئله ۱۷۹۷ می□ بتایا گیا ه□ که کسی دوسری جنس کی شکل می□ خمس ادا کرنا ما سوا سون□ اور چاندی ک□ سکو□ اور انهین جیسی دوسری چیزو□ ک□ هر صورت می□ محل اشکال ه□□

۱۸۵۹□جس شخص کو خمس ک□ مستحق شخص س□ کچ□ لینا هو اور چاهتا هو که اپنا قرضه خمس کی رقم س□ منها کر ل□ تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ه□ که یا تو حاکم شرع س□ اجازت ل□ یا خمس اس مستحق کو دید□ اور بعد می□ مستحق شخص اس□ وه مال قرض□ کی ادائیگی ک□ طور پر لو□ا د□ اور وه یه ب□ی کر سکتا ه□ که خمس ک□ مستحق شخص کی اجازت س□ اس کا وکیل بن کر خود اس کی طرف س□ خمس ل□ ل□ اور اس س□ اپنا قرض چکا ل□□

۱۸۶۰□ مالک، خمس ک□ مستحق شخص س□ یه شرط نهی□ کر سکتا که وه خمس لین□ ک□ بعد اس□ واپس لو□ا د□□ لیکن اگر مستحق شخص خمس لین□ ک□ بعد اس□ واپس دین□ پر راضی هو جائ□ تو اس می□ کوئی حرج نهی□ ه□□ مثلاً جس شخص ک□ ذم□ خمس کی زیاده رقم واجب الادا هو اور وه فقیر هو گیا هو اور چاهتا هو که خمس ک□ مستح لوگو□ کا مقروض نه ره□ تو اگر خمس کا مستحق شخص راضی هو جائ□ که اس س□ خمس ل□ کر پ□ر اسی کو بخش د□ تو اس می□ کوئی حرج نهی□ ه□□

زکو□ ک□ احکام

اشاره

۱۸۶۱□ زکو□ چند چیزو□ پر واجب ه□□

۱۔ گیہوں ۲۔ جَو ۳۔ کھجور ۴۔ کشمش ۵۔ سونا ۶۔ چاندی ۷۔ اونٹ ۸۔ گائے ۹۔بھیڑ بکری ۱۰۔احتیاط لازم کی بنا پر مال تجارت۔

اگر کوئی شخص ان دس چیزوں میں سے کسی ایک کا مالک ہو تو ان شرائط کے تحت جن کا ذکر بعد میں کیا جائے گا ضروری ہے کہ جو مقدار مقرر کی گئی ہے اسے ان مصارف میں سے کسی ایک مد میں خرچ کرے جن کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۸۶۲۔ سلت پر جو گیہوں کی طرح ایک نرم اناج ہے اور جسے بے چھلکے کا جَو بھی کہتے ہیں اور علس پر جو گیہوں کی ایک قسم ہے اور صنعا (یمن) کے لوگوں کی غذا ہے احتیاط واجب کی بنا پر زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط

۱۸۶۳۔ زکوٰۃ کورہ دس چیزوں پر اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب مال اس نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے جس کا ذکر بعد میں کیاجائے گا اور وہ مال انسان کی اپنی ملکیت ہو اور اس کا مالک آزادہو۔

۱۸۶۴۔ اگر انسان گیارہ مہینے گائے، بھیڑ بکری، اونٹ، سونے یا چاندی کا مالک رہے تو اگرچہ بارھویں مہینے کی پہلی تاریخ کو زکوٰۃ اس پر واجب ہو جائے گی لیکن ضروری ہے کہ اگلے سال کی ابتدا کی حساب بارھویں مہینے کے خاتمے کے بعد سے کرے۔

۱۸۶۵۔ سونے، چاندی اور مال تجارت پر زکوۃ کے واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ ان چیزوں کا مالک، بالغ اور عاقل ہو۔ لیکن گیہوں،جَو، کھجور، کشمش اور اسی طرح اونٹ، گائے اور بھیڑ بکریوں میں مالک کا بالغ اور عاقل ہونا شرط نہیں ہے۔

۱۸۶۶۔ گیہوں اور جَو پر زکوۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب انہیں "گیہوں" اور "جَو" کہا جائے۔ کشمش پر زکوۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ ابھی انگور ہی کی صورت میں ہو۔ اور کھجور پر زکوۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب (وہ پک جائیں اور) عرب اسے تمر کہیں لیکن گیہوں اور جَو میں زکوۃ کا نصاب دیکھنے اور زکوۃ دینے کا وقت وہ ہوتا ہے جب یہ غلہ کھلیان میں پہنچے اور ان (کی بالیوں) سے بھوسا اور (دانہ) الگ کیا جائے۔ جبکہ کھجور اور کشمش میں یہ وقت وہ ہوتا ہے جب انہیں اتار لیتے ہیں۔ اس وقت کو خشک ہونے کا وقت بھی کہتے ہیں۔

۱۸۶۷۔ گیہوں، جَو، کشمش اور کھجور میں زکوٰۃ ثابت ہونے کے لئے جیسا کہ سابقہ مسئلے میں بتایا گیا ہے اقوی کی بنا پر معتبر نہیں ہے کہ ان کا مالک ان میں تصرف کر سکے۔ پس اگر مالک غائب ہو اور مال بھی اس کے یا اس کے وکیل کے ہاتھ میں نہ ہو مثلا کسی نے ان چیزوں کو غصب کر لیا ہو تب بھی زکوٰۃ ان چیزوں میں ثابت ہے۔

۱۸۶۸۔ سونے، چاندی اور مال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہونے کے لئے ۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ۔ ضروری ہے کہ مالک عاقل ہو اگر مالک پورا سال یا سال کا کچھ حصہ دیوانہ رہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۸۶۹۔ اگر گائے، بھیڑ، اونٹ، سونے اور چاندی کا مالک سال کا کچھ حصہ مست (بے حواس) یا بے ہوش رہے تو زکوٰۃ اس پر سے ساقط نہیں ہوتی اور اسی طرح گیہوں، جَو، اور کشمش کا مالک زکوٰۃ واجب ہونے کے موقع پر مست یا بے ہوش ہوجائے تو بھی یہی حکم ہے۔

۱۸۷۰۔گیہوں، جَو، کھجور اور کشمش کے علاوہ دوسری چیزوں میں زکوٰۃ ثابت ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ مالک اس مال میں تصرف کرنے کی قدرت رکھتا ہو پس اگر کسی نے اس مال کی غصب کر لیا ہو اور مالک اس مال میں تصرف نہ کر سکتا ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۸۷۱۔ اگر کسی نے سونا اور چاندی یا کوئی اور چیز جس پر زکوٰۃ دینا واجب ہو کسی سے قرض لی ہو اور وہ چیز ایک سال تک اس کے پاس رہے تو ضروری ہے کہ اس کی زکوٰۃ دے اور جس نے قرض دیا ہو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

گیہوں، جَو، کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ

۱۸۷۲۔ گیہوں، جَو، کھجور اور کشمش پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ نصاب کی حد تک پہنچ جائیں اور ان کا نصاب تین سو صاع ہے جو ایک گروہ (علماء) کے بقول تقریباً ۸۴۷ کیلو ہوتا ہے۔

۱۸۷۳۔جس انگور، کھجور ، جو اور گیہوں پر زکوٰۃ واجب ہوچکی ہو اگر کوئی شخص خود یا اس کے اہل و عیال اسے کھالیں یا مثلاً وہ یہ اجناس کسی فقیر کو زکوٰۃ کی نیت کے بغیر دے دے تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار استعمال کی ہو اس پر زکوٰۃ دے۔

۱۸۷۴۔ اگر گیہوں،جَو،کھجور اور انگور پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد ان چیزوں کا مالک مرجائے تو جتنی زکوٰۃ بنتی ہو وہ اس کے مال سے دینی ضروری ہے لیکن اگر وہ شخص زکوۃ واجب ہونے سے پہلے مرجائے تو ہر وہ وارث جس کا حصہ نصاب تک پہنچ جائے ضروری ہے کہ اپنے حصے کی زکوۃ خود ادا کرے۔

۱۸۷۵۔ جو شخص حاکم شرع کی طرف سے زکوٰۃ جمع کرنے پر مامور ہو وہ گیہوں اور جو کے کھلیان میں بھوسا (اور دانہ) الگ کرنے کے وقت اور کھجور اور انگور کے خشک ہونےکے وقت زکوٰۃ کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگرمالک نہ دے اور جس چیز پر زکوٰۃ واجب ہوگئی ہو وہ تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

۱۸۷۶۔اگر کسی شخص کے کھجور کے درختوں، انگور کی بیلوں یا گیہوں اور جَو کے کھیتوں (کی پیداوار) کا مالک بننے کے بعد ان چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان پر زکوٰۃ دے۔

۱۸۷۷۔اگر گیہوں، جَو، کھجور اور انگور پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد کوئی شخص کھیتوں اور درختوں کو بیچ دے تو بیچنے والے پر ان اجناس کی زکوٰۃ دینا واجب ہے اور جب وہ زکوۃ ادا کر دے تو خریدنے والے پر کچھ واجب نہیں ہے۔

۱۸۷۸۔اگر کوئی شخص گیہوں، جَو، کھجور یا انگور خریدے اور اسے علم ہو کہ بیچنے والے نے ان کی زکوٰۃ دے دی ہے یا شک کرے کہ اس نے زکوٰۃ دی ہے یا نہیں تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے اور اگر اسے معلوم ہو کہ بیچنے والے نے ان پر زکوٰۃ نہیں دی تو ضروری ہے کہ وہ خود اس پر زکوٰۃ دیدے لیکن اگر بیچنے والے نے دغل کیا ہو تو وہ زکوۃ دینے کے بعد اس سے رجوع کر سکتا ہے اور زکوۃ کی مقدار کا اس سے مطالبہ کر سکتا ہے۔

۱۸۷۹۔ اگر گیہوں، جَو، کھجور اور انگور کا وزن تر ہونے کے وقت نصاب کی حد تک پہنچ جائے اور خشک ہونے کے وقت اس حد سے کم ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۸۸۰۔اگر کوئی شخص گیہوں، جَو اور کھجور کو خشک ہونے کے وقت سے پہلے خرچ کرے تو اگر وہ خشک ہو کر نصاب پر پوری اتریں تو ضروری ہے کہ ان کو زکوٰۃ دے۔

۱۸۸۱۔ کھجور کی تین قسمیں ہیں :۔

۱۔ وہ جسے خشک کیا جاتا ہے (یعنی چھوارے)۔ اس کی زکوٰۃ کا حکم بیان ہو چکا ہے۔

۲□ وہ جو رُطَب (پکی ہوئی رس دار) ہون□ کی حالت می□ ک□ائی جاتی ہ□ □

۳□ وہ جو کچی ہی ک□ائی جاتی ہ□□

دوسری قسم کی مقدار اگر خشک ہون□ پر نصاب کی حد تک پہنچ جائ□ تو احتیاط مستحب ہ□ کہ اس کی زکو□ دی جائ□□ جہان تک تیسری قسم کا تعلق ہ□ ظاہر یہ ہ□ کہ اس پر زکو□ واجب نہی□ ہ□□

۱۸۸۲□ جس گیہو□، جَو، ک□جور اور کشمش کی زکو□ کسی شخص ن□ د□ دی ہو اگر وہ چند سال اس ک□ پاس پ□ی ب□ی رہی□ تو ان پر دوبارہ زکو□ واجب نہی□ ہو گی□

۱۸۸۳□ اگر گیہو□،جَو، ک□جور اور انگور (کی کاشت) بارانی یا نہری زمین پر کی جائ□ یا مصر زراعت کی طرح انہی□ زمین کی نمی س□ فائدہ پہنچ□ تو ان پر زکو□ دسوا□ حصہ ہ□ اور اگر ان کی سینچائی (ج□یل یا کنوی□ وغیرہ) ک□ پانی س□ بذریعہ □ول کی جائ□ تو ان پر زکو□ بیسوا□ حصہ ہ□□

۱۸۸۴□ اگر گیہو□، جو، ک□جور اور انگور (کی کاشت) بارش ک□پانی س□ ب□ی سیراب ہو اور اس□ □ول وغیرہ ک□ پانی س□ ب□ی فائدہ پہنچ□ تو اگر یہ سینچائی ایسی ہو کہ عام طور پر کہا جاسک□ کہ ان کی سینچائی □ول وغیرہ س□ کی گئی ہ□ تو اس پر زکو□ بیسوا□ حصہ ہ□ اور اگر یہ کہا جائ□ کہ یہ نہر اور بارش ک□ پانی س□ سیراب ہوئ□ ہی□ تو ان پر زکو□ دسوا□ حصہ ہ□ اور اگر سینچائی کی صورت یہ ہو کہ عام طور پر کہا جائ□ کہ دونو□ ذرائع س□ سیراب ہوئ□ ہی□ تو اس پر زکو□ سا□□□ سات فی صد ہ□□

۱۸۸۵□ اگر کوئی شک کر□ کہ عام طور پر کون سی بات صحیح سمج□ی جائ□ گی اور اس□ علم نہ ہو کہ سینچائی کی صورت ایسی ہ□ کہ لوگ عام طور پر کہی□ کہ دونو□ ذرائع س□ سینچائی ہوئی یا یہ کہی□ کہ مثلاً بارش ک□ پانی س□ ہوئی ہ□ تو اگر وہ سا□□□ سات فی صد زکو□ د□ تو کافی ہ□□

۱۸۸۶□ اگر کوئی شک کر□ اور اس□ علم نہ ہو کہ عموماً کہت□ ہی□ کہ دونو□ ذرائع س□ سینچائی ہوئی ہ□ یا یہ کہت□ ہی□ کہ □ول وغیرہ س□ ہوئی ہ□ تو اس صورت می□ بیسوا□ حصہ دینا کافی ہ□□ اور اگر اس بات کا احتمال ب□ی ہو کہ عموماً لوگ کہی□ کہ بارش ک□ پانی س□ سیرابی ہوئی ہ□ تب ب□ی یہی حکم ہ□□

۱۸۸۷۔ اگر گیہوں،جَو، کھجور اور انگور بارش اور نہر کے پانی سے سیراب ہوں اور انہیں ڈول وغیرہ کے پانی کی حاجت نہ ہو لیکن ان کی سینچائی ڈول کے پانی سے بھی ہوئی ہو اور ڈول کے پانی سے آمدنی میں اضافے میں کوئی مدد نہ ملی ہو تو ان پر زکوٰۃ دسواں حصہ ہے اور اگر ڈول وغیرہ کے پانی سے سینچائی ہوئی ہو اور نہر اور بارش کے پانی کی حاجت نہ ہو لیکن نہر اور بارش کے پانی سے بھی سیراب ہوں اور اس سے آمدنی میں اضافے میں کوئی مدد نہ ملی ہو تو ان پر زکوٰۃ بیسواں حصہ ہے۔

۱۸۸۸۔اگر کسی کھیت کی سینچائی ڈول وغیرہ سے کی جائے اور اس سے ملحقہ زمین میں کھیتی باڑی کی جائے اور وہ ملحقہ زمین اس زمین سے فائدہ اٹھائے اور اسے سینچائی کی ضرورت نہ رہے تو جس زمین کی سینچائی ڈول وغیرہ سے کی گئی ہے اس کی زکوٰۃ بیسواں حصہ اور اس سے ملحقہ کھیت کی زکوٰۃ احتیاط کی بنا پر دسواں حصہ ہے۔

۱۸۸۹۔جو اخراجات کسی شخص نے گیہوں، جو، کھجور اور انگور پر کئے ہوں انہیں وہ فصل کی آمدنی سے منہا کرکے نصاب کا حساب نہیں لگا سکتا لہذا اگر ان میں سے کسی ایک کا وزن اخراجات کا حساب لگانے سے پہلے نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس پر زکوٰۃ دے۔

۱۸۹۰۔ جس شخص نے زراعت میں بیج استعمال کیا ہو خواہ وہ اس کے پاس موجود ہو یا اس نے خریدا ہو وہ نصاب کا حساب اس بیج کو فصل کی آمدنی سے منہا کر کے نہیں کر سکتا بلکہ ضروری ہے کہ نصاب کا حساب پوری فصل کو مدنظر رکھتے ہوئے لگائے۔

۱۸۹۱۔ جو کچھ حکومت اصلی مال سے (جس پر زکوٰۃ واجب ہو) بطور محصول لے لے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ مثلاً اگر کھیت کی پیداوار ۲۰۰۰ کیلو ہو اور حکومت اس میں سے ۱۰۰۰ کیلو بطور لگان کے لے لے تو زکوٰۃ فقط ۱۹۰۰ کیلو پر واجب ہے۔

۱۸۹۲۔ احتیاط واجب کی بنا پر انسان یہ نہیں کر سکتا کہ جو اخراجات اس نے زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے کئے ہوں انہیں وہ پیداوار سے منہا کرے اور صرف باقی ماندہ پر زکوۃ دے۔

۱۸۹۳۔ زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد جو اخراجات کئے جائیں اور جو کچھ زکوۃ کی کی مقدار کی نسبت خرچ کیا جائے وہ پیداوار سے منہا نہیں کیا جاسکتا اگرچہ احتیاط کی بنا پر حکم شرع یا اس کے وکیل سے اس کو خرچ کرنے کی اجازت بھی لے لی ہو۔

۱۸۹۴۔ کسی شخص کے لئے یہ واجب نہیں کہ وہ انتظار کرے تاکہ جو اور گیہوں کھلیان تک پہنچ جائیں اور انگور اور کھجور کے خشک ہونے کا وقت ہو جائے پھر زکوٰۃ دے بلکہ جونہی زکوٰۃ واجب ہو جائز ہے کہ زکوٰۃ کی مقدار کا اندازہ لگا کر وہ قیمت بطور زکوٰۃ دے۔

۱۸۹۵۔ زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد متعلقہ شخص یہ کر سکتا ہے کہ کھڑی فصل کاٹنے یا کھجور اور انگور کو چننے سے پہلے زکوٰۃ مستحق شخص یا حاکم شرع یا اس کے وکیل کو مشترکہ طور پیش کر دے اور اس کے بعد وہ اخراجات میں شریک ہوں گے۔

۱۸۹۶۔ جب کوئی شخص فصل یا کھجور اور انگور کی زکوٰۃ عین مال کی شکل میں حاکم شرع یا مستحق شخص یا ان کے وکیل کو دے دے تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ بلا معاوضہ مشترکہ طور پر ان چیزوں کی حفاظت کرے بلکہ وہ فصل کی کٹائی یا کھجور اور انگور کے خشک ہونےتک مال زکوٰۃ اپنی زمین میں رہنے کے بدلے اجرت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

۱۸۹۷۔ اگر انسان کئی شہریوں میں فصل پکنے کا وقت ایک دوسرے سے مختلف ہو اور ان سب شہروں سے فصل اور میوے ایک ہی وقت میں دستیاب نہ ہوتے ہوں اور یہ سب ایک سال کی پیداوار شمار ہوتے ہوں تو اگر ان میں سے جو چیز پہلے پک جائے وہ نصاب کے مطابق ہو تو ضروری ہے کہ اس پر اس کے پکنے کے وقت زکوٰۃ دے اور باقی ماندہ اجناس پر اس وقت زکوٰۃ دے جب وہ دستیاب ہوں اور اگر پہلے پکنے والی چیز نصاب کے برابر نہ ہو تو انتظار کرے تاکہ باقی اجناس پک جائیں۔ پھر اگر سب ملا کر نصاب کے برابر ہوجائیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر نصاب کے برابر نہ ہوں تو ان پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔

۱۸۹۸۔ اگر کھجور اور انگور کے درخت سال میں دو دفعہ پھل دیں اور دونوں مرتبہ کی پیداوار جمع کرنے پر نصاب کے برابر ہوجائے تو احتیاط کی بنا پر اس پیداوار پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۱۸۹۹۔ اگر کسی شخص کے پاس غیر خشک شدہ کھجوریں ہوں یا انگور ہوں جو خشک ہونے کی صورت میں نصاب کے مطابق ہوں تو اگر ان کے تازہ ہونے کی حالت میں وہ زکوٰۃ کی نیت سے ان کی اتنی مقدار زکوٰۃ کے مصرف میں لے آئے جتنی ان کے خشک ہونے پر زکوۃ کی اس مقدار کے برابر ہو جو اس پر واجب ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۹۰۰۔ اگر کسی شخص پر خشک کھجور یا کشمش کی زکوٰۃ واجب ہو تو وہ ان کی زکوٰۃ تازہ کھجور یا انگور کی شکل میں نہیں دے سکتا بلکہ اگر وہ خشک کھجور یا کشمش کی زکوۃ کی قیمت لگائے اور انگور یا تازہ کھجوریں یا کشمش یا کوئی اور خشک کھجوریں اس

قیمت کے طور پر دے تو اس میں بھی اشکال ہے نیز اگر کسی پر تازہ کھجور یا انگور کی زکوۃ واجب هو تو وه خشک کھجور یا کشمش دے کر وه زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا بلکه اگر وه قیمت لگا کر کوئی دوسری کھجور یا انگور دے تو اگرچه وه تازه هی هو اس میں اشکال ہے۔

۱۹۰۱۔ جو کچھ حکومت اصلی مال سے (جس پر زکوٰۃ واجب هو) بطور محصول لے لے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ مثلاً اگر کھیت کی پیداوار ۲۰۰۰ کیلو هو اور حکومت اس میں سے ۱۰۰ کیلو بطور لگان کے لے لے تو زکوٰۃ فقط ۱۹۰۰ کیلو پر واجب ہے۔

۱۸۹۲۔ احتیاط واجب کی بنا پر انسان یه نہیں کر سکتا که جو اخراجات اس نے زکوۃ واجب ہونے سے پہلے کئے ہوں انہیں وه پیداوار سے منها کرے اور صرف باقی مانده پر زکوٰۃ دے۔

۱۸۹۳۔ زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد جو اخراجات کئے جائیں اور جو کچھ زکوٰۃ کی مقدار کی نسبت خرچ کیا جائے وه پیداوار سے منها نہیں کیا جاسکتا اگرچه احتیاط کی بنا پر حاکم شرع یا اس کے وکیل سے اس کو خرچ کرنے کی اجازت بھی لے لی ہو۔

۱۸۹۴۔ کسی شخص کے لئے یه واجب نہیں که وه انتظار کرے تاکه جو اور گیہوں کھلیان تک پهنچ جائیں اور انگور اور کھجور کے خشک ہونے کا وقت هو جائے پھر زکوٰۃ دے بلکه جونهی زکوٰۃ دے بلکه جونهی زکوٰۃ واجب هوجائز ہے که زکوٰۃ کی مقدار کا اندازه لگا کر وه قیمت بطور زکوۃ دے۔

۱۸۹۵۔ زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد متعلقه شخص یه کر سکتا ہے که کھڑی فصل کاٹنے یا کھجور اور انگور کو چننے سے پہلے زکوٰۃ مستحق شخص یا حاکم شرع یا اس کے وکیل کو مشترکه طور پر پیش کر دے اور اس کے بعد وه اخراجات میں شریک ہوں گے۔

۱۸۹۶۔ جب کوئی شخص فصل یا کھجور اور انگور کی زکوٰۃ عین مال کی شکل میں حاکم شرع یا مستحق شخص یا ان کے وکیل کو دے دے تو اس کے لئے ضروری نہیں که بلامعاوضه مشترکه طور پر ان چیزوں کی حفاظت کرے بلکه وه فصل کی کٹائی یا کھجور اور انگور کے خشک ہونے تک مال زکوٰۃ اپنی زمین میں رہنے کے بدلے اجرت کا مطالبه کر سکتا ہے۔

۱۸۹۷۔ اگر انسان کئی شہروں میں گیہوں،جَو، کھجور یا انگور کا مالک ہو اور ان شہروں میں فصل پکنے کا وقت ایک دوسرے سے مختلف ہو اور ان سب شہروں سے فصل اور میوے ایک ہی وقت میں دستیاب نہ ہوتے ہوں اور یہ سب ایک سال کی پیداوار شمار ہوتے ہوں تو اگر ان میں سے جو چیز پہلے پک جائے وہ نصاب کے مطابق ہو تو ضروری ہے کہ اس پر اس کے پکنے کے وقت زکوٰۃ دے اور باقی ماندہ اجناس پر اس وقت زکوٰۃ دے جب وہ دستیاب ہوں اور اگر پہلے پکنے والی چیز نصاب کے برابر نہ ہو تو انتظار کرے تاکہ باقی اجناس پک جائیں۔ پھر اگر سب ملا کر نصاب کے برابر ہوجائیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر نصاب کے برابر نہ ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۸۹۸۔ اگر کھجور اور انگور کے درخت سال میں دو دفعہ پھل دیں اور دونوں مرتبہ کی پیداوار جمع کرنے پر نصاب کے برابر ہوجائے تو احتیاط کی بنا پر اس پیداوار پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۱۸۹۹۔ اگر کسی شخص کے پاس غیر خشک شدہ کھجوریں ہوں یا انگور ہوں جو خشک ہونے کی صورت میں نصاب کے مطابق ہوں تو اگر ان کے تازہ ہونے کی حالت میں وہ زکوٰۃ کی نیت سے ان کی اتنی مقدار زکوٰۃ کے مصرف میں لے آئے جتنی ان کے خشک ہونے پر زکوٰۃ کی اس مقدار کے برابر ہو جو اس پر واجب ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۹۰۰۔ اگر کسی شخص پر خشک کھجور یا کشمش کی زکوٰۃ واجب ہو تو وہ ان کی زکوٰۃ تازہ کھجور یا انگور کی شکل میں نہیں دے سکتا بلکہ اگر وہ خشک کھجور یا کشمش کی زکوٰۃ کی قیمت لگائے اور انگور یا تازہ کھجوریں یا کشمش یا کوئی اور خشک کھجوریں اس قیمت کے طور پر دے تو اس میں بھی اشکال ہے نیز اگر کسی پر تازہ کھجور یا انگور کی زکوٰۃ واجب ہو تو وہ خشک کھجور یا کشمش دے کر وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا بلکہ اگر وہ قیمت لگا کر کوئی دوسری کھجور یا انگور دے تو اگرچہ وہ تازہ ہی ہو اس میں اشکال ہے۔

۱۹۰۱۔ اگر کوئی ایسا شخص مرجائے جو مقروض ہو اور اس کے پاس ایسا مال بھی ہو جس پرزکوٰۃ وجاب ہوچکی ہو تو ضروری ہے کہ جس مال پر زکوٰۃ واجب ہوچکی ہو پہلے اس میں سے تمام زکوٰۃ دی جائے اور اس کے بعد اس کا قرضہ ادا کیا جائے۔

۱۹۰۲۔ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جو مقروض ہو اور اس کے پاس گیہوں،جَو، کھجور یا انگور بھی ہو اور اس سے پہلے کہ ان اجناس پر زکوٰۃ واجب ہو اس کے ورثاء اس کا قرضہ کسی دوسرے مال سے ادا کردیں تو جس وارث کا حصہ نصاب کی مقدار تک پہنچتا ہو ضروری ہے کہ زکوٰۃ دے اور اگر اس سے پہلے کہ زکوۃ ان اجناس پر واجب ہو متوفی کا قرضہ ادا نہ

کرے اور اگر اس کا مال فقط اس قرضے جتنا ہو تو ورثاء کے لئے واجب نہیں کہ ان اجناس پر زکوٰۃ دیں اوعر اگر متوفی کا مال اس کے قرض سے زیادہ ہو جبکہ متوفی پر اتنا قرض ہو کہ اگر اسے ادا کرنا چاہیں تو ادا کرسکیں ضروری ہے کہ گیہوں، جَو، کھجور اور انگور میں سے کچھ مقدار بھی قرض خواہ کو دیں لہذا جو کچھ قرض خواہ کو دیں اس پر زکوۃ نہیں ہے اور باقی ماندہ مال پر وارثوں میں سے جس کا بھی حصہ زکوۃ کے نصاب کے برابر ہو اس کی زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔

۱۹۰۳۔ جس شخص کے پاس اچھی اور گھٹیا دونوں قسم کی گندم، جَو، کھجور اور انگور ہوں جن پر زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو اس کے لئے احتیاط واجب یہ ہے کہ اچھی اور گھٹیادونوں اقسام میں سے الگ الگ زکوٰۃ نکالے۔

سونے کا نصاب

۱۹۰۴۔ سونے کے نصاب دو ہیں :

اس کا پہلا انصاب بیس مثقال شرعی ہے جب کہ ہر مثقال شرعی ۱۸ نخود کا ہوتا ہے پس جس وقت سونے کی مقدار بیس مثقال شرعی تک جو آجکل کے پندرہ مثقال کے برابر ہوتے ہیں پہنچ جائے اور وہ دوسری شرائط بھی پوری ہوتی ہوں جو بیان کی جاچکی ہیں تو ضروری ہے کہ انسان اس کا چالیسواں حصہ جو ۹ نخود کے برابر ہوتا ہے۔ زکوٰۃ کے طور پر دے اور اگر سونا اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اور اس کا دوسرا انصاب چار مثقال شرعی ہے جو آجکل کے تین مثقال کے برابر ہوتے ہیں یعنی اگر پندرہ مثقال پر تین مثقال کا اضافہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ تمامتر ۱۸ مثقال پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ دے اور اگر تین مثقال سے کم اضافہ ہو تو ضروری ہے کہ صرف ۱۵ مثقال پر زکوٰۃ دے اور اس صورت میں اضافے پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جوں جوں اضافہ ہو اس کے لئے یہی حکم ہے یعنی اگر تین مثقال اضافہ ہو تو ضروری ہے کہ تمامتر مقدار پر زکوٰۃ دے اور اگر اضافہ تین مثقال سے کم ہو تو جو مقدار بڑھی ہو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

چاندی کا نصاب

۱۹۰۵۔ چاندی کے نصاب دو ہیں :

اس کا پہلا نصاب ۱۰۵ مروجہ مثقال ہے لہذا جب چاندی کی مقدار ۱۰۵ مثقال تک پہنچ جائے اور وہ دوسری شرائط بھی پوری کرتی ہو جو بیان کی جاچکی ہیں تو ضروری ہے کہ انسان اس کا ڈھائی فیصد جو دو مثقال اور ۱۵ نخود بنتا ہے بطور زکوٰۃ دے اور اگر وہ اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اس کا دوسرا نصاب ۲۱ مثقال ہے یعنی اگر ۱۰۵ مثقال پر ۲۱ مثقال کا اضافہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ جیسا کہ بتایا جاچکا ہے پورے ۱۶۶ مثقال پر زکوٰۃ دے اور اگر ۲۱ مثقال سے کم اضافہ ہو تو ضروری ہے کہ صرف ۱۰۵ مثقال پر زکوٰۃ دے اور جو اضافہ ہوا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جتنا بھی اضافہ ہوتا جائے یہی حکم ہے یعنی اگر ۲۱ مثقال کا اضافہ ہو تو ضروری ہے تمامتر مقدار پر زکوٰۃ دے اور اگر اس سے کم اضافہ ہو تو وہ مقدار جس کا اضافہ ہوا ہے اور جو ۲۱ مثقال سے کم ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس بنا پر انسان کے پاس جتنا سونا یا چاندی ہو اگر وہ اس کا چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ دے تو وہ ایسی زکوۃ ادا کرے گا جو اس پر واجب تھی اور اگر وہ کسی وقت واجب مقدار سے کچھ زیادہ دے مثلاً اگر کسی کے پاس ۱۱۰ مثقال چاندی ہو اور وہ اس کا چالیسواں حصہ دے تو ۱۰۵ مثقال کی زکوٰۃ تو وہ ہو گی جو اس پر واجب تھی اور ۵ مثقال پر وہ ایسی زکوٰۃ دے گا جو اس پر واجب نہ تھی۔

۱۹۰۶۔ جس شخص کے پاس نصاب کے مطابق سونا یا چاندی ہو اگرچہ وہ اس پر زکوۃ دے دے لیکن جب تک اس کے پاس سونا یا چاندی پہلے نصاب سے کم نہ ہوجائے ضروری ہے کہ ہر سال ان پر زکوٰۃ دے۔

۱۹۰۷۔ سونے اور چاندی پر زکوۃ اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب وہ ضروری ہے ڈھلے ہوئے سکوں کی صورت میں ہوں اور ان کے ذریعے لین دین کا رواج ہو اور اگر ان کی مہر مٹ بھی چکی ہو تب بھی ضروری ہے کہ ان زکوۃ دی جائے۔

۱۹۰۷۔ سونے اور چاندی پر زکوٰۃ اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب وہ ضروری ہے ڈھلے ہوئے سکوں کی صورت میں ہوں اور ان کے ذریعے لین دین کا رواج ہو اور اگر ان کی مہر مٹ بھی چکی ہو تب بھی ضروری ہے کہ ان پر زکوٰۃ دی جائے۔

۱۹۰۸۔ وہ سکہ دار سونا اور چاندی جنہیں عورتیں بطور زیور پہنتی ہوں جب تک وہ رائج ہوں یعنی سونے اور چاندی کے سکوں کے طور پر ان کے ذریعے لین دین ہوتا ہو احتیاط کی بنا پر ان کی زکوٰۃ دینا واجب ہے لیکن اگر ان کے ذریعے لین دین کا رواج باقی نہ ہو تو ان زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۹۰۹□ جس شخص ک□ پاس سونا اور چاندی دونو□ ہون اگر ان می□ س□ کوئی ب□ی پہل□ نصاب ک□ برابر نہ ہو مثلاً اس ک□ پاس ۱۰۴ مثقال چاندی اور ۱۴ مثقال سونا ہو تو اس پر زکو□□ واجب نہی□ ہ□□

۱۹۱۰□جیسا کہ پہل□ بتایا گیا ہ□ سون□ اور چاندی پر زکو□□ اس صورت می□ واجب ہوتی ہ□ جب وہ گیارہ مہین□ نصاب کی مقدار ک□ مطابق کسی شخص کی ملکیت می□ رہی□ اور اگر گیارہ مہینو□ می□ کسی وقت سونا اور چاندی پہل□ نصاب س□ کم ہوجائی□ تو اس شخص زکو□ واجب نہی□ ہ□□

۱۹۱۱□ اگر کسی شخص ک□ پاس سونا اور چاندی ہو اور وہ گیارہ مہین□ ک□ دوران انہی□ کسی دوسری چیز س□ بدل ل□ یا انہی□ پگ□لا ل□ تو اس پر زکو□□ واجب نہی□ ہ□□لیکن اگر وہ زکو□□ س□ بچن□ ک□ لئ□ ان کو سون□ یا چاندی س□ بدل ل□ یعنی سون□ کو سون□ یا چاندی س□ یاچاندی کو چاندی یا سون□ س□ بدل ل□ تو احتیاط واجب ہ□ کہ زکو□□ د□□

۱۹۱۲□ اگر کوئی شخص بار□وی□ مہین□ می□ سونا یا چاندی پگ□لائ□ تو ضروری ہ□ کہ ان پر زکو□□ د□ اور اگر پگ□لان□ کی وجہ س□ ان کا وزن یا قیمت کم ہو جائ□ تو ضروری ہ□ کہ ان چیزو□ کو پگ□لان□ س□ پہل□ جو زکو□ اس پر واجب ت□ی وہ د□□

۱۹۱۳□اگر کسی شخص ک□ پاس جو سونا اور چاندی ہو اس می□ س□ کچ□ ب□□یا اور کچ□ گ□□یا قسم کا ہو تو وہ ب□□یا کی زکو□ ب□□یا می□ س□ اور گ□□یا کی زکو□□ گ□□یا می□ س□ د□ سکتا ہ□□ لیکن احتیاط کی بنا پر وہ گ□□یا حص□ می□ س□ تماما زکو□□ نہی□ د□ سکتا بلکہ بہتر یہ ہ□ کہ ساری زکو□□ ب□□یا سون□ اور چاندی می□ س□ د□□

۱۹۱۴□ سون□ اور چاندی ک□ سک□ جن می□ معمول س□ زیادہ دوسری د□ات کی آمیزش ہو اگر انہی□ چاندی اور سون□ ک□ سک□ کہا جاتا ہو تو اس صورت می□ جب وہ نصاب کی حد تک پہنچ جائی□ ان پر زکو□□ واجب ہ□ گو ان کا خالص حصہ نصاب کی حد تک نہ پہنچ□ لیکن اگر انہی□ سون□ اور چاندی ک□ سک□ نہ کہا جاتا ہو تو خواہ ان کا خالص حصہ نصاب کی حد تک پہنچ ب□ی جائ□ ان پر زکو□□ کا واجب ہونا محل اشکال ہ□□

۱۹۱۵□ جس شخص ک□ پاس سون□ اور چاندی ک□ سک□ ہو□ اگر ان می□ دوسری د□ات کی آمیزش معمول ک□ مطابق ہو تو اگر وہ شخص ان کی زکو□□ سون□ اور چاندی ک□ ایس□ سکو□ می□ د□ جن می□ دوسری د□ات کی آمیزش معمول س□ زیادہ ہو یا ایس□ سکو□ می□ د□ جو سون□ اور چاندی ک□ بن□ ہوئ□ نہ ہو□ لیکن یہ سک□ اتنی مقدار می□ ہو□ کہ ان قیمت اس زکو□□ کی قیمت ک□ برابر ہو جو اس پر واجب ہوگئی ہ□ تو اس می□ کوئی حرج نہی□ ہ□□

اونٹ، گائے بھینس، بکری کی زکوٰۃ

۱۹۱۶۔ اونٹ، گائے اور بھینس بکری کی زکوٰۃ کے لئے ان شرائط کے علاوہ جن کا ذکر آچکا ہے ایک شرط اور بھی ہے اور وہ یہ کہ حیوان سارا سال صرف (خودرو) جنگلی گھاس چرتا رہا ہو۔ لہذا اگر سارا سال یا اس کا کچھ حصہ کاٹی ہوئی گھاس کھائے یا ایسی چراگاہ میں چرے جو خود اس شخص کی (یعنی حیوان کے مالک کی) یا کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہو تو اس حیوان پر زکوٰۃ نہیں ہے لیکن اگر وہ حیوان سال بھر میں ایک یا دودن مالک کی مملوکہ گھاس (یاچارا)کھائے تو اس کی زکوٰۃ واجب ہے۔ لیکن اونٹ، گائے اور بھینس کی زکوٰۃ واجب ہونے میں احتیاط کی بنا پر شرط یہ نہیں ہے کہ سارا سال حیوان بے کار رہے بلکہ اگر آبیاری یاهل چلانے یا ان جیسے امور میں ان حیوانوں سے استفادہ کیا جائے تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ ان کی زکوٰۃ دے۔

اونٹ کے نصاب

۱۹۱۸۔ اونٹ کی نصاب بارہ ہیں۔

۱۔ پانچ اونٹ۔ اور ان کی زکوٰۃ ایک بھیڑ ہے اور جب تک اونٹوں کی تعداد اس حد تک نہ پہنچے، زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے۔

۲۔ دس اونٹ۔ اور ان کی زکوٰۃ دو بھیڑیں ہیں۔

۳۔ پندرہ اونٹ۔ اور ان کی زکوٰۃ تین بھیڑیں ہیں۔

۴۔ بیس اونٹ۔ اور ان کی زکوٰۃ چار بھیڑیں ہیں۔

۵۔ پچیس اونٹ۔ اور ان کی زکوٰۃ پانچ بھیڑیں ہیں۔

۶۔ چھبیس اونٹ۔ اور ان کی زکوٰۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

۷۔ چھتیس اونٹ۔اور ان کی زکوٰۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو تیسرے سال میں داخل ہوچکا ہو۔

۸□ چ□یالیس اون□□ اور ان کی زکو□ ایک ایسا اون□ ہ□ جو چوت□□ سال می□ داخل ہوچکا ہو□

۹□ اکس□□ اون□□ اور ان کی زکو□ ایک ایسا اون□ ہ□ جو پانچوی□ سال می□ داخل ہوچکا ہو□

۱۰□ چ□تر اون□□ اور ان کی زکو□ دو ایس□ اون□ ہی□ جو تیسر□ سال می□ داخل ہوچک□ ہو□ □

۱۱□ اکیانو□ اون□ □ اور ان کی زکو□ دو ایس□ اون□ ہی□ جو چوت□□ سال می□ داخل ہو□□

۱۲□ ایک سو اکیس اون□ اور اس س□ اوپر جتن□ ہوت□ جائی□ ضروری ہ□ کہ زکو□ دین□ والا یا تو ان کا چالیس س□ چالیس تک حساب کر□ اور ہر چالیس اون□و□ ک□ لئ□ ایک اون□ د□ جو چوت□□ سال می□ داخل ہوچکا ہو یا چالیس اور پچاس دونو□ س□ حساب کر□ لیکن ہر صورت می□ اس طرح حساب کرنا ضروری ہ□ کہ کچ□ باقی نہ بچ□ یا اگر بچ□ ب□ی تو نو س□ زیادہ نہ ہو مثلاً اگر اس ک□ پاس ۱۴۰ اون□ ہو□ تو ضروری ہ□ کہ ایک سو لئ□ دو ایس□ اون□ د□ جو چوت□□ سال می□ داخل ہوچک□ ہو□ اور چالیس ک□ لئ□ ایک ایسا اون□ د□ جو تیسر□ سال می□ داخل ہوچکا ہو اور جو اون□ زکو□ می□ دیا جائ□ اس کا مادہ ہونا ضروری ہ□□

۱۹۱۹□ دو نصابو□ ک□ درمیان زکو□ واجب نہی□ ہ□ لہذا اگر ایک شخص جو اون□ رک□تا ہو ان کی تعداد پہل□ نصاب س□ جو پانچ ہ□، ب□□ جائ□ تو جب تک وہ دوسر□ نصاب تک جو دس ہ□ نہ پہنچ□ ضروری ہ□ کہ فقط پانچ پر زکو□ د□ اور باقی نصابو□ کی صورت ب□ی ایسی ہی ہ□□

گائ□ کا نصاب

۱۹۲۰□ گائ□ ک□دو نصاب ہی□:

اس کا پہلا نصاب تیس ہ□□ جب کسی شخص کی گایو□ کی تعداد تیس تک پہنچ جائ□ اور وہ شرائط ب□ی پوری ہوتی ہو□ جن کا ذکر کیا جاچکا ہ□ تو ضروری ہ□ کہ گائ□ کا ایک ایسا بچہ جو دوسر□ سال می□ داخل ہوچکا ہو زکو□ ک□ طور پر د□ اور احتیاط واجب یہ ہ□ کہ وہ بچ□□ا ہو□ اور اس کا دوسرا نصاب چالیس ہ□ اور اس کی زکو□ ایک بچ□یا ہ□ جو تیسر□ سال می□ داخل ہوچکی ہو اور تیس اور چالیس ک□ درمیان زکو□ واجب نہی□ ہ□□ مثلاً جس شخص ک□ پاس انتالیس گائی□ ہو□ ضروری ہ□ کہ صرف تیس کی زکو□ د□ اور اگر اس ک□ پاس چالیس س□ زیادہ گائی□ ہو□ تو جب تک ان کی تعداد

ساٹھ تک نہ پہنچ جائے ضروری ہے کہ صرف چالیس پر زکوٰۃ دے۔ اور جب ان کی تعداد ساٹھ تک پہنچ جائے تو چونکہ یہ تعداد پہلے نصاب سے دگنی ہے اس لئے ضروری ہے کہ دو ایسے بچھڑے بطور زکوٰۃ دے جو دوسرے سال میں داخل ہوچکے ہوں اور اسی طرح جوں جوں گایوں کی تعداد بڑھتی جائے ضروری ہے کہ یا تو تیس سے تیس تک حساب کرے یا چالیس سے چالیس تک یا تین اور چالیس دونوں کا حساب کرے اور ان پر اس طریقے کے مطابق زکوٰۃ دے جو بتایا گیا ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ اس طرح حساب کرے کہ کچھ باقی نہ بچے اور اگر کچھ بچے تو نو سے زیادہ نہ ہو مثلاً اگر اس کے پاس ستر گائیں ہوں تو ضروری ہے کہ تیس اور چالیس کے مطابق حساب کرے اور تیس کے لئے تیس کی اور چالیس کی زکوٰۃ دے کیونکہ اگر وہ تیس کے لحاظ سے حساب کرے گا تو دس گائیں بغیر زکوٰۃ دیئے رہ جائیں گی۔

بھیڑ کا نصاب

۱۹۲۱۔ بھیڑ کے پانچ نصاب ہیں۔

پہلا نصاب ۴۰ ہے اور اس کی زکوٰۃ ایک بھیڑ ہے اور جب تک بھیڑوں کی تعداد چالیس تک نہ پہنچے ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

دوسرا نصاب ۱۲۱ ہے اور اس کی زکوٰۃ دو بھیڑیں ہیں۔

تیسرا نصاب ۲۰۱ ہے اور اس کی زکوۃ تین بھیڑیں ہیں۔

چوتھا نصاب ۳۰۱ ہے اور اس کی زکوٰۃ چار بھیڑیں ہیں۔

پانچواں نصاب ۴۰۰ اور اس سے اوپر ہے اور ان کا حساب سو سے سو تک کرنا ضروری ہے اور ہر سو بھیڑوں پر ایک بھیڑ دی جائے اور یہ ضروری نہیں کہ زکوٰۃ انہی بھیڑوں میں سے دی جائے بلکہ اگر کوئی اور بھیڑیں دے دی جائیں یا بھیڑوں کی قیمت کے برابر نقدی دے دی جائے تو کافی ہے۔

۱۹۲۲۔ دو نصابوں کے درمیان زکوٰۃ واجب نہیں ہے لہذا اگر کسی کی بھیڑوں کی تعداد پہلے نصاب سے جو کہ چالیس ہے زیادہ ہو لیکن دوسرے نصاب تک جو ۱۲۱ ہے نہ پہنچی ہو تو اسے چاہئے کہ صرف چالیس پر زکوٰۃ دے اور جو تعداد اس سے زیادہ ہو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اس کے بعد کے نصابوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۱۹۲۳۔ اونٹ، گائیں اور بھیڑیں جب نصاب کی حد تک پہنچ جائیں تو خواہ وہ سب نرہوں یا مادہ یا کچھ نر ہوں اور کچھ مادہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۱۹۲۴۔ زکوٰۃ کے ضمن میں گائے اور بھینس ایک جنس شمار ہوتی ہیں اور عربی میں غیر عربی اونٹ ایک جنس ہیں۔ اسی طرح بھیڑ، بکرے اور دنبے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۱۹۲۵۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ کے طور پر بھیڑ دے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ کم از کم دوسرے سال میں داخل ہوچکی ہو اور اگر بکری دے تو احتیاط ضروری ہے کہ وہ تیسرے سال میں داخل ہوچکی ہو۔

۱۹۲۶۔ جو بھیڑ کوئی شخص زکوٰۃ کے طور پر دے اگر اس کی قیمت اس کی بھیڑوں سے معمولی سی کم بھی ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن بہتر ہے کہ ایسی بھیڑ دے جس کی قیمت اس کی ہر بھیڑ سے زیادہ ہو نیز گائے اور اونٹ کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

۱۹۲۷۔ اگر کئی افراد باہم حصے دار ہوں تو جس جس کا حصہ پہلے نصاب تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ زکوٰۃ دے اور جس کا حصہ پہلے نصاب سے کم ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

۱۹۲۸۔ اگر ایک شخص کی گائیں یا اونٹ یا بھیڑیں مختلف جگہوں پر ہوں اور وہ سب ملا کر نصاب کے برابر ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی زکوٰۃ دے۔

۱۹۲۹۔ اگر کسی شخص کی گائیں، بھیڑیں یا اونٹ بیمار اور عیب دار ہوں تب بھی ضروری ہے کہ ان کی زکوٰۃ دے۔

۱۹۳۰۔ اگر کسی شخص کی ساری گائیں، بھیڑیں یا اونٹ بیمار یا عیب دار یا بوڑھے ہوں تو وہ خود انہی میں سے زکوٰۃ دے سکتا ہے لیکن اگر وہ سب تندرست، بے عیب اور جوان ہوں تو وہ ان کی زکوٰۃ میں بیمار یا عیب دار یا بوڑھے جانور نہیں دے سکتا بلکہ اگر ان میں سے بعض تندرست اور بعض بیمار، کچھ عیب دار اور کچھ بے عیب اور کچھ بوڑھے اور کچھ جوان ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ان کی زکوٰۃ میں تندرست، بے عیب اور جوان جانور دے۔

۱۹۳۱۔ اگر کوئی شخص گیارہ مہینے ختم ہونے سے پہلے اپنی گائیں، بھیڑیں اور اونٹ کسی دوسری چیز سے بدل لے یا جو نصاب بنتا ہو اسے اسی جنس کے اتنے ہی نصاب سے بدل لے مثلاً چالیس بھیڑیں دے کر چالیس اور بھیڑیں لے لے تو

اگر ایسا کرنا زکوٰۃ سے بچنے کی نیت سے نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر زکوٰۃ سے بچنے کی نیت سے ہو تو اس صورت میں جب کہ دونوں چیزیں ایک ہی نوعیت کا فائدہ رکھتی ہوں مثلاً دونوں بھیڑیں دودھ دیتی ہوں تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اس کی زکوٰۃ دے۔

۱۹۳۲۔ جس شخص کو گائے، بھیڑ اور اونٹ کی زکوٰۃ دینی ضروری ہو اگر وہ ان کی زکوٰۃ اپنے کسی دوسرے مال سے دے دے تو جب تک ان جانوروں کی تعداد نصاب سے کم نہ ہو ضروری ہے کہ ہر سال زکوٰۃ دے اور اگر وہ زکوٰۃ انہی جانوروں میں سے دے اور وہ پہلے نصاب سے کم ہو جائیں تو زکوٰۃ اس پر واجب نہیں ہے۔ مثلاً جو شخص چالیس بھیڑیں رکھتا ہو اگر وہ ان کی زکوٰۃ اپنے دوسرے مال سے دے دے تو جب تک اس کی بھیڑیں چالیس سے کم نہ ہوں ضروری ہے کہ ہر سال ایک بھیڑ دے اور اگر خود ان بھیڑوں میں سے زکوٰۃ دے تو جب تک ان کی تعداد چالیس تک نہ پہنچ جائے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

مال تجارت کی زکوٰۃ

جس مال کا انسان معاوضہ دے کر مالک ہوا ہو اور اس نے وہ مال تجارت اور فائدہ حاصل کرنے کے لئے محفوظ رکھا ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ (مندرجہ ذیل) چند شرائط کے ساتھ اس کی زکوٰۃ دے جو چالیسواں حصہ ہے۔

۱۔ مالک بالغ اور عاقل ہو۔

۲۔ مال نصاب کی مقدار تک پہنچ گیا ہو اور وہ نصاب سونے اور چاندی کے نصاب کے برابر ہے۔

۳۔ جس وقت سے اس مال سے فائدہ اٹھانے کی نیت کی ہو، اس پر ایک سال گزر جائے۔

۴۔ فائدہ اٹھانے کی نیت پورے سال باقی رہے۔ پس اگر سال کے دوران اس کی نیت بدل جائے مثلاً اس کو اخراجات کی مد میں صرف کرنے کی نیت کرے تو ضروری نہیں کہ اس پر زکوٰۃ دے۔

۵۔ مالک اس مال میں پورا سال تصرف کر سکتا ہو۔

۶۔ تمام سال اس کے سرمائے کی مقدار یا اس سے زیادہ پر خریدار موجود ہو۔ پس اگر سال کے کچھ حصے میں سرمائے سے کم تر مال کا خریدار ہو تو اس پر زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے۔

زکوٰۃ کا مصرف

۱۹۳۳۔ زکوٰۃ کا مال آٹھ مصرف میں خرچ ہوسکتا ہے۔

۱۔ فقیر۔ وہ (غریب محتاج)شخص جس کے پاس اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے سال بھر کے اخراجات نہ ہوں فقیر ہے لیکن جس شخص کے پاس کوئی ہنر یا جائداد یا سرمایہ ہو جس سے وہ اپنے سال بھر کے اخراجات پورے کر سکتا ہو وہ فقیر نہیں ہے۔

۲۔ مَسکِین۔ وہ شخص جو فقیر سے زیادہ تنگدست ہو، مسکین ہے۔

۳۔ وہ شخص جو امام عصر علیہ السلام یا نائب امام کی جانب سے اس کام پر مامور ہو کہ زکوٰۃ جمع کرے، اس کی نگھداشت کرے، حساب کی جانچ پڑتال کرے اور جمع کیا ہوا مال امام علیہ السلام یا نائب امام یا فقراء (و مساکین) کو پہنچائے۔

۴۔ وہ کفار جنہیں زکوٰۃ دی جائے تو وہ دین اسلام کی جانب مائل ہوں یا جنگ میں یا جنگ کے علاوہ مسلمانوں کی مدد کریں۔ اسی طرح وہ مسلمان جن کا ایمان ان بعض چیزوں پر جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہیں کمزور ہو لیکن اگر ان کو زکوٰۃ دی جائے تو ان کے ایمان کی تقویت کا سبب بن جائے یا جو مسلمان (شہنشاہ ولایت) امام علی علیہ السلام کی ولایت پر ایمان نہیں رکھتے لیکن اگر ان کو زکوٰۃ دی جائے تو وہ امیرالمومنین علیہ السلام کی ولایت (کبری) کی طرف مائل ہوں اور اس پر ایمان لے آئیں۔

۵۔ غلاموں کو خرید کر انہیں آزاد کرنا جس کی تفصیل اس کے باب میں بیان ہوئی ہے۔

۶۔ وہ مقروض جو اپنا قرض ادا نہ کرسکتا ہو۔

۷۔ فِی سَبِیلِ اللہ یعنی وہ کام جن کا فائدہ تمام مسلمانوں کو پہنچتا ہو مثلاً مسجد بنانا، ایسا مدرسہ تعمیر کرنا جہاں دینی تعلیم دی جاتی ہو، شہر کی صفائی کرنا نیز سڑکوں کو پختہ بنانا اور انہیں چوڑا کرنا اور انہی جیسے دوسرے کام کرنا۔

۸۔ اِبنُ السَّبِیل یعنی وہ مسافر جو سفر میں ناچار ہوگیا ہو۔

یہ وہ مدیں ہیں جہاں زکوٰۃ خرچ ہوتی ہے لیکن اقوی کی بنا پر مالک زکوٰۃ کو امام یا نائب امام کی اجازت کے بغیر مد نمبر ۳ اور مد نمبر ۴ میں خرچ نہیں کر سکتا اور اسی طرح احتیاط لازم کی بنا پر مد نمبر ۷ کا حکم بھی یہی ہے اور مذکورہ مدوں کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۹۳۴۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ فقیر اور مسکین اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ زکوٰۃ نہ لے اور اگر اس کے پاس کچھ رقم یا جنس ہو تو فقط اتنی زکوٰۃ لے جتنی رقم یا جنس اس کے سال بھر کے اخراجات کے لئے کم پڑتی ہو۔

۱۹۳۵۔ جس شخص کے پاس اپنا پورے سال کا خرچ ہو اگر وہ اس کا کچھ حصہ استعمال کر لے اور بعد میں شک کرے کہ جو کچھ باقی بچا ہے وہ اس کے سال بھر کے اخراجات کے لئے کافی ہے یا نہیں تو وہ زکوٰۃ نہیں لے سکتا ۔

۱۹۳۶۔ جس ہنرمند یا صاحب جائداد یا تاجر کی آمدنی اس کے سال بھر کے اخراجات سے کم ہو وہ اپنے اخراجات کی کمی پوری کرنے کے لئے زکوٰۃ لے سکتا ہے اور لازم نہیں ہے کہ وہ اپنے کام کے اوزار یا جائداد یا سرمایہ اپنے اخراجات کے مصرف میں لے آئے۔

۱۹۳۷۔ جس فقیر کے پاس اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے سال بھر کا خرچ نہ ہو لیکن ایک گھر کا مالک ہو جس میں وہ رہتا ہو یا سواری کی چیز رکھتا ہو اور ان کے بغیر گزر بسر نہ کرسکتا ہو خواہ یہ صورت اپنی عزت رکھنے کے لئے ہی ہو وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اور گھر کے سامان، برتنوں اور گرمی و سردی کے کپڑوں اور جن چیزوں کی اسے ضرورت ہو ان کے لئے بھی یہی حکم ہے اور جو فقیر یہ چیزیں نہ رکھتا ہو اگر اسے ان کی ضرورت ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے خرید سکتا ہے۔

۱۹۳۸۔ جس فقیر کے لئے ہنر سیکھنا مشکل نہ ہو احتیاط واجب کی بنا پر زکوٰۃ پرزندگی بسر نہ کرے لیکن جب تک ہنر سیکھنے میں مشغول ہو زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

۱۹۳۹۔جو شخص پہلے فقیر رہا ہو اور وہ کہتا ہو کہ میں فقیر ہوں تو اگرچہ اس کے کہنے پر انسان کو اطمینان نہ ہو پھر بھی اسے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ لیکن جس شخص کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ پہلے فقیر رہا ہے یا نہیں تو احتیاط کی بنا پر جب تک اس کے فقیر ہونے کا اطمینان نہ ہو پھر بھی اسے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

۱۹۴۰۔ جو شخص کہے کہ میں فقیر ہوں اور پہلے فقیر نہ رہا ہو اگر اس کے کہنے سے اطمینان نہ ہوتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے زکوٰۃ نہ دی جائے۔

۱۹۴۱۔ جس شخص پر زکوٰۃ واجب ہو اگر کوئی فقیر اس کا مقروض ہو تو وہ زکوٰۃ دیتے ہوئے اپنا قرض اس میں سے وصول کر سکتا ہے۔

۱۹۴۱۔ اگر فقیر مر جائے اور اس کا مال اتنا نہ ہو جتنا اس نے قرضہ دینا ہو تو قرض خواہ قرضے کو زکوٰۃ میں شمار کر سکتا ہے بلکہ متوفی کا مال اس پر واجب الادا قرضے کے برابر ہو اور اس کے ورثا اس کا قرضہ ادا نہ کریں یا کسی اور وجہ سے قرض خواہ اپنا قرضہ واپس نہ لے سکتا ہو تب بھی وہ اپنا قرضہ واپس نہ لے سکتا ہو تب بھی وہ اپنا قرضہ زکوٰۃ میں شمار کر سکتا ہے۔

۱۹۴۳۔ یہ ضروری نہیں کہ کوئی شخص جو چیز فقیر کو بطور زکوٰۃ دے اس کے بارے میں اسے بتائے کہ یہ زکوٰۃ ہے بلکہ اگر فقیر زکوٰۃ لینے میں خفت محسوس کرتا ہو تو مستحب ہے کہ اسے مال تو زکوٰۃ کی نیت سے دیا جائے لیکن اس کا زکوٰۃ ہونا اس پر ظاہر نہ کیا جائے۔

۱۹۴۴۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتے ہوئے کسی کو زکوٰۃ دے کہ وہ فقیر ہے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ وہ فقیر نہ تھا یا مسئلے سے ناواقف ہونے کی بنا پر کسی ایسے شخص کو زکوٰۃ دے دے جس کے متعلق اسے علم ہو کہ وہ فقیر نہیں ہے تو یہ کافی نہیں ہے لہذا اس نے جو چیز اس شخص کو بطور زکوٰۃ دی تھی اگر وہ باقی ہو تو ضروری ہے کہ اس شخص سے واپس لے کر مستحق کو دے سکتا ہے اور اگر لینے والے کو یہ علم نہ تھا کہ وہ مال زکوٰۃ ہے تو اس سے کچھ نہیں لے سکتا اور انسان کو اپنے مال سے زکوٰۃ کا عوض مستحق کو دینا ضروری ہے۔

۱۹۴۵۔جو شخص مقروض ہو اور قرضہ ادا نہ کرسکتا ہو اگر اس کے پاس اپنا سال بھر کا خرچ بھی ہو تب بھی اپنا قرضہ ادا کرنے کے لئے زکوٰۃ لے سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ اس نے جو مال بطور قرض لیا ہو اسے کسی گناہ کے کام میں خرچ نہ کیا ہو۔

۱۹۴۶□ اگر انسان ایک ایس□ شخص کو زکوٰ□ د□ جو مقروض ہو اور اپنا قرضہ ادا نہ کرسکتا ہو اور بعد می□ اس□ پتہ چل□ کہ اس شخص ن□ جو قرضہ لیا ت□ا وہ گناہ ک□ کام پر خرچ کیا ت□ا تو اگر وہ مقروض فقیر ہو تو انسان ن□ جو کچ□ اس□ دیا ہوا اس□ سَہم فقراء می□ شمار کر سکتا ہ□□

۱۹۴۷□ جو شخص مقروض ہو اور اپنا قرضہ ادا نہ کرسکتا ہو اگرچہ وہ فقیر نہ ہو تب ب□ی قرض خواہ قرض□ کو جو اس□ مقروض س□ وصول کرنا ہ□ زکوٰ□ می□ شمار کر سکتا ہ□□

۱۹۴۸□ جس مسافر کا زاد راہ ختم ہو جائ□ یا اس کی سواری قابل استعمال نہ رہ□ اگر اس کا سفر گناہ کی غرض س□ نہ ہو اور وہ قرض ل□ کر یا اپنی کوئی چیز بیچ کر منزل مقصود تک نہ پہنچ سکتا ہو تو اگرچہ وہ اپن□ سفر ک□ اخراجات حاصل کر سکتا ہو تو وہ فقط اتنی مقدار می□ زکوٰ□ ل□ سکتا ہ□ جس ک□ ذریع□ وہ اپنی منزل تک پہنچ جائ□□

۱۹۴۹□جو مسافر سفر می□ ناچار ہوجائ□ اور زکوٰ□ ل□ اگر اس ک□ وطن پہنچ جان□ ک□ بعد زکوٰ□ می□ س□ کچ□ بچ جائ□ اس□ زکوٰ□ دین□ وال□ کو واپس نہ پہنچا سکتا ہو تو ضروری ہ□ کہ وہ زائد مال حاکم شرع کو پہنچا د□ اور اس□ بتا د□ کہ یہ مال زکوٰ□ ہ□□

مُستحِقّینِ زکوٰ□ کی شرائط

۱۹۵۰□(مال کا) مالک جس شخص کو اپنی زکوٰ□ دینا چاہتا ہو ضروری ہ□ کہ وہ شیعہ اثنا عشری ہو□ اگر انسان کسی کو شیعہ سمج□ت□ ہوئ□ زکوٰ□ د□ د□ اور بعد می□ پتہ چل□ کہ وہ شیعہ نہ ت□ا تو ضروری ہ□ کہ دوبارہ زکوٰ□ د□□

۱۹۵۱□ اگر کوئی شیعہ بچہ یا دیوانہ فقیر ہو تو انسان اس ک□ سرپرست کو اس نیت س□ زکوٰ□ د□ سکتا ہ□ کہ وہ جو کچ□ د□ رہا ہ□ وہ بچ□ یا دیوان□ کی ملکیت ہوگی□

۱۹۵۲□ اگر انسان بچ□ یا دیوان□ ک□ سرپرست تک نہ پہنچ سک□ تو وہ خود یا کسی امانت دار شخص ک□ ذریع□ زکوٰ□ کا مال ان پر خرچ کرسکتا ہ□ اور جب زکوٰ□ ان لوگو□ پر خرچ کی جارہی ہو تو ضروری ہ□ کہ زکوٰ□ دین□ والا زکوٰ□ کی نیت کر□□

۱۹۵۳۔ جو فقیر بھیک مانگتا ہو اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے لیکن جو شخص مال زکوٰۃ گناہ کے کام پر خرچ کرتا ہو ضروری ہے کہ اسے زکوٰۃ نہ دے جائے بلکہ احتیاط یہ ہے کہ وہ شخص جسے زکوٰۃ دینا گناہ کی طرف مائل کرنے کا سبب ہو اگرچہ وہ اسے گناہ کے کام میں خرچ نہ بھی کرے اس زکوٰۃ نہ دی جائے۔

۱۹۵۴۔جو شخص شراب پیتا ہو یا نماز نہ پڑھتا ہو اور اسی طرح جو شخص کُھلّم کُھلاّ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے زکوٰۃ نہ دی جائے۔

۱۹۵۵۔جو شخص مقروض ہو اور اپنا قرضہ ادا نہ کر سکتا ہو اس کا قرضہ زکوٰۃ سے دیا جاسکتا ہے خواہ اس شخص کے اخراجات زکوٰۃ دینے والے پر ہی واجب کیوں نہ ہوں۔

۱۹۵۶۔ انسان ان لوگوں کے اخراجات جن کی کفالت اس پر واجب ہوں مثلاً۔ اولاد کے اخراجات ۔ زکوٰۃ سے ادا نہیں کرسکتا لیکن اگر وہ خود اولاد کا خرچہ نہ دے تو دوسرے لوگ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

۱۹۵۷۔اگر انسان اپنے بیٹے کو زکوٰۃ اس لئے دے تاکہ وہ اسے اپنی بیوی اور نوکر اور نوکرانی پر خرچ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۹۵۸۔باپ اپنے بیٹے کو سَہم "فِي سَبِيلِ الله" میں سے علمی اور دینی کتابیں جن کی بیٹے کی ضرورت ہو خرید کر نہیں دے سکتا۔ لیکن اگر رفاہ عامہ کے لئے ان کتابوں کی ضرورت ہو تو احتیاط کی بنا پر حاکم شرع سے اجازت لے لے۔

۱۹۵۹۔جو باپ بیٹے کی شادی کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ بیٹے کی شادی کے لئے زکوٰۃ میں سے خرچ کر سکتا ہے اور بیٹا بھی باپ کے لئے ایسا ہی کرسکتا ہے۔

۱۹۶۰۔ کسی ایسی عورت کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی جس کا شوہر اسے خرچ دیتا ہو اور ایسی عورت جسے اس کا شوہر خرچ نہ دیتا ہو لیکن جو حاکم شرع سے رجوع کرکے شوہر کو خرچ دینے پر مجبور کر سکتی ہو اسے زکوٰۃ نہ دی جائے۔

۱۹۶۱۔ جس عورت نے مُتعَہ کیا ہو اگر وہ فقیر ہو تو اس کا شوہر اور دوسرے ہیں۔ ہاں اگر عَقد کے کہ موقع پر شوہر نے یہ شرط قبول کی ہو کہ س کا خرچ دے گا یا کسی اور وجہ سے اس کا خرچ دینا شوہر پر واجب ہو اور وہ اس عورت کے اخراجات دیتا ہو تو اس عورت کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

۱۹۶۲۔ عورت اپنے فقیر شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے خواہ شوہر وہ زکوٰۃ اس عورت پر ہی کیوں نہ خرچ کرے۔

۱۹۶۳۔سید غیر سید سے زکوٰۃ نہیں لے سکتا لیکن اگر خمس اور دوسرے ذرائع آمدنی اس کے اخراجات کے لئے کافی نہ ہوں اور غیر سید سے زکوٰۃ لینے پر مجبور ہو تو اس سے زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

۱۹۲۴۔ جس شخص کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ سید ہے یا غیر سید، اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

زکوٰۃ کی نیت

۱۹۶۵۔ ضروری ہے کہ انسان بہ قصد قربت یعنی اللہ تبارک و تعالی کی خوشنودی کی نیت سے زکوٰۃ دے اور اپنی نیت میں معین کرے کہ جو کچھ دے رہا ہے وہ مال کی زکوٰۃ ہے یا زکوٰۃ فطرہ ہے بلکہ مثال کے طور پر اگر گیہوں اور جَو کی زکوٰۃ اس پر واجب ہو اور وہ کچھ رقم زکوٰۃ کے طور پر دینا چاہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ معین کرے کہ گیہوں کی زکوٰۃ دے رہا ہے یا جَو کی۔

۱۹۶۶۔اگر کسی شخص پر متعدد چیزوں کی زکوٰۃ واجب ہو اور وہ زکوٰۃ میں کوئی چیز دے لیکن کسی بھی چیز کی "نیت نہ کرے" تو جو چیز اس نے زکوٰۃ میں دی ہے اگر اس کی جنس وہی ہو جو ان چیزوں میں سے کسی ایک کی ہے تو وہ اسی جنس کی زکوٰۃ شمار ہوگی۔ فرض کریں کہ کسی شخص پر چالیس بھیڑوں اور پندرہ مثقال سونے کی زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ مثلاً ـ ایک بھیڑ زکوٰۃ میں دے اور ان چیزوں میں سے (کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہے) کسی کی بھی "نیت" نہ کرے تو وہ بھیڑوں کی زکوٰۃ شمار ہوگی۔ لیکن اگر وہ چاندی کے سکے یا کرنسی نوٹ دے جو ان (چیزوں) کے ہم جنس نہیں ہے تو بعض (علماء) کے بقول وہ (سکے یا نوٹ) ان تمام (چیزوں) پر حساب سے بانٹ دیئے جائیں لیکن یہ بات اشکال سے خالی نہیں ہے بلکہ احتمال یہ ہے کہ وہ ان چیزوں میں سے کسی کی بھی (زکوٰۃ) شمار نہ ہونگے اور (نیت نہ کرنے تک) مالک مال کی ملکیت رہیں گے۔

۱۹۶۷۔ اگر کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ (مستحق تک) پہنچانے کے لئے کسی کو وکیل بنائے تو جب وہ مال زکوٰۃ وکیل کے حوالے کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نیت کرے کہ جو کچھ اس کا وکیل بعد میں فقیر کو دے گا وہ زکوٰۃ ہے اور اَحوطَ یہ ہے کہ زکوٰۃ فقیر تک پہنچے کے وقت تک پہنچنے کےوقت تک وہ اس نیت پر قائم رہے۔

۱۹۶۸۔ اگر کوئی شخص مال زکوٰۃ قصد قربت کے بغیر زکوٰۃ کی نیت سے حاکم شرع یا فقیر کو دے دے تو اقوی کی بنا پر وہ مال زکوٰۃ میں شمار ہوگا اگرچہ اس نے قصد قربت کے بغیر ادا کرکے گناہ کیا ہے۔

زکوٰۃ کے مُتَفَرِّق مَسائِل

۱۹۶۹۔ احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ انسان گیہوں اور جَو کو بھوسے سے الگ کرنے کے موقع پر اور کھجور اور انگور کے خشک ہونے کے وقت زکوٰۃ فقیر کو دے دے یا اپنے مال سے علیحدہ کر دے۔ اور ضروری ہے کہ سونے، چاندی، گائے، بھیڑ اور اونٹ کی زکوٰۃ گیارہ مہینے ختم ہونے کے بعد فقیر کو دے یا اپنے مال سے علیحدہ کر دے لیکن اگر وہ شخص کسی خاص فقیر کا منتظر ہو یا کسی ایسے فقیر کو زکوٰۃ دینا چاہتا ہو جو کسی لحاظ سے (دوسرے پر) برتری رکھتا ہو تو وہ یہ کر سکتا ہے کہ زکوٰۃ علیحدہ نہ کرے۔

۱۹۷۰۔ زکوٰۃ علیحدہ کرنے کے بعد ایک شخص کے لئے لازم نہیں کہ اسے فوراً مستحق شخص کو دے دے۔ لیکن اگر کسی ایسے شخص تک اس کی رسائی ہو، جسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے میں تاخیر نہ کرے۔

۱۹۷۱۔ جو شخص زکوٰۃ مستحق شخص کو پہنچا سکتا ہو اگر وہ اسے زکوٰۃ نہ پہنچائے اور اس کے کوتاہی برتنے کی وجہ سے مال زکوٰۃ تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

۱۹۷۲۔ جو شخص زکوٰۃ مستحق تک پہنچا سکتا ہو اگر وہ اسے زکوٰۃ پہنچائے اور مال زکوٰۃ حفاظت کرنے کے باوجود تلف ہوجائے تو زکوٰۃ ادا کرنے میں تاخیر کی کوئی صحیح وجہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عِوض دے لیکن اگر تاخیر کرنے کی کوئی صحیح وجہ تھی مثلاً ایک خاص فقیر اس کی نظر میں تھا یا تھوڑا تھوڑا کر کے فقراء کو دینا چاہتا تھا تو اس کا ضامن ہونا معلوم نہیں ہے۔

۱۹۷۳۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ (عین اسی) مال سے ادا کر دے تو وہ باقیماندہ مال میں تصرف کر سکتا ہے اور اگر وہ زکوٰۃ اپنے کسی دوسرے مال سے ادا کر دے تو اس پورے مال میں تصرف کرسکتا ہے۔

۱۹۷۴۔ انسان نے جو مال زکوٰۃ علیحدہ کیا ہو اسے اپنے لئے اٹھا کر اس کی جگہ کوئی دوسری چیز نہیں رکھ سکتا۔

۱۹۷۵۔ اگر اس مال زکوٰۃ سے جو کسی شخص نے علیحدہ کر دیا ہو کوئی منفعت حاصل ہو مثلاً جو بھیڑ بطور زکوٰۃ علیحدہ کی ہو وہ بچہ جنے تو وہ منفعت فقیر کا مال ہے۔

۱۹۷۶۔ جب کوئی شخص مال زکوٰۃ علیحدہ کر رہا ہو اگر اس وقت کوئی مستحق موجود ہو تو بہتر ہے کہ زکوٰۃ اسے دے دے بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا شخص اس کی نظر میں ہو جسے زکوٰۃ دینا کسی وجہ سے بہتر ہو۔

۱۹۷۷۔ اگر کوئی شخص حاکم شرع کی اجازت کے بغیر اس مال سے کاروبار کرے جو اس نے زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کر دیا ہو اور اس میں خسارہ ہو جائے تو اس زکوٰۃ میں کوئی کمی نہیں کرنی چاہئے لیکن اگر منافع ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ مستحق کو دے دے۔

۱۹۷۸۔ اگر کوئی شخص اس سے پہلے کہ زکوٰۃ اس پر واجب ہو کوئی چیز بطور زکوٰۃ فقیر کو دے دے تو وہ زکوٰۃ میں شمار نہیں ہوگی اور اگر اس پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد وہ چیز جو اس نے فقیر کو دی تھی تلف نہ ہوئی ہو اور فقیر ابھی تک فقیری میں مبتلا ہو تو زکوٰۃ دینے والا اس چیز کو جو اس نے فقیر کو دی تھی زکوٰۃ میں شمار کر سکتا ہے۔

۱۹۷۹۔ اگر فقیر یہ جانتے ہوئے کہ زکوٰۃ ایک شخص پر واجب نہیں ہوئی اس سے کوئی چیز بطور زکوٰۃ کے لے لے اور وہ چیز فقیر کی تحویل میں تلف ہو جائے تو فقیر اس کا ذمہ دار ہے اور جب زکوٰۃ اس شخص پر واجب ہو جائے اور فقیر اس وقت تک تنگدست ہو تو جو چیز اس شخص نے فقیر کو دی تھی اس کا عوض زکوٰۃ میں شمار کر سکتا ہے۔

۱۹۸۰۔ اگر کوئی فقیر یہ نہ جانتے ہوئے کہ زکوٰۃ ایک شخص پر واجب ہوئی اس سے کوئی چیز بطور زکوٰۃ لے لے اور وہ چیز فقیر کی تحویل میں تلف ہوجائے تو فقیر ذمے دار نہیں اور دینے والا شخص اس چیز کا عوض زکوۃ میں شمار نہیں کر سکتا ۔

۱۹۸۱۔ مستحب ہے کہ گائے، بھیڑ اور اونٹ کی زکوۃ آبرومند فقرا (سفید پوش غریب غربا) کو دی جائے اور زکوٰۃ دینے میں اپنے رشتہ داروں کو دوسروں پر اور اہل علم کو بے علم لوگوں پر اور جو لوگ ہاتھ نہ پھیلاتے ہوں ان کو منگتوں پر ترجیح دی جائے۔ ہاں اگر فقیر کو کسی اور وجہ سے زکوٰۃ دینا بہتر ہو تو پھر مستحب ہے کہ زکوٰۃ اس کو دی جائے۔

۱۹۸۲۔ بہتر ہے کہ زکوٰۃ علانیہ دی جائے اور مستحب صدقہ پوشیدہ طور پر دیا جائے۔

۱۹۸۳۔جو شخص زکوۃ دینا چاہتا ہو اگر اس کے شہر میں کوئی مستحق نہ ہو اور وہ زکوٰۃ اس کے لئے مُعَیّن مَد میں بھی صرف نہ کرسکتا ہو تو اگر اسے امید نہ ہو کہ بعد میں کوئی مستحق شخص اپنے شہر میں مل جائے گا تو ضروری ہے کہ زکوٰۃ دوسرے شہر لے جائے اور زکوٰۃ کی مُعیّن مد میں صرف کرے اور اس شہر میں لے جانے کے اخراجات حاکم شرع کی اجازت سے مال زکوٰۃ میں سے لے سکتا ہے اور اگر مال زکوٰۃ تلف ہو جائے تو وہ ذمے دار نہیں ہے۔

۱۹۸۴۔ اگر زکوٰۃ دینے والے کو اپنے شہر میں کوئی مستحق مل جائے تب بھی وہ مال زکوٰۃ دوسرے شہر لے جاسکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ اس شہر میں لے جانے کے اخراجات خود برداشت کرے اور اگر مال زکوٰۃ تلف ہو جائے تو وہ خود ذمے دار ہے بجز اس صورت کے کہ مال زکوٰۃ دوسرے شہر میں حاکم شرع کے حکم سے لے گیا ہو۔

۱۹۸۵۔ جو شخص گیہوں، جَو، کشمش اور کھجور بطور زکوٰۃ دے رہا ہو، ان اجناس کے ناپ تول کی اجرت اس کی اپنی ذمے داری ہے۔

۱۹۸۶۔ جس شخص کو زکوٰۃ میں ۲ مثقال اور ۱۵ نخود یا اس سے زیادہ چاندی دینی ہو وہ احتیاط مستحب کی بنا پر ۲ مثقال اور ۱۵ نخود کم چاندی کسی فقیر کو نہ دے نیز اگر چاندی کے علاوہ کوئی دوسری چیز مثلاً گیہوں اور جو دینے ہوں اور ان کی قیمت ۲ مثقال اور ۱۵ نخود چاندی تک پہنچ جائے تو احتیاط مستحب کی بنا پر وہ ایک فقیر کو اس سے کم نہ دے۔

۱۹۸۷۔ انسان کے لئے مکروہ ہے کہ مستحق سے درخواست کرے کہ جو زکوٰۃ اس نے اس سے لی ہے اسی کے ہاتھ فروخت کردے لیکن اگر مستحق نے جو چیز بطور زکوٰۃ لی ہے اسے بیچنا چاہے تو جب اس کی قیمت طے ہو جائے تو جس شخص نے مستحق کو زکوٰۃ دی ہو اس چیز کو خریدنے کے لئے اس کا حق دوسروں پر فائق ہے۔

۱۹۸۸۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ جو زکوٰۃ اس پر واجب ہوئی تھی وہ اس نے دی ہے یا نہیں اور جس مال میں زکوٰۃ واجب ہوئی تھی وہ بھی موجود ہو تو ضروری ہے کہ زکوٰۃ دے خواہ اس کا شک گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ کے متعلق ہی کیوں نہ ہو اور (جس مال میں زکوٰۃ واجب ہوئی تھی) اگر وہ ضائع ہو چکا ہو تو اگرچہ اسی سال کی زکوٰۃ کے متعلق ہی شک کیوں نہ ہو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۹۸۹۔فقیر یہ نہیں کر سکتا کہ زکوٰۃ لینے سے پہلے اس کی مقدار سے کم مقدار پر سمجھوتہ کر لے یا کسی چیز کو اس کی قیمت سے زیادہ قیمت پر بطور زکوٰۃ قبول کرے اور اسی طرح مالک بھی یہ نہیں کر سکتا کہ مستحق کو اس شرط پر زکوٰۃ دے کہ وہ

مستحق اسے واپس کر دے گا لیکن اگر مستحق زکوٰۃ لینے کے بعد راضی ہو جائے اور اس زکوٰۃ کو اسے واپس کر دے تو کوئی حرج نہیں مثلاً کسی شخص پر بہت زیادہ زکوٰۃ واجب ہو اور فقیر ہو جانے کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہ کرسکتا ہو اور اس نے توبہ کرلی ہو تو اگر فقیر راضی ہوجائے کہ اس سے زکوٰۃ لے کر پھر اسے بخش دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۹۹۰۔انسان قرآن مجید، دینی کتابیں یا دعا کی کتابیں سَہم فِي سَبِيلِ الله سے خرید کر وقف نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر رفاہ عامہ کے لئے ان چیزوں کی ضرورت ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر حاکم شرع سے اجازت لے لے۔

۱۹۹۱۔ انسان مال زکوٰۃ سے جائداد خرید کر اپنی اولاد یا ان لوگوں کو وقف نہیں کر سکتا جن کا خرچ اس پر واجب ہو تاکہ وہ اس جائداد کی منفعت اپنے مصرف میں لے آئیں۔

۱۹۹۲۔ حج اور زیارات وغیرہ پر جانے کے لئے انسان فِی سَبِیلِ الله کے حصے سے زکوٰۃ لے سکتاہے اگرچہ وہ فقیر نہ ہو یا اپنے سال بھر کے اخراجات کے لئے زکوٰۃ لے چکا ہو لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کہ اس کا حج اور زیارات وغیرہ کے لئے جانا لوگوں کے مفاد میں ہو اور احتیاط کی بنا پر ایسے کاموں میں زکوٰۃ خرچ کرنے کے لئے حاکم شرع سے اجازت لے لے۔

۱۹۹۳۔اگر ایک مالک اپنے مال کی زکوٰۃ دینے کے لئے کسی فقیر کو وکیل بنائے اور فقیر کو یہ احتمال ہو کہ مالک کا ارادہ یہ تھا کہ وہ خود (یعنی فقیر) اس مال سے کچھ نہ لے تو اس صورت میں وہ کوئی چیز اس میں سے اپنے لئے نہیں لے سکتا اور اگر فقیر کو یہ یقین ہو کہ مالک کا ارادہ یہ نہیں تھا تو وہ اپنے لئے بھی لے سکتا ہے۔

۱۹۹۴۔ اگر کوئی فقیر اونٹ، گائیں، بھیڑیں، سونا اور چاندی بطور زکوٰۃ حاصل کرے اور ان میں وہ سب شرائط موجود ہوں جو زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے بیان کی گئی ہیں ضروری ہے کہ فقیران پر زکوٰۃ دے۔

۱۹۹۵۔ اگر دو اشخاص ایک ایسے مال میں حصہ دار ہوں جس کی زکوٰۃ واجب ہوچکی ہو اور ان میں سے ایک اپنے حصے کی زکوٰۃ دے دے اور بعد میں وہ مال تقسیم کرلیں (اور جو شخص زکوٰۃ دے چکا ہے) اگرچہ اسے علم ہو کہ اس کے ساتھی نے اپنےحصے کی زکوٰۃ نہیں دی اور نہ ہی بعد میں دے گا تو اس کا اپنے حصے میں تصرف کرنا اشکال نہیں رکھتا۔

۱۹۹۶۔ اگر خمس اور زکوٰۃ کسی شخص کے ذمے واجب ہو اور کفار اور منت وغیرہ بھی اس پر واجب ہو اور وہ مقروض بھی ہو اور ان سب کی ادائیگی نہ کرسکتا ہو تو اگر وہ مال جس پر خمس یا زکوٰۃ واجب ہوچکی ہو تلف نہ ہوگیا ہو تو ضروری ہے کہ خمس اور زکوٰۃ دے اور اگر وہ مال تلف ہوگیا ہو تو کفارے اور نذر سے پہلے زکوٰۃ، خمس اور قرض ادا کرے۔

۱۹۹۷۔جس شخص کے ذمے خمس یا زکوٰۃ ہو اور حج بھی اس پر واجب ہو اور وہ مقروض بھی ہو اگر وہ مرجائے اور اس کا مال ان تمام چیزوں کے لئے کافی نہ ہو اور اگر وہ مال جس پر خمس اور زکوٰۃ واجب ہوچکے ہوں تلف نہ ہوگیا ہو تو ضروری ہے کہ خمس یا زکوٰۃ ادا کی جائے اور اس کا باقی ماندہ مال قرض کی ادائیگی پر خرچ کیا جائے۔ اور اگر وہ مال جس پر خمس اور زکوٰۃ واجب ہوچکی ہو تلف ہوگیا ہو تو ضروری ہے کہ اس کا مال قرض کی ادائیگی پر خرچ کیا جائے اور اس صورت میں اگر کچھ بچ جائے تو حج کیا جائے اور اگر زیادہ بچا ہو تو سے خمس اور زکوٰۃ پر تقسیم کر دیا جائے۔

۱۹۹۸۔ جو شخص علم حاصل کرنے میں مشغول ہو وہ جس وقت علم حاصل نہ کرے اس وقت اپنی روزی کمانے کے لئے کام کرسکتا ہے۔ اگر اس علم حاصل کرنا واجب عینی ہو تو فقراء کے حصے سے اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور اگر اس علم کا حاصل کرنا عوامی بہبود کے لئے ہو تو فِی سَبِیلِ اللہ کی مَد سے احتیاط کی بنا پر حاکم شرع کی اجازت سے اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ اور ان دو صورتوں کے علاوہ اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

زکوٰۃِ فطرہ

۱۹۹۹۔ عید الفطر کی (چاند) رات غروب آفتاب کے وقت جو شخص بالغ اور عاقل ہو اور نہ تو فقیر ہو نہ ہی کسی دوسرے کا غلام ہو ضروری ہے کہ اپنے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو اس کے ہاں کھانا کھاتے ہوں فی کس ایک صاع جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ تقریباً تین کلو ہوتا ہے ان غذاؤں میں سے جو اس کے شہر (یا علاقے) میں استعمال ہوتی ہوں مثلاً گیہوں یا جَو یا کھجور یا کشمش یا چاول یا جوار مستحق شخص کو دے اور اگر ان کے بجائے ان کی قیمت نقدی کی شکل میں دے تب بھی کافی ہے۔ اور احتیاط لازم یہ ہے کہ جو غذا اس کے شہر میں عام طور پر استعمال نہ ہوتی ہو چاہے وہ گیہوں، جَو، کھجور یا کشمش ہو، نہ دے۔

۲۰۰۰۔ جس شخص کے پاس اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے سال بھر کا خرچ نہ ہو اور اس کا کوئی روزگار بھی نہ ہو جس کے ذریعے وہ اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ پورا کرسکے وہ فقیر ہے اور اس پر فطرہ دینا واجب نہیں ہے۔

۲۰۰۱□ جو لوگ عید الفطر کی رات غروب ک□ وقت کسی شخص ک□ ہا□ ک□ان□ وال□ سمج□□ جائی□ ضروری ہ□ کہ وہ شخص ان کا فطرہ د□، قطع نظر اس س□ کہ وہ چ□و□□ ہو□ یا ب□□ مسلمان ہو□ یا کافر، ان کا خرچہ اس پر واجب ہو یا نہ ہو اور وہ اس ک□ شہر می□ ہو□ یا کسی دوسر□ شہر می□ ہو□□

۲۰۰۲□ اگر کوئی شخص ایک ایس□ شخص کو جو اس ک□ ہا□ ک□انا ک□ان□ والا گردانا جائ□، اس□ دوسر□ شہر می□ نمائندہ مقرر کر□ کہ اس ک□ (یعنی صاحب خانہ ک□) مال س□ اپنا فطرہ د□ د□ اور اس□ اطمینان ہو کہ وہ شخص فطرہ د□ د□ گا تو خود صاحب خانہ ک□ لئ□ اس کا فطرہ دینا ضروری نہی□□

۲۰۰۳□ جو مہمان عیدالفطر کی رات غروب س□ پہل□ صاحب خانہ کی رضامندی ک□ بغیر اس ک□ گ□ر ائ□ اور اس ک□ ہا□ ک□انا ک□ان□ والو□ می□ اگرچہ وقتی طور پر شمار ہو اس کا فطرہ صاحب خانہ پر واجب ہ□□

۲۰۰۴□ جو مہمان عیدالفطر کی رات غروب پہل□ صاحب خانہ کی رضامندی ک□ بغیر اس ک□ گ□ر ائ□ اور کچ□ مدت صاحب کا خرچہ دین□ پر مجبور کیا گیا ہو تو اس ک□ فطر□ ک□ لئ□ ب□ی یہی حکم ہ□□

۲۰۰۵□ جو مہمان عیدالفطر کی رات غروب ک□ بعد وارد ہو اگر وہ صاحب خانہ ک□ ہا□ ک□انا ک□ان□ والا شمار ہو تو اس کا فطرہ صاحب خانہ پر احتیاط کی بنا پر واجب ہ□ اور اگر ک□انا ک□ان□ والا شمار نہ ہو تو واجب نہی□ ہ□ خواہ صاحب خانہ ن□ اس□ غروب س□ پہل□ دعوت دی ہو اور وہ افطار ب□ی صاحب خانہ ک□ گ□ر پر ہی کر□□

۲۰۰۶□ اگر کوئی شخص عیدالفطر کی رات غروب ک□ وقت دیوانہ ہو اور اس کی دیوانگی عیدالفطر ک□ دن ظہر ک□ وقت تک باقی رہ□ تو اس پر فطرہ واجب نہی□ ہ□ ورنہ احتیاط واجب کی بنا پر لازم ہ□ کہ فطرہ د□□

۲۰۰۷□ غروب افتاب س□ پہل□ اگر کوئی بچہ بالغ ہو جائ□ یا کوئی دیوانہ عاقل ہوجائ□ یا کوئی فقیر غنی ہوجائ□تو اگر وہ فطرہ واجب ہون□ کی شرائط پوری کرتا ہو تو ضروری ہ□ کہ فطرہ د□□

۲۰۰۸□ جس شخص پر عیدالفطر کی رات غروب ک□ وقت فطرہ واجب نہ ہو اگر عید ک□ دن ظہر ک□ وقت س□ پہل□ تک فطرہ واجب ہون□ کی شرائط اس می□ موجود ہو جائی□ تو احتیاط واجب یہ ہ□ کہ فطرہ د□□

۲۰۰۹۔ اگر کوئی کافر عیدالفطر کی رات غروب آفتاب کے بعد مسلمان ہو جائے تو اس پر فطرہ واجب نہیں ہے لیکن اگر ایک ایسا مسلمان جو شیعہ نہ ہو وہ عید کا چاند دیکھنے کے بعد شیعہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ فطرہ دے۔

۲۰۱۰۔جس شخص کے پاس صرف اندازاً ایک صاع گیہوں یا اسی جیسی کوئی جنس ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ فطرہ دے اور اگر اس کے اہل و عیال بھی ہوں اور وہ ان کا فطرہ بھی دینا چاہتا ہو تو وہ ایسا کر سکتا ہے کہ فطرے کی نیت سے ایک صاع گیہوں وغیرہ اپنے اہل و عیال میں سے کسی ایک و دے دے اور وہ بھی اسی نیت سے دوسرے کو دے دے اور وہ اسی طرح دیتے رہیں حتی کہ وہ جنس خاندان کے آخری فرد تک پہنچ جائے اور بہتر ہے کہ جو چیز آخری فرد کو ملے وہ کسی ایسے شخص کو دے جو خود ان لوگوں میں سے نہ ہو جنہوں نے فطرہ ایک دوسرے کو دیا ہے اور اگر ان لوگوں میں سے کوئی نابالغ ہو تو اس کا سرپرست اس کی بجائے فطرہ لے سکتا ہے اور احتیاط یہ ہے کہ جو چیز نابالغ کے لئے لی جائے وہ کسی دوسرے کو نہ دی جائے۔

۲۰۱۱۔ اگر عید الفطر کی رات غروب کے بعد کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو اس کا فطرہ دینا واجب نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ جو اشخاص غروب کے بعد سے عید کے دن ظہر سے پہلے تک صاحب خانہ کے ہاں کھانا کھانے والوں میں سمجھے جائیں وہ ان سب کا فطرہ دے۔

۲۰۱۲۔ اگر کوئی شخص کسی کے ہاں کھانا کھاتا ہو اور غروب سے پہلے کسی دوسرے کے ہاں کھانا کھانے والا ہوجائے تو اس کا فطرہ اسی شخص پر واجب ہے جس کے ہاں وہ کھانا کھانے والا بن جائے مثلاً اگر عورت غروب سے پہلے شوہر کے گھر چلی جائے تو ضروری ہے کہ شوہر اس کا فطرہ دے۔

۲۰۱۳۔ جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے شخص پر واجب ہو اس پر اپنا فطرہ خود دینا واجب نہیں ہے۔

۲۰۱۴۔جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے شخص پر واجب ہو اگر وہ نہ دے تو احتیاط کی بنا پر فطہ خود اس شخص پر واجب ہوجاتا ہے۔ جو شرائط مسئلہ ۱۹۹۹ میں بیان ہوئی ہیں اگر وہ موجود ہوں تو اپنا فطرہ خود ادا کرے ۔

۲۰۱۵۔ جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے شخص پر واجب ہو اگر وہ خود اپنا فطرہ دے دے تو جس شخص پر اس کا فطرہ واجب ہو اس پر سے اس کی ادائیگی کا وجوب ساقط نہیں ہوتا۔

۲۰۱۶۔ جس عورت کا شوہر اس کو خرچ نہ دیتا ہو اگر وہ کسی دوسرے کے ہاں کھانا کھاتی ہو تو اس کا فطرہ اس شخص پر واجب ہے جس کے ہاں وہ کھانا کھاتی ہے اور اگر وہ کسی کے ہاں کھانا نہ کھاتی ہو اور فقیر بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ اپنا فطرہ خود دے۔

۲۰۱۷۔ غیر سَیِّد، سَیِّد کو فطرہ نہیں دے سکتا حتی کہ اگر سید اس کے ہاں کھانا کھاتا ہو تب بھی اس کا فطرہ وہ کسی دوسرے سید کو نہیں دے سکتا۔

۲۰۱۸۔ جو بچہ ماں یا دایہ کا دودھ پیتا ہو اس کا فطرہ اس شخص پر واجب ہے جو ماں یا دایہ کے اخراجات برداشت کرتا ہو لیکن اگر ماں یا دایہ کا خرچ خود بچے کے مال سے پورا ہو تو بچے کا فطرہ کسی پر واجب نہیں ہے۔

۲۰۱۹۔انسان اگرچہ اپنے اہل و عیال کا خرچ حرام مال سے دیتا ہو، ضروری ہے کہ ان کا فطرہ حلال مال سے دے۔

۲۰۲۰۔ اگر انسان کسی شخص کو اجرت پر رکھے جیسے مستری، بڑھئی یا خدمت گار اور اس کا خرچ اس طرح دے کہ وہ اس کا کھانا کھانے والوں میں شمار ہو تو ضروری ہے کہ اس کا فطرہ بھی دے۔ لیکن اگر اسے صرف کام کی مزدوری دے تو اس (اجیر) کا فطرہ ادا کرنا اس پر واجب نہیں ہے۔

۲۰۲۱۔ اگر کوئی شخص عیدالفطر کی رات غروب سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کا اور اس کے اہل و عیال کا فطرہ اس کے مال سے دینا واجب نہیں۔ لیکن اگر غروب کے بعد فوت ہو تو مشہور قول کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کا اور اس کے اہل و عیال کا فطرہ اس کے مال سےدیا جائے۔ لیکن یہ حکم اشکال سے خالی نہیں ہے۔ اور اس مسئلے میں احتیاط کے پہلو کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

زکوٰۃ فِطرہ کا مصرف

۲۰۲۲۔ فطرہ احتیاط واجب کی بنا پر فقط ان شیعہ اثنا عشری فقراء کو دینا ضروری ہے، جو ان شرائط پر پورے اترتے ہوں جن کا ذکر زکوٰۃ کے مستحقین میں ہوچکا ہے۔ اور اگر شہر میں شیعہ اثنا عشری فقراء نہ ملیں تو دوسرے مسلمان فقراء کو فطرہ دے سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ کسی بھی صورت میں "ناصبی" کو نہ دیاجائے۔

۲۰۲۳۔ اگر کوئی شیعہ بچہ فقیر ہو تو انسان یہ کر سکتا ہے کہ فطرہ اس پر خرچ کرے یا اس کے سرپرست کو دے کر اسے بچے کی ملکیت قرار دے۔

۲۰۲۴۔ جس فقیر کو فطرہ دیا جائے ضروری نہیں کہ وہ عادل ہو لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ شرابی اور بے نمازی کو اور اس شخص کو جو کھلم کھلا گناہ کرتا ہو فطرہ نہ دیا جائے۔

۲۰۲۵۔ جو شخس فطرہ ناجائز کاموں میں خرچ کرتا ہو ضروری ہے کہ اسے فطرہ نہ دیا جائے۔

۲۰۲۶۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایک فقیر کو ایک صاع سے کم فطرہ نہ دیا جائے۔ البتہ اگر ایک صاع سے زیادہ دیا جائے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۰۲۷۔ جب کسی جنس کی قیمت اسی جنس کی معمولی قسم سے دگنی ہو مثلاً کسی گیہوں کی قیمت معمولی قسم کی گیہوں کی قیمت سے دو چند ہو تو اگر کوئی شخص اس (بڑھیا جنس) کا آدھا صاع بطور فطرہ دے تو یہ کافی نہیں ہے بلکہ اگر وہ آدھا صاع فطرہ کی قیمت کی نیت سے بھی دے تو بھی کافی نہیں ہے۔

۲۰۲۹۔ انسان کے لئے مستحب ہے کہ زکوٰۃ دینے میں اپنے فقیر رشتے داروں اور ہمسایوں کو دوسرے لوگوں پر ترجیح دے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اہل علم و فضل اور دیندار لوگوں کو دوسروں پر ترجیح دے۔

۲۰۳۰۔اگر انسان یہ خیال کرتے ہوئے کہ ایک شخص فقیر ہے اسے فطرہ دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ فقیر نہ تھا تو اگر اس نے جو مال فقیر کو دیا تھا وہ ختم نہ ہوگیا ہو تو ضروری ہے کہ واپس لے لے اور مستحق کو دے دے اور اگر واپس نہ لے سکتا ہو تو ضروری ہے کہ خود اپنے مال سے فطرے کا عوض دے اور اگر وہ مال ختم ہوگیا ہو لیکن لینے والے کو علم ہو کہ جو کچھ اس نے لیا ہے وہ فطرہ ہے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے اور اگر اسے یہ علم نہ ہو تو عوض دینا اس پر واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ انسان فطرے کا عوض دے۔

۲۰۳۱۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں فقیر ہوں تو اسے فطرہ نہیں دیا جاسکتا بجز اس صورت کے کہ انسان کو اس کے کہنے سے اطمینان ہو جائے یا انسان کو علم ہو کہ وہ پہلے فقیر تھا۔

زکوٰۃ فطرہ کے متفرق مسائل

۲۰۳۲۔ ضروری هے که انسان فطره قربت کے قصد سے یعنی الله تبارک و تعالی کی خوشنودی کے لئے دے اور اسے دیتے وقت فطرے کی نیت کرے۔

۲۰۳۳۔ اگر کوئی شخص ماه رمضان المبارک سے پهلے فطره دے دے تو یه صحیح نهیں هے اور بهتر یه هے که ماه رمضان المبارک میں بھی فطره نه دے البته اگر ماه رمضان المبارک سے پهلے کسی فقیر کو قرضه دے اور جب فطره اس پر واجب هوجائے، قرضے کو فطرے میں شمار کرلے تو کوئی حرج نهیں هے۔

۲۰۳۴۔ گیهوں یا کوئی دوسری چیز جو فطره کے طور پر دی جائے ضروری هے که اس میں کوئی اور جنس یا مٹی نه ملی هوئی هو۔ اور اگر اس میں کوئی ایسی چیز ملی هوئی هو اور خالص مال ایک صاع تک پهنچ جائے اور ملی هوئی چیز جدا کئے بغیر استعمال کے قابل هو یا جدا کرنے میں حد سے زیاده زحمت نه هو یا جو چیز ملی هوئی هو وه اتنی کم هو که قابل توجه نه هو تو کوئی حرج نهیں هے۔

۲۰۳۵۔ اگر کوئی شخص عیب دار چیز فطرے کے طور پر دے تو احتیاط واجب کی بنا پر کافی نهیں هے۔

۲۰۳۶۔ جس شخص کو کئی اشخاص کا فطره دینا هو اس کے لئے ضروری نهیں که سارا فطره ایک هی جنس سے دے مثلاً اگر بعض افراد کا فطره گیهوں سے اور بعض دوسروں کا جَو سے دے تو کافی هے۔

۲۰۳۷۔ عید کی نماز پڑھنے والے شخص کو احتیاط واجب کی بنا پر عید کی نماز سے پهلے فطره دینا ضروری هے لیکن اگر کوئی شخص نماز عید نه پڑھے تو فطرے کی ادائیگی میں ظهر کے وقت تک تاخیر کر سکتا هے۔

۲۰۳۸۔ اگر کوئی شخص فطرے کی نیت سے اپنے مال کی کچھ مقدار علیحده کر دے اور عید کے دن ظهر کے وقت تک مستحق کو نه دے تو جب بھی وه مال مستحق کو دے، فطرے کی نیت کرے۔

۲۰۳۹۔ اگر کوئی شخص فطره واجب هونے کے وقت فطره نه دے اور الگ بھی نه کرے تو اس کے بعد ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر فطره دے۔

۲۰۴۰۔ اگرکوئی شخص فطره الگ کر دے تو وه اسے اپنے مصرف میں لا کر دوسرا مال اس کی جگه بطور فطره نهیں رکھ سکتا۔

۲۰۴۱۔ اگر کسی شخص کے پاس ایسا مال هو جس کی قیمت فطرہ سے زیادہ هو تو اگر وہ شخص فطرہ نہ دے اور نیت کرے که اس مال کی کچھ مقدار فطرے کے لئے هوگی تو ایسا کرنے میں اشکال ہے۔

۲۰۴۲۔ کسی شخص نے جو مال فطرے کے لئے کیا هو اگر وہ تلف هوجائے تو اگر وہ شخص فقیر تک پهنچ سکتا تھا اور اس نے فطرہ دینے میں تاخیر کی هو یا اس کی حفاظت کرنے میں کوتاهی کی هو تو ضروری ہے که اس کا عِوَض دے اور اگر فقیر تک نہیں پهنچ سکتا تھا اور اس کی حفاظت میں کاتاهی نہ کی هو تو پھر ذمه دار نہیں ہے۔

۲۰۴۳۔ اگر فطرے دینے والے کے اپنے علاقے میں مستحق مل جائے تو احتیاط واجب یه ہے که فطرہ دوسری جگه نه لے جائے اور اگر دوسری جگه لے جائے اور وہ تلف هوجائے تو ضروری ہے که اس کا عوض دے۔

حج کے اَحکام

۲۰۴۴۔ بیت الله کی زیارت کرنے اور ان اعمال کو بجالانے کا نام "حج" ہے جن کے وهاں بجا لانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی ادائیگی هر اس شخص کے لئے جو مندرجه ذیل شرائط پوری کرتا هو تمام عمر میں ایک دفعه واجب ہے:

(اول) انسان بالغ هو۔

(دوم) عاقل اور آزاد هو۔

(سوم) حج پر جانے کی وجه سے کوئی ایسا ناجائز کام کرنے پر مجبور نه هو جس کا ترک کرنا حج کرنے سےزیادہ اهم هو یا کوئی ایسا واجب کام ترک نه هوتا هو جو حج سے زیادہ اهم هو۔

(چهارم) اِستِطاعت رکھتا هو۔ اور صاحب اِستِطاعت هونا چند چیزوں پر منحصر ہے:

۱۔ انسان راستے کا خرچ اور اسی طرح اگر ضرورت هو تو سواری رکھتا هو یا اتنا مال رکھتا هو جس سے ان چیزوں کو مهیا کرسکے۔

۲۔ اتنی صحت اور طاقت هو که زیادہ مشقت کے بغیر مکه مکرمه جا کر حج کر سکتا هو۔

۳□ مکه مکرمه جان□ ک□ لئ□ راست□ می□ کوئی رکاو□ نه هو اور اگر راسته بند هو یا انسان کو □ر هو که راست□ می□ اس کی جان یا آبروچلی جائ□ گی یا اس کا مال چ□ین لیا جائ□ گا تو اس پر حج واجب نهی□ ه□ لیکن اگر وه دوسر□ راست□ س□ جاسکتا هو تو اگرچه وه راسته زیاده طویل هو ضروری ه□ که اس راست□ س□ جائ□ بجز اس ک□ که وه راسته اس قدر دور اور غیر معروف هو که لوگ کهی□ که حج کا راسته بند ه□□

۴□ اس ک□ پاس اتنا وقت هو که مکه مکرمه پهنچ کر حج ک□ اعمال بجالا سک□□

۵□ جن لوگو□ ک□ اخراجات اس پر واجب هو□ مثلاً بیوی اور بچ□ اور جن لوگو□ ک□ اخراجات برداشت کرنا لوگ اس ک□ لئ□ ضروری سمج□ت□ هو□ ان ک□ اخراجات اس ک□ پاس موجود هو□□

۶□ حج س□ واپسی ک□ بعد وه معاش ک□ لئ□ کوئی هنر یا ک□یتی یا جائیداد رک□تا هو یا پ□ر کوئی دوسرا ذریعه آمدنی رک□تا هو یعنی اس طرح نه هو که حج ک□ اخراجات کی وجه س□ حج س□ واپسی پر مجبور هوجائ□ اور تنگی ترشی می□ زندگی گزار□□

۲۰۴۵□ جس شخص کی ضرورت اپن□ ذاتی مکان ک□ بغیر پوری نه هوسک□ اس پر حج اس وقت واجب ه□ جب اس ک□ پاس مکان ک□ لئ□ ب□ی رقم هو□

۲۰۴۶□ جو عورت مکه مکرمه جاسکتی هو اگر واپسی ک□ بعد اس ک□ پاس اس کا اپنا کوئی مال نه هو اور مثال ک□ طور پر اس کا شوهر ب□ی فقیر هو اور اس□ خرچ نه دیتا هو اور وه عورت عسرت می□ زندگی گزارن□ مجبور هوجائ□ تو اس پر حج واجب نهی□□

۲۰۴۷□ اگر کسی شخص ک□ پاس حج ک□ لئ□ زاد راه اور سواری نه هو اور دوسرا اس□ که□ که تم حج پر جاو می□ تمهار سفر خرچ دو□ گا اور تمهار□ سفر حج ک□ دوران تمهار□ اهل و عیال کو ب□ی خرچ دیتا رهو□ گا تو اگر اس□ اطمینان هو جائ□ که وه شخص اس□ خرچ د□ گا تو اس پر حج واجب هو جاتا ه□□

۲۰۴۸□ اگر کسی شخص کو مکه مکرمه جان□ اور واپس آن□ کا خرچ اور جتنی مدت اس□ وها□ جان□ اور واپس آن□ می□ لگ□ اس ک□ لئ□ اس ک□ اهل و عیال کا خرچ د□ دیا جائ□ که وه حج کر ل□ تو اگرچه وه مقروض ب□ی هو اور واپسی پر گزر بسر کرن□ ک□ لئ□ مال ب□ی نه رک□تا هو اس پر حج واجب هوجاتا ه□□ لیکن اگر اس طرح هو که حج ک□ سفر کا زمانه اس اس ک□

کاروبار اور کام کا زمانه هو که اگر حج پر چلا۔ جائ□ تو اپنا قرض مقرره وقت پر ادا نه کر سکتا هو یا اپنی گزر بسر ک□ اخراجات سال ک□ باقی دنو□ می□ مهیا کر سکتا هو تو اس پر حج واجب نهی□ ه□□

۲۰۴۹□ اگر کسی کو مکه مکرمه تک جان□ اور ا□ن□ ک□ اخراجات نیز جتنی مدت وها□ جان□ اور ا□ن□ می□ لگ□ اس مدت ک□ لئ□ اس ک□ اهل و عیال ک□ اخراجات د□ دیئ□ جائی□ اور اس س□ کها جائ□ که حج پر جاو لیکن یه سب مصارف اس کی ملکیت می□ نه دیئ□ جائی□ تو اس صورت می□ جب که اس□ اطمینان هو که دیئ□ هوئ□ اخراجات کا اس س□ پ□ر مطالبه نهی□ کیا جائ□ گا اس پر حج واجب هو جاتا ه□□

۲۰۵۰□ اگر کسی شخص کو اتنا مال د□ دیا جائ□ جو حج ک□ لئ□ کافی هو اور یه شرط لگائی جائ□ که جس شخص ن□ مال دیا ه□ مال لین□ والا مکه مکرمه ک□ راست□ می□ اس کی خدمت کر□ گا تو جس□ مال دیا جائ□ اس پر حج واجب نهی□ هوتا□

۲۰۵۱□ اگر کسی شخص کو اتنا مال دیا جائ□ که اس پر حج واجب هو جائ□ اور وه حج کر□ تو اگرچه بعد می□ وه خود ب□ی (کهی□ س□) مال حاصل کرل□ دوسرا حج اس پر واجب نهی□ ه□□

۲۰۵۲□ اگر کوئی شخص بغرض تجارت مثال ک□ طور پر جده جائ□ اور اتنا مال کمائ□ که اگر وها□ س□ مکه جانا چاه□ تو استطاعت رک□ن□ کی وجه س□ ضروری ه□ که حج کر□ اور اگر وه حج کرل□ تو خواه وه بعد می□ اتنی دولت کمال□ که خود اپن□ وطن س□ ب□ی مکه مکرمه جاسکتا هو تب ب□ی اس پر دوسرا حج واجب نهی□ ه□□

۲۰۵۳□ اگر کوئی اس شرط پراجیربن□ که وه خود ایک دوسر□ شخص کی طرف س□ حج کر□ گا تو اگر وه خود حج کو نه جاسک□ اور چاه□ که کسی دوسر□ اور کو اپنی جگه ب□یج د□ تو ضروری ه□ که جس ن□ اس□ اجیر بنایا ه□ اس س□ اجازت ل□□

۲۰۵۴□ اگر کوئی صاحب استطاعت هو که حج کو نه جائ□ اور پ□ر فقیر هو جائ□ تو ضروری ه□ که خواه اس□ زحمت هی کیو□ نه ا□□انی پ□□ بعد می□ حج کر□ اور اگر وه کسی ب□ی طرح حج کو نه جاسکتا هو اور کوئی اس□ حج کرن□ ک□ لئ□ اجیر بنائ□ تو ضروری ه□ که مکه مکرمه جائ□ اور جس ن□ اس□ اجیر بنایا هو اس کی طرف س□ حج کر□ اور دوسر□ سال تک اگر ممکن هو تو مکه مکرمه می□ ره□ اور پ□ر اپنا حج بجالائ□ لیکن اگر اجیر بن□ اور اجرت نقد ل□ ل□ اور جس شخص ن□ اس□ اجیر بنایا هو وه اس بات پر راضی هو که اس کی طرف س□ حج دوسر□ سال بجالایا جائ□ جب که وه اطمینان نه رک□تا هو که دوسر□

سال بھی اپنے لئے حج پر جا سکے گا تو ضروری ہے کہ اجیر پہلے سال خود اپنا حج کرے اور اس شخص کا حج جس نے اس کو اجیر بنایا تھا دوسرے سال کے لئے اٹھا رکھے۔

۲۰۵۵۔ جس سال کوئی شخص صاحب استطاعت ہوا ہو اگر اسی سال مکہ مکرمہ چلا جائے اور مقررہ وقت پر عرفات اور مشعر الحرام میں نہ پہنچ سکے اور بعد کے سالوں میں صاحب استطاعت نہ ہو تو اس پر حج واجبنہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ چند سال پہلے سے صاحب استطاعت رہا ہو اور حج پر نہ گیا ہو تو اس صورت میں خواہ زحمت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے اسے حج کرنا ضروری ہے۔

۲۰۵۶۔ اگر کوئی شخص صاحب استطاعت ہوتے ہوئے حج نہ کرے اور بعد میں بڑھاپے، بیماری یا کمزوری کی وجہ سے حج نہ کرسکے اور اس بات سے نا امید ہو جائے کہ بعد میں خود حج کرسکے گا تو ضروری ہے کہ کسی دوسرے کو اپنی طرف سے حج کے لئے بھیج دے بلکہ اگر ناامید نہ بھی ہوا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک اجیر مقرر کرے اور اگر بعد میں اس قابل ہو جائے تو خود حج کرے۔اور اگر اس کے پاس کسی سال پہلی دفعہ اتنا مال ہوجائے جو حج کے لئے کافی ہو اور بڑھاپے یا بیماری یا کمزوری کی وجہ سے حج نہ کرسکے اور طاقت (وصحت) حاصل کرنے سے ناامید ہو تب بھی یہی حکم ہے اور ان تمام صورتوں میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ جس کی طرف سے حج کے لئے جارہا ہو اگر وہ مرد ہو تو ایسے شخص کو نائب بنائے جس کا حج پر جانے کا پہلا موقع ہو (یعنی اس سے پہلے حج کرنے نہ گیا ہو)۔

۲۰۵۷۔ جو شخص حج کرنے کے لئے کسی دوسرے کی طرف سے اجیر ہو ضروری ہے کہ اس کی طرف سے طواف النساء بھی کرے اور اگر نہ کرے تو اجیر پر اس کی بیوی حرام ہو جائے گی۔

۲۰۵۸۔ اگر جو شخص طواف النساء صحیح طور پر نہ بجالائے یا اس کو بجالانا بھول جائے اور چند روز بعد اسے یاد آئے اور راستے سے واپس ہو کر بجالائے تو صحیح ہے لیکن اگر واپس ہونا اس کے لئے باعث مشقت ہو تو طواف النساء کی بجا آوری کے لئے کسی کو نائب بنا سکتا ہے۔

مُعَامَلات

خرید و فروخت کے احکام

۲۰۵۹۔ ایک بیوپاری کے لئے مناسب ہے کہ خرید و فروخت کے سلسلے میں جن مسائل کا (عموماً) سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے احکام سیکھ لے بلکہ اگر مسائل نہ سیکھنے کی وجہ سے کسی واجب حکم کی مخالفت کرنے کا اندیشہ ہو تو مسائل لازم ولابد ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق عَلَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام سے روایت ہے کہ "جو پہلے خرید و فروخت کرے گا باطِل یا مُشتَبہ معاملہ کرنے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے گا۔"

۲۰۶۰۔ اگر کوئی مسئلے سے ناواقفیت کی بنا پر یہ نہ جانتا ہو کہ اس نے جو معاملہ کیا ہے وہ صحیح ہے یا باطل تو جو مال اس نے حاصل کیا ہو اسے استعمال نہیں کر سکتا مگر یہ کہ اسے علم ہوجائے کہ دوسرا فریق اس مال کو استعمال کرنے پر راضی ہے تو اس صورت میں وہ استعمال کر سکتا ہے اگرچہ معاملہ باطل ہو۔

۲۰۶۱۔ جس شخص کے پاس مال نہ ہو اور کچھ اخراجات اس پر واجب ہوں، مثلًا بیوی بچوں کا خرچ، تو ضروری ہے کہ کاروبار کرے۔ اور مستحب کاموں کے لئے مثلاً اہل و عیال کی خوشحالی اور فقیروں کی مدد کرنے کے لئے کاروبار کرنا مستحب ہے۔

خرید و فروخت کے مُستحبّات

خرید و فروخت میں چند چیزیں مستحب شمار کی گئی ہیں :

(اول) فقر اور اس جیسی کیفیت کے سوا جنس کی قیمت میں خریداروں کے درمیان فرق نہ کرے۔

(دوم) اگر وہ نقصان میں نہ ہو تو چیزیں زیادہ مہنگی نہ بیچے۔

(سوم) جو چیز بیچ رہا ہو وہ کچھ زیادہ دے اور جو چیز خرید رہا ہو وہ کچھ کم لے۔

(چہارم) اگر کوئی شخص سودا کرنے کے بعد پشیمان ہو کر اس چیز کو واپس کرنا چاہے تو واپس لے لے۔

مکروہ معاملات

۲۰۶۲۔خاص خاص معاملات جنہیں مکروہ شمار کیا گیا ہے، یہ ہیں:

۱□ جائداد کا بیچنا، بجز اس ک□ کہ اس رقم س□ دوسری جائداد خریدی جائ□□

۲□ گوشت فروشی کا پیشہ اختیار کرنا□

۳□ کفن فروشی کا پیشہ اختیار کرنا□

۴□ ایس□ (اوچ□□) لوگو□ س□ معاملہ کرنا جن کی صحیح تربیت نہ ہوئی ہو□

۵□ صبح کی اذان س□ سورج نکلن□ ک□ وقت تک معاملہ کرنا□

۶□ گیہو□، جَو اور ان جیسی دوسری اجناس کی خریدوفرخت کو اپنا پیشہ قرار دینا□

۷□ اگر مسلمان کوئی جنس خرید رہا ہو تو اس ک□ سود□ می□ دخل اندازی کرک□ خریدار بنن□ کا اظہار کرنا□

حرام معاملات

۲۰۶۳□ بہت س□ معاملات حرام ہی□ جن می□ س□ کچ□ یہ ہی□:

۱□ نشہ آور مشروبات، غیر شکاری کت□ اور سور کی خریدوفروخت حرام ہ□ اور احتیاط کی بنا پر نجس مردار ک□ متعلق ب□ی یہی حکم ہ□□ ان ک□ علاوہ دوسری نجاسات کی خریدوفروخت اس صورت می□ جائز ہ□ جب کہ عین نجس س□ حلال فائدہ حاصل کرنا مقصود ہو مثلاً۔ گوبر اور پاخان□ س□ ک□اد بنائی□ اگرچہ احتیاط اس می□ ہ□ کہ ان کی خرید و فروخت س□ ب□ی پرہیز کیا جائ□□

۲□ غصبی مال کی خرید و فروخت

۳□ ان چیزو□ کی خریدوفروخت ب□ی احتیاط کی بنا پر حرام ہ□ جنہی□ بالعموم مال تجارت نہ سمج□ا جاتا ہو مثلاً درندو□ کی خریدوفروخت اس صورت می□ جبکہ ان س□ مناسب حد تک حلال فائدہ نہ ہو□

۴□ ان چیزو□ کی خریدوفروخت جنہی□ عام طور پر فقط حرام کام می□ استعمال کرت□ ہو□ مثلاً جوئ□ کا سامان□

۵۔ جس لین دین میں ربا (سود) هو۔

۶۔ وه لین دین جس میں ملاوٹ هو یعنی ایسی چیز کا بیچنا جس میں دوسری چیز اس طرح ملائی گئی هو که ملاوٹ کا پته نه چل سکے اور بیچنے والا بھی خریدار کو نه بتائے مثلاً ایسا گھی بیچناجس میں چربی ملائی گئ هو۔ حضرت رسول اکرم (صلی الله علیه وآله) کا ارشاد هے "جو شخص ملاوٹ کرکے کوئی چیز کسی مسلمان کے هاتھ بیچتا هے یا مسلمان کو نقصان پهنچاتا هے یا ان کے ساتھ مکروفریب سے کام لیتا هے وه میری امت میں سے نهیں هے اور جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ملاوٹ والی چیز بیچتا هے تو خداوندتعالی اس کی روزی سے برکت اٹھا لیتا هے اور اس کی روزی کے راستوں کو تنگ کر دیتا هے اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا هے"

۲۰۶۴۔جو پاک چیز نجس هوگئی هو اور اسے پانی سے دھو کر پاک کرنا ممکن هو تو اسے فروخت کرنے میں کوئی حرج نهیں هے اور اگر اسے دھونا ممکن نه هو تب بھی یهی حکم هے لیکن اگر اس کا حلال فائده عرف عام میں اس کے پاک هونے پر منحصر نه هو مثلاً۔ بعض اقسام کے تیل بلکه اگر اس کا حلال فائده پاک هونے پر موقوف هو اور اس کا مناسب حد تک حلال فائده بھی هو تب بھی اس کا بیچنا جائز هے۔

۲۰۶۵۔ اگر کوئی شخص نجس چیز بیچنا چاهے تو ضروری هے که وه اس کی نجاست کے بارے میں خریدار کو بتا دے اور اگر اسے نه بتائے تو وه ایک حکم واجب کی مخالفت کا مرتکب هوگا مثلانجس پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کرے گا اور اس کے ساتھ اپنی واجب نماز پڑھے گا یا اس نجس چیز کو کھانے یا پینے میں استعمال کرے گا البته اگر یه جانتا هو که اسے بتانے سے کوئی فائده نهیں کیوں که وه لاپرو شخص هے اور نجس پاک کا خیال نهیں رکھتا تو اسے بتانا ضروری نهیں۔

۲۰۶۶۔ اگرچه کھانے والی اور نه کھانے والی نجس دواوں کی خریدوفروخت جائز هے لیکن ان کی نجاست کے متعلق خریدار کو اس صورت میں بتا دینا ضروری هے جس کا ذکر سابقه مسئلے میں کیا گیا هے۔

۲۰۶۷۔ جو تیل غیر اسلامی ممالک سے در آمد کئے جاتے هیں اگر ان کے نجس هونے کے بارے میں علم نه هو تو ان کی خرید و فرخت میں کوئی حرج نهیں اور جو چربی کسی حیوان کے مرجانے کے بعد حاصل کی جاتی هے اگر اسے کافر سے لیں یا غیر اسلامی ممالک سے منگائیں تو اس صورت میں جب که اس کے بارے میں احتمال هو که ایسے حیوان کی هے جسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا هے تو گو وه پاک هے اور اس کی خریدوفرخت جائز هے لیکن اس کا کھانا حرام هے اور بیچنے والے کے

لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی کیفیت سے خریدار کو آگاہ کرے کیوں کہ خریدار کو آگاہ کرنے کی صورت میں وہ کسی واجب حکم کی مخالفت کا مرتکب ہوگا جیسے کہ مسئلہ ۲۰۶۵ میں گزر چکا ہے۔

۲۰۶۸۔ اگر لومڑی یا اس جیسے جانوروں کو شرعی طریقے سے ذبح نہ کیا جائے یا وہ خود مرجائیں تو ان کی کھال کی خریدوفروخت احتیاط کی بنا پر جائز نہیں ہے۔

۲۰۶۹۔ جو چمڑا غیر اسلامی ممالک سے درآمد کیا جائے یا کافر سے لیا جائے اگر اس کے بارے میں احتمال ہو کہ ایک ایسے جانور کا ہے جسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے تو اس کی خریدوفروخت جائز ہے اور اسی طرح اس میں نماز بھی اقوی کی بنا پر صحیح ہوگی۔

۲۰۷۰ ۔ جو تیل اور چربی حیوان کے مرنے کے بعد حاصل کی جائے یا وہ چمڑا جو مسلمان سے لیا جائے اور انسان کو علم ہو کہ اس مسلمان نے یہ چیز کافر سے لی ہے لیکن یہ تحقیق نہیں کی کہ یہ ایسے حیوان کی ہے جیسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے یا نہیں اگرچہ اس پر طہارت کا حکم لگتا ہے اور اس کی خریدوفروخت جائز ہے لیکن اس تیل یا چربی کا کھانا جائز نہیں ہے۔

۲۰۷۱۔ نشہ آور مشروبات کالین دین حرام اور باطل ہے۔

۲۰۷۲۔ غصبی مال کا بیچنا باطل ہے اور بیچنے والے نے جو رقم خریدار سے لی ہو اسے واپس کرنا ضروری ہے۔

۲۰۷۳۔ اگر خریدار سنجیدگی سے سودا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو لیکن اس کی نیت یہ ہو کہ جو چیز خرید رہا ہے اس کی قیمت نہیں دے گا تو اس کا یہ سوچنا سودے کے صحیح ہونے میں مانع نہیں اور ضروری ہے کہ خریدار اس سودے کی قیمت بیچنے والے کو دے۔

۲۰۷۴۔ اگر خریدار چاہے کہ جو مال اس نے ادھار خریدا ہے اس کی قیمت بعد میں حرام مال سے دے گا تب بھی معاملہ صحیح ہے البتہ ضروری ہے کہ جتنی قیمت اس کے ذمے ہو حلال مال سے دے تاکہ اس کا ادھار چکتا ہوجائے۔

۲۰۷۵۔ موسیقی کے آلات مثلاً ستار اور طنبورہ کی خریدوفروخت جائز نہیں ہے اور احتیاط کی بنا پر چھوٹے چھوٹے ساز جو بچوں کے کھلونے ہوتے ہیں ان کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ لیکن (حلال اور حرام میں استعمال ہونے والے) مشترکہ

آلات مثلاً ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ کی خریدوفروخت میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ انہیں حرام کاموں استعمال کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

۲۰۷۶۔ اگر کوئی چیز کہ جس سے جائز فائدہ اٹھایا جاسکتا ہو اس نیت سے بیچی جائے کہ اسے حرام مصرف میں لایا جائے مثلاً انگور اس نیت سے بیچا جائے کہ اس سے شراب تیار کی جائے تو اس کا سودا حرام بلکہ احتیاط کی بنا پر باطل ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص انگور اس مقصد سے نہ بیچے اور فقط یہ جانتا ہو کہ خریدار انگور سے شراب تیار کرے گا تو ظاہر یہ ہے کہ سودے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۷۷۔ جاندار کا مجسمہ بنانا احتیاط کی بنا پر مطلقاً حرام ہے (مطلقاً سے مراد یہ ہے کہ مجسمہ کامل بنایا جائے یاناقص) لیکن ان کی خریدوفروخت ممنوع نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اسے بھی ترک کیا جائے لیکن جاندار کی نقاشی اقوی کی بنا پر جائز ہے۔

۲۰۷۸۔ کسی ایسی چیز کا خریدنا حرام ہے جو جُوئے یا چوری یا باطل سودے سے حاصل کی گئی ہو اور اگر کوئی ایسی چیز خرید لے تو ضروری ہے کہ اس کے اصلی مالک کو لوٹا دے۔

۲۰۷۹۔اگر کوئی شخص ایسا گھی بیچے جس میں چربی کی ملاوٹ ہو اور اسے مُعَیَّن کردے مثلاً کہے کہ میں "یہ ایک من گھی بیچ رہا ہوں" تو اس صورت میں جب اس میں چربی کی مقدار اتنی زیادہ ہو کہ اسے گھی نہ کہا جائے تو معاملہ باطل ہے اور اگر چربی کی مقدار اتنی کم ہو کہ اسے چربی ملا ہوا کہا جائے تو معاملہ صحیح ہے لیکن خریدنے والے کو مال عیب دار ہونے کی بنا پر حق حاصل ہے کہ وہ معاملہ ختم کرسکتا ہے اور اپنا پیسہ واپس لے سکتا ہے اور اگر چربی گھی سے جدا ہو تو چربی کی جتنی مقدار کی ملاوٹ ہے اس کا معاملہ باطل ہے اور چربی کی جو قیمت بیچنے والے نے لی ہے وہ خریدار کی ہے اور چربی، بیچنے والے کا مال ہے اور گاہک اس میں جو خالص گھی ہے اس کا معاملہ بھی ختم کر سکتا ہے۔ لیکن اگر معین نہ کرے بلکہ صرف ایک من گھی بتا کر بیچے لیکن دیتے وقت چربی ملا ہوا گھی دے تو گاہک وہ گھی واپس کرکے خالص گھی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

۲۰۸۰۔ جس جنس کو ناپ تول کر بیچا جاتا ہے اگر کوئی بیچنے والا اسی جنس کے بدلے میں بڑھا کر بیچے مثلاً ایک من گیہوں کی قیمت ڈیڑھ من گیہوں وصول کرے تو یہ سود اور حرام ہے بلکہ اگر دو جنسوں میں سے ایک بے عیب اور دوسری عیب دار ہو یا ایک جنس بڑھیا اور دوسری گھٹیا ہو یا ان کی قیمتوں میں فرق ہو تو اگر بیچنے والا جو مقدار دے رہا ہو اس سے زیادہ

ل□ تب ب□ی سود اور حرام ه□□ لهذا اگر وه ثابت تانبا د□ کر اس س□ زیاده مقدار می□ □و□ا هوا تانبا ل□ یا ثابت قسم کا پیتل د□ کر اس س□ زیاده مقدار می□ □و□ا هوا پیتل ل□ یا گ□□ا هوا سونا د□ کر اس س□ زیاده مقدار می□ بغیر گ□□ا هوا سونا ل□ تو یه ب□ی سود اور حرام ه□□

۲۰۸۱□ بیچن□ والا۔ جو چیز زائد ل□ اگر وه اس جنس س□ مختلف هو جو وه بیچ رها ه□ مثلاً۔ ایک من گیهو□ کو ایک من گیهو□ اور کچ□ نقد رقم ک□ عوض بیچ□ تب ب□ی یه سود اور حرام ه□ بلکه اگر وه کوئی چیز زائد نه ل□ لیکن یه شرط لگائ□ که خریدار اس ک□ لئ□ کوئی کام کر□ گا تو یه ب□ی سود اور حرام ه□□

۲۰۸۲□ جو شخص کوئی چیز کم مقدار می□ د□ رها هو اگر وه اس ک□ سات□ کوئی اور چیز شامل کر د□ مثلاً۔ ایک من گیهو□ اور ایک رومال کو □ی□□ من گیهو□ ک□ عِوَض بیچ□ تو اس می□ کوئی حرج نهی□ اس صورت می□ جب که اس کی نیت یه هو که وه رومال اس زیاده گیهو□ ک□ مقابل□ می□ ه□ اور معامله ب□ی نقد هو□ اور اسی طرح اگر دونو□ طرف س□ کوئی چیز ب□□ا دی جائ□ مثلاً ایک شخص ایک من گیهو□ اور ایک رومال کو □ی□□ من گیهو□ اور ایک رومال ک□ عوض بیچ□ تو اس ک□ لئ□ ب□ی یهی حکم ه□ لهذا اگر ان کی نیت یه هو که ایک کا رومال اور آد□ا من گیهو□ دوسر□ ک□ رومال ک□ مقابل□ می□ ه□ تو اس می□ کوئی اشکال نهی□ ه□□

۲۰۸۳□ اگر کوئی شخص ایسی چیز بیچ□ جو می□ اور گز ک□ حساب س□ بیچی جاتی ه□ مثلاً کپ□ا یا ایسی چیز بیچ□ جو گن کر بیچی جاتی ه□ مثلاً اخرو□ اور ان□□ اور زیاده ل□ مثلاً دس ان□□ د□ اور گیاره ل□ تو اس می□ کوئی حرج نهی□□ لیکن اگر ایسا هو که معامل□ می□ دونو□ چیزی□ ایک هی جنس س□ هو□ اور مدت معین هو تو اس صورت می□ معامل□ ک□ صحیح هون□ می□ اشکال ه□ مثلاً دس اخرو□ نقددد□ اور باره اخرو□ ایک مهین□ ک□ بعد ل□□ اور کرنسی نو□و□ کا فروخت کرنا ب□ی اسی زمر□ می□ آتا ه□ مثلاً۔ تو مان کو نو□و□ کی کسی دوسری جنس ک□ بدل□ می□ مثلاً دینار یا □الر ک□ بدل□ می□ نقد یا معین مدت ک□ لئ□ بیچ□ تو اس می□ کوئی حرج نهی□ لیکن اگر اپنی هی جنس ک□ بدل□ می□ بیچنا چاه□ اور بهت زیاده ل□ تو معامله معین مدت ک□ لئ□ نهی□ هونا چاهئ□ مثلاً سو تو مان نقد د□ اور ایک سو دس تو مان چ□ مهین□ ک□ بعد ل□ تو اس معامل□ ک□ صحیح هون□ می□ اشکال ه□□

۲۰۸۴□ اگر کسی جنس کو اکثر شهرو□ می□ ناپ تول کر بیچا جاتا هو اور بعض شهرو□ می□ اس کا لین دین گن کر هوتا هو تو اقوی کی بنا پر اس جنس کو اس شهر کی نسبت جها□ گن کر لین دین هوتا ه□ دوسر□ شهر می□ زیاده قیمت پر بیچنا جائز ه□□

اور اسی طرح اس صورت میں جب شہر مختلف ہوں اورا ایسا غلبہ درمیان میں نہ ہو (یعنی یہ نہ کہاجاسکے کہ اکثر شہروں میں یہ جنس ناپ تول کر بکتی ہے یا گن کر بکتی ہے) تو ہر شیر میں وہاں کے رواج کے مطابق حکم لگایا جائے گا۔

۲۰۸۵۔ ان چیزوں میں جو تول کر یا ناپ کر بیچی جاتی ہیں اگر بیچی جانے والی چیز اور اس کے بدلے میں لی جانے والی چیز ایک جنس سے نہ ہوں اور لین دین بھی نقد ہو تو زیادہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر لین دین معین مدت کے لئے ہو تو اس میں اشکال ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص ایک من چاول کو دو من گیہوں کے بدلے میں ایک مہینے کی مدت تک بیچے تو اس لین دین کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ۔

۲۰۸۶۔اگر ایک شخص پکے میووں کا سودا کچے میووں سے کرے تو زیادہ نہیں لے سکتا اور مشہور (علماء) نے کہا ہے کہ ایک شخص جو چیز بیچ رہا ہو اور اس کے بدلے میں جو کچھ لے رہا ہو اگر وہ دونوں ایک ہی چیز سے بنی ہوں تو ضروری ہے کہ معاملے میں اضافہ نہ لے مثلاً اگر وہ ایک من گائے کا گھی بیچے اور اس کے بدلے میں ڈیڑھ من گائے کا پنیر حاصل کرے تو یہ سود ہے اور حرام ہے لیکن اس حکم کے کلی ہونے میں اشکال ہے۔

۲۰۸۷۔ سود کے اعتبار سے گیہوں اور جو ایک جنس شمار ہوتے ہیں لہذا مثال کے طور پر اگر کوئی شخص ایک من گیہوں دے اور اس کے بدلے میں ایک من پانچ سیر جولے تو یہ سود ہے اور حرام ہے۔ اور مثال کے طور پر اگر دس من جو اس شرط پر خریدے کہ گیہوں کی فصل اٹھانے کے وقت دس من گیہوں بدلے میں دے گا تو چونکہ جو اس نے نقد لئے ہیں اور گیہوں کچھ مدت بعد دے رہا ہے لہذایہ اسی طرح ہے۔ جیسے اضافہ لیا ہو اس لئے حرام ہے۔

۲۰۸۸۔ باپ بیٹا اور میاں بیوی ایک دوسرے سے سود لے سکتے ہیں اور اسی طرح مسلمان ایک ایسے کافر سے جو اسلام کی پناہ میں نہ ہو سود لے سکتا ہے لیکن ایک ایسے کافر سے جو اسلام کی پناہ میں ہے سود کا لین دین حرام البتہ معاملہ طے کر لینے کے بعد اگر سود دینا اس کی شریعت میں جائز ہو تو اس سے سود لے سکتا ہے۔

بیچنے والے اور خریدارکی شرائط

۲۰۸۹۔ بیچنے والے اور خریدار کےلئے چھ چیزیں شرط ہیں :

۱۔ بالغ ہوں۔

۲□ عاقل ہو□□

۳□ سَفیه نه ہو□ یعنی اپنا مال احمقانه کامو□ می□ خرچ نه کرت□ ہو□□

۴□ خرید و فروخت کا اراده رک□ت□ ہو□□ پس اگر کوئی مذاق می□ کہ□ که می□ ن□ اپنا مال بیچا تو معامله باطل ہو گا□

۵□ کسی ن□ انہی□ خریدوفروخت پر مجبور نه کیا ہو□

۶□ جو جنس اور اس ک□ بدل□ می□ جو چیز ایک دوسر□ کو د□ رہ□ ہو□ اس ک□ مالک ہو□□ اور ان ک□ بار□ می□ احکام □ائنده مسائل می□ بیان کئ□ جائی□ گ□□

۲۰۹۰□ کسی نابالغ بچ□ ک□ سات□ سودا کرنا جو □ازادانه طور پر سودا کر رہا ہو باطل ہ□ لیکن ان کم قیمت چیزو□ می□ جن کی خریدوفروخت کا رواج ہ□ اگر نابالغ مگر سمج□ دار بچ□ ک□ سات□ لین دین ہوجائ□ (توصحیح ہ□) اور اگر سودا اس ک□ سرپرست ک□ سات□ ہو اور نابالغ مگر سمج□ دار بچه لین دین کا صیغه جاری کر□ تو سوداہر صورت می□ صحیح ہ□ بلکه اگر جنس یا رقم کسی دوسر□ □ادمی کا مال ہو اور بچه بحیثیت وکیل اس مال ک□ مالک کی طرف س□ وه مال بیچ□ یا اس رقم س□ کوئی چیز خرید□ تو ظاہر یه ہ□ که سودا صحیح ہ□ اگرچه وه سمج□ دار بچه □ازادانه طور پر اس مال یا رقم می□ (حق) تصرف رک□تا ہو اور اسی طرح اگر بچه اس کام می□ وسیله ہو که رقم بیچن□ وال□ کو د□ اور جنس خریدار تک پہنچائ□ یا جنس خریدار کو د□ اور رقم بیچن□ وال□ کو پہنچائ□ تو اگرچه بچه سمج□ دار نه ہو سودا صحیح ہ□ کیونکه در اصل دو بالغ افراد ن□ □اپس می□ سودا کیا ہ□□

۲۰۹۱□ اگر کوئی شخص اس صورت می□ که ایک نابالغ بچ□ س□ سودا کرنا صحیح نه ہو اس س□ کوئی چیز خرید□ یا اس ک□ ہات□ کوئی چیز بیچن□ تو ضروری ہ□ که جو جنس یا رقم اس بچ□ س□ ل□ اگر وه خود بچ□ کا مال ہو تو اس ک□ سرپرست کو اور اگر کسی اور کا مال ہو تو اس ک□ مالک کو د□ د□ یا اس ک□ مالک کی رضا مندی حاصل کر□ اور اگر سودا کرن□ والا شخص اس جنس یا رقم ک□ مالک کو نه جانتا ہو اور اس کا پته چلان□ کا کوئی ذریعه ب□ی نه ہو تو اس شخص ک□ لئ□ ضروری ہ□ که جو چیز اس ن□ بچ□ س□ لی ہو وه اس چیز ک□ مالک کی طرف□ بعنوان مَظَالم (ظلماً اور ناحق لی ہوئی چیز) کسی فقیر کو د□ د□ اور احتیاط لازم یه ہ□ که اس کام می□ حاکم شرع س□ اجازت ل□□

۲۰۹۲۔ اگر کوئی شخص ایک سمجھ دار بچے سے اس صورت میں سودا کرے جب کہ اس کے ساتھ سودا کرنا صحیح نہ ہو اور اس نے جو جنس یا رقم بچے کو دی ہو وہ تلف ہو جائے تو ظاہر یہ ہے کہ وہ شخص بچے سے اس کے بالغ ہونے کے بعد یا اس کے سرپرست سے مطالبہ کر سکتا ہے اور اگربچہ سمجھ دار نہ ہو تو پھر وہ شخص مطالبے کا حق نہیں رکھتا۔

۲۰۹۳۔ اگر خریدار یا بیچنے والے کو سودا کرنے پر مجبور کیا جائے اور سودا ہوجانے کے بعد وہ راضی ہو جائے اور مثال کے طور پر کہے کہ میں راضی ہوں تو سودا صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ معاملے کا صیغہ دوبارہ پڑھا جائے۔

۲۰۹۴۔ اگر انسان کسی کا مال اس کی اجازت کے بغیر بیچ دے اور مال کا مالک اس کے بیچنے پر راضی نہ ہو اور اجازت نہ دے تو سودا باطل ہے۔

۲۰۹۵۔ بچے کا باپ اور دادا نیز باپ کا وصی اور دادا کا وصی بچے کا مال فروخت کر سکتے ہیں اور اگر صورت حال کا تقاضا ہو تو مجتہد عادل بھی دیوانے شخص یا یتیم بچے کا مال یا ایسے شخص کا مال جو غائب ہو فروخت کر سکتا ہے۔

۲۰۹۶۔ اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کرکے بیچ ڈالے اور مال کے بک جانے کے بعد اس کا مالک سودے کی اجازت دے دے تو سودا صحیح ہے اور جو چیز غصب کرنے والے نے خریدار کو دی ہو اور اس چیز سے جو منافع سودے کے وقت سے حاصل ہو وہ خریدار کی ملکیت ہے اور جو چیز خریدار نے دی ہو اور اس چیز سے جو منافع سودے کے وقت سے حاصل ہو وہ اس شخص کی ملکیت ہے جس کا مال غصب کیا گیا ہے۔

۲۰۹۷۔ اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کرکے بیچ دے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ اس مال کی قیمت خود اس کی ملکیت ہوگی اور اگر مال کا مالک سودے کی اجازت دے دے تو سودا صحیح ہے لیکن مال کی قیمت مالک کی ملکیت ہوگی نہ کہ غاصب کی۔

جنس اور اس کے عِوض کی شرائط

۲۰۹۸۔ جو چیز بیچی جائے اور جو چیز اس کے بدلے میں لی جائے اس کی پانچ شرطیں ہیں:

(اول) ناپ، تول یا گنتی وغیرہ کی شکل میں اس کی مقدار معلوم ہو۔

(دوم) بیچنے والا ان چیزوں کو تحویل میں دینے کا اہل ہو۔ اگر اہل نہ ہو تو سودا صحیح نہیں ہے لیکن اگر وہ اس کو کسی دوسری چیز کے کے ساتھ ملا کر بیچے جسے وہ تحویل میں دے سکتا ہو تو اس صورت میں لین دین صحیح ہے البتہ ظاہر یہ ہے کہ اگر خریدار اس چیز کو جو خریدی ہو اپنے قبضے میں لے سکتا ہو اگرچہ بیچنے والا اسے اس کی تحویل میں دینے کا اہل نہ ہو تو بھی لین دین صحیح ہے مثلاً جو گھوڑا بھاگ گیا ہو اگر اسے بیچے اور خریدنے والا اس گھوڑے کو ڈھونڈ سکتا ہو تو اس سودے میں کوئی حرج نہیں اور وہ صحیح ہوگا اور اس صورت میں کسی بات کے اضافے کی ضرورت نہیں ہے۔

(سوم) وہ خصوصیات جو جنس اور عوض میں موجود ہوں اور جن کی وجہ سے سودے میں لوگوں کو دلچسپی میں فرق پڑتا ہو معین کر دی جائیں۔

(چہارم) کسی دوسرے کا حق اس مال سے اس طرح وابستہ نہ ہو کہ مال مالک کی ملکیت سے خارج ہونے سے دوسرے کا حق ضائع ہو جائے۔

(پنجم) بیچنے والا خود اس جنس کو بیچے نہ کہ اس کی منفعت کو۔ پس مثال کے طور پر اگر مکان کی ایک سال کی منفعت بیچی جائے تو صحیح نہیں ہے لیکن اگر خریدار نقد کی بجائے اپنی ملکیت کا منافع دے مثلاً کسی سے قالین یا دری وغیر خریدے اور اس کے عوض میں اپنا مکان کا ایک سال کا منافع اسے دے دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ان سب کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۲۰۹۹۔ جس جنس کا سودا کسی شہر میں تول کر یا ناپ کا کیا جاتا ہو اس شہر میں ضروری ہے اس جنس کو تول کر یا ناپ کر ہی خریدے لیکن جس شہر میں اس جنس کا سودا اسے دیکھ کر کیا جاتا ہو اس شہر میں وہ اسے دیکھ کر خرید سکتا ہے۔

۲۱۰۰۔ جس چیز کی خریدوفروخت تول کرکی جاتی ہو اس کا سودا ناپ کر بھی کیا جاسکتا ہے مثال کے طور پر اگر ایک شخص دس من گیہوں بیچنا چاہے تو وہ ایک ایسا پیمانہ جس میں ایک من گیہوں سماتی ہو دس مرتبہ بھر کر دے سکتا ہے۔

۲۱۰۱۔ اگر معاملہ چوتھی شرط کے علاوہ جو شرائط بیان کی گئی ہیں ان میں سے کوئی ایک شرط نہ ہونے کی بنا پر باطل ہو لیکن بیچنے والا اور خریدار ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرنے پر راضی ہوں تو ان کے تصرف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۱۰۲۔جو چیز وقت کی جاچکی ہو اس کا سودا باطل ہے لیکن اگر وہ چیز اس قدر خراب ہو جائے کہ جس فائدے کے لئے وقف کی گئی ہے وہ حاصل نہ کیا جاسکے یا وہ چیز خراب ہونے والی ہو مثلاً مسجد کی چٹائی اس طرح پھٹ جائے کہ اس پر نماز نہ پڑھی جاسکے تو جو شخص مُتَولِّی ہے یا جسے مَتَولِّی جیسے اختیارات حاصل ہوں اور اسے بیچ دے تو کوئی حرج نہیں اور احتیاط کی بنا پر جہاں تک ممکن ہو اس کی قیمت اسی مسجد کے کسی ایسے کام پر خرچ کی جائے جو وقت کرنے والے کے مقصد سے قریب تر ہو ۔

۲۱۰۳۔ جب ان لوگوں کے مَابَین جن کے لئے مال وقف کیا گیا ہو ایسا اختلاف پیدا ہو جائے کہ اندیشہ ہو کہ اگر وقف شدہ مال فروخت نہ کیا گیا تو مال یا کسی کی جان تلف ہو جائے گی تو بعض (فقہاء) نے کہا ہے کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں کہ مال بیچ کر رقم ایسے کام پر خرچ کریں جو وقف کرنے والے کے مقصد سے قریب ہو لیکن یہ حکم محل اشکال ہے۔ ہاں اگر وقف کرنے والا یہ شرط لگائے کہ وقف کے بیچ دینے میں کوئی مصلحت ہو تو بیچ دیا جائے تو اس صورت میں اسے بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۱۰۴۔ جو جائداد کسی دوسرے کو کرائے پر دی گئی ہو اس کی خریدوفروخت میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جتنی مدت کے لئے اسے کرائے پر دی گئی ہو اتنی مدت کی آمدنی صاحب جائداد کا مال ہے اور اگر خریداد کو یہ علم نہ ہو کہ وہ جائداد کرائے پر دی جاچکی ہے یا اس گمان کے تحت کہ کرائے کی مدت تھوڑی ہے اس جائداد کو خرید لے تو جب اسے حقیقت حال کا علم ہو، وہ سودا فسخ کر سکتا ہے۔

خریدوفروخت کا صیغہ

۲۱۰۵۔ ضروری نہیں کہ خریدوفروخت کا صیغہ عربی زبان میں جاری کیا جائے مثلاً اگر بیچنے والا فارسی (یا اردو) میں کہے کہ میں نے یہ مال اتنی رقم پر بیچا اور خریدار کہے کہ میں نے قبول کیا تو سودا صحیح ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ خریدار اور بیچنے والا (معاملے کا) دلی ارادہ رکھتے ہوں یعنی یہ دو جملے کہنے سے ان کی مراد خرید و فروخت ہو ۔

۲۱۰۶۔ اگر سودا کرتے وقت صیغہ نہ پڑھا جائے لیکن بیچنے والا اس مال کے مقابلے میں جو وہ خریدار سے لے اپنا مال اس کی ملکیت میں دے دے تو سودا صحیح ہے اور دونوں اشخاص متعلقہ چیزوں کے مالک ہوجاتے ہیں۔

پھلوں کی خرید و فروخت

۲۱۰۷۔ جن پھلوں کے پھول گر چکے ہوں اور ان میں دانے پڑ چکے ہوں اگر ان کے آفت (مثلاً۔ بیماریوں اور کیڑوں کے حملوں) سے محفوظ ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اس طرح علم ہو که اس درخت کی پیداوار کا اندازہ لگا سکیں تو اس کے توڑنے سے پہلے اس کا بیچنا صحیح ہے بلکه اگر معلوم نہ بھی ہو که آفت سے محفوظ ہے یا نہیں تب بھی اگر دو سال یا اس سے زیادہ عرصے کی پیداوار یا پھلوں کی صرف اتنی مقدار جو اس وقت لگی ہو بیچی جائے بشرطیکه اس کی کسی حد تک مالیت ہو تو معامله صحیح ہے۔ اسی طرح اگر زمین کی پیداوار یا کسی دوسری چیز کو اس کے ساتھ بیچا جائے تو معامله صحیح ہے لیکن اس صورت میں احتیاط لازم یہ ہے که دوسری چیز (جو ضمناً بیچ رہا ہو وہ) ایسی ہو که اگر بیج ثمر آور نہ ہوسکیں تو خریدار کے سرمائے کو ڈوبنے سے بچالے۔

پھلوں کی خرید و فروخت

۲۱۰۸۔ جس درخت پر پھل لگا ہو، دانے بننے اور پھول گرنے سے پہلے اس کا بیچنا جائز ہے لیکن ضروری ہے که اس کے ساتھ کوئی اور چیز بھی بیچے جیسا که اس سے پہلے والے مسئلے میں بیان کیا گیا ہے یا ایک سال سے زیادہ مدت کا پھل بیچے۔

۲۱۰۹۔ درخت پر لگی ہوئی وہ کھجوریں جو زرد یا سرخ ہو چکی ہوں ان کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں لیکن ان کے عوض میں خواہ اسی درخت کی کھجوریں ہوں یا کسی اور درخت کی، کھجوریں نہ دی جائیں البته اگر ایک شخص کو کھجور کا درخت کسی دوسرے شخص کے گھر میں ہو تو اگر اس درخت کی کھجوروں کا تخمینه لگا لیا جائے اور درخت کا مالک انہیں گھر کے مالک کو بیچ دے اور کھجوروں کو اس کا عوضانه قرار دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۲۱۱۰۔ کھیرے، بینگن،سبزیاں اور ان جیسی (دوسری) چیزیں جو سال میں کئی دفعه اترتی ہوں اگر وہ اُگ آئی ہوں اور یہ طے کر لیا جائے که خریدار انہیں سال میں کتنی دفعه توڑے گا تو انہیں بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اگی نہ ہوں تو انہیں بیچنے میں اشکال ہے۔

۲۱۱۱۔ اگر دانه آنے کے بعد گندم کے خوشے کو گندم سے جو خود اس سے حاصل ہوتی ہے یا کسی دوسرے خوشے کے عوض بیچ دیا جائے تو سودا صحیح نہیں ہے۔

نقد اور ادھار کے احکام

٢١١٢□ اگر کسی جنس کو نقد بیچا جائ□ تو سودا ط□ پا جان□ ک□ بعد خریدار اور بیچن□ والا ایک دوسر□ س□ جنس اور رقم کا مطالبہ کر سکت□ ہی□ اور اس□ اپن□ قبض□ می□ ل□ سکت□ ہی□□ منقولہ چیزو□ مثلاً قالین، اور لباس کو قبض□ می□ دین□ اور غیر منقولہ چیزو□ مثلاًـ گ□ر اور زمین کو قبض□ می□ دین□ س□ مراد یہ ہ□ کہ ان چیزو□ س□ دست بردار ہو جائ□ اور انہی□ فریق ثانی کی تحویل می□ اس طرح د□ د□ کہ جب وہ چاہ□ اس می□ تصرف کر سک□□ اور (واضح رہ□ کہ) مختلف چیزو□ می□ تصرف مختلف طریق□ س□ ہوتا ہ□□

٢١١٣□ اد□ار ک□ معامل□ می□ ضروری ہ□ کہ مدت □□یک □□یک معلوم ہو□ لہذا اگر ایک شخص کوئی چیز اس وعد□ پر بیچ□ کہ وہ اس کی قیمت فصل ا□□ن□ پر ل□ گا تو چونکہ اس کی مدت □□یک □□یک معین نہی□ ہوئی اس لئ□ سودا باطل ہ□□

٢١١۴□ اگر کوئی شخص اپنا مال اد□ار بیچ□ تو جو مدت ط□ ہوئی ہو اس کی میعاد پوری ہون□ س□ پہل□ وہ خریدار س□ اس ک□ عوض کا مطالبہ نہی□ کرسکتا لیکن اگر خریدار مرجائ□ اور اس کا اپنا کوئی مال ہو تو بیچن□ والا ط□ شدہ میعاد پوری ہون□ س□ پہل□ ہی جو رقم لینی ہو اس کا مطالبہ مرن□ وال□ ک□ ورثاء س□ کر سکتا ہ□□

٢١١۵□ اگر کوئی شخص ایک چیز اد□ار بیچ□ تو ط□ شدہ مدت گزرن□ ک□ بعد وہ خریدار س□ اس ک□ عوض کا مطالبہ کر سکتا ہ□ لیکن اگر خریدار ادائیگی نہ کرسکتا ہو تو ضروری ہ□ کہ بیچن□ والا اس□ مہلت د□ یا سودا ختم کر د□ اور اگر وہ چیز جو بیچی ہ□ موجود ہو تو اس□ واپس ل□ ل□□

٢١١۶□ اگر کوئی شخص ایک ایس□ایس□ فرد کو جس□ کسی چیز کی قیمت معلوم نہ ہو اس کی کچ□ مقدار اد□ار د□ اور اس کی قیمت اس□ نہ بتائ□ تو سودا باطل ہ□□ لیکن اگر ایس□ شخص کو جس□ جنس کی نقد قیمت معلوم ہو اد□ار پر مہنگ□ دامو□ بیچ□ مثلاًـ کہ□ کہ جو جنس می□ تمہی□ اد□ار د□ رہاہو□ اس کی قیمت س□ جس پر می□ نقد بیچتا ہو□ ایک پیسہ فی روپیہ زیادہ لو□ گا اور خریدار اس شرط کو قبول کر ل□ تو ایس□ سود□ می□ کوئی حرج نہی□ ہ□□

٢١١٧□ اگر ایک شخص ن□ کوئی جنس اد□ار فروخت کی ہو اور اس کی قیمت کی ادائیگی ک□ لئ□ مدت مقرر کی گئی ہو تو اگر مثال ک□ طور پر اد□ی مدت گزرن□ ک□ بعد (فروخت کرن□ والا) واجب الادا رقم می□ ک□وتی کر د□ اور باقی ماندہ رقم نقد ل□ ل□ تو اس می□ کوئی حرج نہی□ ہ□□

معاملہ سلف کی شرائط

۲۱۱۸۔ معاملہ سلف (پیشگی سودا) سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص نقد رقم لے کر پورا مال جو وہ مقررہ مدت کے بعد تحویل میں دے گا، بیچ دے لہذا اگر خریدار کہے کہ میں یہ رقم دے رہا ہوں تاکہ مثلاً چھ مہینے بعد فلاں چیز لے لوں اور بیچنے والا کہے کہ میں نے قبول کیا یا بیچنے والا رقم لے لے اور کہے کہ میں نے فلاں چیز بیچی اور اس کا قبضہ چھ مہینے بعد دوں گا تو سودا صحیح ہے۔

۲۱۱۹۔ اگر کوئی شخص سونے یا چاندی کے سکے بطور سلف بیچے اور س کے عوض چاندی یا سونے کے سکے لے تو سودا باطل ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی چیز یا سکے جو سنے یا چاندی کے نہ ہوں بیچے اور ان کے عوض کوئی دوسری چیز یا سونے یا چاندی کےسکے لے تو سودا اس تفصیل کے مطابق صحیح ہے جو ائندہ مسئلے کی ساتویں شرط میں بتائی جائے گی اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو مال بیچے اس کے عوض رقم لے،کوئی دوسرا مال نہ لے۔

۲۱۲۰۔معاملہ سلف میں سات شرطیں ہیں :

۱۔ ان خصوصیات کو جن کی وجہ سے کسی چیز کی قیمت میں فرق پڑتا ہو مُعَیّن کر دیا جائے لیکن زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں بلکہ اسی قدر کافی ہے کہ لوگ کہیں کہ اس کی خصوصیات معلوم ہوگئی ہیں۔

۲۔ اس سے پہلے کہ خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں خریدار پوری قیمت بیچنے والے کو دے یا اگر بیچنے والا خریدار کا اتنی ہی رقم کا مقروض ہو اور خریدار کو اس سے جو کچھ لینا ہو اسے مال کی قیمت کی کچھ مقدار بیچنے والے کو دے دے تو اگرچہ اس مقدار کی نسبت سے سودا صحیح ہے لیکن بیچنے والا سودا فتح کرسکتا ہے۔

۳۔ مدت کو ٹھیک ٹھیک مُعَیّن کیا جائے۔ مثلاً اگر بیچنے والا کہے کہ فصل کا قبضہ کٹائی پر دوں گا تو چونکہ اس سے مدت کا ٹھیک ٹھیک تعین نہیں ہوتا اس لئے سودا باطل ہے۔

۴۔ جنس کا قبضہ دینے کے لئے ایسا وقت مُعَیّن کیا جائے جس میں بیچنے والا جنس کا قبضہ دے سکے خواہ وہ جنس کمیاب ہو یا نہ ہو۔

۵۔ جنس کا قبضہ دینے کی جگہ کا تعین احتیاط کی بنا پر مکمل طور پر کیا جائے۔ لیکن اگر طرفین کی باتوں سے جگہ کا پتا چل جائے تو اس کا نام لینا ضروری نہیں ۔

۶□ اس جنس کا تول یا ناپ معین کیاجائ□ اور جس چیز کا سودا عموماً دیک□ کر کیا جاتا ہ□ اگر اس□ بطور سلف بیچا جائ□ تو اس می□ کوئی حرج نہی□ ہ□ لیکن مثال ک□ طور پر اخرو□ اور ان□و□ کی بعض قسمو□ می□ تعداد کا فرق ضروری ہ□ کہ اتنا ہو کہ لوگ اس□ اہمیت نہ دی□□

۷□ جس چیز کو بطور سلف بیچا جائ□ اگر وہ ایسی ہو□ جنہی□ تول کر یا ناپ کر بیچا جاتا ہ□ تو اس کا عوض اسی جنس س□ نہ ہو بلکہ احتیاط لازم کی بنا پر دوسری جنس می□ س□ ب□ی ایسی چیز نہ ہو جس□ تول کر یا ناپ کر بیچا جاتا ہ□ اور اگر وہ چیز جس□ بیچا جا رہا ہ□ ان چیزو□ می□ س□ ہو جنہی□ گن کر بیچا جاتا ہو تو احتیاط کی بنا پر جائز نہی□ ہ□ کہ اس کا عوض خود اسی کی جنس س□ زیادہ مقدار می□ مقرر کر□□

معاملہ سلف ک□ احکام

۲۱۲۱□ جو جنس کسی ن□ بطور سلف خریدی ہو اس□ وہ مدت ختم ہون□ س□ پہل□ بیچن□ وال□ ک□ سوا کسی اور ک□ ہات□ نہی□ بیچ سکتا اور مدت ختم ہون□ ک□ بعد اگرچہ خریدار ن□ اس کا قبضہ نہ ب□ی لیا ہو اس□ بیچن□ می□ کوئی حرج نہی□□ البتہ پ□لو□ ک□ علاوہ جن غلو□ مثلاً گیہو□ اور جو وغیرہ کو تول کر یا ناپ کر فروخت کیا جاتا ہ□ انہی□ اپن□ قبض□ می□ لین□ س□ پہل□ ان کا بیچنا جائز نہی□ ہ□ ماسوا اس ک□ کہ گاہگ ن□ جس قیمت پر خریدی ہو□ اسی قیمت پر یا اس س□ کم قیمت پر بیچ□□

۲۱۲۲□ سلف ک□ لین دین می□ اگر بیچن□ والا۔ مدت ختم ہون□ پر اس چیز کا قبضہ د□ جس کا سودا ہوا ہ□ تو خریدار ک□ لئ□ ضروری ہ□ کہ اس□ قبول کر□ اگرچہ جس چیز کا سودا ہوا ہ□ اس س□ بہتر چیز د□ رہا ہو جبکہ اس چیز کو اسی جنس می□ شمار کیا جائ□□

۲۱۲۳□ اگر بیچن□ والا۔ جو جنس د□ وہ اس جنس س□ گ□□یا ہو جس کا سودا ہوا ہ□ تو خریدار اس□ قبول کرن□ س□ انکار کر سکتا ہ□□

۲۱۲۴□ اگر بیچن□ والا اس جنس کی بجائ□ جس کا سودا ہوا ہ□ کوئی دوسری جنس د□ اور خریدار اس□ لین□ پر راضی ہو جائ□ تو اشکال نہی□ ہ□□

۲۱۲۵۔ جو چیز بطور سلف بیچی گئی ہو اگر وہ خریدار کے حوالے کرنے کے لئے طے شدہ وقت پر دستیاب نہ ہوسکے تو خریدار کو اختیار ہے کہ انتظار کرے تاکہ بیچنے والا اسے مہیا کر دے یا سودا فسخ کر دے اور جو چیز بیچنے والے کو دی ہو اسے واپس لے لے اور احتیاط کی بنا پر وہ چیز بیچنے والے کو زیادہ قیمت پر نہیں بیچ سکتا ہے۔

۲۱۲۶۔ اگر ایک شخص کوئی چیز بیچے اور معاہدہ کرے کہ کچھ مدت بعد وہ چیز خریدار کے حوالے کر دے گا اور اس کی قیمت بھی کچھ مدت بعد لے گا تو ایسا سودا باطل ہے۔

سونے چاندی کو سونے چاندی کے عوض بیچنا

۲۱۲۷۔ اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچا جائے تو چاہے وہ سکہ دار ہوں یا نہ ہو اگر ان میں سے ایک کا وزن دوسرے سے زیادہ ہو تو ایسا سودا حرام اور باطل ہے۔

۲۱۲۸۔اگر سونے کو چاندی سے یا چاندی کو سونے سے نقد بیچا جائے تو سودا صحیح ہے اور ضروری نہیں کہ دونوں کا وزن برابر ہوں لیکن اگر معاملے میں مدت معین ہو تو باطل ہے۔

۲۱۲۹۔ اگر سونے یا چاندی کو سونے یا چاندی کے عوض بیچا جائے تو ضروری ہے کہ بیچنے والا اور خریدار ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے جنس اور اس کا عوض ایک دوسرے کے حوالے کر دیں اور اگر جس چیز کے بارے میں معاملہ طے ہوا ہے اس کی کچھ مقدار بھی ایک دوسرے کے حوالے نہ کی جائے تو معاملہ باطل ہے۔

۲۱۳۰۔ اگر بیچنے والے یا خریدار میں سے کوئی ایک طے شدہ مال پورا پورا دوسرے کے حوالے کر دے لیکن دوسرا (مال کی صرف) کچھ مقدار حوالے کرے اور پھر وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اگرچہ اتنی مقدار کے متعلق معاملہ صحیح ہے لیکن جس کو پورا مال نہ ملا ہو وہ سودا فسخ کر سکتا ہے۔

۲۱۳۱۔ اگر چاندی کی کان کی مٹی کو خالص چاندی سے اور سونے کی کان کی سونے کی مٹی کو خالص سونے سے بیچا جائے تو سودا باطل ہے۔ مگر یہ کہ جب جانتے ہوں کہ مثلاً چاندی کی مٹی کی مقدار خالص چاندی کی مقدار کے برابر ہے لیکن جیسا کہ پہلے کہا جاچکا ہے چاندی کی مٹی کو سونے کے عوض اور سونے کی مٹی کو سونے کے عوض اور سونے کی مٹی کو چاندی کے عوض بیچنے میں کوئی اشکال نہیں۔

معاملہ فسخ کئے جانے کی صورتیں

۲۱۳۲۔معاملہ فسخ کرنے کے حق کو "خِیَار" کہتے ہیں اور خریدار اور بیچنے والا گیارہ صورتوں میں معاملہ فسخ کر سکتے ہیں :

۱۔ جس مجلس میں معاملہ ہوا ہے وہ برخاست نہ ہوئی ہو اگرچہ سودا ہو چکا ہو اسے "خِیَار مجلس" کہتے ہیں۔

۲۔ خرید و فروخت کے معاملے میں خریدار یابیچنے والا نیز دوسرے معاملات میں طرفین میں سے کوئی ایک مغبون ہو جائے اسے "خِیارِ غبن" کہتے ہیں (مغبون سے مراد وہ شخص ہے جس کے ساتھ فراڈ کیا گیا ہو) خیار کی اس قسم کا منشا عرف عام میں شرط ارتکازی ہوتا ہے یعنی ہر معاملے میں فریقین ذہن میں یہ شرط موجود ہوتی ہے کہ جو مال حاصل کر رہا ہے اس کی قیمت مال سے بہت زیادہ کم نہیں جو وہ ادا کر رہا ہے اور اگر اس کی قیمت کم ہو تو وہ معاملے کو ختم کرنے کا حق رکھتا ہے لیکن عرف خاص کی چند صورتوں میں ارتکازی شرط دوسری طرح ہو مثلاً یہ شرط یہ کہ اگر جو مال لیا ہو وہ بلحاظ قیمت اس مال سے کم ہو جو اس نے دیا ہے تو دونوں (مال) کے درمیان جو کمی بیشی ہو گی اس کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر ممکن نہ ہوسکے تو معاملے کو ختم کر دے اور ضروری ہے کہ اس قسم کی صورتوں میں عرف خاص کا خیال رکھا جائے۔

۳۔ سودا کرتے وقت یہ طے کیا جائے کہ مقررہ مدت تک فریقین کو یاکسی ایک فریق کو سودا فسخ کرنے کا اختیار ہوگا اسے "خِیارِ شرط" کہتے ہیں۔

۴۔ فریقین میں سے ایک فریق اپنے مال کو اس کی اصلیت سے بہتر بتا کر پیش کرے جس کی وجہ سے دوسرا فریق اس میں دل چسپی لے یا اس کی دل چسپی اس میں بڑھ جائے اسے "خیار تدلیس" کہتے ہیں۔

۵۔ فریقین میں سے ایک فریق دوسرے کے ساتھ شرط کرے کہ وہ فلاں کام انجام دے گا اور اس شرط پر عمل نہ ہو یا شرط کی جائے کہ ایک فریق دوسرے فریق کو ایک مخصوص قسم کا معین مال دے گا اور جو مال دیا جائے اس میں وہ خصوصیت نہ ہو، اس صورت میں شرط لگانے والا فریق معاملے کو فسخ کر سکتا ہے ۔ اسے "خِیارِ تَخَلُّفِ شرط" کہتے ہیں۔

۶۔ دی جانے والی جنس یا اس کے عوض میں کوئی عیب ہو ۔ اسے "خیار عیب" کہتے ہیں۔

۷□ یه پتا چل□ که فریقین ن□ جس جنس کا سودا کیا ه□ اس کی کچ□ مقدار کسی اور شخص کا مال ه□□ اس صورت می□ اگر اس مقدار کا مالک سود□ پر راضی نه هو تو خریدن□ والا سودا فسخ کر سکتا ه□ یا اگر اتنی مقدار کی ادائیگی کر چکا هو تو اس□ واپس ل□ سکتا ه□□ اس□ "خیار شرکت" کهت□ هی□□

۸□ جس مُعَیَّن جنس کو دوسر□ فریق ن□ نه دیک□ا هو اگر اس جنس کا مالک اس□ اس کی خصوصیات بتائ□ اور بعد می□ معلوم هو که جو خصوصیات اس ن□ بتائی ت□ی□ وه اس می□ نهی□ هی□ یا دوسر□ فریق ن□ پهل□ اس جنس کو دیک□ا ت□ا او اس کا خیال ت□ا که وه خصوصیات اب اب□ی اس می□ باقی هی□ لیکن دیک□ن□ ک□ بعد معلوم هو که وه خصوصیات اب اس می□ باقی نهی□ هی□ تو اس صورت می□ دوسرا فریق معامله فسخ کر سکتا ه□□ اس□ "خِیارِ رُویَت" کهت□ هی□□

۹□ خریدار ن□ جو جنس خریدی هو اگر اس کی قیمت تین دن تک نه د□ اور بیچن□ وال□ ن□ ب□ی وه جنس خریدار ک□ حوال□ نه که هو تو بیچن□ والاـ سود□ کو ختم کر سکتا ه□ لیکن ایسا اس صورت می□ هو سکتا ه□جب بیچن□ وال□ ن□ خریدار کو قیمت ادا کرن□ کی مهلت دی هو لیکن مدت معین نه کی هو□ اور اگر اس کو بالکل مهلت نه دی هو تو بیچن□ والاـ قیمت کی ادائیگی می□ معمولی سی تاخیر س□ ب□ی سودا ختم کر سکتا ه□ □ اور اگر اس□ تین دن س□ زیاده مهلت دی هو تو مدت پوری هون□ س□ پهل□ سودا ختم نهی□ کر سکتا□ اس س□ یه معلوم هو جاتا ه□ که جو جنس بیچی ه□ اگر وه بعض ایس□ پ□لو□ کی طرح هو جو ایک دن باقی رهن□ س□ ضائع هو جات□ هی□ چنانچه خریدار رات تک اس کی قیمت نه د□ اور یه شرط ب□ی نه کر□ که قیمت دین□ می□ تاخیر کر□ گا تو بیچن□ والا سودا ختم کر سکتا ه□□ اس□ "خیار تاخیر" کهت□ هی□□

۱۰□ جس شخص ن□ کوئی جانور خریدا هو وه تین دن تک سودا فسخ کر سکتا ه□ اور جو چیز اس ن□ بیچی هو اگر اس ک□ عوض می□ خریدار ن□ جانور دیا هو تو جانور بیچن□ والا ب□ی تین دن تک سودا فسخ کر سکتا ه□□ اس□ "خیار حیوان" کهت□ هی□□

۱۱□ بیچن□ وال□ ن□ جو چیز بیچی هو اگر اس کا قبضه نه د□ سک□ مثلاًـ جو گ□و□ا اس ن□ بیچا هو وه ب□اگ گیا هو تو اس صورت می□ خریدار سودا فسخ کر سکتا ه□ اس□ "خیار تَعَذُّر تسلیم" کهت□ هی□□

(خیارات کی) ان تمام اقسام ک□ (تفصیلی) احکام □ائنده مسائل می□ بیان کئ□ جائی□ گ□□

۲۱۳۳□ اگر خرید کو جنس کی قیمت کا علم نه هو یا وه سودا کرت□ وقت غفلت برت□ اور اس چیز کو عام قیمت س□ مهنگا خرید□ اور یه قیمت خرید ب□ی حد تک مهنگی هو تو وه سودا ختم کر سکتا ه□ بشرطیکه سودا ختم کرت□ وقت جس قدر فرق هو وه موجود

ب□ی هو اور اگر فرق موجود نه هو تو اس ک□ بار□ می□ معلوم نهی□ که وه سودا ختم کر سکتا ه□□ نیز اگر بیچن□ وال□ کو جنس کی قیمت کا علم نه هو یا سودا کرت□ وقت غفلت برت□ اور اس جنس کو اس کی قیمت س□ سستا بیچ□ اور ب□ی حد تک سستا بیچ□ تو سابقه شرط ک□ مطابق سودا ختم کر سکتا ه□□

۲۱۳۴□ مشروط خرید و فروخت می□ جب که مثال ک□ طور پر ایک لاک□ روپ□ کا مکان پچاس هزار روپ□ می□ بیچ دیا جائ□ اور ط□ کیا جائ□ که اگر بیچن□ والا مقرره مدت تک رقم واپس کر د□ تو سودا فسخ کر سکتا ه□ تو اگر خریدار اور بیچن□ والا خرید و فروخت کی نیت رک□ت□ هو□ تو سودا صحیح ه□□

۲۱۳۵□ مشروط خریدوفرخت می□ اگر بیچن□ وال□ کو اطمینان هو که خریدار مقرره مدت می□ رقم ادا نه کر سکن□ کی صورت می□ مال اس□ واپس کر د□ گا تو سودا صحیح ه□ لیکن اگر وه مدت ختم هون□ تک رقم ادا نه کر سک□ تو وه خریدار س□ مال کی واپسی کا مطالبه کرن□ کا حق نهی□ رک□تا اور اگر خریدار مر جائ□ تو اس ک□ ورثاء س□ مال کی واپسی کا مطالبه نهی□ کر سکتا□

۲۱۳۶□ اگر کوئی شخص عمده چائ□ می□ گ□□یا چائ□ که ملاو□ کر ک□ عمده چائ□ ک□ طور پر بیچ□ تو خریدار سودا فتح کر سکتا ه□□

۲۱۳۷□ اگر خریدار کو پتا چل□ که جو مُعَیَّن مال اس ن□ خریدا ه□ وه عیب دار ه□ مثلاً ایک جانور خرید□ اور (خریدن□ ک□ بعد) اس□ پتا چل□ که اس کی ایک آنک□ نهی□ ه□ لهذا اگر یه عیب مال می□ سود□ س□ پهل□ ت□ا اور اس□ علم نهی□ ت□ا تو وه سودا فسخ کر سکتا ه□ اور مال بیچن□ وال□ کو واپس کر سکتا ه□ اور اگر واپس کرنا ممکن نه هو مثلاً اس مال می□ کوئی تبدیلی هو گئی هو یا ایسا تصرف کر لیا گیا هو جو واپسی می□ رکاو□ بن رها هو تو اس صورت می□ وه ب□ عیب اور عیب دار مال کی قیمت ک□ فرق کا حساب کر ک□ بیچن□ وال□ س□ (فرق کی) رقم واپس ل□ ل□ مثلاً اگر س ن□ کوئی مال چار روپ□ می□ خریدار هو اور اس□ اس ک□ عیب دار هون□ کا علم هو جائ□ تو اگر ایسا هی ب□ عیب مال (بازار می□) آ□□ روپ□ کا اور عیب دار چ□ روپ□ کا هو تو چونکه ب□ عیب اور عیب دار کی قیمت کا فرق ایک چوت□ائی ه□ اس لئ□ اس ن□ جتنی رقم دی ه□ اس کا ایک چوت□ائی یعنی ایک روپیه بیچن□ وال□ س□ واپس ل□ سکتا ه□□

۲۱۳۸□ اگر بیچن□ وال□ کو پتا چل□ که اس ن□ جس معین عوض ک□ بدل□ اپنا مال بیچا ه□ اس می□ عیب ه□ تو اگر وه عیب اس عوض می□ سود□ س□ پهل□ موجود ت□ا اور اس□ علم نه هوا هو تو وه سودا فسخ کر سکتا ه□ اور وه عوض اس ک□ مالک کو واپس

کر سکتا ہ□ لیکن اگر تبدیلی یا تصرف کی وجہ س□ واپس نہ کر سک□ تو ب□ عیب اور عیب دار کی قیمت کا فرق اس قاعد□ ک□ مطابق ل□ سکتا ہ□ جس کا ذکر سابقہ مسئل□ می□ کیا گیا ہ□□

۲۱۳۹□ اگر سودا کرن□ ک□ بعد اور قبضہ دین□ س□ پہل□ مال می□ کوئی عیب پیدا ہو جائ□ تو خریدار سودا فسخ کرسکتا ہ□ نیز جو چیز مال ک□ عوض دی جائ□ اگر اس می□ سودا کرن□ ک□ بعد اور قبضہ دین□ س□ پہل□ کوئی عیب پیدا ہو جائ□ تو بیچن□ والا سودا فسخ کر سکتا ہ□ اور اگر فریقین قیمت کا فرق لینا چاہی□ تو سودا ط□ نہ ہون□ کی صورت می□ چیز کو لو□انا جائز ہ□□

۲۱۴۰□ اگر کسی شخص کو مال ک□ عیب کا علم سودا کرن□ ک□ بعد ہو تو اگر وہ (سودا ختم کرنا) چاہ□ تو ضروری ہ□ کہ فوراً سود□ کو ختم کرد□ اور □ اختلاف کی صورتو□ کو پیش نظر رک□ت□ ہوئ□ □ اگر معمول س□ زیادہ تاخیر کر□ تو وہ سود□ کو ختم نہی□ کر سکتا□

۲۱۴۱□ جب کسی شخص کو کوئی جنس خریدن□ ک□ بعد اس ک□ عیب کا پتا چل□ تو خواہ بیچن□ والا اس پر تیار نہ ب□ی ہو خریدار سودا فسخ کر سکتا ہ□ اور دوسر□ خیارات ک□ لئ□ ب□ی یہی حکم ہ□□

۲۱۴۲□ چار صورتو□ می□ خریدار مال می□ عیب ہون□ کی بنا پر سودا فسخ نہی□ کر سکتا اور نہ ہی قیمت کا فرق ل□ سکتا ہ□□

۱□ خریدت□ وقت مال ک□ عیب س□ واقف ہو□

۲□ مال ک□ عیب کو قبول کر□□

۳□ سودا کرت□ وقت کہ□ : "اگر مال می□ عیب ہو تب ب□ی واپس نہی□ کرو□ گا اور قیمت کا فرق ب□ی نہی□ لو□ گا"□

۴□ سود□ ک□ وقت بیچن□ والا کہ□" می□ اس مال کو جو عیب ب□ی اس می□ ہ□ اس ک□ سات□ بیچتا ہو□"لیکن اگر وہ ایک عیب کا تعین کر د□ اور کہ□"می□ اس مال کو فلا□ عیب ک□ سات□ بیچ رہا ہو□" اور بعد می□ معلوم ہو کہ مال می□ کوئی دوسرا عیب ب□ی ہ□ تو جو عیب بیچن□ وال□ ن□ معین نہ کیا ہو اس کی بنا پر خریدار وہ مال واپس کرسکتا ہ□ اور اگر واپس نہ کرسک□ تو قیمت کا فرق ل□ سکتا ہ□□

۲۱۴۳□ اگر خریدار کو معلوم ہو کہ مال می□ ایک عیب ہ□ اور اس□ وصول کرن□ ک□ بعد اس می□ کوئی اور عیب نکل ائ□ تو وہ سودا فسخ نہی□ کرسکتا لیکن ب□ عیب اور عیب دار مال کا فرق ل□ سکتا ہ□ لیکن اگر وہ عیب دار حیوان خرید□ اور خیار کی مدت جو کہ تین دن ہ□ گزرن□ س□ پہل□ اس حیوان می□ کسی اور عیب کا پتا چل جائ□ تو گو خریدار ن□ اس□ اپنی تحویل می□ ل□ لیا ہو پ□ر ب□ی وہ اس□ واپس کر سکتا ہ□□ نیز اگر فقط خریدار کو کچ□ مدت تک سودا فسخ کرن□ کا حق حاصل ہو اور اس مدت ک□ دوران مال می□ کوئی دوسرا عیب نکل ائ□ تو اگرچہ خریدار ن□ وہ مال اپنی تحویل می□ ل□ لیا ہو وہ سودا فسخ کر سکتا ہ□□

۲۱۴۴□ اگر کسی شخص ک□ پاس ایسا مال ہو جس□ اس ن□ بچشم خود نہ دیک□ا ہو اور کسی دوسر□ شخص ن□ مال کی خصوصیات اس□ بتائی ہو□ اور وہی خصوصیات خریدار کو بتائ□ اور وہ مال اس ک□ ہات□ بیچ د□ اور بعد می□ اس□ (یعنی مالک کو) پتا چل□ کہ وہ مال اس س□ بہتر خصوصیات کا حامل ہ□ تو وہ سودا فسخ کر سکتا ہ□□

متفرق مسائل

۲۱۴۵□ اگر بیچن□ والا۔ خریدار کو کسی جنس کی قیمت خرید بتائ□ تو ضروری ہ□ کہ وہ تمام چیزی□ ب□ی اس□ بتائ□ جن کی وجہ س□ مال کی قیمت گ□□تی ب□□تی ہ□ اگرچہ اسی قیمت پر (جس پر خریدار ہ□) یا اس س□ ب□ی کم قیمت پر بیچ□□ مثلاً اس□ بتانا ضروری ہ□ کہ مال نقد خریدا ہ□ یا اد□ار لہذا اگر مال کی کچ□ خصوصیات نہ بتائ□ اور خریدار کو بعد می□ معلوم ہو تو وہ سودا فسخ کر سکتا ہ□□

۲۱۴۶□ اگر انسان کوئی جنس کسی کو د□ اور اس کی قیمت معین کر د□ اور کہ□ "یہ جنس اس قیمت پر بیچو اور اس س□ زیادہ جتنی قیمت وصول کرو گ□ وہ تمہاری محنت کی اجرت ہوگی" تو اس صورت می□ وہ شخص اس قیمت س□ زیادہ جتنی قیمت ب□ی وصول کر□ وہ جنس ک□ مالک کامال ہوگا اور بیچن□ والا مالک س□ فقط محنتانہ ل□ سکتا ہ□ لیکن اگر معاہدہ بطور جعالہ ہو اور مال کا مالک کہ□ کہ اگر تو ن□ یہ جنس اس قیمت س□ زیادہ پر بیچی تو فاضل امدنی تیرا مال ہ□ تو اس می□ کوئی حرج نہی□□

۲۱۴۷□ اگر قصاب نر جانور کا گوشت کہہ کر مادہ کا گوشت بیچ□ تو وہ گنہگار ہوگالھذا اگر وہ اس گوشت کا معین کر د□ اور کہ□ کہ می□ یہ نر جانور کا گوشت بیچ رہا ہو□ تو خریدار سودا فسخ کرسکتا ہ□ اور اگر قصاب اس گوشت کو معین نہ کر□ اور

خریدار کو جو گوشت ملا۔ هو (یعنی ماده کا گوشت) وه اس پر راضی نه هو تو ضروری ه□ که قصاب اس□ نر جانور کا گوشت د□□

۲۱۴۸□ اگر خریدار بزاز س□ کہ□ که مج□□ ایسا کپ□ا چاهئ□ جس کا رنگ کچا نه هو اور بزاز ایک ایسا کپ□ا اس ک□ هات□ فروخت کر□ جس کا رنگ کچا هو تو خریدار سودا فسخ کر سکتا ه□□

۲۱۴۹□ لین دین می□ قسم ک□انا اگر سچی هو تو مکروه ه□ اور اگر ج□و□ی هو تو حرام ه□□

شراکت ک□ احکام

۲۱۵۰□ دو آدمی اگر باهم ط□ کری□ که اپن□ مشترک مال س□ بیوپار کر ک□ جو کچ□ نفع کمائی□ گ□ اس□ آپس می□ تقسیم کر لی□ گ□ اور وه عربی یا کسی اور زبان می□ شراکت کا صیغه پ□□ی□ یا کوئی ایسا کام کری□ جس س□ ظاهر هوتا هو که وه ایک دوسر□ ک□ شریک بننا چاهت□ هی□ تو ان کی شراکت صحیح ه□□

۲۱۵۱□ اگر چند اشخاص اس مزدوری می□ جو وه اپنی محنت س□ حاصل کرت□ هو□ ایک دوسر□ ک□ سات□ شراکت کری□ مثلاً چند حجام آپس می□ ط□ کری□ که جو اجرت حاصل هوگی اس□ آپس می□ تقسیم کر لی□ گ□ تو ان کی شراکت صحیح نهی□ ه□□ لیکن اگر باهم ط□ کر لی□ که مثلاً هر ایک آد□ی مزدوری معین مدت تک ک□ لئ□ دوسر□ کی آد□ی مزدوری ک□ بدل□ می□ هوگی تو معامله صحیح ه□□ اور ان می□ س□ هر ایک دوسر□ کی مزدوری می□ شریک هوگا□

۲۱۵۲□ اگر وه اشخاص آپس می□ اس طرح شراکت کری□ که ان می□ س□ هر ایک اپنی ذم□ داری پر جنس خرید□ اور اس کی قیمت کی ادائیگی کا ب□ی خود ذم□ دار هو لیکن جو جنس انهو□ ن□ خریدی هو اس ک□ نفع می□ ایک دوسر□ ک□ سات□ شریک هو□ تو ایسی شراکت صحیح نهی□، البته اگر ان می□ س□ هر ایک دوسر□ کو اپنا وکیل بنائ□ که جو کچ□ وه اد□ار ل□ رها ه□ اس می□ اس□ شریک کر ل□ یعنی جنس کو اپن□ اور اپن□ حصه دار ک□ لئ□ خرید□□ جس کی بنا پر دونو□ مقروض هوجائی□ تو دونو□ می□ س□ هر ایک جنس می□ شریک هو جائ□ گا□

۲۱۵۳□ جو اشخاص شراکت ک□ ذریع□ ایک دوسر□ ک□ شریک کار بن جائی□ ان ک□ لئ□ ضروری ه□ که بالغ اور عاقل هو□ نیز یه که اراد□ اور اختیار ک□ سات□ شراکت کری□ اور یه ب□ی ضروری ه□ که وه اپن□ مال می□ تصرف کر سکت□

ہو□ لہذا چونکہ سفیہ □ جو اپنا بال احمقانہ اور فضول کامو□ پر خرچ کرتا ہ□□ اپن□ مال می□ تصرف کا حق نہی□ رک□تا اگر وہ کسی ک□ سات□ شراکت کر□ تو صحیح نہی□ ہ□□

۲۱۵۴□ اگر شراکت ک□ معاہد□ می□ یہ شرط لگائی جائ□ کہ جو شخص کام کر□ گا یا جو دوسر□ شریک س□ زیادہ حصہ مل□ گا تو ضروری ہ□ کہ جیسا ط□ کیا گیا ہو متعلقہ شخص کو اس ک□ مطابق دی□ اور اسی طرح اگر شرط لگائی جائ□ کہ جو شخص کام نہی□ کر□ گا یا زیادہ کام نہی□ کر□ گا یا جس ک□ کام کی دوسر□ ک□ کام ک□ مقابل□ می□ زیادہ اہمیت نہی□ ہ□ اس□ منافع کا زیادہ حصہ مل□ گا تب ب□ی شرط صحیح ہ□ اور جیسا ط□ کیا گیا ہو متعلقہ شخص کو اس ک□ مطابق دی□□

۲۱۵۵□اگر شرکاء ط□ کری□ کہ سارا منافع کسی ایک شخص کا ہوگا یا سار نقصان کسی ایک کو برداشت کرنا ہوگا تو شراکت صحیح ہون□ می□ اشکال ہ□□

۲۱۵۶□ اگر شرکاء یہ ط□ نہ کری□ کہ کسی ایک شریک کو زیادہ منافع مل□ گا تو اگر ان می□ س□ ہر ایک کا سرمایہ ایک جتنا ہو تو نفع نقصان ب□ی ان ک□ مابین برابر تقسیم ہوگا اور ان کا سرمایہ برابر برابر نہ ہو تو ضروری ہ□ کہ نفع نقصان سرمائ□ کی نسبت س□ تقسیم کری□ مثلاً اگر دو افراد شراکت کری□ اور ایک کا سرمایہ دوسر□ ک□ سرمائ□ س□ دُگنا ہو تو نفع نقصان می□ ب□ی اس کا حصہ دوسر□ س□ دگنا ہوگا خواہ دونو□ ایک جتنا کام کری□ یا ایک ت□و□ا کام کر□ یا بالکل کام نہ کر□□

۲۱۵۷□ اگر شراکت ک□ معاہد□ می□ یہ ط□ کیا جائ□ کہ دونو□ شریک مل کر خریدوفروخت کری□ گ□ یا ہر ایک انفرادی طور پر لین دین کرن□ کا مجاز ہوگا یا ان می□ س□ فقط ایک شخص لین دین کر□ گا یا تیسرا شخص اجرت پر لین دین کر□ گا تو ضروری ہ□ کہ اس معاہد□ پر عمل کری□□

۲۱۵۸□ اگر شرکاء یہ معین نہ کری□ کہ ان می□ س□ کون سرمائ□ ک□ سات□ خریدوفروخت کر□ گا تو ان می□ س□ کوئی ب□ی دوسر□ کی اجازت ک□ بغیر اس سرمائ□ س□ لین دین نہی□ کر سکتا□

۲۱۵۹□ جو شریک شراکت ک□ سرمائ□ پر اختیار رک□تا ہو اس ک□ لئ□ ضروری ہ□ کہ شراکت ک□ معاہد□ پر عمل کر□ مثلاً اگر اس س□ ط□ کیا گیا ہو کہ اد□ار خرید□ گا یا نقد بیچ□ گا یا کسی خاص جگہ س□ خرید□ گا تو جو معاہدہ ط□ پایا ہ□ اس ک□ مطابق عمل کرنا ضروری ہ□ اور اگر اسک□ سات□ کچ□ ط□ نہ ہوا ہو تو ضروری ہ□ کہ معمول ک□ مطابق لین

دین کرے تاکه شراکت کو نقصان نه هو۔ نیز اگر عام روش کے عَلَی الرَّغم هو تو سفر میں شراکت کا مال اپنے همراه نه لے جائے۔

۲۱۶۰۔ جو شریک شراکت کے سرمائے سے سودے کرتا هو اگر جو کچھ اس کے ساتھ طے کیا گیا هو اس کے برخلاف خریدوفروخت کرے یا اگر کچھ طے نه کیا گیا هو اور معمول کے خلاف سودا کرے تو ان دونوں صورتوں میں اگرچه اقوی قول کی بنا پر معامله صحیح ہے لیکن اگر معامله نقصان ده هو یا شراکت کے مال میں سے کچھ مال ضائع هو جائے تو جس شریک نے معاهدے یا عام روش کے عَلَی الرَّغم عمل کیا هو وه ذمے دار ہے۔

۲۱۶۱۔ جو شریک شراکت کے سرمائے سے کاروبار کرتا هو اگر وه فضول خرچی نه کرے اور سرمائے کی نگهداشت میں بھی کوتاهی نه کرے اور پھر اتفاقاً اس سرمائے کی کچھ مقدار یا سارے کا سار سرمایه تلف هوجائے تو وه ذمے دار نهیں ہے۔

۲۱۶۲۔ جو شریک شراکت کے سرمائے سے کاروبار کرتا هو اگر وه کهے که سرمایه تلف هو گیا ہے تو اگر وه دوسرے شرکاء کے نزدیک معتبر شخص هو تو ضروری ہے که اس کا کهنا لیں۔ اور اگر دوسرے شرکاء کے نزدیک وه معتبر شخص نه هو تو شرکاء حاکم شرع کے پاس اس کے خلاف دعوی کر سکتے هیں تاکه حاکم شرع قضاوت کے اصولوں کے مطابق تنازع کا فیصله کرے۔

۲۱۶۳۔ اگر تمام شریک اس اجازت سے جو انهوں نے ایک دوسرے کو مال میں تصرف کے لئے دے رکھی هو پھر جائیں تو ان میں سے کوئی بھی شراکت کے مال میں تصرف نهیں کر سکتا اور اگر ان میں سے ایک اپنی دی هوئی اجازت سے پھر جائے تو دوسرے شرکاء کو تصرف کا کوئی حق نهیں لیکن جو شخص اپنی دی هوئی اجازت سے پھر گیا هو وه شراکت کے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔

۲۱۶۴۔ جب شرکاء میں سے کوئی ایک تقاضا کرے که شراکت کا سرمایه تقسیم کر دیا جائے تو اگرچه شراکت کی معینه مدت میں ابھی کچھ وقت باقی هو دوسروں کو اس کا کهنا مان لینا ضروری ہے مگر یه که انهوں نے پهلے هی (معاهده کرتے وقت) سرمائے کی تقسیم کو رد کر دیا هو (یعنی قبول نه کیا هو) یا مال کی تقسیم شرکاء کے لئے قابل ذکر نقصان کا موجب هو (تو اسکی بات قبول نهیں کرنی چاهئے)۔

۲۱۶۵□ اگر شرکاء می□ س□ کوئی مرجائ□ یا دیوانه یا ب□ حواس هو جائ□ تو دوسر□ شرکاء شراکت ک□ مال می□ تصرف نهی□ کرسکت□ اور اگر ان می□ س□ کوئی سفیه هو جائ□ یعنی اپنا مال احمقانه اور فضول کامو□ می□ خرچ کر□ تو اس کا ب□ی یهی حکم ه□□

۲۱۶۶□ اگر شریک اپن□ لئ□ کوئی چیز اد□ار خرید□ تو اس نفع نقصان کا وه خود ذم□ دار ه□ لیکن اگر شراکت ک□لئ□ خرید□ اور شراکت ک□ معاهد□ می□ اد□ار معامله کرنا ب□ی شامل هو تو پ□ر نفع نقصان می□ دونو□ شریک هو□ گ□□

۲۱۶۷□ اگر شراکت ک□ سرمائ□ س□ کوئی معامله کیا جائ□ اور بعد می□ معلوم هو که شراکت باطل ت□ی تو اگر صورت یه هو که معامله کرن□ کی اجازت می□ شراکت ک□ صحیح هون□ کی قید نه ت□ی یعنی اگر شرکاء جانت□ هوت□ که شراکت درست نهی□ ه□ تب ب□ی وه ایک دوسر□ ک□ مال می□ تصرف پر راضی هوت□ تو معامله صحیح ه□ اور جو کچ□ اس معامل□ س□ حاصل هو وه ان سب کا مال ه□□ اور اگر صورت یه نه هو تو جو لوگ دوسرو□ ک□ تصرف پر راضی نه هو□ اگر وه یه کهه دی□ که هم اس معامل□ پر راضی هی□ تو معامله صحیح ه□□ ورنه باطل ه□□ دونو□ صورتو□ می□ ان می□ س□ جس ن□ ب□ی شراکت ک□ لئ□ کام کیا هو اگر اس ن□ بلامعاوضه کام کرن□ ک□ اراد□ س□ نه کیا هو تو وه اپنی محنت کا معاوضه معمول ک□مطابق دوسر□ شرکاء س□ ان ک□ مفاد کا خیال رک□ت□ هوئ□ ل□ سکتا ه□□ لیکن اگر کام کرن□ کا معاوضه اس فائده کی مقدار س□ زیاده هو جو وه شراکت صحیح هون□ کی صورت می□ لیتا تو وه بس اسی قدر فائده ل□ سکتا ه□□

صلح ک□ احکام

۲۱۶۸□ "صُلح" س□ مراد ه□ که انسان کسی دوسر□ شخص ک□ سات□ اس بات پر اتفاق کر□ که اپن□ مال س□ یا اپن□ مال ک□منافع س□ کچ□ مقدار دوسر□ کو د□ د□ یا اپنا قرض یا حق چ□و□□ د□ تاکه دوسرا ب□ی اس ک□ عوض اپن□ مال یا منافع کی کچ□ مقدار اس□ د□ د□ یا قرض یا حق س□ دستبردار هو جائ□□ بلکه اگر کوئی شخص عوض لئ□ بغیر کسی س□ اتفاق کر□ اور اپنا مال یا مال ک□ منافع کی کچ□ مقدار اس کو د□ د□ یا اپنا قرض یا حق چ□و□ د□ تب ب□ی صلح صحیح ه□□

۲۱۶۹۔ جو شخص اپنا مال بطور صلح دوسرے کو دے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ بالغ اور عاقل ہو اور صلح کا قصد رکھتا ہو نیز یہ کہ کسی نے اسے صلح پر مجبور نہ کیا ہو اور ضروری ہے کہ سَفِیہ یا دیوالیہ ہونے کی بنا پر اسے اپنے مال میں تصرف کرنے سے نہ روکا گیا ہو۔

۶۱۷۰۔ صلح کا صیغہ عربی میں پڑھنا ضروری نہیں بلکہ جن الفاظ سے اس بات کا اظہار ہو کہ فریقین نے آپس میں صلح کی ہے (توصلح) صحیح ہے۔

۲۱۷۱۔اگر کوئی شخص اپنی بھیڑیں چرواہے کو دے تاکہ وہ مثلاً ایک سال ان کی نگہداشت کرے یا انکے دودھ سے خود استفادہ حاصل کرے اور گھی کی کچھ مقدار مالک کو دے تو اگر چرواہے کی محنت اور اس گھی کے مقابلے میں وہ شخص بھیڑوں کے دودھ پر صلح کرے تو معاملہ صحیح ہے بلکہ اگر بھیڑیں چرواہے کو ایک سال کے لئے اس شرط کے ساتھ اجارے پر دے کہ وہ ان کے دودھ سے استفادہ حاصل کرے اور اس کے عوض اسے کچھ گھی دے مگر یہ قید نہ لگائے کہ بالخصوص انہی بھیڑوں کے دودھ کا گھی ہو تو اجارہ صحیح ہے۔

۲۱۷۲۔ اگر کوئی قرض خواہ اس قرض کے بدلے جو اسے مقروض سے وصول کرنا ہے یا اپنے حق کے بدلے اس شخص سے صلح کرنا چاہے تو یہ صلح اس صورت میں صحیح ہے جب دوسرا اسے قبول کرلے لیکن اگر کوئی شخص اپنے قرض یا حق سے دستبردار ہونا چاہے تو دوسرے کا قبول کرنا ضروری نہیں۔

۲۱۷۳۔ اگر مقروض اپنے قرضے کی مقدار جانتا ہو جبکہ قرض خواہ کو علم نہ ہو اور قرض خواہ نے جو کچھ لینا ہو اس سے کم پر صلح کرے مثلا اس نے پچاس روپے لینے ہوں اور دس روپے پر صلح کرلے تو باقیماندہ رقم مقروض کے لئے حلال نہیں ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ جتنے قرض کا دین دار ہے اس کے متعلق خود قرض خواہ کو بتائے اور اسے راضی کرے یا صورت ایسی ہو کہ اگر قرض خواہ کو قرضے کی مقدار کا علم ہو تاتب بھی وہ اسی مقدار (یعنی دس روپے پر صلح کر لیتا۔

۲۱۷۴۔ اگر دو آدمیوں کے پاس کوئی مال موجود ہو یا ایک دوسرے کے ذمے کوئی مال باقی ہو اور انہیں یہ علم ہو کہ ان دونوں اموال میں سے ایک مال دوسرے مال سے زیادہ ہے تو چونکہ ان دونوں اموال کو ایک دوسرے کے عوض میں فروخت کرنا سود ہونے کی بنا پر حرام ہے اس لئے ان دونوں میں ایک دوسرے کے عوض صلح کرنا بھی حرام ہے بلکہ اگر

ان دونو□ اموال می□ س□ ایک ک□ دوسر□ س□ زیاده هون□ کا علم نه ب□ی هو لیکن زیاده هون□ کا احتمال هو تو احتیاط لازم کی بنا پر ان دونو□ می□ ایک دوسر□ ک□ عوض صلح نهی□ کی جاسکتی□

۲۱۷۵□ اگر دو اشخاص کو ایک شخص س□ یا دو اشخاص کو اشخاص س□ قرضه وصول کرنا هو اور وه اپنی اپنی طلب پر ایک دوسر□ س□ صلح کرنا چاهت□ هو□□ چنانچه اگر صلح کرنا سود کا باعث نه هو جیسا که سابقه مسئل□ می□ کها گیا ه□ تو کوئی حرج نهی□ ه□ مثلاً۔ اگر دونو□ کو دس من گیهو□ وصول کرنا هو اور ایک کا گیهو□ اعلی اور دوسر□ کا درمیان□ درج□ کا هو اور دونو□ کی مدت پوری هوچکی هو تو ان دونو□ کا ا□پس می□ مصالحت کرنا صحیح ه□□

۲۱۷۶□ اگر ایک شخص کو کسی س□ اپنا قرضه کچ□ مدت ک□ بعد واپس لینا هو اور وه مقروض ک□ سات□ مقرره مدت س□ پهل□ معین مقدار س□ کم پر صلح کرل□ اور اس کا مقصد یه هو که اپن□ قرض□ کا کچ□ حصه معاف کرد□ اور باقیمانده نقد ل□ ل□ تو اس می□ کوئی حرج نهی□ اور یه حکم اس صورت می□ ه□ که قرضه سون□ یا چاندی کی شکل می□ یا کسی ایسی جنس کی شکل می□ هو جو ناپ کر یا تول کر بیچی جاتی ه□ اور اگر جنس اس قسم کی نه هو تو قرض خواه ک□ لئ□ جائز ه□ که اپن□ قرض□ کو مقروض س□ یا کسی اور شخص س□ کمتر مقدار پر صلح کرل□ یا بیچ د□ جیسا که مسئله ۲۲۹۷ می□ بیان هوگا□

۲۱۷۷□ اگر دو اشخاص کسی چیز پر ا□پس می□ صلح کرلی□ تو ایک دوسر□ کی رضامندی س□ اس صلح کو تو□ سکت□ هی□□ نیز اگر سود□ ک□ سلسل□ می□ دونو□ کو یا کسی ایک کو سودا فسخ کرن□ کا حق دیا گیا هو تو جس ک□ پاس حق ه□، وه صلح کو فسخ کر سکتا ه□□

۲۱۷۸□ جب تک خریدار اور بیچن□ والا۔ ایک دوسر□ س□ جدا نه هوگئ□ هو□ وه سود□ کو فسخ کرسکت□ هی□□ نیز اگر خریدار ایک جانور خرید□ تو وه تین دن تک سودا فسخ کرن□ کا حق رک□تا ه□□ اسی طرح اگر ایک خریدار خریدی هوئی جنس کی قیمت تین دن تک ادا نه کر□ اور جنس کو اپنی تحویل می□ نه ل□ تو جیسا که مسئله ۲۱۳۲ می□ بیان هوچکا ه□ بیچن□ والا سود□ کو فسخ کرسکتا ه□ لیکن جو شخص کسی مال پر صلح کر□ وه ان تینو□ صورتو□ می□ صلح فسخ کرن□ کا حق نهی□ رک□تا□ لیکن اگر صلح کا دوسرا فریق مصالحت کا مال دین□ می□ غیر معمولی تاخیر کر□ یا یه شرط رک□ی گئی هو که مصالحت کا مال نقد دیا جائ□ اور دوسرا فریق اس شرط پر عمل نه کر□ تو اس صورت می□ صلح فسخ کی جاسکتی ه□□ اور اسی طرح باقی صورتو□ می□ ب□ی جن کا ذکر خرید و فروخت ک□ احکام می□ ا□یا ه□ صلح فسخ کی جاسکتی ه□ مگر مصالحت ک□ دونو□ فریقو□ می□ س□ ایک کو نقصان هو تو اس صورت می□ معلوم نهی□ که سودا فسخ کیا جاسکتا ه□ (یانهی□)

۲۱۷۹۔ جو چیز بذریعه صلح ملے اگر وه عیب دار هو تو صلح فسخ کی جاسکتی ہے لیکن اگر متعلقه شخص بے عیب اور عیب دار کے مابین قیمت کا فرق لینا چاہے تو اس میں اشکال ہے۔

۲۱۸۰۔ اگر کوئی شخص اپنے مال کے ذریعے دوسرے سے صلح کرے اور اس کے ساتھ شرط ٹھہرائے اور کہے "جس چیز میں نے تم سے صلح کی ہے میرے مرنے کے بعد مثلاً تم اسے وقف کر دو گے" اور دوسرا شخص بھی اس کو قبول کرلے تو ضروری ہے که اس شرط پر عمل کرے۔

کرائے کے احکام

۲۱۸۱۔ کوئی چیز کرائے پر دینے والے اور کرائے پر لینے والے کے لئے ضروری ہے که بالغ اور عاقل هون اور کرایه لینے یا کرایه دینے کا کام اپنے اختیاط سے کریں۔ اور یه بھی ضروری ہے که اپنے مال میں تصرف کا حق رکھتے هوں لهذا چونکه سَفِیه اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق نہیں رکھتا اس لئے نه وه کوئی چیز کرائے پر لے سکتا ہے اور نه دے سکتا ہے۔ اسی طرح جو شخص دیوالیه هو چکا هو وه ان چیزوں کو کرائے پر نہیں دے سکتا جن میں وه تصرف کا حق نه رکھتا هو اور نه وه ان میں سے کوئی چیز کرائے پر لے سکتا ہے لیکن اپنی خدمات کو کرائے پر پیش کر سکتا ہے۔

۲۱۸۲۔ انسان دوسرے کی طرف سے وکیل بن کر اس کا مال کرائے پر دے سکتا ہے یا کوئی مال اس کے لئے کرائے پر لے سکتا ہے۔

۲۱۸۳۔ اگر بچے کا سرپرست یا اس کے مال کا منتظم بچے کا مال کرائے پر دے یا بچے کو کسی کا اجیر مقرر کر دے تو کوئی حرج نہیں اور اگر بچے کے بالغ هونے کے بعد کی کچھ مدت کو بھی اجارے کی مدت کا حصه قرار دیا جائے تو بچه بالغ هونے کے بعد باقیمانده اجاره فسخ کرسکتا ہے اگرچه صورت یه هو که اگر بچے کے بالغ هونے کی کچھ مدت کو اجاره کی مدت کا حصه نه بنایا جاتا تو یه بچے کے لئے مصلحت کے علی الرغم هوتا ہاں اگر وه مصلحت که جس کے بارے میں یه علم هو که شارع مُقدس اس مصلحت کو ترک کرنے پر راضی نہیں ہے اس صورت میں اگر حاکم شرع کی اجازت سے اجاره وقع هو جائے تو بچه بالغ هونے کے بعد اجاره فسخ نہیں کرسکتا۔

۲۱۸۴۔ جس نابالغ بچے کا سرپرست نه هو اسے مجتهد کی اجازت کے بغیر مزدوری پر نہیں لگایا جاسکتا اور جس شخص کی رسائی مجتهد تک نه هو وه ایک مومن شخص کی اجازت لے کر جو عادل هو بچے کو مزدوری پر لگا سکتا ہے۔

۲۱۷۵□ اجاره دین□ وال□ اور اجاره لین□ وال□ ک□ لئ□ ضروری نهی□ که صیغه عربی زبان می□ پ□□ی□ بلکه اگر کسی چیز کا مالك دوسر□ س□ که□ که می□ ن□ اپنا مال تمهی□ اجار□ پر دیا اور دوسرا که□ که می□ ن□ قبول کیا تو اجاره صحیح ه□ بلکه اگر وه منه س□ کچ□ ب□ی نه کهی□ اور مالك اپنا مال اجار□ ک□ قصد س□ مُستاجِر کو د□ اور وه ب□ی اجار□ ک□ قصد س□ ل□ تو اجاره صحیح هوگا□

۲۱۸۶□ اگر کوئی شخص چاه□ که اجار□ کا صیغه پ□□□ بغیر کوئی کام کرن□ ک□ لئ□ اجیر بن جائ□ جونهی وه کام کر□ می□ مشغول هوگا اجاره صحیح هوجائ□ گا□

۲۱۸۷□ جو شخص بول نه سکتا هو اگر وه اشار□ س□ سمج□ا د□ که اس ن□ کوئی چیز اجار□ پر دی ه□ یا اجار□ پرلی ه□ تو اجاره صحیح ه□□

۲۱۸۸□ اگر کوئی شخص مکان یا دکان یا کشتی یا کمره اجار□ پر ل□ اور اس کا مالك یه شرط لگائ□ که صرف وه اس س□ استفاده کر سکتا ه□ تو مُستَاجِر اس□ کسی دوسر□ کو استعمال ک□ لئ□ اجار□ پر نهی□ د□ سکتا بجز اس ک□ که وه نیا اجاره اس طرح هو که اس ک□ فوائد ب□ی خود مستاجر س□ مخصوص هو□□ مثلاً۔ ایك عورت ایك مکان یا کمره کرائ□ پر ل□ اور بعد می□ شادی کرل□ اور کمره یا مکان اپنی رهائش ک□ لئ□ کرائ□ پر د□ د□ (یعنی شوهر کو کرائ□ پر د□ کیونکه بیوی کی رهائش کا انتظام ب□ی شوهر کی ذم□ داری ه□) اور اگر مالك ایسی کوئی شرط نه لگائ□ تو مستاجر دوم ک□ سپرد کرن□ ک□ لئ□ احتیاط کی بنا پر ضروری ه□ که مالك س□ اجازت ل□ ل□ لیکن اگر وه یه چاه□ که جتن□ کرائ□ پر لیا ه□ اس س□ زیاده کرائ□ پرد□ اگرچه (کرایه رقم نه هو) دوسری جنس س□ هو تو ضروری ه□ که اس ن□ مرمت اور سفیدی وغیره کرائی هو یا اس کی حفاظت ک□ لئ□ کچ□ نقصان برداشت کیا هو تو وه اس□ زیاده کرائ□ پر د□ سکتا ه□□

۲۱۸۹□ اگر اجیر مُستَاجر س□ یه شرط ط□ کر□ که وه فقط اسی کا کام کر□ گا تو بجز اس صورت ک□ جس کا ذکر سابقه مسئل□ می□ کیا گیا ه□ اس اجیر کو کسی دوسر□ شخص کو بطور اجاره نهی□ دیا جاسکتا اور اگر اجیر ایسی کوئی شرط نه لگائ□ تو اس□ دوسر□ کو اجار□ پر د□ سکتا ه□ لیکن جو چیز اس کو اجار□ پر د□ رها ه□ ضروری ه□ که اس کی قیمت اس اجار□ س□ زیاده نه هو جو اجیر ک□ لئ□ قرار دیا ه□□ اور اسی طرح اگر کوئی شخص خود کسی کا اجیر بن جائ□ اور کسی دوسر□ شخص کو وه کام کرن□ ک□ لئ□ کم اجرت پر رک□ ل□ تو اس ک□ لئ□ ب□ی یهی حکم ه□ (یعنی وه اس□ کم اجرت پر نهی□ رک□ سکتا) لیکن اگر اس ن□ کام کی کچ□ مقدار خود انجام دی هو تو پ□ر دوسر□ کو کم اجرت پر ب□ی رک□ سکتا ه□□

۲۱۹۰□ اگر کوئی شخص مکان دکان، کمر□ اور کشتی ک□ علاوہ کوئی اور چیز مثلاً زمین کرائ□ پرل□ اور زمین کا مالک اس س□ یہ شرط نہ کر□ کہ صرف وھی اس س□ استفادہ کرسکتا ھ□ تو اگر جتن□ کرائ□ پر اس ن□ وہ چیز لی ھ□ اس س□ زیادہ کرائ□ پر د□ تو اجارہ صحیح ہون□ می□ اشکال ھ□□

۲۱۹۱□ اگر کوئی شخص مکان یا دکان مثلاً۔ ایک سال ک□ لئ□ سو روپیہ کرائ□ پر ل□ اور اس کا اد□ا حصہ خود استعمال کر□ تو دوسرا حصہ سو روپیہ کرائ□ پر چ□□ا سکتا ھ□ لیکن اگر وہ چاھ□ کہ مکان یا دکان کا اد□ا حصہ اس س□ زیادہ کرائ□ پر چ□□ا د□ جس پر اس ن□ خود وہ دکان یا مکان کرائ□ پر لیا ھ□ مثلاً ۱۲۰ روپ□ کرائ□ پر د□ د□ تو ضروری ھ□ کہ اس ن□ اس می□ مرمت وغیرہ کا کام کرایا ہو□

کرائ□ پر دیئ□ جان□ وال□ مال کی شرائط

۲۱۹۲□ جو مال اجار□ پر دیا جائ□ اس کی چند شرائط هی□ :

۱□ وہ مال معین ہو□ لهذا اگر کوئی شخص کھ□ کہ می□ ن□ اپن□ مکانات می□ س□ ایک مکان تمھی□ کرائ□ پر دیا تو یہ درست نهی□ ھ□□

۲□ مستاجر یعنی کرائ□ پر لین□ والا اس مال کو دیکھ ل□ یا اجار□ پر دین□ والا شخص اپن□ مال کی خصوصیات اس طرح بیان کر□ کہ اس ک□ بار□ می□ مکمل معلومات حاصل ہوجائی□□

۳□ اجار□ پر دیئ□ جان□ وال□ مال کو دوسر□ فریق ک□ سپرد کرنا ممکن ہو لهذا اس گ□و□□ کو اجار□ پر دینا جو ب□اگ گیا ہو اگر مستاجر اس کو نہ پک□ سک□ تو اجارہ باطل ھ□ اور اگر پک□ سک□ تو اجارہ صحیح ھ□□

۴□ اس مال س□ استفادہ کرنا اس ک□ ختم یا کالعدم ہوجان□ پر موقوف نہ ہو لهذا رو□ی، پ□لو□ اور دوسری خوردنی اشیاء کو ک□ان□ ک□ لئ□ کرائ□ پر دینا صحیح نهی□ ھ□□

۵□ مال س□ وہ فائدہ ا□□انا ممکن ہو جس ک□ لئ□ اس□ کرائ□ پر دیا جائ□□ لهذا ایسی زمین کا زراعت ک□ لئ□ کرائ□ پر دینا جس ک□ لئ□ بارش کا پانی کافی نہ ہو اور وہ دریا ک□ پانی س□ ب□ی سیراب نہ ہوتی ہو صحیح نهی□ ھ□□

۶□ جو چیز کرائ□ پر دی جارهی هو وه کرائ□ پردین□ وال□ کا اپنا مال هو اور اگرکسی دوسر□ کا مال کرائ□ پر دیا جائ□ تو معامله اس صورت می□ صحیح ه□ که جب اس مال کا مالک رضامند هو□

۲۱۹۳□ جس درخت می□ اب□ی پ□ل نه لگا هو اس کا اس مقصد س□ کرائ□ پر دینا که اس ک□ پ□ل س□ استفاده کیا جائ□ گا درست ه□ اور اسی طرح ایک جانور کو اس ک□ دود□ ک□ لئ□ کرائ□ پر دین□ کا ب□ی یهی حکم ه□□

۲۱۹۴□ عورت اس مقصد ک□ لئ□ اجیر بن سکتی ه□ که اس ک□ دود□ س□ استفاده کیا جائ□ (یعنی کسی دوسر□ ک□ بچ□ کو اجرت پر دود□ پلاسکتی ه□) اور ضروری نهی□ که وه اس مقصد ک□ لئ□ شوهر س□ اجازت ل□ لیکن اگر اس ک□ دود□ پلان□ س□ شوهر کی حق تلفی هوتی هو تو پ□ر اس کی اجازت ک□ بغیر عورت اجیر نهی□ بن سکتی□

کرائ□ پر دیئ□ جان□ وال□ مال س□ اِستِفَاد□ کی شرائط

۲۱۹۵□ جس اِستِفَاد□ ک□ لئ□ مال کرائ□ پر دیا جاتا ه□ اس کی چار شرطی□ هی□ :

۱□ استفاده کرنا حلال هو□ لهذا دکان کو شراب بیچن□ یا شراب ذخیره کرن□ ک□ لئ□ کرائ□ پر دینا اور حیوان کو شراب کی نقل و حمل ک□ لئ□ کرائ□ پر دینا باطل ه□□

۲□وه عمل شریعت می□ بلامعاوضه انجام دینا واجب نه هو□ اور احتیاط کی بنا پر اسی قسم ک□ کامو□ می□ س□ ه□ حلال اور حرام ک□ مسائل سک□انا اور مردو□ کی تجهیز و تکفین کرنا□ لهذا ان کامو□ کی اجرت لینا جائز نهی□ ه□ اور احتیاط کی بنا پر معتبر ه□ که اس استفاد□ که لئ□ رقم دینا لوگو□ کی نظرو□ می□ فضول نه هو□

۳□ جو چیز کرائ□ پر دی جائ□ اگر وه کثِیرالفَوائد (اور کثیرُالمَقاصد) هو تو جو فائده ا□□ان□ کی مستاجر کو اجازت هو اس□ معین کیا جائ□ مثلاً ایک ایسا جانور کرائ□ پر دیا جائ□ جس پر سوای ب□ی کی جا سکتی هو اور مال ب□ی لادا جاسکتا هو تو اس□ کرائ□ پر دیت□ وقت یه معین کرنا ضروری ه□ که مستاجر اس□ فقط سواری ک□ مقصد ک□ لئ□ یا فقط بار برداری ک□ مقصد ک□ لئ□ استعمال کرسکتا ه□یا اس س□ هر طرح استفاده کرسکتا ه□□

۴۔ استفادہ کرنے کی مدت کا تعین کر لیا جائے۔ اور یہ استفادہ مدت معین کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے مثلاً مکان یا دکان کرائے پر دے کر یا کام کا تعین کرکے حاصل کیا جاسکتا ہے مثلاً درزی کے ساتھ طے کر لیا جائے کہ وہ ایک معین لباس مخصوص ذیزائن میں سئے گا۔

۲۱۹۶۔ اگر اجارے کی شروعات کا تعین نہ کیا جائے تو اس کے شروع ہونے کا وقت اجارے کا صیغہ پڑھنے کے بعد سے ہوگا۔

۲۱۹۷۔ مثال کے طور پر اگر مکان ایک سال کے لئے کرائے پر دیا جائے اور معاہدے کی ابتدا کا وقت صیغہ پڑھنے سے ایک مہینہ بعد سے مقرر کیا جائے تو اجارہ صحیح ہے اگرچہ جب صیغہ پڑھا جارہا ہو وہ مکان کسی دوسرے کے پاس کرائے پرہو۔

۲۱۹۸۔ اگر اجارے کی مدت کا تعین نہ کیا جائے بلکہ کرائے دار سے کہا جائے کہ جب تک تم اس مکان میں رہو گے دس روپے ماہوار کرایہ دو گے تو اجارہ صحیح نہیں ہے۔

۲۱۹۹۔ اگرمالک مکان، کرائے دار سے کہے کہ میں نے تجھے یہ مکان دس روپے ماہوار کرائے پر دیا یا یہ کہے کہ یہ مکان میں نے تجھے ایک مہینے کے لئے دس روپے کرائے پر دیا اور اس کے بعد بھی تم جتنی مدت اس میں رہو گے اس کا کرایہ دس روپے ماہانہ ہوگا تو اس صورت میں جب اجارے کی مدت کی ابتدا کا تعین کر لیا جائے یا اس کی ابتدا کا علم ہو جائے تو پہلے مہینے کا اجارہ صحیح ہے۔

۲۲۰۰۔ جس مکان میں مسافر اور زائر قیام کرتے ہوں اور یہ علم نہ ہو کہ وہ کتنی مدت تک وہاں رہیں گے اگر وہ مالک مکان سے طے کر لیں کہ مثلاً۔ایک رات کا ایک روپیہ دیں گے اور مالک مکان اس پر راضی ہو جائے تو اس مکان سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن چونکہ اجارے کی مدت طے نہیں کی گئی لہذا پہلی رات کے علاوہ اجارہ صحیح نہیں ہے اور مالک مکان پہلی رات کے بعد جب بھی چاہے انہیں نکال سکتا ہے۔

کرائے کے متفرق مسائل

۲۲۰۱۔ جو مال مُستَاجِر اجارے کے طور پر دے رہا ہو ضروری ہے کہ وہ مال معلوم ہو۔ لہذا اگر ایسی چیزیں ہوں جن کالین دین تول کر کیا جاتا ہے مثلاً گیہوں تو ان کا وزن معلوم ہونا ضروری ہے اور اگر ایسی چیزیں ہوں جن کا لین دین گن کر کیا جاتا ہے مثلاً رائج الوقت سکے تو ضروری ہے کہ ان کی تعداد معین ہو اور اگر وہ چیزیں گھوڑے اور بھیڑ کی طرح ہوں تو ضروری ہے کہ کرایہ لینے والا انہیں دیکھ لے مستاجران کی خصوصیات بتادے۔

۲۲۰۲۔اگر زمین زراعت کے لئے کرائے پر دی جائے اور اس کی اجرت اسی زمین کی پیداوار قرار دی جائے جو اس وقت موجود نہ ہو یا کلی طور پر کوئی چیز اس کے ذمے قرار دے اس شرط پر کہ وہ اسی زمین کی پیداوار سے ادا کی جائے گی تو اجارہ صحیح نہیں ہے اور اگر اجرت (یعنی اس زمین کی پیداوار) اجارہ کرتے وقت موجود ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۲۰۳۔ جس شخص نے کوئی چیز کرائے پر دی ہو وہ اس چیز کو کرایہ دار کی تحویل میں دینے سے پہلے کرایہ مانگنے کا حق نہیں رکھتا نیز اگر کوئی شخص کسی کام کے لئے اجیر بنا ہو تو جب تک وہ کام انجام نہ دے دے اجرات کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں رکھتا مگر بعض صورتوں میں، مثلاً حج کی ادائیگی کے لئے اجیر جسے عموماً عمل کے انجام دینے سے پہلے اجرت دے دی جاتی ہے (اجرت کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتا ہے)۔

۲۲۰۴۔ اگر کوئی شخص کرائے پر دی گئی چیز کرایہ دار کی تحویل میں دے دے تو اگرچہ کرایہ دار اس چیز پر قبضہ نہ کرے یا قبضہ حاصل کرلے لیکن اجارہ ختم ہونے تک اس سے فائدہ نہ اٹھائے پھر بھی ضروری ہے کہ مالک کو اجرت ادا کرے۔

۲۲۰۵۔ اگر ایک شخص کوئی کام ایک معین دن میں انجام دینے کے لئے اجیر بن جائے اور اس دن وہ کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے تو جس شخص نے اسے اجیر بنایا ہے خواہ وہ اس دن اس سے کام نہ لے ضروری ہے کہ اس کی اجرت اسے دے دے۔ مثلاً اگر کسی درزی کو ایک معین دن لباس سینے کے لئے اجیر بنائے اور درزی اس دن کام کرنے پر تیار ہو تو اگرچہ مالک اسے سینے کے لئے کپڑا نہ دے تب بھی ضروری ہے کہ اسے اس کی مزدوری دے دے۔ قطع نظر اس سے کہ درزی بیکار رہا ہو اس نے اپنا یا کسی دوسرے کا کام کیا ہو۔

۲۲۰۶۔ اگر اجارے کی مدت ختم ہو جانے کے بعد معلوم ہو کہ اجارہ باطل تھا تو مستاجر کےلئے ضروری ہے کہ عام طور پر اس چیز کا جو کرایہ ہوتا ہے مال کے مالک کو دے دے مثلاً اگر وہ ایک مکان سو روپے کرائے پر ایک سال کے لئے لے اور بعد میں اسے پتا چلے کہ اجارہ باطل تھا تو اگر اس مکان کا کرایہ عام طور پر پچاس روپے ہو تو ضروری ہے کہ پچاس

روپ□ د□ اور اگر اس کا کرایه عام طور پر دو سو روپ□ هو تو اگر مکان کرایه پر دین□ والا ـ مالك مکان هو یا اس کا وکیل مطلق هو اور عام طور پر گ□ر ک□ کرائ□ کی جو شرح هو اس□ جانتا هو تو ضروری نهی□ ه□ که مستاجر سو روپ□ س□ زیاده د□ اور اگر اس ک□ برعکس صورت می□ هو تو ضروری ه□ مستاجر دو سو روپ□ د□ نیز اگر اجار□ کی کچ□ مدت گزرن□ ک□ بعد معلوم هو که اجاره باطل ت□ا تو جو مدت گزر چکی هو اس پر ب□ی یهی حکم جاری هوگا□

۲۲۰۷□ جس چیز کو اجار□ پر لیا گیا هو اگر وه تلف هو جائ□ اور مستاجر ن□ اس کی نگهداشت می□ کوتاهی نه برتی هو اور اس□ غلط طور پر استعمال نه کیا هو تو (پ□ر وه اس چیز ک□ تلف هون□ کا) ذم□ دار نهی□ ه□□ اسی طرح مثال ک□ طور پر اگر درزی کو دیا گیا کپ□ا تلف هو جائ□ تو اگر درزی ن□ ب□ احتیاطی نه کی هو اور کپ□□ کی نگهداشت می□ ب□ی کوتاهی نه برتی هو تو ضروری ه□ که وه اس کا عوض اس س□ طلب نه کر□□

۲۲۰۸□ جو چیز کسی کاریگر ن□لی هو اگر وه اس□ ضائع کر د□ تو (وه اس کا) ذمه دار ه□□

۲۲۰۹□ اگر قصاب کسی جانور کا سر کا□ □ال□ اور اس□ حرام کر د□ تو خواه اس ن□ مزدوری لی هو یا بلامعاوضه ذبح کیا هو ضروری ه□ که جانور کی قیمت اس ک□ مالك کو ادا کر□□

۲۲۱۰□ اگر کوئی شخص ایک جانور کرائ□ پر ل□ اور معین کر□ که کتنا بوج□ اس پر لاد□ گا تو اگر وه اس پر مُعَیَّنَه مقدار س□ زیاده بوج□ لاد□ اور اس وجه س□ جانور مرجائ□ یا عیب دار هو جائ□ تو مستاجر ذم□ دار ه□□ نیز اگر اس ن□ بوج□ کی مقدار مُعَیَّن نه کی هو اور معمول س□ زیاده بوج□ جانور پر لاد□ اور جانور مر جائ□ یا عیب دار هو جائ□ تب ب□ی مَستَاجِر ذم□ دار ه□ اور دونو□ صورتو□ می□ مستاجر ک□ لئ□ یه ب□ی ضروری ه□ که معمول س□ زیاده اجرت ادا کر□□

۲۲۱۱□ اگر کوئی شخص حیوان کو ایسا (نازک) سامان لادن□ ک□ لئ□ کرائ□ پر د□ جو □و□ن□ والا هو اور جانور پ□سل جائ□ یا ب□اگ ک□□ا هو اور سامان کو تو□ پ□و□ د□ تو جانور کا مالك ذم□ دار نهی□ ه□□ ها□ اگر مالك جانور کو معمول س□ زیاده مار□ یا ایسی حرکت کر□ جس کی وجه س□ جانور گر جائ□ اور لدا هوا سامان تو□ د□ تو مالك ذم□ دار ه□□

۲۲۱۲□ اگر کوئی شخص بچ□ کا ختنه کر□ اور وه اپن□ کام می□ کوتاهی یا غلطی کر□ مثلاً اس ن□ معمول س□ زیاده (چم□ا) کا□ا هو اور وه بچه مرجائ□ یا اس می□ کوئی نقص پیدا هوجائ□ تو وه ذم□ دار ه□ اور اگر اس ن□ کوتاهی یا غلطی نه کی هو اور بچه ختنه کرن□ س□ هی مرجائ□ یا اس می□ کوئی عیب پیدا هو جائ□ چنانچه اس بات کی تشخیص ک□ لئ□ که بچ□ ک□ لئ□ نقصان

ده ه یا نهی اس کی طرف رجوع نه کیا گیا هو نیز وه یه بی نه جانتا هو که بچ کو نقصان هوگا تو اس صورت می وه ذم دار نهی ه

۲۲۱۳اگر معالج اپن هات س کسی مریض کو دوا د یا اس ک لئ دوا تیار کرن کو که اور دوا کان کی وجه س مریض کو نقصان پهنچ یا وه مر جائ تو معالج ذمه دار ه اگرچه اس ن علاج کرن می کوتاهی نه کی هو

۲۲۱۴ جب معالج مریض س کهه د اگر تمهی کوئی ضرر پهنچا تو می ذم دار نهی هو اور پوری احتیاط س کام ل لیکن اس ک باوجود اگر مریض کو ضرر پهنچ یا وه مرجائ تو معالج ذم دار نهی ه

۲۲۱۵ کرائ پر لین والا۔اور جس شخص ن کوئی چیز کرائ پر دی هو، وه ایک دوسر کی رضامندی س معامله فسخ کرسکت هی اور اگر اجار می یه شرط عائد کری که وه دونو یا ان می س کوئی ایک معامل کو فسخ کرن کا حق رکتا ه تو وه معاهد ک مطابق اجاره فسخ کرسکت هی

۲۲۱۶ اگر مال اجاره پر دین وال یا مستاجر کو پتا چل که وه گا می رها ه تو اگر اجاره کرن ک وقت وه اس امر کی جانب متوجه نه تا که وه گا می ه تو وه اس تفصیل ک مطابق جو مسئله ۲۱۳۲ می گزر چکی ه اجاره فسخ کر سکتا ه لیکن اگر اجار ک صیغ می یه شرط عائد کی جائ که اگر ان می س کوئی گا می بی ره گا تو اس اجاره فسخ کرن کا حق نهی هوگا تو پر وه اجاره فسخ نهی کرسکت

۲۲۱۷ اگر ایک شخص کوئی چیز ادار پر د اور اس س پهل که اس کا قبضه مستاجر کو د کوئی اور شخص اس چیز کو غصب کرل تو مستاجر اجاره فسخ کر سکتا ه اور جو چیز اس ن اجار پر دین وال کو دی هو اس واپس ل سکتا ه یا (یه بی کر سکتا ه که) اجاره فسخ نه کر اور جتنی مدت وه چیز غاصب ک پاس رهی هو اس کی عام طور پر جتنی اجرت بن وه غاصب س ل ل لهذا اگر مستاجر ایک حیوان کا ایک مهین کا اجاره دس روپ ک عوض کر اور کوئی شخص اس حیوان کو دس دن ک لئ غصب کر ل اور عام طور پر اس کا دس دن کا اجاره پندره روپ هو تو مستاجر پندره روپ غاصب س ل سکت ه

۲۲۱۸۔ اگر کوئی دوسرا شخص مستاجر کو اجارہ کردہ چیز اپنی تحویل میں نہ لینے دے یا تحویل میں لینے کے بعد اس پر ناجائز قبضہ کرلے یا اس سے استفادہ کرنے میں حائل ہو تو مستاجر اجارہ فسخ نہیں کر سکتا اور صرف یہ حق رکھتا ہے کہ اس چیز کا عام طور پر جتنا کرایہ بنتا ہو وہ غاصب سے لے لے۔

۲۲۱۹۔ اگر اجارے کی مدت ختم ہونے سے پہلے مالک اپنا مال مستاجر کے ہاتھ بیچ ڈالے تو اجارہ فسخ نہیں ہوتا اور مستاجر کو چاہئے کہ اس چیز کا کرایہ مالک کو دے اور اگر (مالک مستاجر کے علاوہ) اس (مال) کو کسی اور شخص کے ہاتھ بیچ دے تب بھی یہی حکم ہے۔

۲۲۲۰۔ اگر اجارے کی مدت شروع ہونے سے پہلے جو چیز اجارے پر لی ہے وہ اس استفادے کے قابل نہ رہے جس کا تعین کیا گیا تھا تو اجارہ باطل ہوجاتا ہے اور مستاجر اجارہ کی رقم مالک سے واپس لے سکتا ہے اور اگر صورت یہ ہو کہ اس مال سے تھوڑا سا استفادہ کیا جاسکتا ہو تو مستاجر اجارہ فسخ کر سکتا ہے۔

۲۲۲۱۔ اگر ایک شخص کوئی چیز اجارے پر لے اور وہ کچھ مدت گزرنے کے بعد جو استفادہ مستاجر کے لئے طے کیا گیا ہو اس کے قابل نہ رہے تو باقی ماندہ مدت کے لئے اجارہ باطل ہوجاتا ہے اور مستاجر گزری ہوئی مدت کا اجارہ "اُجرَۃُ المِثل" یعنی جتنے دن وہ چیز استعمال کی ہو اتنے دنوں کی عام اجرت دے کر اجارہ فسخ کرسکتا ہے۔

۲۲۲۲۔اگر کوئی شخص ایسا مکان کرائے پر دے جس کے مثلاً دو کمرے ہوں اور ان میں سے ایک کمرہ ٹوٹ پھوٹ جائے لیکن اجارے پر دینے والا۔ اس کمرہ کو (مرمت کرکے) اس طرح بنادے جس میں سابقہ کمرے کے مقابلے میں کافی فرق ہو تو اس کے لئے وہی حکم ہے جو اس سے پہلے والے مسئلے میں بتایا گیا ہے اور اگر اس طرح نہ ہو بلکہ اجارے پر دینے والا اسے فوراً بنا دے اور اس سے استفادہ حاصل کرنے میں بھی قطعاً فرق دافع نہ ہو تو اجارہ باطل نہیں ہوتا اور کرائے دار بھی اجارے کو فسخ نہیں کرسکتا لیکن اگر کمرے کی مرمت میں قدرے تاخیر ہو جائے اور کرائے دار اس سے استفادہ نہ کر پائے تو اس "تاخیر" کی مدت تک کا اجارہ باطل ہوجاتا ہے اور کرائے دار چاہے تو ساری مدت کا اجارہ بھی فسخ کرسکتا ہے البتہ جتنی مدت اس نے کمرے سے استفادہ کیا ہے اس کی اُجرَۃُ المِثل دے۔

۲۲۲۳۔اگر مال کرائے پر دینے والا۔ یا مستاجر مر جائے تو اجارہ باطل نہیں ہوتا لیکن اگر مکان کا فائدہ صرف اس کی زندگی میں ہی اس کا ہو مثلاً کسی دوسرے شخص نے وصیت کی ہو کہ جب تک وہ (اجارے پر دینے والا) زندہ ہے مکان

کی آمدنی اس کا مال ہوگا تو اگر وہ مکان کرائے پر دے دے اور اجارہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو اس کے مرنے کے وقت سے اجارہ باطل ہے اور اگر موجودہ مالک اس اجارہ کی تصدیق کر دے تو اجارہ صحیح ہے اور جارے پر دینے والے کے موت کے بعد اجارے کی جو مدت باقی ہوگی اس کی اجرت اس شخص کو ملے گی جو موجودہ مالک ہو۔

۲۲۲۴۔ اگر کوئی شخص کسی معمار کو اس مقصد سے وکیل بنائے کہ وہ اس کے لئے کاریگر مہیا کرے تو اگر معمار نے جو کچھ اس شخص سے لے لیا ہے کاریگروں کو اس سے کم دے تو زائد مال اس پر حرام ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ رقم اس شخص کو واپس کر دے لیکن اگر معمار اجیر بن جائے کہ عمارت کو مکمل کر دے گا اور وہ اپنے لئے یہ اختیار حاصل کرلے کہ خود بنائے گا یا دوسرے سے بنوائے گا تو اس صورت میں کہ کچھ کام خود کرے اور باقیماندہ دوسروں سے اس اجرت سے کم پر کروائے جس پر وہ خود اجیر بنا ہے تو زائد رقم اس کے لئے حلال ہوگی۔

۲۲۲۵۔ اگر رنگریز وعدہ کرے کہ مثلاً کپڑا نیل سے رنگے گا تو اگر وہ نیل کے بجائے اسے کسی اور چیز سے رنگ دے تو اسے اجرت لینے کا کوئی حق نہیں۔

جعالہ کے احکام

۲۲۲۶۔ "جعالہ" سے مراد یہ ہے کہ انسان وعدہ کرے کہ اگر ایک کام اس کے لئے انجام دیا جائے گا تو وہ اس کے بدلے کچھ مال بطور انعام دے گا مثلاً یہ کہے کہ جو اس کی گمشدہ چیز برآمد کرے گا وہ اسے دس روپے (انعام) دے گا تو جو شخص اس قسم کا وعدہ کرے اسے "جاعل" اور جو شخص وہ کام انجام دے اسے "عامل" کہتے ہیں۔ اور اجارہ و جعالے میں بعض لحاظ سے فرق ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ کہ اجارے میں صیغہ پڑھنے کے بعد اجیر کے لئے ضروری ہے کہ کام انجام دے۔ اور جس نے اسے اجیر بنایا ہو وہ اجرت کے لئے اس کا مقروض ہوجاتا ہے لیکن جعالہ میں اگرچہ عامل ایک معین شخص ہو تاہم ہوسکتا ہے کہ وہ کام میں مشغول نہ ہو۔ پس جب تک وہ کام انجام نہ دے۔ جاعل اس کا مقروض نہیں ہوتا۔

۲۲۲۷۔جاعل کے لئے ضروری ہے کہ بالغ اور عاقل ہو اور انعام کا وعدہ اپنے ارادے اور اختیار سے کرے اور شرعاً اپنے مال میں تصرف کرسکتا ہو۔ اس بنا پر سفیہ کا جعالہ صحیح نہیں ہے اور بالکل اسی طرح دیوالیہ شخص کا جعالہ ان اموال میں صحیح نہیں ہے جن میں تصرف کا حق نہ رکھتا ہو۔

۲۲۲۸ جاعل جو کام لوگو سے کرانا چاہتا ہو ضروری ہ که وہ حرام یا ب فائدہ نہ ہو اور نہ ہی ان واجبات می س ہو جن کا بلامعاوضہ بجالانا شرعاً لازم ہو لہذا اگر کوئی کہ کہ جو شخص شراب پیئ گا یا رات ک وقت کسی عاقلانہ مقصد ک بغیر ایک تاریک جگہ پر جائ گا یا واجب نماز پ گا می اس دس روپ دو گا تو جعالہ صحیح نہی ہ

۲۲۲۹ جس مال ک بار می معاہدہ کیا جارہا ہو ضروری نہی ہ که اس اس کی پوری خصوصیات کا ذکر کرک معین کیا جائ بلکہ اگر صورت حال یہ ہو کہ کام کرن وال کو معلوم ہو کہ اس کام کو انجام دین ک لئ اقدام کرنا حماقت شمار نہ ہوگا تو کافی ہ مثلاً۔ اگر جاعل یہ کہ کہ اگر تم ن اس مال کو دس روپ س زیادہ قیمت پر بیچا تو اضافی رقم تمہاری ہوگی تو جعالہ صحیح ہ اور اسی طرح اگر جاعل کہ کہ جو کوئی میرا گوا ون کر لائ گا می اس گو می نصف شراکت یا دس من گیہو دو گا تو بی جعالہ صحیح ہ

۲۲۳۰ اگر کام کی اجرت مکمل طور پر مبہم ہو مثلاً جاعل یہ کہ کہ جو میرا بچہ تلاش کر د گا می اس رقم دو گا لیکن رقم کی مقدار کا تعین نہ کر تو اگر کوئی شخص اس کام کو انجام د تو ضروری ہ کہ جاعل اس اتنی اجرت د جتنی عام لوگو کی نظرو می اس عمل کی اجرت قرار پاسک

۲۲۳۱ اگر عامل ن جاعل ک قول و قرار س پہل ہی وہ کام کر دیا ہو یا قول و قرار ک بعد اس نیت س وہ کام انجام د کہ اس ک بدل رقم نہی ل گا تو پر وہ اجرت کا حقدار نہی

۲۲۳۲ اس س پہل کہ عامل کام شروع کر جاعل جعالہ کو منسوخ کرسکتا ہ

۲۲۳۳ جب عامل ن کام شروع کر دیا ہو اگر اس ک بعد جاعل جعالہ منسوخ کرنا چاہ تو اس می اشکال ہ

۲۲۳۴ عامل کام کو ادورا چو سکتا ہ لیکن اگر کام ادورا چون پر جاعل کو یا جس شخص ک لئ یہ کام انجام دیا جارہا ہ کہ کوئی نقصان پہنچتا ہو تو ضروری ہ کہ کام کو مکمل کر مثلاً اگر کوئی شخص کہ کہ جو کوئی میری آنک کا علاج کر د می اس اس قدر معاوضہ دو گا اور اک اس کی آنک کا آپریشن کر د اور صورت یہ ہو کہ اگر وہ علاج مکمل نہ کر تو آنک می عیب پیدا ہوجائ تو ضروری ہ کہ اپنا عمل تکمیل تک پہنچائ اور اگر ادورا چو د تو جاعل س اجرت لین کا اس کوئی حق نہی

۲۲۳۵□ اگر عامل کام اد□ورا چ□و□ د□ اور وہ کام ایسا ہو جس□ گ□و□ا تلاش کرنا کہ جس ک□ مکمل کئ□ بغیر جاعل کو کوئی فائدہ نہ ہو تو عامل، جاعل س□ کسی چیز کا مطالبہ نہی□ کرسکتا□ اور اگر جاعل اجرت کو کام مکمل کرن□ س□ مشروط کر د□ تب ب□ی یہی حکم ہ□□ مثلاً۔ وہ کہ□ کہ جو کوئی میرا لباس سئ□ گا می□ اس□ دس روپ□ دو□ گا لیکن اگر اس کی مراد یہ ہو کہ جتنا کام کیا جائ□ گا اتنی اجرت د□ گا تو پ□ر جاعل کو چاہئ□ کہ جتنا کام ہوا ہو اتنی اجرت عامل کود□ د□ اگرچہ احتیاط یہ ہ□ کہ دونو□ مصالحت ک□ طور پر ایک دوسر□ کو راضی کرلی□□

مَزارعہ ک□ احکام

۲۲۳۶□ مُزارعہ کی چند قسمی□ ہی□□ان می□ س□ ایک یہ ہ□ کہ (زمین کا) مالک کاشتکار (مزارع) س□ معاہد کرک□ اپنی زمین اس ک□ اختیار می□ د□ تاکہ وہ اس می□ کاشت کاری کر□ اور پیداوار کا کچ□ حصہ مالک کو د□□

۲۲۳۷□ مُزاعہ کی چند شرائط ہی□ :

۱□ زمین کا مالک کاشتکار س□ کہ□ کہ می□ ن□ زمین تمہی□ ک□یتی با□ی ک□ لئ□ دی ہ□ اور کاشتکاری ب□ی کہ□ کہ می□ ن□ قبول کی ہ□ یا بغیر اس ک□ کہ زبانی کچ□ کہی□ مالک کاشتکار کو ک□یتی با□ی ک□ اراد□ س□ زمین د□ د□ اور کاشتکار قبول کر ل□□

۲□ زمین کا مالک اور کاشتکار دونو□ بالغ اور عاقل ہو□ اور ب□ائی کا معاہدہ اپن□ ادار□ اور اختیار س□ کری□ اور سفیہ نہ ہو□□ اور اسی طرح ضروری ہ□ کہ مالک دیوالیہ نہ ہو□ لیکن اگر کاشتکار دیوالیہ ہو اور اس کا مزارعہ کرنا ان اموال می□ تصرف نہ کہلائ□ جن می□ اس□ تصرف کرنا منع ت□ا تو ایسی صورت می□ کوئی اشکال نہی□ ہ□□

۳□ مالک اور کاشتکار می□ س□ ہر ایک زمین کی پیداوار می□ س□ کچ□ حصہ مثلاً نصف یا ایک تہائی وغیرہ ل□ ل□ □ لہذا اگر کوئی ب□ی اپن□ لئ□ کوئی حصہ مقرر نہ کر□ یا مثلاً۔ مالک کہ□ کہ اس زمین می□ ک□یتی با□ی کرو اور جو تمہارا جی چاہ□ مج□□ د□ دینا تو یہ درست نہی□ ہ□ اور اسی طرح اگر پیداوار کی ایک معین مقدار مثلاً دس من کاشتکار یا مالک ک□ لئ□ مقرر کردی جائ□ تو یہ ب□ی صحیح نہی□ ہ□□

۴□ احتیاط کی بنا پر ہر ایک کا حصہ زمین کی پوری پیداوار می□ مشترک ہو□ اگرچہ اظہر یہ ہ□ کہ یہ شرط معتبرنہی□ ہ□□ اسی بنا پر اگر مالک کہ□ کہ اس زمین می□ ک□یتی با□ی کرو اور زمین کی پیداوار کا پہلا اد□ا حصہ جتنا ب□ی ہو تمہارا ہوگا اور دوسرا اد□ا حصہ میرا تو مزارعہ صحیح ہ□□

۵□ جتنی مدت ک□ لئ□ زمین کاشتکار ک□ قبض□ می□ رہنی چاہئ□ اس□ معین کر دی□ اور ضروری ہ□ کہ وہ مدت اتنی ہو کہ اس مدت می□ پیداوار حاصل ہونا ممکن ہو اور اگر مدت کی ابتدا ایک مخصوص دن س□ اور مدت کا اختتام پیداوار ملن□ کو مقرر کر دی□ تو کافی ہ□□

۶□ زمین قابل کاشت ہو□ اور اگر اس می□ اب□ی کاشت کرنا ممکن نہ ہو لیکن ایسا کام کیا جاسکتا ہو جس س□ کاشت ممکن ہو جائ□ تو مزارعہ صحیح ہ□□

۷□ کاشتکار جو چیز کاشت کرنا چاہ□، ضروری ہ□ کہ اس کو معین کر دیا جائ□□ مثلاً معین کر□ کہ چاول ہ□ یا گیہو□، اور اگر چاول ہ□ تو کونسی قسم کا چاول ہ□□ لیکن اگر کسی مخصوص چیز کی کاشت پیش نظر نہ ہو تو اس کا معین کرنا ضروری نہی□ ہ□□ اور اسی طرح اگر کوئی مخصوص چیز پیش نظر ہو اور اس کا علم ہو تو لازم نہی□ ہ□ کہ اس کی وضاحت ب□ی کر□□

۸□ مالک، زمین کو معین کر د□□ یہ شرط اس صورت می□ ہ□ جبکہ مالک ک□ پاس زمین ک□ چند قطعات ہو□ اور ان قطعات ک□ لوازم کاشتکاری می□ فرق ہو□ لیکن اگر ان می□ کوئی فرق نہ ہو تو زمین کو معین کرنا لازم نہی□ ہ□□ لہذا اگر مالک کاشتکار س□ کہ□ کہ زمین ک□ ان قطعات می□ س□ کسی ایک می□ ک□یتی با□ی کرو اور اس قطعہ کو معین نہ کر□ تو مزارعہ صحیح ہ□□

۹□ جو خرچ ان می□ س□ ہر ایک کو کرنا ضروری ہو اس□ معین کردی□ لیکن جو خرچ ہر ایک کو کرنا ضروری ہ□ ہو اگر اس کا علم ہو تو پ□ر اس کی وضاحت کرنا لازم نہی□□

۲۲۳۸□ اگر مالک کاشتکار س□ ط□ کر□ کہ پیداوار کی کچ□ مقدار ایک کی ہوگی اور جو باقی بچ□ گا اس□ وہ آپس می□ تقسیم کر لی□ گ□ تو مزارعہ باطل ہ□ اگرچہ انہی□ علم ہو کہ اس مقدار کو علیحدہ کرن□ ک□ بعد کچ□ نہ کچ□ باقی بچ جائ□ گا□ ہاں

اگر وه □اپس می□ یه ط□ کرلی□ که بیج کی جو مقدار کاشت کی گئی ه□ یا □یکس کی جو مقدار حکومت لیتی ه□ وه پیداوار س□ نکالی جائ□ گی اور جو باقی بچ□ گا اس□ دونو□ ک□ درمیان تقسیم کیا جائ□ گا تو مزارعه صحیح ه□ □

۲۲۳۹□ اگر مزارعه ک□ لئ□ کوئی مدت معین کی هو که جس می□ عموماً پیداوار دستیاب هوجاتی ه□ لیکن اگر اتفاقاً معین مدت ختم هو جائ□ اور پیداوار دستیاب نه هوئی هو تو اگر مدت معین کرت□ وقت یه بات ب□ی شامل ت□ی یعنی دونو□ اس بات پر راضی ت□□ که مدت ختم هون□ ک□ بعد اگرچه پیداوار دستیاب نه هو مزارعه ختم هوجائ□ گا تو اس صورت می□ اگر مالك اس بات پر راضی هو که اجرت پر یا بغیر اجرت فصل اس کی زمی□ می□ ک□□ی ره□ اور کاشتکار ب□ی راضی هو تو کوئی □رج نهی□ اور اگر مالك راضی نه هو تو کاشتکار کو مجبور کر سکتا ه□ که فصل زمین می□ س□ کا□ ل□ اور اگر فصل کا□ لین□ س□ کاشتکار کا کوئی نقصان پهنچ□ تو لازم نهی□ که مالك اس□ اس کا عوض د□ لیکن اگرچه کاشتکار مالك کو کوئی چیز دین□ پر راضی هو تب ب□ی وه مالك کو مجبور نهی□ کر سکتا که وه فصل اپنی زمین پر رهن□ د□□

۲۲۴۰□اگر کوئی ایسی صورت پیش □اجائ□ که زمین می□ ک□یتی با□ی کرنا ممکن نه هو مثلاً۔ زمین کا پانی بند هوجائ□ تو مزارعه ختم هوجاتا ه□ اور اگر کاشتکار بلاوجه ک□یتی با□ی نه کر□ تو اگر زمین اس ک□ تصرف می□ رهی هو اور مالك کا اس می□ کوئی تصرف نه رها هو تو ضروری ه□ که عام شرح ک□ حساب س□ اس مدت کا کرایه مالك کو د□□

۲۲۴۱□ زمین کا مالك اور کاشتکاری ایك دوسر□ کی رضامندی ک□ بغیر مزارعه (کا معاهده) منسوخ نهی□ کرسکت□ □ لیکن اگر مزارعه ک□ معاهد□ ک□ سلسل□ می□ انهو□ ن□ شرط ط□ کی هو که ان می□ س□ دونو□ کو یا کسی ایك کو معامله فسخ کرن□ کا حق حاصل هوگا تو جو معاهده انهو□ ن□ کر رک□ا هو اس ک□ مطابق معامله فسخ کرسکت□ هی□□ اسی طرح اگر ان دونو□ می□ س□ ایک فریق ط□ شده شرائط ک□ خلاف عمل کر□ تو دوسرا فریق معامله فسخ کر سکتا ه□□

۲۲۴۲□ زمین کا مالك اور کاشتکار ایك دوسر□ کی رضامندی ک□ بغیر مزارعه (کا معاهده) منسوخ نهی□ کرسکت□□ لیکن اگر مزارعه ک□ معاهد□ ک□ سلسل□ می□ انهو□ ن□ شرط ط□ کی هو که ان می□ س□ دونو□ کو یا کسی یاك کو معامله فسخ کرن□ کا حق حاصل هوگا تو جو معاهده انهو□ ن□ کر رک□ا هو اس ک□ مطابق معامله فسخ کر سکت□ هی□□ اسی طرح اگر ان دونو□ می□ س□ ایک فریق ط□ شده شرائط ک□ خلاف عمل کر□ تو دوسرا فریق معامله فسخ کر سکتا ه□□

۲۲۴۳ اگر کاشت ک بعد پتا چل که مزارعه باطل تا تو اگر جو بیج الا گیا هو وه مالک کا مال هو تو جو فصل هات ائ گی وه بی اسی کا مال هو گی اور ضروری ه که کاشتکاری کی اجرت اور جو کچ اس ن خرچ کیا هو اور کاشتکاری ک مملو که جن بیلو اور دوسر جانورو ن زمین پر کام کیا هو ان کا کرایه کاشتکار کو د اور اگر بیج کاشتکار کا مال هو تو فصل بی اسی کا مال ه اور ضروری ه که زمین کا کرایه اور جو کچ مالک ن خرچ کیا هو اور ان بیلو اور دوسر جانورو کا کرایه جو مالک کا مال هو اور جنهو ن اس زراعت پر کام کیا هو مالک کو د اور دونو صورتو می عام طور پر جو حق بنتا هو اگر اس کی مقدار ط شده مقدار س زیاده هو اور دوسر فریق کو اس کا علم هو تو زیاده مقدار دینا واجب نهی

۲۲۴۴اگر بیج کاشتکار کا مال هو اور کاشت ک بعد فریقین کو پتا چل که مزارعه باطل تا تو اگر مالک اور کاشتکار رضامند هو که اجرت پر یا بلاـ اجرت فصل زمین پر کی ره تو کوئی اشکال نهی ه اور اگر مالک راضی نه هو تو (علماء ک) ایک گروه ن کها ه که فصل پکن س پهل هی وه کاشتکار کو مجبور کر سکتا ه که اس کا ل اور اگرچه کاشتکار اس بات پر تیار هو که وه مالک کو کوئی چیز د د تب بی وه اس فصل اپنی زمین می رهن دین پر مجبور نهی کرسکتا ه لیکن یه قول اشکال س خالی نهی ه اور کسی بی صورت می مالک کاشتکار کو مجبور نهی کرسکتا که وه کرایه د کر فصل اس کی زمین می کی رهن د حتی که اس س زمین کا کرایه طلب نه کر (تب بی فصل کی رکن پر مجبور نهی کر سکتا)

۲۲۴۵ اگر کیت کی پیداوار جمع کرن اور مزارعه کی میعاد ختم هون ک بعد کیت کی ج زمین می ره جائی اور دوسر سال سر سبز هو جائی اور پیداوار دی تو اگر مالک ن کاشتکار ک سات زراعت کی جو می اشتراک کا معاهده نه کیا هو تو دوسر سال کی پیداوار بیج ک مالک کا مال ه

مُساقات اور مُغارسه ک احکام

۲۲۴۶ اگر انسان کسی ک سات اس قسم کا معاهده کر مثلاً پل دار درختو کو جن کا پل خود اس کا مال هو یا اس پل پر اس احتیاط هو ایک مقرره مدت ک لئ کسی دوسر شخص ک سپرد کر د تاکه وه ان کی نگهداشت کر اور انهی پانی د اور جتنی مقدار وه اپس می ط کری اس ک مطابق وه ان درختو کا پل ل ل تو ایسا معامله "مُساقات" (ابیاری) کهلاتا ه

۲۲۴۷□ جو درخت پ□ل نہی□ دیت□ اگر ان کی کوئی دوسری پیداوار ہو مثلاً پت□ اور پ□ول ہو□ کہ جو کچ□ نہ کچ□ مالیت ر ک□ت□ ہو□ مثلاً مہندی (اور پان) ک□ درخت کہ اس ک□ پت□ کام آت□ ہی□، ان ک□ لئ□ مساقات کا معاملہ صحیح ہ□□

۲۲۴۸□ مساقات ک□ معامل□ می□ صیغہ پ□□نا لازم نہی□ بلکہ اگر درخت کا مالک مساقات کی نیت س□ اس□ کسی ک□ سپرد کر د□ اور جس شخص کو کام کرنا ہو وہ ب□ی اسی نیت س□ کام می□ مشغول ہو جائ□ تو معاملہ صحیح ہ□□

۲۲۴۹□ درختو□ کا مالک اور جو شخص درختو□ کی نگہداشت کی ذم□ داری ل□ ضروری ہ□ کہ دونو□ بالغ اور عاقل ہو□ اور کسی ن□ انہی□ معاملہ کرن□ پر مجبور نہ کیا ہو نیز یہ ب□ی جروری ہ□ کہ سفیہ نہ ہو□□ اسی طرح ضروری ہ□ کہ مالک دیوالیہ نہ ہو□ لیکن اگر باغبان دیوالیہ ہو اور مساقات کا معاملہ کرن□ کی صورت می□ ان اموال می□ تصرف کرنا لازم نہ آئ□ جن می□ تصرف کرن□ س□ اس□ روکا گیا ہو تو کوئی اشکال نہی□ ہ□□

۲۲۵۰□ مساقات کی مدت معین ہونی چاہئ□□ اور اتنی مدت ہونا ضروری ہ□ کہ جس می□ پیداوار کا دستیاب ہونا ممکن ہو□ اور اگر فریقین اس مدت کی ابتدا معین کر دی□ اور اس کا اختتام اس وقت کو قرار دی□ جب اس کی پیداوار دستیاب ہو تو معاملہ صحیح ہ□□

۲۲۵۱□ضروری ہ□ ہر فریق کا حصہ پیداوار کا آد□ا یا ایک تہائی یا اسی کی مانند ہو اور اگر یہ معاہدہ کری□ کہ مثلاً سو من میوہ مالک کا اور باقی کام کرن□ وال□ کا ہوگا تو معاملہ باطل ہ□□

۲۲۵۲□ لازم نہی□ ہ□ کہ مساقات کا معاملہ پیداوار ظاہر ہون□ س□ پہل□ ط□ کرلی□□ بلکہ اگر پیداوار ظاہر ہون□ ک□ بعد معاملہ کری□ اور کچ□ کام باقی رہ جائ□ جو کہ پیداوار می□ اضاف□ ک□ لئ□ یا اس کی بہتری یا اس□ نقصان س□ بچان□ ک□ لئ□ ضروری ہو تو معاملہ صحیح ہ□□ لیکن اگر اس طرح ک□ کوئی کام باقی نہ رہ□ ہو□ کہ جو آبیاری کی طرح درخت کی پرورش ک□ لئ□ ضروری ہی□ یا میوہ تو□ن□ یا اس کی حفاظت جیس□ کامو□ می□ س□ باقی رہ جات□ ہی□ تو پ□ر مساقات ک□ معامل□ کا صحیح ہونا محل اشکال ہ□□

۲۲۵۳□خربوز□ اور ک□یر□ وغیرہ کی بیلو□ ک□ بار□ می□ مساقات کا معاملہ بنابر اظہر صحیح ہ□□

۲۲۵۴□ جو درخت بارش ک□ پانی یا زمین کی نمی س□ استفاده کرتا هو اور جس□ □ابپاشی کی ضرورت نه هو اگر اس□ مثلاً دوسر□ ایس□ کامو□ کی ضرورت هو جو مسئله ۲۲۵۲ می□ بیان هوچک□ هی□ تو ان کامو□ ک□ بار□ می□ مساقات کا معامله کرنا صحیح ه□□

۲۲۵۵□ دو افراد جنهو□ ن□ مسافات کی هو باهمی رضامندی س□ معامله فسخ کرسکت□ هی□ اور اگر مساقات ک□ معاهد□ ک□ سلسل□ می□ یه شرط ط□ کری□ که ان دونو□ کو یا ان می□ س□ کسی ایک کو معامله فسخ کرن□ کا حق هوگا تو ان ک□ ط□ کرده معاهده ک□ مطابق معامله فسخ کرن□ می□ کوئی اشکال نهی□ اور اگر مساقات ک□ معامل□ می□ کوئی شرط ط□ کری□ اور اس شرط پر عمل نه هو تو جس شخص ک□ فائد□ ک□ لئ□ وه شرط ط□ کی گئی هو وه معامله فسخ کرسکتا ه□□

۲۲۵۶□اگر مالک ماجائ□ تو مساقات کا معامله فسخ نهی□ هوتا بلکه اس ک□ وارث اس کی جگه پات□ هی□□

۲۲۵۷□درختو□ کی پرورش جس شخص ک□ سپرد کی گئی هو اگر وه مرجائ□ اور معاهد□ می□ یه قید اور شرط عائد نه کی گئی هو که وه خود درختو□ کی پرورش کر□ گا تو اس ک□ ورثاء اس کی جگه ل□ لیت□ هی□ اور اگر ورثاء نه خود درختو□ کی پرورش کا کام انجام دی□ اور نه هی اس مقصد ک□ لئ□ کسی کو اجیر مقرر کری□ تو حاکم شرع مرد□ ک□ مال س□ کسی کو اجیر مقرر کرد□ گا اور جو □امدنی هوگی اس□ مرد□ ک□ ورثاء اور درختو□ ک□ مالک ک□ مابین تقسیم کر د□ گا اور اگر فریقین ن□ معامل□ می□ یه قید لگائی هو که وه شخص خود درختو□ کی پرورش کر□ گا تو اس ک□ مرن□ ک□ بعد معامله فسخ هو جائ□ گا□

۲۲۵۸□ اگر یه شرط ط□ کی جائ□ که تمام پیداوار مالک کا مال هوگی تو مساقات باطل ه□ لیکن ایسی صورت می□ پیداوار مالک کا مال هوگا اور جس شخص ن□ کام کیا هو وه اجرت کا مطالبه نهی□ کرسکتا لیکن اگر مساقات کسی اور وجه س□ باطل هو تو ضروری ه□ که مالک □ابیاری اور دوسر□ کام کرن□ کی اجرت درختو□ کی نگهداشت کرن□ وال□ کو معمول ک□ مطابق د□ لیکن اگر معمول ک□ مطابق اجرت ط□ شده اجرت س□ زیاده هو اور وه اس س□ مطلع هو تو ط□ شده اجرت س□ زیاده دینا لازم نهی□□

۲۲۸۹□ "مُغارسه" یه ه□ که کوئی شخص زمین دوسر□ ک□ سپرد کرد□ تاکه وه درخت لگائ□ اور جو کچ□ حاصل هو وه دونو□ کا مال هو تو بنابر اظهر یه معامله صحیح ه□ اگرچه احتیاط یه ه□ که ایس□ معامل□ کو ترک کر□□لیکن اس معامل□ ک□ نتیج□ پر پهنچن□ ک□ لئ□ کوئی اور معامله انجام د□ تو بغیر اشکال ک□ وه معامله صحیح ه□، مثلاً فریقین کسی طرح باهم صلح اور

اتفاق کرلی یا نئ درخت لگان می شریک ہوجائی پر باغبان اپنی خدمات مالک زمین کو بیج بون، درختو کی نگھداشت اور آبیاری کرن ک لئ ایک معین مدت تک زمین کی پیداوار ک نصف فائد ک عوض کرایہ پر پیش کر

وہ اشخاص جو اپن مال می تصرف نہی کرسکت

۲۲۶۰ جو بچہ بالغ نہ ہوا ہو وہ اپنی ذم داری اور اپن مال می شرعاً تصرف نہی کرسکتا اگرچہ اچ اور بر کو سمجن می حد کمال اور رشد تک پہنچ گیا ہو اور سرپرست کی اجازت اس بار می کوئی فائدہ نہی رکتی لیکن چند چیزو می بچ کا تصرف کانا صحیح ہ، ان می س کم قیمت والی چیزو کی خریدوفروخت کرنا ہ جیس کہ مسئلہ ۲۰۹۰ می گزر چکا ہ اسی طرح بچ کا اپن خونی رشت دارو اور قریبی رشت دارو ک لئ وصیت کرنا جس کا بیان مسئلہ ۲۷۰۶ می ائ گا لکی می بالغ ہون کی علامت یہ ہ کہ وہ نوقمری سال پور کرل اور لک ک بالغ ہونکی علامت تین چیزو می س ایک ہوتی ہ

۱ ناف ک نیچ اور شرم گاہ س اوپر سخت بالو کا اگنا

۲ منی کا خارج ہونا

۳ بنابر مشہور عمر ک پندرہ قمری سال پور کرنا

۲۲۶۱چہر پر اور ہونو ک اوپر سخت بالو کا اگنا بعید نہی کہ بلوغت کی علامت ہو لیکن سین پر اور بغل ک نیچ بالو کا اگنا اور آواز کا باری ہوجانا اور ایسی ہی دوسری علامات بلوغت کی نشانیا نہی ہی مگر ان کی وجہ س انسان بالغ ہون کا یقین کر

۲۲۶۲دیوانہ اپن مال می تصرف نہی سکتا اسی طرح دیوالیہ یعنی وہ شخص جس اس ک قرض خواہو ک مطالب پر حاکم شرع ن اپن مال می تصرف کرن س منع کر دیا ہو، قرض خواہو کی اجازت ک بغیر اس مال می تصرف نہی کرسکتا اور اسی طرح سفیہ یعنی وہ شخص جو اپنا مال احمقانہ اور فضول کامو می خرچ کرتا ہو، سرپرست کی اجازت ک بغیر اپن مال می تصرف نہی کرسکتا

۲۲۷۳۔ جو شخص کبھی عاقل اور کبھی دیوانہ ہوجائے اس کا دیوانگی کی حالت میں اپنے مال میں تصرف کرنا صحیح نہیں ہے۔

۲۲۶۴۔انسان کو اختیار ہے مرض الموت کے عالم میں اپنے آپ پر یا اپنے اہل و عیال اور مہمانوں پر اور ان کاموں پر جو فضول خرچی میں شمار نہ ہوں جتنا چاہے صرف کرے۔ اور اگر اپنے مال کو اس کی (اصل) قیمت پر فروخت کرے یا کرائے پر دے تو کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر مثلاً۔ اپنا مال کسی کو بخش دے یا رائج قیمت سے سستا فروخت کرے تو جتنی مقدار اس نے بخش دی ہے یا جتنی سستی فروخت کی ہے اگر وہ اس کے مال کی ایک تہائی کے برابر یا اس سے کم ہو تو اس کا تصرف کرنا صحیح ہے۔ اور اگر ایک تہائی سے زیادہ ہو تو ورثاء کی اجازت دینے کی صورت میں اس کا تصرف کرنا صحیح ہے اور اگر ورثاء اجازت نہ دیں تو ایک تہائی سے زیادہ میں اس کا تصرف باطل ہے۔

وکالت کے احکام

"وکالت" سے مراد یہ ہے کہ وہ کام جسے انسان خود کرنے کا حق رکھتا ہو، جیسے کوئی معاملہ کرنا۔اسے دوسرے کے سپرد کر دے تاکہ وہ اس کی طرف سے وہ کام انجام دے مثلاً کسی کو اپنا وکیل بنائے تاکہ وہ اس کا مکان بیچ دے یا کسی عورت سے اس کا عقد کردے۔ لہذا سفیہ چونکہ اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق نہیں رکھتا اس لئے وہ مکان بیچنے کے لئے کسی کو وکیل نہیں بنا سکتا۔

۲۲۶۵۔وکالت میں صیغہ پڑھنا لازم نہیں بلکہ اگر انسان دوسرے شخص کو سمجھادے کہ اس نے اسے وکیل مقرر کیا ہے اور وہ بھی سمجھا دے کہ اس نے وکیل بننا قبول کرلیا ہے مثلاً ایک شخص اپنا مال دوسرے کو دے تاکہ وہ اسے اس کی طرف سے بیچ دے اور دوسرا شخص وہ مال لے لے تو وکالت صحیح ہے۔

۲۲۶۶۔ اگر انسان ایک ایسے شخص کو وکیل مقرر کرے جس کی رہائش دوسرے شہر میں ہو اور اس کو وکالت نامہ بھیج دے اور وہ وکالت نامہ قبول کرلے تو اگرچہ وکالت نامہ اسے کچھ عرصے بعد ہی ملے پھر بھی وکالت صحیح ہے۔

۲۲۶۷۔مُئَوکِّل یعنی وہ شخص جو دوسرے کو وکیل بنائے اور وہ شخص جو وکیل بنے ضروری ہے کہ دونوں عاقل ہوں اور (وکیل بنانے اور وکیل بننے کا) اقدام قصد اور اختیار سے کریں اور مُئَوکّلِ کے معاملے میں بلوغ بھی معتبر ہے۔ مگر ان کاموں میں جن کو ممیز بچے کا انجام دینا صحیح ہے۔ (ان میں بلوغ شرط نہیں ہے)۔

۲۲۶۸□ جو کام انسان انجام نه د□ سکتا هو یا شرعاً انجام دینا ضروری نه هو اس□ انجام دین□ ک□ لئ□ وه دوسر□ کا وکیل نهی□ بن سکتا□ مثلاً جو شخص حج کا احرام باند□ چکا هو چونکه اس□ نکاح کا صیغه نهی□ پ□□نا چاهئ□ اس لئ□ وه صیغه نکاح پ□□ن□ ک□ لئ□ دوسر□ کا وکیل نهی□ بن سکتا□

۲۲۶۹□اگر کوئی شخص اپن□ تمام کام انجام دین□ ک□ لئ□ دوسر□ شخص کو وکیل بنائ□ تو صحیح ه□ لیکن اگر اپن□ کامو□ می□ س□ ایک کام کرن□ ک□ لئ□ دوسر□ کو وکیل بنائ□ اور کام کا تعین نه کر□ تو وکالت صحیح نهی□ ه□□ ها□ اگر وکیل کو چند کامو□ می□ س□ ایک کام جس کا وه خود انتخاب کر□ انجام دین□ ک□ لئ□ وکیل بنائ□ مثلاً اس کو وکیل بنائ□ که یا اس کا گ□ر فروخت کر□ یا کرائ□ پر د□ تو وکالت صحیح ه□□

۲۲۷۰□ اگر (مُئَوکّلِ) وکیل کو معزول کرد□ یعنی جو کام اس ک□ ذم□ لگایا هو اس س□ برطرف کر د□ تو وکیل اپنی معزولی کی خبر مل جان□ ک□ بعد اس کام کو (مُئَوکّلِ کی جانب س□) انجام نهی□ د□ سکتا لیکن معزولی کی خبر ملن□ س□ پهل□ اس ن□ وه کام کر دیا هو تو صحیح ه□□

۲۲۷۱□ مُئَوکّلِ خواه موجود نه هو وکیل خود کو وکالت س□ کناره کش کر سکتا ه□□

۲۲۷۲□ جو کام وکیل ک□ سپرد کیا گیا هو، اس کام ک□ لئ□ وه کسی دوسر□ شخص کو وکیل مقرر نهی□ کرسکتا لیکن اگر مُئَوکّلِ ن□ اس□ اجازت دی هو که کسی کو وکیل مقرر کر□ تو جس طرح اس ن□ حکم دیا ه□ اسی طرح وه عمل کرسکتا ه□ لهذا اگر اس ن□ کها هو که میر□ لئ□ ایک وکیل مقرر کرو تو ضروری ه□ که اس کی طرف س□ وکیل مقرر کر□ لیکن از خود کسی کو وکیل مقرر نهی□ کرسکتا□

۲۲۷۳□ اگر وکیل مُئَوکّلِ کی اجازت س□ کسی کو اس کی طرف س□ وکیل مقرر کر□ تو پهلا وکیل دوسر□ وکیل کو معزول نهی□ کرسکتا اور اگر پهلا وکیل مرجائ□ یامُئَوکّلِ کی اس□ معزول کر د□ تب ب□ی دوسر□ وکیل کی وکالت باطل نهی□ هوتی□

۲۲۷۴□ اگر وکیل مَئَوکّلِ کی اجازت س□ کسی کو خود اپنی طرف س□ وکیل مقرر کر□ تو مُئَوکّلِ اور پهلاوکیل اس وکیل کو معزول کر سکت□ هی□ اور اگر پهلا وکیل مرجائ□ یا معزول هوجائ□ تو دوسری وکالت باطل هوجاتی ه□□

۲۲۷۵۔ اگر (مُئَوکِّل) کسی کام کے لئے چند اشخاص کو وکیل مقرر کرے اور ان سے کہے کہ ان میں سے ہر ایک ذاتی طور پر اس کام کو کرے تو ان میں سے ہر ایک اس کام کو انجام دے سکتا ہے اور اگر ان میں سے ایک مرجائے تو دوسروں کی وکالت باطل نہیں ہوتی، لیکن اگر یہ کہا ہو کہ سب مل کر انجام دیں تو ان میں سے کوئی تنہا اس کام کو انجام نہیں دے سکتا اور اگر ان میں سے ایک مرجائے تو باقی اشخاص کی وکالت باطل ہوجاتی ہے۔

۲۲۷۶۔ اگر وکیل یا مُئَوکِّل مرجائے تو وکالت باطل ہوجاتی ہے۔ نیز جس چیز میں تصرف کے لئے کسی شخص کو وکیل مقرر کیا جائے اگر وہ چیز تلف ہوجائے مثلاً جس بھیڑ کو بیچنے کے لئے کسی کو وکیل مقرر کیا گیا ہو اگر وہ بھیڑ مرجائے تو وہ وکالت باطل ہوجائے گی اور اس طرح اگر وکیل یا مُئَوکِّل میں سے کوئی ایک ہمیشہ کے لئے دیوانہ یا بے حواس ہو جائے تو وکالت باطل ہوجائے گی۔ لیکن اگر کبھی کبھی دیوانگی یابے حواسی کا دورہ پڑتا ہو تو وکالت کا باطل ہونا دیوانگی اور بے ہواسی کی مدت میں حتی کہ دیوانگی اور بے حواسی ختم ہونے کے بعد بھی مُطلَقاً محلِّ اِشکال ہے۔

۲۲۷۷۔ اگر انسان کسی کو اپنے کام کے لئے وکیل مقرر کرے اور اسے کوئی چیز دینا طے کرے تو کام کی تکمیل کے بعد ضروری ہے کہ جس چیز کا دینا طے کیا ہو وہ اسے دیدے۔

۲۲۷۸۔ جو مال وکیل کے اختیار میں ہو اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ کرے اور جس تصرف کی اسے اجازت دی گئی ہو اس کے علاوہ کوئی تصرف اس میں نہ کرے اور اتفاقاً وہ مال تلف ہوجائے تو اس کے لئے اس کا عوض دینا ضروری نہیں۔

۲۲۷۹۔ جو مال وکیل کے اختیار میں ہو اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی برتے یا جس تصرف کی اسے اجازت دی گئی ہو اس سے تجاوز کرے اور وہ مال تلف ہوجائے تو وہ (وکیل) ذمے دار ہے۔ لہذا جس لباس کے لئے اسے کہا جائے کہ اسے بیچ دو اگر وہ اسے پہن لے اور وہ لباس تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

۲۲۸۰۔ اگر وکیل کو مال میں جس تصرف کی اجازت دی گئی ہو اس کے علاوہ کوئی تصرف کرے مثلًا اسے جس لباس کے بیچنے کے لئے کہا جائے وہ اسے پہن لے اور بعد میں وہ تصرف کرے جس کی اسے اجازت دی گئی ہو تو وہ تصرف صحیح ہے۔

قرض کے احکام

مومنین کو خصوصاً ضرورت مند مومنین کو قرض دینا ان مستحب کاموں میں سے ہے جن کے متعلق احادیث میں کافی تاکید کی گئی ہے۔ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے روایت ہے: "جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے اس کے مال میں برکت ہوتی ہے اور ملائکہ اس پر (خدا کی) رحمت برساتے ہیں اور اگر وہ مقروض سے نرمی برتے تو بغیر حساب کے اور تیزی سے پل صراط پر سے گزر جائے گا اور اگر کسی شخص سے اس کا مسلمان بھائی قرض مانگے اور وہ نہ دے تو بہشت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔"

۲۲۸۱۔ قرض میں صیغہ پڑھنا لازم نہیں بلکہ اگر ایک شخص دوسرے کو کوئی چیز قرض کی نیت سے دے اور دوسرا بھی اسی نیت سے لے تو قرض صحیح ہے۔

۲۲۸۲۔ جب بھی مقروض اپنا قرض ادا کرے تو قرض خواہ کو چاہئے کہ اسے قبول کرلے۔ لیکن اگر قرض ادا کرنے کے لئے قرض خواہ کے کہنے سے یا دونوں کے کہنے سے ایک مدت مقرر کی ہو تو اس صورت میں قرض خواہ اس مدت کے ختم ہونے سے پہلے اپنا قرض واپس لینے سے انکار کر سکتا ہے۔

۲۲۸۳۔ اگر قرض کے صیغے میں قرض کی واپسی کی مدت معین کر دی جائے اور مدت کا تعین مقروض کی درخواست پر ہو یا جانبین کی درخواست پر، قرض خواہ اس معین مدت کے ختم ہونے سے پہلے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر مدت کا تعین قرض خواہ کی درخواست پر ہوا ہو یا قرضے کی واپسی کے لئے کوئی مدت معین نہ کی گئی ہو تو قرض خواہ جب بھی چاہے اپنے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

۲۲۸۴۔ اگر قرض خواہ اپنے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرے اور مقروض قرض ادا کر سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ فوراً ادا کرے اور اگر ادائیگی میں تاخیر کرے تو گنہگار ہے۔

۲۲۸۵۔ اگر مقروض کے پاس ایک گھر کہ جس میں وہ رہتا ہو اور گھر کے اسباب اور ان لوازمات کہ جن کی اسے ضرورت ہو اور ان کے بغیر اسے پریشانی ہو اور کوئی چیز نہ ہو تو قرض خواہ اس سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ نہیں کرسکتا بلکہ اسے چاہئے کہ صبر کرے حتی کہ مقروض قرض ادا کرنے کے قابل ہو جائے۔

۲۲۸۶۔ جو شخص مقروض هو اور اپنا قرض ادا نه کرسکتا هو تو اگر وه کوئی ایسا کام کاج کر سکتا هو جو اس کی شایان شان هو تو احتیاط واجب هے که کام کاج کرے اور اپنا قرض ادا کرے۔ بالخصوص ایسے شخص کے لئے جس کے لئے کام کرنا آسان هو یا اس کا پیشه هی کام کاج کرنا هو بلکه اس صورت میں کام کا واجب هونا قوت سے خالی نهیں۔

۲۲۸۷۔جس شخص کو اپنا قرض خواه نه مل سکے اور مستقبل میں اس کے یا اس کے وارث کے ملنے کی امید بھی نه هو تو ضروری هے که وه قرضے کا مال قرض خواه کی طرف سے فقیر کو دے دے اور احتیاط کی بنا پر ایسا کرنے کی اجازت شرع سے لے لے اور اگر اس کا قرض خواه سید نه هو تو احتیاط مستحب یه هے که قرضے کا مال سید فقیر کو نه دے۔ لیکن اگر مقروض کو قرض خواه یا اس کے وارث کے ملنے کی امید هو تو ضروری هے که انتظار کرے اور اس کو تلاش کرے اور اگر وه نه ملے تو وصیت کرے که اگر وه مرجائے اور قرض خواه یا اس کا وارث مل جائے تو اس کا قرض اس کے مال سے ادا کیا جائے۔

۲۲۸۸۔ اگر کسی میت کا مال اس کے کفن دفن کے واجب اخراجات اور قرض سے زیاده نه هو تو اس کا مال انهی امور پر خرچ کرنا ضروری هے اور اس کے وارث کو کچھ نهیں ملے گا۔

۲۲۸۹۔ اگر کوئی شخص سونے یا چاندی کے سکے وغیره قرض لے اور بعد میں ان کی قیمت کم هو جائے تو اگر وه وهی مقدار جو اس نے لی تھی واپس کر دے تو کافی هے اور اگر ان کی قیمت بڑھ جائے تو لازم هے که اتنی هی مقدار واپس کرے جو لی تھی لیکن دونوں صورتوں میں اگر مقروض اور قرض خواه کسی اور بات پر رضامند هوجائیں تو اس میں کوئی اشکال نهیں۔

۲۲۹۰۔ کسی شخص نے جو مال قرض لیا هو اگر وه تلف نه هوا هو اور مال کا مالک اس کا مطالبه کرے تو احتیاط مستحب یه هے که مقروض وهی مال مالک کو دے دے۔

۲۲۹۱۔ اگر قرض دینے والا شرط عائد کرے که وه جتنی مقدار میں مال دے رها هے اس سے زیاده واپس لے گا مثلاً ایک من گیهوں دے اور شرط عائد کرے که ایک من پانچ کیلو واپس لوں گا یا دس انڈے دے اور کهے که گیاره انڈے واپس لوں گا تو یه سود اور حرام هے بلکه اگر طے کرے که مقروض اس کے لئے کوئی کام کرے گا یا جو چیز لی هو وه کسی دوسری جنس کی کچھ مقدار کے ساتھ واپس کرے گا مثلاً طے کرے که (مقروض نے) جو ایک روپیه لیا هے واپس کرتے وقت اس کے ساتھ ماچس کی ایک ڈبیه بھی دے تو یه سود هوگا اور حرام هے۔ نیز اگر مقروض کے ساتھ شرط کرے که جو چیز وه

قرض ل رها ه اس ایک مخصوص طریق س واپس کر گا مثلاً ان گ سون کی کچ مقدار اس د اور شرط کر که گا هوا سونا واپس کر گا تب بی یه سود اور حرام هوگا البته اگر قرض خواه کوئی شرط نه لگائ بلکه مقروض خود قرض کی مقدار س کچ زیاده واپس د تو کوئی اشکال نهی بلکه (ایسا کرنا) مستحب ه

۲۲۹۲ سود دینا سود لین کی طرح حرام ه لیکن جو شخص سود پر قرض ل ظاهر یه ه که وه اس کا مالک هو جاتا ه اگرچه اولی یه ه که اس می تصرف نه کر اور اگر صورت یه هو که طرفین ن سود کا معاهده نه بی کیا هوتا اور رقم کا مالک اس بات پر راضی هوتا که قرض لین والا اس رقم می تصرف کرل تو مقروض بغیر کسی اشکال ک اس رقم می تصرف کرسکتا ه

۲۲۹۳ اگرکوئی شخص گیهو یا اسی جیسی کوئی چیز سودی قرض ک طور پر ل اور اس ک ذریع کاشت کر تو ظاهر یه ه که وه پیداوار کا مالک هوجاتا ه اگرچه اولی یه ه که اس س جو پیداوار حاصل هو اس می تصرف نه کر

۲۲۹۴ اگر ایک شخص کوئی لباس خرید اور بعد می اس کی قیمت کپ ک مالک کو سودی رقم س یا ایسی حلال رقم س جو سودی قرض پر لی گئی رقم ک سات مخلوط هوگئی هو ادا کر تو اس لباس ک پهنن یا اس ک سات نماز پمی کوئی اشکال نهی لیکن اگر بیچن وال س که که می یه لباس اس رقم س خرید رها هو تو اس لباس کو پهننا حرام ه اور اس لباس ک سات نماز پ کا حکم نماز گزار ک لباس ک احکام می گزرچکا ه

۲۲۹۵ اگر کوئی شخص کسی تاجر کو کچ رقم د اور دوسر شهر می اس تاجر س کم رقم ل تو اس می کوئی اشکال نهی اور اس "صَرفِ براءت" کهت هی

۲۲۹۶ اگر کوئی شخص کسی کو کچ رقم اس شرط پر د که چند دن بعد دوسر شهر می اس س زیاده ل گا مثلاً ۹۹۰ روپ د اور دس دن بعد دوسر شهر می اس ک بدل ایک هزار روپ ل تو اگر یه رقوم (یعنی ۹۹۰ اور هزار روپ) مثال ک طور پر سون یا چاندی کی بنی هو تو یه سود اور حرام ه لیکن جو شخص زیاده ل رها هو اگر وه اضاف ک مقابل می کوئی جنس د یا کوئی کام کر د تو پر اشکال نهی تاهم وه عام رائج نو جنهی گن کر شمار کیا جاتا هو اگر انهی زیاده لیا جائ تو کوئی اشکال نهی ماسوا اس صورت ک که قرض دیا هو اور زیاده کی ادائیگی کی شرط لگائی هو تو اس

صورت میں حرام ہے یا ادھار پر بیچے اور جنس اور اس کا عوض ایک ہی جنس سے ہوں تو اس صورت میں معاملے کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے۔

۲۲۹۷۔ اگر کسی شخص نے کسی سے کچھ قرض لینا ہو اور وہ چیز سونا یا چاندی یا ناپی یا تولی جانے والی جنس نہ ہو تو وہ شخص اس چیز کو مقروض یا کسی اور کے پاس کم قیمت پر بیچ کر اس کی قیمت نقد وصول کر سکتا ہے۔ اسی بنا پر موجودہ دور میں جو چیک اور ہنڈیاں قرض خواہ مقروض سے لیتا ہے انہیں وہ بنک کے پاس یا کسی دوسرے شخص کے پاس اس سے کم قیمت پر ۔ جسے عام طور پر بھاو گرنا کہتے ہیں ۔ بیچ سکتا ہے اور باقی رقم نقد لے سکتا ہے کیونکہ رائج الوقت نوٹوں کا لین دین ناپ تول سے نہیں ہوتا۔

حوالہ دینے کے احکام

۲۲۹۸۔ اگر کوئی شخص اپنے قرض خواہ کو حوالہ دے کہ وہ اپنا قرض ایک اور شخص سے لے لے اور قرض خواہ اس بات کو قبول کر لے تو جب "حوالہ" ان شرائط کے ساتھ جن کا ذکر بعد میں آئے گا مکمل ہوجائے تو جس شخص کے نام حوالہ دیا گیا ہے وہ مقروض ہوجائے گا اور اس کے بعد قرض خواہ پہلے مقروض سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

۲۲۹۹۔ مقروض اور قرض خواہ اور جس شخص کا حوالہ دیا جاسکتا ہو ضروری ہے کہ سب بالغ اور عاقل ہوں اور کسی نے انہیں مجبور نہ کیا ہو نیز ضروری ہے کہ سفیہ نہ ہوں یعنی اپنا مال احمقانہ اور فضول کاموں میں خرچ نہ کرتے ہوں اور یہ بھی معتبر ہے کہ مقروض اور قرض خواہ دیوالیہ نہ ہوں۔ ہاں اگر حوالہ ایسے شخص کے نام ہو جو پہلے سے حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ہو تو اگرچہ حوالہ دینے والا دیوالیہ بھی ہو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۳۰۰۔ ایسے شخص کے نام حوالہ دینا جو مقروض نہ ہو اس صورت میں صحیح نہیں ہے جب وہ حوالہ قبول نہ کرے۔ نیز اگر کوئی شخص چاہے کہ جو شخص ایک جنس کے لئے اس کا مقروض ہے اس کے نام دوسری جنس کا حوالہ لکھے۔ مثلاً جو شخص جَو کا مقروض ہو اس کے نام گیہوں کا حوالہ لکھے۔ تو جب تک وہ شخص قبول نہ کرے حوالہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ حوالہ دینے کی تمام صورتوں میں ضروری ہے کہ جس شخص کے نام حوالہ کیا جارہا ہے وہ حوالہ قبول کرے اور اگر قبول نہ کرے تو بنا بر اظہر (حوالہ) صحیح نہیں ہے۔

۲۳۰۱□انسـان جب حواله د□ تو ضـروری ه□ که وه اس وقت مقروض هو لهـذا اگر وه کسـی س□ قرض لینـا چاهتـا هو تو جب تـک اس س□ قرض نه ل□ ل□ اس□ کسـی ک□ نـام کـا حواله نهی□ د□ سـکتا تاکه جو قرض اس□ بعـد می□ دینا هو وه پهل□ هی اس شخص س□ وصول کرل□□

۲۳۰۲□ حواله کی جنس اور مقدار فی الواقع معین هونا ضروری ه□ پس اگر حواله دین□ والا کسی شخص کا دس من گیهو□ اور دس روپ□ کـا مقروض هو اور قرض خواه کو حواله د□ که ان دونو□ قرضو□ می□ س□ کوئی ایـک فلا□ شـخص س□ ل□ لو اور اس قرض□ کو معین نه کر□ تو حواله درست نهی□ ه□□

۲۳۰۳□ اگر قرض واقعی معین هو لیکن حواله دین□ ک□ وقت مقروض اور قرض خواه کو اس کی مقدار یا جنس کا علم نه هو تو حواله صـحیح ه□ مثلاً اگر کسی شخص ن□ دوسر□ کا قرضه رجس□ر می□ لک□ا هو اور رجس□ر دیک□ن□ س□ پهل□ حواله د□ د□ اور بعد می□ رجس□ر دیک□□ اور قرض خواه کو قرض□ کی مقدار بتا د□ تو حواله صحیح هو گا□

۲۳۰۴□قرض خواه کو اختیـاط ه□ که حواله قبول نه کر□ اگرچه جس ک□ نـام کـا حواله دیا جائ□ وه دولت منـد هو اور حواله ک□ ادا کرن□ می□ کوتاهی ب□ی نه کر□□

۲۳۰۵□جـو شـخص حـواله دین□ وال□ کـا مقروض نه هو اگر حواله قبول کر□ تو اظهر یه ه□ که حواله ادا کرن□ س□ پهل□ حواله دین□ وال□ س□ حوال□ کی مقـدار کـا مطـالبه کر سـکتا ه□□ مگر یه که جو قرض جس ک□ نام حواله دیا گیا ه□ اس کی مـدت معین هو اور اب□ی وه مـدت ختم نه هوئی هو تو اس صورت می□ وه مـدت ختم هون□ س□ پهل□ حوال□ دین□ وال□ س□ حوال□ کی مقـدار کا مطالبه نهی□ کر سـکتا اگرچه اس ن□ ادائیگی کر دی هو اور اسـی طرح اگر قرض خواه اپن□ قرض س□ ت□و□ی مقدار پر صلح کر□ تو وه حواله دین□ وال□ س□ فقط (ت□و□ی) مقدار کا هی مطالبه کر سکتا ه□□

۲۳۰۶□ حواله کی شـرائط پوری هون□ ک□ بعـد حواله دین□ والا□ اور جس ک□ نام حواله دیا جائ□ حواله منسوخ نهی□ کر سـکت□ اور وه شـخص جس ک□ نـام کا حواله دیا گیا ه□ حواله ک□ وقت فقیر نه هو تو اگرچه وه بعـد می□ فقیر هو جائ□ تو قرض خواه ب□ی حوال□ کو منسوخ نهی□ کرسـکتا ه□□ یهی حکم اس وقت ه□ جب (وه شـخص جس ک□ نـام کا حواله دیا گیا هو) حواله دین□ ک□ وقت فقیر هـو اور قرض خواه جانتـا هو که وه فقیر ه□لیکن اگر قرض خواه کو علم نه هو که وه فقیر ه□ اور بعـد می□ اس□ پته چل□ تو

اگر اس وقت وہ شخص مالدار نہ ہوا ہو قرض خواہ حوالہ منسوخ کرکے اپنا قرض حوالہ دینے والے سے لے سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ مالدار ہوگیا ہو تو معلوم نہیں کہ معاملے کو فسخ کرسکتا ہے (یا نہیں)۔

۲۳۰۷۔ اگر مقروض اور قرض خواہ اور جس کے نام کا حوالہ دیا گیا ہو یا ان میں سے کسی ایک نے اپنے حق میں حوالہ منسوخ کرنے کا معاہدہ کیا ہو تو جو معاہدہ انہوں نے کیا ہو اس کے مطابق وہ حوالہ منسوخ کر سکتے ہیں۔

۲۳۰۸۔ اگر حوالہ دینے والا خود قرض خواہ کا قرضہ ادا کر دے یہ کام اس شخص کی خواہش پر ہوا ہو جس کے نام کا حوالہ دیا گیا ہو جبکہ وہ حوالہ دینے والے کا مقروض بھی ہو تو وہ جو کچھ دیا ہو اس سے لے سکتا ہے اور اگر اس کی خواہش کے بغیر ادا کیا ہو یا وہ حوالہ دہندہ کا مقروض نہ ہو تو پھر اس نے جو کچھ دیا ہے اس کا مطالبہ اس سے نہیں کرسکتا۔

رہن کے احکام

۲۳۰۹۔رہن یہ ہے کہ انسان قرض کے بدلے اپنا مال یا جس مال کے لئے ضامن بنا ہو وہ مال کسی کے پاس گروی رکھوائے کہ اگر رہن رکھوانے والا قرضہ نہ لوٹا سکے یا رہن نہ چھڑا سکے تو رہن لینے والا شخص اس کو عوض اس مال سے لے سکے۔

۲۳۱۰۔رہن میں صیغہ پڑھنا لازم نہیں ہے بلکہ اتنا کافی ہے کہ گروی دینے والا اپنا مال گروی رکھنے کی نیت سے گروی لینے والے کو دے دے اور وہ اسی نیت سے لے لے تو رہن صحیح ہے۔

۲۳۱۱۔ ضروری ہے کہ گروی رکھوانے والا اور گروی رکھنے والا بالغ اور عاقل ہوں اور کسی نے انہیں اس معاملے کے لئے مجبور نہ کیا ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ مال گروی رکھوانے والا دیوالیہ اور سفیہ نہ ہو۔ دیوالیہ اور سفیہ کے معنی مسئلہ ۲۲۶۲ میں بتائے جاچکے ہیں۔ اور اگر دیوالیہ ہو لیکن جو مال وہ گروی رکھوا رہا ہے اس کا اپنا مال نہ ہو یا ان اموال میں سے نہ ہو جس کے تصرف کرنے سے منع کیا گیا ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۳۱۲۔ انسان وہ مال گروی رکھ سکتا ہے جس میں وہ شرعاً تصرف کر سکتا ہو اور اگر کسی دوسرے کا مال اس کی اجازت سے گروی رکھ دے تو بھی صحیح ہے۔

۲۳۱۳۔ جس چیز کو گروی رکھا جا رہا ہو ضروری ہے کہ اس کی خرید و فروخت صحیح ہو۔ لہذا اگر شراب یا اس جیسی چیز گروی رکھی جائے تو درست نہیں ہے۔

۲۳۱۴۔جس چیز کو گروی رکھا جا رہا ہے اس سے جو فائدہ ہوگا وہ اس چیز کے مالک کی ملکیت ہوگا خواہ وہ گروی رکھوانے والا ہو یا کوئی دوسرا شخص ہو۔

۲۳۱۵۔گروی رکھنے والے نے جو مال بطور گروی لیا ہو اس مال کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر خواہ گروی رکھوانے والا ہو یا کوئی دوسرا شخص کسی دوسرے کی ملکیت میں نہیں دے سکتا۔ مثلاً نہ وہ کسی دوسرے کو وہ مال بخش سکتا ہے نہ کسی کو بیچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس مال کو کسی کو بخش دے یا فروخت کر دے اور مالک بعد میں اجازت دے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۳۱۶۔اگر گروی رکھنے والے اس مال کو جو اس نے بطور گروی لیا ہو اس کے مالک کی اجازت سے بیچ دے تو مال کی طرح اس کی قیمت گروی نہیں ہوگی۔ اور یہی حکم ہے اگر مالک کی اجازت کے بغیر بیچ دے اور مالک بعد میں اجازت دے (یعنی اس مال کی جو قیمت وصول کی جائے وہ اس مال کی طرح گروی نہیں ہوگی)۔ لیکن اگر گروی رکھوانے والا اس چیز کو گروی رکھنے والے کی اجازت سے بیچ دے تاکہ اس کی قیمت کو گروی قرار دے تو ضروری ہے کہ مالک کی اجازت سے بیچ دے اور اس کی مخالفت کرنے کی صورت میں معاملہ باطل ہے۔ مگر یہ کہ گروی رکھنے والے نے اس کی اجازت دی ہو (تو پھر معاملہ صحیح ہے)۔

۲۳۱۷۔جس وقت مقروض کو قرض ادا کر دینا چاہئے اگر قرض خواہ اس وقت مطالبہ کرے اور مقروض ادائیگی نہ کرے تو اس صورت میں جب کہ قرض خواہ مال کو فروخت کرکے اپنا قرضہ اس کے مال سے وصول کرنے کا احتیاط رکھتا ہو وہ گروی لئے ہوئے مال کو فروخت کرکے اپنا قرضہ وصول کرسکتا ہے۔ اور اگر احتیاط نہ رکھتا ہو تو اس کے لئے لازم ہے کہ مقروض سے اجازت لے اور اگر اس تک پہنچ نہ ہو تو ضروری ہے کہ حاکم شرع سے اس مال کو بیچ کر اس کی قیمت سے اپنا قرضہ وصول کرنے کی اجازت لے اور دونوں صورتوں میں اگر قرضے سے زیادہ قیمت وصول ہو تو ضروری ہے کہ زائد مال مقروض کو دیدے۔

۲۳۱۸□ اگر مقروض کے پاس اس مکان کے علاوہ جس میں وہ رهتا هو اور اس سامان کے علاوہ جس کی اسے ضرورت هو اور کوئی چیز نه هو تو قرض خواہ اس سے اپنے قرض کا مطالبه نہیں کر سکتا لیکن مقروض نے جو مال بطور گروی دیا هو اگرچه وہ مکان اور سامان هی کیوں نه هو قرض خواہ اسے بیچ کر اپنا قرض وصول کر سکتا ہے□

ضمانت کے احکام

۲۳۱۹□ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کا قرضه ادا کرنے کے لئے ضامن بننا چاہے تو اس کا ضامن بننا اس وقت صحیح هوگا جب وہ کسی لفظ سے اگرچه وہ عربی زبان میں نه هو یا کسی عمل سے قرض خواہ کو سمجها دے که میں تمهارے قرض کی ادائیگی کے لئے ضامن بن گیا هوں اور قرض خواہ بهی اپنی رضامندی کا اظهار کر دے اور (اس سلسلے میں) مقروض کا رضامند هونا شرط نہیں ہے□

۲۳۲۰□ ضامن اور قرض خواہ دونوں کے لئے ضروری ہے بالغ اور عاقل هوں اور کسی نے انهیں اس معاملے پر مجبور نه کیا هو نیز ضروری ہے که وہ سفیه بهی نه هوں اور اسی طرح ضروری ہے که قرض خواہ دیوالیه نه هو، لیکن یه شرائط مقروض کے لئے نہیں هیں مثلاً اگر کوئی شخص بچے، دیوانے یا سفیه کا قرض ادا کرنے کے لئے ضامن بنے تو ضمانت صحیح ہے□

۲۳۲۱□ جب کوئی شخص ضامن بننے کے لئے کوئی شرط رکهے□ مثلاً۔ یه کهے که "اگر مقروض تمهارا قرض ادا نه کرے تو میں تمهارا قرض ادا کروں گا" تو اس کے ضامن هونے میں اشکال ہے□

۲۳۲۲□انسان جس شخص کے قرض کی ضمانت دے رها ہے ضروری ہے که وہ مقروض هو لهذا اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے قرض لینا چاهتا هو تو جب تک وہ قرض نه لے لے اس وقت تک کوئی شخص اس کا ضامن نہیں بن سکتا□

۲۳۲۳□ انسان اسی صورت میں ضامن بن سکتا ہے جب قرض، قرض خواہ اور مقروض (یه تینوں) فی والوقع معین هوں لهذا اگر دو اشخاص کسی ایک شخص کے قرض خواہ هوں اور انسان کهے که میں تم میں سے ایک کا قرض ادا کردوں گا تو چونکه اس نے اس بات کو معین نہیں کیا که وہ ان میں سے کس کا قرض ادا کرے گا اس لئے اس کا ضامن بننا باطل ہے□ نیز اگر کسی کو دو اشخاص سے قرض وصول کرنا هو اور کوئی شخص کهے که میں ضامن هوں که ان دو میں سے ایک کا قرض تمهیں ادا کر دوں گا تو چونکه اس نے بات کو معین نہیں کیا که دونوں میں سے کس کا قرضه ادا کرے گا اس لئے اس کا

ضامن بننا باطل ہ□□ اور اسی طرح اگر کسی ن□ ایک دوسر□ شخص س□ مثال ک□ طور پر دس من گیہو□ اور دس روپ□ لین□ ہو□ اور کوئی شخص کہ□ کہ می□ تمہار□ دونو□ قرضو□ می□ س□ ایک کی ادائیگی کا ضامن ہو□ اور اس چیز کو معین نہ کر□ کہ وہ گیہو□ ک□ لئ□ ضامن ہ□ یا روپو□ ک□ لئ□ تو یہ ضمانت صحیح نہی□ ہ□□

۲۳۲۴□ اگر قرض خواہ اپنا قرض ضامن کو بخش د□ تو ضامن مقروض س□ کوئی چیز نہی□ ل□ سکتا اور اگر وہ قرض□ کی کچ□ مقدار اس□ بخش د□ تو وہ (مقروض س□) اس مقدار کا مطالبہ نہی□ کرسکتا□

۲۳۲۵□ اگر کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کرن□ ک□ لئ□ ضامن بن جائ□ تو پ□ر وہ ضامن ہون□ س□ مکر نہی□ سکتا□

۲۳۲۶□ احتیاط کی بنا پر ضامن اور قرض خواہ یہ شرط نہی□ کرسکت□ کہ جس وقت چاہی□ ضامن کی ضمانت منسوخ کر دی□□

۲۳۲۷□ اگر انسان ضامن بنن□ ک□ وقت قرض خواہ کا قرضہ ادا کرن□ ک□ قابل ہو تو خواہ وہ (ضامن) بعد می□ دیوالیہ ہو جائ□ قرض خواہ اس کی ضمانت منسوخ کرک□ پہل□ مقروض س□ قرض کی ادائیگی کا مطالبہ نہی□ کر سکتا□ اور اسی طرح اگر ضمانت دیت□ وقت ضامن قرض ادا کرن□ پر قادر نہ ہو لیکن قرض خواہ یہ بات جانت□ ہوئ□ اس ک□ ضامن بنن□ پر راضی ہوجائ□ تب ب□ی یہی حکم ہ□□

۲۳۲۸□ اگر انسان ضامن بنن□ ک□ وقت قرض خواہ کا قرضہ ادا کرن□ پر قادر نہ ہو اور قرض خواہ صورت حال س□ لا علم ہون□ کی بنا پر اس کی ضمانت منسوخ کرنا چاہ□ تو اس می□ اشکال ہ□ خصوصاً اس صورت می□ جب کہ قرض خواہ ک□ اس امر کی جانب متوجہ ہون□ س□ پہل□ ضامن قرض□ کی ادائیگی پر قادر ہوجائ□□

۲۳۲۹□ اگر کوئی شخص مقروض کی اجازت ک□ بغیر اس کا قرضہ ادا کرن□ ک□ لئ□ ضامن بن جائ□ تو وہ قرضہ ادا کرن□ پر مقروض س□ کچ□ نہی□ ل□ سکتا□

۲۳۳۰□ اگر کوئی شخص مقروض کی اجازت س□ اس ک□ قرض□ کی ادائیگی کا ضامن بن جائ□ تو جس مقدار ک□ لئ□ ضامن بنا ہو□ اگرچہ اس□ ادا کرن□ س□ پہل□ □ مقروض س□ اس کا مطالبہ کر سکتا ہ□□ لیکن جس جنس ک□ لئ□ وہ مقروض ت□ا اس کی بجائ□ کوئی اور جنس قرض خواہ کو د□ تو جو چیز دی ہو اس کا مطالبہ مقروض س□ نہی□ کر سکتا مثلاً اگر مقروض کو

دس من گیہوں دینی ہو اور ضامن دس من چاول دے دے تو ضامن مقروض سے دس من چاول کا مطالبہ نہیں کرسکتا لیکن اگر مقروض خود چاول دینے پر رضامند ہوجائے تو پھر کوئی اشکال نہیں۔

کَفالَت کے احکام

۲۳۳۱۔ "کَفالَت" سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص ذمہ لے کہ جس وقت قرض خواہ چاہے گا وہ مقروض کو اس کے سپرد کردے گا اور جو شخص اس قسم کی ذمے داری قبول کرے اسے کفیل کہتے ہیں۔

۲۳۳۲۔کَفالَت اس وقت صحیح ہے جب کفیل کوئی سے الفاظ میں خواہ عربی زبان کے نہ بھی ہوں یا کسی عمل سے قرض خواہ کو یہ بات سمجھا دے کہ میں ذمہ لیتا ہوں کہ جس وقت تم چاہو گے میں مقروض کو تمہارے حوالے کردوں گا اور قرض خواہ بھی اس بات کو قبول کرلے۔ اور احتیاط کی بنا پر کَفالَت کے صحیح ہونے کے لئے مقروض کی رضامندی بھی مُعتَبَر ہے۔ بلکہ احتیاط یہ ہے کہ کَفالَت کے معاملے میں اسی طرح مقروض کو بھی ایک فریق ہونا چاہئے یعنی مقروض اور قرض خواہ دونوں کَفالَت کو قبول کریں۔

۲۳۳۳۔کفیل کے لئے ضروری ہے کہ بالغ اور عاقل ہو اور اسے کفیل بننے پر مجبور نہ کیا گیا ہو اور وہ اس بات پر قادر ہو کہ جس کا کفیل بنے اسے حاضر کر سکے اور اسی طرح اس صورت میں جب مقروض کو حاضر کرنے کے لئے کفیل کو اپنا مال خرچ کرنا پڑے تو ضروری ہے کہ وہ سفیہ اور دیوالیہ نہ ہو۔

۲۳۲۴۔ان پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک کفالت کو کالعدم کر دیتی ہے :

۱۔ کفیل مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کر دے یا وہ خود اپنے آپ کو قرض خواہ کے حوالے کر دے۔

۲۔ قرض خواہ کا قرضہ ادا کر دیا جائے۔

۳۔ قرض خواہ اپنے قرضے سے دستبردار ہو جائے۔ یا اسے کسی دوسرے کے حوالے کر دے۔

۴۔ مقروض یا کفیل میں سے ایک مرجائے۔

۵۔ قرض خواہ کفیل کو کفالت سے بَرِیُّالذِّمَّہ قرار دے دے۔

۲۳۳۵۔اگر کوئی شخص مقروض کو قرض خواہ سے زبردستی آزاد کرادے اور قرض خواہ کی پہنچ مقروض تک نہ ہوسکے تو جس شخص نے مقروض کو آزاد کرایا ہو ضروری ہے کہ وہ مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کر دے یا اس کا قرض ادا کرے۔

امانت کے احکام

۲۳۳۶۔ اگر ایک شخص کوئی مال کسی کو دے اور کہے کہ یہ تمہارے پاس امانت رہے گا اور وہ بھی قبول کرے یا کوئی لفظ کہے بغیر مال کا مالک اس شخص کو سمجھا دے کہ وہ اسے مال رکھوالی کے لئے دے رہا ہے اور وہ بھی رکھوالی کے مقصد سے لے لے تو ضروری ہے امانت داری کے ان احکام کے مطابق عمل کرے جو بعد میں بیان ہوں گے۔

۲۳۳۷۔ ضروری ہے کہ امانت دار اور وہ شخص جو مال بطور امانت دے دونوں بالغ اور عاقل ہوں اور کسی نے انہیں مجبور نہ کیا ہو لہذا اگر کوئی شخص کسی مال کو دیوانے یا بچے کے پاس امانت کے طور پر رکھے یا دیوانہ یا بچہ کوئی مال کسی کے پاس امانت کے طور پر رکھے تو صحیح نہیں ہے ہاں سمجھ دار بچہ کسی دوسرے کے مال کو اس کی اجازت سے کسی کے پاس امانت رکھے تو جائز ہے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ امانت رکھوانے والا سفیہ اور دیوالیہ نہ ہو لیکن اگر دیوالیہ ہو تاہم جو مال اس نے امانت کے طور پر رکھوایا ہو وہ اس مال میں سے نہ ہو جس میں اسے تصرف کرنے سے منع کیا گیا ہے تو اس صورت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ نیز اس صورت میں کہ جب مال کی حفاظت کرنے کے لئے امانت دار کو اپنا مال خرچ کرنا پڑے تو ضروری ہے کہ وہ سفیہ اور دیوالیہ نہ ہو۔

۲۳۳۸۔ اگر کوئی شخص بچے سے کوئی چیز اس کے مالک کی اجازت کے بغیر بطور امانت قبول کرلے تو ضروری ہے کہ وہ چیز اس کے مالک کو دے دے اور اگر وہ چیز خود بچے کا مال ہو تو لازم ہے کہ وہ چیز بچے کے سرپرست تک پہنچا دے اور اگر وہ مال ان لوگوں کے پاس پہنچانے سے پہلے تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے مگر اس ڈر سے کہ خدا نخواستہ تلف ہوجائے اس مال کو اس کے مالک تک پہنچانے کی نیت سے لیا ہو تو اس صورت میں اگر اس نے مال کی حفاظت کرنے اور اسے مالک تک پہنچانے میں کوتاہی نہ کی ہو تو وہ ضامن نہیں ہے اور اگر امانت کے طور پر مال دینے والا دیوانہ ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

۲۳۳۹□ جو شخص امانت کی حفاظت نہ کرسکتا ہو اگر امانت رک□وان□ والا اس کی اس حالت س□ باکبر نہ ہو تو ضروری ه□ کہ وہ شخص امانت قبول نہ کر□□

۲۳۴۰□ اگر انسان صاحب مال کو سمج□ائ□ کہ وہ اس ک□ مال کی حفاظت ک□ لئ□ تیار نهی□ اور اس مال کو امانت ک□ طور پر قبول نہ کر□ اور صاحب مال پ□ر ب□ی مال چ□و□ کر چلا جائ□ اور وہ مال تلف ہو جائ□ تو جس شخص امانت قبول نہ کی ہو وہ ذم□ دارنهی□ ه□ لیکن احتیاط مستحب یہ ه□ کہ اگر ممکن ہو تو اس مال کی حفاظت کر□□

۲۳۴۱□جو شخص کسی ک□ پاس کوئی چیز بطور امانت رک□وائ□ وہ امانت کو جس وقت چاه□ منسوخ کرسکتا ه□ اور اسی طرح امین ب□ی جب چاه□ اس□ منسوخ کرسکتا ه□□

۲۳۴۲□ اگر کوئی شخص امانت کی نگهداشت ترک کرد□ اور امانت داری منسوخ کر د□ تو ضروری ه□ کہ جس قدر جلد ہو سک□ مال اس ک□ مالک یا مالک ک□ وکیل یا سرپرست کو پهنچا د□ یا انهی□ اطلاع د□ کہ وہ مال کی (مزید) نگهداشت ک□ لئ□ تیار نهی□ ه□ اور اگر وہ بغیر عذر ک□ مال ان تک نہ پهنچائ□ یا اطلاع نہ د□ اور مال تلف ہو جائ□ تو ضروری ه□ کہ اس کا عوض د□□

۲۳۴۳□ جو شخص امانت قبول کر□ اگر اس ک□ پاس اس□ رک□ن□ ک□ لئ□ مناسب جگہ نہ ہو تو ضروری ه□ کہ اس ک□ لئ□ مناسب جگہ حاصل کر□ اور امانت کی اس طرح نگهداشت کر□ کہ یہ لوگ یہ نہ کهی□ کہ اس ن□ نگهداشت می□ کوتاهی کی ه□ اور اگر وہ اس کام می□ کوتاهی کر□ اور امانت تلف ہو جائ□ تو ضروری ه□ کہ اس کا عوض د□□

۲۳۴۴□جو شخص امانت قبول کر□ اگر وہ اس کی نگهداشت می□ کوتاهی نہ کر□ اورنہ هی تعدّی کر□ اور اتفاقاً وہ مال تلف ہو جائ□ تو وہ شخص ذمہ دار نهی□ ه□ لیکن اگر وہ اس مال کی حفاظت می□ کوتاهی کر□ اور مال کو ایسی جگہ رک□□ جها□ وہ ایسا غیر محفوظ ہو کہ اگر کوئی ظالم خبر پائ□ تو ل□ جائ□ یا وہ اس مال می□ تَعَدِّی کر□ یعنی مالک کی اجازت ک□ بغیر اس مال می□ تصرف کر□ مثلاً۔ لباس کو استعمال کر□ یا جانور پر سواری کر□ اور وہ تلف ہو جائ□ تو ضروریه□ کہ اس کا عوض اس ک□ مالک کو د□□

۲۳۴۵□ اگر مال کا مالک اپن□ مال کی نگهداشت ک□ لئ□ کوئی جگہ معین کر د□ اور جس شخص ن□ امانت قبول کی ہو اس س□ کهہ کہ "تمهی□ چاهئ□ کہ یهی□ مال کا خیال رک□و اور اگر اس ک□ ضائع ہو جان□ کا احتمال ہو تب ب□ی تم اس کو کهی□ اور

نه ل□ جانا□ تو امانت کرن□ والا اس□ کسی اور جگه نهی□ ل□ جاسکتا اور اگر وه مال کو کسی دوسری جگه ل□ جائ□ اور وه تلف هو جائ□ تو امین ذمه دار ه□□

۲۳۴۶□ اگر مال کا مالک اپن□ مال کی نگهداشت ک□ لئ□ کوئی جگه معین کر□ لیکن ظاهراً وه یه کهه رها هو که اس کی نظر می□ وه جگه کوئی خصوصیت نهی□ رک□تی بلکه وه جگه مال ک□ لئ□ محفوظ جگهو□ می□ س□ ایک ه□ تو وه شخص جس ن□ امانت قبول کی ه□ اس مال کو کسی ایسی جگه جو زیاده محفوظ هو یا پهلی جگه جتنی محفوظ هو ل□ جاسکتا ه□ اور اگر مال وها□ تلف هو جائ□ تو وه ذم□ دار نهی□ ه□□

۲۳۴۷□اگر مال کا مالک مرجائ□ تو امانت کا معامله باطل هوجاتا ه□□ لهذا اگر اس مال می□ کسی دوسر□ کا حق نه هو تو وه مال اس ک□ وارث کو ملتا ه□ اور ضروری ه□ که امانت دار اس مال کو اس ک□ وارث تک پهنچائ□ یا اس□ اطلاع د□□ اور اگر وه شرعی عذر ک□ بغیر مال کو اس ک□ وارث ک□ حوال□ نه کر□ اور خبر دین□ می□ ب□ی کوتاهی برت□ اور مال ضائع هوجائ□ تو وه ذم□ دار ه□ لیکن اگر وه مال اس وجه س□ وارث کو نه د□ اور اس□ خبر دین□ می□ ب□ی کوتاهی کر□ که جاننا چاهتا هو که وه شخص جا کهتا ه□ که می□ میت کا وارث هو□ واقعاً □□یک کهتا ه□ یا نهی□ یا یه جانتا چاهتا هو که کوئی اور شخص میت کا وارث ه□ یا نهی□ اور اگر (اس تحقیق ک□ بیچ) مال تلف هو جائ□ تو وه ذم□ دار نهی□ ه□□

۲۳۴۹□اگر مال کا مالک مرجائ□ اور مال کی ملکیت کا حق اس ک□ ورثاء کو مل جائ□ تو جس شخص ن□ امانت قبول کی هو ضروری ه□ که مال تمام ورثاء کو د□ یا اس شخص کو د□ جس□ مال دین□ پر سب ورثاء رضامند هو□□ لهذا اگر وه دوسر□ ورثاء کی اجازت ک□ بغیر تمام مال فقط ایک وارث کو د□ د□ تو وه دوسرو□ ک□ حصو□ کا ذم□ دار ه□□

۲۳۵۰□جس شخص ن□ امانت قبول کی هو اگر وه مرجائ□ یا همیشه ک□ لئ□ دیوانه یا ب□ حواس هو جائ□ تو امانت کا معامله باطل هوجائ□ گا اور اس ک□ سرپرست یا وارث کو چاهئ□ که جس قدر جلد هو سک□ مال ک□ مالک کو اطلا ع د□ یا امانت اس تک پهنچائ□□لیکن اگر کب□ی کب□ار (یا ت□و□ی مدت ک□ لئ□)دیوانه یا ب□ حواس هوتا هو تو اس صورت می□ امانت کا معامله باطل هون□ می□ اشکال ه□□

۲۳۵۱□اگر امانت دار اپن□ اپ می□ موت کی نشانیا□ دیک□□ تو اگر ممکن هو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ه□ که امانت کو اس ک□ مالک، سرپرست یا وکیل تک پهنچاد□ یا اس کو اطلاع د□، اور اگر یه ممکن نه هو تو ضروری ه□ که ایسا بندوبست

کرے کہ اسے طمینان ہو جائے کہ اس کے مرنے کے بعد مال اس کے مالک کو مل جائے گا مثلاً وصیت کرے اور اس وصیت پر گواہ مقرر کرے اور مال کے مالک کا نام اور مال کی جنس اور خصوصیات اور محل وقوع وصی اور گواہوں کو بتا دے۔

۲۳۵۲۔اگر امانت دار اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے اور جو طریقہ اس سے پہلے مسئلے میں بتایا گیا ہے اس کے مطابق عمل نہ کرے تو وہ اس امانت کا ضامن ہوگا لہذا اگر امانت ضائع ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔ لیکن اگر وہ جانبر ہو جائے یا کچھ مدت گزرنے کے بعد پشیمان ہو جائے اور جو کچھ (سابقہ مسئلے میں) بتایا گیاہے اس پر عمل کرے اور اظہر یہ ہے کہ وہ ذمے دار نہیں ہے۔

عاریہ کے احکام

۲۳۵۳۔ "عاریہ" سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنا مال دوسرے کو دے تاکہ وہ اس مال سے استفادہ کرے اور اس کے عوض کوئی چیز اس سے نہ لے۔

۲۳۵۴۔ عاریہ میں صیغہ پڑھنا لازم نہیں اور اگر مثال کے طور پر کوئی شخص کسی کو لباس عاریہ کے قصد سے دے اور وہ بھی اسی قصد سے لے تو عاریہ صحیح ہے۔

۲۳۵۵۔ غصبی چیز یا اس چیز کو بطور عاریہ دینا جو کہ عاریہ دینے والے کا مال ہو لیکن اس کی آمدنی اس نے کسی دوسرے شخص کے سپرد کردی ہو مثلاً اسے کرائے پر دے رکھا ہو، اس صورت میں صحیح ہے جب غصبی چیز کا مالک یا وہ شخص جس نے عاریہ دی جانے والی چیز کو بطور اجارہ لے رکھا ہو اس کے بطور عاریہ دینے پر راضی ہو۔

۲۳۵۶۔ جس چیز کی منفعت کسی شخص کے سپرد ہو مثلاً اس چیز کو کرائے پر لے رکھا ہو تو اسے بطور عاریہ دے سکتا ہے لیکن احتیاط کی بنا پر مالک کی اجازت کے بغیر اس شخص کے حوالے نہیں کر سکتا جس نے اسے بطور عاریہ لیا ہے۔

۲۳۵۷۔ اگر دیوانہ، بچہ، دیوالیہ اور سفیہ اپنا مال عاریتاً دیں تو صحیح نہیں ہے لیکناگر (ان میں سے کسی کا) سرپرست عاریہ دینے کی مصلحت سمجھتا ہو اور جس شخص کا وہ سرپرست ہے اس کا مال عاریتاً دے دے تو اس میں کوئی اشکال نہیں اسی طرح جس شخص نے مال عریتاً لیا ہو اس تک مال پہنچانے کے لئے بچہ وسیلہ بنے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۳۵۸□ عاریتاً هوئی چیز کی نگهداشت می□ کوتاهی نه کر□ اور اس س□ معمول س□ زیاده اِستِفاده ب□ی نه کر□ اور اتفاقاً وه چیز تلف هو جائ□ تو وه شخص ذم□ دار نهی□ ه□ لیکن اگر طرفین اپس می□ یه شرط کری□ که اگر وه چیز تلف هوجائ□ تو عاریتاً لین□ والا ذمه دار هوگا یا جو چیز عاریتاً لی وه سونا یا چاندی هو تو اس کی عوض دینا ضروری ه□□

۲۳۵۹□ اگر کوئی شخص سونا یا چاندی عاریتاً ل□ اور یه ط□ کیا هو که اگر تلف هوگیا تو ذم□ دار نهی□ هوگا پ□ر تلف هوجائ□ تو وه شخص ذم□ دار نهی□ ه□□

۲۳۶۰□ اگر عاریه پر دین□ والا۔ مرجائ□ تو عاریه پر لین□ وال□ ک□ لئ□ ضروری ه□ که جو طریقه امانت ک□ مالک ک□ فوت هو جان□ کی صورت می□ مسئله ۲۳۴۸ می□ بتایا گیا ه□ اسی ک□ مطابق عمل کر□□

۲۳۶۱□ اگر عاریه دین□ وال□ کی کیفیت یه هو که وه شرعاً اپن□ مال می□ تصرف نه کرسکتا هو مثلاً۔ دیوانه یا ب□ حواس هو جائ□ تو عاریه لین□ وال□ ک□ لئ□ ضروری ه□ که اسی طریق□ ک□ مطابق عمل کر□ جو مسئله ۲۳۴۷ می□ امانت ک□بار□ می□ اسی جیسی صورت می□ بیان کیا گیا ه□□

۲۳۶۲□ جس شخص ن□ کوئی چیز عاریتاً دی هو وه جب ب□ی چاه□ اس□ منسوخ کر سکتا ه□ اور جس ن□ کوئی چیز عاریتاً لی هو وه ب□ی جب چاه□ اس□ منسوخ کر سکتا ه□□

۲۳۶۳□کسی چیز کا عاریتاً دینا جس س□ حلال استفاده نه هوسکتا هو مثلا لهو و لعب اور قمار بازی ک□ الات اور ک□ان□ پین□ کا استعمال کرن□ ک□ لئ□ سون□ اور چاندی ک□ برتن عاریتاً دینا□ بلکه احتیاط لازم کی بنا پر هر قسم ک□ استعمال ک□ لئ□ عاریتاً دینا باطل ه□ اور تزئین و ارائش ک□ لئ□ عاریتاً دینا جائز ه□ اگرچه احتیاط نه دین□ می□ ه□□

۲۳۶۴□ ب□ی□ (بکریو□) کو ان ک□ دود□ اور اُون س□ استفاده کرن□ک□ لئ□ نیز نر حیوان کو ماده حیوانات ک□ سات□ ملاپ ک□ لئ□ عاریتاً دینا صحیح ه□□

۲۳۶۵□ اگر کسی چیز کو عاریتاً لین□ والا اس□ اس ک□ مالک یا مالک ک□ وکیل یا سرپرست کو د□ د□ اور اس ک□ بعد وه چیز تلف هو جائ□ تو اس چیز کو عاریتاً لین□ والا۔ ذم□ دار نهی□ ه□ لیکن اگر وه مال ک□ مالک یا اس ک□ وکیل یا سرپرست کی اجازت ک□ بغیر مال کو خواه ایسی جگه ل□ جائ□ جها□ مال کا مالک اس□ عموماً ل□ جاتا هو مثلاً گ□و□□ کو اس اصطبل می□

باندھے جو اس کے مالک نے اس کے لئے تیار کیا ہو اور بعد میں گھوڑا تلف ہو جائے یا کوئی اسے تلف کر دے تو عاریتاً لینے والا ذمے دار ہے۔

۲۳۶۶۔ اگر ایک شخص کوئی نجس چیز عاریتاً دے تو اس صورت میں اسے چاہئے کہ ۔ جیسا کہ مسئلہ ۲۰۶۵ گزر چکا ہے۔ اس چیز کے نجس ہونے کے بارے میں عاریتاً لینے والے شخص کو بتا دے۔

۲۳۶۷۔ جو چیز کسی شخص نے عاریتاً لی ہو اسے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو کرائے پر یا عاریتاً نہیں دے سکتا۔

۲۳۶۸۔ جو چیز کسی شخص نے عاریتاً لی ہو اگر وہ اسے مالک کی اجازت سے کسی اور شخص کو عاریتاً دے دے تو اگر جس شخص نے پہلے وہ چیز عاریتاً لی ہو مر جائے یا دیوانہ ہو جائے تو دوسرا عاریہ باطل نہیں ہوتا۔

۲۳۶۹۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ جو مال اس نے عاریتاً لیا ہے وہ غصبی ہے تو ضروری ہے کہ وہ مال اس کے مالک کو پہنچا دے اور وہ اسے عاریتاً دینے والے کو نہیں دے سکتا۔

۲۳۷۰۔ اگر کوئی شخص ایسا مال عاریتاً لے جس کے متعلق جانتا ہو کہ وہ غصبی ہے اور اس سے فائدہ اٹھائے اور اس کے ہاتھ سے وہ مال تلف ہو جائے تو مالک اس مال کا عوض اور جو فائدہ عاریتاً لینے والے نے اٹھایا ہے اس کا عوض اس سے یا جس نے مال غصب کیا ہو اس سے طلب کر سکتا ہے اور اگر مالک عاریتاً لینے والے سے عوض لے لے تو عاریتاً لینے والا جو کچھ مالک کو دے اس کا مطالبہ عاریتاً دینے والے سے نہیں کرسکتا۔

۲۳۷۱۔ اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے جو مال عاریتاً لیا ہے وہ غصبی ہے اور اس کے پاس ہوتے ہوئے وہ مال تلف ہو جائے تو اگر مال کا مالک اس کا عوض اس سے لے لے تو وہ بھی جو کچھ مال کے مالک کو دیا ہو اس کا مطالبہ عاریتاً دینے والے سے کرسکتا ہے لیکن اگر اس نے جو چیز عاریتاً لی ہو وہ سونا یا چاندی ہو یا بطور عاریہ دینے والے نے اس سے شرط کی ہو کہ اگر وہ چیز تلف ہوجائے تو وہ اس کا عوض دے گا تو پھر اس نے مال کا جو عوض مال کے مالک کو دیا ہو اس کا مطالبہ عاریتاً دینے والے سے نہیں کرسکتا۔

نکاح کے احکام

اشارہ

عقدِازدِواج کـ□ ذریعـ□ عورت، مرد پر اور مرد، عورت پر حلال هوجاتـ□ هی□ اور عقد کی دو قسمی□ هی□ پهلی دائمی اور دوسری غیر دائمی□ مقرره وقت کـ□ لئـ□ عقد□ عقد دائمی اسـ□ کهتـ□ هی□ جس می□ ازدواج کی مدت معین نه هو اور وه همیشه کـ□ لئـ□ هو اور جس عورت سـ□ اس قسم کاعقد کیا جا۴□ اسـ□ دائمه کهتـ□ هی□□ اور غیر دائمی عقد وه هـ□ جس می□ ازدواج کی مدت معین هو مثلاً عورت کـ□ ساتـ□ ایک گ□ن□□ یا ایک دن یا ایک مهین□ یا ایک سال یا اس سـ□ زیاده مدت کـ□ لئـ□ عقد کیا جائـ□ لیکن اس عقد کی مدت عورت اور مرد کی عام عمر سـ□ زیاده نهی□ هونی چاهئـ□ کیونکه اس صورت می□ عقد باطل هو جائـ□ گا□ جب عورت سـ□ اس قسم کا عقد کیا جائـ□ تو اسـ□ مُتعه یا صیغه کهتـ□ هی□□

۲۳۷۲□ازدواج خواه دائمی هو یا غیر دائمی اس می□ صیغه (نکاح کـ□ بول) پ□□نا ضروری هـ□□ عورت اور مرد کا محض رضامند هونا اور اسی طرح (نکاح نامه) لک□نا کافی نهی□ هـ□□ نکاح کا صیغه یا تو عورت اور مرد خود پ□□تـ□ هی□ یا کسی کو وکیل مقرر کر لیتـ□ هی□ تاکه وه ان کی طرف سـ□ پ□□ د□□

۲۳۷۳□ وکیل کا مرد هونا لازم نهی□ بلکه عورت ب□ی نکاح کا صیغه پ□□ن□ کـ□ لئـ□ کسی دوسر□ کی جانت سـ□ وکیل هوسکتی هـ□□

۲۳۷۴□عورت اور مرد کو جب تک اطمینان نه هوجائـ□ که ان کـ□ وکیل ن□ صیغه پ□□ دیا هـ□ اس وقت تک وه ایک دوسر□ کو محرمانه نظرو□ سـ□ نهی□ دیک□ سکتـ□ اور اس بات کا گمان که وکیل ن□ صیغه پ□□ دیا هـ□ کافی نهی□ هـ□ بلکه اگر وکیل کهه د□ که می□ ن□ صیغه پ□□دیا هـ□ لیکن اس کی بات پر اطمینان نه هو تو اس کی بات پر ب□روسه کرنا محل اشکال هـ□□

۲۳۷۵□ اگر کوئی عورت کسی کو وکیل مقرر کر□ اور کهـ□ که تم میرا نکاح دس دن کـ□ لئـ□ فلا□ شخص کـ□ ساتـ□ پ□□ دو اور دس دن کی ابتدا کو معین نه کر□ تو وه (نکاح خوان) وکیل جن دس دنو□ کـ□ لئـ□ چاهـ□ اسـ□ اس مرد کـ□ نکاح می□ د□ سکتا هـ□ لیکن اگر وکیل کو معلوم هو که عورت کا مقصد کسی خاصدن یا گ□ن□□ کا هـ□ تو پ□ر اسـ□ چاهئـ□ که عورت کـ□ قصد کـ□ مطابق صیغه پ□□□

۲۳۷۶۔ عقد دائمی یا عقد غیر دائمی کا صیغه پڑھنے کے لئے ایک شخص دو اشخاص کی طرف سے وکیل بن سکتا ہے اور انسان یه بھی کرسکتا ہے که عورت کی طرف سے وکیل بن جائے اور اس سے خود دائمی یا غیر دائمی نکاح کرلے لیکن احتیاط مستحب یه ہے که نکاح دو اشخاص پڑھیں۔

نکاح پڑھنے کا طریقه

۲۳۷۷۔ اگر عورت اور مرد خود اپنے دائمی نکاح کا صیغه پڑھیں تو مهر معین کرنے کے بعد پہلے عورت کہے "زَوَّجتُکَ نَفسِی عَلَی الصِّدَاقِ المَعلُوم" یعنی میں نے اس مهر پر جو معین هوچکا ہے اپنے آپ کو تمهاری بیوی بنایا اور اس کے لمحه بھی بعد مرد کہے "قَبِلتُ التَّزوِیجَ" یعنی میں نے ازدواج کو قبول کیا تو نکاح صحیح ہے اور اگر وہ کسی دوسرے کو وکیل مقرر کریں که ان کی طرف سے صیغه نکاح پڑھ دیں تو اگر مثال کے طور پر مرد کا نام احمد اور عورت کا نام فاطمه هو اور عورت کا وکیل کہے "زَوَّجتُ مُوَکِّلَکَ اَحمَدَ مُوَکِّلَتِي فَاطِمَةَ عَلَی الصِّدَاقِ المَعلُوم" اور اس کے لمحه بھر بعد مرد کا وکیل کہے "قَبِلتُ التَّزوِیجَ لِمُوَکِّلِی اَحمَدَ عَلَی الصِّدَاقِ المَعلُوم" تو نکاح صحیح هوگا اور احتیاط مستحب یه ہے که مرد جو لفظ کہے وہ عورت کے کہے جانے والے لفظ کے مطابق هو مثلاً اگر عورت "زَوَّجتُ" کہے تو مرد بھی "قَبِلتُ التَّزوِیجَ" کہے اور قَبِلتُ النِّکَاحَ نه کہے۔

۲۳۷۸۔اگر خود عورت اور مرد چاهیں تو غیر دائمی نکاح کا صیغه نکاح کی مدت اور مهر معین کرنے کے بعد پڑھ سکتے هیں۔ لهذا اگر عورت کہے "زَوَّجتُکَ نَفسِی فِی المُدَّةِ المَعلُومَةِ عَلَی المَهرِ المَعلُوم" اور اس کے لمحه بھر بعد مرد کہے "قَبِلتُ" تو نکاح صحیح ہے اور اگر وہ کسی اور شخص کو وکیل بنائیں اور پہلے عورت کا وکیل مرد کے وکیل سے کہے "زَوَّجتُکَ مُوَکِّلَتِی مُوَکِّلَکَ فِی المُدَّةِ المَعلُومَةِ عَلَی المَهرِ المَعلُومِ" اور اس کے بعد مرد کا وکیل توقّف کے بعد کہے "قَبِلتُ التَّزوِیجَ لِمُوَکِّلِی هٰکَذَا" تو نکاح صحیح هوگا۔

نکاح کی شرائط

۲۳۷۹۔نکاح کی چند شرطیں هیں جو ذیل میں درج کی جاتی هیں:

۱۔ احتیاط کی بنا پر نکاح کا صیغه صحیح عربی میں پڑھا جائے اور اگر خود مرد اور عورت صیغه صحیح عربی میں نه پڑھ سکتے هوں تو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پڑھ سکتے هیں اور کسی شخص کو وکیل بنانا لازم نهیں ہے۔ البته انهیں چاهئے که وہ الفاظ کهیں جو زَوَّجتُ اور قَبِلتُ کا مفهوم ادا کر سکیں۔

۲□ مرد اور عورت یا ان ک□ وکیل جو که صیغه پ□□ رہ□ ہو□ وہ "قصد انشاء" رک□ت□ ہو□ یعنی اگر خود مرد اور عورت صیغه پ□□ رہ□ ہو□ تو عورت کا "زَوَّجتُكَ نَفسِی " کہنا اس نیت س□ ہو که خود کو اس کی بیوی قرار د□ اور مرد کا قَبِلتُ التَّزوِیجَ کہنا اس نیت س□ ہو که وہ اس کا اپنی بیوی بننا قبول کر□ اور اگر مرد اور عورت ک□ وکیل صیغه پ□□ رہ□ ہو□ تو "زَوَّجتُ وَقَبِلتُ" کہن□ س□ ان کی نیت یه ہو که وہ مرد اور عورت جنہو□ ن□ انہی□ وکیل بنایا ہ□ ایک دوسر□ ک□ میا□ بیوی بن جائی□□

۳□ جو شخص صیغه پ□□ رہا ہوضروری ہ□ که وہ عاقل ہو اور احتیاط کی بنا پر اس□ بالغ ب□ی ہونا چاہئ□□ خواہ وہ اپن□ لئ□ صیغه پ□□□ یاکسی دوسر□ کی طرف س□ وکیل بنایا گیا ہو□

۴□ اگر عورت اور مرد ک□ وکیل یا ان ک□ سرپرست صیغه پ□□ رہ□ ہو□ تو وہ نکاح ک□ وقت عورت اور مرد کو معین کرلی□ مثلاًـ ان ک□ نام لی□ یا ان کی طرف اشارہ کری□□ لہذا جس شخص کی کئی ل□کیا□ ہو□ اگر وہ کسی مرد س□ کہ□ "زَوَّجتُكَ اِحدٰی بَنَاتِی" یعنی می□ ن□ اپنی بی□یو□ می□ س□ ایک کو تمہاری بیوی بنایا اور وہ مرد کہ□ "قَبِلتُ" یعنی می□ ن□ قبول کیا تو چونکه نکاح کرت□ وقت ل□کی کو معین نہی□ خیا گیا اس لئ□ نکاح باطل ہ□□

۵□ عورت اور مزد ازدواج پر راضی ہو□□ ہا□ اگر عورت بظاہر ناپسندیدگی س□ اجازت د□ اور معلوم ہو که دل س□ راضی ہ□ تو نکاح صحیح ہ□□

۲۳۸۰□ اگر نکاح می□ ایک حرف ب□ی غلط پ□□ا جائ□ جو اس ک□ معنی بدل د□ تو نکاح باطل ہ□□

۲۳۸۱□وہ شخص جو نکاح کا صیغه پ□□ رہا ہو اگر □ خواہ اجمالی طور پر□نکاح ک□ معنی جانتا ہو اور اس ک□ معنی کو حقیقی شکل دینا چاہتا ہو تو نکاح صحیح ہ□□ اور یه لازم نہی□ که وہ تفصیل ک□ سات□ صیغ□ ک□ معنی جانتا ہو مثلاً یه جاننا (ضروری نہی□ ہ□) که عربی زبان ک□ لحاظ س□ فعل یا فاعل کونسا ہ□□

۲۳۸۲□ اگر کسی عورت کا نکاح اس کی اجازت ک□ بغیر کسی مرد س□ کر دیا جائ□ اور بعد می□ عورت اور مرد اس نکاح کی اجازت د□ دی□ تو نکاح صحیح ہ□□

۲۳۸۳□ اگر عورت اور مرد دونو□ کو یا ان می□ س□ کسی ایک کو ازدواج پر مجبور کیا جائ□ اور نکاح پ□□□ جان□ ک□ بعد وه اجازت د□ دی□ تو نکاح صحیح ه□ اور بهتر یه ه□ که دوباره نکاح پ□□ا جائ□□

۲۳۸۴□ باپ اور دادا اپن□ نابالغ ل□ک□ یا ل□کی (پوت□ یا پوتی) یا دیوان□ فرزند کا جو دیوانگی کی حالت می□ بالغ هوا هو نکاح کرسکت□ هی□ اور جب وه بچه بالغ هوجائ□ یا دیوانه عاقل هوجائ□ تو انهو□ ن□ اس کا جو نکاح کیا هو اگر اس می□ کوئی خرابی هو تو انهی□ اس نکاح کو برقرار رک□ن□ یا ختم کرن□ کا اختیار ه□ اور اگر کوئی خرابی نه هو اور نابالغ ل□ک□ یا ل□کی می□ س□ کوئی ایک اپن□ اس نکاح کو منسوخ کر□ تو طلاق یا دوباره نکاح پ□□ن□ کی احتیاط ترک نهی□ هوتی□

۲۳۸۵□ جو ل□کی سن بلوغ کو پهنچ چکی هو اور رَشیِدَه هو یعنی اپنا برا ب□لا سمج□ سکتی هو اگر وه شادی کرنا چاه□ اور کنواری هو تو □ احتیاط کی بنا پر □ اس□ چاهئ□ که اپن□ باپ یا دادا س□ اجازت ل□ اگرچه وه خود مختاری س□ اپنی زندگی ک□ کامو□ کو انجام دیتی هو البته ما□ اور ب□ائی س□ اجازت لینا لازم نهی□□

۲۳۸۶□اگر ل□کی کنواری نه هو یا کنواری هو لیکن باپ یا دادا اس مرد ک□ سات□ اس□ شادی کرن□ کی اجازت نه دیت□ هو□ جو عرفاً و شرعاً اس کا هم پله هو یا باپ اور دادا بی□ی ک□ شادی ک□ معامل□ می□ کسی طرح شریک هون□ ک□ لئ□ راضی نه هو□ یا دیوانگی یا اس جیسی کسی دوسری وجه س□ اجازت دین□کی اهلیت نه رک□ت□ هو□ تو ان تمام صورتو□ می□ ان س□ اجازت لینا لازم نهی□ ه□□ اسی طرح ان ک□ موجود نه هون□ یا کسی دوسری وجه س□ اجازت لینا ممکن نه هو اور ل□کی کا شادی کرنا بیحد ضروری هو تو باپ اور دادا س□ اجازت لینا لازم نهی□ ه□□

۲۳۸۷□ اگر باپ یا دادا اپن□ نابالغ ل□ک□ (یاپوت□) کی شادی کر دی□ تو ل□ک□ (یاپوت□) کو چاهئ□ که بالغ هون□ ک□ بعد اس عورت کا خرچ د□ بلکه بالغ هون□ س□ پهل□ ب□ی جب اس کی عمر اتنی هو جائ□ که وه اس ل□کی س□ لذت ا□□ان□ کی قابلیت رک□تا هو اور ل□کی ب□ی اس قدر چ□و□ی نه هو که شوهر اس س□ لذت ا□□ان□ کی قابلیت رک□تا هو اور ل□کی ب□ی اس قدر چ□و□ی نه هو که شوهر اس س□ لذت نه ا□□ا سک□ تو بیوی ک□ خرچ کا ذم□ دار ل□کا ه□ اور اس صورت ک□ علاوه ب□ی احتمال ه□ که بیوی خرچ کی مستحق هو□ پس احتیاط یه ه□ که مصالحت وغیره ک□ ذریع□ مسئل□ کو حل کر□□

۲۳۸۸□ اگر باپ یا دادا اپن□ نابالغ ل□ک□ (یاپوت□) کی شادی کر دی□ تو اگر ل□ک□ ک□ پاس نکاح ک□ وقت کوئی مال نه هو تو باپ یا دادا کو چاهئ□ که اس عورت کا مهر د□ اور یهی حکم ه□ اگر ل□ک□ (یاپوت□) ک□ پاس کوئی مال هو لیکن باپ یا دادا

نـ□ مهر ادا کرن□ کی ضـمانت دی هـو□ اور ان دو صورتـو□ ک□ علاوه اگر اس کـا مهر مهرالمثـل س□ زیـاده نه هـو یـا کسـی مصلحت کی بنا پر اس ل□کی کا مهر مهرالمثل س□ زیاده هو تو باپ یا دادا بی□□ (یا پوت□) ک□ مال س□ مهر ادا کرسکت□ هی□ و گرنه بی□□ (یـاپوت□) ک□ مال س□ مهرالمثل س□ زیاده مهر نهی□ د□ سـکت□ مگر یه که بچه بالغ هون□ ک□ بعـد ان ک□ اس کام کو قبول کر□□

وه صورتی□ جن می□ مرد یا عورت نکاح فسخ کرسکت□ هی

۲۳۸۹□ اگر نکاح ک□ بعـد مرد کو پتا چل□ که عورت می□ نکاح ک□ وقت منـدرجه ذیل چ□ عیوب می□ س□ کوئی عیب موجود ت□ا تو اس کی وجه س□ نکاح کو فسخ کرسکتا ه□□

۱□ دیوانگی□ اگرچه کب□ی کب□ار هوتی هو□

۲□ جذام□

۳□برص□

۴□اند□اپن□

۵□ اپاهج هونا□ اگرچه زمین پر نه گ□س□تی هو□

۶□ بچه دانی می□ گوشت یا هـ□ی هو□ خواه جماع اور حمل ک□ لئ□ مانع هو یا نه هو□ اور اگر مرد کو نکاح ک□ بعـد پتا چل□ که عورت نکـاح ک□ وقت افضـا هوچکی ت□ی یعنی اس کـا پیشـاب اور حیض کـا مخرج یـا حیض اور پاخان□ کا مخرج ایک هوچکا ت□ا تو اس صورت می□ نکاح کو فسخ کرن□ می□ اشکال ه□ اور احتیاط لازم یه ه□ که اگر عقد کو فسخ کرنا چاه□ تو طلاق ب□ی د□□

۲۳۹۰□ اگر عورت کو نکاح ک□ بعـد پتا چل□ که اس ک□ شوهر کا آله تناسل نهی□ ه□، یا نکاح ک□ بعـد جماع کرن□ س□ پهل□، یا جماع کرن□ ک□ بعد، اس کا آله تناسل ک□ جائ□، یا ایسی بیماری می□ مبتلا هو جائ□ که صحبت اورجماع نه کرسکتا هو خواه وه بیماری نکاح ک□ بعـد اور جماع کرن□ س□ پهل□، یا جماع کرن□ ک□ بعد هی کیو□ نه لاحق هوئی هو□ ان تمام صورتو□ می□ عورت طلاق ک□ بغیر نکاح کو ختم کرسـکتی ه□□ اور اگر عورت کو نکاح ک□ بعد پتا چل□ که اس کا شوهر نکاح س□ پهل□ دیوانه ت□ـا، یـا نکـاح ک□ بعـد □ خواه جمـاع س□ پهل□، یا جماع ک□ بعـد□ دیوانه هوجائ□ ، یا اس□ (نکاح ک□ بعـد) پتا چل□ که نکاح ک□

وقت اس کے فوطے نکالے گئے تھے یا مسل دیئے گئے تھے، یا اسے پتا چلے کہ نکاح کے وقت جذام یا برص میں مبتلا تھا تو ان تمام صورتوں میں اگر عورت ازدواجی زندگی برقرار نہ رکھنا اور نکاح کو ختم کرنا چاہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا شوہر یا اس کا سرپرست عورت کو طلاق دے۔ لیکن اس صورت میں کہ اس کا شوہر جماع نہ کرسکتا ہو اور عورت نکاح کو ختم کرنا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ پہلے حاکم شرع یا اس کے وکیل سے رجوع کرے اور حاکم شرع اسے ایک سال کی مہلت دے گا لهذا اگر اس دوران وہ اس عورت یا کسی دوسری عورت سے جماع نہ کرسکے تو اس کے بعد عورت نکاح کو ختم کرسکتی ہے۔

۲۳۹۱۔ اگر عورت اس بنا پر نکاح ختم کردے کہ اس کا شوہر نامرد ہے تو ضروری ہے کہ شوہر اسے آدھا مہر دے لیکن اگر ان دوسرے نقائص میں سے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کسی ایک کی بنا پر مرد یا عورت نکاح ختم کر دیں تو اگر مرد نے عورت کے ساتھ جماع نہ کیا ہو تو وہ کسی چیز کا ذمہ دار نہیں ہے اور اگر جماع کیا ہو تو ضروری ہے کہ پورا مہر دے۔ لیکن اگر مرد عورت کے ان عیوب کی وجہ سے نکاح ختم کرے جن کا بیان مسئلہ ۲۳۸۹ میں ہوچکا ہے اور اس نے عورت کے ساتھ جماع نہ کیا ہو تو کسی چیز کا ذمے دار نہیں ہے لیکن اگر جماع کے بعد نکاح ختم کرے تو ضروری ہے کہ عورت کو پورا مہر دے۔

۲۳۹۲۔ اگر مرد یا عورت جو کچھ وہ ہیں اس سے زیادہ بڑھا چڑھا کر ان کی تعریف کی جائے تاکہ وہ شادی کرنے میں دلچسپی لیں خواہ یہ تعریف نکاح کے ضمن میں ہو یا اس سے پہلے اس صورت میں کہ اس تعریف کی بنیاد پر نکاح ہوا ہو لهذا اگر نکاح کے بعد دوسرے فریق کو اس بات کا غلط ہونا معلوم ہوجائے تو وہ نکاح کو ختم کرسکتا ہے اور اس مسئلے کے تفصیلی احکام "مسائِلِ مُنتَخَبَہ" جیسی دوسری کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں۔

وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے

۲۳۹۳۔ ان عورتوں کے ساتھ جو انسان کی محرم ہوں ازدواج حرام ہے مثلاً ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، ساس۔

۲۳۹۴۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے چاہے اس کے ساتھ جماع نہ بھی کرے تو اس عورت کی ماں، نانی اور دادی اور جتنا سلسلہ اوپر چلاجائے سب عورتیں اس مرد کی محرم ہوجاتی ہیں۔

۲۳۹۵□ اگر کوئی شخص کسی عورت س□ نکاح کر□ اور اس ک□ سات□ هم بستری کر□ تو پ□ر اس عورت کی ل□کی، نواسی، پوتی اور جتنا سلسله نیچ□ چلا جائ□ سب عورتی□ اس مرد کی محرم هوجاتی هی□ خواه وه عقد ک□ وقت موجود هو□ یا بعد می□ پیدا هو□□

۲۳۹۶□ اگر کسی مرد ن□ ایک عورت س□ نکاح کیا هو لیکن هم بستری نه کی هو تو جب تک وه عورت اس ک□ نکاح می□ ره□□ احتیاط واجب کی بنا پر□ اس وقت تک اس کی ل□کی س□ ازدواج نه کر□□

۲۳۹۷□ انسان کی پ□وپ□ی اور خاله اور اس ک□ باپ کی پ□وپ□ی اور خاله اور دادا کی پ□وپ□ی اور خاله باپ کی ما□ (دادی) اور ما□ کی پ□وپ□ی اور خاله اور نانی اور نانا کی پ□وپ□ی اور خاله اور جس قدر یه سلسله اوپر چلاجائ□ سب اس ک□ محرم هی□□

۲۳۹۸□ شوهر کا باپ اور دادا اور جس قدر یه سلسله اوپر چلا جائ□ اور شوهر کا بی□ا، پوتا اور نواسا جس قدر ب□ی یه سلسله نیچ□ چلا جائ□ اور خواه وه نکاح ک□ وقت دنیا می□ موجود هو□ یا بعد می□ پیدا هو□ سب اس کی بیوی ک□ محرم هی□□

۲۳۹۹□ اگر کوئی شخص کسی عورت س□ نکاح کر□ تو خواه وه نکاح دائمی هو یا غیر جب تک وه عورت اس کی منکوحه ه□ وه اس کی بهن ک□ سات□ نکاح نهی□ کرسکتا□

۲۴۰۰□ اگر کوئی شخص اس ترتیب ک□ مطابق جس کا ذکر طلاق ک□ مسائل می□ کیا جائ□ گا اپنی بیوی کو طلاق رجعی د□ د□ تو وه وعدت ک□ دوران اس کی بهن س□ نکاح نهی□ کرسکتا لیکن طلاق بائن کی عدت ک□ دوران اس کی بهن س□ نکاح کرسکتا ه□ اور مُتعَه کی عدت ک□ دوران احتیاط واجب یه ه□ که عورت کی بهن س□ نکاح نه کر□□

۲۴۰۱□ انسان اپنی بیوی کی اجازت ک□ بغیر اس کی ب□تیجی یا ب□انجی س□ شادی نهی□ کرسکتا لیکن اگر وه بیوی کی اجازت ک□ بغیر ان س□ نکاح کرل□ اور بعد می□ بیوی اجازت د□ د□ تو پ□ر کوئی اشکال نهی□□

۲۴۰۲□اگر بیوی کو پتا چل□ که اس ک□ شوهر ن□ اس کی ب□تیجی یا ب□انجی س□ نکاح کرلیا ه□ اور خاموش ره□ تو اگر وه بعد می□ راضی هوجائ□ تو نکاح صحیح ه□ اور اگر رضامند نه هو تو ان کا نکاح باطل ه□□

۲۴۰۳□ اگر انسان خاله یا پ□وپ□ی کی ل□کی س□ شادی کرن□ س□ پهل□ (نَعوذُ بِالله) خاله یا پ□وپ□ی س□ زنا کر□ تو پ□ر وه اس کی ل□کی س□ احتیاط کی بنا پر شادی نهی□ کرسکتا□

۲۴۰۴□ اگر کوئی شخص اپنی پ□وپ□ی کی ل□کی یا خاله کی ل□کی س□ شادی کر□ اور اس س□ هم بستری کرن□ ک□ بعد اس کی ما□ س□ زنا کر□ تو یه بات ان کی جدائی کا موجب نهی□ بنتی اور اگر اس س□ نکاح ک□ بعد لیکن جماع کرن□ س□ پهل□ اس کی ما□ س□ زنا کر□ تو یه بات ان کی جدائی کا موجب نهی□ بنتی اور اگر اس س□ نکاح ک□ بعد لیکن جماع کرن□ س□ پهل□ اس کی ما□ س□ زنا کر□ تب ب□ی یهی حکم ه□ اگرچه احتیاط مستحب یه ه□ که اس صورت طلاق د□ کر اس س□ (یعنی پ□وپ□ی زاد یا خاله زاد بهن س□) جدا هوجائ□□

۲۴۰۵□اگر کوئی شخص اپنی پ□وپ□ی یا خاله ک□ علاوه کسی اور عورت س□ زنا کر□ تو احتیاط مستحب یه ه□ که اس کی بی□ی ک□ سات□ شادی نه کر□ بلکه اگر کسی عورت س□ نکاح کر□ اور اس ک□ سات□ جماع کرن□ س□ پهل□ اس کی ما□ ک□ سات□ زنا کر□ تو احتیاط مستحب یه ه□ که اس عورت س□ جدا هوجائ□ لیکن اگر اس ک□ سات□ جماع کرل□ اور بعد می□ اس کی ما□ س□ زنا کر□ تو ب□ شک عورت س□ جدا هونا لازم نهی□□

۲۴۰۶□مسلمان عورت کا فرد مرد س□ نکاح نهی□ کرسکتی□ مسلمان مرد ب□ی اهل کتاب ک□ علاوه کافر عورتو□ س□ نکاح نهی□ کرسکتا□ لیکن یهودی اور عیسائی عورتو□ کی مانند اهل کتاب عورتو□ س□ مُتعَه کرن□ س□ کوئی حرج نهی□ اور احتیاط لازم کی بنا پر ان س□ دائمی عقد نه کیا جائ□ اور بعض فرق□ مثلاً ناصبی جو اپن□ آپ کو مسلمان سمج□ت□ هی□ کفار ک□ حکم می□ هی□ اور مسلمان مرد اور عورتی□ ان ک□ سات□ دائمی یا غیر دائمی نکاح نهی□ کرسکت□□

۲۴۰۷□ اگر کوئی شخص ایک ایسی عورت س□ زنا کر□ جو رجعی طلاق کی عدت گزار رهی هو تو احتیاط کی بنا پر□ وه عورت اس پر حرام هوجاتی ه□ اور اگر ایسی عورت ک□ سات□ زنا کر□ جو متعه یا طلاق بائن یا وفات کی عدت گزار رهی هو تو بعد می□ اس ک□ سات□ نکاح کر سکتا ه□ اگرچه احتیاط مستحب یه ه□ که اس س□ شادی نه کر□□ اور رَجعی طلاق اور بَائِن طلاق اور مُتعه کی عِدّت اور وفات کی عِدّت ک□ معنی طلاق ک□ احکام می□ بتائ□ جائی□ گ□□

۲۴۰۸□ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت س□ زنا کر□ جو ب□ شوهر هو مگر عدت می□ نه هو تو احتیاط کی بنا پر توبه کرن□ س□ پهل□ اس س□ شادی نهی□ کرسکتا□ لیکن اگر زانی ک□ علاوه کوئی دوسرا شخص (اس عورت ک□) توبه کرن□ س□ پهل□ اس ک□ سات□ شادی کرنا چاه□ تو کوئی اشکال نهی□ ه□□ مگر اس صورت می□ که وه عورت زناکار مشهور هو تو احتیاط کی بنا پر اس (عورت) ک□ توبه کرن□ س□ پهل□ اس ک□ سات□ شادی کرنا جائز نهی□ ه□□ اسی طرح کوئی مرد زنا کار مشهور هو تو توبه کرن□ س□ پهل□ اس ک□ سات□ شادی کرنا جائز نهی□ ه□ اور احتیاط مستحب یه ه□ که اگر کوئی شخص زنا کا عورت س□ جس

س□ خود اس ن□ یا کسی دوسر□ ن□ منہ کالا کیا ہو شادی کرنا چاہ□ تو حیض آن□ تک صبر کر□ اور حیض آن□ ک□ بعد اس ک□ سات□ شادی کرل□□

۲۴۰۹□ اگر کوئی شخص ایک ایسی عورت س□ نکاح کر□ جو دوسر□ کی عدت می□ ہو تو اگر مرد اور عورت دونو□ یا ان می□ س□ کوئی ایک جانتا ہو کہ عورت کی عدت ختم نہی□ ہوئی اور یہ ب□ی جانت□ ہو□ کہ عدت ک□ دوران عورت س□ نکاح کرنا حرام ہ□ تو اگرچہ مرد ن□ نکاح ک□ بعد عورت س□ جماع نہ ب□ی کیا ہو اور عورت ہمیشہ ک□ لئ□ اس پر حرام ہوجائ□ گی□

۲۴۱۰□ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت س□ نکاح کر□ جو دوسر□ کی عدت می□ ہو اور اس س□ جماع کر□ تو خواہ اس□ یہ علم نہ ہو کہ وہ عورت عدت می□ ہ□ یا یہ نہ جانتا ہو کہ عدت ک□ دوران عورت س□ نکاح کرنا حرام ہ□ وہ عورت ہمیشہ ک□ لئ□ اس شخص پر حرام ہوجائ□ گی□

۲۴۱۱□ اگر کوئی شخص یہ جانت□ ہوئ□ کہ عورت شوہر دار ہ□ اور (اس س□ شادی کرنا حرام ہ□) اس س□ شادی کر□ تو ضروری ہ□ کہ اس عورت س□ جدا ہو جائ□ اور بعد می□ ب□ی اس س□ نکاح نہی□ کرنا چاہئ□□ اور اگر اس شخص کو یہ علم نہ ہو کہ عورت شوہر دار ہ□ لیکن شادی ک□ بعد اس س□ ہم بستری کی ہو تب ب□ی احتیاط کی بنا پر تب ب□ی یہی حکم ہ□□

۲۴۱۲□اگر شوہر دار عورت زنا کر□ تو □ احتیاط کی بنا پر□ وہ زانی پر ہمیشہ ک□ لئ□ حرام ہوجاتی ہ□ لیکن شوہر پر حرام نہی□ ہوتی اور اگر توبہ و استغفار نہ کر□ اور اپن□ عمل پر باقی رہ□ (یعنی زنا کاری ترک نہ کر□) تو بہتر یہ ہ□ کہ اس کا شوہر اس□ طلاق د□ د□ لیکن شوہر کو چاہئ□ کہ اس کا مہر ب□ی د□□

۲۴۱۳□ جس عورت کو طلاق مل گئی ہو اور جو عورت متعہ می□ رہی ہو اور اس ک□ شوہر ن□ متعہ کی مدت بخش دی ہو یا متعہ کی مدت ختم ہوگئی ہو اگر وہ کچ□ عرص□ ک□ بعد دوسرا شوہر کر□ اور پ□ر اس□ شک ہو کہ دوسر□ شوہر س□ نکاح ک□ وقت پہل□ شوہر کی عدت ختم ہوئی ت□ی یا نہی□ تو وہ اپن□ شک کی پروا نہ کر□□

۲۴۱۴□ اغلام کروان□ وال□ ل□ک□ کی ما□، بہن اور بی□ی اغلام کرن□ وال□ پر□ جب کہ (اغلام کرن□ والا) بالغ ہو□ حرام ہوجات□ ہی□ □ اور اگر اغلام کروان□ والا مرد ہو یا اغلام کرن□ والا نابالغ ہوتب ب□ی احتیاط لازم کی بنا پر ب□ی یہی حکم ہ□□ لیکن اگر اس□ گمان و کہ دخول ہوا ت□ا یا شک کر□ کہ دخول ہوا ت□ا یا نہی□ تو پ□ر وہ حرام نہی□ ہو□ گ□□

۲۴۱۵۔ اگر کوئی شخص کسی لڑکے کی ماں یا بہن سے شادی کرے اور شادی کے بعد اس لڑکے سے اغلام کرے تو احتیاط کی بنا پر وہ عورتیں اس پر حرام ہو جاتی ہیں۔

۲۴۱۶۔ اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں جو اعمال حج میں سے ایک عمل ہے کسی عورت سے شادی کرے تو اس کا نکاح باطل ہے اور اگر اسے علم تھا کہ کسی عورت سے احرام کی حالت میں نکاح کرنا اس پر حرام ہے تو بعد میں وہ اس عورت سے شادی نہیں کرسکتا۔

۲۴۱۷۔ جو عورت احرام کی حالت میں ہو اگر وہ ایک ایسے مرد سے شادی کرے جو احرام کی حالت میں نہ ہو تو اس کا نکاح باطل ہے اور اگر عورت کو معلوم تھا کہ احرام کی حالت میں شادی کرنا حرام ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ بعد میں اس مرد سے شادی نہ کرے۔

۲۴۱۸۔ اگر مرد طواف النساء جو حج اور عمر مفرده کے اعمال میں سے ایک عمل ہے بجا نہ لائے تو اس کی بیوی اور دوسری عورتیں اس پر حلال نہیں ہوتیں اور اگر عورت طواف النساء نہ کرے تو اس کا شوہر اور دوسرے مرد اس پر حلال نہیں ہوتے لیکن اگر وہ بعد میں طواف النساء بجالائیں تو مرد پر عورتیں اور عورتوں پر مرد حلال ہو جاتے ہیں۔

۲۴۱۹۔ اگر کوئی شخص نابالغ لڑکی سے نکاح کرے تو اس لڑکی کی عمر نوسال ہونے سے پہلے اس کے ساتھ جماع کرنا حرام ہے۔ لیکن اگر جماع کرے تو اظہر یہ ہے کہ لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اس سے جماع کرنا حرام نہیں ہے خواہ اسے افضاء ہی ہوگیا ہو۔ افضاء کے معنی مسئلہ ۲۳۸۹ میں بتائے جاچکے ہیں۔ لیکن احوط یہ ہے کہ اسے طلاق دے دے۔

۲۴۲۰۔ جس عورت کو تین مرتبہ طلاق دی جائے وہ شوہر پر حرام ہوجاتی ہے۔ ہاں اگر ان شرائط کے ساتھ جن کا ذکر طلاق کے احکام میں کیا جائے گا وہ عورت دوسرے مرد سے شادی کرے تو دوسرے شوہر کی موت یا اس سے طلاق ہوجانے کے بعد اور عدت گزر جانے کے بعد اس کا پہلا شوہر دوبارہ اس کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے۔

دائمی عقد کے احکام

۲۴۲۱۔ جس عورت کا دائمی نکاح ہو جائے اس کے لئے حرام ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلے خواہ اس کا نکلنا شوہر کے حق کے منافی نہ بھی ہو۔ نیز اس کے لئے ضروری ہے کہ جب بھی شوہر جنسی لذتیں حاصل کرنا چاہے تو

اس کی خواهش پوری کر□ اور شرعی عذر ک□ بغیر شوهر کو هم بستری س□ نه روک□□ اور اس کی غذا، لباس رهائش اور زندگی کی باقی ضروریات کا انتظام جب تک وه اپنی ذم□ داری پوری کرن□ شوهر پر واجب ه□□ اور اگر وه یه چیزی□ مهیانه کر□ تو خواه ان ک□ مهیا کرن□ پر قدرت رک□تا هو یا نه رک□تا هو وه بیوی کا مقروض ه□□

۲۴۲۲□ اگر کوئی عورت هم بستری اور جنسی لذتو□ ک□ سلسل□ می□ شوهر کا سات□ د□ کر اس کی خواهش پوری نه کر□ تو رو□ی، کپ□□ اور مکان کا وه ذم□ دار نهی□ ه□ اگرچه وه شوهر ک□ پاس هی ره□ اور اگر وه کب□ی کب□ار اپنی ان ذم□ داریو□ کو پورا نه کر□ تو مشهور قول ک□ مطابق تب ب□ی رو□ی، کپ□□ اور مکان کا شوهر پر حق نهی□ رک□تی لیکن یه حکم محل اشکال ه□ اور هر صورت می□ بلااشکال اس کا مهر کالعدم نهی□ هوتا□

۲۴۲۳□ مرد کو یه حق نهی□ که بیوی کو گ□ریلو خدمت پر مجبور کر□

۲۴۲۴□بیوی ک□ سفر ک□ اخراجات وطن می□ رهن□ ک□ اخراجات س□ زیاده هو□ تو اگر اس ن□ سفر شوهر کی اجازت س□ کیا هو تو شوهر کی ذم□ داری ه□ که وه ان اخراجات کو پورا کر□□ لیکن اگر وه سفر گا□ی یا جهاز وغیره ک□ ذریع□ هو تو کرائ□ اور سفر ک□ دوسر□ ضروری اخراجات کی وه خود ذم□ دار ه□□ لیکن اگر اس کا شوهر اس□ سفر می□ سات□ ل□ جانا چاهتا هو تو اس ک□ لئ□ ضروری ه□ که بیوی ک□ سفری اخراجات برداشت کر□□

۲۴۲۵□جس عورت کا خرچ اس ک□ شوهر ک□ ذم□ هو اور شوهر اس□ خرچ نه د□ تو وه اپنا خرچ شوهر ک□ اجازت ک□ بغیر اس ک□ مال س□ ل□ سکتی ه□ اور اگر نه ل□ سکتی هو اور مجبور هو که اپنی معاش خود بندوبست کر□ اور شکایت کرن□ ک□ لئ□ حاکم شرع تک اس کی رسائی نه هوتا که وه اس ک□ شوهر کو □ اگرچه قید کرک□ هی □ خرچ دین□ پر مجبور کر□ تو جس وقت وه اپنی معاش کا بندوبست کرن□ می□ مشغول هو اس وقت شوهر کی اطاعت اس پر واجب نهی□ □□□

۲۴۲۶□ اگر کسی مرد کی مثلاً دو بیویا□ هو□ اور وه ان می□ س□ ایک ک□ پاس ایک رات ره□ تو اس پر واجب ه□ که چار راتو□ می□ س□ کوئی ایک رات دوسری ک□ پاس ب□ی گزار□ اور صورت ک□ علاوه عورت ک□ پاس رهنا واجب نهی□ ه□□ ها□ یه لازم ه□ که اس ک□ پاس رهنا بالکل هی ترک نه کرد□ اور اولی اور احوط یه ه□ که هر چار راتو□ می□ س□ ایک رات مرد اپنی دائمی منکوحه بیوی ک□ پاس ره□□

۲۴۲۷□ شوهر اپنی جوان بیوی س□ چار مهین□ س□ زیاده مدت ک□ لئ□ هم بستری ترك نهی□ کرسکتا مگر یه که هم بستری اس ک□ لئ□ نقصان ده یا بهت زیاده تکلیف کا باعث هو یا اس کی بیوی خود چار مهین□ س□ زیاده مدت ک□ لئ□ هم بستری ترك کرن□ پر راضی هو یا شادی کرت□ وقت نکاح ک□ ضمن می□ چار مهین□ س□ زیاده مدت ک□ لئ□ هم بستری ترك کرن□ کی شرط رک□ی گئی هو اور اس حکم می□ احتیاط کی بنا پر شوهر ک□ موجود هون□ یا مسافر هون□ یا عورت ک□ منکوحه یا مَمتُوعه هون□ می□ کوئی فرق نهی□ ه□□

۲۴۲۸□ اگر دائمی نکاح می□ مهر معین نه کیا جائ□ تو نکاح صحیح ه□ اور اگر مرد عورت ک□ سات□ جماع کر□ تو اس□ چاهئ□ که اس کا مهر اسی جیسی عورتو□ ک□ مهر ک□ مطابق د□ البته اگر متعه می□ مهر معین نه کیا جائ□ تو متعه باطل هوجاتا ه□□

۲۴۲۹□ اگر دائمی نکاح پ□□ت□ وقت مهر دین□ ک□ لئ□ مدت معین نه کی جائ□ تو عورت مهر لین□ س□ پهل□ شوهر کو جماع کرن□ س□ روك سکتی ه□ قطع نظر اس س□ که مرد مهر دین□ پر قادر هو یا نه هو لیکن اگر وه مهر لین□ س□ پهل□ جماع پر راضی هو اور شوهر اس س□ جماع کر□ تو بعد می□ وه شرعی عذر ک□ بغیر شوهر کو جماع کرن□ س□ نهی□ روك سکتی□

مُتعَه (مُعَیَّنَه مُدّت کا نکاح)

۲۴۳۰□ عورت ک□ سات□ متعه کرنا اگرچه لذت حاصل کرن□ ک□ لئ□ نه هو تب ب□ی صحیح ه□□

۲۴۳۱□ احتیاط واجب یه ه□ که شوهر ن□ جس عورت س□ متعه کیا هو اس ک□ سات□ چار مهین□ س□ زیاده جماع ترك نه کر□□

۲۴۳۲□جس عورت ک□ سات□ متعه کیا جا رها هو اگر وه نکاح می□ یه شرط عائد کر□ که شوهر اس س□ جماع نه کر□ تو نکاح اور اس کی عائد کرده شرط صحیح ه□ اور شوهر اس س□ فقط دوسری لذتی□ حاصل کرسکتا ه□ لیکن اگر وه بعد می□ جماع ک□ لئ□ راضی هو جائ□ تو شوهر اس س□ جماع کر سکتا ه□ اور دائمی عقد می□ ب□ی یهی حکم ه□□

۲۴۳۳□ جس عورت ک□ سات□ متعه کیا گیا هو خواه وه حامله هو جائ□ تب ب□ی خرچ کا حق نهی□ رک□تی□

۲۴۳۴۔ جس عورت کے ساتھ متعہ کیا گیا ہو وہ ہم بستری کا حق نہیں رکھتی اور شوہر سے میراث بھی نہیں پاتی اور شوہر بھی اس سے میراث نہیں پاتا۔ لیکن اگر ۔ ان میں سے کسی ایک فریق نے یا دونوں نے ۔ میراث پانے کی شرط رکھی ہو تو اس شرط کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔ لیکن احتیاط کا خیال رکھے۔

۲۴۳۵۔ جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو اگرچہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ خرچ اور ہم بستری کا حق نہیں رکھتی اس کا نکاح صحیح ہے اور اس وجہ سے کہ وہ ان امور سے ناواقف تھی اس کا شوہر پر کوئی حق نہیں بنتا۔

۲۴۳۶۔ جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو اگر وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جائے اور اس کے باہر جانے کی وجہ سے شوہر کی حق تلفی ہو تو اس کا باہر جانا حرام ہے اور اس صورت میں جبکہ اس کے باہر جانے سے شوہر کی حق تلفی نہ ہوتی ہوتب بھی احتیاط مستحب کی بنا پر شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ جائے۔

۲۴۳۷۔ اگر کوئی عورت کسی مرد کو وکیل بنائے کہ معین مدت کے لئے اور معین رقم کے عوض اس کا خود اپنے ساتھ صیغہ پڑھے اور وہ شخص اس کا دائمی نکاح اپنے ساتھ پڑھ لے یا مدت مقرر کئے بغیر یا رقم کا تعین کئے بغیر متعہ کا صیغہ پڑھ دے تو جس وقت عورت کو ان امور کا پتا چلے اگر وہ اجازت دے دے تو نکاح صحیح ہے ورنہ باطل ہے۔

۲۴۳۸۔ اگر محرم ہونے کے لئے ۔ مثلاً ۔ باپ یا دادا اپنی نابالغ لڑکی یا لڑکے کا نکاح معینہ مدت کے لئے کسی سے پڑھیں تو اس صورت میں اگر اس نکاح کی وجہ سے کوئی فساد نہ ہو تو نکاح صحیح ہے لیکن اگر نابالغ لڑکا شادی کی اس پوری مدت میں جنسی لذت لینے کی بالکل صلاحیت نہ رکھتا ہو یا لڑکی ایسی ہو کہ وہ اس سے بالکل لذت نہ لے سکتا ہو تو نکاح کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

۲۴۳۹۔ اگر باپ یا دادا اپنی بچی کا جو دوسری جگہ ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ بھی ہے یا نہیں محرم بن جانے کی خاطر کسی عورت سے نکاح کر دیں اور زوجیت کی مدت اتنی ہو کہ جس عورت سے نکاح کیا گیا ہو اس سے استمتاع ہوسکے تو ظاہری طور پر محرم بننے کا مقصد حاصل ہوجائے گا اور اگر بعد میں معلوم ہو کہ نکاح کے وقت وہ بچی زندہ نہ تھی تو نکاح باطل ہے اور وہ لوگ جو نکاح کی وجہ سے بظاہر محرم بن گئے تھے نامحرم ہیں۔

۲۴۴۰□ جس عورت ک□ سات□ متعه کیا گیا هو اگر مرد اس کی نکاح می□ معین کی هوئی مدت بخش د□ تو اگر اس ن□ اس ک□ سات□ هم بستری کی هو تو مرد کو چاهئ□ که تمام چیزی□ جن کا وعده کیا گیا ت□ا اس□ د□ د□ اور اگر هم بستری نه کی هو تو اد□ا مهر دینا واجب ه□ اور احتیاط مستحب یه ه□ که سارا مهر اس□ دید□□

۲۴۴۱□ مرد یه کرسکتا ه□ که جس عورت ک□ سات□ اس ن□ پهل□ متعه کیا هو اور اب□ی اس کی عدت ختم نه هوئی هو اس س□ دائمی عقد کرل□ یا دوباره متعه کرل□□

نا محرم پرنگاه □الن□ ک□ احکام

۲۴۴۲□ مرد ک□ لئ□ نامحرم عورت کا جسم دیک□نا اور اسی طرح اس ک□ بالو□ کو دیک□نا خواه لذت ک□ اراد□ س□ هو یا اس ک□ بغیر یا حرام می□ مبتلا هون□ کا خوف ها یا نه هو حرام ه□ اور اس ک□ چهر□ پر نظر □النا اور هات□و□ کو کهنیو□ تک دیک□نا اگر لذت ک□ اراد□ س□ هو یا حرام می□ مبتلا هون□ کا خوف هو تو حرام ه□□ بلکه احتیاط مستحب یه ه□ که لذت ک□ اراد□ ک□ بغیر اور حرام می□ مبتلا هون□ کا خوف نه هو تب ب□ی نه دیک□□□ اسی طرح عورت ک□ لئ□ نامحرم مرد ک□ جسم پر نظر □النا حرام ه□□ لیکن اگر عورت مرد ک□ جسم ک□ ان حصو□ مثلاً سر، دونو□ هات□و□ اور دونو□ پن□لیو□ پر جنهی□ عرفاً چ□پانا ضروری نهی□ ه□ لذت ک□ اراد□ ک□ بغیر نظر □ال□ اور حرام می□ مبتلا هون□ کا خوف نه هو تو کوئی اشکال نهی□ ه□□

۲۴۴۳□ وه ب□ پرده عورتی□ جنهی□ اگر کوئی پرده کرن□ ک□ لئ□ که□ تو اس کو اهمیت نه دیتی هو□، ان ک□ بدن کی طرف دیک□ن□ می□ اگر لذت کا قصد اور حرام می□ مبتلاـ هون□ کا خوف نه هو تو کوئی اشکال نهی□ □ اور اس حکم می□ کافر اور غیر کافر عورتو□ می□ کوئی فرق نهی□ ه□□ اور اسی طرح ان ک□ هات□، چهر□ اور جسم ک□ دیگر حص□ جنهی□ چ□پان□ کی وه عادی نهی□ کوئی فرق نهی□ ه□□

۲۴۴۴□عورت کو چاهئ□ که وه □ علاوه هات□ اور چهر□ ک□□ سر ک□ بال اور اپنا بدن نا محرم مرد س□ چ□پائ□ اور احتیاط لازم یه ه□ که اپنا بدن اور سر ک□ بال اس ل□ک□ س□ ب□ی چ□پائ□ جو اب□ی بالغ تو نه هوا هو لیکن (اتنا سمج□دار هو که) اچ□□ اور بر□ کو سمج□تا هو اور احتمال هو که عورت ک□ بدن پر اس کی نظر پ□ن□ س□ اس کی جنسی خوهش بیدار هو جائ□ گی□لیکن عورت نا محرم مرد ک□ سامن□ چهره اور کلائیو□ تک هات□ ک□ل□ رک□ سکتی ه□□ لیکن اس صورت می□ که حرام می□

مبتلا ہونے کا خوف یا کسی مرد کو (ہاتھ اور چہرہ) دکھانا حرام میں مبتلا کرنے کے ارادے سے ہو تو ان دونوں صورتوں میں ان کا کھلا رکھنا جائز نہیں ہے۔

۲۴۴۵۔ بالغ مسلمان کی شرم گاہ دیکھنا حرام ہے۔ اگرچہ ایسا کرنا شیشے کے پیچھے سے یا آئینے میں یا صاف شفاف پانی وغیرہ میں ہی کیوں نہ ہو۔ اور احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے کافر اور اس بچے کی شرم گاہ کی طرف دیکھنے کا جو اچھے برے کو سمجھتا ہو، البتہ میاں بیوی ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھ سکتے ہیں۔

۲۴۴۶۔ جو مرد اور عورت آپس میں محرم ہوں اگر وہ لذت کی نیت نہ رکھتے ہوں تو شرمگاہ کے علاوہ ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھ سکتے ہیں۔

۲۴۴۷۔ ایک مرد کو دوسرے مرد کا بدن لذت کی نیت سے نہیں دیکھنا چاہئے اور ایک عورت کا بھی دوسری عورت کے بدن کو لذت کی نیت سے دیکھنا حرام ہے۔

۲۴۴۸۔اگرکوئی مرد کسی نامحرم عورت کو پہچانتاہو اگر وہ بے پردہ عورتوں میں سے نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اسے اس کی تصویر نہیں دیکھنی چاہئے۔

۲۴۴۹۔ اگر ایک عورت کسی دوسری عورت کا یا اپنے شوہر کے علاوہ کسی مرد کا انیما کرنا چاہے یا اس کی شرم گاہ کو دھو کر پاک کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ اپنے ہاتھ پر کوئی چیز لپیٹ لے تاکہ اس کا ہاتھ اس (عورت یا مرد) شرم گاہ پر نہ لگے۔ اور اگر ایک مرد کسی دوسرے مرد یا اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کا انیما کرنا چاہے یا اس کی شرم گاہ کو دھو کر پاک کرنا چاہے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۲۴۵۰۔اگر عورت نامحرم مرد سے اپنی کسی ایسی بیماری کا علاج کرانے پر مجبور ہو جس کا علاج وہ بہتر طور پر کرسکتا ہو تو وہ عورت اس نامحرم مرد سے اپنا علاج کراسکتی ہے۔ چنانچہ وہ مرد علاج کے سلسلے میں اس کو دیکھنے یا اس کے بدن کو ہاتھ لگانے پر مجبور ہو تو (ایسا کرنے میں) کوئی اشکال نہیں لیکن اگر وہ محض دیکھ کر علاج کرسکتا ہو تو ضروری ہے اس عورت کے بدن کو ہاتھ نہ لگائے اور اگر صرف ہاتھ لگانے سے علاج کرسکتا ہو تو پھر ضروری ہے کہ اس عورت پر نگاہ نہ ڈالے۔

۲۴۵۱□ اگر انسان کسی شخص کا علاج کرن□ ک□ سلسل□ می□ اس کی شرم گاہ پر نگاہ □الن□ پر مجبور ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس□ چاہئ□ کہ ائینہ سامن□ رک□□ اور اس می□ دیک□□ لیکن اگر شرم گاہ پر نگاہ □الن□ ک□ علاوہ کوئی چارہ نہ ہو تو (ایسا کرن□ می□) کوئی اشکال نہی□□ اور اگر شرم گاہ پر نگاہ □الن□ کی مدت ائین□ می□ دیک□ن□ کی مدت س□ کم ہو تب ب□ی یہی حکم ہ□□

ازدواج ک□ مختلف مسائل

۲۴۵۲□ جو شخص شادی نہ کرن□ کی وجہ س□ حرام "فعل" می□ مبتلا ہوتا ہو اس پر واجب ہ□ کہ شادی کر□□

۲۴۵۳□ اگر شوہر نکاح می□ مثلاً یہ شرط عائد کر□ کہ عورت کنوای ہو اور نکاح ک□ بعد معلوم ہو کہ وہ کنواری نہی□ تو شوہر نکاح کو فسخ کرسکتا ہ□ البتہ اگر فسخ کر□ تو کنواری ہون□ اور کنوار□ نہ ہون□ ک□ مابین مقرر کردہ مہر می□ جو فرق ہو وہ ل□ سکتا ہ□□

۲۴۵۴□ نامحرم مرد اور عورت کا کسی ایسی جگہ سات□ ہونا جہا□ اور کوئی نہ ہو جب کہ اس صورت می□ بہکن□ کا اندیشہ ب□ی ہو حرام ہ□ چاہ□ وہ جگہ ایسی ہو جہا□ کوئی اور ب□ی اسکتا ہو، البتہ اگر بہکن□ کا اندیشہ نہ ہو تو کوئی اشکال نہی□ ہ□□

۲۴۵۵□ اگر کوئی مرد عورت کا مہر نکاح می□ معین کرد□ اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ مہر نہی□ د□ گا تو (اس س□ نکاح نہی□ □و□تا بلکہ) صحیح ہ□ لیکن ضروری ہ□ کہ مہر ادا کر□□

۲۴۵۶□جو مسلمان اسلام س□ خارج ہوجائ□ اور کفر اختیاط کر□ تو اس□ "مرتد" کہت□ ہی□ اور مرتد کی دو قسمی□ ہی□: ۱□ مرتد فطری ۲□ مرتد ملی□ مرتد فطری وہ شخص ہ□ جس کی پیدائش ک□ وقت اس ک□ ما□ باپ دونو□ یا ان می□ کوئی ایک مسلمان ہو اور وہ خود ب□ی اچ□□ بر□ کو پہچانن□ ک□ بعد مسلمان ہو ہوا ہو لیکن بعد می□ کافر ہوجائ□، اور مرتد ملی اس ک□ برعکس ہ□ (یعنی وہ شخص ہ□ جس کی پیدائش ک□ وقت ما□ باپ دونو□ یا ان می□ س□ ایک ب□ی مسلمان نہ ہو)□

۲۴۵۷□ اگر عورت شادی ک□ بعد مرتد ہوجا□ تو اس کا نکاح □و□ جاتا ہ□ اور اگر اس ک□ شوہر ن□ اس ک□ سات□ جماع نہ کیا ہو تو اس ک□ لی□ عدت نہی□ ہ□□ اور اگر جماع ک□ بعد مرتد ہوجائ□ لیکن یائسہ ہوچکی ہو یا بہت چ□و□ی ہو تب ب□ی یہی حکم ہ□ لیکن اگر اس کی عمر حیض ان□ وال□ عورتو□ ک□ برابر ہو تو اس□ چاہئ□ کہ اس دستور ک□ مطابق جس کا ذکر طلاق ک□ احکام می□ کیا جائ□ گا عدت گزار□ اور (علماء ک□ مابین) مشہور یہ ہ□ کہ اگر عدت ک□ دوران

مسلمان ہوجائ تو اس کا نکاح (نہی وتا یعنی) باقی رہتا ہ اور یہ حکم وجہ س خالی نہی ہ اگرچہ بہتر یہ ہ کہ احتیاط کی رعایت ترک نہ ہو اور یائسہ اس عورت کو کہت ہی جس کی عمر پچاس سال ہوگئی ہو اور عمر رسیدہ ہون کی وجہ س اس حیض نہ آتا ہو اور دوبارہ آن کی امید بی نہ ہو

۲۴۵۸ اگر کوئی مرد شادی ک بعد مرتد فطری ہوجائ تو اس کی بیوی اس پر حرام ہوجاتی ہ اور اس عورت ک لئ ضروری ہ کہ وفات ک عدت ک برابر جس کا بیان طلاق ک احکام می ہوگا عدت رک

۲۴۵۹اگر کوئی مرد شادی ک بعد مرتد ملی ہوجائ تو اس کا نکاح و جاتا ہ لہذا اگر اس ن اپنی بیوی ک سات جماع کیا ہو یا وہ عورت یائسہ یا بہت چوی ہو تو اس ک لی عدت نہی ہ اور اگر وہ مرد جماع ک بعد مرتد ہو اور اس کی بیوی ان عورتو کی ہم سن ہو جنہی حیض آتا ہ تو ضروری ہ کہ وہ عورت طلاق کی عدت ک برابر جس کا ذکر طلاق ک احکام می آئ گا عدت رک اور مشہور یہ ہ کہ اگر اس کی عدت ختم ہون س پہل اس کا شوہر مسلمان ہوجائ تو اس کا نکاح قائم رہتا ہ اور یہ حکم بی وجہ س خالی نہی ہ البتہ احتیاط کا خیال رکنا بہتر ہ

۲۴۶۰ اگر عورت عقد می مرد پر شرط عائد کر کہ اس (ایک معین) شہر س باہر نہ ل جائ اور مرد بی اس شرط کو قبول کرل تو ضروری ہ کہ اس عورت کو اس کی رضامندی ک بغیر اس شہر س باہر نہ ل جائ

۲۴۶۱ اگر کسی عورت کی پہل شوہر س لکی ہو تو بعد می اس کا دوسرا شوہر اس لکی کا نکاح اپن اس لک س کرسکتا ہ جو اس بیوی س نہ ہو نیز اگر کسی لکی کا نکاح اپن بی س کر تو بعد می اس لکی کی ما س خود بی نکاح کرسکتا ہ

۲۴۶۲ اگر کوئی عورت زنا س حاملہ ہوجائ تو بچ کو گرانا اس ک لئ جائز نہی ہ

۲۴۶۳ اگر کوئی مرد کسی ایسی عورت س زنا کر جو شوہر دار نہ ہو اور کسی دوسر کی عدت می بی نہ ہو چنانچہ بعد می اس عورت س شادی کرل اور کوئی بچہ پیدا ہوجائ تو اس صورت می کہ جب وہ یہ نہ جانت ہو کہ بچہ حلال نطف س ہ یا حرام نطف س تو وہ بچہ حلال زادہ ہ

۲۴۶۴۔ اگر کسی مرد کو یہ معلوم نہ ہو کہ ایک عورت عدت میں ہے اور وہ اس سے نکاح کرے تو اگر عورت کو بھی اس بارے میں علم نہ ہو اور ان کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہوگا اور شرعاً ان دونوں کا بچہ ہوگا لیکن اگر عورت کو علم تھا کہ وہ عدت میں ہے اور عدت کے دوران نکاح کرنا حرام ہے تو شرعاً وہ بچہ باپ کا ہوگا۔ اور مذکورہ دونوں صورتوں میں ان دونوں کا نکاح باطل ہے اور جیسے کہ بیان ہوچکا ہے وہ دونوں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔

۲۴۶۵۔ اگر کوئی عورت یہ کہے کہ میں یائسہ ہوں تو اس کی یہ بات قبول نہیں کرنی چاہئے لیکن اگر کہے کہ میں شوہر دار نہیں ہوں تو اس کی بات مان لینا چاہئے۔ لیکن اگر وہ غلط بیان ہو تو اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ اس کے بارے میں تحقیق کی جائے۔

۲۴۶۶۔اگر کوئی شخس کسی ایسی عورت سے شادی کرے جس نے کہا ہو کہ میرا شوہر نہیں ہے اور بعد میں کوئی اور شخص کہے کہ وہ عورت اس کی بیوی ہے تو جب تک شرعاً یہ بات ثابت نہ ہوجائے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اس کی بات کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔

۲۴۶۷۔جب تک لڑکا یا لڑکی دو سال کے نہ ہوجائیں باپ، بچوں کو ان کی ماں سے جدا نہیں کرسکتا اور احوط اور اولی یہ ہے کہ بچے کو سات سال تک اس کی ماں سے جدا نہ کرے۔

۲۴۶۸۔اگر رشتہ مانگنے والے کی دیانت داری اور اخلاق سے خوش ہو تو بہتر یہ ہے کہ لڑکی کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دینے سے انکار نہ کرے۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے روایت ہے کہ "جب بھی کوئی شخص تمہاری لڑکی کا رشتہ مانگنے آئے اور تم اس شخص کے اخلاق اور دیانت داری سے خوش ہو تو اپنی لڑکی کی شادی اس سے کردو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو گویا زمین پر ایک بہت بڑا فتنہ پھیل جائے گا۔"

۲۴۶۹۔اگر بیوی شوہر کے ساتھ اس شرط پر اپنے مہر کی مصالحت کرے (یعنی اسے مہر بخش دے) کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا تو واجب ہے کہ وہ دوسری شادی نہ کرے۔ اور بیوی کو بھی مہر لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

۲۴۷۰۔ جو شخص ولد الزنا ہو اگر وہ شادی کرلے اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہے۔

۲۴۷۱□ اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک ک□ روزو□ می□ یا عورت ک□ حائض ہون□ کی حالت می□ اس س□ جماع کر□ تو گنہگار ہ□ لیکن اگر اس جماع ک□ نتیج□ می□ ان ک□ ہا□ کوئی بچہ پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہ□□

۲۴۷۲□ جس عورت کو یقین ہو کہ اس کا شوہر سفر می□ فوت ہوگیا ہ□ اگر وہ وفات کی عدت ک□ بعد شادی کر□ اور بعد از□ اس کا پہلا شوہر سفر س□ (زندہ سلامت) واپس آجائ□ تو ضروری ہ□ کہ دوسر□ شوہر س□ جدا ہو جائ□ اور وہ پہل□ شوہر پر حلال ہوگی لیکن اگر دوسر□ شوہر ن□ اس س□ جماع کیا ہو تو عورت ک□ لئ□ ضروری ہ□ کہ عدت گزار□ اور دوسر□ شوہر کو چاہئ□ کہ اس جیسی عورتو□ ک□ مہر ک□ مطابق اس□ مہر ادا کر□ لیکن عدت (ک□ زمان□) کا خرچ (دوسر□ شوہر ک□ ذم□) نہی□ ہ□□

دود□ پلان□ ک□ احکام

۲۴۷۳□ اگر کوئی عورت ایک بچ□ کو ان شرائط ک□ سات□ ک□ دود□ پلائ□ جو مسئلہ ۲۴۸۳ می□ بیان ہو□ گی تو وہ بچہ مندرجہ ذیل لوگو□ کا محرم بن جاتا ہ□□

۱□ خود وہ عورت □ اور اس□ رضاعی ما□ کہت□ ہی□□

۲□ عورت کا شوہر جو کہ دود□ کا مالک ہ□□ اور اس□ رضاعی باپ کہت□ ہی□□

۳□ اس عورت باپ اور ما□□ اور جہا□ تک یہ سلسلہ اوپر چلا جائ□ اگرچہ وہ اس عورت ک□ رضاعی ما□ باپ ہی کیو□ نہ ہو□□

۴□ اس عورت ک□ وہ بچ□ جو پیدا ہوچک□ ہو□ یا بعد می□ پیدا ہو□□

۵□ اس عورت کی اولاد کی اولاد خواہ یہ سلسلہ جس قدر ب□ی نیچ□ چلاجائ□ اور اولاد کی اولاد خواہ حقیقی ہو خواہ اس کی اولاد ن□ ان بچو□ کو دود□ پلایا ہو□

۶□ اس عورت کی بہنی□ اور ب□ائی خواہ وہ رضاعی ہی کیو□ نہ ہو□ یعنی دود□ پین□ کی وجہ س□ اس عورت ک□ بہن اور ب□ائی بن گئ□ ہو□□

۷□ اس عورت کا چچا اور پ□وپ□ی خواہ وہ رضاعی ھی کیو□ نہ ہو□□

۸□ اس عورت کا ماموں□ اور خالہ خواہ وہ رضاعی ھی کیو□ نہ ہو□□

۹□ اس عورت کو□ اس شوہر کی اولاد جو دود□ کا مالک ہ□□ اور جہا□ تک ب□ی یہ سلسلہ نیچ□ چلا جائ□ اگرچہ اس کی اولاد رضاعی ھی کیو□ نہ ہو□

۱۰□ اس عورت کو□ اس شوہر ک□ ما□ باپ جو دود□ کا مالک ہ□□ اور جہا□ تک ب□ی یہ سلسلہ اوپر چلا جائ□□

۱۱□ اس عورت کو□ اس شوہر ک□ بہن ب□ائی جو دود□ کا مالک ہ□ خواہ اس ک□ رضای بہن ب□ائی ھی کیو□ نہ ہو□□

۱۲□ اس عورت کا جو شوہر دود□ کا مالک ہ□ اس ک□ چچا اور پ□وپ□یا□ اور ماموں□ اور خالائی□□ اور جہا□ تک یہ سلسلہ اوپر چلا جائ□ اور اگرچہ وہ رضاعی ھی کیو□ نہ ہو□□

اور ان ک□ علاوہ کئی اور لوگ ب□ی دود□ پلان□ کی وجہ س□ محرم بن جات□ ہی□ جن کا ذکر آئندہ مسائل می□ کیا جائ□ گا□

۲۴۷۴□اگر کوئی عورت کسی بچ□ کو ان شرائط ک□ سات□ دود□ پلائ□ جن کا ذکر مسئلہ ۲۴۸۳ می□ کیا جائ□ گا تو اس بچ□ کا باپ ان ل□کیو□ س□ شادی نہی□ کر سکتا جنہی□ وہ عورت جنم د□ اور اگر ان می□ س□ کوئی ایک ل□کی اب□ی اس کی بیوی ہو تو اس کا نکاح □و□ جائ□ گا□ البتہ اس کا اس عورت کی رضاعی ل□کیو□ س□ نکاح کرنا جائز ہ□ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہ□ کہ ان ک□ سات□ ب□ی نکاح نہ کر□ نیز احتیاط کی بنا پر وہ اس عورت ک□ اس شوہر کی بی□یو□ س□ نکاح نہی□ کر سکتا جو دود□ کا مالک ہ□ اگرچہ وہ اس شوہر کی رضاعی بی□یا□ ہو□ لہذا اگر اس وقت ان می□ س□ کوئی عورت اس کی بیوی ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کا نکاح □و□ جاتا ہ□□

۲۴۷۵□ اگر کوئی عورت کسی بچ□ کو ان شرائط ک□ سات□ دود□ پلائ□ جن کا ذکر مسئلہ ۲۴۸۳ می□ کیا جائ□ گا تو اس عورت کا وہ شوہر جو کہ دود□ کا مالک ہ□ اس بچ□ کی بہنو□ کا محرم نہی□ بن جاتا لیکن احتیاط مستجب یہ ہ□ کہ وہ ان س□ شادی نہ کر□ نیز شوہر ک□ رشتہ دار ب□ی اس بچ□ ک□ ب□ائی بہنو□ ک□ محرم نہی□ بن جات□□

۲۴۷۶۔ اگر کوئی عورت ایک بچے کو دودھ پلائے تو وہ اس کے بھائیوں کی محرم نہیں بن جاتی اور اس عورت کے رشتہ دار بھی اس بچے کے بھائی بہنوں کے محرم نہیں بن جاتے۔

۲۴۷۷۔ اگر کوئی شخص اس عورت سے جس نے کسی لڑکی کو پورا دودھ پلایا ہو نکاح کرلے اور اس سے مجامعت کرلے تو پھر وہ اس لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا۔

۲۴۸۷۔ اگر کوئی شخص کسی لڑکی سے نکاح کرلے تو پھر وہ اس عورت سے نکاح نہیں کرسکتا جس نے اس لڑکی کو پورا دودھ پلایا ہو۔

۲۴۷۹۔ کوئی شخص اس لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا جسے اس شخص کی ماں یا دادی نے دودھ پلایا ہو۔ نیز اگر کسی شخص کے باپ کی بیوی نے (یعنی اس کی سوتیلی ماں نے) اس شخص کے باپ کا مملوکه دودھ کسی لڑکی کو پلایا ہو تو ہو شخص اس لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا۔ اور اگر کوئی شخص کسی دودھ پیتی بچی سے نکاح کرے اور اس کے بعد اس کی ماں یا دادی یا اس کی سوتیلی ماں اس بچی کو دودھ پلادے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۴۸۰۔ جس لڑکی کو کسی شخص کی بہن یا بھابی نے بھائی کے دودھ سے پورا دودھ پلایا ہو وہ شخص اس لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا۔ اور جب کسی شخص کی بھانجی، بھتیجی یا بہن یا بھائی کی پوتی یا نواسی نے اس بچی کو دودھ پلایا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

۲۴۸۱۔اگر کوئی عورت اپنی لڑکی کے بچے کو (یعنی اپنے نواسے یا نواسی کو) پورا دودھ پلائے تو وہ لڑکی اپنے شوہر پر حرام ہوجائے گی۔ اور اگر کوئی عوعرت اس بچے کو دودھ پلائے جو اس کی لڑکی کے شوہر کی دوسری بیوی سے پیدا ہوا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر کوئی عورت اپنے بیٹے کے بچے کو (یعنی اپنے پوتے یا پوتی کو) دودھ پلائے تو اس کے بیٹے کی بیوی (یعنی دودھ پلائی کی بہو) جو اس دودھ پیتے بچے کی ماں ہے اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوگی۔

۲۴۸۲۔ اگرکسی لڑکی کی سوتیلی ماں اس لڑکی کے شوہر کے بچے کو اس لڑکی کے باپ کا مملوکه دودھ پلادے تو اس احتیاط کی بنا پر جس کا ذکر مسئله ۲۴۷۴ میں کیا گیا ہے، وہ لڑکی اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے خواہ بچه اس لڑکی کے بطن سے یا کسی دوسری عورت کے بطن سے ہو۔

دودھ پلانے سے محرم بننے کی شرائط

۲۴۸۳□بچ□ کو جو دود□ پلانا محرم بن□□ کا سبب بنتا ہ□ اس کی ا□□ شرطی□ ہی□ :

۱□ بچہ زندہ عورت کا دود□ پئ□□ پس اگروہ مردہ عورت ک□ پستان س□ دود□ پئ□ تو اس کا کوئی فائدہ نہی□□

۲□ عورت کا دود□ فعل حرام کا نتیجہ نہ ہو□ پس اگر ایس□ بچ□ کا دود□ جو ولدالزنا ہو کسی دوسر□ بچ□ کو دیا جائ□ تو اس دود□ ک□ توسط س□ وہ دوسرا بچہ کسی کا محرم نہی□ بن□ گا□

۳□ بچہ پستان س□ دود□ پئ□□ پس اگر دود□ اس ک□ حلق می□ ان□یلا جائ□ تو بیکار ہ□□

۴□ دود□ خالص ہو اور کسی دوسری چیز س□ ملا ہو نہ ہو□

۵□ دود□ ایک ہی شوہر کا ہو□ پس جس عورت کو دود□ اترتا ہو اگر اس□ کو طلاق ہو جائ□ اور وہ عقد ثانی کرل□ اور دوسر□ شوہر س□ حاملہ ہو جائ□ اور بچہ جنن□ تک اس ک□ پہل□ شوہر کا دود□ اس می□ باقی ہو مثلاً اگر اس بچ□ کو خود بچہ جنن□ س□ قبل پہل□ شوہر کا دود ا□□ دفعہ اور وضع حمل ک□ بعد دوسر□ شوہر کا دود□ سات دفعہ پلائ□ تو وہ بچہ کسی کا ب□ی محرم نہی□ بنتا□

۶□ بچہ کسی بیماری کی وجہ س□ دود□ کی ق□ نہ کرد□ اور اگر ق□ کرد□ تو بچہ محرم نہی□ بنتا ہ□□

۷□ بچ□ کو اس قدر دود□ پلاجائ□ کہ اس کی ہ□یا□ اس دود□ س□ مضبوط ہو□ اور بدن کا گوشت ب□ی اس س□ بن□ اور اگر اس بات کا علم نہ ہو کہ اس قدر دود□ پیا ہ□ یا نہی□ تو اگر اس ن□ ایک دن اور ایک رات یا پندرہ دفعہ پی□ ب□ر کر دود□ پیاہو تب ب□ی (محرم ہون□ ک□ لئ□) کافی ہ□ جیسا کہ اس کا (تفصیلی) ذکر ان□ وال□ مسئل□ می□ کیا جائ□ گا□ لیکن اگر اس بات کا علم ہو کہ اس کی ہ□یا□ اس دود□ س□ مضبوط نہی□ ہوئی□ اور اس کا گوشت ب□ی اس س□ نہی□ بنا حالانکہ بچ□ ن□ ایک دن اور ایک رات یا پندرہ دفعہ دود□ پیا ہو تو اس جیسی صورت می□ احتیاط کا خیال کرنا ضروری ہ□□

۸□ بچ□ کی عمر ک□ دو سال مکمل نہ ہوئ□ ہو□ اور اگر اس کی عمر دو سال ہون□ ک□ بعد اس□ دود□ پلایا جائ□ تو وہ کسی کا محرم نہی□ بنتا بلکہ اگر مثال ک□ طور پر وہ عمر ک□ دو سال مکمل ہون□ س□ پہل□ ا□□ دفعہ اور اس ک□ بعد سات□ دفعہ دود□ پئ□ تب ب□ی وہ کسی کا محرم نہی□ بنتا□ لیکن اگر دود□ پلان□ والی عورت کو بچہ جن□ ہوئ□ دو سال س□ زیادہ مدت گزر چکی

هو اور اس کا دود□ اب□ی باقی هو اور وه کسی بچ□ کو دود□ پلائ□ تو وه بچه ان لوگو□ کا محرم بن جاتا ه□ جن کا ذکر اوپر کیا گیا ه□□

۲۴۸۴□ دود□ پین□ کی وجه س□ محرم بنن□ ک□ لئ□ ضروری ه□ که ایک دن رات می□ بچه نه غذا ک□ائ□ اور نه کسی دوسری عورت کا دود□ پئ□ لیکن اگر اتنی ت□و□ی غذا ک□ائ□ که لوگ یه نه کهی□ که اس ن□ بیچ می□ غذا ک□ائی ه□ تو پ□ر کوئی اشکال نهی□□ نیز یه ب□ی ضروری ه□ که پندره مرتبه ایک هی عورت کا دود□ پئ□ اور اس پندره مرتبه دود□ پین□ ک□ درمیان کسی دوسری عورت کا دود□ نه پئ□ اور هر بار بلافاصله دود□ پئ□□ ها□ اگر دود□ پیت□ هوئ□ سانس ل□ یا ت□و□ا ساصبر کر□ گویا که جب اس ن□ پهلی بار پستان منه می□ لیا ت□ا اس وقت س□ ل□ کر اس ک□ سیر هوجان□ تک ایک دفعه دود□ پینا هی شمار کیا جائ□ تو اس می□ کوئی اشکال نهی□□

۲۴۸۵□ اگر کوئی عورت اپن□ شوهر کا دود□ کسی بچ□ کو پلائ□□ بعد از□ عقد ثانی کرل□ اور دوسر□ شوهر کا دود□ کسی اور بچ□ آپس می□ محرم نهی□ بنت□ اگر چه بهتر یه ه□ که وه آپس می□ شادی نه کری□□

۲۴۸۶□ اگر کوئی عورت ایک شوهر کا دود□ کئی بچو□ کو پلائ□ تو وه سب بچ□ آپس می□ نیز اس آدمی ک□ اور اس عورت ک□ جنس ن□ انهی□ دود□ پلایا هو محرم بن جات□ هی□□

۲۴۸۷□ اگر کسی شخص کی کئی بیویا□ هو□ اور ان می□ س□ هر ایک شرائط ک□ سات□ جو بیان کی گئی هی□ ایک ایک بچ□ کو دود□ پلاد□ تو وه سب بچ□ آپس می□ اور اس آدمی اور ان تمام عورتو□ ک□ محرم بن جات□ هی□□

۲۴۸۸□ اگر کسی شخص کو دو بیویو□ کو دود□ اترتا هو اور ان می□ س□ ایک کسی بچ□ کو مثال ک□ طور پر آ□□ مرتبه اور دوسری سات مرتبه دود□ پلاد□ تو وه بچه کسی کا ب□ی محرم نهی□ بنت□□

۲۴۸۹□ اگر کوئی عورت ایک شوهر کا پورا دود□ ایک ل□ک□ اور ایک ل□کی کو پلائ□ تو اس ل□کی ک□ بهن ب□ائی اس ل□ک□ ک□ بهن ب□ائیو□ ک□ محرم نهی□ بن جات□□

۲۴۹۰□ کوئی شخص اپنی بیوی کی اجازت ک□ بغیر ان عورتو□ س□ نکاح نهی□ کرسکتا جو دود□ پین□ کی وجه س□ اس کی بیوی کی ب□انجیا□ یا ب□تیجیا□ بن گئی هو□ نیز اگر کوئی شخص کسی ل□ک□ س□ اغلام کر□ تو وه اس ل□ک□ کی رضاعی بی□ی، بهن، ما□

اور دادی س□ یعنی ان عورتو□ س□ جو دود□ پین□ کی وجه س□ اس کی بیـ□ی، بهن، مـا□ اور دادی بن گئی هو□ نکـاح نهی□ کرسکتا□اور احتیاط کی بنا پر اس صورت می□ جبکه لواطت کرن□ والا بالغ هو تب ب□ی یهی حکم ه□□

۲۴۹۱□ جس عورت ن□ کسی شخص ک□ ب□ائی کو دود□ پلایا هو وه اس شخص کی محرم نهی□ بن جاتی اگرچه احتیاط مسحب یه ه□ که اس شادی نه کر□□

۲۴۹۲□ کوئی آدمی دو بهنو□ س□ (ایک هی وقت می□) نکاح نهی□ کرسکتا اگرچه وه رضا۴ی بهنی□ هی هو□ یعنی دود□ پین□ کی وجه س□ ایک دوسری کی بهنی□ بن گئی هو□ اور اگر وه دو عورتو□ س□ شادی کر□ اور بعد می□ اس□ پتا چل□ که وه آپس می□ بهنی□ هی□ تو اس صورت می□ جب که ان کی شادی ایک هی وقت می□ هوئی هو اظهر یه ه□ که دونو□ نکاح باطل هی□□ اور اگر نکاح ایک هی وقت می□ نه هوا هو تو پهلا نکاح صحیح هو دوسرا باطل ه□□

۲۴۹۳□ اگر کوئی عورت اپن□ شوهر کا دود□ ان اشخاص کا پلائ□ جن کا ذکر ذیل می□ کیا گیا ه□ تو اس عورت کا شوهر اس پر حرام نهی□ هوتا اگرچه بهتر یه ه□ که احتیاط کی جائ□□

۱□ اپن□ ب□ائی اور بهن کو□

۲□ اپن□ چچا، پ□وپ□ی، اامو□ اور خاله کو□

۳□ اپن□ چچا اور مامو□ کی اولاد کو□

۴□ اپن□ ب□تیج□ کو□

۵□ اپن□ جی□□ یا دیور اور نند کو□

۶□ اپن□ ب□انج□ یا اپن□ شوهر ک□ ب□انج□ کو□

۸□ اپن□ شوهر کی دوسری بیوی ک□ نواس□ یا نواسی کی□

۲۴۹۴۔ اگر کوئی عورت کسی شخص کی پھوپھی زاد یا خالہ زاد بہن کو دودھ پلائے تو وہ (عورت) اس شخص کی محرم نہیں بنتی لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ شخص اس عورت سے شادی نہ کرے۔

۲۴۹۵۔ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اگر اس کی ایک بیوی دوسری بیوی کے چچا کے بیٹے کو دودھ پلائے تو جس عورت کے چچا کے بیٹے نے دودھ پیا ہے وہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوگی۔

دودھ پلانے کے آداب

۲۴۹۶۔ بچے کو دودھ پلانے کے لئے سب عورتوں سے بہتر اس کی اپنی ماں ہے۔ اور ماں کے لئے مناسب ہے کہ بچے کو دودھ پلانے کی اجرت اپنے شوہر سے نہ لے اور شوہر کے لئے اچھی بات یہ ہے کہ اسے اجرت دے اور اگر بچے کی ماں، دایہ (دودھ ماں) کے مقابلے میں زیادہ اجرت لینا چاہے تو شوہر بچے کو اس سے لے کر دایہ کے سپرد کرسکتا ہے۔

۲۴۹۷۔ مستحب ہے کہ بچے کی دایہ شیعہ اثنا عشری، ہوش مند، پاک دامن اور خوش شکل ہو اور مکروہ ہے کہ وہ غبی، غیر شیعہ اثنا عشری، بد صورت، بد اخلاق یا حرام زادی ہو اور یہ بھی مکروہ ہے۔ کہ اس عورت کو بطور دایہ منتخب کیا جائے جس کا دودھ ایسے بچے سے ہو جو والدالزنا ہو۔

دودھ پلانے کے مختلف مسائل

۲۴۹۸۔ عورتوں کے لئے بہتر ہے کہ وہ ہر ایک کے بچے کو دودھ نہ پلائیں کیونکہ ہوسکتا ہے وہ یہ یاد نہ رکھ سکیں کہ انہوں نے کس کسی کو دودھ پلایا ہے اور (ممکن ہے کہ) بعد میں دو محرم ایک دوسرے سے نکاح کرلیں۔

۲۴۹۹۔ اگر ممکن ہو تو مستحب ہے کہ بچے کو پورے ۲۱ مہینے دودھ پلایا جائے اور دوسال سے زیادہ دودھ پلانا مناسب نہیں ہے۔

۲۵۰۰۔ اگر دودھ پلانے کی وجہ سے شوہر کا حق تلف نہ ہوتا ہو تو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص کے بچے کو دودھ پلاسکتی ہے۔

۲۵۰۱ اگر کسی عورت کا شوهر ایک شیر خوار بچی س نکاح کر اور وه عورت اس بچی کو دود پلائ تو مشهور قول کی بنا پر وه عورت اپن شوهر کی ساس بن جاتی ه اور اس پر حرام هوجاتی ه لیکن یه حکم اشکال س خالی نهی ه اور احتیاط کا خیال رکنا چاهئ

۲۵۰۲ اگر کوئی چاه که اس کی بابی اس کی محرم بن جائ تو بعض فقهان فرمایا ه که اس چاهئ که کسی شیر خوار بچی س مثال ک طور پر دو دن ک لئ متعه کرل اور ان دونو می ان شرائط ک سات جن کا ذکر مسئله ۲۴۸۳ می کیا گیا ه اس کی بابی اس بچی کو دود پلائ تاکه وه اس کی بیوی کی ما بن جائ لیکن یه حکم اس صورت می جب بائی بائی ک مملوک دود س اس بچی کو پلائ محل اشکال ه

۲۵۰۳ اگر کوئی کرد کسی عورت س شادی کرن س پهل که که رضاعت کی وجه س وه عورت مج پر حرام ه مثلاً که که می ن اس عورت کی ما کا دود پیا ه تو اگر اس بات کی تصدیق ممکن هو تو وه اس عورت س شادی نهی کرسکتا اور اگروه یه بات شادی ک بعد که اور خود عورت بی اس بات کو قبول کر تو ان کا نکاح باطل ه لهذا اگر مرد ن اس عورت س هم بستری نه کی هو یا کی هو لیکن هم بستری ک وقت عورت کو معلوم هو که وه اس مرد پر حرام ه تو عورت کا کوئی مهر نه اور اگر عورت کو هم بستری ک بعد پتا چل که وه اس مرد پر حرام تی تو ضروری ه که شوهر اس جیسی عورتو ک مهر ک مطابق اس مهر د

۲۵۰۴ اگر کوئی عورت شادی س پهل کهه د که رضاعت کی وجه س می اس مرد پر حرام هو اور اس کی تصدیق ممکن هو تو وه اس مرد س شادی نهی کرسکتی اور اگر وه یه بات شادی ک بعد که تو اس کا کهنا ایسا هی جیس که مرد شادی ک بعد که که وه عورت اس پر حرام ه اور اس ک متعلق حکم سابقه مسئل می بیان هوچکا ه

۲۵۰۵ دود پلانا جو محرم س بنن کا سبب ه دو چیزو س ثابت هوتا ه :

۱ ایک ایسی جماعت کا خبر دینا جس کی بات پر یقین یا اطمینان هوجائ

۲ دو عادل مرد اس کی گواهی دی لیکن ضروری ه که وه دود پلان کی شرائط ک بار می بی بتائی مثلاً کهی که هم ن فلا بچ کو چوبیس گن فلا عورت ک پستان س دود پیت دیکا ه اور اس ن اس دوران اور کوئی چیز بی

نہی کائی اور اسی طرح ان باقی شرائط کو بی واشگاف الفاظ می بیان کری جن کا ذکر مسئلہ ۲۴۸۳ می کیا ہ

البتہ ایک مرد اور دو عورتو یا چار عورتو کی گواہی ہ جو سب ک سب عادل ہو رضاعت کا ثابت محل اشکال ہ

۲۵۰۶ اگر اس بات می شک ہو کہ بچ ن اتنی مقدار می دود پیا ہ جو محرم بنن کا سبب ہ یا نہی پیا ہ یا گمان ہو کہ اس ن اتنی مقدار می دود پیا ہ تو بچہ کسی کا بی محرم نہی ہوتا لیکن بہتر یہ ہ کہ احتیاط کی جائ

طلاق ک احکام

اشارہ

۲۵۰۷جو مرد اپنی بیوی کو طلاق د اس ک لئ ضروری ہ کہ بالغ اور عاقل ہو لیکن اگر دس سال کا بچہ اپنی بیو کو طلاق د تو اس ک بار می احتیاط کا خیال رکی اور اسی طرح ضروری ہ کہ مرد اپن اختیار س طلاق د اور اگر اس اپنی بیوی کو طلاق دین پر مجبور کیا جائ تو طلاق باطل ہ اور یہ بی ضروری ہ کہ وہ شخص طلاق کی نیت رکتا ہو لہذا اگر وہ مثلاً مذاق مذاق می طلاق کا صیغہ کہ تو طلاق صحیح نہی ہ

۲۵۰۸ ضروری ہ کہ عورت طلاق ک وقت حیض یا نفاس س پاک ہو اور اس ک شوہر ن اس پاکی ک دوران اس س ہم بستری نہ کی ہو اور ان دو شرطو کی تفصیل ائندہ مسائل می بیان کی جائ گی

۲۵۰۹ عورت کو حیض یا نفاس کی حالت می تین صورتو می طلاق دینا صحیح ہ:

۱ شوہر ن نکاح ک بعد اس س ہم بستری نہ کی ہو

۲ معلوم ہو کہ وہ حاملہ ہ اور اگر یہ بات معلوم نہ ہو اور شوہر اس حیض کی حالت می طلاق د د اور بعد می شوہر کو پتا چل کہ وہ حاملہ تی تو وہ طلاق باطل ہ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہ کہ اس دوبارہ طلاق د

۳ مرد غیر حاضری یا ایسی ہی کسی اور وجہ س اپنی بیو س جدا ہوا اور یہ معلوم نہ ہوسکتا ہو کہ عورت حیض یا نفاس س س پاک ہ یا نہی لیکن اس صورت می احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہ کہ مرد انتظار کر تاکہ بیو س جدا ہون ک بعد کم از کم ایک مہینہ گزر جائ اس ک بعد اس طلاق د

۲۵۱۰□ اگر کوئی شخص عورت کو حیض س□ پاک سمج□□ اور اس□ طلاق د□ د□ اور بعد می□ پتا چل□ که وه حیض کی حالت می□ ت□ی تو اس کی طلاق باطل ه□ اور اگر شوهراس□ حیض کی حالت می□ سمج□□ اور طلاق د□ د□ اور بعد می□ معلوم هو که پاک ت□ی تو اس کی طلاق صحیح ه□□

۲۵۱۱□ جس شخص کو علم هو که اس کی بیوی حیض یا نفاس کی حالت می□ ه□ اگر وه بیوی س□ جدا هو جائ□ مثلاً سفر اختیار کر□ اور اس□ طلاق دینا چاهتا هو تو اس□ چاهئ□ که اتنی مدت صبر کر□ جس می□ اس□ یقین یا اطمینان هو جائ□ که وه عورت حیض یا نفاس س□ پاک هو گئی ه□ اور جب وه یه جان ل□ که عورت پاک ه□ اس□ طلاق د□□ اور اگر اس□ شک هوتب ب□ی یهی حکم ه□ لیکن اس صورت می□ غائب شخص کی طلاق ک□ بار□ می□ مسئله ۲۵۰۹ می□ جو شرائط بیان هوئی هی□ ان کا خیال ر ک□□□

۲۵۱۲□جو شخص اپنی بیوی س□ جدا هو اگر وه اس□ طلاق دینا چاه□ تو اگر وه معلوم کرسکتا هو که اس کی بیوی حیض یا نفاس کی حالت می□ ه□ یا نهی□ تو اگرچه عورت کی حیض کی عادت یا ان دوسری نشانیو□ کو جو شرع می□ معین هی□ دیک□ت□ هوئ□ اس□ طلاق د□ اور بعد می□ معلوم هو که وه حیض یا نفاس کی حالت می□ ت□ی تو اس کی طلاق صحیح ه□□

۲۵۱۳□اگر کوئی شخص اپنی بیوی س□ جو حیض یا نفاس س□ پاک هو هم بستری کر□ اور پ□ر اس□ طلاق دینا چاه□ تو ضروری ه□ که صبر کر□ حتی که اس□ دوباره حیض آجائ□ اور پ□ر وه پاک هوجائ□ لیکن اگر ایسی عورت کو هم بستری ک□ بعد طلاق دی جائ□ جس کی عمر نو سال س□ کم هو یا معلوم هو که وه حامله ه□ تو اس می□ کوئی اشکال نهی□ اور اگر عورت یائسه هو تب ب□ی یهی حکم ه□□

۲۵۱۴□اگر کوئی شخص ایسی عورت س□ هم بستری کر□ جو حیض یا نفاس س□ پاک هو اور اسی پاکی کی حالت می□ اس□ طلاق د□ د□ اور بعد می□ معلوم هو که وه طلاق دین□ ک□ وقت حامله ت□ی تو وه طلاق باطل ه□ اور احتیاط مستحب یه ه□ هک شوهر اس□ دوباره طلاق د□□

۲۵۱۵□ اگر کوئی شخص ایسی عورت س□ هم بستری کر□ جو حیض یا نفاس س□ پاک هو پ□ر وه اس س□ جدا هوجائ□ مثلاً سفر اختیار کر□ لهذا اگر وه چاه□ که سفر ک□ دوران اس□ طلاق د□ اور اس کی پاکی یانا پاکی ک□ بار□ می□ نه جان سکتا هو تو

ضروری ہ که اتنی مدت صبر کر که عورت کو اس پاکی ک بعد حیض ائ اور وه دوباره پاک هو جائ اور احتیاط واجب یه ہ که وه مدت ایک مهین س کم نه هو

۲۵۱۶اگر کوئی مرد ایسی عورت کو طلاق دینا چاهتا هو جس پیدائشی طور پر یاکسی بیماری کی وجه س حیض نه اتا هو اور اس عمر کی دوسری عورتو کو حیض اتا هو تو ضروری ہ که جب اس ن ایسی عورت س جماع کیا هو اس وقت س تین مهین تک اس س جماع نه کر اور بعد می اس طلاق د د

۲۵۱۷ ضروری ہ که طلاق کا صیغه صحیح عربی می لفظ "طالقٌ" ک سات پا جائ اور دو عادل مرد اس سنی اگر شوهر خود طلاق کا صیغه پنا چاه اور مثال ک طور پر اس کی بیوی کا نام فاطمه هو تو ضروری ہ که که :زَوجَتِی فَاطِمَۃُ طَالِقٌ یعنی میری بیوی فاطمه ازاد ہ اور اگر وه کسی دوسر شخص کو وکیل کر تو ضروری ہ که وکیل که : "زَوجَۃُ مُوَکِّلِی فَاطِمَۃُ طَالِقٌ" اور اگر عورت معین هو تو اس کا نام لینا لازم نهی ہ اور اگر مرد عربی می طلاق کا صیغه نه پ سکتا هو اور وکیل بی نه بنا سک تو وه جس زبان می چاه هر اس لفظ ک ذریع طلاق د سکتا ہ جو عربی لفظ ک هم معنی هو

۲۵۱۸ جس عورتس متعه کیا گیا هو مثلاً ایک سال ایک ایک مهین ک لئ اس س نکاح کیا گیا هو اس طلاق دین کا کوئی سوال نهی اور اس کا ازاد هونا اس بات پر منحصر ہ که یا تو متعه کی مدت ختم هو جائ یا مرد اس مدت بخش د اور وه اس طرح که اس س که : "می ن مدت تج بخش دی" اور کسی کو اس پر گواه قرار دینا اور اس عورت کا حیض س پاک هونا لازم نهی

طلاق کی عدت

۲۵۱۹ جس لکی کی عمر (پور) نو سال نه هوئی هو اور جو عورت یائسه هوچکی هو اس کی کوئی عدت نهی هوتی یعنی اگرچه شوهر ن اس س مجامعت کی هو، طلاق ک بعد ک بعد وه فوراً دوسرا شوهر کر سکتی ہ

۲۵۲۰ جس لکی کی عمر (پور) نو سال هوچکی هو اور جو عورت یائسه نه هو، اس کا شوهر اس س مجامعت کر تو اگر وه اس طلاق د تو ضروری ہ که وه (لکی یا) عورت طلاق ک بعد عدت رک اور ازاد عورت کی عدت یه ہ که جب اس کا شوهر اس پاکی کی حالت می طلاق د تو اس ک بعد وه اتنی مدت صبر کر که دو دفعه حیض س پاک هوجائ اور جونهی اس تیسری دفعه حیض ائ تو اس کی عدت ختم هوجاتی ہ اور وه دوسرا نکاح کرسکتی ہ لیکن اگر

شوہر عورت س□ مجامعت کرن□ س□ پہل□ اس□ طلاق د□ د□ تو اس ک□ لئ□ کوئی عدت نہی□ یعنی وہ طلاق ک□ فوراً بعد دوسرا نکاح کرسکتی ہ□□ لیکن اگر شوہر کی منی جذب یا اس جیسی کسی اور وجہ س□ اس کی شرم گاہ می□ داخل ہوئی ہو تو اس صورت می□ اظہر کی بنا پر ضروری ہ□ کہ وہ عورت عدت رک□□□

۲۵۲۱□ جس عورت کو حیض نہ آتا ہو لیکن اس کا سن ان عورتو□ جیسا ہو جنہی□ حیض آتا ہو اگر اس کا شوہر مجامعت کرن□ ک□ بعد اس□ طلاق د□ د□ تو ضروری ہ□ کہ طلاق ک□ بعد تین مہین□ کی عدت رک□□□

۲۵۲۲□ جس عورت کی عدت تین مہین□ ہو اگر اس□ چاند کی پہلی تاریخ کو طلاق دی جائ□ تو ضروری ہ□ کہ تین قمری مہین□ تک یعنی جب چاند دیک□ا جائ□ اس وقت س□ تین مہین□ تک عدت رک□□ اور اگر اس□ مہین□ ک□ دوران (کسی اور تاریخ کو) طلاق دی جائ□ تو ضروری ہ□ کہ اس مہین□ ک□ باقی دنو□ می□ می□ اس ک□ بعد آن□ وال□ دومہین□ اور چوت□□ ک□ اتن□ دن جتن□ دن پہل□ مہین□ س□ کم ہو□ عدت رک□□ تاکہ تین مہین□ مکمل ہوجائی□ مثلاً اگر اس□ مہین□ بیسوی□ تاریخ کو غروب ک□ وقت طلاق دی جائ□ اور یہ مہینہ انتیس دن کا ہو تو ضروری ہ□ کہ نو دن اس مہین□ ک□ اور اس ک□ بعد دو مہین□ اور اس ک□ بعد چوت□□ مہین□ ک□ بیس دن عدت رک□□ بلکہ احتیاط واجب یہ ہ□ کہ چوت□□ مہین□ ک□ اکیس دن عدت رک□□ تاکہ پہل□ مہین□ ک□ جتن□ دن عدت رک□ی ہ□ انہی□ ملا کر دنو□ کی تعداد تیس ہوجائ□□

۲۵۲۳□اگر حاملہ عورت کو طلاق دی جائ□ تو اس کی عِدّت وَضع حَمل یا اِسقاطِ حَمل تک ہ□ لہذا مثال ک□ طور اگر طلاق ک□ ایک گ□ن□□ بعد بچہ پیدا ہوجائ□ تو اس عورت کی عدت ختم ہوجائ□ گی□ لیکن یہ حکم اس صورت می□ ہ□ جن وہ بچہ صاحبہ عدت کا شرعی بی□ا ہو لہذا اگر عورت زنا س□ حاملہ ہوئی ہو اور شوہر اس□ طلاق د□ تو اس کی عدت بچ□ ک□ پیدا ہون□ س□ ختم نہی□ ہوتی□

۲۵۲۴□ جس ل□کی ن□ عمر ک□ نو سال مکمل کرلئ□ ہو□ اور جو عورت یائسہ نہ ہو اگر وہ مثال ک□ طور پر کسی شخص س□ ایک مہین□ یا ایک سال ک□ لئ□ متعہ کر□ تو اگر اس کا شوہر اس س□ مجامعت کر□ اور اس عورت کی مدت تمام ہوجائ□ یا شوہر اس□ مدت بخش د□ تو ضروری ہ□ کہ وہ عدت رک□□□ پس اگر اس□ حیض آئ□ تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہ□ کہ دو حیض ک□ برابر عدت رک□□ اور نکاح نہ کر□ اور اگر حیض نہ آئ□ تو پینتالیس یا اسقاط ہون□ تک ہ□□ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہ□ کہ جو مدت وضع حمل یا پینتالیس دن می□ س□ زیادہ ہو اتنی مدت ک□ لئ□ عدت رک□□□

۲۵۲۵۔ طلاق کی عدت اس وقت شروع هوتی هے جب صیغه کا پڑھنا ختم هوجاتا هے خواه عورت کو پتا چلے یا نه چلے که اسے طلاق هوگئی هے پس اگر اسے عدت (کے برابر مدت) گزرنے کے بعد پتا چلے که اسے طلاق هوگئی هے تو ضروری نهیں که وه دوباره عدت رکھے۔

وفات کی عدت

۲۵۲۶۔ اگر کوئی عورت بیوه هوجائے تو اس صورت میں جبکه وه آزاد هو اگر وه حامله نه هو تو خواه وه یائسه هو یا شوهر نے اس سے مُتعه کیا هو یا شوهر نے اس سے مجامعت نه کی هو ضروری هے که چار مهینے اور دس دن عدت رکھے۔ اور اگر حامله هو تو ضروری هے که وضع حمل تک عدت رکھے۔ لیکن اگر چار مهینے اور دس دن گزرنے سے پهلے بچه پیدا هوجائے تو ضروری هے که شوهر کی موت کے بعد چار مهینے دس دن تک صبر کرے اور اس عدت کو وفات کی عدت کهتے هیں۔

۲۵۲۷۔ جو عورت وفات کی عدت میں هو اس کے لئے رنگ برنگا لباس پهننا، سرمه لگانه اور اسی طرح دوسرے ایسے کام جو زینت میں شمار هوتے هیں حرام هیں۔

۲۵۲۸۔ اگر عورت کو یقین هوجائے که اس کا شوهر مرچکا هے اور عدت وفات تمام هونے کے بعد وه دوسرا نکاح کرے اور پھر اسے معلوم هو که اس کے شوهر کی موت بعد میں واقع هوئی هے تو ضروری هے که دوسرے شوهر سے علیحدگی اختیار کرے اور احتیاط کی بنا پر اس صورت میں جب که وه حامله هو وضع حمل تک دوسرے شوهر کے لئے وطی شبه کی عدت رکھے۔ جو که طلاق کی عدت کی طرح هے۔ اور اس کے بعد پهلے شوهر کے لئے عدت وفات رکھے۔ اور اگر حامله نه هو تو پهلے شوهر کے لئے عدت وفات اور اس کے بعد دوسرے شوهر کے لئے وطی شبه کی عدت رکھے۔

۲۵۲۹۔جس عورت کا شوهر لاپته هو یا لاپته هونے کے حکم میں هو اس کی عدت وفات شوهر کی موت کی اطلاع ملنے کے وقت سے شروع هوتی هے نه که شوهر کی موت کے وقت هے۔ لیکن اس حکم کا اس عورت کے لئے هونا جو نابالغ یا پاگل هو اشکال هے۔

۲۵۳۰۔ اگر عورت کهے که میری عدت ختم هوگئی هے تو اس کی بات قابل قبول هے مگر یه که وه غلط بیان مشهور هو تو اس صورت میں احتیاط کی بنا پر اس کی بات قابل قبول نهیں هے۔ مثلاً وه کهے که مجھے ایک مهینے میں تین دفعه خون آتا هے تو

اس بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی مگر یہ کہ اس کی سہیلیاں اور رشتے دار عورتیں اس بات کی تصدیق کریں اور اس کی حیض کی عادت ایسی ہی تھی۔

طلاق بائِن اور طلاق رَجعی

۲۵۳۱۔طلاق بائن وہ کہ طلاق ہے جس کے بعد مرد اپنی عورت کی طرف رجوع کرنے کا حق نہیں رکھتا یعنی یہ کہ بغیر نکاح کے دوبارہ اسے اپنی بیوی نہیں بنا سکتا اور اس طلاق کو چھ قسمیں ہیں :

۱۔ اس عورت کو دی گئی طلاق جس کی عمر ابھی نو سال نہ ہوئی ہو۔

۲۔ اس عورت کو دی گئی طلاق جا یائسہ ہو۔

۳۔ اس عورت کو دی گئی طلاق جس کے شوہر نے نکاح کے بعد اس سے جماع نہ کیا ہو۔

۴۔ جس عورت کو تین دفعہ طلاق دی گئی ہو اسے دی جانے والی تیسری طلاق۔

۵۔ خُلع اور مبارات کی طلاق

۶۔ حاکم شرع کا اس عورت کو طلاق دینا جس کا شوہر نہ اس کے اخراجات برداشت کرتا ہو نہ اسے طلاق دیتا ہو، جن کے احکام بعد میں بیان کئے جائیں گے۔

اور ان طلاقوں کے علاوہ جو طلاقیں ہیں وہ رجعی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک عورت عدت میں ہو شوہر اس سے رجوع کر سکتا ہے۔

۲۵۳۲۔ جس شخص نے اپنی عورت کو رجعی طلاق دی ہو اس کے لئے اس عورت کو اس گھر سے نکال دینا جس میں وہ طلاق دینے کے وقت مقیم تھی حرام ہے البتہ بعض موقعوں پر ۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ عورت زنا کرے تو اسے گھر سے نکال دینے میں کوئی اشکال نہیں ۔ نیز یہ بھی حرام ہے کہ عورت غیر ضروری کاموں کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر اس گھر سے باہر جائے۔

رجوع کرن□ ک□ احکام

۲۵۳۳□رجعی طلاق می□ مرد دو طریقو□ س□ عورت کی طرف رجوع کر سکتا ہ□ :

۱□ ایسی باتی□ کر□ جن س□ مترشح ہو کہ اس ن□ اس□ دوبارہ اپنی بیوی بنا لیا ہ□□

۲□ کوئی کام کر□ اور اس کام س□ رجوع کا قصد کر□ اور ظاہر یہ ہ□ کہ جماع کرن□ س□ رجوع ثابت ہوجاتا ہ□ خواہ اس کا قصد رجوع کرن□ کا نہ ب□ی ہو□ بلکہ بعض (فقہاء) کا کہنا ہ□ کہ اگرچہ رجوع کا قصد نہ ہو صرف لپ□ان□ اور بوسہ لین□ س□ رجوع ثابت ہوجاتا ہ□ البتہ یہ قول اشکال س□ خالی نہی□ ہ□□

۲۵۳۴□ رجوع کرن□ می□ مرد ک□ لازم نہی□ کہ کسی کو گواہ بنائ□ یا اپنی بیوی کو (رجوع ک□ متعلق) اطلاع د□ بلکہ اگر بغیر اس ک□ کہ کسی کو پتا چل□ وہ خود ہی رجوع کرل□ تو اس کا رجوع کرنا صحیح ہ□ لیکن اگر عدت ختم ہوجان□ ک□ بعد مرد کہ□ کہ می□ ن□عدت ک□ دوران ہی رجوع کر لیات□ا تو لازم ہ□ کہ اس بات کو ثابت کر□□

۲۵۳۵□جس مرد ن□ عورت کو رجعی طلاق دی ہو اگر وہ اس س□ کچ□ مال ل□ ل□ اور اس س□ مصالحت کرل□ کہ اب تج□ س□ رجوع نہ کرو□ گا تو اگرچہ یہ مصالحت درست ہ□ اور مرد پر واجب ہ□ کہ رجوع نہ کر□ لیکن اس س□ مرد ک□ رجوع کرن□ کا حق ختم نہی□ ہوتا اور اگر وہ رجوع کر□ تو جو طلاق د□ چکا ہ□ وہ علیحدگی کا موجب نہی□ بنتی□

۲۵۳۶□ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دو دفعہ طلاق د□ کر اس کی طرف رجوع کرل□ یا اس□ دو دفعہ طلاق د□ اور ہر طلاق ک□ بعد اس س□ نکاح کر□ یا ایک طلاق ک□ بعد رجوع کر□ اور دوسری طلاق ک□ بعد نکاح کر□ تو تیسری طلاق ک□ بعد وہ اس مرد پر حرام ہوجائ□ گی□ لیکن اگر عورت تیسری طلاق ک□ بعد کسی دوسر□ مرد س□ نکاح کر□ تو وہ پانچ شرطو□ ک□ سات□ پہل□ مرد پر حلال ہوگی یعنی وہ اس عورت س□ دوبارہ نکاح کرسک□ گا□

۱□ دوسر□ شوہر کا نکاح دائمی ہو□ پوس اگر مثال ک□ طور پر وہ ایک مہین□ یا ایک سال ک□ لئ□ اس عورت س□ متعہ کرل□ تو اس مرد ک□ اس س□ علیحدگی ک□ بعد پہلا شوہر اس س□ نکاح نہی□ کرسکتا□

۲□ دوسرا شوہر جماع کر□ اور احتیاط واجب یہ ہ□ کہ جماع فرج می□ کر□□

۳۔ دوسرا شوہر اسے طلاق دے یا مرجائے۔

۴۔ دوسرے شوہر کی طلاق کی عدت یا وفات کی عدت ختم ہوجائے۔

۵۔ احتیاط واجب کی بنا پر دوسرا شوہر جماع کرتے وقت بالغ ہو۔

طلاق خلع

۲۵۳۷۔ اس عورت کی طلاق کو جو اپنے شوہر کی طرف مائل نہ ہو اور اس سے نفرت کرتی ہو اپنا مہر یا کوئی اور مال اسے بخش دے تاکہ وہ اسے طلاق دے دے طلاق خلع کہتے ہیں۔ اور طلاق خلع میں اظہر کی بنا پر معتبر ہے کہ عورت اپنے شوہر سے اس قدر شدید نفرت کرتی ہو کہ اسے وظیفہ زوجیت ادا نہ کرنے کی دھمکی دے۔

۲۵۳۸۔ جب شوہر خود طلاق خلع کا صیغہ پڑھنا چاہے تو اگر اس کی بیوی کا نام مثلاً فاطمہ ہو تو عوض لینے کے بعد کہے : " زَوجَتِی فَاطِمَۃُ کَالَعتُہَا عَلٰی مَا بَذَلَت" اور احتیاط مستحب کی بنا پر "ہِیَ طَالِقٌ" بھی کہے یعنی میں نے اپنی بیوی فاطمہ کو اس مال کے عوض جو اس نے مجھے دیا ہے طلاق خلع دے رہا ہوں اور وہ آزاد ہے ۔ اور اگر عورت معین ہو تو طلاق خلع میں اور نیز طلاق مبارات میں اس کا نام لینا لازم نہیں ۔

۲۵۳۹۔ اگر کوئی عورت کسی شخص کو وکیل مقرر کرے تاکہ وہ اس کا مہر اس کے شوہر کو بخش دے اور شوہر بھی اسی شخص کو وکیل مقرر کرے تاکہ وہ اس کی بیوی کو طلاق دے دے تو اگر مثال کے طور پر شوہر کا نام محمد اور بیوی کا نام فاطمہ ہو تو وکیل صیغہ طلاق یوں پڑھے۔ "عن مُوَکِّلَتِی فَاطِمَۃَ بَذَلتُ مَہرَہَا لِمُوَکِّلِی مُحَمَّدٍ لِیَخلَعَہَا عَلَیہِ" اور اس کے بعد بلافاصلہ کہے "زَوجۃُ مُوَکِّلِی خَالَعتُہَا عَلٰی مَابَذَلَت ہِیَ طَالِقٌ" اور اگر عورت کسی کو وکیل مقرر کرے کہ اس کے شوہر کو مہر کے علاوہ کوئی اور چیز بخش دے تاکہ اس کا شوہر اسے طلاق دے دے تو ضروری ہے کہ وکیل لفظ "مَہرَہَا" کی بجائے اس چیز کا نام لے مثلاً اگر عورت نے سو روپے دیئے ہوں تو ضروری ہے کہ کہے: بَذَلَت مِأَۃَ رُوبِیَۃٍ۔"

طلاق مبارات

۲۵۴۰۔اگر میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کو نہ چاہتے ہوں اور ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں اور عورت مرد کو کچھ مال دے تاکہ وہ اسے طلاق دے دے تو اسے طلاق مبارات کہتے ہیں۔

۲۵۴۱۔اگر شوہر مبارات کا صیغہ پڑھنا چاہے تو اگر مثلاً عورت کا نام فاطمہ ہو تو ضروری ہے کہ کہے:

"بَارَاتُ زَوجَتِی فَاطِمَۃَ عَلٰی مَابَذَلَت" اور احتیاط لازم کی بنا پر "فَہِیَ طَالِقٌ" بھی کہے یعنی میں اور میری بیوی فاطمہ اس عطا کے مقابل میں جو اس نے کی ہے ایک دوسرے سے جدا ہوگئے ہیں پس وہ آزاد ہے۔ اور اگر وہ شخص کسی کو وکیل مقرر کرے تو ضروری ہے کہ وکیل کہے: "عَن قِبَلِ مُوَکِّلِی بَارَاتُ زَوجَتَہ فَاطِمَۃَ عَلٰی مَابَذَلَت فَہِیَ طَالِقٌ" اور دونوں صورتوں میں کلمہ "عَلٰی مَابَذَلَت" کی بجائے اگر "بِمَا بَذَلَت" کہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۵۴۲۔ خلع اور مبارات کی طلاق کا صیغہ اگر ممکن ہو تو صحیح عربی میں پڑھا جانا چاہئےاور اگر ممکن نہ ہو تو اس کا حکم طلاق کے حکم جیسا ہے جس کا بیان مسئلہ ۲۵۱۷ میں گزر چکا ہے لیکن اگر عورت مبارات کی طلاق کے لئے شوہر کو اپنا مال بخش دے۔ مثلاً اردو میں کہے کہ "میں نے طلاق لینے کے لئے فلاں مال تمہیں بخش دیا" تو کوئی اشکال نہیں۔

۲۵۴۳۔ اگر کوئی عورت طلاق خلع یا طلاق مبارات کی عدت کے دوران اپنی بخشش سے پھر جائے تو شوہر اس کی طرف رجوع کرسکتا ہے اور دوبارہ نکاح کئے بغیر اسے اپنی بیوی بنا سکتا ہے۔

۲۵۴۴۔ جو مال شوہر طلاق مبارات دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہ عورت کے مہر سے زیادہ نہ ہو لیکن طلاق خلع کے سلسلے میں لیا جانے والا مال اگر مہر سے زیادہ بھی ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

طلاق کے مختلف احکام

۲۵۴۵۔ اگر کوئی آدمی کسی نامحرم عورت سے اس گمان میں جماع کرے کہ وہ اس کی بیوی ہے تو خواہ عورت کو علم ہو کہ وہ شخص اس کا شوہر نہیں ہے یا گمان کرے کہ اس کا شوہر ہے ضروری ہے کہ عدت رکھے۔

۲۵۴۶۔ اگر کوئی آدمی کسی عورت سے یہ جانتے ہوئے زنا کرے کہ وہ اس کی بیوی نہیں ہے تو اگر عورت کو علم ہو کہ وہ آدمی اس کا شوہر نہیں ہے اس کے لئے عدت رکھنا ضروری نہیں۔ لیکن اگر اسے شوہر ہونے کا گمان ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ عورت عدت رکھے۔

۲۵۴۷۔ اگر کوئی آدمی کسی عورت کو ورغلائے کہ وہ اپنے شوہر سے متعلق ازدواجی ذمے داریاں پوری نه کرے تاکه اس طرح شوہر اسے طلاق دینے پر مجبور ہوجائے اور وه خود اس عورت کے ساتھ شادی کرسکے تو طلاق اور نکاح صحیح ہیں لیکن دونوں نے بہت بڑا گناه کیا ہے۔

۲۵۴۸۔ اگر عورت نکاح کے سلسلے میں شوہر سے شرط کرے که اگر اس کا شوہر سفر اختیار کرلے یا مثلاً چھ مہینے اسے خرچ نه دے تو طلاق کا اختیار عورت کو حاصل ہوگا تو یه شرط باطل ہے۔ لیکن اگر وه یوں شرط کرے که ابھی سے شوہر کی طرف سے وکیل ہے که اگر وه مسافرت اختیار کرے یا چھ مہینے تک اس کے اخراجات پورے نه کرے تو وه اپنے آپ کو طلاق دے گی تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۵۴۹۔ جس عورت کا شوہر لاپته ہو جائے اگر وه دوسرا شوہر کرنا چاہے تو ضروری ہے که مجتهد عادل کے پاس جائے اور اس کے حکم مطابق عمل کرے۔

۲۵۵۰۔ دیوانے کے باپ دادا اس کی بیوی کو طلاق دے سکتے ہیں۔

۲۵۵۱۔ اگر باپ یا دادا اپنے (نابالغ) لڑکے (یا پوتے) کا کسی عورت سے متعه کر دیں اور متعه کی مدت میں اس لڑکے کے مکلف ہونے کی کچھ مدت بھی شامل ہو مثلاً اپنے چوده ساله لڑکے کا کسی عورت سے دو سال کے لئے متعه کر دیں تو اگر اس میں لڑکے کی بھلائی ہو توه (یعنی باپ دادا) اس عورت کی مدت بخش سکتے ہیں لیکن لڑکے کی دائمی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتے۔

۲۵۵۲۔ اگر کوئی شخص دو آدمیوں کو شرع کو مقرر کرده علامت کی رو سے عادل سمجھے اور اپنی بیوی کو ان کے سامنے طلاق دے دے تو کوئی اور شخص جس کے نزدیک ان دو آدمیوں کی عدالت ثابت نه هو اس عورت کی عدت ختم ہونے کے بعد س کے ساتھ خود نکاح کرسکتا ہے یا اسے کسی دوسرے کے نکاح میں دے سکتا ہے اگرچه احتیاط مستحب یه ہے که اس کے ساتھ نکاح سے اجتناب کرے اور دوسرے کا نکاح بھی اس کے ساتھ نه کرے۔

۲۵۵۳۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے علم میں لائے بغیر اسے طلاق دے دے تو اگر وه اس کے اخراجات اسی طرح دے جس طرح اس وقت دیتا تھا جب وه اس کی بیوی تھی اور مثلاً ایک سال کے بعد اس سے کہے که "میں ایک سال هوا تجھے طلاق دے چکا ہوں" اور اس بات کو شرعاً ثابت بھی کر دے تو جو چیزیں اس نے اس مدت میں اس عورت کو مهیا کی

ہوں اور وہ انہیں اپنے استعمال میں نہ لائی ہو اس سے واپس لے سکتا ہے لیکن جو چیزیں اس نے استعمال کر لی ہوں ان کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

غصب کے احکام

"غصب" کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی کے مال پر حق پر ظلم (اور دھونس یا دھاندلی) کے ذریعے قابض ہو جائے۔ اور یہ بہت بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے جس کا مرتکب قیامت کے دن سخت عذاب میں گرفتار ہوگا۔ جناب رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے روایت ہے "جو شخص کسی دوسرے کی ایک بالشت زمین غصب کرے قیامت کے دن اس زمین کو اس کے ساتھ طبقوں سمیت طوق کی طرح اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔”

۲۵۵۴۔ اگر کوئی شخص لوگوں کو مسجد یا مدرسے یا پل یا دوسری ایسی جگھوں سے جو رفاہ حامہ کے لئے بنائی گئی ہوں استفادہ نہ کرنے دے تو اس نے ان کا حق غصب کیا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مسجد میں اپنے (بیٹھنے کے) لئے جگہ مختص کرے اور دوسرا کوئی شخص اسے اس جگہ سے نکال دے اور اسے اس جگہ سے استفادہ کرنے دے تو وہ گناہ گار ہے۔

۲۵۵۵۔اگر گردی رکھوانے والا اور گردی رکھنے والا یہ طے کریں کہ جو چیز گروی رکھی جارہی ہو وہ گروی رکھنے والے یا کسی تیسرے شخص کے پاس رکھی جائے تو گروی رکھوانے والا اس کا قرض ادا کرنے سے پہلے اس چیز کو واپس نہیں لے سکتا اور اگر وہ چیز واپس لی ہو تو ضروری ہے کہ فوراً لوٹا دے۔

۲۵۵۶۔ جو مال کسی کے پاس گروی رکھا گیا ہو اگر کوئی اور شخص اسے غصب کرلے تو مال کامالک اور گروی رکھنے والا دونوں غاصب سے غصب کی ہوئی چیز کا مطالبہ کر سکتے ہیں اور اگر وہ چیز غاصب سے واپس لے لیں تو وہ گروی رہے گی اور اگر وہ چیز تلف ہو جائے اور وہ اس کا عوض حاصل کریں تو وہ عوض بھی اصلی چیز کی طرح گروی رہے گا۔

۲۵۵۷۔ اگر انسان کوئی چیز غصب کرے تو ضروری ہے کہ اس کے مالک کو لوٹا دے اور اگر وہ چیز ضائع ہوجائے اور اس کی کوئی قیمت ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عوض مالک کو دے۔

۲۵۵۸۔ جو چیز غصب کی گئی ہو اگر اس سے کوئی نفع ہو مثلاً غصب کی ہوئی بھیڑ کا بچہ پیدا ہو تو وہ اس کے مالک کا مال ہے نیز مثال کے طور پر اگر کسی نے کوئی مکان غصب کر لیا ہو تو خواہ غاصب اس مکان میں نہ رہے ضروری ہے کہ اس کا کرایہ مالک کو دے۔

۲۵۵۹۔ اگر کوئی بچے یا دیوانے سے کوئی چیز جو اس (بچے یا دیوانے) کا مال ہو غصب کرے تو ضروری ہے کہ وہ چیز اس کے سرپرست کو دے دے اور اگر وہ چیز تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

۲۵۶۰۔ اگر وہ آدمی مل کر کسی چیز کو غصب کریں چنانچہ وہ دونوں اس چیز پر تسلط رکھتے ہوں تو ان میں سے ہر ایک اس پوری چیز کا ضامن ہے اگرچہ ان میں سے ہر ایک جدا گانہ طور پر اسے غصب نہ کرسکتا ہو۔

۲۵۶۱۔ اگر کوئی شخص غصب کی ہوئی چیز کو کسی دوسری چیز سے ملا دے مثلاً جو گیہوں غصب کی ہو اسے جَوسے ملادے تو اگر ان کا جدا کرنا ممکن ہو تو خواہ اس میں زحمت ہی کیوں نہ ہو ضروری ہے کہ انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ کرے اور (غصب کی ہوئی چیز) اس کے مالک کو واپس کر دے۔

۲۵۶۲۔ اگر کوئی شخص طلائی چیز مثلاً سونے کی بالیوں کو غصب کرے اور اس کے بعد اسے پگھلا دے تو پگھلانے سے پہلے اور پگھلانے کے بعد کی قیمت میں جو فرق ہو ضروری ہے کہ وہ مالک کو ادا کرے چنانچہ اگر قیمت میں جو فرق پڑا ہو وہ نہ دینا چاہے اور کہے کہ میں اسے پہلے کی طرح بنا دوں گا تو مالک مجبور نہیں کہ اس کی بات قبول کرے اور مالک بھی اسے مجبور نہیں کرسکتا کہ وہ اسے پہلے کی طرح بنادے۔

۲۵۶۳۔ جس شخص نے کوئی چیز غصب کی ہو اگر وہ اس میں ایسی تبدیلی کرے کہ اس چیز کی حالت پہلے سے بہتر ہو جائے مثلاً جو سونا غصب کیا ہو اس کے بندے بنا دے تو اگر مال کا مالک اسے کہے کہ مجھے مال اسی حالت میں (یعنی بندے کی شکل میں) دو تو ضروری ہے کہ اسے دے دے اور جو زحمت اس نے اٹھائی ہو (یعنی بندے بنانے پر جو محنت کی ہو) اس کی مزدوری نہیں لے سکتا اور اسی طرح وہ یہ حق نہیں رکھتا کہ مالک کی اجازت کے بغیر اس چیز کو اس کو پہلی حالت میں لے آئے لیکن اگر اس کی اجازت کے بغیر اس چیز کو پہلے جیسا کردے یا اور کسی شکل میں تبدیل کرے تو معلوم نہیں ہے کہ دونوں صورتوں میں قیمت کا جو فرق ہے اس کا ضامن ہے یا (نہیں)۔

۲۵۶۴۔ جس شخص نے کوئی چیز غصب کی ہو اگر وہ اس میں ایسی تبدیلی کرے کہ اس چیز کی حالت پہلے سے بہتر ہوجائے اور صاحب مال اسے اس چیز کی پہلی حالت میں واپس کرنے کو کہتے تو اس کے لئے واجب ہے کہ اسے اس کی پہلی حالت میں لے آئے اور اگر تبدیلی کرنے کی وجہ سے اس چیز کی قیمت پہلی حالت سے کم ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا فرق مالک کو دے لہذا اگر کوئی شخص غصب کئے ہوئے سونے کا ہار بنالے اور اس سونے کا مالک کہے کہ تمہارے لئے لازم ہے کہ اسے کہ پہلی شکل میں لے آو تو اگر پگھلانے کے بعد سونے کی قیمت اس سے کم ہو جائے جتنی ہار بنانے سے پہلی تھی تو غاصب کے لئے ضروری ہے کہ قیمتوں میں جتنا فرق ہو اس کے مالک کو دے۔

۲۵۶۵۔ اگر کوئی شخص اس زمین میں جو اس نے غصب کی ہو کھیتی باڑی کرے یا درخت لگائے تو زراعت، درخت اور ان کا پھل خود اس کا مال ہے اور زمین کا مالک اس بات راضی نہ ہو کہ درخت اس زمین میں رہیں تو جس نے وہ زمین غصب کی ہو ضروری ہے کہ خواہ ایسا کرنا اس کے لئے نقصان دہ ہی کیوں نہ ہو وہ فوراً اپنی زراعت یا درختوں کو زمین سے اکھیڑلے نیز ضروری ہے کہ جتنی مدت زراعت اور درخت اس زمین میں رہے ہوں اتنی مدت کا کرایہ زمین کے مالک کو دے اور جو خرابیاں زمین میں پیدا ہوئی ہوں انہیں درست کرے مثلاً جہاں درختوں کو اکھیڑنے سے زمین میں گڑھے پڑگئے ہوں اس جگہ کو ہموار کرے اور اگر ان خرابیوں کی وجہ سےزمین کی قیمت پہلے سے کم ہوجائے تو ضروری ہے کہ قیمت میں جو فرق پڑے وہ بھی ادا کرے اور وہ زمین کے مالک کو اس بات پر مجبور نہیں کرسکتا کہ زمین اس کے ہاتھ بیچ دے یا کرائے پر دیدے نیز زمین کا مالک بھی اسے مجبور نہیں کرسکتا کہ درخت یا زراعت اس کے ہاتھ بیچ دے۔

۲۵۶۶۔ اگر زمین کا مالک اس بات پر راضی ہو جائے کہ زراعت اور درخت اس کی زمین میں رہیں تو جس شخص نے زمین غصب کی ہو اس کے لئے لازم نہیں کہ زراعت اور درختوں کو اکھیڑے لیکن ضروری ہے کہ جب زمین غصب کی ہو اس وقت سے لے کر مالک کے راضی ہونے تک کی مدت کا زمین کا کرایہ دے۔

۲۵۶۷۔ جو چیز کسی نے غصب کی ہو اگر وہ تلف ہو جائےتو اگر وہ چیز گائے اور بھیڑ کی طرح کی ہو جن کی قیمت ان کی ذاتی خصوصیات کی بنا پر عقلاء کی نظر میں فرداً فرداً مختلف ہوتی ہے تو ضروری ہے کہ غاصب اس چیز کی قیمت ادا کرے اور اگر اس وقت اور ضرورت مختلف ہونے کی وجہ سے اس کی بازار کی قیمت بدل گئی ہو تو ضروری ہے کہ وہ قیمت دے جو تلف ہونے کے وقت تھی اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ غصب کرنے کے وقت سے لے کر تلف ہونے تک اس چیز کی جو زیادہ سے زیادہ قیمت رہی ہو وہ دے۔

۲۵۶۸۔ جو چیز کسی نے غصب کی ہو اگر وہ تلف ہو جائے تو اگر وہ گیہوں اور جَو کی مانند ہو جن کی فرداً فرداً قیمت کا ذاتی خصوصیات کی بنا پر باہم فرق نہیں ہوتا تو ضروری ہے کہ (غاصب نے) جو چیز غصب کی ہو اسی جیسی چیز مالک کو دے لیکن جو چیز دے ضروری ہے کہ اس کی قسم اپنی خصوصیات میں اس غصب کی ہوئی چیز کی قسم کے مانند ہو جو کہ تلف ہوگئی ہے مثلاً اگر بڑھیا قسم کا چاول غصب کیا تھا تو گھٹیا قسم کا نہیں دے سکتا۔

۲۵۶۹۔ اگر ایک شخص بھیڑ جیسی کوئی چیز غصب کرے اور وہ تلف ہو جائے تو اگر اس کی بازار کی قیمت میں فرق نہ پڑا ہو لیکن جتنی مدت وہ غصب کرنے والے کے پاس رہی ہو اس مدت میں مثلاً فربہ ہو گئی ہو اور پھر تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ فربہ ہونے کے وقت کی قیمت ادا کرے۔

۲۵۷۰۔ جو چیز کسی نے غصب کی ہو اگر کوئی اور شخص وہی چیز اس سے غصب کرے اور پھر وہ تلف ہو جائے تو مال ان دونوں میں سے ہر ایک سے اس کا عوض لے سکتا ہے یا ان دونوں میں سے ہر ایک سے اس کے عوض کی کچھ مقدار کا مطالبہ کر سکتا ہے لہذا اگر مال کا مالک اس کا عوض پہلے غاصب سے لے لے تو پہلے غاصب نے جو کچھ دیا ہو وہ دوسرے غاصب سے لے سکتا ہے لیکن اگر مال کا مالک اس کا عوض دوسرے غاصب سے لے لے تو اس نے جو کچھ دیا ہے اس کا مطالبہ دوسرا غاصب پہلے غاصب سے نہیں کرسکتا۔

۲۵۷۱۔ جس چیز کو بیچا جائے اگر اس میں معاملے کی شرطوں میں سے کوئی ایک موجود نہ ہو مثلاً۔ جس چیز کی خریدوفروخت وزن کرکے کرنی ضروری ہو اگر اس کا معاملہ بغیر وزن کئے کیا جائے تو معاملہ باطل ہے اور اگر بیچنے والا اور خریدار معاملے سے قطع نظر اس بات پر رضامند ہوں کہ ایک دوسرے کے مال میں تصرف کریں تو کوئی اشکال نہیں ہے ورنہ جو چیز انہوں نے ایک دوسرے سے لی ہو وہ غصبی مال کی مانند ہے اور ان کے لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کی چیزیں واپس کر دیں اور اگر دونوں میں سے جس کے بھی ہاتھوں دوسرے کا مال تلف ہو جائے تو خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو کہ معاملہ باطل تھا ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

۲۵۷۲۔ جب ایک شخص کوئی مال کسی بیچنے والے سے اس مقصد سے لے کہ اسے دیکھے یا کچھ مدت اپنے پاس رکھے تاکہ اگر پسند آئے تو خرید لے تو اگر وہ مال تلف ہوجائے تو مشہور قول کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کا عوض اس کے مالک کو دے۔

گم شدہ مال پانے کے احکام

۲۵۷۳۔اگر کسی شخص کو کسی دوسرے کا گم شدہ ایسا مال ملے جو حیوانات میں سے نہ ہو اور جس کی کوئی ایسی نشانی بھی نہ ہو جس کے ذریعے اس کے مالک کا پتا چل سکے تو خواہ اس کی قیمت ایک درہم (۱۲ چنے سکہ دار چاندی) سے کم ہو یا نہ ہو وہ اپنے لئے لے سکتا ہے لیکن احتیاط مستحب ہے کہ وہ شخص اس مال کو اس کے مالک کی طرف سے فقیروں کو صدقہ کر دے۔

۲۵۷۴۔ اگر کوئی انسان کہیں گری ہوئی ایسی چیز پائے جس کی قیمت ایک درہم سے کم ہو تو اگر اس کا مالک معلوم ہو لیکن انسان کو یہ علم نہ ہو کہ وہ اس کے اٹھانے پر راضی ہے یا نہیں تو وہ اس کی اجازت کے بغیر اس چیز کو نہیں اٹھا سکتا اور اگر اس کے مالک کا علم نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کو مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور جب بھی اس کا مالک ملے اور صدقہ دینے پر راضی نہ ہو تو اسے اس کا عوض دے دے۔

۲۵۷۵۔ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز پائے جس پر کوئی ایسی نشانی ہو جس کے ذریعے اس کے مالک کا پتا چلایا جاسکے تو اگرچہ اسے معلوم ہو کہ اس کا مالک ایک ایسا کافر جس کا مال محترم ہے تو اس صورت میں اس چیز کی قیمت ایک درہم تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ جس دن وہ چیز ملی ہو اس سے ایک سال تک لوگوں کی بیٹھکوں (یا مجلسوں) میں اس کا اعلان کرے۔

۲۵۷۶۔ اگر انسان خود اعلان نہ کرنا چاہے تو ایسے آدمی کو اپنی طرف سے اعلان کرنے کے لئے کہہ سکتا ہے جس کے متعلق اسے اطمینان ہو کہ وہ اعلان کر دے گا۔

۲۵۷۷۔ اگر مذکورہ شخص ایک سال تک اعلان کرے اور مال کا مالک نہ ملے تو اس صورت میں جب کہ وہ مال حرم پاک (مکہ) کے علاوہ کسی جگہ سے ملا ہو وہ اسے اس کے مالک کے لئے اپنے پاس رکھ سکتا ہے تاکہ جب بھی وہ ملے اسے دے دے یا مال کے مالک کی طرف سے فقیروں کو صدقہ کر دے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ خود نہ لے اور اگر وہ مال اسے حرم پاک میں ملا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے صدقہ کردے۔

۲۵۷۸۔ اگر ایک سال تک اعلان کرنے کے بعد بھی مال کا مالک نہ ملے اور جسے وہ مال ملا ہو وہ اس کے مالک کے لئے اسے اپنے پاس رکھ لے (یعنی جب مالک ملے گا اسے دے دوں گا) اور وہ مال تلف ہو جائے تو اگر اس نے مال کی نگھداشت میں کوتاہی نہ برتی ہو اور تعدی بھی نہ کی ہو تو پھر وہ ذمے دار نہیں ہے لیکن اگر وہ مال اس کے مالک کی طرف سے صدقہ کر چکا ہو تو مال کے مالک کو اختیار ہے کہ اس صدقے پر راضی ہو جائے یا اپنے مال کے عوض کا مطالبہ کرے اور صدقے کا ثواب صدقہ کرنے والے کو ملے گا۔

۲۵۷۹۔ جس شخص کو کوئی مال ملا ہو اگر وہ اس طریقے کے مطابق جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے عمداً اعلان نہ کرے تو پہلے (اعلان نہ کرکے اگرچہ) اس نے گناہ کیا ہے لیکن اب اسے احتمال ہو کہ (اعلان کرنا) مفید ہوگا تو پھر بھی اس پر واجب ہے کہ اعلان کرے۔

۲۵۸۰۔اگر دیوانہ یا نابالغ بچہ کو کوئی ایسی چیز مل جائے جس میں علامت موجود ہو اور اس کی قیمت ایک درہم کے برابر ہو تو اس کا سرپرست اعلان کرسکتا ہے ۔ بلکہ اگر وہ چیز سرپرست نے بچے یا دیوانے سے لے لی ہو تو اس پر واجب ہے کہ اعلان کرے۔ اور اگر ایک سال تک اعلان کرے پھر بھی مال کا مالک نہ ملے تو ضروری ہے کہ جو کچھ مسئلہ ۲۵۷۷ میں بتایا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرے۔

۲۵۸۱۔ اگر انسان اس سال کے دوران جس میں وہ (ملنے والے مال کے بارے میں) اعلان کر رہا ہو مال کے مالک کے ملنے سے ناامید ہو جائے تو ۔ احتیاط کی بنا پر ۔ ضروری ہے کہ حاکم شرع کی اجازت سے اس مال کو صدقہ کردے ۔

۲۵۸۲۔اگر اس سال کے دوران جس میں (انسان ملنے والے مال کے بارے میں) اعلان کر رہا ہو وہ مال تلف ہو جائے تو اگر اس شخص نے اس مال کی نگھداشت میں کوتاہی کی ہو یا تَعَّدی یعنی بیجا استعمال کرے تو وہ ضامن ہے کہ اس کا عوض اس کے مالک کو دے اور ضروری ہے کہ اعلان کرتا رہے اور اگر کوتاہی یا تَعَّدی نہ کہ ہو تو پھر اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

۲۵۸۳۔اگر کوئی مال جس پر کوئی نشانی (یا مارکہ) ہو اور اس کی قیمت ایک درہم تک پہنچتی ہو ایسی جگہ ملے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ اعلان کے ذریعے اس کا مالک نہیں ملے گا تو ضروری ہے کہ (جس شخص کو وہ مال ملا ہو) وہ پہلے

دن هی اس□ احتیاط لازم کی بنا پر حاکم شرع کی اجازت س□ اس ک□ مالک کی طرف س□ فقیرو□ کو صدقه کر د□ اور ضروری نهی□ که وه ایک سال ختم هون□ تک انتظار کر□□

۲۵۸۴□ اگرکسی شخص کو کوئی چیز مل□ اور وه اس□ اپنا مال سمج□ت□ هوئ□ ا□□ال□ اور بعد می□ اس□ پتا چل□ که وه اس کا اپنا مال نهی□ ه□ تو جو اس س□ پهل□ وال□ مسائل می□ بیان کئ□ گئ□ هی□ انهی ک□ مطابق عمل کر□□

۲۵۷۵□ جو چیز ملی هو ضروری ه□ که اس طرح اعلان کیا جائ□□ که اگر اس کا مالک سن□ تو اس□ غالب گمان هو که وه چیز اس کا مال ه□ اور اعلان کرن□ می□ مختلف مواقع ک□ لحاظ س□ فرق هوتا ه□ مثلاً بعض اوقات اتنا کهنا هی کافی ه□ که "مج□□ کوئی چیز ملی ه□" لیکن بعض دیگر صورتو□ می□ ضروری ه□ که اس چیز کی جنس کا تعین کر□ مثلاً یه که□ که "سون□ کا ایک □ک□ا مج□□ ملا ه□" اور بعض صورتو□ می□ اس چیز کی بعض خصوصیات کا ب□ی اضافه ضروری ه□ مثلاً که□ "سون□ کی بالیا□ مج□□ ملی هی□ " لیکن بهر حال ضروری ه□ که اس چیز کی تمام خصوصیات کا ذکر نه کر□ تاکه وه چیز معین نه هو جائ□□

۲۵۸۶□ اگر کسی کو کوئی چیز مل جائ□ اور دوسرا شخص که□ که یه میرا مال ه□ اور اس کی نشانیا□ ب□ی بتا د□ تو وه چیز اس دوسر□ شخص کو اس وقت دینا ضروری ه□ جب س□ اطمینان هو جائ□ که یه اسی کا مال ه□□ اور یه ضروری نهی□ که وه شخص ایسی نشانیا□ بتائ□ جن کی طرف عموماً مال کا مالک ب□ی توجه نهی□ دیتا□

۲۵۸۷□ کسی شخص کو جو چیز ملی هو اگر اس کی قیمت ایک درهم تک پهنچ□ تو اگر وه اعلان نه کر□ اور اس چیز کو مسجد یا کسی دوسری جگه لوگ جمع هوت□ هو□ رک□ د□ اور وه چیز تلف هوجائ□ یا کوئی دوسرا شخص اس□ ا□□ال□ تو جس شخص کو وه چیز پ□ی هوئی ملی هو وه ذم□ دار ه□□

۲۵۸۸□ اگر کسی شخص کو کوئی ایسی چیز مل جائ□ جو ایک سال تک باقی نه رهتی هو تو ضروری ه□ که ان تمام خصوصیات ک□ سات□ جب تک که وه باقی ره□ اس چیز کی حفاظت کر□ جو اس کی قیمت باقی رک□ن□ می□ اهمیت رک□تی هو□ اور احتیاط لازم ه□ که اس مدت ک□ دوران اس کا اعلان ب□ی کرتا ره□ اور اگر اس کا مالک نه مل□ تو احتیاط کی بنا پر □ حاکم شرع یا اس ک□ وکیل کی اجازت س□ اس کی قیمت کا تعین کر□ اور اس□ بیچ د□ اور ان پیسو□ کو اپن□ پاس رک□□ اور اس ک□ سات□

ساتھ اعلان بھی جاری رکھے اور اگر ایک سال تک اس کا مالک نہ ملے تو ضروری ہے کہ جو کچھ مسئلہ ۲۵۷۷ میں بتایا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرے۔

۲۵۸۹۔ جو چیز کسی کو پڑی ہوئی ملی ہو اگر وضو کرتے وقت یا نماز پڑھتے وقت وہ اس کے پاس ہو اور اگر وہ مالک کے ملنے کی صورت میں اسے نہ لوٹانا چاہتا ہو تو اس کا وضو اور نماز باطل نہیں ہوگی۔

۲۵۹۰۔ اگر کسی شخص کا جوتا اٹھا لیا جائے اور اس کی جگہ کسی اور کاجوتا رکھ دیا جائے اور اگر وہ شخص جانتا ہو کہ جو جوتا رکھا ہے وہ اس شخص کا مال ہے جو اس کا جوتا لے گیا ہے اور اس بات پر راضی ہو کہ جوتا وہ لے گیا ہے اس کے عوض اس کا جوتا رکھ لے تو وہ اپنے جوتے کے بجائے وہ جوتا رکھ سکتا ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ شخص جانتا ہو کہ وہ شخص اس کا جوتا ناحق اور ظلماً لے گیا ہے تب بھی یہی حکم ہے لیکن اس صورت میں ضروری ہے کہ اس جوتے کی قیمت اس کے اپنے جوتے کی قیمت سے زیادہ نہ ہو ورنہ زیادہ قیمت کے متعلق مجہول المالک کا حکم جاری ہوگا اور ان دو صورتوں کے علاوہ اس جوتے پر مجہول المالک کا حکم جاری ہوگا۔

۲۵۹۱۔اگر انسان کے پاس مجہول المالک مال ہو اور اس مال پر لفظ گم شدہ کا اطلاق نہ ہوتا ہو تو اس صورت میں کہ جب اسے اطمینان ہو کہ اس کے اس مال میں تصرف کرنے پر اس مال کا مالک راضی ہوگا تو جس طرح بھی وہ اس مال میں تصرف کرنا چاہے اس کے لئے جائز ہے۔ اور اگر اطمینان نہ ہو تو انسان کے لئے لازم ہے کہ اس کے مالک کو تلاش کرے اور جب تک اس کے ملنے کی امید ہو اس وقت تک تلاش کرے اور اس کے مالک کے ملنے سے مایوس ہونے کے بعد اس مال کو بطور صدقہ فقیر کو دینا ضروری ہے۔ اور احتیاط لازم یہ ہے کہ حاکم شرع کی اجازت سے صدقہ دے اور اگر بعد میں مال کا مالک مل جائے اور صدقہ دینے پر راضی نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اسے اس کا عوض دینا ضروری ہے۔

حیوانات کو شکار اور ذبح کرنے کے احکام

اشارہ

۲۵۹۲۔ حیوان جنگلی ہو یا پالتو، حرام گوشت حیوانوں کے علاوہ جن کا بیان کھانے اور پینے والی چیزوں کے احکام میں آئے گا، اس کو اس طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے جو بعد میں بتایا جائے گا تو اس کی جان نکل جانے کے بعد اس کو گوشت حلال اور بدن پاک ہے۔ لیکن اونٹ، مچھلی اور ٹڈی کو ذبح کئے بغیر کھانا حلال ہوجائے گا جس طرح کی آئندہ مسائل میں بیان کیا جائے گا۔

۲۵۹۳□ وه جنگلی حیوان جن کا گوشت حلال هو مثلاً هرن، چکور اور پها□ی بکری اور وه حیوان جن کا گوشت حلال هو اور جو پهل□ پالتو ره□ هو□ اور بعد می□ جنگلی بن گئ□ هو□ مثلاً پالتو گائ□ اور اون□ جو ب□اگ گئ□ هو□ اور جنگلی بن گئ□ هو□ اگر انهی□ اس طریق□ ک□ مطابق شکار کیا جائ□ جس کا ذکر بعد می□ هوگا تو وه پاک اور حلال هی□ لیکن حلال گوشت وال□ پالتو حیوان مثلاً۔ ب□ی□ اور گ□ریلو مرغ اور حلال گوشت وال□ وه جنگلی حیوان جو تربیت کی وجه س□ پالتو بن جائی□ شکار کرن□ س□ پاک اور حلال نهی□ هوت□□

۲۵۹۴□ حلال گوشت والا جنگلی حیوان شکار کرن□ س□ اس صورت می□ پاک اور حلال هوتا ه□ جب وه ب□اگ سکتا هو یا ا□سکتا هو□ لهذا هرن کا وه بچه جو ب□اگ نه سک□ اور چکور کا وه بچه جو ا□ نه سک□ شکار کرن□ س□ پاک اور حلال نهی□ هوت□ اور اگر کوئی شخص هرنی کو اور اس ک□ ایس□ بچ□ کو جو ب□اگ نه سکتا هو ایک هی تیر س□ شکار کر□ تو هرنی حلال اور اس کا بچه حرام هوگا□

۲۵۹۵□ حلال گوشت والا۔ وه حیوان جو اچ□لن□ والا خون نه رک□تا هو مثلاً مچ□لی اگر خود بخود مرجائ□ تو پاک ه□ لیکن اس کا گوشت ک□ایا نهی□ جاسکتا□

۲۵۹۶□ حرام گوشت والا۔ وه حیوان جو اچ□لن□ والا خون نه رک□تا هو مثلاً سانپ اس کا مرده پاک ه□ لیکن ذبح کرن□ س□ وه حلال نهی□ هوتا□

۲۵۹۷□ کتا اور سور ذبح کرن□ اور شکار کرن□ س□ پاک نهی□ هوت□ اور ان کا گوشت ک□انا ب□ی حرام ه□ اور وه حرام گوشت والا۔ حیوان جو ب□ی□ئ□ اور چیت□ کی طرح چیرپ□ا□ کرن□ والا۔ اور گوشت ک□ان□ والا۔ هوا اگر اس□ اس طریق□ ک□ مطابق ذبح کیا جائ□ جس کا ذکر بعد می□ کیا جائ□ گا یا تیر یا اسی طرح کی کسی چیز س□ شکار کیا جائ□ تو وه پاک ه□ لیکن اس کا گوشت حلال نهی□ هوتا اور اگر اس کا شکار شکاری کت□ ک□ ذریع□ کیا جائ□ تو اس کا بدن پاک هون□ می□ ب□ی اشکال ه□□

۲۵۹۸□هات□ی، ریچ□ اور بندر جو کچ□ ذکر هوچکا ه□ اس ک□ مطابق درنده حیوانو□ کا حکم رک□ت□ هی□ لیکن حشرات (کی□□ مکو□□) اور وه بهت چ□و□□ حیوانات جو زیر زمین رهت□ هی□ جیس□ چوها اور گوه (وغیره) اگر اچ□لن□ والا۔ خون رک□ت□ هو□ اور انهی□ ذبح کیا جائ□ یا شکار کیا جائ□ تو ان کا گوشت اور ک□ا پاک نهی□ هو□ گ□□

۲۵۹۹۔ اگر زندہ حیوان کے پیٹ سے مردہ بچہ نکلے یا نکالا جائے تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے ۔

حیوانات کو ذبح کرنے کا طریقہ

۲۶۰۰۔ حیوان کو ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی گردن کی چار بڑی رگوں کو مکمل طور پر کاٹا جائے، ان میں صرف چیرا لگانا یا مثلاً۔ صرف گلا۔ کاٹنا احتیاط کی بنا پر کافی نہیں ہے اور در حقیقت یہ چار رگوں کا کاٹنا نہ ہوا۔ مگر (شرعاً ذبیحہ اس وقت صحیح ہوتا ہے) جب ان چار لوگوں کو گلے کی گرہ کے نیچے سے کاٹا جائے اور وہ چار گیس سانس کی نالی اور کھانے کی نالی اور دو موٹی رگیں ہیں جو سانس کی نالی کے دونوں طرف ہوتی ہیں۔

۲۶۰۱۔ اگر کوئی شخص چار رگوں میں سے بعض کو کاٹے اور پھر حیوان کے مرنے تک صبر کرے اور باقی رگیں بعد میں کاٹے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں لیکن اس صورت میں جب کہ چاروں رگیں حیوان کی جان نکلنے سے پہلے کاٹ دی جائیں مگر جسب معمول مسلسل نہ کاٹی جائیں تو وہ حیوان پاک اور حلال ہوگا اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ مسلسل کاٹی جائیں۔

۲۶۰۲۔ اگر بھیڑیا کسی بھیڑ کا گلاس اس طرح پھاڑ دے کہ گردن کی ان چار رگوں میں سے جنھیں ذبح کرتے وقت کاٹنا ضروری ہے کچھ بھی باقی نہ رہے تو وہ بھیڑ حرام ہوجاتی ہے اور اگر صرف سانس کی نالی بالکل باقی نہ رہے تب بھی یہی حکم ہے۔ بلکہ اگر بھیڑیا گردن کا کچھ حصہ پھاڑ دے اور چاروں رگیں سر سے لٹکی ہوئی یا بدن سے لگی ہوئی باقی رہیں تو احتیاط کی بنا پر وہ بھیڑ حرام ہے لیکن اگر بدن کا کوئی دوسرا حصہ پھاڑے تو اس صورت میں جب کہ بھیڑ ابھی زندہ ہو اور اس طریقے کے مطابق ذبح کی جائے جس کا ذکر بعد میں ہوگا تو وہ حلال اور پاک ہوگی۔

حیوان کو ذبح کرنے کی شرائط

۲۶۰۳۔ حیوان کو ذبح کرنے کی چند شرطیں ہیں :

۱۔ جو شخص کسی حیوان کو ذبح کرے خواہ مرد یا عورت اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان ہو اور وہ مسلمان بچہ بھی جو سمجھدار ہو یعنی برے بھلے کی سمجھ رکھتا ہو حیوان کو ذبح کر سکتا ہے لیکن غیر کتابی کفار اور ان فرقوں کے لوگ جو کفار کے حکم میں ہیں مثلاً نواصب اگر کسی حیوان کو ذبح کریں تو وہ حلال نہیں ہوگا بلکہ کتابی کافر (مثلاً یہودی اور عیسائی) بھی کسی حیوان کو ذبح کرے اگرچہ بِسمِ اللہ بھی کہے تو بھی احتیاط کی بنا پر وہ حیوان حلال نہیں ہوگا۔

۲۔ حیوان کو اس چیز سے ذبح کیا جائے جو لوہے (یااسٹیل) کی بنی ہوئی ہو لیکن اگر لوہے کی چیز دستیاب نہ ہو تو اسے ایسی تیز چیز مثلاً۔ شیشے اور پتھر سے بھی ذبح کیا جاسکتا ہے جو اس کی چاروں رگیں کاٹ دے اگرچہ ذبح کرنے کی (فوری) ضرورت پیش نہ آئی ہو۔

۳۔ ذبح کرتے وقت حیوان قبلی کی طرف ہو۔ حیوان کا قبلہ رخ ہونا خواہ بیٹھا ہو یا کھڑا ہو دونوں حالتوں میں ایسا ہو جیسے انسان نماز میں قبلہ رخ ہوتا ہے اور اگر حیوان دائیں طرف یا بائیں طرف لیٹا ہو تو ضروری ہے کہ حیوان کی گردن اور اس کا پیٹ قبلہ رخ ہو اور اس کے پاوں ہاتھوں اور منہ کا قبلہ رخ ہونا لازم نہیں ہے۔ اور جو شخص جانتا ہو کہ ذبح کرتے وقت ضروری ہے کہ حیوان، قبلہ رخ ہو اگر وہ جان بوجھ کر اس کا منہ قبلے کی طرف نہ کرے تو حیوان حرام ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر ذبح کرنے والا بھول جائے یا مسئلہ نہ جانتا ہو یا قبلے کے بارے میں اسے اشتباہ ہو یا یہ نہ جانتا ہو کہ قبلہ کس طرف ہے یا حیوان کا منہ قبلے کی طرف نہ کرسکتا ہو تو پھر اشکال نہیں اور احتیاط مستجب یہ ہے کہ حیوان کو ذبح کرنے والا بھی قبلہ رخ ہو۔

۴۔ کوئی شخص کسی حیوان کو ذبح کرتے وقت یا ذبح سے کچھ پہلے ذبح کرنے کی نیت سے خدا کا نام لے اور صرف بسم اللہ کہہ دے تو کافی ہے بلکہ اگر صرف اللہ کہہ دے تو بعید نہیں کہ کافی ہو اور اگر ذبح کرنے کی نیت کے بغیر خدا کا نام لے تو وہ حیوان پاک نہیں ہوتا اور اس کا گوشت بھی حرام ہے لیکن اگر بھول جانے کی وجہ سے خدا کا نام نہ لے تو اشکال نہیں ہے۔

۵۔ ذبح ہونے کے بعد حیوان حرکت کرے اگرچہ مثال کے طور پر سرف آنکھ یا دم کی حرکت دے یا اپنا پاوں زمین پر مارے اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب ذبح کرتے وقت حیوان کا زندہ ہونا مشکوک ہو اور اگر مشکوک نہ ہو تو یہ شرط ضرور نہیں ہے۔

۶۔ حیوان کے بدن سے اتنا خون نکلے جتنا معمول کے مطابق نکلتا ہے۔ پس اگر خون اس کی رگوں میں رک جائے اور اس سے خون نہ نکلے یا خون نکلا ہو لیکن اس حیوان کی نوع کی نسبت کم ہو تو وہ حیوان حلال نہیں ہوگا۔ لیکن اگر خون کم نکلنے کی وجہ یہ ہو کہ اس حیوان کا ذبح کرنے سے پہلے خون بہہ چکا ہو تو اشکال نہیں ہے۔

۷۔ حیوان کو گلے کی طرف سے ذبح کیا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ گردن کو اگلی طرف سے کاٹا جائے اور چھری کو گردن کی پشت میں گھونپ کر اس طرح اگلی طرف نہ لایا جائے کہ اس کی گردن پشت کی طرف سے کٹ جائے۔

۲۶۰۴۔ احتیاط کی بنا پر جائز نہیں ہے کہ حیوان کی جان نکلنے سے پہلے اس کا سر تن سے جدا کیا جائے ۔ اگرچہ کرنے سے حیوان حرام نہیں ہوتا۔ لیکن لاپروائی یا چھری تیز ہونے کی وجہ سے سرجدا ہو جائے تو اشکال نہیں ہے اور اسی طرح احتیاط کی بنا پر حیوان کی گردن چیرنا اور اس سفید رگ کو جو گردن کے مہروں سے حیوان کی دم تک جاتی ہے اور نخاع کہلاتی ہے حیوان کی جان نکلنے سے پہلے کاٹنا جائز نہیں ہے۔

اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ

۲۶۰۵۔اگر اونٹ کو نحر کرنا مقصود ہوتا کہ جان نکلنے کے بعد وہ پاک اور حلال ہوجائے تو ضروری ہے کہ ان شرائط کے ساتھ جو حیوان کو ذبح کرنے کے لئے بتائی گئی ہیں چھری یا کوئی اور چیز جو لوہے (یا اسٹیل) کی بنی ہوئی اور کاٹنے والی ہو اونٹ کی گردن اور سینے کے درمیان جوف میں گھونپ دیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ اونٹ اس وقت کھڑا ہو لیکن اگر وہ گھٹنے زمین پر ٹیک دے یا کسی پہلو لیٹ جائے اور قبلہ رخ ہو اس وقت چھری اس کی گردن کی گہرائی میں گھونپ دی جائے تو اشکال نہیں ہے۔

۲۶۰۶۔ اگر ونٹ کی گردن کی گہرائی میں چھری گھونپنے کی بجائے اسے ذبح کیا جائے (یعنی اس کی گردن کی چار رگیں کاٹی جائیں) یا بھیڑ اور گائے اور ان جیسے دوسرے حیوانات کی گردن کی گہرائی میں اونٹ کی طرح چھری گھونپی جائے تو ان کا گوشت حرام اور بدن نجس ہے لیکن اگر اونٹ کی چار رگیں کاٹی جائیں اور ابھی وہ زندہ ہو تو مذکورہ طریقے کے مطابق اس کی گردن کی گہرائی میں چھری گھونپی جائے تو اس گوشت حلال اور بدن پاک ہے۔ نیز اگر گائے یا بھیڑ اور ان جیسے حیوانات کی گردن کی گہرائی میں چھری گھونپی جائے اور ابھی وہ زندہ ہوں کہ انہیں ذبح کر دیا جائے تو وہ پاک اور حلال ہیں۔

۲۶۰۷۔ اگرکوئی حیوان سرکش ہوجائے اور اس طریقے کے مطابق جو شرع نے مقرر کیا ہے ذبح (یانحر) کرنا ممکن نہ ہو مثلاً کنویں میں گرجائے اور اس بات کا احتمال ہو کہ وہیں مرجائے گا اور اس کا مذکورہ طریقے کے مطابق ذبح (یانحر) کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے بدن پر جہاں کہیں بھی زخم لگایا جائے اور اس زخم کے نتیجے میں اس کی جان نکل جائے وہ حیوان

حلال ہے اور اس کا روبہ قبلہ ہونا لازم نہیں لیکن ضروری ہے کہ دوسری شرائط حیوان کو ذبح کرنے کے بارے میں بتائی گئی ہیں اس میں موجود ہوں۔

حیوانات کو ذبح کرنے کے مستحبات

۲۶۰۸۔فُقَهَاء رِضوَانُ اللهِ عَلیهِم نے حیوانا کو ذبح کرنے میں کچھ چیزوں کو مستحب شمار کیا ہے :

۱۔ بھیڑ کو ذبح کرتے وقت اس کے دونوں ہاتھ اور ایک پاوں باندھ دیئے جائیں اور دوسرا پاوں کھلا رکھا جائے اور گائے کو ذبح کرتے وقت اس کے چاروں ہاتھ پاوں باندھ دیئے جائیں اور دم کھلی رکھی جائے اور اونٹ کو نحر کرتے وقت اگر وہ بیٹھا ہوا ہو تو اس کے دونوں نیچے سے گھٹنے تک یا بغل کے نیچے ایک دوسرے سے باندھ دیئے جائیں اور اس کے پاوں کھلے رکھے جائیں اور مستحب ہے کہ پرندے کو ذبح کرنے کے بعد چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ اپنے پر اور بال پھڑپھڑا سکے۔

۲۔ حیوان کو ذبح (یانحر) کرنے سے پہلے اس کے سامنے پانی رکھا جائے۔

۳۔ (ذبح یا نحر کرتے وقت) ایسا کام کیا جائے کہ حیوان کو کم سے کم تکلیف ہو مثلاً چھری خوب تیز کرلی جائے اور حیوان کو جلدی ذبح کیا جائے۔

حیوانات کو ذبح کرنے کے مکروہات

۲۶۰۹۔ حیوانات کو ذبح کرتے وقت بعض روایات میں چند چیزیں مکروہ شمار کی گئی ہیں :

۱۔ حیوان کی جان نکلنے سے پہلے اس کی کھال اتارنا

۲۔ حیوان کی ایسی جگہ ذبح کرنا جہاں اس کی نسل کا دوسرا حیوان اسے دیکھ رہا ہو

۳۔ شب جمعہ کو یا جمعہ کے دن ظہر سے پہلے حیوان کا ذبح کرنا۔ لیکن اگر ایسا کرنا ضرورت کے تحت ہو تو اس میں کوئی عیب نہیں۔

۴۔ جس چوپائے کو انسان نے پالا ہو اسے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا

ہت□یارو□ س□ شکار کرن□ ک□ احکام

۲۶۱۰□ اگر حلال گوشت جنگلی حیوان کا شکار ہت□یارو□ ک□ ذریع□ کیا جائ□ اور وہ مرجائ□ تو پانچ شرطو□ ک□ سات□ وہ حیوان حلال اور اس کا بدن پاک ہوتا ہ□□

۱□ شکار کا ہت□یار چ□ری اور تلوار کی طرح کا□ن□ والا۔ ہو یا نیز□ اور تیر کی طرح تیز ہو تاکہ تیز ہون□ کی وجہ س□ حیوان ک□ بدن کو چاک کر د□ اور اگر حیوان کا شکار جال یا لک□ی یا پت□ر یا انہی جیسی چیزو□ ک□ ذریع□ کیا جائ□ تو وہ پاک نہی□ ہوتا اور اس کا ک□انا ب□ی حرام ہ□□ اور اگر حیوان کا شکار بندوق س□ کیا جائ□ اور اس کی گولی اتنی تیز ہو کہ حیوان ک□ بدن می□ گ□س جائ□ اور اس□ چاک کرد□ تو وہ حیوان پاک اور حلال ہ□□ اور اگر گولی تیز نہ ہو بلکہ دباو ک□ سات□ حیوان ک□ بدن می□ داخل ہو اور اس□ مار د□ یا اپنی گرمی کی وجہ س□ اس کا بدن جلا د□ اور اس جلن□ ک□ اثر□ س□ حیوان مرجائ□ تو اس حیوان ک□ پاک اور حلال ہون□ می□ اشکال ہ□□

۲□ ضروری ہ□ کہ شکاری مسلمان ہو یا ایسا مسلمان بچہ ہو جو بر□ ب□ل□ کو سمج□تا ہو اور اگر غیر کتابی کافر یا وہ شخص جو کافر ک□ حکم می□ ہو□ جیس□ ناصبی□ کسی حیوان کا شکار کر□ تو وہ شکار حلال نہی□ ہ□□ بلکہ کتابی کافر ب□ی اگر شکار کر□ اور بسم اللہ کا نام ب□ی ل□ تب ب□ی احتیاط کی بنا پر وہ حیوان حلال نہی□ ہوگا□

۳□ شکاری ہت□یار اس حیوان کو شکار کرن□ ک□ لئ□ استعمال کر□ اور اگر مثلاً کوئی شخص کسی جگہ کو نشانہ بنا رہا ہو اور اتفاقاً ایک حیوان کو مار د□ تو وہ حیوان پاک نہی□ ہ□ اور اس کا ک□انا ب□ی حرام ہ□□

۴□ ہت□یار چلات□ وقت شکاری اللہ کا نام ل□ اور بنابر اَقویٰ□ اگر شان□ پر لگن□ س□ پہل□ اغصبللہ کا نام ل□ تو ب□ی کافی ہ□ لیکن اگر جان بوج□ کر اللہ تعالی کا نام نہ ل□ تو شکار حلال نہی□ ہوتا البتہ ب□ول جائ□ تو کوئی اشکال نہی□□

۵□ اگر شکاری حیوان ک□ پاس اس وقت پہنچ□ جب وہ مرچکا ہو یا گر زندہ ہو تو ذبح کرن□ ک□ لئ□ وقت نہ ہو یا ذبح کرن□ ک□ لئ□ وقت ہوت□ ہوئ□ وہ اس□ ذبح نہ کر□ حتی کہ وہ مرجائ□ تو حیوان حرام ہ□□

۲۶۱۱□ اگر دو اشخاص (مل کر) ایک حیوان کا شکار کری□ اور ان می□ س□ ایک مذکوره پوری شرائط ک□ سات□ شکار کر□ لیکن دوسر□ ک□ شکار می□ مذکوره شرائط می□ س□ کچ□ کم هو□ مثلاً ان دونو□ می□ س□ ایک الله تعالی کا نام ل□ اور دوسرا جان بوج□ کر الله تعالی کا نام نه ل□ تو وه حیوان حلال نهی□ ه□□

۲۶۱۲□ اگر تیر لگن□ ک□ بعد مثال ک□ طور پر حیوان پانی می□ گرجائ□ اور انسان کو علم هو که حیوان تیر لگن□ اور پانی می□ گرن□ س□ مرا ه□ تو وه حیوان حلال نهی□ ه□ بلکه اگر انسان کو یه علم نه هو که وه فقط تیر لگن□ س□ مرا ه□ تب ب□ی وه حیوان حلال نهی□ ه□□

۲۶۱۳□ اگر کوئی شخص غصبی کت□ یا غصبی هت□یار س□ کسی حیوان کا شکار کر□ تو شکار حلال ه□ اور خود شکاری کا مال هوجاتا ه□ لیکن اس بات ک□ علاوه که اس ن□ گناه کیا ه□ ضروری ه□ که هت□یار یا کت□ کی اجرت اس ک□ مالک کو د□□

۲۶۱۴□ اگر شکار کرن□ ک□ هت□یار مثلاً۔ تلوار س□ حیوان ک□ بعض اعضاء مثلا هات□ اور پاو□ اس ک□ بدن س□ جدا کردیئ□ جائی□ تو وه عضو حرام هی□ لیکن اگر مسئله (۲۶۱۰) می□ مذکوره شرائط ک□ سات□ اس حیوان کو ذبح کیا جائ□ تو اس کا باقی مانده بدن حلال هوجائ□ گا□ لیکن اگر شکار ک□ هت□یار س□ مذکوره شرائط ک□ سات□ حیوان ک□ بدن ک□ دو □ک□□ کر دیئ□ جائی□ اور سر اور گردن ایک حص□ می□ رهی□ اور انسان اس وقت شکار ک□ پاس پهنچ□ جب اس کی جان نکل چکی هو تو دونو□ حص□ حلال هی□□ اور اگر حیوان زنده هو لیکن اس□ ذبح کرن□ ک□ لئ□ وقت نه هو تب ب□ی یهی حکم ه□□ لیکن اگر ذبح کرن□ ک□ لئ□ وقت هو اورممکن هو که حیوان کچ□ دیر زنده ره□ تو وه حصه جس می□ سر اور گردن نه هو حرام ه□ اور وه حصه جس می□ سر اور گردن هو اگر اس□ شرع ک□ معین کرده طریق□ ک□ مطابق ذبح کیا جائ□ تو حلال ه□ ورنه وه ب□ی حرام ه□□

۲۶۱۵□ اگر لک□ی یا پت□ر یا کسی دوسری چیز س□ جن س□ شکار کرنا صحیح نهی□ ه□ کسی حیوان ک□ دو □ک□□ کر دیئ□ جائی□ تو وه حصه جس می□ سر اور گردن نه هو□ حرام ه□ اور اگر حیوان زنده هو اور ممکن هو که کچ□ دیر زنده ره□ اور اس□ شرع ک□ معین کرده طریق□ ک□ مطابق ذبح کیا جائ□ تو وه حصه جس می□ سر اور گردن هو□ حلال ه□ ورنه وه حصه ب□ی حرام ه□□

۲۶۱۶□ جب کسی حیوان کا شکار کیا جائ□ یا اس□ ذبح کیا جائ□ اور اس ک□ پی□ س□ زنده بچه نکل□ تو اگر اس بچ□ کو شرع ک□ معین کرده طریق□ ک□ مطابق ذبح کیا جائ□ تو حلال ورنه حرام ه□□

۲۶۱۷□ اگر کسی حیوان کا شکار کیا جائ□ یا اس□ ذبح کیا جائ□ اور اس ک□ پی□ س□ مرده بچه نکل□ تو اس صورت می□ که جب بچه اس حیوان کو ذبح کرن□ س□ پهل□ نه مرا هو اور اسی طرح جب وه بچه اس حیوان ک□ پی□ س□ دیر س□ نکلن□ کی وجه س□ نه مرا هو اگر اس بچ□ کی بناو□ مکمل هو اور اون یا بال اس ک□ بدن پر اگ□ هوئ□ هو□ تو وه بچه پاك اور حلال ه□□

شکاری کت□ س□ شکار کرنا

۲۶۱۸□ اگر شکاری کتا کسی حلال گوشت وال□ جنگلی حیوان کا شکار کر□ تو اس حیوان ک□ پاك هون□ اور حلال هون□ ک□ لئ□ چ□ شرطی□ هی□ :

۱□ کتا اس طرح سد□ایا هوا هو که جب ب□ی اس□ شکار پک□ن□ ک□ لئ□ ب□یجا جائ□ چلا جائ□ اور جب اس□ جان□ س□ روکا جائ□ تو روک جائ□□ لیکن اگر شکار س□ نزدیک هون□ اور شکار کو دیک□ن□ ک□ بعد اس جان□ س□ روکا جائ□ اور نه رک□ تو کوئی حرج نهی□ ه□ اور لازم نهی□ ه□ که اس کی عادت ایسی هو که جب تک مالك نه پهنچ□ شکار کو نه ک□ائ□ بلکه اگر اس کی عادت یه هو که اپن□ مالك ک□ پهنچن□ س□ پهل□ شکار س□ کچ□ ک□ال□ تو ب□ی حرج نهی□ ه□ اور اسی طرح اگر اس□ شکار کا خون پین□ کی عادت هو تو اشکال نهی□□

۲□ اس کا مالك اس□ شکار ک□ لئ□ ب□یج□□ اور اگر وه اپن□ □اپ هی شکار ک□ پیچ□□ جائ□ اور کسی حیوان کو شکار کرل□ تو اس حیوان کا ک□انا حرام ه□□ بلکه اگر کتا اپن□ □اپ شکار ک□ پیچ□□ لگ جا۴□ اور بعد می□ اس کا مالك بانگ لگائ□ تاکه وه جلدی شکار تک پهنچ□ تو اگرچه وه مالك کی □اواز کی وجه س□ تیز ب□اگ□ پ□ر ب□ی احتیاط واجب کی بنا پر اس شکار کو ک□ان□ س□ اجتناب کرنا ضروری ه□□

۳□ جو شخس کت□ کو شکار ک□ پیچ□□ لگائ□ ضروری ه□ که مسلمان هو اس تفصیل ک□ مطابق جو اسلحه س□ شکار کرن□ کی شرائط می□ بیان هوچکی ه□□

۴□ کت□ کو شکار ک□ پیچ□□ ب□یجت□ وقت شکاری الله تعالی کا نام ل□ اور اگر جان بوج□ کر الله تعالی کا نام نه ل□ تو وه شکار حرام لیکن اگر ب□ول جائ□ تو اشکال نهی□□

۵□ شکار کو کت□ ک□ کا□ن□ س□ جو زخم □ائ□ وه اس س□ مر□□ لهذا اگر کتا شکار کا گلا گ□ون□ د□ یا شکار دو□ن□ یا □ر جان□ کی وجه س□ مرد جائ□ تو حلال نهی□ ه□□

۶□ جس شخص ن□ کت□ کو شکار ک□ پیچ□□ ب□یجا هو اگر وه (شکار کئ□ گئ□ حیوان ک□ پاس) اس وقت پهنچ□ جب وه مرچکا هو یا اگر زنده هو تو اس□ ذبح کرن□ ک□ لئ□ وقت نه هو□ لیکن شکاری ک□ پاس پهنچنا غیر معمولی تاخیر کی وجه س□ نه هو□ اور اگر ایس□ وقت پهنچ□ جب اس□ ذبح کرن□ ک□ لئ□ وقت هو لیکن وه حیوان کو ذبح نه کر□ حتی که وه مرجائ□ تو وه حیوان حلال نهی□ ه□□

۲۶۱۹□جس شخص ن□ کت□ کو شکار ک□ پیچ□□ ب□یجا هو اگر وه شکار ک□ پاس اس وقت پهنچ□ جب وه اس□ ذبح کرسکتا هو تو ذبح کرن□ ک□ لوازمات مثلاً۔ اگر چ□ری نکالن□ کی وجه س□ وقت گزرجائ□ اور حیوان مر جائ□ تو حلال ه□ لیکن اگر اس ک□ پاس ایسی کوئی چیز نه هو جس س□ حیوان کو ذبح کر□ اور وه مر جائ□ تو بنابر احتیاط وه حلال نهی□ هوتا البته اس صورت می□ اگر وه شخص اس حیوان کو چ□و□ د□ تاکه کتا اس□ مار □ال□ تو وه حیوان حلال هوجاتا ه□□

۲۶۲۰□ اگر کئی کت□ شکار ک□ پیچ□□ پیچ□□ جائی□ اور وه سب مل کر کسی حیوان کا شکار کری□ تو اگر وه سب ک□ سب ان شرائط کو پورا کرت□ هو□ جو مسئله ۲۶۱۸ می□ بیان کی گئی هی□ تو شکار حلال ه□ اور اگر ان می□ س□ ایک کتا ب□ی ان شرائط کو پورا نه کر□ تو شکار حرام ه□□

۲۶۲۱□ اگر کوئی شخص کت□ کو کسی حیوان ک□ شکار ک□ لئ□ ب□یج□ اور وه کتا کوئی دوسرا حیوان شکار کرل□ تو وه شکار حلال اور پاک ه□ اور اگر جس حیوان ک□ پیچ□□ ب□یجا گیا هو اس□ ب□ی اور ایک حیوان کو ب□ی شکار کرل□ تو وه دونو□ حلال اور پاک هی□□

۲۶۲۲□ اگر چند اشخاص مل کر ایک کت□ کو شکار ک□ پیچ□□ ب□یجی□ اور ان می□ س□ ایک شخص جان بوج□ کر خدا کا نام نه ل□ تو وه شکار حرام ه□ نیز جو کت□ شکار ک□ پیچ□□ ب□یج□ گئ□ هو□ اگر ان می□ س□ ایک کتا اس طرح سد□ایا هوا نه هو جیسا که مسئله ۲۶۱۸ می□ بتایا گیا ه□ تو وه شکار حرام ه□□

۲۶۲۳۔ اگر بازشکاری کتے کے علاوہ کوئی اور حیوان کسی جانور کا شکار کرے تو وہ شکار حلال نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص اس شکار کے پاس پہنچ جائے اور وہ ابھی زندہ ہو اور اس طریقے کے مطابق جو شرع میں معین ہے اسے ذبح کرلے تو پھر وہ حلال ہے۔

مچھلی اور ٹڈی کا شکار

۲۶۲۴۔ اگر مچھلی کو جو پیدائش کے لحاظ سے چھلکے والی ہو، اگرچہ کسی عارضی وجہ سے اس کا چھلکا اتر گیا ہو، پانی میں زندہ پکڑلیا جائے اور وہ پانی سے باہر آکر ماجائے تو وہ پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔ اور اگر وہ پانی میں مرجائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔ مگر یہ کہ وہ مچھیرے کے جال کے اندر پانی میں مرجائے تو اس صورت میں اس کا کھانا حلال ہے۔ اور جس مچھلی کے چھلکے نہ ہوں اگرچہ اسے پانی سے زندہ پکڑ لیا جائے اور پانی کے باہر مرے وہ حرام ہے۔

۲۶۲۵۔ اگر مچھلی (اچھل کر) پانی سے باہر آگرے یا پانی کی لہر اسے باہر پھینک دے یا پانی اتر جائے اور مچھلی خشکی پر رہ جائے تو اگر اس کے مرنے سے پہلے کوئی شخص اسے ہاتھ سے یا کسی اور ذریعے سے پکڑلے تو وہ مرنے کے بعد حلال ہے۔

۲۶۲۶۔ جو شخص مچھلی کا شکار کرے اس کے لئے لازم نہیں کہ مسلمان ہو یا مچھلی کو پکڑتے وقت خدا کا نام لے لیکن نہ ضروری ہے کہ مسلمان دیکھے یا کسی اور طریقے سے اسے (یعنی مسلمان کو) یہ اطمینان ہو گیا ہو کہ مچھلی کو پانی سے زندہ پکرا ہے یا وہ مچھلی اس کے جال میں پانی کے اندر مرگئی ہے۔

۲۶۲۷۔ جس مری ہوئی مچھلی کے متعلق معلوم نہ ہو کہ اسے پانی سے زندہ پکڑا گیا ہے یا مردہ حالت میں پکڑا گیا ہے اگر وہ مسلمان کے ہاتھ میں ہو تو حلال ہے لیکن اگر کافر کے ہاتھ میں ہو تو خواہ وہ کہے کہ اس نے اسے زندہ پکڑا ہے، حرام ہے مگر یہ کہ انسان کو اطمینان ہو کہ اس کافر نے مچھلی کو پانی سے زندہ پکڑا ہے یا وہ مچھلی اس کے جال میں پانی کے اندر مرگئی ہے (تو حلال ہے)۔

۲۶۲۸۔ زندہ مچھلی کا کھانا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اسے زندہ کھانے سے پرہیز کیا جائے۔

۲۶۲۹۔ اگر زندہ مچھلی کو بھون لیا جائے یا اسے پانی کے باہر مرنے سے پہلے ذبح کر دیا جا۴ے تو اس کا کھانا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسے کھانے سے پرہیز کیا جائے۔

۲۶۳۰۔ اگر پانی سے باہر مچھلی کے دو ٹکڑے کر لئے جائیں اور ان میں سے ایک ٹکڑا زندہ ہونے کی حالت میں پانی میں گر جائے تو جو ٹکڑا پانی سے باہر رہ جائے اسے کھانا جائز ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے کھانے سے پرہیز کیا جائے۔

۲۶۳۱۔ اگر ٹڈی کو ہاتھ سے یا کسی اور ذریعے سے زندہ پکڑ لیا جائے تو وہ مرجانے کے بعد حلال ہے اور یہ لازم نہیں کہ اسے پکڑنے والا مسلمان ہو اور اسے پکڑتے وقت اللہ تعالی کا نام لے لیکن اگر مردہ ٹڈی کافر کے ہاتھ میں ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے اسے زندہ پکڑا تھا یا نہیں تو اگرچہ وہ کہے کہ اس نے اس زندہ پکڑا تھا وہ حرام ہے۔

۲۶۳۲۔ جس ٹڈی کے پر ابھی تک نہ اگے ہوں اور اڑ نہ سکتی ہو اس کا کھانا حرام ہے۔

کھانے پینے کی چیزوں کے احکام

۲۶۳۳۔ ہر وہ پرندہ جو شاہین، عقاب، باز اور شکرے کی طرح چیرنے پھاڑنے والا اور پنجے دار ہو حرام ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ہر وہ پرندہ جو اڑتے وقت پروں کو مارتا کم اور بے حرکت زیادہ رکھتا ہے نیز پنجے دار ہے، حرام ہوتا ہے۔ اور ہر وہ پرندہ جو اڑتے وقت پروں کو مارتا زیادہ اور بے حرکت کم رکھتا ہے، وہ حلال ہے، اسی فرق کی بنا پر حرام گوشت پرندوں کو حلال گوشت پرندوں میں سے ان کی پرواز کی کیفیت دیکھ کر پہچانا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر کسی پرندے کی پرواز کی کیفیت معلوم نہ ہو تو اگر وہ پرندہ پوٹا، سنگدانہ اور پاوں کی پشت پر کانٹا رکھتا ہو تو وہ حلال ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک علامت بھی موجود نہ ہو تو وہ حرام ہے۔ اور احتیاط لازم یہ ہے کہ کوے کی تمام اقسام حتی کہ زاغ (پہاڑی کوے) سے بھی اجتناب کیا جائے اور جن پرندوں کا ذکر ہوچکا ہے ان کے علاوہ دوسرے تمام پرندے مثلاً مرغ، کبوت اور چڑیاں یہاں تک کہ شتر مرغ اور مور بھی حلال ہیں۔ لیکن بعض پرندوں مثلاً مرغ، کبوتر اور چڑیاں یہاں تک کہ شترمرغ اور مور بھی حلال ہیں۔ لیکن بعض پرندوں جیسے ہدہد اور ابابیل کو ذبح کرنا مکروہ ہے۔ اور جو حیوانات اڑتے ہیں مگر پر نہیں رکھتے مثلاً چمگادڑ حرام ہیں اور احتیاط لازم کی بنا پر زنبور (بِھڑ، شہدکی مکھی، تتیاً) مچھر اور اڑنے والے دوسرے کیڑے مکوڑوں کا بھی حکم ہے۔

۲۶۳۴۔ اگر اس حصے کو جس میں روح ہو زندہ حیوان سے جدا کر لیا جائے مثلاً زندہ بھیڑ کی چکتی یا گوشت کی کچھ مقدار کاٹ لی جائے تو وہ نجس اور حرام ہے۔

۲۶۳۵۔ حلال گوشت حیوانات کے کچھ اجزاء حرام ہیں اور ان کی تعداد چودہ ہے۔

۱ خون

۲ فضله

۳ عضو تناسل

۴شرمگاہ

۵ بچه دانی

۶ غدود

۷ کپورے

۸ وہ چیز جو بھیجے میں ہوتی ہے اور چنے کے دانی کی شکل کی ہوتی ہے

۹ حرام مغز جو ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے۔

۱۰ بنابر احتیاط لازم وہ رگیں جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ہوتی ہیں۔

۱۱ پته

۱۲ تلی

۱۳ مثانه

۱۴ آنکھ کا ڈھیلا۔

یه سب چیزیں پرندوں کے علاوہ حلال گوشت حیوانات میں حرام ہیں۔ اور پرندوں کا خون اور ان کا فضله بلااشکال حرام ہے۔ لیکن ان دو چیزوں (خون اور فضلے) کے علاوہ پرندوں میں وہ چیزیں ہوں جو اوپر بیان ہوئی ہیں تو ان کا حرام ہونا احتیاط کی بنا پر ہے۔

۲۶۳۶ حرام گوشت حیوانات کا پیشاب پینا حرام ہے اور اسی طرح حلال گوشت حیوان ۔ حتی که احتیاط لازم کی بنا پر اونٹ ۔ کے پیشاب کا بھی یہی حکم ہے۔ لیکن علاج کے لئے اونٹ، گائے اور بھیڑ کا پیشاب پینے میں اشکال نہیں ہے۔

۲۶۳۷ چکنی مٹی کھانا حرام ہے نیز مٹی اور بجری کھانا احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم رکھتا ہے البته (ملتانی مٹی

کے مماثل) داغستانی اور آرمینیائی مٹی وغیرہ علاج کے لئے بحالت مجبوری کھانے میں اشکال نہیں ہے۔ اور حصول شفاء کی غرض سے (سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے مزار مبارک کی مٹی یعنی) خاک شفاء کی تھوڑی سی مقدار کھانا جائز ہے۔ اور

بهتر یه ه□ که خاك شفاء کی کچ□ مقدار پانی می□ ملا لی جائ□ تاکه وه (حل هوکر) ختم هوجائ□ اور بعد می□ اس پانی کو پی لیا جائ□□

۲۶۳۸□ ناك کا پانی اور سین□ کا بلغم جو منه می□ آجائ□ اس کا نگلنا حرام نهی□ ه□ نیز اس غذا ک□ نگلن□ می□ جو خلال کرت□ وقت دانتو□ ک□ ریخو□ س□ نکل□ کوئی اشکال نهی□ ه□□

۲۶۳۹□ کسی ایسی چیز کا ک□انا حرام ه□ جو موت کا سبب بن□ یا انسان ک□ لئ□ سخت نقصان ده هو□

۲۶۴۰□ گ□و□□، خچر اور گد□□ کا گوشت ک□انا مکروه ه□ اور اگر کوئی شخص ان س□ بد فعلی کر□ تو وه حیوان حرام هوجاتا ه□ اور جونسل بدفعلی ک□ بعد پیدا هو احتیاط کی بنا پر وه ب□ی حرام هو جاتی ه□ اور ان کا پیشاب اور لید نجس هوجاتی ه□ اور ضروری ه□ که انهی□ شهر س□ باهر ل□ جاکر دوسری جگه بیچ دیا جائ□ اور اگر بدفعلی کرن□ والا اس حیوان کا مالك نه هو تو اس پر لازم ه□ که اس حیوان کی قیمت اس ک□ مالك کو د□□ اور اگر کوئی شخص حلال گوشت حیوان مثلاً۔ گائ□ یا ب□ی□ س□ بدفعلی کر□ تو ان کا پیشاب اور گوبر نجس هو جاتا ه□ اور ان کا گوشت ک□انا حرام ه□ اور احتیاط کی بنا پر ان کا دود□ پین□ کا اور ان کی جونسل بدفعلی ک□ بعد پیدا هو اس کا ب□ی یهی حکم ه□□ اور ضروری ه□ که ایس□ حیوان کو فوراً ذبح کرک□ جلادیا جائ□ اور جس ن□ اس حیوان ک□ سات□ بدفعلی کی هو اگر وه اس کا مالك نه هو تو اس کی قیمت اس ک□ مالك کو د□□

۲۶۴۱□ اگر بکری کا بچه سورنی کا دود□ اتنی مقدار می□ پی ل□ که اس کا گوشت اور ه□یا□ اس س□ قوت حاصل کری□ تو خود وه اور اس کی نسل حرام هوجاتی ه□ اور اگر وه اس س□ کم مقدار می□ دود□ پئ□ تو احتیاط کی بنا پر لازم ه□ که اس کا استبراء کیاجائ□ اور اس ک□ بعد وه حلال هو جاتا ه□□ اور اس کا استبراء یه ه□ که سات دن پاك دود□ پئ□ اور اگر اس□ دود□ کی حاجت نه هو تو سات دن گ□اس ک□ائ□ اور ب□ی□ کا شیر خوار بچه اور گائ□ کا بچه اور دوسر□ حلال گوشت حیوانو□ ک□ بچ□ □ احتیاط لازم کی بنا پر □ بکری ک□ بچ□ ک□ حکم می□ هی□□ اور نجاست ک□ان□ وال□ حیوان کاگوشت ک□انا ب□ی حرام ه□ اور اگر اس کا استبراء کیا جائ□ تو حلال هوجاتا ه□ اور اس ک□ استبراء کی ترکیب مسئله ۲۲۶ می□ بیان هوئی ه□□

۲۶۴۲□ شراب پینا حرام ه□ اور بعض احادیث می□ اس□ گناه کبیره بتایا گیا ه□□ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام س□ روایت ه□ که آپ ن□ فرمایا: " شراب برائیو□ کی ج□ اور گناهو□ کا منبع ه□□ جو شخص شراب پئ□ وه اپنی عقل ک□و بی□□تا

ه□ اور اس وقت خداتعالی کو نہی□ پہچانتا، کوئی ب□ی گناہ کرن□ س□ نہی□ چوکتا، کسی شخص کا احترام نہی□ کرتا، اپن□ قریبی رشت□ دارو□ ک□ حقوق کا پاس نہی□ کرتا، ک□لم ک□لا برائی کرن□ س□ نہی□ شرماتا، پس ایمان اور خدا شناسی کی روح اس ک□ بدن س□ نکل جاتی ه□ اور ناقص خبیث روح جو خدا کی رحمت س□ دور ہوتی ه□ اس ک□ بدن می□ رہ جاتی ه□□ خدا اور اس ک□ فرشت□ نیز انبیاء مرسلین اور مومنین اس پر لعنت ب□یجت□ هی□، چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہی□ ہوتی، قیامت ک□ دن اس کا چہرہ سیاہ ہوگا اور اس کی زبان (کت□ کی طرح) منہ س□ باہر نکلی ہوئی ہوگی، اس کی رال سین□ پر □پکتی ہوگی اور وہ پیاس کی شدت س□ واویلا کر□ گا□"

۲۶۴۳□ جس دستر خوان پر شراب پی جارهی ہو اس پر چینی ہوئی کوئی چیز ک□انا حرام ه□ اور اسی طرح اس دستر خوان پر بی□□ا جس پر شراب پی جارهی ہو اگر اس پر بی□□ن□ س□ انسان شراب پین□ والو□ می□ شمار ہوتا ہو تو احتیاط کی بنا پر، حرام ه□□

۲۶۴۴□ ہر مسلمان پر واجب ه□ که اس ک□ ا□وس پ□وس می□ جب کوئی دوسرا مسلمان ب□وک یا پیاس س□ جا□ بلب ہو تو اس□ رو□ی اور پانی د□ کر مرن□ س□ بچائ□□

ک□انا ک□ان□ ک□ آداب

اشارہ

۲۶۴۵□ ک□انا ک□ان□ ک□ آداب می□ چند چیزی□ مستحب شمار کی گئی هی□□

۱□ ک□انا ک□ان□ س□ پہل□ ک□ان□ والا دونو□ هات□ د□وئ□□

۲□ ک□انا ک□ا لین□ ک□ بعد اپن□ هات□ د□وئ□ اور رومال (تولئ□ وغیرہ) س□ خشک کر□□

۳□ میزبان سب س□ پہل□ ک□انا ک□انا شروع کر□ اور سب ک□ بعد ک□ان□ س□ هات□ ک□ینچ□ اور ک□انا شروع کرن□ س□ قبل میزبان سب س□ پہل□ اپن□ هات□ د□وئ□ اس ک□ بعد جو شخص اس کی دائی□ طرف بی□□ا ہو وہ د□وئ□ اور اسی طرح سلسلہ وار هات□ د□وت□ رهی□ حتی که نوبت اس شخص تک آجائ□ جو اس ک□ بائی□ طرف بی□□ا ہو اور ک□انا ک□الین□ ک□ بعد جو شخص میزبان کی بائی□ طرف بی□□ا ہو سب س□ پہل□ وہ هات□ د□وئ□ اور اسی طرح د□وت□ چل□ جائی□ حتی که نوبت میزبان تک پہنچ جائ□□

۴□ ک□انا ک□ان□ س□ پهل□ بِسم الله پ□□□ لیکن اگر ایک دسترخوان پر انواع و اقسام ک□ ک□ان□ هو□ تو ان می□ س□ ک□انا، ک□ان□ س□ پهل□ بِسم الله پ□□نا مستحب ه□

۵□ ک□انا دائی□ هات□ س□ ک□ائ□□

۶□ تین یا زیاده انگلیو□ س□ ک□انا ک□ائ□ اور دو انگلیو□ س□ نه ک□ائ□

۷□ اگر چند اشخاص دسترخوان پر بی□□ی□ تو هر ایک اپن□ سامن□ س□ ک□انا ک□ائ□□

۸□ چ□و□□ چ□و□□ لقم□ بنا کر ک□ائ□

۹□ دستر خوان پر زیاده دیر بی□□□ اور ک□ان□ کو طول د□□

۱۰□ ک□انا خوب اچ□ی طرح چبا کر ک□ائ□□

۱۱□ ک□انا ک□الین□ ک□ بعد الله تعالی کا شکر بجالائ□□

۱۲□ انگلیو□ کو چا□□□

۱۳□ ک□انا ک□ان□ ک□ بعد دانتو□ می□ خلال کر□ البته ریحان ک□ تنک□ یا ک□جور ک□ درخت ک□ پت□ س□ خلال نه کر□□

۱۴□ جو غذا دسترخوان س□ باهر گرجائ□ اس□ جمع کر□ اور ک□ال□ لیکن اگر جنگل می□ ک□انا ک□ائ□ ت مستحب ه□ که جو کچ□ گر□ اس□ پرندو□ اور جانورو□ ک□ لئ□ چ□و□ د□□

۱۵□ دن اور رات کی ابتدا می□ ک□انا ک□ائ□ اور دن ک□ درمیان می□ اور رات ک□ درمیان می□ نه ک□ائ□□

۱۶□ ک□انا ک□ان□ ک□ بعد پی□□ ک□ بل لی□□ اور دایا□ پاو□ بائی□ پاو□ رک□□ □

۱۷□ ک□انا شروع کرت□ وقت اور ک□الین□ ک□ بعد نمک چک□□□

۱۸□ پ□ل ک□ان□ س□ پهل□ انهی□ پانی س□ د□ول□□

وه باتی□ جو ک□انا ک□ات□ وقت مکروه هی□

۲۶۴۶□ک□انا ک□ات□ وقت چند باتی□ مذموم شمار کی گئی ہی□□

۱□ ب□ر□ پی□ پر ک□انا ک□انا

۲□ بهت زیاده ک□انا □ روایت ه□ که خداوند عالم ک□ نزدیک بهت زیاده ک□انا سب س□ بری چیز ه□□

۳□ ک□انا ک□ات□ وقت دوسرو□ ک□ منه کی طرف دیک□نا

۴□ گرم ک□انا ک□انا

۵□ جو چیز ک□ائی یا پی جارهی هو اس□ پ□ونک مارنا□

۶□ دسترخوان پر ک□انا لگ جان□ ک□ بعد کسی اور چیز کا منتظر هونا□

۷□ رو□ی کو چ□ری س□ کا□نا

۸□ رو□ی کو ک□ان□ ک□ برتن ک□ نیچ□ رک□نا□

۹□ ه□ی س□ چپک□ هوئ□ گوشت کو یو□ ک□انا که ه□ی پر بالکل گوشت باقی نه ره□ □

۱۰□ اس پ□ل کا چ□لکا اتارنا جو چ□لک□ ک□ سات□ ک□ایا جاتا ه□□

۱۱□ پ□ل پورا ک□ان□ س□ پهل□ پ□ینک دینا□

پانی پین□ کا آداب

۲۶۴۷□ پانی ک□ پین□ ک□ آداب می□ چند چیزی□ شمار کی گئی ہی□ ؛

۱□ پانی چوسن□ کی طرز پر پیئ□□

۲□ پانی دن می□ ک□□□ هو کر پیئ□□

۳□ پانی پین□س□ پهل□ بِسمِ الله اور پین□ ک□ بعد الحمد الله که□□

۴□ پانی (غ□اغ□ نه پیئ□ بلکه) تین سانس می□ پیئ□□

۵□ پانی پین□ ک□ بعد حضرت امام حسین علیه السلام اور ان ک□ اهل حرم کو یا کر□ اور ک□ قاتلو□ پر لعنت ب□یج□□

وه باتی□ جو پانی پیت□ وقت مکروه هی□

۲۶۴۸□ زیاده پانی پینا، مرغن ک□ان□ ک□ بعد پانی پینا اور رات کو ک□□□ هو کر پانی پینا مذموم شمار کیا گیا ه□□ علاوه ازی□ پانی بائی□ هات□ س□ پینا اور اس طرح کوز□ (وغیره) کی □و□ی هوئی جگه س□ اور اس جگه س□ پینا جهان□ کوز□ کا دسته هو مذموم شمار کیا گیا ه□□

منت اور عہد کے احکام

اشارہ

۲۶۴۹۔ "منّت" یہ ہے کہ انسان اپنے آپ پر واجب کرلے کہ اللہ تعالی کی رضا کے لئے کوئی اچھا کام کرے گا یا کوئی ایسا کام جس کا نہ کرنا بہتر ہو ترک کر دے گا۔

۲۶۵۰۔ منت میں صیغہ پڑھنا ضروری ہے اور یہ لازم نہیں کہ صیغہ عربی میں ہی پڑھا جائے لہذا اگر کوئی شخص کہے کہ "میرا مریض صحت یاب ہو گیا تو اللہ تعالی کی خاطر مجھ پر لازم ہے کہ میں دس روپے فقیر کو دوں" تو اس کی منت صحیح ہے۔

۲۶۵۱۔ ضروری ہے کہ منت ماننے والا بالغ اور عاقل ہو نیز اپنے ارادے اور اختیار کے ساتھ منت مانے لہذا کسی ایسے شخص کا منت ماننا جسے مجبور کیا جائے یا جو جذبات میں آکر بغیر ارادے کے بے اختیار منت مانے تو صحیح نہیں ہے۔

۲۶۵۲۔ کوئی سفیہ اگر منت مانے مثلاً یہ کہ کوئی چیز فقیر کو دے گا تو اس کی منت صحیح نہیں ہے۔ اور اسی طرح اگر کوئی دیوالیہ شخص منت مانے کہ مثلاً اپنے اس مال میں سے جس میں تصرف کرنے سے اسے روک دیا گیا ہو کوئی چیز فقیر کو دے گا تو اس کی منت صحیح نہیں ہے۔

۲۶۵۳۔ شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا ان کاموں میں منت ماننا جو شوہر کے حقوق کے منافی ہوں صحیح نہیں ہے۔ اور اسی طرح عورت کا اپنے مال میں شوہر کی اجازت کے بغیر منت ماننا محل اشکال ہے لیکن (اپنے مال میں سے شوہر کی اجازت کے بغیر) حج کرنا، زکوٰۃ اور صدقہ دینا اور ماں باپ سے حسن سلوک اور رشتے داروں سے صلہ رحمی کرنا (صحیح ہے)۔

۲۶۵۴۔ اگر عورت شوہر کی اجازت سے منت مانے تو شوہر اس کی منت ختم نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے منت پر عمل کرنے سے روک سکتا ہے۔

۲۶۵۵۔ اگر بیٹا باپ کی اجازت کے بغیر یا اس کی اجازت سے منت مانے تو ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے لیکن اگر باپ یا ماں اسے اس کام سے جس کی اس نے منت مانی ہو اس طرح منع کریں کہ ان کے منع کرنے کے بعد اس پر عمل کرنا اس کے لئے بہتر نہ ہو تو اس کی منت کالعدم ہو جائے گی۔

۲۶۵۶۔ انسان کسی ایسے کام کی منت مان سکتا ہے جسے انجام دینا اس کے لئے ممکن ہو لھذا جو شخص مثلاً پیدل چل کر کربلا نہ جاسکتا ہو اگر وہ منت مانے کہ وہاں تک پیدل جائے گا تو اس کی منت صحیح نہیں ہے۔

۲۶۵۷۔ اگر کوئی شخص منت مانے کہ کوئی حرام یا مکروہ کام انجام دے گا یا کوئی واجب یا مستحب کام ترک کر دے گا تو اس کی منت صحیح نہیں ہے۔

۲۶۵۸۔ اگر کوئی شخص منت مانے کہ کسی مباح کام کو انجام دے گا یا ترک کرے گا لھذا اگر اس کام کا بجا لانا اور ترک کرنا ہر لحاظ سے مساوی ہو تو اس کی منت صحیح نہیں اور اگر اس کام کا انجام دینا کسی لحاظ سے بہتر ہو اور انسان منت بھی اسی لحاظ سے مانے مثلاً منت مانے کہ کوئی (خاص) غذا کھائے گا تاکہ اللہ کی عبادت کے لئے اسے توانائی حاصل ہو تو اس کی منت صحیح ہے۔ لیکن اگر بعد میں تمباکو کا استعمال ترک کرنا اس کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کی منت کالعدم ہوجائے گی۔

۲۶۵۹۔ اگر کوئی شخص منت مانے کہ واجب نماز ایسی جگہ پڑھے گا جہاں بجائے خود نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ نہیں مثلاً منت مانے کہ نماز کمرے میں پڑھے گا تو اگر وہاں نماز پڑھنا کسی لحاظ سے بہتر ہو مثلاً چونکہ وہاں خلوت ہے اس لئے انسان حضور قلب پیدا کرسکتا ہے اگر اس کے منت ماننے کا مقصد یہی ہے تو منت صحیح ہے۔

۲۶۶۰۔ اگر ایک شخص کوئی عمل بجالانے کی منت مانے تو ضروری ہے کہ وہ عمل اسی طرح بجالائے جس طرح منت مانی ہو لھذا اگر منت مانے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو صدقہ دے گا یا روزہ رکھے گا یا (مہینے کی پہلی تاریخ کو) اول ماہ کی نماز پڑھے گا تو اگر اس دن سے پہلے یا بعد میں اس عمل کو بجالائے تو کافی نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص منت مانے کہ جب اس کا مریض صحت یاب ہوجائے گا تو وہ صدقہ دے گا تو اگر اس مریض کے صحت یاب ہونے سے پہلے صدقہ دے دے تو کافی نہیں ہے۔

۲۶۶۱۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھنے کی منت مانے لیکن روزوں کا وقت اور تعداد معین نہ کرے تو اگر ایک روزہ رکھے تو کافی ہے۔ اگر نماز پڑھنے کی منت مانے اور نمازوں کی مقدار اور خصوصیات معین نہ کرے تو اگر ایک دو رکعتی نماز پڑھ لے تو کافی ہے۔ اور اگر منت مانے کی صدقہ دے گا اور صدقے کی جنس اور مقدار معین نہ کرے تو اگر ایسی چیز دے کہ لوگ کہیں کہ اس نے صدقہ دیا ہے تو پھر اس نے اپنی منت کے مطابق عمل کر دیا ہے۔ اور اگر منت مانے کہ کوئی کام اللہ تعالی

کی خوشنودی ک□ لئ□ بجالائ□ گا تو اگر ایک (دو رکعتی) نماز پ□□ ل□ یا ایک روزہ رک□ ل□ یا کوئی چیز صدقہ د□ د□ تو اس ن□ اپنی منت نب□الی ہ□□

۲۶۶۲□ اگر کوئی شخص منت مان□ کہ ایک خاص دن روزہ رک□□ گا تو ضروری ہ□ کہ اسی دن روزہ رک□□ اور اگر جان بوج□ کر روزہ نہ رک□□ تو ضروری ہ□ کہ اس دن ک□ روز□ کی قضا ک□ علاوہ کفارہ ب□ی د□ اور اظہر یہ ہ□ کہ اس کا کفارہ قسم تو□ن□ کا کفارہ ہ□ جیسا کہ بعد می□ بیان کیا جائ□ گا لیکن اس دن وہ اختیاراً یہ کرسکتا ہ□ کہ سفر کر□ اور روزہ نہ رک□□□ اور اگر سفر می□ ہو تو لازم نہی□ کہ □□ھرن□ کی نیت کرک□ روزہ رک□□ اور اس صورت می□ جب کہ سفر کی وجہ س□ یاکسی دوسر□ عذر مثلاً بیماری یا حیض کی وجہ س□ روزہ نہ رک□□ تو لازم ہ□ کہ روز□ کی قضا کر□ لیکن کفارہ نہی□ ہ□□

۲۶۶۳□ اگر انسان حالت اختیار می□ اپنی منت پر عمل نہ کر□ تو کفارہ دینا ضروری ہ□ □

۲۶۶۴□ اگر کوئی شخص ایک معین وقت تک کوئی عمل ترک کرن□ کی منت مان□ تو اس وقت ک□ گزرن□ ک□ بعد اس عمل کو بجالاسکتا ہ□ اور اگر اس وقت ک□ گزرن□ س□ پہل□ ب□ول کر یا بہ امر مجبوری اس عمل کو انجام د□ تو اس پر کچ□ واجب نہی□ ہ□ لیکن پ□ر ب□ی لازم ہ□ کہ وہ وقت آن□ تک اس عمل کو انجام نہ د□ اور اگر اس وقت ک□ آن□ س□ پہل□ بغیر عذر ک□ اس عمل کو دوبارہ انجام د□ تو ضروری ہ□ کہ کفارہ د□□

۲۶۶۵□ جس شخص ن□ کوئی عمل ترک کرن□ کی منت مانی ہو اور اس ک□ لئ□ کوئی وقت معین نہ کیا ہو اگر وہ ب□ول کر یا بہ امر مجبوری یا غفلت کی وجہ س□ اس عمل کو انجام د□ تو اس پر کفارہ واجب نہی□ ہ□ لیکن اس ک□ بعد جب ب□ی بہ حالت اختیار اس عمل کو بجالائ□ ضروری ہ□ کہ کفارہ د□□

۲۶۲۶□ اگر کوئی شکص منت مان□ کہ ہر ہفت□ ایک معین دن کا مثلاً جمع□ کا روزہ رک□□ گا تو اگر ایک جمع□ ک□ دن عید فطر یا عید قربان پ□ جائ□ یا جمعہ ک□ دن اس□ کوئی اور عذر مثلاً سفر در پیش ہو یا حیض آجائ□ تو ضروری ہ□ کہ اس دن روزہ نہ رک□□ اور اس کی قضا بجالائ□□

۲۶۲۷□ اگر کوئی شخص منت مان□ کہ ایک معین مقدار می□ صدقہ د□ گا تو اگر وہ صدقہ دین□ س□ پہل□ مرجائ□ تو اس ک□ مال می□ س□ اتنی مقدار می□ صدقہ دینا لازم نہی□ ہ□ اور بہتر یہ ہ□ کہ اس ک□ بالغ ورثاء می□ میراث می□ س□ اپن□ حص□ س□ اتنی مقدار میت کی طرف س□ صدقہ د□ دی□□

۲۶۲۸□ اگر کوئی شخص منت مان□ که ایك معین فقیر کو صدقه د□ گا تو وه کسی دوسر□ فقیر کو نهی□ د□ سکتا اور اگر وه معین کرده فقیر مرجائ□ تو احتیاط مستحب یه ه□ که صدقه اس ک□ پسماندگان کو د□□

۲۶۲۹□ اگر کوئی منت مان□ که ائمه علیهم السلام می□ س□ کسی ایك کی مثلاً حضرت امام حسین □ کی زیارت س□ مشرف هوگا تو اگر وه کسی دوسر□ امام کی زیارت ک□ لئ□ جائ□ تو یه کافی نهی□ ه□□ اور اگر کسی عزر کی وجه س□ ان امام کی زیارت نه کرسک□ تو اس پر کچ□ ب□ی واجب نهی□ ه□□

۲۶۷۰□ جس شخص ن□ زیارت کرن□ کی منت مانی هو لیکن غسل زیارت اور اس کی نماز کی منت نه مانی هو تو اس ک□ لئ□ انهی□ بجالانا لازم نهی□ ه□□

۲۶۷۱□ اگر کوئی شخص کسی امام یا امام زاد□ ک□ حرم ک□ لئ□ مال خرچ کرن□ کی منت مان□ اور کوئی خاص مصرف معین نه کر□ تو ضروری ه□ که اس مال کو اس حرم کی تعمیر (ومرمت) روشنیو□ اور قالین وغیره پر صرف کر□□

۲۶۷۲□ اگر کوئی شخص کسی امام ک□ لئ□ کوئی چیز نذر کر□ تو اگر کسی معین مصرف کی نیت کی هو تو ضروری ه□ که اس چیز کو اسی مصرف می□ لائ□ اور اگر کسی معین مصرف کی نیت نه کی هو تو ضروری ه□ که اس□ ایس□ مصرف می□ ل□ ائ□ جو امام س□ نسبت رک□تا هو مثلاً۔ اس امام □ ک□ نادار زائرین پر خرچ کر□ یا اس امام □ ک□ حرم ک□ مصارف پر خرچ کر□ یا ایس□ کامو□ می□ خرچ کر□ جو امام کا تذکره عام کرن□ کا سبب هو□□اور اگر کوئی چیز کسی امام زاد□ ک□ لئ□ نذر کر□ تب ب□ی یهی حکم ه□□

۲۶۳۷□ جس ب□ی□ کو صدق□ ک□ لئ□ یا کسی امام ک□ لئ□ نذر کیا جائ□ اگر وه نذر ک□ مصرف می□ لائ□ جان□ س□ پهل□ دود□ د□ یا بچه جن□ تو وه (دود□ یا بچه) اس کا مال ه□ جس ن□ اس ب□ی□ کو نذر کیا هو مگر یه که ا س کی نیت عام هو(یعنی نذر رکن□ وال□ ن□ اس ب□ی□، اس ک□ بچ□ اور دود□ وغیره سب چیزو□ کی منت مانی هو تو وه سب نذر ه□) البته ب□ی□ کی اون اور جس مقدار می□ وه فربه هو جائ□ نذر کا جزو ه□□

۲۶۷۴□ جب کوئی منت مان□ که اگر اس کا مریض تندرست هوجائ□ یا اس کا مسافر واپس آجائ□ تو وه فلا□ کام کر□ گا تو اگر پتا چل□ که منت مانن□ س□ پهل□ مریض تندرست هوگیا ت□ا یا مسافر واپس آگیا ت□ا تو پ□ر منت پر عمل کرنا لازم نهی□□

۲۶۷۵□ اگر باپ یا ما□ منت مانی□ که اپنی بی□ی کی شادی سید زاد□ س□ کری□ گ□ تو بالغ هون□ ک□ بعد ل□کی اس بار□ می□ خود مختار ه□ اور والدین کی منت کی کوئی اهمیت نهی□□

۲۶۷۶□جب کوئی شخص الله تعالی س□ عهد کر□ که جب اس کی کوئی معین شرعی حاجت پوری هوجائ□ گی تو فلا□ کام کر□ گا□ پس جب اس کی حاجت پوری هوجائ□ تو ضروری ه□ که وه کام انجام د□□ نیز اگر وه کوئی حاجت نه هوت□ هوئ□ عهد کر□ که فلا□ کام انجام د□ گا تو وه کام کرنا اس پر واجب هوجاتا ه□□

۲۶۷۷□ عهد می□ ب□ی منت کی طرح صیغه پ□□نا ضروری ه□ □ اور (علماء ک□ بیچ) مشهور یه ه□ که کوئی شخص جس کام ک□ انجام دین□ کا عهد کر□ ضروری ه□ که یا تو واجب اور مستجب نمازو□ کی طرح عبادت هو یا ایسا کام هو جس کا انجام دینا شرعاً اس ک□ ترک کرن□ س□ بهتر هو لیکن ظاهر ه□ که یه بات معتبر نهی□ ه□□ بلکه اگر اس طرح هو جیس□ مسئله ۲۶۸۰ می□ قسم ک□ احکام می□ ائ□ گا، تب ب□ی عهد صحیح ه□ اور اس کام کو انجام دینا ضروری ه□□

۲۶۷۸□ اگر کوئی شخص اپن□ عهد پر عمل نه کر□ تو ضروری ه□ که کفاره د□ یعنی سا□□ فقیرو□ کو پی□ ب□ر کر ک□انا ک□لائ□ یا دو مهین□ مسلسل روز□ رک□□ یا ایک غلام کو ازاد کر□□

قسم ک□ان□ ک□ احکام

۲۶۷۹□ جب کوئی شخص قسم ک□ائ□ که فلا□ کام انجام د□ گا یا ترک کر□ گا مثلاً قسم ک□ائ□ که روزه رک□□ گا یا تمباکو استعمال کر□ گا تو اگر بعد می□ جان بوج□ کر اس قسم ک□ خلاف عمل کر□ تو ضروری ه□ که کفاره د□ یعنی ایک غلام ازاد کر□ یا دس فقیرو□ کو پی□ ب□ر کر ک□انا ک□لائ□ یا ان□ی□ پوشاک پهنائ□ اور اگر ان اعمال کو بجا نه لاسکتا هو تو ضروری ه□ که تین دن روز□ رک□□ اور یه ب□ی ضروری ه□ اور که روز□ مسلسل رک□□□

۲۶۸۰□ قسم کی چند شرطی□ هی□:□

۱□ جو شخص قسم ک□ائ□ ضروری ه□ که وه بالغ اور عاقل هو نیز اپن□ اراد□ اور اختیار س□ قسم ک□ائ□□ لهذا بچ□ یا دیوان□ یا ب□ حواس یا اس شخص کا قسم ک□انا جس□ مجبور کیا گیا هو درست نهی□ ه□□ اور اگر کوئی شخص جذبات می□ اکر بلا اراده یا ب□ اختیار قسم ک□ائ□ تو اس ک□ لئ□ ب□ی یهی حکم ه□□

۲۔ (قسم کھانے والے) جس کام کے انجام دینے کی قسم کھائے ضروری ہے کہ وہ حرام یا مکروہ نہ ہو اور جس کام کے ترک کرنے کی قسم کھائے ضروری ہے کہ وہ واجب یا مستحب نہ ہو۔ اور اگر کوئی مباح کام کرنے کی قسم کھائے تو اگر عقلاء کی نظر میں اس کام کو انجام دینا اس کو ترک کرنے سے بہتر ہو تو اس کی قسم صحیح ہے اور اسی طرح کسی کام کو ترک کرنے کی قسم کھائے تو اگر عقلاء کی نظر میں اسے ترک کرنا اس کو انجام دینے سے بہتر ہو تو اس کی قسم صحیح ہے۔بلکہ دونوں صورتوں میں اگر اس کا انجام دینا یا ترک کرنا عقلاء کی نظر میں بہتر نہ ہو لیکن خود اس شخص کے لئے بہتر ہو تب بھی اس کی قسم صحیح ہے۔

۳۔ (قسم کھانے والے) اللہ تعالی کے ناموں میں سے کسی ایسے نام کی قسم کھائے جو اس ذات کے سوا کسی اور کے لئے استعمال نہ ہوتا ہو مثلاً خدا اور اللہ ۔ اور اگر ایسے نام کی قسم کھائے جو اس ذات کے سوا کسی اور کے لئے بھی استعمال ہوتا ہو لیکن اللہ تعالی کے لئے اتنی کثرت سے استعمال ہوتا ہو کہ جب بھی کوئی وہ نام لے تو خدائے بزرگ و برتر کی ذات ہی ذہن میں آتی ہو مثلاً خالق اور رازق کی قسم کھائے تو قسم صحیح ہے۔ بلکہ اگر کسی ایسے نام کی قسم کھائے کہ جب اس نام کو تنہا بولا جائے تو اس سے صرف ذات باری تعالی ہی ذہن میں نہ آتی ہو لیکن اس نام کو قسم کھانے کے مقام میں استعمال کیا جائے تو ذات حق ہی ذہن میں آتی ہو مثلاً سمیع اور بصیر (کی قسم کھائے) تب بھی اس کی قسم صحیح ہے۔

۴۔ (قسم کھانے والے) قسم کے الفاظ زبان پر لائے۔ لیکن اگر گونگا شخص اشارے سے قسم کھائے تو صحیح ہے اور اسی طرح وہ شخص جو بات کرنے پر قادر نہ ہو اگر قسم کو لکھے اور دل میں نیت کر لے تو کافی ہے بلکہ اس کے علاوہ صورتوں میں بھی (کافی ہے۔ نیز) احتیاط ترک نہیں ہوگی۔

۵۔ (قسم کھانے والے کے لئے) قسم پر عمل کرنا ممکن ہو۔ اور اگر قسم کھانے کے وقت اس کے لئے اس پر عمل کرنا ممکن ہو لیکن بعد میں عاجز ہو جائے اور اس نے اپنے آپ کو جان بوجھ کر عاجز نہ کیا ہو تو جس وقت سے عاجز ہوگا اس وقت سے اس کی قسم کالعدم ہوجائے گی۔ اور اگر منت یا قسم یا عہد پر عمل کرنے سے اتنی مشقت اٹھانی پڑے جو اس کی برداشت سے باہر ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے۔

۲۶۸۱۔ اگر باپ، بیٹے کو یا شوہر، بیوی کو قسم کھانے سے روکے تو ان کی قسم صحیح نہیں ہے۔

۲۶۸۲۔اگر بیٹا، باپ کی اجازت کے بغیر اور بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر قسم کھائے تو باپ اور شوہر ان کی قسم فسخ کر سکتے ہیں۔

۲۶۸۳۔ اگر انسان بھول کر یا مجبوری کی وجہ سے یا غفلت کی بنا پر قسم پر عمل نہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے اور اگر اسے مجبور کیا جائے کہ قسم پر عمل نہ کرے تب بھی یہی حکم ہے۔اور اگر وھمی قسم کھائے مثلاً یہ کہے کہ واللہ میں ابھی نماز میں مشغول ہوتا ہوں اور ہم کی وجہ سے مشغول نہ ہو تو اگر اس کا وہم ایسا ہو کہ اس کی وجہ سے مجبور ہو کر قسم پر عمل نہ کرے تو اس پر کفارہ نہیں ہے۔

۲۶۸۴۔ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں تو اگر وہ سچ کہہ رہا ہے تو اس کا قسم کھانا مکروہ ہے اور اگر جھوٹ بول رہا ہے تو حرام ہے بلکہ مقدمات کے فیصلے کے وقت جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے لیکن اگر وہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے مسلمان کو کسی ظالم کے شر سے نجات دلانے کے لئے جھوٹی قسم کھائے تو اس میں اشکال نہیں بلکہ بعض اوقات ایسی قسم کھانا واجب ہو جاتا ہے تاہم اگر توریہ کرنا ممکن ہو یعنی قسم کھاتے وقت قسم کے الفاظ کے ظاہری مفہوم کو چھوڑ کر دوسرے مطلب کی نیت کرے اور جو مطلب اس نے لیا ہے اس کو ظاہر نہ کرے۔ تو احتیاط لازم یہ ہے کہ توریہ کرے مثلاً اگر کوئی ظالم کسی کو اذیت دینا چاہے اور کسی دوسرے شخص سے پوچھے کہ کیا تم نے فلاں شخص کو دیکھا ہے؟ اور اس نے اس شخص کو ایک منٹ قبل دیکھا ہو تو وہ کہے کہ میں نے اسے نہیں دیکھا او قصد یہ کرے کہ اس وقت سے پانچ منٹ پہلے میں نے اسے نہیں دیکھا۔

وقف کے احکام

۲۶۸۵۔ اگر ایک شخص کوئی چیز وقف کرے تو وہ اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے اور وہ خود یا دوسرے لوگ نہ ہی وہ چیز کسی دوسرے کو بخش سکتے ہیں اور نہ ہی اسے بیچ سکتے ہیں اور نہ کوئی شخص اس میں سے کچھ بطور میراث لے سکتا ہے لیکن بعض صورتوں میں جن کا ذکر مسئلہ ۲۱۰۲ اور مسئلہ ۲۱۰۳ میں کیا گیا ہے اسے بیچنے میں اشکال نہیں۔

۲۶۸۶۔ یہ لازم نہیں کہ وقف کا صیغہ عربی میں پڑھا جائے بلکہ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے یہ کتاب طالب علموں کے لئے وقف کر دی ہے تو وقف صحیح ہے بلکہ عمل سے بھی وقف ثابت ہوجاتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص وقف کی نیت سے چٹائی مسجد میں ڈال دے یا کسی عمارت کو مسجد کی نیت سے اس طرح بنائے جسے مساجد بنائی جاتی ہیں تو

وقف ثابت هوجائے گا۔ اور عمومی اوقاف مثلاً مسجد، مدرسه یا ایسی چیزیں جا عام لوگوں کے لئے وقف کی جائیں یا مثلاً فقراء اور سادات کے لئے وقف کی جائیں ان کے وقف کے صحیح هونے میں کسی کا قبول کرنا لازم نهیں هے بلکه بنا بر اظهر خصوصی اوقاف مثلاً جو چیزیں اولاد کے لئے وقف کی جائیں ان میں بھی قبول کرنا معتبر نهیں هے۔

۲۶۸۷۔ اگر کوئی شخص اپنی کسی چیز کو وقف کرنے کے لئے معین کرے اور وقف کرنے سے پهلے پچھتائے یا مر جائے تو وقف وقوع پذیر نهیں هوتا۔

۲۶۸۸۔ اگر ایک شخص کوئی مال وقف کرے تو ضروری هے که وقف کرنے کے وقت سے اس مال کو همیشه کے لئے وقف کر دے اور مثال کے طور پر اگر وه کهے که یه مال میرے مرنے کے بعد وقف هوگا تو چونکه وه مال صیغه پڑھنے کے وقت سے اس کے مرنے کے وقت تک وقف نهیں رها اس لئے وقف صحیح نهیں هے۔ نیز اگر کهے که یه مال دس سال تک وقف رهے گا اور پھر وقف نهیں هوگا یا یه کهے که یه مال دس سال کے لئے وقف هوگا پھر پانچ سال کے لئے وقف نهیں هوگا اور پھر دوباره وقف هوجائے گا تو وه وقف صحیح نهیں هے۔

۲۶۸۹۔خصوصی وقف اس صورت میں صحیح هے جب وقف کرنے والاـ وقف کا مال پهلی پشت یعنی جن لوگوں کے لئے وقف کیا گیا هے ان کے یا ان کے وکیل یا سرپرست کے تصرف میں دے دے لیکن اگر کوئی شخص کوئی چیز اپنے نابالغ بچوں کے لئے وقف کرے اور اس نیت سے که وقف کرده چیز ان کی ملکیت هوجائے اس چیز کی نگهداری کرے تو وقف صحیح هے۔

۲۶۹۰۔ ظاهر یه هے که عام اوقاف مثلاً مدرسوں اور مساجد وغیره میں قبضه معتبر نهیں هے بلکه صرف وقف کرنے سے هی ان کا وقف هونا ثابت هوجاتا هے۔

۲۶۹۱۔ ضروری هے که وقف کرنے والاـ بالغ اور عاقل هو نیز قصد اور اختیار رکھتا هو اور شرعاً اپنے مال میں تصرف کرسکتا هو لهذا اگر سفیه ۔ یعنی وه شخص جو اپنا مال احمقانه کاموں میں خرچ کرتا هو۔ کوئی چیز وقف کرے تو چونکه وه اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق نهیں رکھتا اس لئے (اس کا کیا هو وقف) صحیح نهیں۔

۲۶۹۲۔ اگر کوئی شخص کسی مال کو ایسے بچے کے لئے وقف کرے جو ماں کے پیٹ میں هو اور ابھی پیدا نه هوا هو تو اس وقف کا صحیح هونا محل اشکال هے اور لازم هے که احتیاط ملحوظ رکھی جائے لیکن اگر کوئی مال ایسے لوگوں کے لئے وقف کیا

جائے جو ابھی موجود ہوں اور ان کے بعد ان لوگوں کے لئے وقف کیا جائے جو بعد میں پیدا ہوں تو اگرچہ وقف کرتے وقت وہ ماں کے پیٹ میں بھی نہ ہوں وہ وقف صحیح ہے۔ مثلاً۔ ایک شخص کوئی چیز اپنی اولاد کے لئے وقف کرے کہ ان کے بعد اس کے پوتوں کے لئے وقف ہوگی اور (اولاد کے) ہر گروہ کے بعد آنے والا گروہ اس وقف سے استفافہ کرے گا تو وقف صحیح ہے۔

۲۶۹۳۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے آپ پر وقف کرے مثلاً کوئی دکان وقف کردے تاکہ اس کی آمدنی اس کے مرنے کے بعد اس کے مقبرے پر خرچ کی جائے تو یہ وقف صحیح نہیں ہے۔ لیکن مثال کے طور پر وہ کوئی مال فقرا کے لئے وقف کر دے اور خود بھی فقیر ہو جائے تو وقف کے منافع سے استفادہ کرسکتا ہے۔

۲۶۹۴۔ جو چیز کسی شخص نے وقف کی ہو اگر اس نے اس کا متولی بھی معین کیا ہو تو ضروری ہے کہ ہدایات کے مطابق عمل ہو اور اگر واقف نے متولی معین نہ کیا ہو اور مال مخصوص افراد پر مثلاً اپنی اولاد لئے وقف کیا ہو تو وہ افراد اس سے استفادہ کرنے میں خود مختار ہیں اور اگر بالغ نہ ہوں تو پھر ان کا سرپرست مختار ہے اور وقف سے استفادہ کرنے کے لئے حاکم شرع کی اجازت لازم نہیں لیکن ایسے کام جس میں وقف کی بھتری یا آئندہ نسلوں کی بھلائی ہو مثلاً وقف کی تعمیر کرنا یا وقف کو کرائے پر دینا کہ جس میں بعد والے طبقے کے لئے فائدہ ہے تو اس کا مختار حاکم شرع ہے۔

۲۶۹۵۔ اگر مثال کے طور پر کوئی شخص کسی مال کو قفرا یا سادات کے لئے وقف کرے یا اس مقصد سے وقف کرے کہ اس مال کا منافع بطور خیرات دیا جائے تو اس صورت میں کہ اس نے وقف کے لئے متولی معین نہ کیا ہو اس کا اختیار حاکم شرع کو ہے۔

۲۶۹۶۔ اگر کوئی شخص کسی املاک کو مخصوص افراد مثلاً۔ اپنی اولاد کے لئے وقف کرے تاکہ ایک پشت کے بعد دوسری پشت اس سے استفادہ کرے تو اگر وقف کا متولی اس مال کو کرائے پر دے دے اور اس کے بعد مرجائے تو اجارہ باطل نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس املاک کا کوئی متولی نہ ہو اور ن لوگوں کیلئے وہ املاک وقف ہوئی ہے ان میں سے ایک پشت اسے کرائے پردے دے اور اجارے کی مدت کے دوران وہ پشت مرجائے اور جو پشت اس کے بعد ہو وہ اس اجارے کی تصدیق نہ کرلے تو اجارہ باطل ہو جائے گا اور اس صورت میں اگر کرایہ دار نے پوری مدت کا کرایہ ادا کر رکھا ہو تو مرنے والے کی موت کے وقت سے اجارے کی مدت کے خاتمے تک کا کرایہ اس (مرنے والے) کے مال سے لے سکتا ہے۔

۲۶۹۷ اگر وقف کرده املاك برباد بی هو جائ تو اس ک وقف کی حیثیت نهی بدلتی بجز اس صورت ک که وقف کی هوئی چیز کسی خاص مقصد ک لئ وقف هو اور وه مقصد فوت هو جائ مثلاً کسی شخص ن کوئی باغ بطور باغ وقف کیا هو تو اگر وه باغ خراب هو جائ تو وقف باطل هوجائ گا اور وقف کرده مال واقف کی ملکیت می دوباره داخل هوجائ گا

۲۶۹۸اگر کسی املاك کی کچ مقدار وقف هو اور کچ مقدار وقف نه هو اور وه املاك تقسیم نه کی گئی هو تو هر وه شخص جس وقف می تصرف کرن کا اختیار ه جیس حاکم شرع، وقت کامتولی اور وه لوگ جن ک لئ وقف کیا گیا ه باخبر لوگو ک رائ ک مطابق وقف شده حصه جدا کرسکت هی

۲۶۹۹ اگر وقف کا متولی خیانت کر مثلاً اس کا منافع معین مدو می استعمال نه کر تو حاکم شرع اس ک سات کسی امین شخص کو لگا د تاکه وه متولی کو خیانت س روک اور اگر یه ممکن نه هو تو حاکم شرع اس کی جگه کوئی دیانتدار متولی مقرر کرسکتا ه

۲۷۰۰ جو قالین (وغیره) امام بارگاه ک لئ وقف کیا گیا هو اس نماز پن ک لئ مسجد می نهی ل جایا جاسکتا خواه وه مسجد امام بارگاه س ملحق هی کیو نه هو

۲۷۰۱ اگر کوئی املاك کسی مسجد کی مرمت ک لئ وقف کی جائ تو اگر اس مسجد کو مرمت کی ضرورت نه هو اور اس بات کی توقع بی نه هو که ائنده یاکچ عرص بعد اس مرمت کی ضرورت هوگی نیز اس املاك کی آمدنی کو جمع کرک حفاظت کرنا بی ممکن نه هو که بعد می اس مسجد کی مرمت می لگادی جائ تو اس صورت می احتیاط لازم یه ه که اس املاك کی آمدنی کو اس کام می صرف کر جو وقف کرن وال ک مقصود س نزدیك تو هو مثلاً اس مسجد کی کوئی دوسری ضرورت پوری کر دی جائ یا کسی دوسری مسجد کی تعمیر می لگا دی جائ

۲۷۰۲ اگر کوئی شخص کوئی املاك وقف کر تاکه اس کی آمدنی مسجد کی مرمت پر خرچ کی جائ اور امام جماعت کو اور مسجد ک موذن کو دی جائ تو اس صورت می که اس شخص ن هر ایك ک لئ کچ مقدار معین کی هو تو ضروری ه که آمدنی اسی ک مطابق خرچ کی جائ اور اگر معین نه کی هو تو ضروری ه که پهل مسجد کی مرمت کرائی جائ اور پر اگر کچ بچ تو متولی اس امام جماعت اور موذن ک درمیان جس طرح مناسب سمج تقسیم کر د لیکن بهتر ه که یه دونو اشخاص تقسیم ک متعلق ایك دوسر س مصالحت کرلی

وصیت ک□ احکام

اشاره

۲۷۰۳□ "وصیت" یہ ھ□ کہ انسان تاکید کر□ کہ اس ک□ مرن□ ک□ بعد اس ک□ لئ□ فلا□ فلا□ کام کئ□ جائی□ یا یہ کھ□ کہ اس ک□ مرن□ ک□ بعد اس ک□ مال می□ س□ کوئی چیز فلا□ شخص کی ملکیت ہوگی یا اس ک□ مال می□ س□ کوئی چیز کسی شخص کی ملکیت می□ د□ دی جائ□ یا خیرات کی جائ□ یا امور خیر یہ پر صرف کی جائ□ یا اپنی اولاد ک□ لئ□ اور جو لوگ اس کی کفالت می□ ھو□ ان ک□ لئ□ کسی کو نگران اور سرپرست مقرر کر□ اور جس شخص کو وصیت کی جائ□ اس□ "وصی" کھت□ ھی□□

۲۷۰۴□ جو شخص بول نہ سکتا ہو اگر وہ اشار□ س□ اپنا مقصد سمج□ا د□ تو وہ ہر کام ک□ لئ□ وصیت کر سکتا ھ□ بلکہ جو شخص بول سکتا ہو اگر وہ ب□ی اس طرح اشار□ س□ وصیت کر□ کہ اس کا مقصد سمج□ می□ آجائ□ تو وصیت صحیح ھ□□

۲۷۰۵□ اگر ایسی تحریر مل جائ□ جس پر مرن□ وال□ ک□ دستخط یا مہر ثبت ہو تو اگر اس تحریر س□ اس کا مقصد سمج□ می□ آجائ□ اور پتا چل جائ□ کہ یہ چیز اس ن□ وصیت کی غرض س□ لک□ی ھ□ تو اس ک□ مطابق عمل کرنا چاھئ□ لیکن اگر پتا چل□ کہ مرن□ وال□ کا مقصد وصیت کرنا نہی□ ت□ا اور اس ن□ کچ□ باتی□ لک□ی ت□ی تاکہ بعد می□ ان ک□ مطابق وصیت کر□ تو ایسی تحریر وصیت کافی نہی□ ھ□□

۲۷۰۶□جو شخص وصیت کر□ ضروری ھ□ کہ بالغ اور عاقل ہو، سفیہ نہ ہو اور اپن□ اختیار س□ وصیت کر□ لھذا نابالغ بچ□ کا وصیت کرنا صحیح نہی□ ھ□□ مگر یہ کہ بچہ دس سال کا ہو اور اس ن□ اپن□ رشت□ دارو□ ک□ لئ□ وصیت کی ہو یا عام خیرات می□ خرچ کرن□ کی وصیت کی ہو تو ان دونو□ صورتو□ می□ اس کی وصیت صحیح ھ□□ اور اگر اپن□ رشت□ دارو□ ک□ علاوہ کسی دوسر□ ک□ لئ□ وصیت کر□ یا سات سالہ بچہ یہ وصیت کر□ کہ "اس ک□ اموال می□ س□ ت□و□ی سی چیز کسی شخص ک□ لئ□ ھ□ یا کسی شخص کو د□ دی جائ□ " تو وصیت کا نافذ ہونا محل اشکال ھ□ اور ان دونو□ صورتو□ می□ احتیاط کا خیال رک□ا جائ□ اور اگر کوئی شخص سفیہ ہو تو اس کی وصیت اس ک□ اموال می□ نافذ نہی□ ھ□□ لیکن اگر اس اس کی وصیت اموال ک□ علاوہ دوسر□ امور می□ ہو مثلاً ان مخصوص کامو□ ک□ متعلق ہو جو موت ک□ بعد میت ک□ لئ□ انجام دیئ□ جات□ ھی□ تو وہ وصیت نافذ ھ□□

۲۷۰۷□ جس شخص ن□ مثال ک□ طور پر عمداً اپن□ □اپ کو زخمی کر لیا هو یا زهر ک□الیا هو جس کی وجه س□ اس ک□ مرن□ کا یقین یا گمان پیدا هوجائ□ اگر وه وصیت کر□ که اس ک□ مال کی کچ□ مقدار کسی مخصوص مصرف می□ لائی جائ□ اور اس ک□ بعد وه مرجائ□ تو اس کی وصیت صحیح نهی□ ه□□

۲۷۰۸□ اگر کوئی شخص وصیت کر□ که اس کی املاک می□ س□ کوئی چیز کسی دوسر□ کا مال هوگی تو اس صورت می□ جب که وه دوسرا شخص وصیت کو قبول کرل□ خواه اس کا قبول کرنا وصیت کرن□ وال□ کی زندگی می□ هی کیو□ نه هو وه چیز "موصی" کی موت ک□ بعد اس کی ملکیت هوجائ□ گی□

۲۷۰۹□جب انسان اپن□ □اپ می□ موت کی نشانیا□ دیک□ ل□ تو ضروری ه□ که لوگو□ کی امانتی□ فوراً ان ک□ مالکو□ کو واپس کر د□ یا انهی□ اطلاع د□ د□□ اس تفصیل ک□ مطابق جو مسئله ۲۳۵۱ می□ بیان هوچکی ه□□ اور اگر وه لوگو□ کا مقروض هو اور قرض□ کی ادائیگی کا وقت □اگیا هو اور قرض خواه اپن□ قرض□ کا مطالبه ب□ی کر رها هو تو ضروری ه□ که قرضه ادا کرد□ اور اگر وه خود قرضه ادا کرن□ ک□ قابل نه هو یا قرض□ کی ادائیگی کا وقت نه □ایا هو یا قرض خواه اب□ی مطالبه نه کر رها هو تو ضروری ه□ که ایسا کام کر□ جس س□ اطمینان هو جائ□ که اس کا قرض اس کی موت ک□ بعد قرض خواه کو ادا کر دیا جائ□ گا مثلاً اس صورت می□ که اس ک□ قرض□ کا کسی دوسر□ کو علم نه هو وه وصیت کر□ اور گواهو□ ک□ سام□ وصیت کر□□

۲۷۱۰□ جو شخص اپن□ اپن□ □اپ می□ موت کی نشانیا□ دیک□ رها هو اگر زک□و□، خمس اور مظالم اس ک□ ذم□ هو□ اور وه انهی□ اس وقت ادا نه کرسکتا هو لیکن اس ک□ پاس مال هو یا اس بات کا احتمال هو که کوئی دوسرا شخص یه چیزی□ ادا کرد□ گا تو ضروری ه□ که وصیت کر□ اور اگر اس پر حج واجب هو تو اس کا ب□ی یهی حکم ه□□ لیکن اگر وه شخص اس وقت اپن□ شرعی واجبات ادا کرسکتا هو تو ضروری ه□ که فوراً ادا کر□ اگرچه وه اپن□ □اپ می□ موت کی نشانیا□ نه دیک□□□

۲۷۱۱□ جو شخص اپن□□اپ می□ موت کی نشانیا□ دیک□ رها هوا اگر اس کی نمازی□ اور روز□ قضا هوئ□ هو□ تو ضروری ه□ که وصیت کر□ که اس ک□ مال س□ ان عبارات کی ادائیگی ک□ لئ□ کسی کو اجیر بنایا جائ□ بلکه اگر اس ک□ پاس مال نه هو لیکن اس بات کا احتمال هوکه کوئی شخص بلا معاوضه یه عبادات بجالائ□ گا تب ب□ی اس پر واجب ه□ که وصیت کر□ لیکن اگر اس کا اپنا کوئی هو مثلاً ب□ا ل□کا هو اور وه شخص جانتا هو که اگر اس□ خبر دی جائ□ تو وه اس کی قضا نمازی□ اور روز□ بجالائ□ گا تو اس□ خبر دینا هی کافی ه□، وصیت کرنا لازم نهی□□

۲۷۱۲۔ جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے رہا هو اگر اس کا مال کسی کے پاس هو یا ایسی جگه چھپا هوا هو جس کا ورثاء کو علم نه هو تو اگر لاعلمی کی وجه سے ورثاء کا حق تلف هوتا هو تو ضروری هے که انهیں اطلاع دے اور یه لازم نهیں که وه اپنے نابالغ بچوں کے لئے نگراں اور سرپرست مقرر کرے لیکن اس صورت میں جب که نگراں کا نه هونا مال کے تلف هونے کا سبب هو یا خود بچوں کے لئے نقصان ده هو تو ضروری هے که ان کے لئے ان امین نگران مقرر کرے۔

۲۷۱۳۔ وصی کا عاقل هونا ضروری هے۔ نیز جو امور موصی سے متعلق هیں اور اسی طرح احتیاط کی بنا پر جو امور دوسروں سے متعلق هیں ضروری هے که وصی ان کے بارے میں مطمئن هو اور ضروری هے که مسلمان کا وصی بھی احتیاط کی بناپر مسلمان هو۔ اور اگر موصی فقط نابالغ بچے کے لئے اس مقصد سے وصیت کرے تاکه وه بچپن میں سرپرست سے اجازت لئے بغیر تصرف کرسکے تو احتیاط کی بنا پر درست نهیں هے۔ لیکن اگر موصی کا مقصد یه هو که بالغ هونے کے بعد یا سرپرست کی اجازت سے تصرف کرے تو کوئی اشکال نهیں هے۔

۲۷۱۴۔ اگر کوئی شخص کئی لوگوں کو اپنا وصی معین کرے تو اگر اس نے اجازت دی هو که ان میں سے هر ایک تنها وصیت پر عمل کرسکتا هے تو لازم نهیں که وه وصیت انجام دینے میں ایک دوسرے سے اجازت لیں اور اگر وصیت کرنے والے نے ایسی کوئی اجازت نه دی هو تو خواه اس نے کها هو یا نه کها هو که دونوں مل کر وصیت پر عمل کریں انهیں چاهئے که ایک دوسرے کی رائے کے مطابق وصیت پر عمل کریں اور اگر وه مل کر وصیت پر عمل کرنے پر تیار نه هوں اور مل کر عمل نه کرنے میں کوئی شرعی عذر نه هو تو حاکم شرع انهیں ایسا کرنے پر مجبور کرسکتا هے اور اگر وه حاکم شرع کا حکم نه مانیں یا مل کر عمل نه کرنے کا دونوں کے پاس کوئی شرعی عذر هو تو وه ان میں سے کسی ایک کی جگه کوئی اور وصی مقرر کر سکتا هے۔

۲۷۱۵۔ اگر کوئی شخص اپنے وصیت سے منحرف هوجائے مثلاً پهلے وه یه کهے که اس کے مال تیسرا حصه فلاں شخص کو دیا جائے اور بعد میں کهے که اسے نه دیا جائے تو وصیت کالعدم هوجاتی هے اور اگر کوئی شخص اپنی وصیت میں تبدیلی کر دے مثلاً کو اپنے بچوں کا نگران مقرر کرے اور بعد میں اس کی جگه کسی دوسرے شخص کو نگراں مقرر کردے تو اس کی پهلی وصیت کالعدم هوجاتی هے اور سروری هے که اس کی دوسری وصیت پر عمل کیا جائے۔

۲۷۱۶۔ اگر ایک شخص کوئی ایسا کام کرے جس سے پتا چلے که وه اپنی وصیت سے منحرف هو گیا هے مثلاً جس مکان کے بارے میں وصیت کی هو که وه کسی کو دیا جائے اسے بیچ دے یا ـ پهلی وصیت کو پیش نظر رکھتے هوئے ـ کسی دوسرے شخص کو اسے بیچنے کے لئے وکیل مقرر کر دے تو وصیت کالعدم هوجاتی هے۔

۲۷۱۷□ اگر کوئی شخص وصیت کر□ که ایک معین چیز کسی شخص کو دی جائ□ اور بعد می□ وصیت کر□ که اس چیز کا نصف حصه کسی اور شخص کو دیا جائ□ تو ضروری ه□ اس چیز ک□ دو حص□ کئ□ جائی□ اور ان دونو□ اشخاص می□ س□ هر ایک کو ایک حصه دیا جائ□□

۲۷۱۸□ اگر کوئی شخص ایس□ مرض کی حالت می□ جس مرض س□ وه مرجائ□ اپن□ مال کی کچ□ مقدار کسی شخص کو بخش د□ اور وصیت کر□ که میر□ مرن□ ک□ بعد مال کی کچ□ مقدار کسی اور شخص کو ب□ی دی جائ□ تو اگر اس ک□ مال کا تیسرا حصه دونو□ مال ک□ لئ□ کافی نه هو اور ورثاء اس زیاده مقدار کی اجازت دین□ پر تیار نه هو□ تو ضروری ه□ پهل□ جو مال اس س□ بخشا ه□ وه تیسر□ حص□ س□ دیدی□ اور اس ک□ بعد جو مال ماقی بچ□ وه وصیت ک□ مطابق خرچ کری□□

۲۷۱۹□ اگر کوئی شخص وصیت کر□ که اس ک□ مال کا تیسرا حصه نه بیچا جائ□ اور اس کی آمدنی ایک معین کام می□ خرچ کی جائ□ تو اس ک□ کهن□ ک□ مطابق عمل کرنا ضروری ه□□

۲۷۲۰□ اگر کوئی ایس□ مرض کی حالت می□ جس مرض س□ وه مرجائ□ یه که□ که وه اتنی مقدار می□ کسی شخص کا مقروض ه□ تو اگر اس پر یه تهمت لگائی جائ□ که اس ن□ یه بات ورثاء کو نقصان پهنچان□ ک□ لئ□ کی ه□ تو جو مقدار قرض□ کی اس ن□ معین کی ه□ وه اس ک□ مال ک□ تیسر□ حص□ س□ دی جائ□ گی اور اگر اس پر یه تهمتنه لگائی جائ□ تو اس کا اقرار نافذ ه□ اور قرضه اس ک□ اصل مال س□ ادا کرنا ضروری ه□□

۲۷۲۱□ جس شخص ک□ لئ□ انسان وصیت کر□ که کوئی چیز اس□ دی جائ□ یه ضروری نهی□ که وصیت کرن□ ک□ وقت وه وجود رک□تا هو لهذا اگر کوئی انسان وصیت کر□ که جو بچه فلا□ عورت ک□ پی□ س□ پیدا هو اس بچ□ کو فلا□ چیز دی جائ□ تو اگر وه بچه وصیت کرن□ وال□ کی موت ک□ بعد پیدا هو تو لازم ه□ که وه چیز اس□ دی جائ□ لیکن اگر وه وصیت کرن□ وال□ کی موت ک□ بعد وه (بچه) پیدا نه هو اور وصیت ایک س□ زیاده مقاصد ک□ لئ□ سمج□ی جائ□ تو ضروری ه□ که اس مال کو کسی ایس□ دوسر□ کام می□ صرف کیا جائ□ جو وصیت کرن□ وال□ ک□ مقصد س□ زیاده قریب هو ورنه ورثاء خود اس□ آپس می□ تقسیم کر سکت□ هی□□ لیکن اگر وصیت کر□ که مرن□ ک□ بعد اس ک□ مال می□ س□ کوئی چیز کسی شخص کا مال هوگی تو اگر وه شخص وصیت کرن□ وال□ کی موت ک□ وقت موجود هو تو صیت صحیح ه□ ورنه باطل ه□ اور جس چیز کی اس شخص ک□ لئ□ وصیت کی گئی هو□(وصیت باطل هون□ کی صورت می□) ورثاء اس□ آپس می□ تقسیم کرسکت□ هی□□

۲۷۲۲۔ اگر انسان کو پتا چلے کہ کسی نے اسے وصی بنایا ہے تو اگر وہ وصیت کرنے والے کو اطلاع دے دے کہ وہ اس کی وصیت پر عمل کرنے پر آمادہ نہیں ہے تو لازم نہیں کہ وہ اس کے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل کرے لیکن اگر وصیت کنندہ کے مرنے سے پہلے انسان کو یہ پتا نہ چلے کہ اس نے اسے وصی بنایا ہے یا پتا چل جائے لیکن اسے یہ اطلاع نہ دے کہ وہ (یعنی جسے وصی مقرر کیا گیا ہے) اس کی (یعنی موصی کی) وصیت پر عمل کرنے پر آمادہ نہیں ہے تو اگر وصیت پر عمل کرنے میں کوئی زحمت نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کی وصیت پر عملدر آمد کرے نیز اگر موصی کے مرنے سے پہلے وصی کسی وقت اس امر کی جانب متوجہ ہو کہ مرض کی شدت کی وجہ سے یا کسی اور عذر کی بنا پر موصی کسی دوسرے شخص کو وصیت نہیں کرسکتا تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ وصی وصیت کو قبول کرلے۔

۲۷۲۳۔جس شخص نے وصیت کی ہو اگر وہ مرجائے تو وصی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو میت کا وصی معین کرے اور خود ان کاموں سے کنارہ کش ہوجائے لیکن اگر اسے علم ہو کہ مرنے والے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ خود وصی ہی ان کاموں کو انجام دینے میں شریک ہو بلکہ اس کا مقصد فقط یہ تھا کہ کام کر دیئے جائیں تو وصی کسی دوسرے شخص کو ان کاموں کی انجام دہی کے لئے اپنی طرف سے وکیل مقرر کرسکتا ہے۔

۲۷۲۴۔ اگر کوئی شخص دو افراد کو اکٹھے وصی بنائے تو اگر ان دونوں میں سے ایک مرجائے یا دیوانہ یا کافر ہو جائے تو حاکم شرع اس کی جگہ ایک اور شخص کو وصی مقرر کرے گا اور اگر دونوں مر جائیں یا کافر یا دیوانے ہو جائیں تو حاکم شرع دو دوسرے اشخاص کو ان کی جگہ معین کرے گا لیکن اگر ایک شخص وصیت پر عمل کرسکتا ہو تو دو اشخاص کا معین کرنا لازم نہیں۔

۲۷۲۵۔ اگر وصی تنہا خواہ وکیل مقرر کرکے یا دوسروں کو اجرت دے کر متوفی کے کام انجام نہ دے سکے تو حاکم شرع اس کی مدد کے لئے ایک اور شخص مقرر کرے گا۔

۲۷۲۶۔ اگر متوفی کے مال کی کچھ مقدار وصی کے ہاتھ سے تلف ہوجائے تو اگر وصی نے اس کی نگہداشت میں کوتا هی یا تعدی کی ہو مثلاً اگر متوفی نے اسے وصیت کی ہو کہ مال کی اتنی مقدار فلاں شہر کے فقیروں کو دے دے اور وصی مال کو دوسرے شہر لے جائے اور وہ راستے میں تلف ہو جائے تو وہ ذمے دار ہے اور اگر اس نے کوتاهی یا تعدی نہ کی ہو تو ذمے دار نہیں ہے۔

۲۷۲۷۔ اگر انسان کسی شخص کو وصی مقرر کرے اور کہے کہ اگر وہ شخص (یعنی وصی) مر جائے تو پھر فلاں شخص وصی ہوگا تو جب پہلا وصی مرجائے تو دوسرے وصی کے لئے متوفی کے کام انجام دینا ضروری ہے۔

۲۷۲۸۔ جو حج متوفی پر واجب ہو نیز قرضہ اور مالی واجبات مثلاً خمس، زکوٰۃ اور مظالم جن کا ادا کرنا واجب ہوا نہیں متوفی کے اصل مال سے ادا کرنا ضروری ہے خواہ متوفی نے ان کے لئے وصیت نہ بھی کی ہو۔

۲۷۲۹۔ اگر متوفی کا ترکہ قرضے سے اور واجب حج سے اور ان شرعی واجبات سے جو اس پر واجب ہوں مثلاً۔ خمس اور زکوٰۃ اور مظالم سے زیادہ ہو تو اگر اس نے وصیت کی ہو کہ اس کے مال کا تیسرا حصہ یا تیسرے حصے کی کچھ مقدار ایک معین مصرف میں لائی جائے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو جو کچھ بچے وہ ورثاء کا مال ہے۔

۲۷۳۰۔ جو مصرف متوفی نے معین کیاہو اگر وہ اس کے مال کے تیسرے حصے سے زیادہ ہو تو مال کے تیسرے حصے سے زیادہ کے بارے میں اس کی وصیت اس صورت میں صحیح ہے جب ورثاء کوئی ایسی بات یا ایسا کام کریں جس سے معلوم ہو کہ انہوں نے وصیت کے مطابق عمل کرنے کی اجازت دے دی ہے اور ان کا صرف راضی ہونا کافی نہیں ہے اور اگر وہ موصی کی رحلت کے کچھ عرصے بعد بھی اجازت دیں تو صحیح ہے اور اگر بعض ورثاء اجازت دے دیں اور بعض وصیت کو رد کردیں تو جنہوں نے اجازت دی ہو ان کے حصوں کی حد تک وصیت صحیح اور نافذ ہے۔

۲۷۳۱۔ جو مصرف متوفی نے معین کیا ہو اگر اس پر اس کے مال تیسرے حصے سے زیادہ لاگت آتی ہو اور اس کے مرنے سے پہلے ورثاء اس مصرف کی اجازت دے دیں (یعنی یہ اجازت دے دیں کہ ان کے حصے سے وصیت کو مکمل کیا جاسکتا ہے) تو اس کے مرنے کے بعد وہ اپنی دی ہوئی اجازت سے منحرف نہیں ہوسکتے۔

۲۷۳۲۔ اگر مرنے والا وصیت کرے کہ اس کے مال کے تیسرے حصے خمس اور زکوٰۃ یا کوئی اور قرضہ جو اس کے ذمے ہو دیا جائے اور اس کی قضا نمازوں اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور کوئی مستحب کام مثلاً فقیروں کو کھانا کھلانا بھی انجام دیا جائے تو ضروری ہے کہ پہلے اس کا قرضہ مال کے تیسرے حصے سے دیا جائے اور اگر کچھ بچ جائے تو نمازوں اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور اگر پھر بھی کچھ بچ جائے تو جو مستحب کام اس نے معین کیا ہو اس پر صرف کیا

جائے اور اگر اس کے مال کا تیسرا حصہ صرف اس کے قرضے کے برابر ہو اور ورثاء بھی تہائی مال سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہ دیں تو نماز، روزوں اور مستحب کاموں کے لئے کی گئی وصیت باطل ہے۔

۲۷۳۳۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے اور اس کی نمازوں اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور کوئی مستحب کام بھی انجام دیا جائے تو اگر اس نے یہ وصیت نہ کی ہو کہ یہ چیزیں مال کے تیسرے حصے سے دی جائیں تو ضروری ہے کہ اس کا قرضہ اصل مال سے دیا جائے اور پھر جو کچھ بچ جائے اس کا تیسرا حصہ نماز، روزوں (جیسی عبادات) اور ان مستحب کاموں کے مصرف میں لایا جائے جو اس نے معین کئے ہیں اور اس صورت میں جبکہ تیسرا حصہ (ان کاموں کے لئے) کافی نہ ہو اگر ورثا اجازت دیں تو اس کی وصیت پر عمل کرنا چاہئے اور اگر وہ اجازت نہ دیں تو نماز اور روزوں کی قضا کی اجرت مال کے تیسرے حصے سے دینی چاہئے اور اگر اس میں سے کچھ بچ جائے تو وصیت کرنے والے نے جو مستحب کام معین کیا ہو اس پر خرچ کرنا چاہئے ۔

۲۷۳۴۔ اگرکوئی شخص کہے کہ مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ اتنی رقم مجھے دی جائے تو اگر وہ عادل مرد اس کے قول کی تصدیق کر دیں یا وہ قسم کھائے اور ایک عادل شخص اس کے قول کی تصدیق کر دے یا ایک عادل مرد اور دو عادل عورتیں یا پھر چارعادل عورتیں اس کے قول کی گواہی دیں تو جتنی مقدار وہ بتائے اسے دے دینی ضروری ہے اور اگر ایک عادل عورت گواہی دے تو ضروری ہے کہ جس چیز کا وہ مطالبہ کر رہا و اس کا چوتھا حصہ اسے دیا جائے اور اگر دو عادل عورتیں گواہی دیں تو اس کا نصف دیا جائے اور اگر تین عادل عورتیں گواہی دیں تو اس کا تین چوتھائی دیاجائے نیز اگر دو کتابی کافر مرد جو اپنے مذہب میں عادل ہوں اس کے قول کی تصدیق کریں تو اس صورت میں جب کہ مرنے والا وصیت کرنے پرمجبور ہوگیا ہو اور عادل مرد اور عورتیں بھی وصیت کے موقع پر موجود نہ رہے ہوں تو وہ شخص متوفی کے مال سے جس چیز کا مطالبہ کر رہا ہو وہ اسے دے دینی ضروری ہے۔

۲۷۳۵۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں متوفی کا وصی ہوں تاکہ اس کے مال کو فلاں مصرف میں لے آؤں یا یہ کہے کہ متوفی نے مجھے اپنے بچوں کا نگراں مقرر کیا تھا تو اس کا قول اس صورت میں قبول کرنا چاہئے جب کہ دو عادل مرد اس کے قول کی تصدیق کریں۔

۲۷۳۶۔ اگر مرنے والا وصیت کرے کہ اس کے مال کی اتنی مقدار فلاں شخص کی ہوگی اور وہ شخص وصیت کو قبول کرنے یا رد کرنے سے پہلے مرجائے تو جب تک اس کے ورثاء وصیت کو رد نہ کردیں وہ اس چیز کو قبول کرسکتے ہیں لیکن یہ

حکم اس صورت میں ہے کہ وصیت کرنے والا اپنی وصیت سے منحرف نہ ہو جائے ورنہ وہ (یعنی وصی یا اس کے ورثاء) اس چیز پر کوئی حق نہیں رکھتے۔

میراث کے احکام

۲۷۳۷۔ جو اشخاص متوفی سے رشتے داری کو بناپر ترکہ پاتے ہیں ان کے تین گروہ ہیں :

۱۔ پہلا گروہ متوفی کا باپ، ماں اور اولاد ہے اور اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں اولاد کی اولاد ہے جہاں تک یہ سلسلہ نیچے چلا جائے۔ ان میں سے جو کوئی متوفی سے زیادہ قریب ہو وہ ترکہ پاتا ہے اور جب تک اس گروہ میں سے اک شخص بھی موجود ہو دوسرا اگر وہ ترکہ نہیں پاتا۔

۲۔ دوسرا گروہ، دادا ، دادی ،نانا، نانی، بہن اور بھائی ہے اور بھائی اور بہن نہ ہونے کی صورت میں ان کی اولاد ہے۔ ان میں سے جو کوئی متوفی سے زیادہ قریب ہو توہ ترکہ پاتا ہے۔ اور جب تک اس گروہ میں سے ایک شخص بھی موجود ہو تیسرا گروہ ترکہ نہیں پاتا۔

۳۔ تیسرا گروہ چچا، پھوپھی ماموں خالہ اور انکی اولاد ہے۔ اور جب تک متوفی کے چچاوں پھوپھیوں، ماموؤں اور خلاؤں میں سے ایک شخص بھی زندہ ہو اس کی اولاد ترکہ نہیں پاتی لیکن اگر متوفی کا پدری چچا اور ماں باپ دونوں کی طرف سے چچا زاد بھائی موجود ہو تو ترک باپ اور مال کی طرف سے چچازاد بھائیوںکو ملے گا اور پدری چچا کو نہیں ملے گالیکن اگر چچایا چچازار بھائی متعدد ہوں یا متوفی کی بیوی زندہ ہوں تو یہ حکم اشکال سے خالی نہیں ہے۔

۲۷۳۸۔ اگر خود متوفی کا چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ اور ان کی اولاد یا ان کی اولاد کی اولاد نہ ہو تو اس کے باپ اور ماں کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ ترکہ پاتے ہیں اور اگر وہ نہ ہوں تو ان کی اولاد ترکہ پاتی ہے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو متوفی کے دادا، دادی کے چچا پھوپھی، ماموں اور خالہ ترکہ پاتے ہیں اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو ان کی اولاد ترکہ پاتی ہے۔

۲۷۳۹۔ بیوی اور شوہر جیسا کہ بعد میں تفصیل سے بتایا جائے گا ایک دوسرے سے ترکہ پاتے ہیں۔

پہلے گروہ کی میراث

۲۷۴۰□ اگر پہل□ گروہ می□ س□ صرف ایک شخص متوفی کا وارث ہو مثلاً باپ یا ما□ یا اکلوتا بی□ا یا اکلوتی بی□ی ہو ت ومتوفی کا مال اس□ ملتا ہ□ اور اگر بی□□ اور بی□یا□ وارث ہو□ تو مال کو یو□ تقسیم کیا جاتا ہ□ کہ ہر بی□ا بی□ی س□ دگنا حصہ پاتا ہ□□

۲۷۴۱□ اگر متوفی ک□ وارث فقط اس کا باپ اور اس کی ما□ ہو□ تو مال ک□ تین حص□ کئ□ جات□ ہی□ جن می□ س□ دو حص□ باپ اور ایک حصہ ما□ کو ملتا ہ□□ لیکن اگرمتوفی ک□ دو ب□ائی یا چار بہنی□ یا ایک ب□ائی اور دو بہنی□ ہو□ جو سب ک□ سب مسلمان، آزاد اور ایک باپ کی اولاد ہو□ خواہ ان کی ما□ حقیقی ہو یا سوتیلی ہو اور کوئی ب□ی ما□ حاملہ نہ ہو تو اگرچہ وہ متوفی ک□ باپ اور ما□ ک□ ہوت□ ہوئ□ ترکہ نہی□ پات□ لیکن ان ک□ ہون□ کی وجہ س□ ما□ کو مال چ□□ا حصہ ملتا ہ□ اور باقی مال باپ کوملتا ہ□□

۲۷۴۲□ جب متوفی ک□ وارث فقط اس کا باپ، ما□ اور ایک بی□ی ہو لہذا اگر اس ک□ گزشتہ مسئل□ می□ بیان کردہ شرائط رک□ن□ وال□ دو پدری ب□ائی یا چار پدری بہنی□ یا ایک پدری ب□ائی اور دو پدری بہنی□ نہ ہو□ تو مال ک□ پانچ حص□ کئ□ جات□ ہی□□ باپ اور ما□ ان می□ س□ ایک ایک حصہ لیت□ ہی□ اور بی□ی تین حص□ لیتی ہ□□ اور اگر متوفی ک□ سابقہ بیان کردہ شرائط وال□ دوپدری ب□ائی یا چار پدری بہنی□ یا ایک پدری ب□ائی اور دو پدری بہنی□ ب□ی ہو□ تو ایک قول ک□ مطابق مال ک□ □ سابقہ ترتیب ک□ مطابق □ پانچ حص□ کئ□ جائی□ گ□ اور ان افراد ک□ وجود س□ کوئی اثر نہی□ پ□تا لیکن (علماء ک□ بیچ) مشہور یہ ہ□ کہ اس صورت می□ مال چ□ حصو□ می□ تقسیم ہوگا□ اس می□ س□ باپ اور ما□ کو ایک ایک حصہ اور بی□ی کو تین حص□ ملت□ ہی□ اور جو ایک حصہ باقی بچ□ گا اس ک□ پ□ر چار حص□ کئ□ جائی□ گ□ جس می□ س□ ایک حصہ باپ کو اور تین حص□ بی□ی کو ملت□ ہی□□ نتیج□ ک□ طور پر متوفی ک□ مال ک□ ۲۴ حص□ کئ□ جات□ ہی□ جن می□ س□ ۱۵ حص□ بی□ی کو، ۵ حص□ باپ کو اور ۴ حص□ ما□ کو ملت□ ہی□ چونکہ یہ حکم اشکال س□ خالی نہی□ اس لئ□ ما□ ک□ حص□ می□ ۱□۵ اور ۱□۶ می□ جو فرق ہ□ اس می□ احتیاط کو ترک نہ کیا جائ□□

۲۷۴۳□ اگر متوفی ک□ وارث فقط اس کا باپ، ما□، اور ایک بی□ا ہو تو مال ک□ چ□ حص□ کئ□ جات□ ہی□ جن می□ س□ باپ اور ما□ کو ایک ایک حصہ اور بی□□ کو چار حص□ ملت□ ہی□ اور اگر متوفی ک□ (صرف) چند بی□□ ہو□ یا (بصورت دیگر صرف) چند بی□یا□ ہو□ تو وہ ان چار حصو□ کو آپس می□ مساوی طور پر تقسیم کر لیت□ ہی□ اور اگر بی□□ ب□ی ہو□ اور بی□یا□ ب□ی ہو□ تو ان چار حصو□ کو اس طرح تقسیم کیا جاتا ہ□ کہ ہر بی□□ کو ایک بی□ی س□ دگنا حصہ ملتا ہ□□

۲۷۴۴۔ اگر متوفی کے وارث فقط باپ یا ماں اور ایک یا کئی بیٹے ہوں تو مال کے چھ حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک حصہ باپ یا ماں کو اور پانچ حصے بیٹے کو ملتے ہیں اور اگر کئی بیٹے ہوں تو وہ ان پانچ حصوں کو آپس میں مساوی طور پر تقسیم کرلیتے ہیں۔

۲۷۴۵۔ اگر باپ یا ماں متوفی کے بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ اس کے وارث ہوں تو مال کے چھ حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک حصہ باپ یا ماں کو ملتا ہے اور باقی حصوں کو یوں تقسیم کیا جاتا ہے کہ ہر بیٹے کو بیٹی سے دگنا حصہ ملتا ہے۔

۲۷۴۶۔ اگر متوفی کے وارث فقط باپ یا ماں اور ایک بیٹی ہوں تو مال کے چار حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک حصہ باپ یا ماں کو اور باقی تین حصے بیٹی کو ملتے ہیں۔

۲۷۴۷۔ اگر متوفی کے وارث فقط باپ یا ماں اور چند بیٹیاں ہوں تو مال کے پانچ حصے کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک حصہ باپ یا ماں کو ملتا ہے اور چار حصے بیٹیاں آپس میں مساوی طور پر تقسیم کر لیتی ہیں۔

۲۷۴۸۔ اگر متوفی کی اولاد نہ ہو تو اس کے بیٹے کی اولاد ۔ خواہ وہ بیٹی ہی کیوں نہ ہو۔ متوفی کے بیٹے کا حصہ پاتی ہے اور بیٹی کی اولاد ۔ خواہ وہ بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ متوفی کی بیٹی کا حصہ پاتی ہے۔ مثلاً اگر متوفی کا ایک نواسا (بیٹی کا بیٹا) اور ایک پوتی (بیٹے کی بیٹی) ہو تو مال کے تین حصے کئے جائیں گے جن میں سے ایک حصہ نواسے کو اور دو حصے پوتی کو ملیں گے۔

دوسرے گروہ کی میراث

۲۷۴۹۔ جو لوگ رشتہ داری کی بنا پر میراث پاتے ہیں ان کا دوسرا گروہ متوفی کا دادا، دادی ، نانا، نانی، بھائی اور بہنیں ہیں اور اگر اس کے بھائی بہنیں نہ ہوں تو ان کی اولاد میراث پاتی ہے۔

۲۷۵۰۔ اگر متوفی کا وارث فقط ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو سارا مال اس کو ملتا ہے اور اگر کئی سگے بھائی یا کئی سگی بہنیں ہوں تو مال ان میں برابر برابر تقسیم ہوجاتا ہے اور اگر سگے بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی تو ہر بھائی کو بہن سے دگنا حصہ ملتا ہے مثلاً اگر متوفی کے دو سگے بھائی اور ایک سگی بہن ہو تو مال کے پانچ حصے کئے جائیں گے جن میں سے ہر بھائی کو دو حصے ملیں گے اور بہن کو ایک حصہ ملے گا۔

۲۷۵۱□ اگر متوفی ک□ سگ□ بهن ب□ائی موجود هو□ تو پدری ب□ائی اور بهنی□ جن کی ما□ متوفی کی سوتیلی ما□ هو میراث پات□ اور اگر اس ک□ سگ□ بهن ب□ائی نه هو□ یا ایک پدری بهن هو تو سارا مال اس کو ملتا ه□ اور اگر اس ک□ لئ□ کئی پدری ب□ائی یا کئی پدری بهنی□ هو□ تو مال ان ک□ درمیان مساوی طور پر تقسیم هوجاتا ه□ اور اگر اس ک□ پدری ب□ائی ب□ی هو□ اور پدری بهنی□ ب□ی تو هر ب□ائی کو بهن س□ دگنا حصه ملتا ه□□

۲۷۵۲□ اگر متوفی کا وارث فقط ایک مادری بهن یا ب□ائی هو جو باپ کی طرف س□ متوفی کی سوتیلی بهن یا سوتیلا ب□ائی هو تو سارا مال اس□ ملتا ه□ اور اگر چند مادری ب□ائی هو□ یا چند مادری بهنی□ هو□ یا چند مادری ب□ائی اور بهنی□ هو□ تو مال ان ک□ درمیان مساوی طور پر تقسیم هوجاتا ه□□

۲۷۵۳□ اگر متوفی ک□ سگ□ ب□ائی بهنی□ اور پدری ب□ائی بهنی□ اور ایک مادری ب□ائی یا ایک مادری بهن هو تو پدری ب□ائی بهنو□ کو ترکه نهی□ ملتا اور مال ک□ چ□ حص□ کئ□ جات□ هی□ جن می□ س□ ایک حصه مادری ب□ائی یا مادری بهن کو ملتا ه□ اور باق□ حص□ سگ□ ب□ائی بهنو□ کوملت□ هی□ اور هر ب□ائی دو بهنو□ ک□ برابر حصه پاتا ه□□

۲۷۵۴□ اگر متوفی ک□ سگ□ ب□ائی بهنی□ اور پدری ب□ائی بهنی□ اور ایک مادری ب□ائی یا ایک مادری بهن هو□ تو مال ک□ چ□ حص□ کئ□ جات□ هی□ ان می□ س□ ایک حصه مادری ب□ائی یا مادری بهن کو ملتا ه□ اور باقی حص□ پدری بهن ب□ائیو□ می□ اس طرح تقسیم کئ□ جات□ هی□ که هر ب□ائی کو بهن س□ دگنا حصه ملتا ه□□

۲۷۵۶□ اگر متوفی ک□ وارث فقط پدری ب□ائی بهنی□ اور ایک مادری ب□ائی یا ایک مادری بهن هو□ تو مال ک□ چ□ حص□ کئ□ جات□ هی□ ان می□ س□ ایک حصه مادری ب□ائی یا مادری بهن کو ملتا ه□ اور باقی حص□ پدری بهن ب□ائیو□ می□ اس طرح تقسیم کئ□ جات□ هی□ که هر ب□ائی کو بهن س□ دگنا حصه ملتا ه□□

۲۷۵۶□ اگر متوفی ک□ وارث فقط پدری ب□ائی بهنی□ اور چند مادری ب□ائی بهنی□ هو□ تو مال ک□ تین حص□ کئ□ جات□ هی□□ان می□ س□ ایک حصه مادری ب□ائی بهنی□ □پس می□ برابر برابر تقسیم کرلیت□ هی□ اور باقی دو حص□ پدری بهن ب□ائیو□ کو اس طرح ملت□ ی□ که هر ب□ائی کا حصه بهن س□ دگنا هوتاه□□

۲۷۵۷□ اگر متوفی ک□ وارث فقط اس ک□ ب□ائی بهنی□ اور بیوی هو□ تو بیوی اپنا ترکه اس تفصیل ک□ مطابق ل□ گی جو بعد می□ بیان کی جائ□ گی اور ب□ائی بهنی□ اپنا ترکه اس طرح لی□ گ□ جیسا که گذشته مسائل می□ بتایا گیا ه□ نیز اگر کوئی

عورت مر جائے اور اس کے وارث فقط اس کے بھائی بہنیں اور شوہر ہوں تو نصف مال شوہر کو ملے گا اور بہنیں اور بھائی اس طریقے سے ترکہ پائیں گے جس کا ذکر گذشتہ مسائل میں کیا گیا ہے۔ لیکن بیوی یا شوہر کے ترکہ پانے کی وجہ سے مادری بھائی بہنوں کے حصے میں کوئی کمی نہیں ہوگی تاہم سگے بھائی بہنوں یا پدری بھائی بہنوں کے حصے میں کمی ہوگی مثلاً اگر کسی متوفیہ کے وارث اس کا شوہر اور مادری بہن بھائی اور سگے بہن بھائی ہوں تو نصف مال شوہر کو ملے گا اور اصل مال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ مادری بہن بھائیوں کو ملے گا اور جو کچھ بچے وہ سگے بہن بھائیوں کا مال ہوا۔ پس اگر اس کا کل مال چھ روپے ہو تو تین روپے شوہر کو اور دو روپے مادری بہن بھائیوں کو اور ایک روپیہ سگے بہن بھائیوں کو ملے گا۔

۲۷۵۸۔ اگر متوفی کے بھائی بہنیں نہ ہوں تو ان کے ترکہ کا حصہ ان کی (یعنی بھائی بہنوں کی) اولاد کو ملے گا اور مادری بھائی بہنوں کی اولاد کا حصہ ان کے مابین برابر تقسیم ہوتا ہے اور جو حصہ پدری بھائی بہنوں کی اولاد یا سگے بھائی بہنوں کی اولاد کو ملتا ہے اس کے بارے میں مشہور ہے کہ ہر لڑکا دو لڑکیوں کے برابر حصہ پاتا ہے لیکن کچھ بعید نہیں کہ ان کے مابین بھی ترکہ برابر برابر تقسیم ہو اور احوط یہ ہے کہ وہ مصالحت کی جانب رجوع کریں۔

۲۷۵۹۔ اگر متوفی کا وارث فقط دادا یا فقط دادی یا فقط نانا یا فقط نانی ہو تو متوفی کا تمام مال اسے ملے گا اور اگر متوفی کا دادا یا نانا موجود ہو تو اس کے باپ (یعنی متوفی کے پردادا یا پرنانا) کو ترکہ نہیں ملتا اور اگر متوفی کے وارث فقط اس کے دادا اور دادی ہوں تو مال کے تین حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے دو حصے دادا کو اور ایک حصہ دادی کو ملتا ہے اور اگر وہ نانا اور نانی ہوں تو وہ مال کو برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔

۲۷۶۰۔ اگر متوفی کے وارث ایک دادا یا دادی اور ایک نانا ہوں تو مال کے تین حصے کئے جائیں گے جن میں سے دو حصے دادا یا دادی کو ملیں گے اور ایک حصہ نانا یا نانی کو ملے گا۔

۲۷۶۱۔ اگر متوفی کے وارث دادا اور دادی اور نانا اور نانی ہوں تو مال کے تین حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک حصہ نانا اور نانی آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں اور باقی دو حصے دادا اور دادی کو ملتے ہیں جن میں دادا کا حصہ دو تہائی ہوتا ہے۔

۲۷۶۲۔ اگر متوفی کے وارث فقط اس کی بیوی اور دادا، دادی اور نانا، نانی ہوں تو بیوی اپنا حصہ اس تفصیل کے مطابق لیتی ہے جو بعد میں بیان ہوگی اور اصل مال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ نانا اور نانی کو ملتا ہے جو وہ آپس میں برابر برابر

تقسیم کرت□ ہی□ اور باقی ماندہ (یعنی بیوی اور نانا ،نانی ک□ بعد جو کچ□ بچ□) دادا اور دادی کو ملتا ہ□ جس می□ س□ دادا، دادی ک□ مقابل□ می□ دگنا لیتا ہ□□ اور اگر متوفی ک□ وارث اس کا شوہر اور دادا یا نانا اور دادی یا نانی ہو□ تو شوہر کو نصف مال ملتا ہ□ اور دادا، نانا اور دادی نانی ان احکام ک□ مطابق ترکہ پات□ ہی□ جن کا ذکر گزشتہ مسائل می□ ہوچکا ہ□□

۲۷۶۳□ ب□ائی ، بھن، ب□ائیو□، بھنو□ ک□ سات□ دادا، دادی یا نانا، نانی اور داداو□، دادیو□ یا ناناو□، نانیو□ ک□ اجتماع کی چند صورتی□ ہی□ :

اول : نانا یا نانی اور ب□ائی یا بھن سب ما□ کی طرف س□ ہو□□ اس صورت می□ مال ان ک□ درمیان مساوی طور پر تقسیم ہوجاتا ہ□ اگرچہ وہ مذکر اور مونث کی حیثیت س□ مختلف ہو□□

دوم : دادا یا دادی ک□ سات□ ب□ائی یا بھن باپ کی طرف س□ ہو□□ اس صورت می□ ب□ی ان ک□ مابین مال مساوی طور پر تقسیم ہوتا ہ□ بشرطیکہ وہ سب مرد ہو□ یا سب عورتی□ ہو□ اور اگر مرد اور عورتی□ ہو□ تو پ□ر ہر مرد ہر عورت ک□ مقابل□ می□ دگنا حصہ لیتا ہ□□

سوم: دادا یا دادی ک□ سات□ ب□ائی یا بھن ما□ اور باپ کی طرف س□ ہو□ اس صورت می□ ب□ی وھی حکم ہ□ جو گزشتہ صورت می□ ہ□ اور یہ جاننا چاہ□ کہ اگر متوفی ک□ پدری ب□ائی یا بھن، سگ□ ب□ائی یا بھن ک□ سات□ جمع ہو جائ□ تو تنہا پدری ب□ائی یا بھن میراث نہی□ پات□ (بلکہ سب□ی پات□ ہی□)□

چہارم: داد□ ، دادیا□ اور نان□ ، نانیا□ ہو□□ خواہ وہ سب ک□ سب مرد ہو□ یا عورتی□ ہو□ یا مختلف ہو□ اور اسی طرح سگ□ ب□ائی اور بھنی□ ہو□□ اس صورت می□ جو مادری رشت□ دار ب□ائی، بھن اور نان□، نانیا□ ہو□ ترک□ می□ ان کا ایک تھائی حصہ ہ□ اور ان ک□ درمیان برابر تقسیم ہوجاتا ہ□ خواہ وہ مرد اور عورت کی حیثیت س□ ایک دوسر□ س□ مختلف ہو□ اور ان می□ س□ جو پدری رشتہ دار ہو□ ان کا حصہ دو تھائی ہ□ جس می□ س□ ہر مرد کو ہر عورت ک□ مقابل□ می□ دگنا ملتا ہ□ اور اگر ان می□ کوئی فرق نہ ہو اور سب مرد یا سب عورتی□ ہو□ تو پ□ر وہ ترکہ ان می□ برابر برابر تقسیم ہوجاتا ہ□□

پنجم: دادا یا دادی ماں کی طرف سے بھائی، بهن کے ساتھ جمع هوجائیں اس صورت میں اگر بهن یا بھائی بالفرض ایک هو تو اسے مال کا چھٹا حصه ملتا هے اور اگر کئی هوں تو تیسرا حصه ان کے درمیان برابر برابر تقسیم هوجاتا هے اور جو باقی بچے وه دادا یا دادی کا مال هے اور اگر دادا اور دادی دونوں میں هوں تو دادا کو دادی کے مقابلے میں دگنا حصه ملتا هے۔

ششم:نانا یا نانی باپ کی طرف سے بھائی کے ساتھ جمع هو جائیں۔ اس صورت میں نانا یا نانی کا تیسرا حصه هے خواه ان میں سے ایک هی هو اور تهائی بھائی کا حصه هے خواه وه بھی ایک هی هو اور اگر اس نانا یا نانی کے ساتھ باپ کی طرف سے بهن هو اور وه ایک هی هو تو وه آدھا حصه لیتی هے اور اگر کئی بهنیں هوں تو دو تهائی لیتی هیں اور هر صورت میں نانا یا نانی کا حصه ایک تهائی هی هے اور اگر بهن ایک هی هو تو سب کے حصے دے کر ترکے کا چھٹا حصه بچ جاتا هے اور اس کے بارے میں احتیاط واجب مصالحت میں هے۔

هفتم: دادا یا دادیاں هوں اور کچھ نانا نانیاں هوں اور ان کے ساتھ پدری بھائی یا بهن هو خواه وه ایک هی هو یا کئی هوں اس صورت میں نانا یا نانی کا حصه ایک تهائی هے اور اگر وه زیاده هوں تو ی ان کے مابین مساوی طور پر تقسیم هوجاتا هے خواه وه مرد اور عورت کی حیثیت سے مختلف هی هوں اور باقی مانده دو تهائی دادے یا دادی اور پدری بھائی یا بهن کا هے اور اگر وه مرد اور عورت کی حیثیت سے مختلف هوں تو فرق کے ساتھ اور اگر مختلف نه هوں تو برابر ان میں تقسیم هوجاتا هے۔ اور اگر ان دادوں، نانوں یا دادیوں نانیوں کے ساتھ مادری بھائی یا بهن هوں تو نانا یا نانی کا حصه مادری بھائی یا بهن کے ساتھ ایک تهائی هے جو ان کے درمیان برابر برابر تقسیم هوجاتا هے اگرچه وه به حیثیت مرد اور عورت ایک دوسرے سے مختلف هوں اور دادا یا دادی کا حصه دو تهائی هے جو ان کے مابین اختلاف کی صورت میں (یعنی به حیثیت مرد اور عورت اختلاف کی صورت میں) فرق کے ساتھ ورنه برابر برابر تقسیم هوجاتا هے۔

هشتم: بھائی اور بهنیں هوں جن میں سے کچھ پدری اور کچھ مادری هوں اور ان کے ساتھ دادا یا دادی هوں۔ اس صورت میں اگر مادری بھائی یا بهن ایک هو تو ترکے میں اس کا چھٹا حصه هے اور اگر ایک سے زیاده هوں تو تیسرا حصه هے جو که ان کے مابین برابر برابر تقسیم هوجاتا هے اور باقی ترکه پدری بھائی یا بهن اور دادی یا دادی کا هے جو ان کے بحیثیت مرد اور عورت مختلف نه هونے کی صورت میں ان کے مابین برابر برابر تقسیم هوجاتا هے اور مختلف هونے کی صورت میں فرق سے تقسیم هوتا هے اور اگر ان بھائیوں یا بهنوں کے ساتھ نانا یا نانی هوں تو نانا یا نانی اور مادری بھائیوں اور بهنوں کو ملا کر سب کا حصه ایک تهائی هوتا هے اور ان کے مابین برابر تقسیم هوجاتا هے اور پدری بھائیوں یا بهنوں کا حصه دو تهائی هوتا هے جو ان

میں به حیثیت مرد اور عورت اختلاف کی صورت میں فرق سے اور اختلاف نه ہونے کی صورت میں برابر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۲۷۶۴۔ اگر متوفی کے بھائی یا بہنیں ہوں تو بھائیوں یا بہنوں کی اولاد کی میراث نہیں ملتی لیکن اگر بھائی کی اولاد اور بہن کی اولاد کا میراث پانا بھائیوں اور بہنوں کی میراث سے مزاحم نه ہو تو پھر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر متوفی کا پدری بھائی اور نانا ہو تو پدری بھائی کو میراث کے دو حصه اور نانا کو ایک تہائی حصه ملے گا اور اس صورت میں اگر متوفی کے مادری بھائی کا بیٹا بھی ہو تو بھائی کا بیٹا نانا کے ساتھ ایک تہائی میں شریک ہوتا ہے۔

تیسرے گروہ کی میراث

۲۷۶۵۔ میراث پانے والوں کے تیسرے گروہ میں چچا، پھوپھی، ماموں اور خاله اور ان کی اولاد ہیں اور جیسا که بیان ہوچکا ہے اگر پہلے اور دوسرے گروہ میں سے کوئی وارث موجود نه ہو تو پھر یه لوگ ترکپ پاتے ہیں۔

۲۷۶۶۔ اگر متوفی کا وارث فقط ایک چچا یا ایک پھوپھی ہو تو خواه وه سگا ہو یعنی وه اور متوفی ایک ماں باپ کی اولاد ہوں یا پدری ہو یا مادری ہو سارا مال اسے ملتا ہے۔ اور اگر چند چچا یا چند پھوپھیاں ہوں اور وه سب سگے یا سب پدری ہوں تو ان کے درمیان مال برابر تقسیم ہوگا۔ اور اگر چچا اور پھوپھی دونوں ہوں اور سب سگے ہوں یا سب پدری ہوں تو بنابر اقوی چچا کو پھوپھی سے دگنا حصه ملتا ہے مثلاً اگر دو چچا اور ایک پھوپھی متوفی کے وارث ہوں تو مال پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں سے ایک حصه پوپھی کو ملتا ہے اور باقی مانده چار حصوں کو دونوں چچا آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیں گے۔

۲۷۶۷۔ اگر متوفی کے وارث فقط کچھ مادری چچا یا کچھ مادری پھوپھیاں ہوں تو متوفی کا مال ان کے مابین مساوی طور پر تقسیم ہوگا اور اگر وارث مادری چچا اور مادری پھوپھی ہو تو چچا کو پھوپھی سے دو گنا ترکه ملے گا اگرچه احتیاط یه ہے که چچا کو جتنا زیاده حصه ملا ہے اس پر باہم تصفیه کریں۔

۲۷۶۸۔ اگر متوفی کے وارث چچا اور پھوپھیاں ہوں اور ان میں سے کچھ پدری اور کچھ مادری اور کچھ سگے ہوں تو پدری چچاؤں اور پھوپھیوں کو ترکه نہیں ملتا اور اقوی یه ہے که اگر متوفی کا ایک مادری چچا یا ایک مادری پھوپھی ہو تو مال کے چھ حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک حصه مادری چچا یا پھوپھی کو دیا جاتا ہے اور باقی حصے سگے چچاؤں اور پھوپھیوں کو ملتے ہیں اور بالفرض اگر سگے چچا اور پھوپھیاں نه ہوں تو وه حصے پدری چچاؤں اور پھوپھیوں کو ملتے ہیں۔ اور اگر متوفی کے مادری

چچا اور مادری پھوپھیاں بھی ہوں تو مال کے تین حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے دو حصے سگے چچاوں اور پھوپھیوں کو ملتے ہیں اور بالفرض اگر سگے چچا اور پھوپھیاں نہ ہوں تو پدری چچا اور پدری پھوپھی کو ترکہ ملتا ہے اور ایک حصہ مادری چچا اور پھوپھی کو ملتا ہے اور مشہور یہ ہے کہ مادری چچا اور مادری پھوپھی کا حصہ ان کے مابین برابر برابر تقسیم ہوگا لیکن بعید نہیں کہ چچا کو پھوپھی سے دگنا حصہ ملے اگرچہ احتیاط اس میں ہے کہ باہم تصفیہ کریں۔

۲۷۶۹۔اگر متوفی کا وارث فقط ایک ماموں یا ایک خالہ ہو تو سارا مال اسے ملتا ہے۔ اور اگر کئی ماموں بھی ہوں اور خالائیں بھی ہوں اور سب سگے یا پدری یا مادری ہوں تو بعید نہیں کہ ماموں کو خالہ سے دگنا ترکہ ملے لیکن برابر، برابر ملنے کا احتمال بھی ہے لہذا احتیاط کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

۲۷۷۰۔ اگر متوفی کا وارث فقط ایک یا چند مادری ماموں اور خالائیں اور سگے ماموں اور خالائیں ہوں اور پدری ماموں اور خالائیں ہوں تو پدری ماموؤں اور خالاؤں کو ترکہ نہ ملنا محل اشکال ہے بہر حال بعید نہیں کہ ماموں کو خالہ سے دگنا حصہ ملے لیکن احتیاط باہم رضامندی سے معاملہ کرنا چاہئے۔

۲۷۷۱۔ اگر متوفی کے وارث ایک یا چند ماموں یا ایک چند خالائیں یا ماموں اور خالہ اور ایک یا چند چچا یا ایک یا چند پھوپھیاں یا چچا اور پھوپھی ہوں تو مال تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک حصہ ماموں یا خالہ کو یا دونوں کو ملتا ہے اور باقی دو حصے چچا یا پھوپھی کو یا دونوں کوملتے ہیں۔

۲۷۷۲۔ اگر متوفی کے وارث ایک ماموں یا ایک خالہ اور چچا اور پھوپھی ہوں تو اگر چچا اور پھوپھی سگے ہوں یا پدری ہوں تو مال کے تین حصے کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک حصہ ماموں یا خالہ کو ملتا ہے، اور اقوی کی بنا پر باقی سے دو حصے چچا کو اور ایک حصہ پھوپھی کو ملتا ہے لہذا مال کے نو حصے ہوں گے جن میں سے تین حصے ماموں یا خالہ کو اور چار حصے چچا کو اور دو حصے پھوپھی کو ملیں گے۔

۲۷۷۳۔ اگر متوفی کے وارث ایک ماموں یا ایک خالہ اور ایک مادری چچا یا ایک مادری پھوپھی اور سگے یا پدری چچا اور پھوپھیاں ہوں تو مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں سے ایک حصہ ماموں یا خالہ کو دیا جاتا ہے۔ اور باقی دو حصوں کو چچا اور پھوپھی آپس میں تقسیم کریں گے اور بعید نہیں کہ چچا کو پھوپھی سے دگنا حصہ ملے اگرچہ احتیاط کا خیال رکھنا بہتر ہے۔

۲۷۷۴□اگر متوفی ک□ وارث چند مامو□ یا چند خالائی□ ہو□ جو سگ□ یا پدری یا مادری ہو□ اور اس ک□ چچا اور پ□وپ□یا□ ب□ی ہو□ تو مال ک□ تین حص□ کئ□ جات□ ہی□□ ان می□ س□ دو حص□ اس دستور ک□ مطابق جو بیان ہوچکا ہ□ چچاو□ اور پ□وپ□یو□ ک□ مابین تقسیم ہوجات□ ہی□ اور باقی ایک حصہ مامو□ اور خالائی□ جیسا کہ مسئلہ ۲۷۷۰ می□ گزر چکا ہ□ اپس می□ تقسیم کری□ گ□□

۲۷۷۵□اگر متوفی ک□ وارث مادری مامو□ یا خالائی□ اور چند سگ□ مامو□ اور خالائی□ ہو□ یا فقط پدری مامو□ اور خالائی□ اور چچا و پ□وپ□ی ہو□ تو مال ک□ تین حص□ کئ□ جات□ ہی□□ ان می□ س□ دو حص□ اس دستور ک□ مطابق جو بیان ہوچکا ہ□ چچا اور پ□وپ□ی اپس می□ تقسیم کری□ گ□ اور بعید نہی□ کہ باقیماندہ تیسر□ حص□ کو تقسیم می□ باقی ورثا ک□ حص□ برابر ہو□□

۲۷۷۶□ اگر متوفی ک□ چچا اور پ□وپ□یا□ اور مامو□ اور خالائی□ نہ ہو□ تو مال کی جو مقدار چچاو□ اور پ□وپ□یو□ کو ملنی چاہئ□ وہ ان کی اولاد کو اور جو مقدار ماموو□ اور خالاو□ کو ملنی چاہئ□ وہ ان کی اولاد کو دی جاتی ہ□□

۲۷۷۷□اگر متوفی ک□ وارث اس ک□ باپ ک□ چچا، پ□وپ□یا□، مامو□ اور خالائی□ اور اس کی ما□ ک□ چچا، پ□وپ□یا□، مامو□ اور خالائی□ ہو□ تو مال ک□ تین حص□ کئ□ جات□ ہی□□ ان می□ س□ ایک حصہ متوفی کی ما□ ک□ چچاو□، پ□وپ□یا□، ماموو□ اور خالاو□ کو بطور میراث مل□ گا□ اور مشہور قول کی بنا پر مال ان ک□ درمیان برابر، برابر تقسیم کر دیا جائ□ گا لیکن احتیاط ک□ طور پر مصالحت کا خیال رک□نا چاہئ□□ اور باقی دو حصو□ ک□ تین حص□ کئ□ جات□ ہی□□ ان می□ س□ ایک حصہ متوفی ک□ باپ ک□ مامو□ اور خالائی□ (یعنی نن□یالی رشت□ دار) اسی کیفیت ک□ مطابق اپس می□ برابر، برابر بان□ لیت□ ہی□ اور باقی دو حص□ ب□ی اسی کیفیت ک□ مطابق متوفی ک□ باپ ک□ چچاو□ اور پ□وپ□یو□ (یعنی دد□یالی رشت□ دارو□) کو ملت□ ہی□□

بیوی اور شوہر کی میراث

۲۷۷۸□ اگر کوئی عورت ب□ اولاد مرجائ□ تو اس ک□ سار□ مال کا نصف حصہ شوہر کو اور باقی ماندہ دوسر□ ورثاء کو ملتا ہ□ اور اگر کسی عورت کو پہل□ شوہر س□ یا کسی اور شوہر س□ اولاد ہو تو سار□ مال کا چوت□ائی حصہ شوہر کو اور باقی ماندہ دوسر□ ورثاء کو ملتا ہ□□

۲۷۷۹۔ اگر کوئی آدمی مرجائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو اس کے مال کا چوتھائی حصہ اس کی بیوی کو اور باقی دوسرے ورثاء کو ملتا ہے۔ اور اگر اس آدمی کو اس بیوی سے یا کسی اور بیوی سے اولاد ہو تو مال کا آٹھواں حصہ بیوی کو اور باقی دوسرے ورثاء کو ملتا ہے۔ اور گھر کی زمین، باغ، کھیت اور دوسری زمینوں میں سے عورت نہ خود زمین بطور میراث حاصل کرتی ہے اور نہ ہی اس کی قیمت میں سے کوئی ترکہ پاتی ہے نیز وہ گھر کی فضا میں قائم چیزوں مثلاً عمارت اور درختوں سے ترکہ نہیں پاتی لیکن ان کی قیمت کی صورت میں ترکہ پاتی ہے۔ اور جو درخت، کھیت اور عمارتیں باغ کی زمین، مزروعہ زمین اور دوسری زمینوں میں ہوں اور ان کا بھی یہی حکم ہے۔

۲۷۸۰۔ جن چیزوں میں سے عورت ترکہ نہیں پاتی مثلاً رہائشی مکان کی زمین اگر وہ ان میں تصرف کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ دوسرے ورثاء سے اجازت لے اور ورثاء جب تک عورت کا حصہ نہ دے دیں ان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر ان چیزوں میں مثلاً عمارتوں اور درختوں میں تصرف کریں ان کی قیمت سے وہ ترکہ پاتی ہے۔

۲۷۸۱۔اگر عمارت اور درخت وغیرہ کی قیمت لگانا مقصود ہو تو جیسا کہ قیمت لگانے والوں کا معمول ہوتا ہے کہ جس زمین میں وہ ہیں اس کی خصوصیت کو پیش نظر رکھے بغیر ان کا حساب کریں کہ ان کی کتنی قیمت ہے، نہ کہ انہیں زمین سے اکھڑے ہوئے فرض کرکے ان کی قیمت لگائیں اور نہ ہی ان کی قیمت کا حساب اس طرح کریں کہ وہ بغیر کرائے کے اس زمین میں اسی حالت میں باقی رہیں یہاں تک کہ اجڑ جائیں۔

۲۷۸۲۔نہروں کا پانی بہنے کی جگہ اور اسی طرح کی دوسری جگہ زمین کا حکم رکھتی ہے اور اینٹیں اور دوسری چیزیں جو اس میں لگائی گئی ہوں اور وہ عمارت کے حکم میں ہیں۔

۲۷۸۳۔ اگر متوفی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں لیکن اولاد کوئی نہ تو مال کا چوتھا حصہ اور اگر اولاد ہو تو مال کا آٹھواں حصہ اس تفصیل کے مطابق جس کا بیان ہوچکا ہے سب بیویوں میں مساوی طور پر تقسیم ہوتاہے خواہ شوہر نے ان سب کے ساتھ یا ان میں سے بعض کے ساتھ ہم بستری نہ بھی کی ہو۔ لیکن اگر اس نے ایک ایسے مرض کی حالت میں جس مرض سے اس کی موت واقع ہوئی ہے کسی عورت سے نکاح کیا ہو اور اس سے ہمبستری نہ کی ہو تو وہ عورت اس سے ترکہ نہیں پاتی اور وہ مہر کا حق بھی نہیں رکھتی۔

۲۷۸۴□ اگر کوئی عورت مرض کی حالت می□ کسی مرد س□ شادی کر□ اور اسی مرض می□ مرجائ□ تو خواہ مرد ن□ اس س□ ہم بستری نہ ب□ی کی ہو وہ اس ک□ ترک□ می□ حص□ دار ہ□□

۲۷۸۵□ اگر عورت کو اس ترتیب س□ رجعی طلاق دی جائ□ جس کا ذکر طلاق ک□ احکام می□ کیا جاچکا ہ□ اور وہ عدت ک□ دوران مرجائ□ تو شوہر اس س□ ترکہ پاتا ہ□□ اسی طرح اگر شوہر اس عدت ک□ دوران فوت ہوجائ□ تو بیوی اس س□ تکہ پاتی ہ□ لیکن عدت گزرن□ ک□ بعد یا بائن طلاق کی عدت ک□ دوران ان می□ س□ کوئی ایک مرجائ□ تو دوسرا اس س□ ترکہ نہی□ پاتا□

۲۷۸۶□اگر شوہر مرض کی حالت می□ اپنی بیوی کو طلاق د□ د□ اور بارہ قمری مہین□ گزرن□ س□ پہل□ مر جائ□ تو عورت تین شرطی□ پوری کرن□ پر اس کی میراث س□ ترکہ پاتی ہ□:

۱□ عورت ن□ اس مدت می□ دوسرا شوہر نہ کیا ہو اور اگر دوسرا شوہر کیا ہو تو اس□ میراث نہی□ مل□ گی اگرچہ احتیاط یہ ہ□ کہ صلح کرلی□ (یعنی متوفی ک□ ورثاء عورت س□ مصالحت کرلی□)□

۲□ طلاق عورت کی مرضی اور درخواست پر نہ ہوئی ہو□ ورنہ اس□ میراث نہی□ مل□ گی خواہ طلاق حاصل کرن□ ک□ لئ□ اس ن□ اپن□ شوہر کو کوئی چیز دی ہو یا نہ دی ہو□

۳□ شوہر ن□ جس مرض می□ عورت کو طلاق دی ہو اس مرح ک□ دوران اس مرض کی وجہ س□ یا کسی اور وجہ س□ مرگیا ہو□ لہذا اگر وہ اس مرض س□ شفایاب ہوجائ□ اور کسی اور وجہ س□ مرجائ□ تو عورت اس س□ میراث نہی□ پاتی□

۲۷۸۷□ جو کپ□□ مرد ن□ اپنی بیوی کو پہنن□ ک□ لئ□ فراہم کئ□ ہو□ اگرچہ وہ ان کپ□و□ کو پہن چکی ہو پ□ر ب□ی شوہر ک□ مرن□ ک□ بعد وہ شوہر ک□ مال کا حصہ ہو□ گ□□

مِیراث ک□ مختلف مسائل

۲۷۸۸□ متوفی کا قرآن مجید، انگو□□ی، تلوار اور جو کپ□□ وہ پہن چکا ہو وہ ب□□ بی□□ کا مال ہ□ اور اگر پہلی تین چیزو□ می□ س□ متوفی ن□ کوئی چیز ایک س□ زیادہ چ□و□ی ہو□ مثلاً۔ اس ن□ قرآن مجید ک□ دو نسخ□ یا دو انگو□□یا□ چ□و□ی ہو□ تو احتیاط واجب یہ ہ□ کہ اس کا ب□ا بی□ا ان ک□ بار□ می□ دوسر□ ورثاء س□ مصالحت کر□ اور ان چار چیزو□ ک□ سات□

رحل، بندوق، خنجر اور جیسے دوسرے ہتھیاروں کو بڑی ملادیں تو "وجہ" سے خالی نہیں لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ بڑا بیٹا ان چیزوں سے متعلق دوسرے ورثاء سے مصالحت کرے۔

۲۷۸۹۔ اگر کسی متوفی کے بڑے بیٹے ایک سے زیادہ ہوں مثلاً دو بیویوں سے دو بیٹے بیک وقت پیدا ہوں تو جن چیزوں کا ذکر کیا جاچکا ہے انہیں برابر برابر آپس میں تقسیم کریں۔

۲۷۹۰۔ اگر متوفی مقروض ہو تو اگر اس کا قرض اس کے مال کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ بڑا بیٹا اس مال سے بھی اس کا قرض ادا کرے جو اس کی ملکیت ہے اور جن کا سابقہ مسئلے میں ذکر کیا گیا ہے یا اس کی قیمت کے برابر اپنے مال سے دے۔ اور اگر متوفی کا قرض اس کے مال سے کم ہو اور ذکر شدہ چند چیزوں کے علاوہ جو باقی مال اسے میراث میں مل ہو اگر وہ بھی اس کا قرض ادا کرنے کے لئے کافی نہ ہو تو ضروری ہے کہ بڑا بیٹا ان چیزوں سے یا اپنے مال سے اس کا قرض دے۔ اور اگر باقی مال قرض ادا کرنے کے لئے کافی ہو تب بھی احتیاط لازم یہ ہے کہ بڑا بیٹا جیسے کہ پہلے بتایا گیا ہے قرض ادا کرنے میں شرکت کرے مثلاً اگر متوفی کا تمام مال ساٹھ روپے کا ہو اور اس میں سے بیس روپے کی وہ چیزیں ہوں جو بڑے بیٹے کا مال ہیں اور اس پر تیس روپے قرض ہو تو بڑے بیٹے کو چاہئے کہ ان چیزوں میں سے دس روپے متوفی کے قرض کے سلسلے میں دے۔

۲۷۹۱۔ مسلمان کافر سے ترکہ پاتا ہے لیکن کافر خواہ مسلمان متوفی کا باپ یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اس سے ترکہ نہیں پاتا۔

۲۷۹۳۔ جب کسی متوفی کے ورثاء کہ تقسیم کرنا چاہیں تو وہ بچہ جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو اور اگر زندہ پیدا ہو تو میراث کا حق دارهوگا اس صورت میں جب کہ ایک سے زیادہ بچوں کے پیدا ہونے کا احتمال نہ ہو اور اطمینان نہ ہو کہ وہ بچہ لڑکی ہے تو احتیاط کی بنا پر ایک لڑکے کا حصہ علیحدہ کر دیں اور جو مال اس سے زیادہ ہو وہ آپس میں تقسیم کرلیں بلکہ اگر ایک سے زیادہ بچے ہونے کا قوی احتمال ہو مثلاً عورت کے پیٹ میں دو یا تین بچے ہونے کا احتمال ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ جن بچوں کے پیداہونے کا احتمال ہو ان کے حصے علیحدہ کریں مثلاً اگر ایک لڑکے یا ایک لڑکی کی ولادت ہو تو زائد ترکے کو ورثاء آپس میں تقسیم کرلیں۔

چند فِقہی اصطلاحات

(جو اس کتاب میں استعمال ہوئی ہیں)

احتیاطوہ طریقہ عمل جس سے "عمل" کے مطابق واقعہ ہونے کا یقین حاصل ہوجائے۔

احتیاط لازماحتیاط واجب۔ دیکھئے لفظ "لازم"۔

احتیاط مستحبفتوے کے علاوہ احتیاط ہے، اس لئے اسکا لحاظ ضروری نہیں ہوتا۔

احتیاط واجبوہ حکم جو احتیاط کے مطابق ہو اور فقیہ نے اس کے ساتھ فتوی نہ دیا ہو ایسے مسائل میں مقلد اس مجتہد کی تقلید کر سکتا ہے جو اعلم میں سب سے بڑھ کر ہو۔

احتیاط ترک نہیں کرنا چاہیےجس مسئلے میں یہ اصطلاح آئے اگر اس میں مجتہد کا فتوی مذکور نہ (احتیاط کا خیال رہے) ہو اس کا مطلب احتیاط واجب ہوگا۔ اور اگر مجتہد کا فتوی بھی مذکور ہو تو اس سے احتیاط کی تاکید مقصود ہوتی ہے۔

اَحوَطاحتیاط کے مطابق۔

اشکال ہےاس عمل کی وجہ سے شرعی تکلیف ساقط نہ ہوگی۔ اسے انجام نہ دینا

چاہئے۔ اس مسئلے میں کسی دوسرے مجتہد کی طرف رجوع کیا جاسکتاہے بشرطیکہ اس کے ساتھ فتوی نہ ہو۔

اظہرزیادہ ظاہر۔ مسئلے سے متعلق دلائل سے زیادہ نزدیک دلیلوں کہ ساتھ منطبق ہونے کے لحاظ سے زیادہ واضح۔ یہ مجتہد کا فتوی ہے۔

اِفضاءکھلنا۔ پیشاب اور حیض کے مقام کا ایک ہو جانا یا حیض اور پاخانے کے مقام کا ایک ہو جانا یا تینوں مقامات کا ایک ہوجانا۔

اَقویٰقوی نظریہ۔

اَولیٰبہتر۔ زیادہ مناسب

ایقاعوہ معاملہ جو یکطرفہ طور پر واقع ہوجاتا ہ□ اور اس□ قبول کرن□ وال□ کی ضرورت نہی□ ہوتی جیس□ طلاق می□ صرف طلاق دینا کافی ہوتا ہ□، قبول کرن□ کی ضرورت نہی□ ہوتی□

بعید ہ□فتوی□ اس ک□ مطابق نہی□ ہ□□

جاہلِ مُقَصِّروہ ناواقف شخص جس ک□ لئ□ مسائل کا سیک□نا ممکن رہا ہو لیکن اسن□ کوتاہی کی ہو اور جان بوج□ کر مسائل معلوم نہ کئ□ ہو□□

حاکم شرعوہ مجتہد جامع الشرائط جس کا حکم، شرعی قوانین کی بنیاد پر نافذ ہو□

حَدَثِ اصغرہر وہ چیز جس کی وجہ س□ نماز ک□ لئ□ وضو کرنا پ□□□ یہ سات چیزی□ ہی□: ۱□ پیشاب ۲□ پاخانہ ۳ ریاح ۴□ نیند ۵□ عقل کو زائل کرن□ والی چیزی□ مثلاً دیوانگی، مستی یا ب□ ہوشی ۶□ اِستِحاضہ ۷□ جن چیزو□ کی وجہ س□ غسل واجب ہوتا ہ□□

حَدَث اکبروہ چیز جس کی وجہ س□ نماز ک□ لئ□ غسل کرنا پ□□ جیس□ احتلام، جماع

حَدّ تَرخّصمسافت کی وہ حد جہا□ س□ اذان کی آواز سنائی نہ د□ اور آبادی کی دیواری□ دک□ائی نہ دی□□

حرامہر وہ عمل، جس کا ترک کرنا شریعت کی نگاہو□ می□ ضروری ہو□

درہم۱۰□۶□۱۲ چنو□ ک□ برابر سکہ دار چاندی تقریباً ۵۰ء ۲۱ گرام

ذِمّی کافریہودی، عیسائی اور مجوسی جو اسلامی مملکت می□ رہت□ ہو□ اور اسلام ک□ اجتماعی قوانین کی پابندی کا وعدہ کرن□ کی وجہ س□ اسلامی حکومت ان کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت کر□□

رَجَاءِ مَطْلوبیّتکسی عمل کو مطلوب پرودگار ہون□ کی امید می□ انجام دینا□

رجوع کرناپل□نا□ اس کا استعمال دو مقامات پر ہوا ہ□:

(۱)□□□اعلم جس مسئل□ می□ احتیاط واجب کا حکم د□ اس مسئل□ می□ کسی دوسر□ مجتہد کی تقلید کرنا□

(۲)□□□بیوی کو طلاق رجعی دین□ ک□ بعد عدت ک□ دوران ایسا کوئی عمل انجام دینا یا ایسی کوئی بات کهنا جس س□ اس بات کا پتا چل□ که اس□ دوباره بیوی لینا ه□□

شاخصظهر کا وقت معلوم کرن□ ک□ لئ□ زمین می□ گا□ی جان□ والی لک□ی

شارعخداوند عالم، رسول اکرم صلی الله علیه و□اله وسلم

طلاق بائنوه طلاق جس ک□ بعد مرد کو رجوع کرن□ حق نهی□ هوتا□ تفصیلات طلاق ک□ باب می□ دیک□ئ□□

طلاق خلعاس عورت کی طلاق جو شوهر کرنا پسند کرتی هو اور طلاق لین□ ک□ لئ□ شوهر کو اپنا مهر یا کوئی مال بخش د□□ تفصیلات طلاق ک□ باب می□ دیک□ئ□□

طلاق رجعیوه طلاق جس می□ مرد عدت ک□ دوران عورت کی طرف رجوع کر سکتا ه□□ اس ک□ احکام طلاق ک□ باب می□ بیان هوئ□ هی□□

طواف نساءحج اور عمره مفرده کا □اخری طواف جس□ انجام نه دین□ س□ حج یا عمره مفرده کرن□ وال□ پر هم بستری حرام رهتی ه□□

ظاهر یه ه□فتوی یه ه□ (سوائ□ اس ک□ که عبارت می□ اس ک□ برخلاف کوئی قرینه موجود هو)□

ظُهر شرعیظهر شرعی کا مطلب □اد□ا دن گزرنا ه□□ مثلاً اگر دن باره گ□ن□□ کا هو تو طلوع □افتاب ک□ چ□ گ□ن□□ گزرن□ ک□ بعد اور اگر تیره گ□ن□□ کا هو توسا□□□ چ□ گ□ن□□ گزرن□ ک□ بعد اور اگر گیاره گ□ن□□ کا هو تو سا□□□ پانچ گ□ن□□ گزرن□ ک□ بعد ظهر شرعی کا وقت ه□□ اور ظهر شرعی کا وقت جو که طلوع □افتاب ک□ بعد □اد□ا دن گزرن□ س□ غروب □افتاب تک ه□ بعض مواقع پر باره بج□ س□ چند من□ پهل□ اور کب□ی باره بج□ س□ چند من□ بعد هوتا ه□□

عدالتوه معنوی کیفیت جو تقوی کی وجه س□ انسان می□ پیدا هوتی ه□ اور جس کی

وجه س□ وه واجبات کو انجام دیتا ه□ اور محرمات کو ترک کرتاه□

عقدمعاهده، نکاح

فتویشرعی مسائل می مجتهد کا نظریہ

قرآن ک واجب سجد قرآن می پندرہ آیتی ایسی ہی جن ک پ ن یا سنن ک بعد خداوند عالم کی عظمت ک سامن سجدہ کرنا چاہئ، ان می س چار مقامات پرسجدہ واجب اور گیارہ مقامات پر مستحب (مندوب) ہ آیات سجدہ مندرجہ ذیل ہی :

قرآن ک مستجب سجد ۱ پارہ ۹سورہ اعراف آخری آیت

۲ پارہ ۱۳ سورہ رعد آیت ۱۵

۳پارہ ۱۴ سورہ نحل آیت ۴۹

۴ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۰۷

۵ پارہ ۱۶ سورہ مریم آیت ۵۸

۶ پارہ ۱۷ سورہ حج آیت ۱۸

۷ پارہ ۱۷ سورہ حج آیت ۷۷

۸ پارہ ۱۹ سورہ فرقان آیت ۶۰

۹ پارہ ۱۹ سورہ نمل آیت ۲۵

۱۰ پارہ ۲۳ سورہ ص آیت ۲۴

۱۱ پارہ ۳۰ سورہ انشقاق آیت ۲۱

قرآن ک واجب سجد ۱پارہ ۲۱ سورہ سجدہ آیت ۱۵

۲پارہ ۲۴ سورہ الٓمٓ تنزیل آیت ۳۷

۳۔پارہ ۲۷ ، سورہ والنجم ، آخری آیت

۴۔ پارہ ۳۰ ، سورہ علق ، آخری آیت

قصد انشاءخرید و فروخت کے مانند کسی اعتباری چیز کو اس سے مربوط الفاظ کے ذریعے عالم وجود میں لانے کا ارادہ۔

قصد قرُبت (قربت کی نیت)مرضی پروردگار سے قریب ہونے کا ارادہ۔

قوت سے خالی نہیں ہےفتوی یہ ہے (سوائے اس کے کہ عبارت میں اس کے برخلاف کوئی قرینہ موجود ہو)

کفارہ جمع (مجموعاً کفارہ)تینوں کفارے (۱) ساٹھ روزے رکھنا (۲) ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کھانا کھلانا (۳) غلام آزاد کرنا۔

لازمواجب، اگر مجتہد کسی امر کے واجب و لازم ہونے کا استفادہ آیات اور روایات سے اس طرح کرے کہ اس کا شارع کی طرف منسوب کرنا ممکن ہو تو اس کی تعبیر لفظ "واجب" کے ذریعے کی جاتی ہے اور اگر اس واجب و لازم ہونے کو کسی اور ذریعے مثلاً۔عقلی دلائل سے سمجھا ہو اس طرح کہ اس کا شارع کی طرف منسوب کرنا ممکن نہ ہو تو اس کی تعبیر لفظ "لازم" سے کی جاتی ہے۔ احتیاط واجب اور احتیاط لازم میں بھی اسی فرق کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ بہر حال مُقلد کے لئے مقام عمل میں "واجب" اور "لازم" کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

مباحوہ عمل جو شریعت کی نگاہوں میں نہ قابل ستائش ہو اور نہ قابل مذمت (یہ لفظ واجب، حرام، مستحب اور مکروہ کے مقابلے میں ہے)

نجسہر وہ چیز جو ذاتی طور پر پاک ہو لیکن کسی نجس چیز سے بالواسطہ یا براہ راست مل جانے کی وجہ سے نجس ہوگئی ہو۔

مجَہُولُ المَالکوہ مال جس کا مالک معلوم نہ ہو۔

مَحرَموہ قریبی رشتے دار جن سے کبھی نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

مُحرِمجو شخص حج یا عمرے کے احرام میں ہو۔

محل اشکال ہ□اس می□ اشکال ہ□، اس عمل کا صحیح اور مکمل ہونا مشکل ہ□ (مقلد اس مسئل□ می□ کسی دوسر□ مجھتد کی طرف رجوع کرسکتا ہ□ بشرطیکہ اس ک□ سات□ فتوی نہ ہو□)

مُسَلَّمات دینوہ ضروری اور قطعی امور جو دین اسلام کا جزو لاینفک ہی□ اور جنہی□ سار□ مسلمان دین کا لازمی جرو مانت□ ہی□ جیس□ نماز، روز□ کی فرضیت اور ان کا وجوب□ ان امور کو "ضروریات دین" اور "قطعیات دین" ب□ی کہت□ ہی□ کیونکہ یہ وہ امور ہی□ جن کا تسلیم کرنا دائرہ اسلام ک□ اندر رہن□ کیلئ□ از بس ضروری ہ□□

مستحبپسندیدہ□ جو چیز شارع مقدس کو پسند ہو لیکن اس□ واجب قرار نہ د□□ ہر وہ حکم جس کو کرن□ می□ ثواب ہو لیکن ترک کرن□ می□ گناہ نہ ہو□

مکروہناپسندیدہ، وہ کام جس کا انجام دینا حرام نہ ہو لیکن انجام نہ دینا بہتر ہو□

نصابمعینہ مقدار یا معینہ حد□

واجبھروہ عمل جس کا انجام دینا شریعت کی نگاہو□ می□ فرض ہو□

واجب تَخییریجب وجوب دو چیزو□ می□ کسی ایک س□ متعلق ہو تو ان می□ س□ ہر ایک کو واجب تخییری کہت□ ہی□ جیس□ روز□ ک□ کفارہ می□، تین چیزو□ ک□ درمیان اختیار ہوتا ہ□□ ۱□ غلام آزاد کرنا ۲□ سا□□ روز□ رک□نا ۳□ سا□□ فقیرو□ کو ک□انا ک□لانا□

واجب عینیوہ واجب جو ہر شخص پر خود واجب ہو جیس□ نماز روزہ□

واجب کفائیایسا واجب جس□ اگر کچ□ لوگ انجام د□ دی□ تو باقی لوگو□ س□ ساقط ہو جائ□ جسی□ غسل میت سب پر واجب ہ□ لیکن اگر کچ□ لوگ اس□ انجام د□ دی□ تو باقی لوگو□ س□ ساقط ہوجائ□ گا□

وقفاصل مال کو ذاتی ملکیت س□ نکال کر اس کی منفعت کو مخصوص افراد یا امور خیریہ ک□ سات□ مخصوص کر دینا□

ولیسرپرست مثلاً باپ، دادا، شوہر یا حاکم شرع

شرعی اوزان اور اعشاری اوزان

۵ نخود (چن□) □□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□ ایک گرام

۱۰□۶□۱۲ نخود□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□تقریباً ۵۰ء ۳ گرام

۱۸ نخود (یا ایک مثقال شرعی)□□□□□□□□□□□□□□□تقریباً ۵۰ء ۳ گرام

۱ دینار(یا ایک مثقال شرعی)□□□□□□□□□□□□□□□□□□تقریباً ۳ء۵۰ گرام

ایک مثقال صیرفی (۲۴ نخود)□□□□□□□□□□□□□□□ تقریباً ۵۰ گرام

ایک مد□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□ تقریباً ۷۵۰ گرام

ایک صاع□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□ تقریباً ۳ کلو گرام

ایک کر (پانی) □□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□ تقریباً ۳۷۷ کلو گرام

ک□ بار□ می□ مرکز

بسم الله الرحمن الرحیم والحمد لله رب العالمین

کوثر وجود زهرائ□ مرضیه سلام الله علی□ا کی بارگا□ می□ پیش □□

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

کیا علم وال□ اور جا□ل برابر □و سکت□ □ی□؟ سوره زمر/ ۹

تعارف:

تعارف:

کمپیو□ر ریسرچ انس□ی □یو□ اصف□ان، ۲۰۰۷ س□ حضرت آیت الله حاج سید حسن فقیه امامی (قدس سره الشریف)، ک□ زیر نگرانی ، یونیورس□ی اور حوز□ علمی□ ک□ علماء اور ما□رین و مفکرین کی مخلصان□ اور روزان□ کی انت□ک کوششو□ ک□ سات□ مذ□بی، ثقافتی اور علمی شعبو□ می□ اپنی سرگرمیا□ شروع کی □□□

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

منشور:

کمپیو□ر ریسرچ انس□ی □یو□ اصف□ان ن□ اسلامی علوم ک□ میدان می□ محققین ومفکرین کو کتابو□ تک تیز رفتار طریق□ س□ پ□چان□ کا بی□ا ا□□ایا □□،اور ی□ دیک□ت□ □وئ□ ک□ اس میدان می□ کام کرن□ وال□ سرگرم ادار□ اور مراکزبک□ر□ □وئ□ اور جدا جدا □ی□ جن تک رسائی ب□ی ناممکن لگتی □□ اس لئ□ صرف اور صرف علمی فائد□ کو مدّنظر رک□ت□ □وئ□ اور □ر طرح ک□ ذاتی تعصب ،سماجی نقط□ اختلاف ،قومی اور قبائلی اختلاف کو پَر□ ج□□کت□ □وئ□ایک پروجیک□ کا □□انچ□ اس بنیاد پرقائم کیا ک□ : »شیع□ مراکز اور ادار□ کی تخلیق کرد□ اور شائع کرد□ تمام کتابو□ اور انک□کامو□ کو نظم وضبط اور ترتیب وتنظیم دیت□ □وئ□ ان□ی□ یکجا کردی□ « تاک□ اس کوشش ک□ ذریع□ ما□رین اور محققین ک□ پاس کتابو□ اور تحقیقی مقالات کا انبار □واور انکی جیب می□ دنیا ج□ا□ کا کتابخان□ موجود □و تاک□ و□ □ردم اس س□ فائد□ ا□□ا سکی□، تعلیم یافت□ نسل اور تمام طبقات ک□ لئ□ مفید مواد مختلف زبانو□ اور مختلف فارمی□س می□ تیار کرنا اور اس□ سائبر اسپیس می□ مفت منتشر کرنا اور دلچسپی رک□ن□ والو□ تک پیغام ا□لبیت علی□م السلام پ□نچانا □مارا مقصد □□□

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

□مار□ مقاصد:

اسلامی ثقافت اور معارف ناب ثقلین کا فروغ اور ترویج و توسیع (کتاب الله و اهل البیت علیهم السلام)

لوگو□ ،اور خاص طور پر نوجوانو□ کی عام حوصل□ افزائی تاک□ و□ مذ□بی مسائل زیاد□ قریب س□ سمج□ سکی□

موبائل، □یبل□ اور کمپیو□رز می□ بیکار اور ب□ □ود□مواد ک□ بجائ□ مفید مواد کو ب□□انا□□□

مدرس□ اور یونیورس□ی ک□محققین و مفکرین ک□ لئ□ خدمات فرا□م کرنا

لوگو□ می□ مطالع□ کی عمومی ثقافت کو عام کرنا

اپنی اشاعتو□ کو □یجی□ل بنان□ ک□ لئ□ پبلشرو□ اور مصنفین کو ترغیب دلانا □

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

پالیسی:

قانونی لائسنس اور اجازت ک□ مطابق کام کرنا

□م فکر اور □م سو مراکز ک□ سات□ تعلقات و مواصلات

متوازی اور تکراری کام س□ بچنا

صرف علمی مواد فرا□م کرنا

اشاعت ک□ ذرائع کا ذکر

ظا□ر □□ک□ تمام کتابو□ می□ مندرج چیزو□ کی ذم□ داری مصنف پر □□□

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

انس□ی □یو□ کی دیگر سرگرمیا□:

کتابی□، کتابچ□ اور دیگر ای□یشن کی اشاعت

کتاب پ□□ن□ ک□ مقابلو□ کا انعقاد

مجازی نمائشو□ کانعقاد: ت□ری □ی، مذ□بی جگ□و□ می□ پنورما، سیاحت اور ...

اینیمیشن کی تخلیق ،کمپیو□ر ک□یل وغیر□□□□

اس ا□ریس ک□ سات□ ویب سائ□ شروع کرنا: www.ghaemiyeh.com

□رامائی پرو□کشن، لیکچرز اور ...

مذ□بی، اخلاقی اور نظریاتی و عقائدی سوالات ک□ جواب دین□ ک□ نظام کی شروعات اور حمایت

اکاؤن□نگ سس□م، می□یا بنان□ والا، موبائل میکر، بلوتوت خودکار اور دستی نظام، ویب کیوسک، ایس ایم ایس اور ...کی نظام سازی

عوام ک□ لئ□ مجازی تعلیمی نصاب اور □ریننگ کورسز (مجازی)

□یچر □ریننگ کورسز(مجازی)

۱. کمپیو□رز ،□یبل□ اور موبائل ک□ لئ□ گلوبل فارمی□س می□ مختلف قسم ک□ ریسرچ ساف□ ویئر کی تولید و تخلیق : JAVA

۲. ANDROID

۳. EPUB

۴. CHM

۵. PDF

۶. HTML

۷. CHM

۸. GHB

۱. چار عدد مارک□ کتاب قائمی□ ک□ نام س□ ،ورژن: ANDROID

۲. IOS

۳. WINDOWS PHONE

۴. WINDOWS

تین زبانو□ فارسی، عربی اور انگریزی می□ انس□ی □یو□ کی ویب سائ□ پر مفت می□ دستیاب □□□
□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اختتامی کلمات:

□م □ر اس ادار□ ، مرکز، مراجع معظم تقلید ک□ دفاتر، تنظیمو□ ، ناشرین، مصنفین اور تمام معزز بزرگو□ اور دوستو□ جن□و□ ن□ □می□ اس مقصد تک پ□نچن□ می□ □ماری مدد کی یا اپن□ □ی□ا کو □مار□ اختیار می□ قرار دیا شکر گذار □ی□□
□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

مرکزی دفتر کا پت□:

اصف□ان –خیابان عبدالرزاق - بازارچه حاج محمد جعفر آباده ای - کوچه ش□ید محمد حسن توکلی -پلاک ۱۲۹- طبقه اول

ویب سائ□: www.ghaemiyeh.com

ای میل: Info@ghbook.ir

مرکزی دفتر □یلی فون: ۰۰۹۸۳۱۳۴۴۹۰۱۲۵

ت□ران □یلی فون: ۸۸۳۱۸۷۲۲ ۰۲۱

تجارت اور فروخت: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹

صارفین ک□ معاملات: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹


مرکز تحقیقات رایانه ای
قائمیه
اصفهان
www
برای داشتن کتابخانه های تخصصی
دیگر به سایت این مرکز به نشـــانی
www.Ghaemiyeh.com
www.Ghaemiyeh.net
www.Ghaemiyeh.org
www.Ghaemiyeh.ir
مراجعه و برای سفارش با ما تماس بگیرید.
۰۹۱۳ ۲۰۰۰ ۱۰۹